ولقد یسرنا القرآن للذکر فہل من مدکر

خلاصۃ التفاسیر

یہ مبارک کتاب بار دوم چھپکر دست بدست تقسیم ہوگئی مگر شائقین کے تقاضے
ویسے ہی ہجوم کیے ہوے ہین اُسکی مقبولیت اور خوبی مسلمانون کے ہر طبقے مین مان لی گئی
بے شک اُردو مین یہی پہلی اور نئی قسم کی تفسیر ہے جسکی بامحاورہ اُردو فقیہانہ
مضامین کے ساتھ اپنا لطف دکھا رہی ہے نہ بازاری بول چال ہے نہ شاعرانہ مبالغہ
بلکہ محققانہ تحقیق اصولی استنباط۔ صوفیانہ مذاق۔ نقلی و عقلی دلائل۔ شبہات کا رد
احکام کا استخراج۔ فوائد کا بیان۔ روایتون کی صحت۔ فضول سے احتراز۔
ضرورتون کا لحاظ۔ غرض سب کچھ موجود۔ اُس پر عام فہم اور مختصر۔
دعویٰ ہی نہین ہے لیجیے اور ملاحظہ کیجیے

بار سوم

حسب الحکم اراکین مجلس تعلیم مدرسہ رفاہ المسلمین لکھنؤ
بنظر ثانی فتح محمد تائب مؤلف تفسیر ہذا

مطبع تیغ بہادر مین محمد نونہال کے اہتمام سے چھپی

اللہ نور السموات والارض
جلد دوم
خلاصۃ التفاسیر
مؤلفہ فتح محمد تائب
مطبع منشی تیج کمار لکھنؤ میں چھپی

المجلد الثانی

ولو اننا

ربط الوہیت اور توحید کے دلائل قاہرہ اور براہین ظاہرہ کے بعد بغرض تسکین فرمایا کہ کفار جو معجزے طلب کرتے ہین اگرچہ ظاہر بھی ہون مگر وہ ایمان نہین لائینگے تفسیر کبیر مین ہے کہ پانچ آدمی بڑے شریر اور تمسخر کرنے والے تھے ۱ ولید ۲ عاصی ۳ اسود بن یغوث ۴ اسود بن مطلب ۵ حارث بن حنظلہ یہ کہا کرتے کہ فرشتے اُترین مردے جی اُٹھین اُن کی شہادت پر ہم ایمان لا ینگے نیز ارشاد ہوا

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ

اور اگر ہم اوتارتے اونپر فرشتے اور بولتے اونسے مردے اور جمع کرتے ہم اونپر ہرشے

قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ۝

سامنے تھے وہ کہ ایمان لاتے مگر یہ کہ چاہے اللہ لیکن اکثر اونکے نادان ہین

اگر ہم فرشتے نازل کرتے اور مردے زندہ ہو کر اُن سے درباب تصدیق پیغمبر کلام کرتے اور تمام چیزین اُن کے سامنے جمع ہوجاتین تب بھی وہ ایمان نہ لاتے ہان اگر اللہ چاہے مگر ان نشانیون سے رجوع بتحقیق اور مشیت الٰہی سے عطاے توفیق کیونکر ہوا سلیئے کہ) اکثر ان مین نادان ہین حق وناحق کی تمیز نہین رکھتے کبیر قبلا مین کئی قراتین اور معانی مختلف ہین پھر یہ خواہ جمع قبیلی کی ہے یعنے قبیلہ قبیلہ نوع نوع جمع ہون یا جمع ہے قبیل بمعنے کفیل کے یعنے وہ ضامن و شاہد ہون کہ آپ پیغمبر برحق رب العزت کے ہین یا بمعنے پیش سے ہے یعنے اون کے سامنے آجائین ۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ

اور ایسے ہی بنائے ہمنے واسطے ہر پیغمبر کے دشمن شیطان انس اور جن جی مین ڈالتا ہے بعض اونکا بعض کے

زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ۭ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ۝

بناوٹ کی بات بہکانے کو اور اگر چاہتا رب تیرا نہ کرتے وہ پس چھوڑ انکو اور جو بہتان باندھتے ہین

شیطان متمرد سرکش آدمی ہو جیسے کفار یا بعض شریر آدمی یا دیو ہو جیسے ابلیس اور اُسکی ذریات

وحی دا ہری ہین ہے کہ عرب ہر ایسی بات کو جو کسی کو بتائی جائے وحی کہتے ہین یہان مراد ہے گمراہ کرنا بُری صلاحین دینا شیطانون کے وسوسے **زخرف** جھوٹھ مبالغہ بناوٹ **غرور** فریب دھوکھا **حاصل** جس طرح یہ لوگ آپ سے تمسخر اور مخالفت کرتے ہین اور دوسرون کو آپ کے خلاف آمادہ کرتے ہین ایسے ہی ہمنے ہر پیغمبر کے لیے جنون اور آدمیون سے دشمن بنائے تھے **د** تاکہ صدق ونفاق کی جانچ دغا ووفا کی آزمائش ہو م ایک دوسرے کے دلمین وسوسے ڈالا کرتا تھا یعنے وہ بات جو بناوٹ اور مبالغے کی تھی اُسکے بہکانے کو بتاتا تھا اور اگر پروردگار عالم چاہتا تو ایسا نکر سکتے بس آپ اُنھین اسی افترا وطغیان مین چھوڑدین **ف** ۱ آپ کی تسکین اور تمثیل ہے انبیاے سابقین کی ۲ یہ کہ خالق ہر جزو کل ہر حسن و قبیح کا اللہ ہے ۳ نسبت فعل کفار کی طرف یعنی اللہ سے تقدیر اور بندون سے اکتساب ہے اسی پر مدار عذاب وثواب ہے پس رد ہے اس مین اہل قدر وجبر دونون کا ۴ حکم ترک جہاد منسوخ ہے آیات قتال سے ۵ تعلیم ہے کہ موحد کو زیبا نہین حقیقۃً کسی کو کسی امر کا فاعل سمجھنا وہم جبکہ فاعل حقیقی وہی ہے تو جہا دکیسا **دفع** وہ فاعل بھی ہے اور حاکم بھی ہے اور یہی حکم ہے کہ خلاف کورہ و کو سب پوچھے یہ کس کی مجال بندگی ہے یا قیل وقال ع سخن شناس نئی دلبرا خطا اینست

وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا

اور تاکہ جھکین طرف اُسکے دل اُنکے جو نہین ایمان لاتے ساتھ آخرت کے اور تاکہ پسند کرین اوسے اور کرتے رہین

مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ۝

وہ جو وہ کرتے ہین

اقتراف کسب کرنا **اصغا** کان جھکانا یعنے اچھی طرح سُننا **افئدۃ** جمع فواد یعنی دل **حاصل** اسلیے شیاطین باہم وسوسے ڈالتے ہین کہ اوسکی بات دل لگا کر سنے وہ جو آخرت پر ایمان نہین لاتا اور اوسے پسند کرے اور انھین کے سے کام کرنے لگے **ف** شیطان اور شریر انسان سب کو بہکاتے ہین مگر فرق یہ ہے کہ اعلے درجے کے مومن مثل انبیا علیہم السلام کے سُنتے ہی نہین اسلیے کہ معصوم ہین ۱۲ اور متوسط مثل کبار اولیا کے سن نہین کرتے اور ادنیٰ یعنے عام متقی اور عبّاد وعلماے ظاہر سنتے بھی ہین دل مین خواہش بھی ہوتی ہے اسلیے کہ اکثر محفوظ ہین ۱۲ عمل نہین کرتے عوام کالانعام عمل کرتے ہین مگر ڈرتے ہین اور کافر شاد کرتے ہین اور کرتے ہین

اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ؕ وَالَّذِيْنَ

کیا سوائے اللہ کے ڈھونڈھون پنچ اور وہی ہے جسنے اوتاری طرف تمھارے کتاب تفصیل والی اور وہ لوگ

اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ

کہ دی ہمنے انھین کتاب جانتے ہین کہ وہ اوتاری گئی ہے تیرے رب کی طرف سے ساتھ حق کے

کیا تو اللہ کے سوا کسی اور کو پنچ بنائیگا اور کتاب تو اللہ ہی نے اتاری جسمین ہر امر کی تفصیل موجود ہے (تو اب وہ کون ہے جسکے حکم

فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ
پس نہ ہو جا تو شک کرنے والون سے

دربیان سے انکا حق ہونا مانا جائے) اہل کتاب خوب جانتے ہین کہ اللہ نے یہ قرآن حق پر اُتارا ہی تو شک کرنیوالون سے نہ ہو جا **حکم** بتقیین پنچ جسے فریقین اپنے کسی جھگڑے کا فیصلہ کرنے والا بنالین **معالم** کفار حضور سے کہتے آپ پنچایت کرلین یہ حکم نازل ہوا **بحث** دین مین پنچایت خواہ اسلیے ہو کہ فریقین کی فہم کا فیصلہ ہو جائے مگر کسی کی نافہمی سے مسلمات دین مین اثر نہ پڑے جیسے مسجد کی تولیت منصب قضا و امامت یہ جائز ہے تحکیم امیر المومنین علی کی اہل شام سے اسی بنا پر تھی جسکے انکار سے خوارج مقہور و مردود ہو گئے خواہ اسلیے کہ دین اور مسائل دین کا حق ناحق ہونا طے ہو جائے یہ قطعا حرام ہے اور اسی سے تمسک کرکے نہروانیون نے بیعت حضرت علی کی توڑی اور خارجی ہوئے اور وجہ یہ ہے کہ فریقین اگر دعوی مین متردد ہین تو مدعی نہین اور جاہل ہین تو سائل ہین مدعی نہین اور بطور اجتہاد ایسا کیا ہے تو مجتہد پر تقلید حرام اور غیر مجتہد کا ترک محل کلام ترک تقلید جائز ہو بھی تو دلیل ورصات جبر و تحکم نہین **وہم** حنفی قاضی حنبلی یا شافعی فریق کا فیصلہ اس بنا پر کرتا ہوتا چاہیے **دفع** حکم قاضی بضرورت نظم عملا تسلیم کیا گیا اعتقاد مین اُسے دخل نہین پس نقض وارد نہوگا **مسئلہ** آجکل بعض مناظرون مین غیر کفو پنچ ہو جاتے ہین یہ بالکل خلاف اور پنچایت باطل ہے

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا ۚ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝
اور کامل ہو گئے کلمے تیرے رب کے سچائی اور انصاف میں نہین کوئی بدلنے والا اُسکے کلمونکا اور وہ سنتا جانتا ہے

تیرے رب کے **کلمات** یعنی قرآن صدق و عدل مین کامل ہے اُسکے کلمات کوئی بدل نہین سکتا وہ سنتا جانتا ہے **کبیر** چونکہ قرآن خواہ احکام ہے اور اُسکے لیے صفت عدل لازم تھی خواہ اخبار ہین صدق ضرور تھا لہذا فرمایا کہ یہ دونون امر کامل ہو گئے نہ اس سے بڑھکر حکم ہو سکتا ہے نہ اس سے زیادہ سچی خبر پھر پنچایت اور **بحث** فضول ہے لَا مُبَدِّلَ اشارہ یہ ہے کہ انقلاب زمان و تغیر احوال سے اللہ کے باندھے ہوئے اصول بدل نہین سکتے پس یہ خیال کہ حضور کے زمانے کے احکام ہزارہا سال تک بعینہ کافی نہین ہو سکتے غلط ہے **دعای مجرب** مسلم نے خولہ بنت حکیم سے روایت کی کہ مین نے سُنا کہ فرماتے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو کوئی کہین اُترے اور کہے **اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ كُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ** اسے کوئی شے ضرر نہ دے سکے گی جبتک اسجگہ سے نہ چلا جائے عاجز عرض کرتا ہے کہ یہ دعا اُسے خاندانی طریقے سے ملی ہے اور بارہا اسکا تجربہ ہوا ترکیب یہ ہے کہ سات بار یہ کلمات پڑھکر کلمے کی اُنگلی پر دم کرے پھر وہ انگلی تین بار سر کے گرد گھمائے بعد ازان دستک دے انشاء اللہ تعالی جہانتک آواز جائے گی

چور یا درندہ گزندہ کوئی ضرر نہ دے سکیگا مگر جب اوس حلقے سے باہر ہوا اب اثر نہ رہا۔

وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِى الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا

اور اگر اطاعت کرے تو اکثر کی زمین والون سے بہکا دینگے تجھے راہ سے اللہ کی نہین پیروی کرتے مگر

الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۝ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۚ

گمان کی اور وہ نہین مگر اٹکل کرتے بیشک تیرا رب وہی دانا تر ہے اوسکا کہ بہکا راہ سے اوسکی

وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝

اور وہ خوب جانتا ہے راہ پانے والون کو

چونکہ اسرار الوہیت اور علوم نبوت نہایت دقیق و لطیف ہین نہ عقل اسکے قابل نہ ہر دل اسکا محل ارشاد ہوا اسکی جستجو مین کمال احتیاط شرط ہے تم (یعنے اے آدمیو) زمین کے رہنے والونسے اکثروں کی پیروی کروگے تو وہ تمہین بہکا دینگے اسلیے کہ وہ خود بے علم مجرد گمان اور اٹکل پر حکم کرتے ہین تیرا رب اپنی راہ سے بہکے ہوؤن اور راہ پانیوالون کو خوب جانتا ہے **ف** ۱؎ مراد اکثر سے کفار مکہ ہین یعنی انکی بات نہ سنیئے ۲؎ یہ حکم اوسی زمان و مکان سے متعلق ہے اسلیے کہ ضلالت و کفر اکثر بلکہ کل مین تھا ۳؎ یا یہ کہ ہمیشہ نادان اکثر اور رہ راہ قلیل ہوا کرتے ہین تمہین کثرت پر نظر نرکھنا چاہیے دیکھو کہ علم و ہدایت کدھر ہے اور کسے گمان اور اٹکل پر نظر و ہم اسمین ظن و قیاس کی مذمت ہے جسپر فقہ کا مدار ہے **دفع** ظن و قیاس دو ہین ۱؎ محض بے اصل یا مجرد رائے پر جیسے اہل بدعت اور اہل ضلال کے اصول یا رسم پرستون کا معمول یہ عقلاً و نقلاً مردود ہے ۲؎ جو علمی مقدمات سے مستنبط کتاب و سنت کے شہادت سے مستفاد ہو وہ واجب العمل ہے اگر تمام جزئیات یقینی ہوتے ظن کو دخل نہ ہوتا تو ہر جزئی کا منکر یقین کا منکر اور کافر سمجھا جاتا **ربط** کفار سے نفرت دلا کر اون احکام کا بھی ذکر فرمایا جو باعتبار بشریت کثیر الوقوع اور عند اللہ ممنوع تھے کہ مبادا اون کے فریب مین آجائین پس فرمایا۔

فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ۝

پس کھاؤ اوسمین سے کہ ذکر کیا گیا نام اللہ کا اسپر اگر ہو تم آیتون پر اوسکی ایمان لانے والے

وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ

اور کیا ہے تمکو کہ نہ کھاؤ اوس سے کہ ذکر کیا گیا نام اللہ کا اوسپر اور بیشک کھول دیا گیا تم

مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ

وہ کہ حرام کیا تمپر مگر وہ کہ مجبور ہو تم طرف اوسکی اور بیشک بہت سے البتہ بہکاتے ہین

بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ط اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ ۝

اپنی خواہشوں سے بغیر علم کے بیشک رب تیرا وہی دانا ہے حد سے بڑھ جانے والون کا

جبکہ اکثر گمراہ اور گمراہ کرنے والے ہین اور اٹکل پر کام کرتے ہین تو تم بھی اے مومنو اونکے پیرو نہو اور جس حلال
جانور کو بسم اللہ کہکر ذبح کیا ہو کھاؤ (کفار جسے اپنے زعم مین حرام ٹھہراتے ہین انھین حرام نجانو) اور تمکو کوئی مانع
اور کوئی وجہ نہین کہ بسم اللہ سے ذبح کیے ہوئے جانور کو نہ کھاؤ اور تحقیق کہ تفصیل وار بیان کر دیے گئے تمپر جو
حرام ہین (اور وہ بیان قل لا اجد فیما اوحی الخ مین ہے) البتہ ان محرمات سے وہ جانور کھا سکتے ہو جسکی طرف تم مضطر ہو
یعنے بھوک سے دم نکلتا ہو یا کوئی زبردست تمھین مجبور کرے کہ کھاؤ نہین تو قتل کرونگا اور وہ قتل پر قدرت رکھتا ہو
اُسوقت کھانا جائز ہے اور بہت آدمی ایسے ہین کہ دوسرونکو اپنے خیالات فاسدہ اور خواہش ممنوعہ سے بہکاتے ہین
بے جانے بوجھے حلال کو حرام بناتے ہین تیرا رب ایسے حد سے بڑھ جانے والونکو خوب جانتا ہے **ف** ۔ تاکید
کی وجہ ظاہر یہ ہے کہ کفار بحیرہ و سائبہ وغیرہ کو حرام جانتے تھے مسلمانون پر تاکید کی گئی کہ اگر تمنے کچھ تردد کیا تو
گویا اتباع کفر باقی ہے اگر مومن ہو تو کچھ تردد و توقف نکرو پھر فرمایا کہ آخر سبب ہی کیا ہے کہ کھانے مین تردد کرو ہم
حرام جانور تو بیان ہی کر چکے ۔ ہر جانور جسپر بسم اللہ کہکر ذبح کرین حلال ہے پس یہ حکم عام نہوگا اسلیے کہ جسپر
غیر خدا کا بھی ذکر ہو یا غیر خدا کا ارادہ کیا جائے یا جو جانور غیر مملوک یا حرام گوشت ہو یا جو ذبح غیر مسلم یا مسلم
بحالت احرام ہو یہ سب حلال نہین ۔ بغیر علم کے قید سے علماء مجتہدین کی تقلید و اتباع جائز رہی اسلیے کہ
یہ نہ مضل ہین نہ ہوا پرست نہ جاہل مسئلہ جس جانور کو بسم اللہ کہکر ذبح کرین اگر حلال گوشت اور مملوک ہو اور
ذابح محرم نہو اور تقرب غیر اللہ مقصود یا مذکور نہو وہ حلال ہے اوسمین کلام و تردد ممنوع ہے مسئلہ آیت
سے یہ نہین ثابت ہوتا کہ غیر مذکور ضرور حرام ہو اسلیے کہ مفہوم مخالف حجت نہین پس سہواً بسم اللہ بھولنے والے
کا ذبیحہ حلال ہے مسئلہ جان جاتی ہو تو حرمت حرام کی ساقط ہو جاتی ہے جیسا کہ منشا ہے استثنا کا

وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ط اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ

اور چھوڑ دو ظاہر گناہ کا اور باطن اوسکا بیشک جو کماتے ہین گناہ

ان گناہون کو چھوڑ دو جو	سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ۝	کھلے ہوئے ہین اور جو چھپے
ہوئے بیشک جو گناہ کرتے	عوض دیے جائینگے اُسکا کہ تھے کرتے	ہین اونھین اپنے کیے کی

سزا ملیگی در منثور (ظاہر) محارم سے بفعلی یا علانیہ گناہ کرنا (باطن) زنا یا چھپکر گناہ کرنا معالم کہتا ہے کھلا زنا
ظاہر ہے اور چھپا ڈھکا باطن کلبی نے کہا کہ مرد گھرون مین برہنہ پھرین یہ گناہ ظاہر ہے اور عورتین رات کو
بے پردہ رہین یہ گناہ باطن ہے **ف** ظاہر و باطن سے مراد یہ ہے کہ ہر قسم کا گناہ چھوڑ دو صغیرہ ہو یا کبیرہ

حق اللہ ہو یا حق العباد کوئی جانے یا نہ یا ظاہر کفر ہے اور باطن نفاق یا ظاہر وہ جسپر شریعت احکام مرتب کرے جیسے ترک صوم وصلوۃ باطن وہ جسپر دل منصف شرمائے حق سبحانہ تعالی رد فرمائے جیسے بیدلی وبے پروائی سے نماز پڑھنا روزے مین کھانا ترک مگر یال مردم خواری بدستور حلال سے چشم پوشی مگر شہوت حرام منظور یا باطن سے اصول معاصی مراد ہین جیسے اخلاق خبیثہ ریا حسد نامردی بخل بیوفائی تارکتی فریب جنکا تعلق قلب سے ہے اور ظاہر انکے آثار جن سے اعضا فاسد ہو جائین یا باطن عزم بد ظاہر فعل بد یا اللہ تعالے سے پوری محبت نکرنا اور اسکے سوا دوسرے کو فاعل جاننا اپنا اختیار صلاح وفساد کا اپنے ہاتھ مین جاننا باطن ہے اور اللہ پر دوسرے کی محبت کو فوقیت دینا دوسرے کو نفع وضرر پر قادر جاننا احکام شرع کے ماننے مین رائے اور نفس کو مشیر بنانا گناہ ظاہر ہے اور سچ تو یہ ہے کہ تصور خودی گناہ باطن ہے اور خود پرستی گناہ ظاہر ہے **س** اے کاش نبودی اے عراقی ✽ کز تست ہمہ فساد باقی ۔

وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ ۗ وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ

اور نہ کھاؤ اسمین سے کہ نہین لیا گیا نام اللہ کا اوسپر اور بیشک وہ گناہ ہے اور بیشک شیطان

لَيُوحُونَ إِلَىٰ أَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ ۖ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ ﴿١٢١﴾

(ڈالتے ہین طرف اپنے دوستوں کے کہ جھگڑین تمسے اور اگر اطاعت کی تمنے انکی تو بیشک تم شرک کرنیوالے ہو جاوگے)

اور جس پر بسم اللہ نکہی جائے نہ کھاؤ اسلیے کہ وہ گناہ کی بات ہے اور شیطان تو اپنے تابعین واحباب یعنی کفار فساق کے دلمین ڈالا ہی کرتے ہین کہ تمسے جھگڑین اگر تمنے انکا ساتھ دیا اور اطاعت کرلی تو شرک کرنے والے ہو جاؤگے **اسباب** فارسیون نے قریش سے کہلا بھیجا کہ تم پوچھو کہ اللہ کا مارا حرام اور تمھارا مارا حلال ہو ارشاد ہوا شیاطین (آتش پرست فارس) اپنے دوست یعنے کے دلونکو تعلیم کرتے تھے کہ وہ آپسے جھگڑین آپ نہ اودھر توجہ کیجیے نہ انکی بات مانیے اسلیے کہ اگر اونکا کہنا مانیگے مشرک ہو جائنگے اور جواب اس شبہے کا یہ ہے کہ ہر موت اللہ ہی کی طرف سے ہے مگر حلت انعام وکرامت ہے اسکے لیے امتیاز شرعی ضرور تھا وہ امتیاز ایسے ذبح سے جو اللہ جان آفرین کے نام سے ہو معین کیا گیا اور کہا حضانے کہ بسم اللہ ہو ورن کوئی کھانا پینا حلال نہین مگر یہ خلاف اجماع ومخالف سیاق ہے یہ حکم خاص ہے حلال گوشت جانورونکے ساتھ باجماع امت **ہدایہ** امام مالک متروک التسمیہ کو مطلقاً حرام اور امام شافعی ہرحال مین حلال فرماتے ہین اور امام ابو حنیفہ نے کہا کہ اگر عمداً بسم اللہ چھوڑ دے تو حرام ہے اور بھول جائے تو حلال ہے جس طرح شافعیہ کا قول مخالف جمہور اور بقول ابو یوسف قابل التفات نہین ایسے ہی قول مالکیہ کا قابل ترمیم ہے **وہم** لا تاکلوا عام ہے خبر واحد سے اسکی تخصیص یا اسپر زیادت کیونکر ہو سکتی ہے پھر تفصیل کہ سہو سے بسم اللہ نہ کہے

تو حلال ہے کیونکہ معتبر ہوگی درشرع قرآن مین مذکور کلمۂ ذکر ہے اور ذکر عام ہے زبان سے ہو یا دل
سے پس جبکہ ذابح بھول گیا تو ذکر قلبی حاصل ہے اسلیے کہ مطیع ومنقاد ہے یا یہ کہ لم یذکر مین کھلا ہوا
اشارہ ہے جس پر اللہ کا نام ذکر نہ کیا جائے اور حالت نسیان حالت ترک ذکر نہین بلکہ ذکر کے لیے
تذکر یعنی یاد لازم ہے پس حالت نسیان اس مین داخل ہی نہوگی اور وہی ذکر قلبی جسکی علامت انقیاد و اسلام
ہے معتبر ہوگا اور اسی بنا پر ہم کہتے ہین کہ سہو صرف مسلم سے عفو ہے کیونکہ وہ عمداً ذکر ترک نہین کرسکتا
اور اہل کتاب سے بوجہ وقوع عناد و انکار وکفر ایسا احتمال بعید نہین لہذا بحالت سہو اُن سے
ذکر حکمی وانقیاد قلبی معتبر نہین اور درصورت ذکر اعتبار رہوگا اور اس طور پر یہ تفصیل نہ زیادتی ہے نہ
تخصیص بلکہ بیان معنی آیت وشمول ہے پھر یہ ارشاد کہ درصورت اتباع مشرک ہوجاؤگے خواہ اسلیے
ہے کہ وہ بتون کے نام سے ذبح کرتے تھے اور یہ شرک ہے یا یہ کہ حلال شرعی کو کفار کی طرح حرام جاننا کفر ہے
ربط کفار کی اتباع سے منع کرکے ان کی حالت سے نفرت دلانے کے لیے ایک مثال بیان فرمائی ہے

أَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَأَحْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَا لَهُ نُورًا يَمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَثَلُهُ

کیا جو تھا مردہ پھر جلایا ہمنے اوسے اور بنایا واسطے اوسکے نور چلتا ہے ساتھ اُسکے آدمیون مین مثل اوسکی جو

فِي الظُّلُمَاتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِنْهَا كَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكَافِرِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

بیچ اندھیرون کے نہین ہے نہین نکلنے والا اُس سے ایسی ہی اچھے دکھلائے گئے ہین کفار کو وہ کام کہ تھے کرتے

ایک وہ جو مردہ تھا پھر اُسے اللہ نے زندہ کیا اور روشنی عطا فرمائی اُسکے ذریعے سے چلتا پھرتا ہے کیا
اسکی اور اوسکی مثال برابر ہوجائیگی جو ایسی تاریکی مین ہو کہ نکل ہی نہ سکے ہم کفار کو اُنکے اعمال ایسے ہی
اچھے کر دکھاتے ہین اسکی شان نزول مین کچھ اختلاف ہے معالم کہا ضحاک نے حضرت عمر اور ابوجہل کی
شان مین اُتری کہا عکرمہ نے عمار بن یاسر اور ابوجہل کے حق مین اتری کہا ابن عباس نے ابوجہل نے حضور
اقدس پر گوبر اور نجاست ڈالی تو حمزہ کو خبر ملی اور یہ ابھی تک مسلمان نہوئے تھے مگر نہایت غضبناک
ہوکر ابوجہل پر جھپٹے اور کمان اوٹھائے ہوے تھے ابوجہل بولا آپ یہ تو دیکھین کہ ہمارے معبودون پر
گالیان پڑتی ہین ہم بیوقوف ٹھہرائے جاتے ہین حمزہ نے کہا اسکا کیا افسوس ہے تم پتھرون کو پوجتے ہو
اللہ کو چھوڑکر اور کہا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
اللہ تعالے نے یہ مثال نازل فرمائی کہ تمہارے چچا حمزہ کفر مین مردہ تھے ہمنے روح ایمان عطا کی
اور اسلام دیا اور ابوجہل کفر کی تاریکی سے نکل ہی نہین سکتا اُن کا اُس کا مقابلہ کیا۔

۴ [illegible]

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ۚ

اور ایسے ہی بنائے ہمنے ہر بستی میں اس کے بڑے گنہگاروں کو کہ مکر کریں اُنہیں

وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝

اور نہیں مکر کرتے مگر اپنی جانونپر اور نہیں شعور کرتے

یعنی جسطرح ابوجہل وغیرہ آپ کے ساتھ عداوت کرتے ہین خود گمراہ دوسرون کو بہکاتے ہین ہر بستی مین ایسے ہی سرکش گناہگارون کے افسر بنائے ہین تاکہ مکر و تدبیر کرین اور دوسرون کو بہکائین اور ہمارے بندون کا امتحان ہوگا انجام یہ ہوتا ہے کہ یہ مکر اُنہین پر اُلٹ پڑتا ہے اور اُنہین اپنے اس بے تمیزی کی خبر بھی نہین ہوتی سب پیغمبرون کو ایسے مفسدون سے پالا پڑتا رہا ہے معالم قریش نے مکے کی گلی کوچے مین چار چار آدمی بٹھا دیے تھے کہ لوگون کو منع کرین اور جو ساز آئے اُسے خبردار کرین کہ آپ کی بات نہ سُننا معاذ اللہ ساحر و کذاب ہین

وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ

اور جب آئی پاس اُنکے کوئی نشانی کہا نہ ایمان لائینگے ہم یہان تک کہ دیے جائین ہم مثل اسکا کہ دیے گئے

رُسُلُ اللّٰهِ ؔ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا

پیغمبر اللہ کے اللہ خوب جانتا ہے جسطرح رکھتا ہے نبوت اپنی اب پہونچیگی اُنہین جو گناہگار ہوے

صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ۝

ذلت پاس سے اللہ کے اور عذاب سخت اسلیے کہ تھے مکر کرتے

جب کوئی معجزہ یا دلیل ظاہر کفار کے پاس آتی ہے کہتے ہین ہم تو ایمان نہ لائینگے مگر جبکہ دیسے ہی معجزے ہمین دیے جائین جو دوسرے پیغمبرون کو دیے گئے تھے اور اللہ خوب جانتا ہے جسطرح اور جہان منصب رسالت کو رکھتا ہے جو گناہگار منکر ہین اُنھین اللہ کی طرف سے عذاب سخت پہونچیگا یہ سزا ہے اُس مکر اور انکار کی کہ کرتے ہین معالم کفار مکہ کے طرح طرح کی باتین بناتے ہین ولید بن مغیرہ نے کہا کہ اگر نبوت حق ہوتی تو مین حقدار تھا اسلیے کہ مال اولاد مین بڑھا ہوا ہون ابوجہل نے کہا کہ مین سزاوار تر تھا پھر کہنے لگے کہ جبتک ہمارے پاس وحی نہ آئے ہم ایمان نہ لائینگے کہ پھر وہ کہتے علٰحدہ علٰحدہ ہمارے نام اللہ کی طرف سے خطاب آئین ارشاد ہوا یہ اُنکی باتین ہین اور اللہ نبوت جسے چاہے دے تمہاری زمینی شرافت وہان معتبر نہین ہان ان منکرون کو ذلت دنیا مین اور عذاب آخرت مین نصیب ہوگا

فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ يُّرِدْ

پس جسکو چاہے اللہ یہ کہ رہنمائی کرے اس کی کھولتا ہے سینہ اُسکا واسطے اسلام کے اور جسے چاہے

وقف لازم وقف منزل

أَن يُضِلَّهُ يَجْعَلْ صَدْرَهُ ضَيِّقًا حَرَجًا كَأَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَاءِ

یہ کہ بھٹکادے اُسے کرتا ہو سینہ اُسکا تنگ بند گویا چڑھتا ہے آسمان پر

كَذَٰلِكَ يَجْعَلُ اللَّهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ

ایسے ہی ڈالتا ہے اللہ عذاب اُنپر جو نہیں ایمان لاتے

جسے اللہ ہدایت کرنا چاہتا ہو اُسکا سینہ نور اسلام سے کھولدیتا ہے اور جسے اللہ گمراہ کرنا چاہتا ہو اُس کا سینہ تنگ کر دیتا ہو گنجائش کلمہ توحید کی نہیں ہوتی اسکی مثال ایسی ہے جیسے آسمان کا چڑھنا یعنی اُس پر امر حق ایسا دشوار ہوتا ہے جیسا آسمان کو چڑھنا یا راہ طلب حق مین ایسا متحیر اور شغل شرک مین ایسا بے اختیار ہو جاتا ہے جیسے کوئی آسمان پر چڑھے اور ہنسنے وغیرہ سے تابو نہ ہو نہ ہی استغنا پاکی اور عذاب ایمان نہ لانے والون پر ڈالتا ہے شرح صدر درمنثور مین ہے کہ اصحاب نے پوچھا فرمایا نور ہے کہ دل مین ڈالا جاتا ہو دل وسیع ہو جاتا ہو انوار ایمان کی گنجائش ہو جاتی ہے عرض کی یا رسول اللہ اسکی علامت کیا ہو فرمایا آخرت کی طرف توجہ دنیا سے انقطاع مرنے کا سامان کرنا ضیق صدر تنگی جسمین وسعت امر حق کی نہو معالم حضرت عمر نے ایک اعرابی سے کہا حرج کیا شے ہے اعرابی بولا وہ درخت جو درختون کے جھنڈ مین ہوتا ہے اُسکے پاس نہ چرواہا جاسکے نہ کوئی جانور فرمایا یہی حال ہو منافق کے دل کا اُسکے قریب امر خیر نہین جاسکتا ضیق وحرج کے ایک ہی معنی ہین رجس نجاست اور عذاب ف آیت مصرح ہو کہ خیر وشر ہدایت ضلالت اللہ کی طرف سے ہو اور اشارہ ہو کہ اللہ اسباب مہیا کر دیتا ہو اور کسب بندے ہی کی طرف منسوب ہو جیسا کہ فرمایا کہ ہم شرح صدر کر دیتے ہین جو سبب ہے قبول خیر کا اور سینہ تنگ کر دیتے ہین جو باعث ہو حصول شر کا لطیفہ اسلام کو فراخی سے اس لیے تشبیہ دی کہ مومن حسن اعتقاد کی نظر سے عرش و فرش کو حاوی ہو اور جملہ عجائبات قدرت کا محیط ہو ذات حق اُسکے دل مین جلوہ فرما ہے بخلاف کافر کے کہ اُسکے خیالات تنگ نظر کوتاہ ہمت پست بہت بڑھا تو زمین وآسمان کی کچھ محدود خیالات بس زیادہ گنجائش نہین

وَهَٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيمًا ۗ قَدْ فَصَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ ۝

اور یہ راہ ہے تیرے رب کی سیدھی بیشک کھول دین ہمنے نشانیان واسطے اس قوم کے کہ نصیحت مانتی ہین

لَهُمْ دَارُ السَّلَامِ عِندَ رَبِّهِمْ ۖ وَهُوَ وَلِيُّهُم بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

اُنکے لیے دار السلام ہے اونکے رب کے پاس اور وہی مددگار ہے اُنکا بسبب اُنکے کرتے کے

یہ دین یعنی قرآن یا اسلام یا ارشاد پیغمبر تیرے اللہ کی راہ راست ہو اور ہمنے تو سمجھنے والون کے لیے دین حق کی نشانیان ظاہر کر دین جو اسے مانتے، اُنکے لیے جنت ہے اور اللہ اُنکا دوست حامی مولا ہے یہ سبب انعام اُسکا ہے جو وہ دنیا مین کرتے تھے دار السلام گھر سلامتی کا جنت اس لیے کہ

وہاں سلامتی ہی سلامتی ہے اور سلام اللہ تعالیٰ کا بھی نام ہے یعنی وہ گھر جو اللہ تعالیٰ کی رضا و قرب کی جگہ ہے اور اضافت دار کی سلام کی طرف اظہار عظمت و ترغیب مومنین کے لیے ہوگی معالم اس لیے کہ فرشتے اُسمیں ؟ سینگے اور مومنین پر سلام کرینگے اور اللہ کا جلال و عظمت والا کا دیدار نصیب ہوگا

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِنَ الْإِنْسِ وَقَالَ

اور جسدن جمع کریگا اُن سبکو اے گروہ جنون کے بیشک بہت لیلیا تمنے آدمیون سے اور کہا

أَوْلِيَاؤُهُمْ مِنَ الْإِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَبَلَغْنَا أَجَلَنَا الَّذِي

دوستون نے اُنکے آدمیون سے اے رب ہمارے فائدہ اُٹھایا ایک نے دوسرے سے اور پہنچے ہم اپنی مدت کو جو

أَجَّلْتَ لَنَا قَالَ النَّارُ مَثْوَاكُمْ خَالِدِينَ فِيهَا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ إِنَّ رَبَّكَ

مقرر کی تھی واسطے ہمارے فرمایا آگ ٹھکانا تمھارا ہے ہمیشہ رہنے والے اُسمین مگر جو چاہے اللہ بیشک رب تیرا

حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿١٢٨﴾ وَكَذَٰلِكَ نُوَلِّي بَعْضَ الظَّالِمِينَ بَعْضًا بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿١٢٩﴾

حکیم دانا ہے اور ایسے ہی دوست بناتے ہیں بعض ظالموں کو بعض کا بسبب اُسکے کہ تھے کماتے

جس دن اللہ جن و انس سب کو جمع کریگا اور پوچھے گا اے جنو تمنے آدمیون سے اطاعت و تعظیم بہت لی وہ تمھین مشکلکشا حاضر و ناظر مالک نفع و ضرر جانتے تھے تم سے ڈرتے تھے تمھارا حکم مانتے تھے مردار اوراُنھیں بہکاتے تھے ہم سے پھیر کر اپنا بندہ بناتے تھے تو اُنکے دوست یعنی کاہن عامل فال گنڈے کھونٹے والے اور اُنکے معتقد مطیع آدمیون میں سے جواب دینگے اے رب ہمنے آپس میں ایک دوسرے سے فائدہ اُٹھایا جنھون نے اُنکی فرمانبرداری کی اُنھون نے ہمین بچایا یعنی امر قابل گرفت و غضب نہین ہے جسطرح اور مخلوق ایک دوسرے سے کام نکالتے تھے ہمارا بھی یہی حال تھا یعنیہ یہی تقریر بعض جن پرست نجومی رمال معتقدان شگون و فال کی ہی اسی طرح پوری کی ہے اپنی مدت عمر جو تو نے معین کی تھی) اس جواب ناصواب پر حکم ہوگا اے مجرمان شریک آگ مین تمھاری جگہ ہے ہمیشہ رہو گے مگر جو کچھ ارادہ کرے تمھارا رب وہ حکمت والا خبردار ہے اور ہم ہی طرح بعض مجرمین شریر کو دوسرون کے ساتھ کر دیتے ہین تاکہ اپنا کیا بھگتین کبیر معلوم ہوتا ہے کہ جب قوم ظالم و عاصی ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ اُسپر ظالم کو متولی اور حاکم کر دیتا ہے اور جب وہ ظالم کے پنجے سے بچنا چاہین تو عادل یعنی خدا پرست ہو جائین اللہ ان پر حاکم عادل کر دیگا **درمنثور** اعمش سے اس آیت کی تفسیر مین منقول ہے کہ جب آدمی بدکار ہو جاتے ہین بدترین لوگ اُنپر سردار ہوتے ہین **ف** یہ خطاب قیامت مین ہوگا **معالم** آدمیون کا جنون سے فائدہ اُٹھانا یہ تھا کہ جب کوئی شخص کسی ویرانے مین اُترتا کہتا مین اس میدان کے سردار سے پناہ مانگتا ہون اُسکی قوم کے بدمعاش ظالمون سے اور اُسکی پناہ مین رہتا اور سحر و کہانت وغیرہ مین اُن سے استمداد کرتے اور جنون کا آدمیون سے متمتع ہونا یہ ہے کہ جب آدمیون کی اطاعت و پناہ پر

فخر کرتے کہ ہم اُنکے سردار محافظ ہیں اُنہیں بہکاتے سجدہ کفر سکھاتے جھوٹی خبریں دیکر اپنا مرید بناتے جیسا کہ سورۃ
جن مین وارد ہوا کہ بعض آدمی جنون سے پناہ مانگتے اور جنون کو اس سے غرور تکبر فخر زیادہ ہوتا ف یہ نذر و نیاز
چڑھاوا جو بھوت بھوانی دیو یا مشرکانہ طور پر جاری ہے ایک قسم کا استمتاع ہی جو جنات آدمیون سے حاصل
کرتے ہین گو وہ اُسے نہ لیتا ہین مگر دل خوش ہوتے ہین اُنکے پوجنے والے اُسے چکھتے ہین (الا ماشاء اللہ) اس
استثنا مین مفسرین نے بہت کلام کیا اسلیے کہ کفار و مشرکین کے لیے تو دوام نار ہے اور اس سے سمجھا جاتا ہے
کہ شاید خلاصی ہو سکے معالم اس سے مراد خلاصی نہین بلکہ دوام ہے یعنی جبتک اللہ نہ چاہے وہ نکل نہ سکین گے اور اللہ
بحسب وعید نہ چاہے گا جیسا کہ فرمایا کہ جبتک اونٹ سوئی کے ناکے مین نہ در آسکے یا جبتک زمین و آسمان رہے
جسطرح وہان دوام مراد ہے یہان بھی کہا گیا یا مراد تبدیل عذاب ہی یعنی آگ کا عذاب رہیگا پھر جب چاہین گے دوسرا
عذاب برف وغیرہ کا بدل دین گے کہا ابن عباس نے کہ استثنا اُنکے لیے ہی جو علم الٰہی مین دوزخ سے نکلنے والے
قرار پاچکے ہین یعنے مومنین مجرمین ف اس سے مفہوم ہوا کہ مومن کسی فعل سے مشرک نہین ہوتا اور بیشک کفر
انکار ہے جسطرح ایمان اقرار ہے وہ عوام جو بے تمیزی سے ایسے افعال قبیحہ کرتے رہتے ہین مگر دل مین نور
توحید کی چمک ضرور ہی وہ اس رحمت کے استثنا مین امیدوار رہائی ہین جامع کہا ابن عباس نے کہ اس آیت سے
مفہوم ہوا کہ کسی مخلوق کو جائز نہین کہ کہے اللہ فلان کو دوزخ یا جنت مین داخل کرے کا ف بیشک وہ
مختار مطلق ہی جو چاہے کرے اور یہ دوسری بات ہی کہ ایسا نہ کرے گا تنبیہ عورتین اور فال گنڈے والے
اس آیت کو دیکھین اور لال پری زرد پری کالی سفید دیو یا وردائیں وشمشائیل بے اصل و دلیل کی پرستش
اور وظیفہ اور نذر و نیاز سے توبہ کرین جن و ملک بندہ بارگاہ حضرت قہار ہین محض مجبور و ناچار ہین۔

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ

اے گروہ جنون اور آدمیون کے کیا نہین آئے تمھارے پاس پیغمبر تم مین سے بیان کرتے تھے نشانیان میری

وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۭ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓي اَنْفُسِنَا وَ

اور ڈراتے تمکو ملنے سے اس دن کے بولے ہم گواہی دیتے ہین خلاف اپنی جانون کے اور

غَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ

فریب دیا انکو حیات دنیاوی نے اور گواہ ہوئے خلاف اپنی جانون کے بیشک وہ تھے کافر

اے جماعت جن اور انس کی کیا نہین آئی تمھارے پاس پیغمبر تم مین سے کہ تمپر ہماری آیتین بیان کرتے ہون
اور اس دن یعنے قیامت سے تم کو ڈراتے ہون وہ سب بولے ہم گواہی دیتے ہین کہ ہماری ہدایت کے
لیے پیغمبر آئے تھے اور یہ گواہی انکی جانون کے لیے مضر تھی اُنھین دنیا کی زندگی نے بہکا دیا اور آخر کار

اپنی جانون پر خود گواہ ہوے کہ وہ لوگ کافر تھے آیت مین کئی بحثین ہین **اول** کہ جن کی سنت سے مفہوم ہوا کہ جن خلقت مین آدم سے مقدم ہین **دوم** (منکم) سے سمجھا گیا کہ جنون مین بھی پیغمبر ہوے ہین ضحاک کا یہی قول ہے اور مجاہد نے کہا جنون مین منذر (ڈرانے والے) ہوے ہین یعنی انبیا سے بشر سے سنکر اپنی قوم کو ڈراتے جیسا کہ سورۂ جن سے بھی ظاہر ہے اور ضحاک کے قول کی تردید طویل صاحب تفسیر کبیر نے لکھی اور تاویل منسوبن نقل کی مگر بظاہر کوئی وجہ نہین کہ ہم ظاہر آیت سے خواہ مخواہ انکار کرین اگر ہو تو چشم ما روشن اور نہو تو ہمین ضرورت بھی نہین اور ابن عباس سے صاحب رسالہ احکام الجان نے نقل کیا ہو کہ یوسف نامی ایک جن اپنی قوم مین پیغمبر ہوے ہین **سوم** شہادت اول مین تصدیق ہے کہ پیغمبر آئے تھے اور شہادت دوم مین اعتراف ہے کفر کا **ذیل چہارم** کہا صاحب تفسیر کبیر نے کہ جوابات کفار مین کہین انکار اور کہین اقرار مختلف بیان اسلیے ہین کہ وہ دن پچاس ہزار برس کا ہوگا اور کفار خوف سے کبھی کچھ کبھی کچھ کہین گے **ف** بیشک دروغ گو را حافظہ نباشد اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بیانات مختلف مختلف گروہون کے ہون

ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ○

یہ اسلیے ہو کہ نہین ہی رب تیرا ہلاک کرنیوالا بستی کا ظلم سے حالانکہ اہل انکے بیخبر ہون

یعنے تمام نصائح اور نظائر و تہدیدات اسلیے ہین کہ تیرا رب قدیر کسی بستی کو برباد نہین کرتا ایسی حالت مین کہ اُسکے رہنے والے آنے والی بلا سے بے خبر ہون یعنی پہلے اُنھین تنبیہ ہوتی ہے پھر گوشمالی۔ پہلے پیغمبر یا اُنکے نائب واعظ ناصح سمجھاتے ہین خیال نہ کیا تو ملائکہ عذاب سُنا ہوا آنکھون سے دکھاتے ہین **القرٰی** مین لام جنس ہی تو عام ہو گا یا عہدی تو مکہ مراد ہو گا اور اول ہی اولے ہے **ف** اگر انسان سر جھکائے تو خود دیکھ لے کہ اُسے ہر آن مین ایک ڈرانے والا ڈراتا ہے دیدۂ عبرت ہنگامۂ محشر دنیا مین دکھاتا ہے

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ○

اور واسطے ہر ایک کے درجے ہین اُس سے کہ کیا اور نہین رب تیرا غافل اُس سے کہ کرتے ہین

اور ہر ایک عمل کے واسطے درجے مختلف ہین ادنیٰ اور اوسط اور اعلیٰ عذاب ہو یا ثواب اور اللہ تعالے تمھارے اعمال کے حسن و قبح و مقدار جزا و سزا سے بے پروا اور بے خبر نہین ہے

وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ۭ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ

اور رب تیرا غنی ہے صاحب رحمت اگر چاہے لیجاے تمکو اور قائم مقام کرے

مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَاۗءُ كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۭ

تمھارے بعد جسے چاہے جسطرح پیدا کیا تمکو ذریت سے پچھلی قوم کی

اور تیرا رب بے پروا ہے اسے کسی کی عبادت کی پروا نہیں بڑا رحمت والا ہے جسقدر چاہے بخشش کرے وہاں کمی نہیں اگر چاہے تو تم سب کو فنا کردے اور دوسری خلقت تمہارے بعد پیدا کرے۔ اور یہ دعوی نہیں بلکہ دیکھلو جسطرح تمکو دوسری قوموں کے بعد پیدا کیا **معالم** تکنے والوں کو ڈراتا ہے کہ جسطرح تمہارے باپ دادے تھے تم بھی نہ رہو گے **نکتہ** آیت سے نکل سکتا ہے کہ اگر بعد حشر و نشر کے کوئی اور مخلوق بھی پیدا کی جاسے تو عجب نہیں البتہ ہمکو اسکا علم نہیں دیا گیا

اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ وَّمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ ۝ قُلْ یٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰی مَکَانَتِکُمْ

بیشک جو وعدہ دیے جاتے ہو تم آنیوالا ہے اور نہیں تم تھکانے والے کہدیجئے اے قوم کام کرو اپنی جگہ

اِنِّیْ عَامِلٌ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ مَنْ تَکُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

میں بھی کام کرنیوالا ہوں اب جان لوگے کون ہے کہ ہو واسطے اسکے خوبی اس گھر کی بیشک نہیں فلاح پاتے ظالم

عاقبت آخر و انجام مراد اس سے خیر و حسن انجام **دار** سے مراد پچھلا گھر یعنی حسن و انجام و خوبی دار آخرت نہیں شک نہیں کہ جو تمسے وعدہ حشر و نشر و جزا و سزا کیا گیا ہے وہ آنیوالا ہے ٹل نہیں سکتا اور تم اللہ سے بھاگ نہ سکوگے وہ تمہارے احضار اور انتقام سے عاجز نہو گا اسے نبی کریم آپ منکرین سے کہدیجیے کہ اے لوگو اپنی جگہ یہ کام کیے جاؤ اور میں بجائے خود کام کر رہا ہوں اب کھلا جاتا ہے کہ آخرت کی خوبیاں کس کے لیے ہو میں اور شان یہ ہے کہ ظالم فلاح و رستگاری نہیں پاتے **واضح** رہے کہ یہ اور تمام آیتیں اسی قسم کی جنمیں یہی آزادی مفہوم ہو بعض مفسرین کے نزدیک آیات جہاد سے منسوخ ہیں مگر بحسب رائے صاحب تفسیر کبیر نسخ کی ضرورت نہیں اسلیے کہ جہاد کا فائدہ اسی قدر ہے کہ راہ پر نہ آئیں تو آنیوالوں کے مزاحم بھی نہوں ایمان لائیں تو نار سے بچیں مطیع نہیں تو تلوار سے بچیں دنیا میں محفوظ آخرت میں ماخوذ ہوں پس انکی قلبی شقاوت اور عملی کثافت آب شمشیر سے نہیں دُھل سکتی **ربط** تخویف و تہدید کے بعد انکے بیہودہ مراسم اور بیجا طریقے بیان فرمانے

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِیْبًا فَقَالُوْا هٰذَا

اور ٹھہرالیا واسطے اللہ کے انہیں سے کہ پیدا کیا کھیتوں سے اور جانوروں سے حصہ پھر کہا یہ واسطے

لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَکَآئِنَا ۚ فَمَا کَانَ لِشُرَکَآئِهِمْ فَلَا یَصِلُ

اللہ کے بگمان میں اپنے اور یہ واسطے ہمارے شریکوں کے پس وہ کہ ہو واسطے انکے شریکوں کے نہیں پہونچتی

اِلَی اللّٰهِ ۚ وَمَا کَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ یَصِلُ اِلٰی شُرَکَآئِهِمْ ؕ سَآءَ مَا یَحْکُمُوْنَ ۝

طرف اللہ کے اور جو ہو واسطے اللہ کے پس وہ پہونچتا ہے طرف انکے شریکوں کے برا ہے جو حکم کرتے ہیں

شرکائہم شریک مراد اس سے ہر معبود باطل جسے تعظیم و اطاعت و عبادت قدرت وغیرہ میں اللہ کا شریک قرار دیں

اسلیے فرمایا شرکاؤ ہم ان کے شریک یعنی حقیقت مین نہین بلکہ انکی بنائے اور اپنی طرف سے ٹھہرائے ہوئے شریک
ہین **معالم** کفار عرب کا معمول تھا کہ کھیت کی پیداوار اور جانورون مین خیرات نکالتے ایک حصہ حضرت صمد کے نام کا
ایک صنم کے لیے نذر اللہ مہمان و مسکین کو دیتے ۔ نذر بت انکے مجاور لیتے فرمایا اللہ کے واسطے کھیت اور جانورون کے
پیداوار مین حصہ قرار دیا اور بولے یہ اللہ کا ہے اپنے گمان مین اسلیے کہ حقیقت مین تو سب اللہ ہی کا ہے یا یہ کہ کفار کی نذر
مقبول نہین صرف انکے زعم مین وہ للہ تھا نہ عند اللہ ، اور یہ دوسرا حصہ ہمارے شرکا یعنی معبود باطلہ کا ہے پھر جو حصہ انکے
بتون کا ہوتا اللہ کی طرف نہ پہونچتا اسطرح کہ اگر کچھ اُسمین سے مل جاتا تو نکال لیتے اور کہتے یہ محتاج و حاجتمند ہین اور جو
حصہ اللہ کا ہوتا وہ ان بتون کے حصے مین ملسکتا اسطرح کہ اگر کچھ نذر اللہ ادھر ملجاتا تو نہ نکالتے اور کہتے اللہ غنی
اور بے نیاز ہے ایسے ہی اگر نذر اللہ ہلاک و ضایع ہو تو ہوجاے مگر بتون کا حق اگر ضایع ہو تو نذر اللہ سے پورا
کردین کیا برا ہے جو حکم کرتے ہین کیسے انکی سمجھ پر پتھر پڑے ہین کہ ایک تو مخلوق اور مخلوق بھی وہ جو سب مین ذلیل
و ابتر یعنے پتھر حضرت خالق کے شریک ٹھہرائین اسپر طرہ یہ حق اللہ موخر اور ناحق کے حقوق مقدم بنائین **ف**
اسی کے مثل ہے ہمارے عوام کا اعتقاد مثلاً شیخ سدو یا ٹھیلے کا مرغ ممکن نہین کوئی اُدھر نظر اُٹھائے قربانی کا بکرا
اگر کبھی بکا تو بوجہ اُتارنے کے طور پر **مسئلہ** نذر غیر اللہ حرام ہے اور شرک ہے اور وہ یہ ہے کہ کسی جانور
یا مال کو کسی کے نام پر مخصوص کردے اور یہ سمجھے کہ یہ اُسے پونہچے گی بخلاف فاتحہ کے کہ اس مین نذر اللہ
اور ثواب نذر جو نذر کرنیوالے کا حق تھا کسی مسلمان کو بخشا جاتا ہے وہ بالاتفاق اہل سنت جائز و ثابت ہے

وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ قَتْلَ أَوْلَادِهِمْ شُرَكَاؤُهُمْ
اور ایسا ہی　اچھا دکھایا　بہتون کو　مشرکین سے　مارنا　انکی اولاد کا　انکے شریکون نے

لِيُرْدُوهُمْ وَلِيَلْبِسُوا عَلَيْهِمْ دِينَهُمْ ۖ وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ
تاکہ ہلاک کردین انکو اور　تاکہ چھپائین　اُنپر　دین اُنکا　اور　اگر　چاہتا　اللہ

ایسے ہی یعنی جسطرح وہ　مَا فَعَلُوهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ ۝　لوگ مالون مین حماقت و
جہالت کرتے ہین جانون　نہ کرتے اُسے　پس چھوڑ اُنہین　اور اسے جو بہتان باندھتے ہین　مین بھی ہی اچھا دکھایا

اُنکے شرکا نے بہتون کو اُنکی اولاد کا قتل کرنا **ابوسعود** کفار کا قاعدہ تھا کہ اکثر لڑکیان زندہ گاڑ دیتے
کہ انہین کہانسے کھلائین گے یا نکاح کس سے کرین گے جیساکہ ہمارے ہندوستان کے بعض اقوام ہنود
مین کسی وقت مین یہ عادت تھی اور کبھی کسی حاجت کے وقت نذر کرتے کہ فلان کام ہوجاے تو ہم
اپنا لڑکا نذر کرینگے یعنی ذبح کرینگے فرمایا کہ یہ اسلیے تھا کہ وہ ہلاک ہوجائین دنیا مین بسبب قلت کے
اور آخرت مین اس فعل قبیح کے قصاص و عذاب سے اور تاکہ اُن پر انکا دین ابراہیمی مشتبہ اور مختلط ہوجاے

نذر غیر اللہ
عوامی نذر
نذر بت
نذر اللہ
نذر غیر اللہ
مسئلہ
زندہ درگور
قتل اولاد
حکم قتل
نذر غیر اللہ
قتل اولاد

اگر اللہ چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے پس آپ اُنھین چھوڑ دین اور اُس بہتان اور غلط گمان کو جو کرتے ہین
مسئلہ اولاد کو قتل کرنا یا ایسے حال پر چھوڑ دینا کہ غالبًا مر جائے حرام ہو **مسئلہ** خودکشی حرام ہی
اور کسی پرستی ہونا یا کسی معشوق کے لیے گل کھانا۔ کوئی عضو بیکار کر دینا جیسا کہ جوگیون کا قاعدہ ہی حرام ہے

وَقَالُوا هٰذِهٖٓ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ لَّا يَطْعَمُهَآ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ

اور کہا　جانور ہین　اور　کھیت　اچھوتے　نہ کھائیگا　اُسے　مگر وہ　کہ چاہین ہم

بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ

اپنے گمان مین　اور جانور ہین کہ حرام ہو گئین　سواریان اُنکی　اور جانور ہین　کہ نہین　یاد کرتے

اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ ۭ سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝

نام　اللہ کا اُنپر　افترا کرنا اللہ پر　اب　اب بدلا دیگے ہم اُنکو بسبب اُسکے کہ تھے　بہتان باندھتے

حجر یعنی محجور روکا ہوا۔ ممنوع اور ایک قرارت مین بضمتین یعنی تنگ کے آیا ہی **حاصل** کہتے ہین یہ جانور اور کھیت روکے گئے ہین اسے کوئی یعنی عورتین نہ کھائین مگر جسے ہم چاہین یعنے مرد جیسا کہ بحیرہ کے بیان مین گذرا کہ مرد کھائین عورتین قریب نہ جانے پائین اور بعض جانور وہ ہین جنپر سواری اور بار برداری اور تمام خدمتین حرام کر لین تھین اور وہ سائبہ یعنی سانڈ تھے اور بعض جانور وہ ہین جنپر ذبح کے وقت خدا کا نام نہ لیتے بتون پر چڑھاتے اور اللہ پر افترا کرتے کہ وہ اس فعل سے راضی یا اس حکم کا جاری کرنے والا ہے اس بہتان کی سزا آپ پائینگے دنیا مین مسلمانون کی تلوار سے اور آخرت مین عذاب نار سے آیت مین تین امر ہین **اول** بعض جانورون کا بعضون پر حرام اور بعضون پر حلال کر لینا اسکی نظیر ہمارے زمانے مین شیخ سدو کے بکرے اور بچلیے کے مرغ اور دوسری مخصوص نذرین ہین اور بی بی کے دانا کھانے والی عورتون نے پورا عوض مردون سے لیلیا **صحنک** جسپر حضرت خاتون جنت جناب سیدۃ النساء رضی اللہ تعالیٰ کا فاتحہ دیتے ہین مردون پر بلکہ دوسری عورتون پر حرام اور کنواریان یا ایک مرد پر بظاہر کفایت کرنے والیون پر حلال بنا لیا معاذ اللہ یہ کیسا بہتان و افترا ہی البتہ کوئی کھانا صرف اس نیت سے کہ صلحا کے کھلانے مین حسن قبول اور اثر منقول و اتباع طریق معمول ہے عوام کو نہ دیا جاے تو مضائقہ نہین اسلیے کہ فرمایا لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الخ صدقات اُن محتاجون کے لیے ہین جو اللہ کی عبادت مین محصور اور کسب معاش و تدبیر کار سے مجبور ہو گئے ہین پس اسمین ایک قسم کی تخصیص پائی جاتی ہی اور بعض مشائخ کا معمول ہی کہ عام لوگون کو فاتحے کی شیرینی وغیرہ نہ دیجاے خواہ یہ استحقاق صلاح پر مبنی ہے یا بطور عمل ایسا کیا جاتا ہے بطور دین نہین جانورون سے نفع حرام کر لینا ہمارے زمانے کے مسلمانون مین بھی اسکا شعبہ ہے کہ بعض جانور کسی بزرگ کے لیے خاص ہو جاتے ہین اور بعض چیزین

اچھوتی ترار پاتی ہین **بیان** اسمین مصلحت ہے کہ ہر وقت توفیق خیر اور مساعدت وقت نہین ہوتی خاص اسکے لیے کوئی چیز علیحدہ کر دین اور ایک انتظام خاص و طرز مقبول سے اُسے نذر اللہ کرین تو ہرج نہین اسکی تائید مال زکوٰۃ علیحدہ کرنے مین پائی جاتی ہے **سوم** نذر غیر اللہ الامان یہ بلاتکلف پردون مین پھیلی ہوئی ہے جسکا ذکر وما اہل بہ لغیر اللہ مین ہو گیا یہ تمام امور اللہ پر بہتان اور اسلام کے خلاف شان ہین صراحۃً و مشابہۃً دونون طرح سے بچنا واجب ہے

تا بمقدور ایسے کام سے بچ × اشتباہ اور اتہام سے بچ

وَقَالُوا مَا فِي بُطُونِ هَٰذِهِ الْأَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُورِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلَىٰ أَزْوَاجِنَا

اور کہا جو پیٹون مین ہے ان جانورون کے خالص ہے واسطے ہمارے مردون کے اور حرام ہے ہماری بیبیون پر

وَإِن يَكُن مَّيْتَةً فَهُمْ فِيهِ شُرَكَاءُ سَيَجْزِيهِمْ وَصْفَهُمْ إِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ

اور اگر ہو مردہ پس وہ سب اُسمین شریک ہین اب بدلا دیگا اُنکو اُنکے وصف کا بیشک اللہ حکمت والا دانا ہے

کہتے ہین جو بچہ جانورون کے پیٹ مین ہے وہ مرد کھائین عورتون پر حرام ہے اور اگر وہ مردہ نکلے تو وہ عورت مرد سب ملکر شریک ہین اللہ تعالیٰ اُنکو اس بیہودہ گوئی کے جلد سزا دیگا وہ حکیم و دانا ہے **ف** یہ بحیرہ اور وصیلہ ہے اسکی تفسیر صفحہ ۵۶ جلد اول مین ہو **حکم** ما فی بطون سے باتفاق پیٹ کا بچہ مراد ہے زندہ ہو یا مردہ امام شافعی اور ابویوسف اور محمد کے نزدیک ہر حال مین حلال ہے اور امام ابوحنیفہ اور حسن و زفر کے نزدیک زندہ حلال اور مردہ حرام ہے **احمدی** دلیل شافعیہ کی یہ ہے کہ قرآن سے مردہ ہو یا زندہ دونون کی حلت ثابت ہے البتہ اول مین تحریم پر الزام دیا کہ عورتون پر کیون حرام ہے اور دوم مین تفریق پر الزام دیا کہ کیا سبب ہے مردے مین سب شریک اور زندے مین عورتین محروم اور سیاق قرآنی اور حرموا ما رزقنا کم کی تعمیم شاہد ہے کہ مردہ اور زندہ دونون حلال ہون اور دلیل حنفیہ کی یہ ہے کہ جسطرح آیت مین پہلی تعیین و تفریق پر الزام دیا پھر اس تعمیم پر ملزم گردانا معلوم ہوا کہ زندے مین تحریم نہو سب کھائین اور مردے مین تحلیل نہو کوئی نہ کھائے اور اسی مین احتیاط ہے **ہدایہ** شافعیہ نے اس حدیث سے تمسک کیا ذکوٰۃ الجنین ذکوٰۃ اُمہ رواہ محمد فی الموطا ماں کا ذبح ہونا بچے کا ذبح ہونا ہے اور یہ کہ بچہ ماں کے تابع ہے بیع و شرا اور تمام احکام مین اور حنفیہ کہتے ہین کہ ایک جان دوسری جان کی حلت و حرمت مین تابع نہیں ہو سکتی **ف** لونڈی کا بچہ لونڈی کے ساتھ آزاد ہو جاتا ہے مگر لونڈی کے شوہر پر اگر لڑکی ہو تو حلال نہو گی پس بجمیع وجوہ تابعیت شرط نہین شافعیہ کے نظر عموم نصوص پر ہے اور حنفیہ نے موقع اشتباہ مین احتیاط پر عمل کیا ہے اسلیے کہ جو بچہ پیٹ سے نکلا جائز ہے کہ قبل ذبح مر گیا ہو اور ذبح ام مین داخل نہو اور ممکن ہے کہ بعد ذبح مرے پس یقین نہین ہو سکتا کہ مذبوح ہے یا نہ لہذا احتیاطاً ترک کیا گیا

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًاۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّحَرَّمُوْا

بیشک نقصان پایا اُن لوگون نے کہ مار ڈالا بچون کو اپنی حماقت سے بے علم کے اور حرام ٹھہرا لیا

مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ؕ قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ۧ

ربع

اُسے کہ دیا اُنھین اللہ نے بطور افترا کے اللہ پر بیشک بہک گئے اور نہ تھے راہ پانیوالے

مشرکین کے عادات قبیحہ بیان فرماکر ارشاد کیا کہ جو لوگ اپنی اولاد کو حمق وجہل سے قتل کرڈالتے ہین اور اتنا نہین سمجھتے کہ دنیا مین اولاد سے بڑھکر دوسری دولت نہین نور نظر سرور دل بقاے نام بہترین خدام ہے اور اُنھین کیا معلوم شاید دولتور با اقبال صاحب فضل وکمال ہون پس یہ لوگ صاحب خسران احمق و نادان ہین اور حرام کرلیا اللہ کے رزق کو جیسا کہ بحیرہ وسائبہ وغیرہ کو حرام بناتے ہین اور یہ محض افترا اور اتہام ہے کہ اللہ نے اُنھین ایسا حکم دیا ہی بیشک یہ لوگ کامیابی کی راہ سے دور بہک گئے اور ان مین نہ مادہ صلاح تھا نہ قابلیت فلاح راہ پر کیا آتے

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ

اور وہی وہ ہے کہ پیدا کیے باغ ٹٹنے اور چھتر بے اور کھجور اور کھیت

مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ كُلُوْا مِنْ

مختلف مزے اُنکے اور زیتون اور انار یکسان اور مختلف کھاؤ

ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ۖ وَلَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۟

پھل سے اُسکے جب پھلے اور دو حق اُسکا اُسکے کاٹنے کے دن اور نہ زیادہ خرچ کرو بیشک اللہ نہین دوست رکھتا فضول خرچونکو

معروشات جمع معروش گنجان **نجاری** کہا ابن عباس نے کہ معروش انگور ہین جن مین چھتے ہوتے ہین **تیسیر القاری** معروش وہ جو آدمی بوئین غیر معروش درخت خودرو **اکل** طعم مزہ جیسے میٹھا کھٹا وغیرہ اور ان مین مرتبے متفاوت ہین زیادہ شیرین اور کم **متشابہ** ہم صورت ہم مزہ **حصاد** کھیت کاٹنا پھل توڑنا **اسراف** صرف بیجا بیفائدہ ضرورت سے زیادہ **حاصل** اللہ وہ ہے جسنے باغ ہر قسم کے پیدا کیے گنجان اور چھترے خود اُگین اور محنت وتدبیر سے پیدا ہون۔ پھر بعضون کا ذکر فرمایا کہ اللہ کے احسانات پر خیال کرو کھجور اور کھیت جنکے مزے اور کھانے کے طریقے جدا جدا ہین اور زیتون وانار جو ذایقے اور صورت مین یکسان بھی ہین اور مختلف بھی کھاؤ اُسکے پھل جب پھلین اور اس نعمت کا شکریہ یعنی حق کاٹتے وقت ادا کرو اور صرف بیجا نہ کرو یعنے بے ضرورت نہ اُٹھاؤ کہ ضایع ہو اور بتون کے نام کا نہ نکالو کہ سب بے محل ہو پیدا کرے اللہ اور حق ہو معبودان باطل کا بیشک اللہ فضول خرچ کو دوست نہین رکھتا **کلوا** بصیغۂ امر اسلیے فرمایا کہ ہماری طرف سے اجازت ہے

کھاؤ اور شکر نعمت ادا کرو یا یہ کہ ان نعمتوں کو حرام اور مخصوص نہ بناؤ **آتوا** صیغۂ امر ہے یعنی حق ادا کرنا واجب اور مراد اُس سے زکوٰۃ اثمار ہی جسے عشر کہتے ہین **احکام عشر** جو زمین بزور شمشیر غازیون کے قبضہ مین آکر غنیمت تقسیم ہو جائے اور تمام ملک عرب اور جہان کے آدمی مسلمان ہو جائین یہ سب عشری ہین یعنے بادشاہ زمین کے پیداوار سے دہ یک پا سکتا ہی اور کسی قسم کا خراج اُسپر نہین اسکے علاوہ تمام ملک جو مسلمانون کے قبضے مین لڑکر یا صلح سے آجاوین خراجی ہین اُنپر لگان باندھا جائیگا پھر عشری زمین اگر مینہ یا نہر سے سینچی گئی تو اُسمین دسوان حصہ اور اگر ڈول وغیرہ سے سینچی گئی تو اُسمین بیسوان حصہ حق اللہ واجب ہی (روایت کی یہ تفصیل بخاری نے) امام ہو تو اُسے دیا جاوے نہین تو فقرا حقدار ہین جو زمین سے پیدا ہو وہ خواہ ترکاری ہے جو سال بھر نہ ٹھہر سکے خواہ وہ غلہ وغیرہ جو رہ سکے اور غلہ خواہ پانچ وسق سے کم ہو گا یا زیادہ جمہور کے نزدیک ترکاری اور پانچ وسق سے کم مین عشر نہین جیساکہ روایت کی بخاری نے لَیْسَ فِیْ مَا دُوْنَ خَمْسَۃِ اَوْسُقٍ صَدَقَۃٌ پانچ وسق سے کم مین صدقہ نہین ہے **حج** جب آنحضرت نے معاذ بن جبل کو یمن کی طرف بھیجا فرمایا ترکاریون سے صدقہ نہ لینا اور کہا ابوحنیفہ نے کہ ہر حال مین صدقہ واجب ہی پانچ وسق ہو یا نہ ترکاری ہو یا غلہ وغیرہ اسلیے کہ آیت مین کوئی قید اور مقدار نہین ہے بلکہ معروش وغیر معروش سے ترکاری اور غلے مفہوم اور انار اور خرمے سے متعین ہین اور حدیث بخاری مین عموم کی طرف اشارہ ہی **بخاری** فِیْمَا سَقَتِ السَّمَآءُ وَالْعُیُوْنُ اَوْ کَانَ عَثَرِیًّا اَلْعُشْرُ وَمَا سُقِیَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ جسے سینچا آسمان یا چشمون نے اگر عشری ہو تو وہ یک واجب ہی اور جو ڈول سے سینچا جاوے اُسمین بیسوان حصہ ہی کہا ابوجعفر طحاوی نے کہ نظر صحیح وہی ہے جو قول امام ابوحنیفہ کا ہی اسلیے کہ جن مالون مین زکوٰۃ واجب ہی دو شرطین ہین ۱ وقت یعنی سال تمام ہونا ۲ نصاب یعنی ایک مقدار - اور عشر مین کوئی وقت نہین جب پیداوار ہو عشر واجب ہی پس وقت ساقط ہو گیا ایسی ہی نصاب نہین جبکہ ہو اسلیے ایک کا سقوط اور دوسرے کا بقا محض دعا ہی **ف** اور یہ بھی فرق ہے کہ دوسرے اموال مملوک خاص ہوتے ہین اُن مین نصاب سے کم ترحماً عفو ہوا اور عشر منافع زمین ہے جس سے حق جملہ مسلمین متعلق ہین ضرور ہی کہ اسمین مقدار اور ایک سال تک رہنے کا اعتبار نہو **مسئلہ** یوم کے ذکر سے سمجھا گیا کہ وجوب عشر سابق ہوتا ہی اور ادای عشر کٹنے کے بعد پس اگر کسی نے کٹنے سے پہلے کچھ تصرف کیا تو اُسکا ضامن ہوگا (درمختار) **مسئلہ** کاٹنے کے بعد اگر غلہ ضائع ہو جاوی تو مالک اوا سے عشر کا ذمہ دار ہی مگر ایسی آفت سے جسکا روکنا ممکن نہو (شامی) **ف** ۱ میوہا ی لطیف وطعام لذیذ ومختلف کے کھانے کی اجازت ۲ عشر کا وجوب ۳ اسراف کی حرمت آیت سے ثابت ہوئی **نسخ** کہا بعض نے کہ یہ آیت آیت وجوب زکوٰۃ سے منسوخ ہے مگر یہ قول محققین کے نزدیک قابل التفات نہین اور کہا صاحب تفسیر احمدی وکبیر نے کہ صحیح یہ ہے کہ منسوخ نہین بلکہ یہ آیت مدنی ہے -

وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا ۭ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ
اور چارپایوں سے اٹھانیوالے اور فرش کھاؤ اس سے کہ دیا تمکو اللہ نے

وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ
اور نہ پیروی کرو قدموں کی شیطان کے بیشک وہ واسطے تمھارے دشمن ہے ہے کھلا ہوا

اور چارپایوں سے بعض لادنے والے پیدا کیے جیسے اونٹ جنپر سوار ہوسکو اور بیل جنپر بوجھ لادو اور بعض فرش یعنی زمین سے ملی پست بنائے جیسے بھیڑ بکری اللہ کا دیا ہوا رزق کھاؤ اور حلال کو حرام کرکے یا غیر خدا کے نام پر نذر کرکے شیطان کے پیرو نہ ہو وہ تمھارا کھلا دشمن ہے **فرش** وہ جانور جو ذبح کے لیے بچھا یا لٹایا جا سکے یا اس کے بالوں سے فرش وغیرہ بنائے جائیں۔

ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ۭ قُلْ ءٰۗالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ
آٹھ جوڑے بھیڑ سے دو اور بکری سے دو کہہ تجھے آیا دونوں نر حرام کیے

اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ۭ نَبِّـُٔـوْنِيْ
یا مادے یا وہ کہ شامل ہے اسپر رحم مادونکی خبر دو تم مجھے

بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ۭ
کسی علم سے اگر ہو تم سچے اور اونٹ سے دو اور گائے بیل سے دو

قُلْ ءٰۗالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ۭ
کہہ آیا دونوں نر حرام کیے یا مادے یا وہ کہ شامل ہیں اسپر رحم مادونکے

اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاۗءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰي عَلَي اللّٰهِ
کیا تم تھے گواہ جب وصیت کی تمکو اللہ نے اسکی پھر کون ظالم زیادہ اُس سے جو بہتان باندھے اللہ پر

كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝
جھوٹھ تاکہ بہکاوے آدمیوں کو بدون علم کے بیشک اللہ نہیں راہ دکھاتا قوم ظالم کو

یعنی وہ انعام جو سواری اور کھانے کے لیے ہیں آٹھ ہیں اس تفصیل سے کہ بھیڑ کی جنس سے دو ہیں ایک نر دوسرا مادہ اور بکریوں کی قسم سے دو ہیں آپ ان سے پوچھیے انہیں نر حرام کیے ہیں یا مادے یا جو مادوں کے بچہ دان میں ہیں یعنی بچے ان میں کون چیز حرام ہوئی ہے اگر تم اس تحریم اور تعین میں سچے ہو تو کسی علم اور حجت سے مجھے مطلع کرو۔ اور اونٹ میں سے دو ہیں نر اور مادہ اور بقر سے دو بیل اور گائے پوچھیے کہ اے مشرکین انہیں کیا حرام ہے نر یا مادے یا پیٹ کے بچے کیا تم حاضر تھے اور اللہ کی نصیحت

ومن الانعام حمولۃ مفعول ہے جعل کا جو محذوف ہے اور فرشا کا عطف ہوا حمولۃ پر ثمانیۃ مفعول ہے فعل محذوف کا یعنی کلوا ثمانیۃ ازواج یا بدل ہے حمولۃ سے رکوع ۴۸

دیکھ رہے خبردار تھے جو ایسا طوفان باندھا ہے پھر کون بڑا ظالم و عاصی ہے اُس شخص سے جو اللہ پر جھوٹا افترا باندھے جو اُسنے نہین فرمایا اُسے اللہ کا حکم بتائے تاکہ آدمی بہک جائین اور یہ سب بدون علم آسمانی و وحی رحمانی کے ہو بیشک اللہ تعالی قوم ظالم کو نہین راہ دکھاتا **ف** انھین چار جانوروں کا ذکر کیا وجہون سے خاص ہوا مشرکین کے تصرفات بیجا انھین مین تھے یہ ہر وقت دستیاب ہوتے ہین سے زیادہ تر منافع انھین مین ہین یہی جانور ہین جو ادا سے زکوۃ و قربانی مین داخل ہین **بحث** ابو حنیفہ کہتے ہین کہ مرا ہوا بچہ حرام ہے حالانکہ ما اشتملت سے عموم ظاہر ہے **جواب** باتفاق یہ عام مخصوص ہے جس طرح ابو حنیفہ کہتے ہین کہ مذبوحہ کے پیٹ سے مردہ بچہ نکلے تو حلال نہین جمہور بھی کہتے ہین کہ غیر مذبوحہ کے پیٹ سے مردہ بچا نکلے تو حلال نہین وہ اعتبار ماں کا کرتے ہین اور یہ اعتبار بچے کا جو اصل محکوم علیہ ہے

قُل لَّآ اَجِدُ فِیْ مَآ اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ یَّطْعَمُہٗٓ اِلَّآ اَنْ یَّکُوْنَ

کہہ دیجیے نہین پاتا مین اوس مین کہ وحی کی گئی طرف میرے کوئی شے حرام کھانیوالی کہ کھاتا ہے اُسے مگر یہ کہ ہو

مَیْتَۃً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِیْرٍ فَاِنَّہٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُھِلَّ لِغَیْرِ اللّٰہِ

مردار یا خون بہایا ہوا یا گوشت سور کا پس بیشک وہ نجس ہے یا فسق ہو کہ پکارا گیا واسطے غیر اللہ کے

بِہٖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّکَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

ساتھ اسکے پس جو مجبور ہوا نہ و باغی تھا اور نہ حد سے بڑھنیوالا تو بیشک رب تیرا معاف کرنیوالا رحیم ہے

آپ مشرکین سے کہدیجیے مین اس حکم مین جو مجھپر وحی کی جاتی ہے کسی کھانے والے پر کوئی شے حرام نہین پاتا مگر مردار اور رگون کا خون اور گوشت خنزیر کا کہ وہ نجس ہے فسق یعنے وہ جانور جو غیر خدا کے نام پر پکارا جاے۔ پھر جو شخص بھوک یا کسی کی زبردستی سے مضطر ہو جانکا ڈر ہو اور نا فرمانبردار یا طلب لذت او حد شرعی سے گذرنے والا نہو تو اُسپر الزام نہین اللہ تعالی غفور رحیم ہے **طاعم** عام ہے مرد ہو یا عورت اور رد ہے مشرکین پر جو عورتون پر بحیرہ وغیرہ حرام سمجھتے **دم** خون **مسفوح** گرایا اور بہایا گیا۔ وہ خون جو نکل کر خود سے اور یہ رگون سے نکلتا ہے اور جو خون رگ کا نہو اُسمین نہ بہنے کی صلاحیت ہے نہ وہ نجس نہ شکنندۂ وضو ہے **رجس** نجس کہا صاحب ہدایہ اور اکثر مفسرین نے کہ ضمیر (انہ) خنزیر ہی کی طرف پھرتا ہے وہی نجس العین ہے پس مردار کا کھانا حرام اور بال۔ کھال۔ ہڈی سے نفع جائز ہوگا۔ اور خنزیر بجمیع اجزائہ نجس و حرام ہے کلمہ رجس سے مفہوم ہوا کہ نجاست علت ہے حرام ہونے کی کوئی نجس چیز حلال نہین **فسق** گناہ **کبیر** یہان مراد مذبوح لغیر اللہ ہے وجہ کمال عدول حکمی کے اُسے عین فسق قرار دیا۔ معانی آیت مین تفاسیر مختلف اور تاویلین متعدد ہین ایک ضروری اور مختصر تقریر بیان کی جاتی ہے **بحث** آیت چار چیزون کے سوا سب کو حلال بتا رہی ہے **جواب**

سے قولہ حلال پہلے ما ستنا سے حصر سمجھا جاتا ہے پھر جب حرمت انہین چار مین محصور ہوی باقی من حیث خود ثابت ہوگیا ۱۲

انمین تمام حیوانات کے حلال وحرام کا کلیہ اندھ کے تاخیر و تقدیم سے مذکور ہوا سطرح کہ کوئی جانور قرآن سے حرام نہین ہے مگر خنزیر۔ اسلیے کہ وہ نجس ہے پس ہر نجس جانور قیاس سے حرام ہو گیا۔ ہر طاہر جانور سے کوئی حرام نہین مگر مردار یعنے غیر مذبوح ہر طاہر مذبوح جانور سے کوئی حرام نہین مگر وہ جو غیر خدا کے لیے بصورت ذبح قتل کیا جاسے جانور حلال و مذبوح لوجہ اللہ کے تمام اجزا سے صرف رگون کا خون حرام ہے اور جملہ اجزا جنھین سلیم الطبع لوگ عموماً کھایا کرتے ہین حلال ہین پس۔ کھال۔ بال سخت۔ ہڈی نسین وغیرہ مکروہ ہو گئین اسلیے کہ سلامت طبع و نفاست قلب نہ اسے منظور کرتی ہے نہ لوگ ادھر راغب و عادی باقی رہا گوشت اور اوس مین ملا ہوا خون چربی اور نرم ہڈی یہ حلال ہے اور یہی مذہب ہے اور دوسرا جواب جو تفاسیر سے منتخب کیا گیا وہ یہ ہے کہ آیت خاص ہے چار ہی جانورون کے جواب مین پہلے فرمایا ہمنے انعام بنائے پھر انمین سے چار کے نام لیے اور فرمایا کہ جو انمین سے بعض کو حرام کہتے ہین انسے پوچھیے (قل) یہ قرینہ ہے تخصیص کا پھر فرمایا کھانے والے کھائین یہ قرینہ ہے کہ حکم حلال گوشت جانورون مین ہے دو مرد ان کا نہین اور ان جانورون مین بلاشبہ خواہ خون حرام ہے۔ خواہ مردار خواہ مذبوح لغیر اللہ اور کچھ حرام نہین۔ اور ذکر خنزیر سے فائدہ یہ ہے کہ معلوم رہے نجاست موجب حرمت ہوتی ہے اور دوسرے جانورون مین اسکا لحاظ رکھین وہم کیا وجہ ہے کہ صرف خنزیر سے علت نجاست اخذ کی گئی حالانکہ خون وغیرہ بھی نجس تھا دفع یہ علت قرآن مین مذکور ہے اور غرض اس سے تحریم جانوران زندہ کی ہے نہ مطلق نجاست پھر تعین محل نجاست مجمل ہے تفسیر اسکی احادیث و اجماع و قیاس سے کی گئی وہم جب نجاست علت حرمت ہے تو چاہیے کہ گھوڑا حلال ہو دفع جمہور اسے حلال اور صرف امام صاحب مکروہ کہتے ہین اور علت اسکی نجاست نہین بلکہ شرف و اعانت جہاد ہے اور ایسی حرمت تو انسان مین بھی ہے

وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِي ظُفُرٍ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُومَهُمَا إِلَّا

اور انپر جو یہودی ہوے حرام کیا ہمنے ہر ناخن والا جانور اور گاے اور بکری سے حرام کی ہمنے انپر چربی دونون کی مگر

مَا حَمَلَتْ ظُهُورُهُمَا أَوِ الْحَوَايَا أَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ذَٰلِكَ جَزَيْنَاهُمْ بِبَغْيِهِمْ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ

وہ جو کہ اٹھائی پیٹھ نے انکی یا انتڑیان نے یا وہ کہ ملی ہو ہڈی سے یہ بدلا دیا ہمنے انھین بسبب انکی بغاوت کے اور ہم سچے ہین

ذی ظفر - ناخن والا۔ در منثور مین ابن عباس سے مروی ہے کہ مراد اس سے اونٹ اور شتر مرغ ہے کہا سعید بن جبیر نے کہ مرغ بھی اسمین داخل ہے **جامع** ذی ظفر وہ جسکی انگلیان پھیلی ہوئی نہون جیسے اونٹ شتر مرغ بط **یعنی** یہودیون پر ہمنے ہر ناخن والا جانور حرام کر دیا اور گاے بکری کی چربی حرام کر دی مگر وہ چربی جو پیٹھ یا انتڑیون مین یا ہڈیون مین وصل ہو حرام نہ تھی اور یہ سزا دی ہمنے انکی بغاوت کی اور ہم سچے ہین بغاوت سے مراد مال مردم خوری اور ربوا اور اللہ کی راہ سے روکنا جیسا کہ سورۂ

نسا مین ہے **ف** ۱ ذی ظفر جانور حلال تھے اور یہود پر بطور عذاب حرام ہوے پس پھر بھی حلال ہین اسلیے کہ حلت کی طرف اشارہ کرکے انکار نہین فرمایا ۲ گاے اور بکری کا گوشت چربی سب حلال یہود کی نسبت بعض جز حرام کیے گئے پھر ویسے ہی حلال ہین ۳ کسی پاک چیز کا حرام قرار دے لینا ایک نوع کا عذاب ہے ورنہ اللہ تعالیٰ حرمت کو سزاے عمل نہ فرماتا ۴ تکذیب ہے یہود کی جو کہتے تھے یہ سب باتباع یعقوب حرام ہین حالانکہ یہ اُنکے گناہون کی سزا ہے چنانچہ حضرت عیسیٰ نے بعض کو حلال کردیا **اصل** اللہ اور رسول جب کوئی بات بطور قصہ بیان فرمائے اور اُس سے انکار رد اُسکا نہو تو وہ بھی ہمارے حق مین شرع ہے بیان علت اقتضاءً ثابت اور انکار کیا بلکہ وجہ حرمت سزاے یہود ہے پس حلت مذکورہ باقی رہے گی

فَإِنْ كَذَّبُوكَ فَقُلْ رَبُّكُمْ ذُو رَحْمَةٍ وَاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ بَأْسُهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ

پس اگر جھٹلاوین تجھے تو کہہ رب تمھارا صاحب رحمت وسیع ہے اور نہین پھیری لڑائی اُسکی قوم گنھگار سے

ای رسول کریم اگر مشرکین آپ کو جھٹلائین نبوت یا ان احکام اور اخبار مین اور کہین وہ عذاب کہان ہے جسکی دھمکیان برابر دی جاتی ہین تو آپ کہدیجیے تمھارا پروردگار بڑا رحمت والا ہے اُسے تمھاری گستاخیون کی برداشت ہے اگر باز آؤ گے بچوگے اور اگر اسی کفر پر رہے تو اُسکی لڑائی یعنی عذاب گناہگارون سے ٹلنی والا نہین

سَيَقُولُ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكْنَا وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ

اب کہینگے وہ جنھون نے شرک کیا اگر چاہتا اللہ نہ شرک کرتے ہم اور نہ باپ دادے ہمارے اور نہ حرام کرتے ہم

شَيْءٍ ۚ كَذَٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتَّىٰ ذَاقُوا بَأْسَنَا ۗ قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ

کوئی شے ایسی ہی جھٹلایا اُنھون نے جو پہلے تھے اُنسے یہانتک کہ چکھا عذاب ہمارا کہدیجیے کیا ہے پاس تمھارے

مِنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوهُ لَنَا ۖ إِنْ تَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ أَنْتُمْ إِلَّا تَخْرُصُونَ ۝

کچھ علم تو نکالو اُسے ہمارے لیے نہین پیروی کرتے تم مگر گمان کی اور نہین ہو تم مگر اٹکل کرتے

قائل ہوکر مشرک یہ کہینگے اگر اللہ چاہتا تو ہم اور ہمارے اگلے شرک نہ کرتے اور کسی چیز کو حرام نہ بنا لیتے اسیطرح اگلے بھی جھٹلاتے آئے ہین یہانتک کہ عذاب دنیاوی یا عذاب اخروی کا مزا چکھا ایسی ہی یہ بھی سزا پائینگے آپ اُنسے پوچھیے تمھارے پاس علم یعنی آسمانی سند ہو اگر ہے تو نکالو کچھ نہین تم صرف گمان اور اٹکل پر چلتے ہو **و** ہم یہ مقولہ کفار کا کہ اللہ چاہتا تو ہم گمراہ نہوتے غلط نہین قرآن مین اسکی جابجا تصریح ہے پھر یہ ارشاد کہ وہ کاذب ہین کیونکر صادق آیگا **دفع** یہ حکم اُنکے اعتقاد کے اعتبار سے ہے اسلیے کہ وہ ایسا سمجھتے ہوتے تو موحد ہوجاتے یہ قول تمسخر سے تھا جسطرح منافقین کو فرمایا کہ وہ آپ کو رسول کہتے ہین مگر کاذب ہین یعنی اپنے اس دعوی مین کہ ہم آپ کو رسول جانتے ہین کاذب ہین پس یہ الزام باعتبار قائل ہے نہ باعتبار

قول ۱؎ یہ امر کہ ہدایت و اضلال اللہ ہی کی طرف سے ہے بجا مگر اختیار کسب و عزم خیر وسعی بلیغ بالکل بھلا دینا عین خطا ہے ۲؎ معلوم ہوا کہ ہم حقیقت اور واقعی پر عمل کے لیے حکم نہیں کیے گئے بلکہ جو ارشاد ہو بجا لائیں ہم کو کیا واقعی اور حقیقت کی تحقیق کریں ۳؎ اسی وہم کے دفع کرنے کے لیے فرمایا

قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۚ فَلَوْ شَاءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝

کہو تبیجے پس واسطے اللہ کے دلیل غالب ہے پھر اگر چاہتا تو ہدایت کرتا تم سب کو

آپ کہہ دیجیے کہ حجت بالغہ یعنی وہ دلیل جو کافی اور اثبات مدعا تک رسا ہو اللہ ہی کے لیے ہے پس اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو راہ راست دکھاتا مگر اسے تو ایمان اختیاری اور تمہاری طلب منظور رہے ورنہ تمام مخلوق حکم محکم کے سامنے عاجز و مجبور ہے **ف** ۱؎ دلیل غالب اللہ کے سوا دوسرے کے لیے نہیں جیسا کہ تقدیم مجرور سے مستفاد ہے ۲؎ رہنمائی سے یہ پتا لگا کہ چلنا بندوں کی طرف منسوب ہو پس اسمیں تردید ہے مذہب جبر کی جسکے مدعی بظاہر مشرک ہوے تھے اور رد ہے قدر کا جو جواب سابق سے مفہوم ہوا تھا اور ثبوت ہے اس امر کا کہ اللہ تعالیٰ خالق اور بندہ کاسب ہے

قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا

کہو لاؤ گواہ اپنے جو گواہی دیتے ہیں بیشک اللہ نے حرام کیا اسے پھر اگر گواہی دیں

فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا

تو نہ گواہ ہو تو ساتھ اُنکے اور نہ پیروی کر خواہشوں کی اُنکی جو جھٹلاتے ہیں ہماری آیتوں کو

وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ۝ ع ۱۹

اور جو نہیں ایمان لاتے آخرت پر اور وہ اپنے رب کے ساتھ شریک کرتے ہیں

آپ مشرکین سے کہیے کہ بحیرہ اور سائبہ وغیرہ کے حرام ہونے پر تمہارا کوئی گواہ ہو تو لاؤ اور اگر وہ گواہ لائیں تو آپ اُنکے ساتھ گواہی نہ دیں اور تصدیق نہ فرمائیں اسلیے کہ وہ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے اور پچھلے دن کا انکار کرتے اللہ کے شریک ٹھہراتے ہیں اُنھیں جھوٹ بولنے میں کیا باک ہے **وہم** اگر قبول شہادت منظور نہ تھا تو طلب شہادت عبث ہے اور بعد سماعت شہادت عدم قبول خلاف **دفع** مطلب یہ ہے کہ گواہ عدول طلب کردہ موجود ہی نہیں اور اگر ایسے لوگ گواہی دیں جو مشرک و مکذب آیات و آخرت ہیں تو آپ اُدھر التفات نکریں اسلیے کہ اُنکی شہادت اہوا یعنی خواہش نفسانی قرار دی گئی کہ ہر گواہی کاذبہ ہوائے نفس ہے **ف** ۱؎ آیت میں اشارہ ہے کہ شہادت کفار و فساق نامقبول ہو ۲؎ منکرین سے دلیل طلب کیجائے گو اُنکی دلیل پر اعتماد نہو اگرچہ صحیح نظر آئے **ربط** بعد تمام قیل و قال و جواب و سوال کے ایک قول فیصل کی تعلیم فرما

قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ أَلَّا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ

کہہ آؤ پڑھ سناؤن جو حرام کیا رب تمہارے نے تم پر کہ نہ شریک کرو ساتھ اسکے کچھ اور کرو والدین سے

إِحْسَانًا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ مِنْ إِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ

نیکی اور نہ قتل کرو اولاد کو اپنی محتاجی سے ہم رزق دیتے ہین تمکو اور خاص کر انکو

وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ

اور نہ پاس جاؤ بیحیائیون کے جو کھلی ہو اس سے اور جو چھپی ہو اور نہ قتل کرو اس جان کو

الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ

کہ حرام کیا ہے اللہ نے مگر حق سے یہ یہ نصیحت کی تمکو ساتھ اسکے شاید تم سمجھو

واضح ہے کہ مفسرین نے بوجہ دقت عبارت نہایت طویل تقریر سے حل مقام فرمایا ہے انکا حاصل اور راقم محقق بیان کرتا ہون۔ فرمایا آپ کہدین یہ کیا دل سے گڑہ گڑہ کر حرام و حلال بنا رہے ہو آؤ ہم تمکو بتادین کہ کیا کیا تمہارے رب نے تم پر حرام کیا ہے۔ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ (جسکا حاصل توحید و ایمان ہے) ۲ والدین کی حق تلفی نہ کرو پس اُنکے ساتھ احسان کرو ۳ اپنی اولاد (جو موجب بقاء نسل و لطف حیات و بہترین انعام الٰہیہ سے ہین) محتاجی کے ڈر سے مار نہ ڈالو ہم تمکو بھی روزی دیتے ہین اور اُنھین بھی دینگے ۴ اور بیحیائیون کے پاس بھی نہ جاؤ کھلی ہوئی ہون یا چھپی ہوئی ۵ اپنی جان یا کسی اور کی جان جو اللہ نے تمپر حرام کر دی ہے نہ مارو مگر کسی حق اور حجت سے مضائقہ نہیں یہ سب باتین ہین کہ اللہ تعالیٰ تمھین انکی وصیت فرماتا ہے تاکہ تم سمجھو۔ تَعَالَوْا جمع تعالَ صیغہ امر پستی سے بلند پر چڑھنا پھر آنے کے معنی ہین عام ہوگیا مَا موصولہ منصوب ہے (نافیہ و استفہامیہ بھی کہا گیا) حَرَّمَ اپنے معنے مصطلحہ پر محتاج ہے تکلفات بعیدہ کا لہذا حسب رائے صاحب تفسیر کبیر تحریم سے معنی تحدید و بیان واضح لیا گیا۔ اِمْلَاق محتاجی و فقر لَا تَقْرَبُوا مبالغہ فرمایا تاکہ من وجہ بھی فعل واقع نہو فَوَاحِش جمع فحش بیحیائی کہا گیا کہ فحش متعلق بہ قول ہے مگر صحیح یہ ہے کہ فحش وہ گناہ جس مین علاوہ ممانعت شرعی کے عار و ننگ عقلی بھی ہو جیسے زنا۔ چوری وغیرہ ظَهَرَ کھلا ہوا گناہ جسے مخلوق سمجھ سکے دلیل قائم ہو دیکھنے والے برا جانین یا تاویل و تغیر نہو سکے بَطَنَ چھپا ہوا گناہ جسے نہ مخلوق جان سکے نہ دلیل قائم ہو بظاہر بریت حقیقۃ ماخوذی جیسے بدنیتی د ریاوغیرہ حَقّ عوض دلیل حجت بحث قتل نفس مین اگر خودکشی داخل ہے تو بجز حق ہونے کے کیا معنی ہین اسلیے کہ خودکشی کسی حال مین حق نہین جواب ۱ اقرار حدود و قصاص گویا خودکشی ہے اب معنی یہ ہون گے کہ جب تک حق واستحق لازم نہو ایسی بات نہ کہو ایسا کام نہ کرو کہ جان کا ڈر ہو ۲ جان بچانے کو فرض جانو مگر جبکہ حق پر جان جاسکے جیسے جہاد وغیرہ مین ۳ یا آیت خودکشی سے متعلق ہی نہین

وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ ۖ وَأَوْفُوا الْكَيْلَ

اور پاس نہ جاؤ مال یتیم کے مگر اس طرح کہ وہی اچھی ہو یہانتک کہ پہنچ جاوے جوانی کو اپنی ، اور پورا کرو کیل

وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ ۖ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۖ وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَوْ

اور ترازو انصاف سے نہیں تکلیف دیتے ہم کسی جان کو مگر بقدر اسکی وسعت کے اور جب بات کہو تم پس انصاف کرو اگرچہ

كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۖ وَبِعَهْدِ اللَّهِ أَوْفُوا ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

ہو قرابت والا اور ساتھ عہد اللہ کے وفا کرو یہ ہے کہ نصیحت کرتا ہے تمکو اسکی سے شاید تم نصیحت پکڑو

یتیم کا مال نہ چھوؤ مگر اچھے طریقے سے یعنی بطور حفظ و خیر خواہی و ولایت و اصلاح اور یہ حفظ و اصلاح اسوقت تک برابر رہے جبتک وہ خوب جوان اور فہمیدہ نہ ہو جاوے اور ناپ تول برابر ہو اگر سے کسی کو کم نہ دو یا زیادہ نہ لو اللہ کسی کو ایسی تکلیف نہیں دیتا جو اسکی وسعت اور طاقت سے زائد ہو اور جب کوئی بات کہو تو انصاف کرو اگرچہ کسی رشتہ والے کے حق میں بھی ہو یعنے حق کی جانب داری کرو غیر ہو یا اپنا اور اللہ کا وعدہ پورا کرو ایمان لاؤ مطیع بنو یہ تمکو نصیحت کی گئی ہے تاکہ سوچ سمجھو تقربوا سے مراد مداخلت و دست اندازی ہے اشارۃ النص سے معلوم ہوا کہ بطور احسن حفظ و نگرانی مال یتیم کی واجب ہے اسلیے کہ اگر ولی اسکی حفاظت نہ کریگا تو گویا اسے ضایع کردیا اور تقرب بطور اقبح ہوا پس ولی ہر حال میں اور اجنبی کو بوقت کسی معاملے کے دوسرے حقوق سے حق یتیم کا لحاظ زیادہ تر رکھے کیل پیمانہ جو بعض اشیا کے اندازے کے لیے معین کیا گیا ہو مراد یہ ہے کہ تول ناپ میں انصاف کرو اذا قلتم سے عبارۃ معلوم ہوا کہ ہر بات میں انصاف ملحوظ رہے کوئی خوش ہو یا ناخوش ہو مگر دلالۃ سمجھا گیا کہ گواہی و فیصلہ اور فتوی اور ہر ایسی بات میں جسکا اثر کسی دنیاوی یا دینی معاملے پر پہونچنے والا ہو بدرجہ اولی انصاف واجب ہے اور کسی کے لیے ظلم و حق فراموشی حلال نہیں لا نکلف الخ چونکہ سابق سے احکامات مختلفہ بیان ہوئے جنکی پوری رعایت دشوار تھی مثلا شرک میں شرک خفی یعنے غیر خدا کو مقصود اور فاعل سمجھنا۔ والدین کی پوری رضا جوئی اگرچہ وہ متجاوز بھی ہوں اور انسے ہر حال میں نیکی اگرچہ خود صاحب حاجت ہو اور اولاد کے عدم قتل یعنے تعلیم و پرورش کا پورا انتظام اور بیحیائی کھلی ہو یا چھپی قطعا ترک کرنا اور کسی نفس کے ہلاک و ایذا میں کسی نوع کی سازش نہ کرنا اور باوجود خلط مال یتیم سے بالکل احتراز ان کی اصلاح کا مل لحاظ اور لین دین میں ایسا انصاف کہ کسی کا حق سر مو ضایع نہو خصوصا اللہ تعالی کے معاہدے سے یعنے ایمان و اسلام و اتباع احکام و تصدیق کامل و توکل صحیح و ترک معاصی و امتثال اوامر ممکن نہیں ہو کہ انسان ان سب میں پورا اترے لہذا بنظر ترحم تخفیف فرمایا کہ تم اپنی سعی کیے جاؤ پھر جو رہ جاویگا اسپر ہم گرفت نکرینگے

وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ ۖ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَن سَبِيلِهِ

اور بیشک یہ راہ ہو میری کشادہ پس پیروی کرو اسکی اور نہ ڈھونڈھو راہیں کہ جدا کردیں تمکو راہ سے اسکی

اور یہ احکام مذکورہ و اخلاق محمودہ **ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۝** ہماری رضا و خوشنودی کے طریقے
ہیں تمھیں چاہیے کہ اسی پر چلو | یہ نصیحت کرتا ہے تمکو ساتھ اسکے شاید تم ڈرو | اور اِدھر اُدھر کی راہیں نہ ڈھونڈو

کہ یہ تلاش اور رفتار تم کو اللہ کی راہ سے جدا کر دیگی اللہ تمکو یہ نصیحت کرتا ہے شاید تم اس سبب سے ڈرو اور برائیوں سے بچو **معالم** ابن مسعود سے مروی ہے کہ زمین پر آنحضرت نے ایک خط کھینچا اور فرمایا یہ اللہ کی راہ ہے پھر اُسکے داہنی بائیں جانب دوسرے خط کھینچے اور فرمایا دسبل) یعنے متفرق راہیں یہی ہیں ہر راہ پر شیطان بلا رہا ہے پھر یہ آیت پڑھی مربط پھر منکروں سے خطاب ہوا کہ یہ پابندیاں یہ الزام یہ تعلیم یہ احکام تمھارے ہی لیے مخصوص نہیں کہ تم وحشت کرتے ہو بلکہ ہمیشہ سے ایسا ہی ہوتا آیا ہے چنانچہ۔

ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِيْٓ اَحْسَنَ وَتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً

پھر دی ہمنے موسیٰ کو کتاب کامل اُسپر جسنے نیکی کی اور تفصیل ہر شے کے لیے اور رہنمائی اور رحمت

کتاب توریت **تمام** جامع **لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ۝** وکامل بغرض اظہار کرامت یا اتمام
نعمت وتکمیل علم و معرفت الذی احسن | تاکہ وہ ملنے پر اپنے رب کے ایمان لائیں | خواہ عام ہے جو نیک و پارسا ہو یا مراد

حضرت موسےٰ ہیں اور اسکے تابعین ضمناً داخل ہوں **حاصل** اس نصیحت کے بعد یہ سنو کہ ہمنے موسیٰ کو توریت دی جو مراتب کمال و عرفان و تعلیم اخلاق و احکام کے پورا کرنیوالی تھی، یا اُنپر جو نیکبخت احسان والے تھے اور اُسمیں ہر امر مفید و مضر کی تفصیل اور رہنمائی اور اللہ کی رحمت تھی اسلیے کہ وہ لوگ اس امر پر ایمان لائیں
کہ بعد مرنے کے جینا اور حضور رب العالمین میں حاضر ہونا ضرور ہے

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۝ لا اَنْ تَقُوْلُوْٓا

اور یہ کتاب ہے اُتارا ہمنے اُسے مبارک پس پیروی کرو اُسکی اور ڈرو تاکہ تم رحم کیے جاؤ (ایسا نہو) کہ کہو تم

اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا ص وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ۝ لا

نہیں اُتاری گئی کتاب مگر دو گروہوں پر ہمسے پہلے اور بیشک تھے ہم پڑھنے سے اُنکے بیخبر

اور یہ کتاب یعنے قرآن مجید ہمنے اُتاری تم اسکی اتباع کرو اور اللہ سے ڈرو تاکہ تمپر رحم کیا جاوے اور تاکہ تم ایسا نہ کہو کہ کتاب تو دو ہی فرقون یعنے یہود و نصاریٰ پر اُتاری گئی تھی اور ہم اُسے نہ پڑھ سکتے تھے اسلیے کہ زبان غیر تھی اور کوئی نبی عربی اُسکا سمجھانیوالا بھی نہ تھا **وہم** اللہ تعالیٰ نے کفار کا قول نقل فرمایا کہ دو ہی گروہ ہیں ان پر کتابیں اُتریں اور اسکی رد نہ کی حالانکہ بنی اسرائیل کے علاوہ بہت پیغمبروں پر صحائف نازل ہوئے ہیں **دفع** یہ باعتبار تعلق عذر کے ہوا اسلیے کہ کفار کو ان دو کتابوں کا علم بوجہ شہرت و رواج زیادہ تھا بخلاف دوسرے صحف کے اور یہ مقام بیان تعداد صحف و منزل علیہم نہ تھا پس اس سبب سے تعرض نہ فرمایا اور اگر ہم یہ بھی تسلیم

ع ۱۹

کریں تو اخبار صحائف محکم و صریح ہیں اور یہ اشارہ غیر صریح ف علما پر واجب ہے کہ دوام وعظ اور عام تبلیغ دعوت کرتے رہیں اور فساق کفار کے لیے عذر باقی نہ چھوڑیں ۔ معلوم ہوا کہ نبوت موسوی و عیسوی عام نہ تھی ورنہ یہ عذر قابل ذکر نہ ہوتا اسلیے کہ اختلاف لغت کوئی عذر نہیں ایک قرآن ہزاروں زبانوں کے لیے یکساں ہی کافی کر وہ عربی مبین اور ترجمے کچھ ہوں قابل اعتبار اور حجت کے لائق نہیں ہو سکتی ۔

أَوْ تَقُولُوا لَوْ أَنَّا أُنزِلَ عَلَيْنَا الْكِتَابُ لَكُنَّا أَهْدَىٰ مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَاءَكُم بَيِّنَةٌ

یا کہو تم کا تھلے اتارا جاتی ہم پر کتاب تو البتہ ہوتے ہم زیادہ راہ اُنسے تو تحقیق آگئی تمھارے پاس دلیل ظاہر

مِّن رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن كَذَّبَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَصَدَفَ

رب سے تمھارے اور رہنمائی اور رحمت پس کون ظالم زیادہ اُس سے کہ جھٹلائے آیتوں کو اللہ کی اور پھرے

عَنْهَا ۗ سَنَجْزِي الَّذِينَ يَصْدِفُونَ عَنْ آيَاتِنَا سُوءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوا يَصْدِفُونَ

اُنسے اب بدلا دینگے ہم انھیں جو برگشتہ ہوتی ہیں آیتوں سے ہماری بری مار بسبب اسکے کہ تھے پھرے جاتے

اور ایسا بھی نہ ہو کہ کہتے لگیں اگر ہم پر اللہ کے احکام نازل کیے جاتے تو ہم یہود و نصاریٰ سے زیادہ رو براہ ہوتے پس (اے لوگو) تمھارے رب کیطرف سے تمھارے پاس دلیل واضح اور رحمت و ہدایت آگئی پس اُس سے زیادہ ظالم سرکش و باغی کون ہے جو اللہ کی آیتیں جھٹلائے اور اُس سے روگردانی کرے اب اللہ تعالیٰ ان منکرین روگردان کو ان فعلوں کے بدلے میں بڑا عذاب چکھائیگا ف جاءکم اور ربکم کی ضمائر عام ہیں کوئی فرد انسانی خالی نہیں پس یہ قرآن حجت ہے ہر آدمی پر کہیں ہو اور کسی درجہ کا ہو اور کوئی زبان رکھتا ہو اور ایسے ہی (مَن) عام ہے جو اسکی تکذیب کرے سزاوار عذاب ہو پس آیت دلالت کرتی ہے کہ حکم قرآن اور دین محمدی عام ہے ۔

هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا أَن تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ رَبُّكَ أَوْ يَأْتِيَ بَعْضُ

نہیں انتظار کرتے مگر یہ کہ آئیں اُنکے پاس فرشتے یا آئے تیرا رب یا آئے بعض

آيَاتِ رَبِّكَ ۗ يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ

نشانی تیرے رب کی جسدن آئیگی بعض نشانی تیرے رب کی نہ نفع دیگا کسی نفس کو ایمان اسکا کہ تھی ایمان لا چکی

مِن قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا ۗ قُلِ انتَظِرُوا إِنَّا مُنتَظِرُونَ

پہلے سے یا کی تھی ایمان میں اپنی نیکی کہدیجیے منتظر رہو میں بھی منتظر ہوں

نہیں انتظار کرتے ہیں مگر یہ کہ اُن کے پاس فرشتے آجائیں یا پروردگار عالم نزول و اجلال فرمائے جیسا کہ عرصہ محشر میں ہوگا کہ اول فرشتے آسمان سے اُتریں گے آخر کو خود رب العزۃ نزول اجلال فرمائیگا اور مفسرین کے نزدیک عذاب یا حکم الٰہی بھی مراد ہے یا آجائیں تیرے رب کی بعض نشانیاں جس دن بعض نشانی رب کی آجائیگی کسی شخص کو ایمان لانا فائدہ نہ بخشے

ایمان مین کوئی نیکی نہین کی سیطنے کافر کا ایمان اور عاصی کی توبہ مقبول نہوگی توآپ اُنسے کہدیجیے اگر اسی کے منتظر
ہو توہم بھی منتظر ہین **معالم** ملائکہ سے موت کے فرشتے یا عذاب کے فرشتے مراد ہین اور بعض آیات سے آفتاب کا مغرب
سے نکلنا مراد ہے **درمنثور** ابن مسعود سے منقول ہے کہ جب آفتاب غروب ہوتا ہے اللہ کا سجدہ کرتا ہے عرش
کے تلے اور تسبیح وتعظیم کرکے اذن طلب کرتا ہے اُسے حکم ہوتا ہے کہ مشرق سے طلوع کرے ایک وہ دن
ہوگا کہ آفتاب سے کہا جائیگا ٹھہر و ذرات برابر ٹھہرا رہیگا عبداللہ بن عمر سے مروی ہے تین بار آفتاب اجازت
مانگیگا اور عرض کریگا اے رب تیرے بندے میرے منتظر ہین تین رات مقدار وقت گذر جائیگا۔ ابن عباس
نے کہا اس مقدار کو کچھ لوگ جانین گے اور وہ اصحاب قرآن ہونگے ہر شخص اپنا وظیفہ ختم کریگا اور دیکھیگا
کہ رات ویسی ہے پھر ایک دوسرے کو پکاریگا او مسجد مین لوگ جمع ہون گے اور روئین گے پروردگار عالم سے
تضرع وزاری کرینگے پھر جبریل بحکم رب جلیل آفتاب وماہتاب کے پاس جاکر کہینگے کہ حکم شاہنشاہی یون ہی
ہے کہ تم اپنے مغرب سے طلوع کرو تمھارے لیے اب نور اور چمک نہین ہے شمس وقمر روئین گے اور چلائین گے
کہ وقت موت آگیا قیامت قریب آئی پھر آفتاب بحکم احکم الحاکمین اپنے ڈوبنے کی جگہ سے اُبھریگا اور صبح وشام نظر آئیگی
سابخاری نے اپنی تاریخ مین کہ قطب پھیر دیا جائیگا مغرب مشرق اور مشرق مغرب ہوجائیگا اور اللہ کے بندے
گریہ وبکا مین ہونگے کہ ناگاہ منادی ندا کریگا دروازہ توبہ کا بند ہوگیا اور آفتاب وماہتاب مغرب سے طالع ہوے
لوگ دیکھین گے کہ آفتاب جہان او دو زبلے نور عاجز ومجبور رہے اُسوقت صلحا کی عبادت اور انکا رونا موجب ثواب
ہوگا اور فساق بتہ کار کے ساعت نہوگی اُنکا رونا اُنپر حسرت ہوجائیگا۔ ابھی آفتاب اور ماہتاب نے آدھی راہ طے
کی ہوگی کہ حضرت جبرئیل اُنکی چوٹیان پکڑکر مغرب کی طرف لے آئینگے تاکہ مشرق مین غروب نہوکر جہان ہمیشہ
آفتاب غروب ہوتا ہے وہان غروب نہوگا بلکہ باب توبہ مین غروب ہوگا حضرت عمرؓ نے حضور مین عرض کی یہ
دروازہ کیسا ہے ارشاد ہوا جنت کے دروازون سے ایک طلائی دروازہ ہے مرصع کار مکلل بجواہر
ودرشاہوار ایک جانب سے دوسری جانب تک سوار تیز رفتار چالیس دن مین پونہچے جب سے اللہ نے
خلق کو بنایا یہ دروازہ گناہگارون کے لیے کھلا ہوا ہے توبہ کی اور اس مین داخل ہوئے اُسی دروازے مین اُس دن آفتاب
غروب کرایا جائیگا اور یہ دروازہ بند ہوجائیگا پھر نہ کسی کافر کا ایمان نہ کسی عاصی کی توبہ قبول ہوگی اور دوسری
ضعیف روایت مین ہے کہ جب آفتاب مغرب سے نکلیگا اور باب توبہ بند ہوجائیگا ابلیس عذرخواہ سجدے مین
گریگا اور کہے گا جسے حکم ہو سجدہ کردون اسکے تابعین کہینگے اے سردار توکسکی طرف عجز ونیاز کرتا ہے وہ کہیگا
مینے اللہ سے عرض کی تھی کہ قیامت تک مجھے موت نہ آئے اب قیامت قریب آگئی چاہتا ہون کہ خاتمہ بخیر ہو اور
شیاطین بظاہر پھرینگے لوگ پہچان لینگے کہ ہمارا ہمزاد یہی تھا جو ہمکو بہکاتا تھا شیطان لعین اسی گریہ وبکا مین ہوگا کہ دابۃ الارض

نکلکر اُسے قتل کر یگا دیہ خلاصہ ہی مختلف روایات منثور کا

إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ۚ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى

بیشک جنھون نے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا دین اپنا اور تھے گروہ گروہ نہیں ہے تو انمین سے کچھ بھی نہیں ہی امر انکا طرف

اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝

اللہ کے پھر بتا دیگا انکو ساتھ اسکے کہ تھے کرتے

بیشک جن لوگون نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ گروہ علیحدہ بن گئے آپ اُنسے بری ہین اور انکا فیصلہ اللہ کی طرف ہی وہ اُنھین کیے کی سزا دیگا **معالم** شیعا سے یہود و نصارا مراد ہین مجاہد نے کہا بدعتی ہین عائشہ رض نے آنحضرت سے روایت کی کہ بدعتی اور اہل اہوا اور اہل ضلالات ہین **درمنثور** کہا ابو امامہ نے گروہ (احروریہ) اور (خوارج) ہین **ف** دین سے مراد دین ابراہیمی اور تفریق سے مراد تفریق کلی ہے جیسے یہود و نصارا مین ہوئی یا جسطرح مسلمانون کے فرقون مین ہے اور گروہ سے مراد یہ ہے کہ اپنے اصول اور فروع تمام امور علیحدہ کرلیے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا وَاحِدَةً قَالُوا مَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي (رواہ ترمذی) اور متفرق ہوگی میری امت بہتر فرقون پر سب کے سب دوزخ مین جائینگے مگر ایک اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ وہ جنتی کون ہے فرمایا وہ جسپر مین اور میرے اصحاب ہین اور عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ مین آپ کی خدمت مین دوپہر کو گیا پھر آپنے دو شخصون کی آواز سنی جو ایک آیت کے مطلب مین جھگڑتے تھے آپ باہر تشریف لائے اور چہرہ مبارک سے غضب ظاہر تھا اور فرمایا إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ فِي الْكِتَابِ (رواہ مسلم) تم سے پہلے لوگ کتاب اللہ مین اختلاف ہی کرنے سے ہلاک ہوے لیکن اختلاف سے تفریق کلی مراد ہی کہ اصول و فروع علیحدہ ہو جائین پس یہ اختلاف جو اہل سنت مین ہی اختلاف رحمت ہی نہ اختلاف ضلالت مخالف دوسرے فرقے تو حنفیہ اور ہمارے پاس دلیلین ہین کہ وہ ایک جنتی ہمین ہین انشاء اللہ تعالی کہ ہم نے اصحاب کی اقتدا اور سنت حضرت مصطفے کو اصل بنا لیا ہی جسطرح انبیا مین تفریق نہ کرنا ایمان ہی ایسے ہی کسی صحابی کو چھوڑنا سنت کا نشان نجات فرمان ہی سو ہمپر تفریق صادق نہین آتی اسلیے کہ جملہ مذاہب خلفاء راشدین کے بعد شائع و علیحدہ ہوے اہل سنت جس حال پر تھے اُسی پر رہے

مَن جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا ۖ وَمَن جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَىٰ إِلَّا

جو لایا نیکی پس اُسکے لیے دس مثل اُسکے ہے اور جو لایا برائی پس نہ بدلا دیا جائیگا مگر

مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝

مثل اُسکے اور وہ نہ ظلم کیے جاوینگے

یعنے ایک نیکی کے عوض دس نیکیان اور ایک برائی کے عوض ایک برائی ملیگی اور اُنپر سزا مین زیادتی اور نیکیون مین

کمی سے ظلم نہو گا دنہ نیکیون کا ادنی درجہ یہ ہے ورنہ سات سو اور اُس سے زیادہ کے بھی وعدے ہین اور مجتہد کو خطا مین اور نیک ارادہ کرنے والے کو صرف عزم مین بھی ایک ثواب ملتا ہے در منثور آپنے فرمایا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه بہترین حسنہ ہے بشارت ایک نیکی مین دس ہی دس نیکیون کا عام وعدہ ہے اور باتفاق مسلم ہے کہ کوئی نیکی رضا و محبت خدا سے افضل نہین پس وہ جو آپ کو فانی اور اللہ کو باقی سمجھ چکے ہین رضا پہ نثار اور لقا پہ فدا ہو گئے ہین امیدوار ہین کہ حضرت محبوب بے نیاز کم سے کم دس حصے اُسسے زیادہ اُنکی لقاء و رضا کا مشتاق ہے معالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو پڑھکر فرمایا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّيْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّيْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَّمَنْ اَتَانِيْ يَمْشِيْ اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً وَّمَنْ لَّقِيَنِيْ بِتُرَابِ الْاَرْضِ خَطِيْئَةً لَقِيْتُهٗ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً جو نزدیک ہوتا ہے مجھسے ایک بالشت مین اُس سے ایک گز نزدیک ہوتا ہون اور جو مجھسے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے مین اُس سے ایک باع قریب ہوتا ہون اور جو میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے مین اُسکی طرف دوڑتا ہوا آتا ہون اور جو مجھسے اسطرح ملے کہ بقدر ذرات خاک اُسکے گناہ ہون تو مین اُس سے اُسی قدر بخشش کے ساتھ ملونگا یہ حدیث قدسی یعنے کلام پروردگار بزبان رسول مختار ہے **نظم**

مین نے محبوب کو لکھا خط مین	اک نظر کے امیدوار ہین ہم	گو نہین بزم خاص کے قابل
خوار ہین اور ذلیل و زار ہین ہم	پر کرین کیا کہ دل کے ہاتھون ہی	سخت مضطر ہین بیقرار ہین ہم
وان سے آیا جواب برجستہ	جلد آ محو انتظار ہین ہم	

معالم کہا ابن عمر نے یہ دس گنا ثواب غیر صدقات مین ہے اسلیے کہ اُس مین سات سو کا وعدہ ہے

قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۚ دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۚ

کہدیجیے بیشک مجھے راہ نمائی کی میرے رب نے طرف راہ راست کے دین مضبوط۔ دین ابراہیم حق پسند کا

آپ کہدیجیے کہ مجھے اللہ تعالے نے راہ راست یعنے دین استوار جو دین ابراہیم ہے بتادی وہ حق پسند تھے اور مشرک نہ تھے

وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝

اور نہ تھے وہ مشرکین سے

قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ

کہدیجیے بیشک نماز میری اور عبادت تمام میری اور زیست میری اور موت میری واسطے اللہ پروردگار عالم کے ہے نہین شریک واسطے اسکے

آپ کہدیجیے کہ میری نماز اور عبادت اور موت و زیست سب اللہ ہی کے لیے ہے جو تمام عالم کا رب ہے اور کوئی اسکا شریک نہین اور مجھے تو اسی کا حکم دیا گیا ہے اور سب سے پہلے مین مطیع و فرمانبردار

وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ۝

اور ساتھ اسی کے حکم کیا گیا ہون مین اور مین پہلا مسلمان ہون

بن گیا نسک قربانی اور حج وغیرہ اس سے جملہ عبادتین مالی مراد ہین صلوۃ نماز اس سے تمام بدنی عبادتین مراد ہین محیای یعنے اللہ ہی جلانیوالا ہو یا حاصل زیست و لطف بقا وجملہ اعمال مماتی موت اللہ ہی کے حکم سے ہو یا اللہ کی راہ مین مرنا ہو یا بعد موت اسی کا سامنا ہو وہی جزا دیگا ف آیت مین اللہ کا حصر اور لام کا کلمہ کمال تاکید و حصر پر دلالت کرتا ہو کہ مومن کی تمام ہمت اللہ ہی کے لیے ہونا چاہیے اور یہ کہ تعلق ذات دوسرے تعلقات سے قوی تر ہو بہرحال و بہر فصل مین اسیطرف نظر رہے ع م ایک دن ولید بن مغیرہ نے حضرت سے کہا آپ ہماری راہ پر چلیئے ہم آپ کے گناہ اپنے سر لیتے ہین تب نازل ہوا

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ؕ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا

کہدیجیے کیا سوا اللہ کے تلاش کرون مین رب اور وہ رب ہے ہر شی کا اور نہین کماتا کوئی جان مگر

عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ

اسیکا ہو الزام اور نہین اٹھاتی کوئی اٹھانیوالی بوجھ دوسریکا پھر طرف تمہارے رب کے باز گشت تمہاری ہو پھر بتادیگا تمکو

بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝

جسمین تھے تم اختلاف کرتے

آپ کہدیجیے کیا اللہ کے سوا مین کسی اور کو رب بناؤن حالانکہ وہ رب تمام چیزون کا ہے اور (تمہارا یہ قول کہ ہم گناہ کے ذمہ دار ہین غلط ہے اس لیئے کہ) نہین کماتا کوئی نفس کچھ مگر اسکا نفع یا نقصان اسی کے لیے ہو دوسرے سے واسطہ نہین کوئی اٹھانیوالا دوسریکا بوجھ اٹھا نہین سکتا وہم احادیث مین وارد ہے کہ نیکی یا بدی کا شائع کرنیوالا ہمیشہ ثواب یا عذاب پایا کریگا جب تک دوسرے اسے کرینگے ف الخازن ان تعلیم یا اعانت کا عوض ملیگا یہ نہین کہ کام کرنے والون کا کوئی حصہ کم ہو جائے الحاصل نیک یا بد ترغیب سے اس ترغیب کا عوض ملیگا دوسریکا عذاب و ثواب کم نہوگا پھر تم سب کے سب اپنے رب کی طرف رجوع کرو گے وہ تمکو اس اختلاف باطل اور دلائل عاطل کی سزا دیگا وہان سمجھ جاؤ گے مگر پچھتاؤ گے

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ

اور وہی ہے جسنے بنایا تمکو خلیفہ زمین کا اور بلند کیا بعض کو تمہے اوپر بعض کے درجون مین

لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ ؕ اِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ ۖ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ع ۲۰

تاکہ آزمائے تمکو اسمین کہ دیا تمکو بیشک رب تیرا جلد عذاب کرنے والا ہے اور بیشک وہ بخشنے والا مہربان ہو

یعنی وہی اللہ ہو جسنے تمہین زمین مین اپنا خلیفہ بنایا اور تمام حکومت و اختیار شاہانہ تمکو عنایت کیے گو بڑے بڑے قوت والی مخلوق زمین پر ہے مگر کیا مجال مسخر و منقاد ہین تم سب کے مالک سب تمہارے مطیع یا ایک قوم کے بعد دوسری قوم اس کی خلیفہ اور جانشین بنائی جاتی ہے اور اس اعتبار سے یہ

امت محمدی تمام امتون کی خلیفہ ہو اور انھین پر خاتمہ ہو اور ایک کو مدارج ومراتب مین دوسرے پر فوق دیا اس لیے کہ آزمائین ہر شخص کو اُسکی دی ہوئی چیز مین فقرا ومساکین کا امتحان صبر وتوکل اغنیا وامرا کا امتحان جود وایثار وشکر وتواضع علما کا امتحان اجتہاد وتحقیق جہلا کا امتحان انقیاد وتقلید اہل حکمت کے لیے خاموشی اہل دل کے واسطے خود فراموشی غرضکہ ہر شخص کا امتحان اُسکے موافق معین ہے اور اس تمام طول عمل وزحمت عمل کے ساتھ تیرا رب منکرین سرکش پر جلد عذاب کرنے والا اور عاجز ونادم کے گناہون کا بخشنے والا اپنے بندون پر مہربان ورحیم ہے مسئلہ خلافت اللہ کا شکر ہی ہے کہ اللہ کے احکام اپنی قدرت بھر نافذ کرے قلیل ہون جیسے انسان اور اُسکا نفس یا کثیر ہون جیسے سلاطین وامرا کے فرمانبردار لوگ

مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	سورۃ الاعراف

سورۂ اعراف مکے مین نازل ہوئی درمنثور صرف ایک آیت ، نی ہے جسمین مچھلی والون کا ذکر ہے اسمین دوسو چھ آیتین ہین کہا ابن حزم نے صرف دو آیتین اُسکی منسوخ ہین اور نام اسکا اعراف اسلیے ہو کہ اسمین اعراف اور اُسکے متعلق کا بھی مذکور ہو

المٓصٓ ﴿١﴾ كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَیْكَ فَلَا یَكُنْ فِیْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَ ذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِیْنَ ﴿٢﴾

کتاب ہی اُتاری گئی طرف آپکے پس نہ رہے سینے مین آپکے تنگی اس سے تاکہ ڈرائین آپ ساتھ اسکے اور نصیحت ہے مومنین کی

المص یہ مقطعات قرآن ہے جو مراد اللہ تعالیٰ کی ہو وہی ہمارا ایمان ہے آپ پر یہ کتاب نازل کی گئی کہ آپکے سینے مین تنگی نہ ہے نور قرآن سے دل روشن سینہ کشادہ ہو لوگون کی تخویف وتعلیم پر آمادہ ہو اور ایمان والے نصیحت پائین معالم حرج یعنی شک یعنی آپکو حقیقت کلمۂ توحید یا صدق وعدہ وعید مین شبہہ نہ ہے بے تردد ونڈر انکو ڈرائین معاد تمند و ن کو راہ پر لائین ف اگر حرج یعنی تنگی ہے تو بشارت ہے کہ قرآن موجب شرح صدر نور عرفان ایمان کی جان ہے اور اگر یعنی شک ہے تو تکمیل امر رسالت یا تعلیم امت مقصود ہے معلوم ہوا کہ ناصح کے لیے کمال یقین بلکہ اہل دل ہونا چاہیے ورنہ اثر دشوار اور سعی بسود ہے اور قرآن پاک موجب صفای قلب کمال عرفان کلید باب مقصود ہے

اِتَّبِعُوْا مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ لَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِیَآءَ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٣﴾

پیروی کرو جو اُتارا گیا طرف تمھارے رب سے تمھارے اور نہ پیروی کرو سوائے اسکے دوسرے حامیون کی تم نصیحت اختیار کرتے ہو کم

اے لوگو . جو تمھارے پروردگار نے تم پر نازل فرمایا اُسکے پیرو بن جاؤ اللہ کے علاوہ اور دوستون کے تابع نہو یعنے جو لوگ سوائے اللہ کے تمکو کسی طرف بلائین اُنکی نہ سنو تم بہت کم سمجھتے ہو یعنے اگر سمجھدار ہو

تو خود سمجھ سکتے ہو کہ پروردگار سے مخالفت اور دوسرونسے موافقت کسدرجے کی بے تمیزی ہے

وَكَم مِّن قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا فَجَاءَهَا بَأْسُنَا بَيَاتًا أَوْ هُمْ قَائِلُونَ فَمَا كَانَ

اور کتنی بستیان ہین کہ ہلاک کیا ہمنے اُسے پھر آیا اُسپر عذاب ہمارا رات کو یا وہ قیلولہ کرتے تھے پھر نہ تھا

دَعْوَاهُمْ إِذْ جَاءَهُم بَأْسُنَا إِلَّا أَن قَالُوا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ

پکارنا انکا جب آگیا اُنپر عذاب ہمارا مگر یہ کہ بولے ہم ہی تھے ظالم

چشم عبرت سے دیکھو تو کتنی بستیان ہین کہ ہم نے شامت عصیان سے تباہ و برباد کر دین پس ہمارا عذاب اُنپر اچانک آگیا وہ رات کو توبے خبر تھے جیسے قوم لوط یا دن کو سو رہے تھے جیسے قوم شعیب پر عذاب آنے کے بعد اُنکا پکارنا یہی تھا کہ بیشک ہمین ظلم کرنے والے تھے درمنثور کہا ابن مسعود نے جس قوم پر عذاب آیا وہ اپنی خطا کے قائل اور کیے سے پشیمان ہوے **بیات** مصدر بمعنی شب باشی کردن یہان بمعنی اسم فاعل ہے **قائل** قیلولہ کرنے والا یعنے دوپہر کو سونا

فَلَنَسْأَلَنَّ الَّذِينَ أُرْسِلَ إِلَيْهِمْ وَلَنَسْأَلَنَّ الْمُرْسَلِينَ

پھر البتہ پوچھینگے ہم اُنسے کہ بھیجا گیا طرف اُنکے اور البتہ پوچھینگے ہم پیغمبرون سے

یعنے قیامت مین ہمارا سوال دونون سے ہوگا پیغمبرون سے پوچھا جائیگا کہ تمنے تبلیغ رسالت اور وعظ و نصیحت کسطرح کی اور مرسل الیہم یعنے امت سے پوچھا جائیگا کہ تمنے کیا سُنا اور کیا کیا درمنثور بعضون نے کہا کہ مرسلین سے مراد پیغمبر ہین اور کہا بعض نے فرشتے ہین اور کہا کہ جبرئیل ہین البدور السافرہ کہا غزالی نے کہ جب جانورون کا حساب کتاب ہو جائیگا اللہ تعالی آدمیون کی طرف متوجہ ہوگا کہا ابوالشیخ نے سب سے پہلے لوح کو بلائینگے کانپتا تھرتھراتا حاضر ہوگا ارشاد ہوگا ہمارے احکام پوہچا دیے عرض کریگا اے رب ہان ارشاد ہوگا تیرا گواہ کون ہے عرض کریگا اے رب اسرافیل گواہ ہین اسرافیل کو حاضر ہونیکا حکم ہوگا اور کہا جائیگا کیا لوح نے ہمارے احکام تجھے دیے وہ عرض کرین گے اے رب ہان لوح کہیگا حمد ہے اُس اللہ کی جسنے مجھے عذاب سے نجات دی اب اسرافیل سے پرسش ہوگی تمنے وہ احکام کیا کیے عرض کرینگے جبرئیل کو دیدیے ارشاد ہوگا جبرئیل کو لاؤ یہ بھی ڈرتے کانپتے حاضر ہون گے اور کہینگے بیشک اسرافیل سے احکام واجب التعمیل پائے اور انبیا کو پوہچا دیے اب پیغمبر حاضر کیے جائینگے اور ارشاد ہوگا جو احکام تمکو جبرئیل امین نے دیے تم نے وہ کیا کیے عرض کرینگے اے رب علیم ہمنے آدمیون کو پوہنچا دیے کفار انکار کرینگے یہ امت محمدی گواہی دیگی کہ بیشک انبیا نے تبلیغ رسالت کی اب پیغمبران ملک پیغمبران انس سے سوال ختم ہوا ہم خطا کارون کی باری آئی حدیث مین وارد ہوا کہ ہمارے

حضور نے حجۃ الوداع کے خطبہ مین فرمایا انتم تسئلون عنی فما انتم قائلون اسے لوگو تم قیامت مین پوچھے جاؤگے مجھسے یہ پوچھا جائیگا کہ ہمارے محبوب تمہارے سردار احمد مختار نے تمکو ہمارے حکم پونہچا دیئے پس کیا تم کہوگے یعنے اقرار کروگے صحابہ نے عرض کی ہم سب گواہ ہین کہ حضور نے تبلیغ رسالت کی اور امانت ادا فرمائی فرمایا میرا رب دعویٰ کریگا اور مجھسے سوال کریگا اے محمد میرے بندون کو میرے پیغام پونہچا دیے تھے مین عرض کرونگا اے رب مین نے انھین پونہچا دیئے پس چاہیے کہ جو حاضر ہی غائب کو مطلع کردے اور میرا پیغام پونہچا دے در منثور چار چیزون سے سوال ہوگا عمر سے علم سے مال سے جسم حدیث مین وارد ہوا کہ سب سے پہلے خون کے مقدمے پیش ہون گے اور حق اللہ مین سب سے پہلے نماز پوچھی جاویگی نجات وہلاک کا مدار اسی پر ہوگا

پھر بعد سوال خاص و دفتر پیش ہوئیا	فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِم بِعِلْمٍ ۖ وَمَا كُنَّا غَائِبِينَ ۝	دجواب ہمارا علم ملائکہ تمھاری اعمال
	پھر البتہ بیان کرینگے ہم انپر علم سے اور نہین ہین ہم غائب	

کا بیان کردیگا اور ہم تمسے غائب وبیخبر نہ تھے در منثور قیامت مین اسرافیل سے ارشاد ہوگا لاؤ وہ امور جنپر ہم نے تمکو موکل کیا تھا وہ عرض کرینگے صور کے متعلق یہ امور تھے اور ارواح انسانی سے یہ اور جن وشیاطین سے یہ اور جانورون کے متعلق اسقدر ہین اُن مین سے چارپایون مین یہ اور پرندون مین یہ اور کیڑون مین یہ اور سانپون مین یہ ارشاد ہوگا لوح سے اسے ملاؤ تو حرف حرف صحیح نکلے گا پھر میکائیل سے ارشاد ہوگا تمکو جسپر موکل کیا تھا وہ حاضر کرو اسی طرح یہ بھی عرض کرینگے مین نے آسمان سے اسقدر وزن ڈھیل تارے اور اتنے مثقال اور اتنے قیراط اور اتنے دانے اور اتنے فی سال اسقدر ماہانہ اسقدر ہفتہ وار اتنا اور روزانہ اتنا اور ہر ساعت مین اسقدر اُس مین سے کھیت کے لیے اتنا اور جنون کیواسطے اتنا آدمیون کے لیے اتنا اور جانورون کے لیے اتنا اور اسقدر چرند جانورون کے لئے اور اسقدر پرندون کیلیے مچھلیون کے لیے اتنا اور کیڑے مکوڑون کے لئے اسقدر اور یہ سب اسقدر ہوا ارشاد ہوگا ملاؤ لوح سے ہیچ فرق نہوگا پھر جبرئیل سے پرسش ہوگی وہ کہینگے ای رب فلان فلان پیغمبر پر فلان فلان ہدایتین اتارین فلان شہر فلان ہفتہ فلان دن مین اور محمد رسول اللہ پر فلان فلان مدت اتاری جسمین یہ یہ احکام تھے پس یہ سب اسقدر حرف ہوی اور فلان فلان شہر عذاب سے ہلاک کردیئے ارشاد ہوگا ملاؤ لوح سے پس حرف حرف مطابق ہوگا پھر فرمائیگا ای عزرائیل تم بتاؤ عرض کرینگے مین نے اسقدر آدمی اور اتنے جنون کی روحین نکالین اُنمین اتنے غریق اور اتنے حریق اور اتنے کافر اور اتنے شہید اتنے سانپ بچھو کے کاٹنے سے اور اتنے دب کر مرے اسقدر زمین پر اور اسقدر پہاڑ پر اور اسقدر جنگل اسقدر کیڑے پس یہ سب اسقدر ہوے ارشاد ہوگا ملاؤ لوح محفوظ سے پس یہ سب اُسی کے موافق ہون گے یعنے جو کچھ لکھدیا گیا ہی ایک حرف اُسکے خلاف ممکن نہین

کر دو قوع مین آ ئے ۔ حدیث مین وارد ہوا کہ تمام رات کے اعمال دن ہونیسے پہلے اور تمام دن کے اعمال رات ہونیسے پہلے حضور مین پیش ہوتے ہین اور اُسکے علم خاص مین جو حاضر ہو اُسکی خبر فرشتون کو بھی نہین پس بندون کے اپنے اس دفتر اور اس علم سے جزا و سزا دے گا **ف** ان روایتون سے علم حساب کی عمدگی ظاہر ہے ۔

وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ

اور تول اُسدن حق ہے پس جو شخص کہ بھاری ہوئی تول اُسکی پس وہی ہین

الْمُفْلِحُونَ ۝ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ

رستگاری پانے والے اور جو کہ ہلکی نکلی تول اُسکی پس وہی وہ ہین کہ ٹوٹا پایا جانون نے انکی

بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَظْلِمُونَ ۝

بسبب اُسکے کہ تھے آیتون سے ہماری ظلم کرتے

یعنی قیامت مین میزان عمل حق ہے جسکی تول بھاری نکلے وہ رستگار رہا اور جسکی تول ہلکی ہوئی اُس نے نقصان پایا اور یہ اسلیے ہوا کہ وہ لوگ آیات الٰہی سے ظلم کرتے تھے یعنے اُنکی تصدیق کرنا چاہیے تھا اتعمیل لازم تھی اُسکے خلاف جھٹلاتے تھے مخالفت کرتے تھے **میزان** وہ شے جس سے مقدار اعمال ظاہر کی جائے (شرح عقائد) **درمنثور** کہا ابن عباس نے میزان کے دو پلڑے اور ایک زبان ہے ۔ انس سے مروی ہے کہ ایک فرشتہ میزان کے سامنے کھڑا ہوگا جس کا پلہ بھاری ہوگا باواز بلند کہیگا فلان فلان کا بیٹا نیکبخت ہوا اب کبھی شقی و بدنصیب نہ ہوگا اور جسکا پلہ ہلکا ہوگا پکاریگا فلان کا بیٹا بدنصیب ہوگیا ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ میزان پر جبرئیل مُوکل ہین **ترغیب** سلمان سے روایت ہے کہ میزان رکھی جائیگی اگر چاہین تو آسمان و زمین اُسمین تول لین فرشتے کہینگے ای اللہ یہ کسکے وزن کے لیے ہو ارشاد ہوگا جسے ہم چاہین فرشتے کہینگے سُبْحَانَكَ مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ **بخاری** كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَٰنِ دو کلمہ ہین کہ سبک ہین زبان پر بھاری ہین میزان مین محبوب ہین رحمن کے پاس یعنے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ **مشکوۃ** فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی اے رب مجھے کوئی ایسی بات سکھا دے کہ مین اُس سے تیرا ذکر کرون فرمایا کہو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حضرت موسیٰ نے کہا اے اللہ یہ تو تیرے سب بندے کہتے ہین مین چاہتا ہون کہ میرے لیے کسی ذکر سے تیرے حضور مین خصوصیت حاصل ہو فرمایا اگر ساتون آسمان اور اُنکے محافظ اور ساتون زمینین ایک پلے مین رکھی جائین اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ایک پلے مین تو یہی بھاری نکلے گا **البدور السافرہ** انس سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا قیامت مین سربند صحائف لائین جائینگے حق سبحانہ تعالی فرمائیگا یہ مقبول ہین اور یہ مردود فرشتے عرض کرینگے تیرے عزت و جلال کی قسم ہمنے وہی لکھا جو اُسنے کیا

ارشاد ہوگا یہ میرے لیے نہتی آبو درداسے روایت ہی کہ کوئی چیز میزان مین خوش خلقی سے زیادہ وزنی
نہین آبو ذر نے کہا مجھسے حضرت نے فرمایا کہ مین تجھے دو باتین بتادون جو پیٹھ پر ہلکی اور میزان مین بھاری ہین
حسن خلق اور خاموشی جابر سے مروی ہے کہ پہلے اہل وعیال کا نفقہ ترازو مین رکھا جائیگا کہ یہ نیکی کا بھاری
ہو کہا یحییٰ نے ایک شخص اعمال نفقہ کے ساتھ آئیگا ناگاہ کوئی شئے بدلی کی طرح آکر اُسکے نیکی کے پلے مین
گرے گی اور کہا جائیگا تو آدمیون کو تعلیم خیر کرتا تھا یہ ثواب اعمال ہین جو تیرے بعد تیری تعلیم سے کیے گئے
عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت آدم پہلوی عرش مین کھڑے دو سبز کپڑے پہنے ہوے دیکھتے ہون گے
کہ انکی اولاد سے کون دوزخ مین ڈالا جاتا ہی ناگاہ دیکھین گے ایک آدمی اُمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا
دوزخ کیطرف جارہا ہے حضرت آدم پکارینگے ای احمد آپ کہینگے لبیک ای پدر بزرگوار مین حاضر ہون حضرت
ادم کہینگے دیکھیے آپ کی اُمت کا آدمی دوزخ مین چلا جاتا ہی فرمایا آنحضرت نے پھر مین دامن کسکر فرشتگان
دوزخ کے پیچھے لپکون گا اور کہون گا اے میرے رب کے پیغام رسان ذرا ٹھہرو فرشتے کہینگے ہم سخت اور
سنگدل ہین اللہ کے حکم کی مخالفت نہین کرتے اور وہی کرتے ہین جو حکم ہے آپ مایوسانہ بائین ہاتھ سے
پیشانی مبارک پکڑکر عرش کیطرف منھ کرکے کہینگے اے رب تو نے وعدہ فرمایا کہ مجھے تیری امت کے معاملہ مین
رسوا نہ کرونگا پس ناگاہ عرش سے آواز آئیگی اَطِیعُوا مُحَمَّدًا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کرو اور اس
بندہ گنہگار کو لوٹاؤ۔ مین اپنی جیب سے انگل بھر کا سفید کاغذ نکالون گا اور نیکی کے پلے مین رکھدونگا اور کہونگا
بسم اللہ پس نیکیان بھاری ہو جائینگی اور پکارنیوالا پکاریگا یہ نیک بخت ہی اور اسکی کوشش مقبول ہوئی
اسے جنت مین لیجاؤ تو وہ کہے گا اے میرے رب کے فرشتو ذرا ٹھہرو تو مین اس بزرگوار آئینہ رحمت
کردگار سے کچھ پوچھ لون اور عرض کریگا میرے مان باپ آپ پر فدا ہون کیا اچھا ہے آپکا چہرہ دل افروز
اور کیا اچھا ہے آپکا اخلاق دل نواز آپ کون ہین جو اس بیکسی اور بے بسی مین مجھ مسکین کی دستگیری فرمائی
مین کہونگا اَنَا نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ وَهٰذِهٖ صَلَاتُكَ الَّتِي كُنْتَ تُصَلِّيهَا عَلَيَّ مین تیرا نبی ہون محمد
صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ تیرا درود ہے جو مجھپر تو بھیجتا تھا۔ عمران بن حصین سے روایت ہی کہ آپنے فرمایا
قیامت مین خون شہدا پر علما کی روشنائی مرجح ہو گی احمد نے کتاب الزہد مین آنحضرت سے روایت کی کہ آپکے
پاس جبرئیل آئے اور ایک شخص آپکے پاس رو رہا تھا جبرئیل نے کہا یہ کون ہے فرمایا فلان شخص ہی
جبرئیل نے کہا سب اعمال آدمی کے تولے جائینگے مگر آنسوؤن سے اللہ تعالی آتش دوزخ کے دریا بجھادیگا
ترتیب کہا جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب بدور سافرہ مین کہ اس باب مین اقوال علما کے
مختلف ہین کہ حساب وصراط ومیزان وحوض مین مقدم کون ہی اور موخر کون اور بعد تحقیق بسیار سوا سے قیاس

وظاہر کے کوئی دلیل یقینی نہین بیان کی ان سب کا پیش آنا ہمارا ایمان ہے مگر ترتیب اللہ جانے بعض اقوال
مین حوض کوثر صراط سے پہلے اور وزن حساب کے بعد ہے اور بعض مین میزان صراط سے پہلے ہے اور
کہا قرطبی نے صراط دو ہین ایک وہ جس پر سب کو جانا ہے دوسرا اسکے بعد آئیگا جسپر لوگ بغرض حساب
ٹھہرائے جائینگے کہا بعض نے میزان صراط پر ہے واللہ اعلم **اعتقاد** میزان کا حق جاننا فرض ہے اور انکار
کفر مگر معتزلہ باتین بناتے ہین **ربط** بعد بیان جزا و سزا پھر وہ نعمتین یاد دلائین جو خواہ مخواہ اطاعت و
عبادت پر آمادہ کردین اور ابتدائی حالت اور پہلی عنایت کا مذکور فرمایا

وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ

اور ہمنے بیشک قدرت دی ہمنے تمکو زمین مین اور بنائی ہمنے واسطے تمھارے اسمین سامان زیست کم شکر کرتے ہو تم۔

اور ہمنے تمکو زمین پر قدرت وحکومت عطا کی اور سامان زیست و اسباب راحت مہیا فرمائے بعض اُنکے خلقی ہین
پھل پھول میوے وغیرہ اور بعض مصنوعی ہین جو تدبیر ومحنت وحکمت سے بنائے جاتے ہین تم بہت ہی کم شکر کرتے ہو

وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰۗىِٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ڰ فَسَجَدُوْٓا

اور بیشک پیدا کیا ہمنے تمکو پھر صورت بنائی تمھاری پھر کہا ہمنے فرشتون کو سجدہ کرو واسطے آدم کے پھر سجدہ کیا

اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ

مگر ابلیس نے نہ تھا وہ سجدہ کرنے والون سے

بیشک ہمنے تمکو پیدا کیا پھر صورت عطا کی پھر ملائکہ کو حکم دیا کہ سجدہ کرو آدم کو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس
سجدہ کرنے والون سے نہ تھا کبھی خلقنا سے یا مراد آدم ہین جیسا کہ بنی اسرائیل سے فرمایا نجینکم یعنی تمھارے
اگلون کو نجات دی۔ یا مراد ذریات آدم ہے جو آدم کے ساتھ ہی موجود مخلوق ہوئی اور ظہور مین ترتیب
کی مراعات رہی **للملائکہ** سے تمام فرشتے مراد ہین کوئی خارج نہین **لآدم** سے خواہ یہ مراد ہے کہ آدم کا سجدہ
یا طرف آدم کے بہرحال اگر آدم قبلہ تھے تو کوئی اشکال نہین اور جو اگر مسجود تھے تو بھی وہ سجدۂ تعظیمی تھا نہ تعبدی
اور وہ بھی شریعت محمدی مین منسوخ ہوگیا اور کچھ ہو اُس عالم کی باتون کا قیاس اس عالم دنیا پر صحیح نہین
(تقریر اس کی صفحہ ۲۸ جلد اول مین گذر گئی)

قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ۭ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ

فرمایا کسنے روکا تجھے کہ نہ سجدہ کرے جب حکم دیا مینے تجھے بولا بہتر ہون اس سے کہ پیدا کیا تو نے مجھے آگ سے اور پیدا کیا تو نے اسے

مِنْ طِيْنٍ ۝ قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ۝

مٹی سے کہا پس اتر اس سے پس نہین ہے واسطے تیرے یہ کہ برائی کرے اسمین پس نکلجا بیشک تو ذلیلون سے

ارشاد ہوا اے ابلیس لعین تجھے ہمارے حکم کے بعد کس نے روک دیا کہ تو سجدہ سے محروم رہا بولا مین

آدم سے خیر ہست تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا جو نورانی و لطیف تر اور اُسے مٹی سے پیدا کیا جو پست و کثیف ہے
ارشاد ہوا اے ملعون اُتر آسمان یا جنت سے تجھے یہ موقع نہ دیا جائیگا کہ تو اس مقدس مقام پر تکبر کرے تو
یہان سے نکل جا تو ذلیل و خوار ہے **ف** آیت مین کئی مسئلے ہین **مسئلہ** قیاس بمقابلۂ نص حرام ہے **مسئلہ** قیاس
مین ملائمت نص یعنی وہ روش جو نصوص وارد ہ کے مناسب تر ہو لازم ہے شیطان نے امر الٰہی نہ سنا آگ
اور مٹی پر قیاس کیا اور روش احکام الٰہی جو آدم کیطرف متوجہ بقبول و تکریم تھی چھوڑ دی **مسئلہ** استنباط علت
شرع مین حجت ہے ورنہ شیطان پر صرف الزام ہوتا یہ سوال کر سجدے کس نے منع کیا نہوتا **مسئلہ** حسن و قبح کا وجود
عقلاً ثابت ہے ورنہ ابلیس کی تکذیب ہوتی کہ آگ کو خاک سے لطیف خیال کیون کیا اور حکم اثر شرعی ہے ورنہ
اُسکی دلیل مان لیجاتی مگر وہ کون تھا کہ آگ پر حکم خیریت کرے اور خاک کو پست کہے **مسئلہ** مجود وعمد سے
گناہ قابل سزا ے مزید ہو جاتا ہے اور خطا سے قابل عفو شیطان مردود اور آدم کا عذر مقبول ہوا **مسئلہ**
ناقابل کو اجتہاد جائز نہین جبکہ شیطان کو امتیاز نہ تھا کہ شرع مین غرض معتبر ہے نہ ماہیت گو اصل نار لطیف تر ہے
مگر غرض خاک یعنی عبادت و تواضع اُس سے بہتر ہے اُسکا قیاس مردود ہوا اور حضرت آدم کا اجتہاد بوجہ کمال
علم و صلاحیت موجب عفو و قبول ہوا **مسئلہ** توحید زبانی بدون اعتقاد قلب و فہم سلیم نفع نہین دیتی شیطان یہ تو
سمجھا کہ اللہ نے مجھے آگ سے اور آدم کو مٹی سے بنایا مگر یہ نہ سمجھا کہ بڑائی چھٹائی کا بھی خالق وہی ہے آگ کا علو
اور خاک کا دنو ذاتی نہین بلکہ از جانب حضرت رب العزت ہے اور یہ سمجھتا تو شان امر و جلال عنایت پر نثار ہوکر
ملائکہ کی طرح سربسجود گر پڑتا **مسئلہ** تغریب یعنی کسی مجرم کو شہر بدر کر دینا اس نص سے ثابت ہے **لطیفہ** آسمان
محل معاصی نہین **لطیفہ** غرور دلیل تذلیل ہے جیساکہ شیطان ذلیل ہوا

قَالَ اَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝ قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ۝

کہا مہلت دے مجھے اُسدن تک کہ لوگ اُٹھائے جائین فرمایا بیشک تو مہلت پانیوالون سے ہے

شیطان نے درخواست کی کہ مجھے اسقدر مہلت عطا ہو کہ قیامت تک زندہ رہون ارشاد ہوا تجھے مہلت
ہے قیامت تک جئیگا **ف** معلوم ہوا کہ حق سبحانہ تعالیٰ کافر کی بھی دعا قبول کرتا ہے -

قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ

کہا پس قسم تیرے بہکانے کی مجھے البتہ بیٹھونگا واسطے اُنکے راہ مین تیری جو سیدھی ہے پھر آؤنگا مین سامنے سے

اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ۭ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ۝

اُنکے اور پیچھے سے اُنکے اور داہنی جانب سے اُنکے اور بائین جانب سے اُنکے اور نہ پائیگا تو اکثر اُنکے شکر کرنیوالے

شیطان بولا مجھے قسم ہے تیرے بہکانے کی کہ مین تیری صراط مستقیم پر اُنکے لیے لطور کمین بیٹھون گا تاکہ اُنھین

بھرے پھیر دون جیسا کہ بخاری و مسلم مین ہے کہ شیطان آدمی سے کہتا ہے یہ سب تو اللہ نے بنایا اور اسکو کسنے بنایا تو جب ایسا خیال آئے اللہ سے پناہ مانگو اور باز آؤ پھر اُنپر داخل ہونگا آگے اور پیچھے اور داہنے اور بائین سے یعنی ہر حالت سے اور ہر طرح سے جیسا کہ بخاری مین ہے اِنَّ الشَّیْطَانَ یَجْرِیْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَی الدَّمِ شیطان آدمی کی رگ رگ مین خون کی طرح پھرتا ہی) اور اے رب تو اکثر آدمیون کو میرے بہکانے سے نا شکر پائے گا مسلم ہر آدمی کے ساتھ ایک شیطان ہے (کہ بہکائے) اور ایک فرشتہ ہو کہ راہ پر لائے) صحابہ نے عرض کی اور آپ کے ساتھ بھی ہے ارشاد ہوا ہان مگر اللہ نے مجھے اُسپر غالب کر دیا اور وہ مطیع و مسلم ہو گیا ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ فرمایا جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو شیطان اُسے ٹھوکا دیتا ہو مگر حضرت مریم و حضرت عیسیٰ پر اُسے مجال دست اندازی نہوئی مسلم مین ہو کہ خنزب نامی شیطان نماز مین وسوسہ ڈالتا ہی حاصل آیت یہ ہے کہ شیطان کوئی فریب اور حیلہ اغوا سے انسان کا اُٹھا نہین رکھتا کبھی دوست و ناصح بنکر کبھی دشمن قوی کبھی ظاہر کبھی مخفی ہو فکر اسکی یہ ہے کہ آدمی شرک و کفر کرے یہ نہو تو فسق و فجور و معاصی مین پھنسائے یہ بھی نہ ہو تو مباح اور لذات مین منہمک کرے یہ نہو سکے تو افضل سے مفضول اور اعلیٰ سے ادنیٰ کیطرف گرائے جو کھلے گناہ ہون پر قدرت نہو تو وہی امور سہی جو کسی گناہ کے موجب ہون ملت شیطان نے بھی قصور کیا اور آدم نے بھی وہ نکالا گیا اور آپ بھی اُسے قیامت تک زندگی ملی انھین بھی باعتبار نسل کے آپ کا فیصلہ قیامت پر رہا اسکا بھی مگر آپ مقبول ہوے فرمایا فَتَابَ عَلَیْہِ رب آدم کے رب نے آدم کو مقبول کر لیا شیطان مردود ہوا فرمایا عَلَیْکَ لَعْنَتِیْ فرق یہ تھا کہ جس معصیت یا مصیبت کے بعد ندامت و توبہ خوف و امید تقوی پیدا ہو وہ موجب ترقی مراتب و عفو و ترحم و قبول ہے جیسا کہ حضرت آدم سے ہوا دو سو برس تک روئے اقرار خطا کیا ڈرتے رہے اور اگر شرارت گستاخی بغاوت بیباکی مایوسی ظاہر ہو تو وہ عذاب و مردودیت ہے جیسا کہ شیطان نے خطا کی اور مقابلہ کیا کہ مین تو آدم سے خیر ہون معاذ اللہ اللہ تعالیٰ کو اس حکم مین الزام دیا پھر کہا تو نے مجھے بہکایا اور اب مین بھی بہکاؤنگا - یہ مقابلہ ہے پس امتیاز ہے مصائب و معاصی مومنین و کفار مین بیشک یہ گستاخی ترک سجود سے کہین بڑی تھی کہ حضرت رب العزت مین اس بے حیا نے کی ادب یہ ہے کہ گناہ ہماری شامت سے ہے اور نیکی اللہ کی عنایت سے گو خالق خیر و شر وہی ہے

نصف قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ۭ لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝

فرمایا نکل تو آسمان سے بدحال مردود جو پیروی کرے تیرے آدمیون سے البتہ بھر دینگے ہم دوزخ تم سب سے

ارشاد ہوا اے لعین دور ہو ہمارے آسمانون سے نکل ایسی حالت مین کہ عیب ناک اور مردود بارگاہ ہے جو شخص آدمیون سے تیرا پیرو رہیگا اُس سے اور تم شیاطین سے ہم دوزخ کو بھر دینگے

وَيٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ

اور اے آدم رہو تو اور بی بی تیری جنت میں پھر کھاؤ تم دونوں جہاں سے چاہو تم اور مت پاس جاؤ اس

الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا

درخت کے پس ہو جاؤ گے تم ظالموں سے . پھر وسوسہ دلایا انکو شیطان نے کہ ظاہر کر دے انپر جو

وٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ

چھپایا گیا انسے شرمگاہ انکی اور کہا نہیں منع کیا تمکو رب نے تمھارے اس درخت سے مگر اسلیے

تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ۝ وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ

کہ ہو جاؤ تم فرشتے یا ہو جاؤ تم ہمیشہ رہنے والوں سے اور قسم کھائی انسے کہ میں تمھارے لیے البتہ نصیحت کرنے والوں میں ہوں

اور اے آدم تم اور تمھاری زوجہ حوا دونوں جنت میں رہو اور جو جی چاہے کھائیں مگر اس درخت کے پاس نہ جائیں نہیں تو تم ظالم ہو جاؤ گے پھر شیطان نے انھیں وسوسہ دلایا تاکہ انکی شرمگاہ انپر کھل جائے جو ان پر مستور و محجوب تھی حالانکہ حلہ ہای بہشتی سے بدن انکے چھپے ہوئے تھے **حسینی** جنت میں ایک دوسرے کی شرمگاہ نہ دیکھ سکتے تھے **کبیر** کشف عورت خواہ کنایہ ہو ذلت سے یعنی غرض شیطان کی یہ تھی کہ یہ ذرا خبردار تن سے ذلیل ہوں یا لوح محفوظ یا بعض فرشتوں سے معلوم ہوا ہوگا کہ گیہوں کھانے سے پردہ اٹھ جائیگا اور شیطان نے کہا کہ تمکو پروردگار نے اسی لیے منع کیا کہ کہیں تم فرشتے یا ہمیشہ رہنے والے نہو جاؤ یعنی اس درخت میں اثر ہی کہ کھانے والا ملک یا خالدین جاوے اور اپنے اس دعوی پر قسم کھائی کہ بیشک میں تمھارا خیر خواہ ناصح ہوں دشمن و مخالف نہیں (تحقیق شجرہ و قصۂ دخول شیطان وغیرہ صفحہ ۲۹ جلد اول میں ملاحظہ ہو) **وہم** شیطان انکار سجود کرتے ہی آسمان سے نکالا گیا پھر اسے بہکانے کا موقع کیونکر ملا **دفع** اسکا صاحب تفسیر کبیر نے کہ کہا حسن نے شیطان زمین سے وسوسے ڈالتا ہو اسے ایسی قوتیں دی گئیں ہیں اور دوسروں نے کہا کہ شیطان جنت میں نہیں گیا بلکہ دروازے پر آدم سے ملاقات ہوئی اور اپنا کام کر گذرا **راقم** کہتا ہے کہ مراد خروج سے یہ ہے کہ بود و باش نہ کرنے پائے اور گاہ گاہ جا نکلتا تو حضرت عیسی کے پیشتر تک برابر ہوتا آپ کے زمانے سے تیسرے یا چوتھے آسمان سے آگے بڑھنے کی ممانعت ہو گئی اور ہمارے حضور کے وقت سے آسمانوں پر بالکل جانا موقوف ہوا اور ممکن ہی حکم اخراج بعد ترک سجود اور نفاذ اسکا بعد فریب آدم ہوا ہو واللہ اعلم **کبیر** آیت دلالت کرتی ہو کہ کشف عورت گناہ ہی **مسئلہ** ذاتی عداوت سے کسی کے دین میں ضرر رسانی انتہا ہے [illegible] **مسئلہ** کسی کا عیب ظاہر کرنا منع ہو **مسئلہ** جھوٹی قسم سجادہ ابلیس ہے اور گناہ کبیرہ **لطیفہ** حضرت آدم نے شیطان [illegible] کہ حکم الٰہی میں بعض مرتبہ یعنے گیہوں نہ کھانیسے تم فرشتے نہ ہوگے اور ہمیشہ جنت میں رہنے سے محروم [illegible]

آدمیون مین سنت جاری ہوگئی عوام کیا خواص بھی کبھی کبھی وہم کرتے ہین کہ اتباع شرع مین تنگی و ضرر ہے سود کھانے
مین تمول اور تشبہ نصارا مین اعزاز علوم داہیہ مین لیاقت و کامیابی اور اُسکے خلاف خدا پرستون کے قدم
بقدم چلنے مین افلاس و خرابی ہے۔ غضب تو یہ ہے کہ بعض نادان سمجھتے ہین کہ ظاہر شریعت علما کی صحبت ہمکو اوج
عرفان و ولایت سے محروم رکھے گی سیر ملکوت اور تماشائی جبروت سے منع کرے گی استغفر اللہ کوئی نفع ایسا نہین
کہ اوامر شریعہ سے رہگیا ہو اور کوئی ضرر ایسا نہین کہ نواہی کے تحت مین ہو **لطیفہ** جب عصیان موجب کشف
عورت ہوا تو زنا بھی اُسی سے سرزد ہونا چاہیے جو اور گناہ بھی کرچکا ہو ورنہ حضرت یوسف صدیق کیطرح سے
اللہ تعالی اُسے اس بےحیائی سے بچالے گا

فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا
پھر دلالت کی اُنکو فریب سے پھر جب چکھا درخت کو ظاہر ہوئی واسطے اُنکے شرمگاہ اُنکی اور لگے

يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۭ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا
ڈھانکنے اُپر پتون سے جنت کے اور پکارا اُنکو رب نے اُنکے کیا نہ منع کیا تھا مینے تمکو

عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝
اِس درخت سے اور نہ کہا تھا تمسے کہ بیشک شیطان واسطے تمھارے دشمن ظاہر ہے

پھر شیطان نے آدم و حوا کو فریب دیا اور جب چکھا اُنھون نے درخت کو اُن پر اُنکی شرمگاہ ظاہر ہوگئی اور
بہشت کے پتون سے بدن ڈھانکنے لگے اور پکارا آدم و حوا کو اُن کے پروردگار نے کیا مینے تم کو اس درخت سے
منع نہین کیا تھا کیا مینے تمکو خبردار نہین کیا تھا کہ شیطان تمھارا دشمن ہے **معالم** کہا وہب نے لباس آدم کا جنت مین
نور تھا قتادہ نے کہا ناخن کا لباس تھا گیہون کھاتے ہی برہنہ ہوگئے چاہا کہ جنت کے درختون سے پردہ پوشی کرین
تو ایک درخت نے آپ کے بال پکڑ لیے آدم نے کہا چھوڑ دے بولا مین تجھے نہ چھوڑونگا اُسوقت حضرت رب
العزت سے ندا ہوئی اے آدم تو مجھسے بھاگتا ہے آدم نے کہا اے رب کیا مجال مگر شرم کرتا ہون حدیث
مین وارد ہوا اَلْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ حیا ایمان کی ایک شاخ ہے محمد بن اسحق نے کہا اللہ تعالی نے فرمایا
اے آدم کیون اسے کھایا اور مینے تو منع کردیا تھا کہا اے رب حوا نے مجھے کھلوایا ارشاد ہوا ای حوا یہ کیا
ہوا بولین مجھے سانپ نے ترغیب دلائی فرمایا اے سانپ یہ کیا فعل تھا عرض کی کہ ابلیس نے مجھے بہکایا خطاب
ہوا مگر اے حوا تم ہر مہینے مین خون آلودہ ہوگی یعنے حائضہ اور اے سانپ تو منھ کے بھل چلیگا اور جو تجھے
دیکھیگا تیرا سر کچلیگا اور اے ابلیس تو ملعون ہے **عرائس** جب آدم برہنہ ہوگئے تو پریشان جنت کے درختون
سے لباس طلب کرتے تھے درخت عناب نے مجھے سر اٹھا لیے اور جس درخت کے پاس گئے اُسنے زجر کیا مگر

انجیر نے رحم کیا اپنے پتون کا پیرہن پہنایا اللہ تعالیٰ نے اس احسان کے عوض مین یہ شرف دیا کہ ظاہر و باطن اسکا شیرین اور فائدے مین برابر اور ہر سال دو بار پھلتا ہے اور یہ ثمرہ ہے اعتدکے دوستون کی خدمت اور محبت کا **بحث** آدم جانتے تھے کہ ملائکہ نے انھین سجدہ کیا پھر فرشتہ بننے کی طمع کیون ہوئی **جواب** ۱ ایسے ہی ہم سب جانتے ہین کہ فانی قابل التفات نہین پھر اسی کی رات دن دُھن ہے اسیلیے فرمایا دلبفرور) بہکانے سے اور دھوکے سے ۲ آدمی اعجوبہ پسند ہے ترکیب و قوت ملکی دلکش تھی اگر رغبت ہوئی تو کیا عجب ہے ۳ آپ کو معلوم تھا کہ ملائک امتحان و عصیان سے محفوظ و دوام حضور و قبول و اطاعت سے محظوظ ہین بخلاف بشر کے کہ اسکا امر خیر و شر مین دائر ہے ۴ حق یہ ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حضرت موسیٰ نے آدم سے کہا اللہ نے آپکو اپنے دست قدرت سے بنایا اپنی روح پھونکی فرشتون نے سجدہ کیا جنت مین جگہہ ملی پھر آپنے اپنی خطا سے آدمیون کو زمین پر اُتارا حضرت آدم نے کہا آپ تو وہ موسےٰ ہین جو اللہ کے برگزیدہ اللہ کے کلیم ہین آپ کو توریت عطا ہوئی آپنے توریت مین پڑھا ہوگا کہ توریت مجھ سے کتنے دنون پہلے لکھی گئی موسےٰ نے کہا چالیس برس فرمایا پھر اس مین میری خطا کا قصہ تھا حضرت موسےٰ نے کہا ہان فرمایا پھر مجھ پر ایسے امر کا الزام دیتے ہو جو چالیس برس پہلے ہو چکا تھا حضور نے فرمایا کہ آدم موسیٰ پر دلیل مین غالب آئے (رواہ مسلم)۔

قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا سکتہ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝

عرض کی دونون نے ای ہمارے ظلم کیا ہمنے جانون پر اپنی اور اگر نہ بخشے تو ہمکو اور نہ رحم کرے تو ہووینگے البتہ ہم نقصان پانیوالون سے

آدم و حوا نے عرض کی ای پروردگار غفار ہم نے اپنی جان پر ظلم کیا اگر تو ہمین نہ بخشے اور رحم نہ کرے تو پھر ہمارا ٹھکانا کہان ہے ہم دنیا و دین مین نقصان پانیوالے ہو جاینگے

قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ

کہا اترو تم ایک تمھارا دوسرے کا دشمن ہے اور تمھارے لیے زمین مین ٹھکانا ہے اور فائدہ ہے

اِلٰى حِيْنٍ ۝ قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ۝ ع۲

ایک وقت تک کہا اسی زمین مین جیوگے تم اور اسی زمین مین مروگے تم اور اسی سے نکالے جاؤگے تم

ارشاد ہوا اترو تم سب یعنی آدم و حوا یا مع ذریات یا تم دونو اور شیطان دافعی و طاؤس تمھارا ایک دوسرے کا دشمن ہوا اور تمھارے لیے بود و باش اور منافع ایک وقت تک زمین ہی مین ہین تم اُسی مین زندہ رہوگے اور اسی مین مروگے اور اسی سے اُٹھائے جاؤگے **لطیفہ** حضرت آدم جنت سے آلودہ گناہ آئے اور زمین سے انشاء اللہ تعالیٰ پاک و معصوم تشریف لیگئے

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا

اے اولاد آدم بیشک اتارا ہمنے تم پر لباس کہ چھپائے شرمگاہ تمھاری اور زینت

وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝

اور لباس تقوے یہ خیر ہے یہ نشانیوں سے اللہ کی ہے تاکہ وہ سوچیں

لباس وہ چیز جس سے ستر و حجاب کرسکین اور نزدل اسکا برعایت اصل ہو یعنی پانی آسمان سے اُترا اُس سے اصل لباس یعنے نبات وغیرہ پیدا ہوئی یا یہ کہ اُسکے بنانے کا علم اُتارا **ریش** اور ایک قرارت مین ریاش ہے پس ریاش یعنے ثوب و اثاث البیت اور ریش عام ہو ہر مال پر صادق آتا ہو اور ریش کے معنے پر ظاہر مگر لباس و زینت سے استعارہ کیا گیا دیکھو **معالم** لباس تقوی سے قتادہ کے نزدیک مراد ایمان ہے اور کہا حسن نے حیا کہا عثمان نے حسن خلق۔ کہا عروہ نے اللہ سے ڈرنا کہا کلبی نے پاکدامنی۔ کہا زید بن علی نے وہ چیزین جنھین لڑائی مین بچاؤ کے لیے پہنین جیسے زرہ خود وغیرہ **حاصل** اے ابن آدم ہمنے تمھین لباس عطا کیا جو تمھاری شرمگاہ کو چھپائے اور تمھارے لیے زینت ہو اور تقوی کا لباس تمھارے حق مین خیر ہے اور یہ اللہ کی رحمت و کرامت کی نشانی ہے تاکہ تم سمجھو اُس سے ڈرو یہ آیت خواہ اس مناسبت سے نازل ہوئی کہ جب آدم نے اوراق جنت سے پردہ پوشی چاہی اُنکی اولاد سے بطور نعم البدل ارشاد ہوا کہ گو لباس بہشتی تم سے چھین لیا گیا اور تم کو اُسکی ضرورت ہے مگر لباس تقوے جو تمھین عطا ہوا تمھارے حق مین خیر ہے یا حکم جدید ہو کہ فضیلت ستر و خیریت تقوی ثابت ہو **یا** شان نزول اسکا یہ ہے کہ عرب ایام جاہلیت مین برہنہ طواف کرتے تھے لباس کا حکم ہوا **ف** ۱ سیاق آیت سے ظاہر ہو کہ لباس بقدر ستر عورت فرض ہے ۲ انزلنا مثل کتبنا وغیرہ کے خبر مفید معنی امر ہے ۳ آیات سابقہ مین تصریح ہو چکی ہے کہ شیطان کی غرض یہ تھی کہ آدم کا کشف عورت ہو اور یہ انکی لغزش کا نتیجہ تھا پس ستر عورت واجب ہوا پھر لباس کی دو غرضین ارشاد فرمائین ۱ ستر ۲ زینت اور یہ دونو امر مجمل تھے اول مقدار عورت جسکا ستر واجب ہو مصرح نہ تھی احادیث سے ائمہ مجتہدین نے استنباط کیا **نظم**

فرض مردونپہ ہے لباس اتنا	رہے زانو سے تا بناف چھپا	پھر ہے ممنوع ریشم و زنار
زعفران یا کسم کا رنگ و نگار	اور نہ پہنے کبھی وہ جامۂ زن	ہو نکلا ہنا ازار یا دامن
عورتین جسم سب چھپائے رہین	خود بچین شر سے اور بچائے رہین	دوم غرض زینت اسکے لیے بھی

شارع علیہ السلام نے قواعد معین فرماد یے جسکا خلاصہ یہ ہے۔ شعر افتخاراً حرام ہو نہین ہے اظہار شکر نعم مین پس زینت اور تحسین و تجمل اگر اس لیے ہے کہ حسن و لباس و آرائشت حال و جمال صورت موجب سرور احباب و اظہار نعمت رب الارباب ہو۔ بہتر ہے کہ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ خدا کی نعمتون کا بیان و اظہار کرو

ستر اور مقام یہ تھا کہ ایسی زینت مستحب وموجب ثواب ہو مگر احتیاطاً اسمین سکوت کیا گیا اور اللہ تعالے دلون کی تمنائین دیکھتا ہے اور اسکی رحمت تنگ نہین **بخاری** حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ آپنے منقش قمیص مین نماز پڑھی بعد فراغت فرمایا یہ ابوجہم کو دیدو اور سیرا دہی موٹا کپڑا لاؤ اسنے مجھے نماز سے کھیل مین ڈالدیا یعنے اُس کی طرف التفات ہوا یا برکات خاصہ مین کمی ہوئی **مسلم** اور جابر سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آدمی کو تین بچھونے کافی ہین ایک اپنے لیے ایک بی بی کے لیے ایک مہمان کے کیلئے اور چوتھا ہو تو واسطے شیطان کے ہے پس یہ زینت بخوف فتنہ وتکبر وفخر وبرعایت اتباع صلحاء باسید مزید عنایت الٰہی وفضل وفتر وسکنتا باحت ہی کے درجہ مین رکھے گئے اور اگر فخر وتکبر مقصود ہے تو حرام **مسئلہ** عورت کو اپنے شوہر کے لیے تزئین موجب ثواب ہی **ممنوعات لباس** ۱ ریشمی وطلائی ونقرئی اور ٹخنون سے نیچا کپڑا اور کسم اور زعفران کا رنگ مردون کے لیے حرام ہے اور عورتون پر حلال ۲ مرد کو زنانہ لباس اور عورت کو مردانا حرام ہے ۳ ایسا نازک لباس جو قابل ستر نہو منع ہے **بخاری** مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْاِزَارِ فِي النَّارِ ٹخنون سے جو ازار نیچی ہو وہ آگ مین ہے اور فرمایا لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ جَرَّ اِزَارَهٗ بَطَرًا اللہ تعالی نظر رحمت نکریگا قیامت مین اُسپر جسنے اپنی ازار لٹکائی اِترا کر۔ اور فرمایا کہ ایک آدمی دامن کشان متکبرانہ جاتا تھا کہ زمین مین دھنس گیا اور وہ قیامت تک برابر دھنستا چلا جائیگا **بخاری** ابن عمر سے مروی ہے اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ دنیا مین ریشمی کپڑے وہی پہنتا ہے جسے آخرت مین کوئی حصہ نہین **ترمذی** اُحِلَّ الذَّهَبُ وَالْحَرِيْرُ لِلْاِنَاثِ مِنْ اُمَّتِيْ وَحُرِّمَ عَلٰى ذُكُوْرِهَا سونا اور ریشم حلال ہے میری امت کی عورتون پر اور حرام ہے مردون پر **مشکوٰۃ** جب ازار کا ذکر ہوا تو حضرت ام سلمہ نے کہا یا رسول اللہ عورتون کو کیا حکم ہے قَالَ تُرْخِيْ شِبْرًا فَقَالَتْ اِذًا تَنْكَشِفُ عَنْهَا قَالَ فَذِرَاعًا فرمایا عورت ایک بالشت لانبا رکھے ام المومنین نے کہا اس صورت مین بدن کھلا رہیگا دینے چلنے پھرنے مین فرمایا ایک ہاتھ لانبا کردے **ترغیب** عبداللہ بن عمر سے روایت ہو کہ آخر امت مین عورتین ہون گی کاسیات عاریات لباس کے ساتھ ننگی اور بے ستر ہونگی سرون پر اُنکے مثل کوہان شتر لاغر کے ہون گے یعنے جوڑا باندھے ہونگی اُنپر لعنت کرو کہ وہ ملعونہ ہین یہ خبر حرف حرف صادق آئی ہے اسوقت کی عورتون پر کہ لباس ایسا پہنتی ہین جسمین ستر نہین اور کچھ ہو بھی تو جالی لوٹ ململ سے اور سرون پر نہایت موٹے اور بڑے موباف ہوتے ہین **مسئلہ** اگر کوئی شخص لباس ممنوع مین نماز پڑھلے اگر دوسرا کپڑا نہ تھا تو خیر ورنہ نماز صحیح اور گناہ لازم ہوگا نماز اسلیے کہ فرض مطلق ستر ہے اور گناہ اسلیے کہ نہی شرعی وارد ہی بخلاف نجس کپڑون کے کہ اُسمین فرض طہارت ترک ہوتا ہی **لطیفہ** تقوی کو خیر لباس اسلیے فرمایا کہ لباس سے عیوب خلقی جنکا الزام بندہ پر نہین چھپتے ہین اور

زینت عارضی حاصل ہوتی ہے اور تقوی سے عیوب کسبی یعنے گناہ جسکا الزام اسپر ہے عفو ہوتے ہین اور زینت
دائمی نصیب ہوتی ہے پس دونون لباس اور تقوی کی خیر ہے۔

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ
اے اولاد آدم کی نہ بہکائے تمکو شیطان جیسا نکالا تمھارے ماں باپ کو جنت سے اتار لیا

عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ۭ اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ
اُنسے لباس اُنکا تاکہ دکھاوے اُنکو شرمگاہ اُنکی بیشک وہ دیکھتا ہے تمکو اور کنبہ اسکا جہان سے

لَا تَرَوْنَهُمْ ۭ اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
نہین دیکھتے تم اُنکو ہمنے بنایا شیطانون کو دوست انکا جو نہین ایمان لاتے

اے اولاد آدم خبردار رہو ایسا نہو کہ شیطان تم کو بہکائے جسطرح تمھارے ماں باپ کو جنت سے نکلوایا تمکو اُسمین جانے نہ دے اُنکے کپڑے اُتروائے کہ شرمگاہ کھل جاے تمھین بھی ذلیل ورسوا کرے بہت ہوشیار رہو وہ اور اُسکی اولاد تمکو دیکھتے ہین اور تم اُنھین نہین دیکھ سکتے اور ہمنے بے ایمانون کا ولی اور دوست اور اُنپر غالب شیطانون کو بنا دیا ہے **ف** آیت مین کئی امر ہین ۱ اعلی درجے کی تنبیہ اور تخویف ۲ واقعات سے عبرت ۳ مصائب اور آبروریزی کا ڈر ۴ یہ کہ تم اس دشمن سے بدون استعانت بچ نہین سکتے اسلیے کہ وہ دیکھتا ہے اور تم نہین دیکھتے ۵ اطمینان وتسکین کہ شیطان کفار اور بے ایمان ہی لوگون کا دوست اور اُنھین پر مسلط ہے پس ایسی پناہ ڈھونڈھو جو اسکی کید سے بچا سکے اور وہ کتاب وسنت ہے اور لباس تقوی ورنہ مجرد عقل و راے سے کچھ نہین ہوسکتا

وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَاۗءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ۭ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ
اور جب کرین بیحیائی کہین پایا ہمنے اُسپر باپ دادون کو اور اللہ نے حکم کیا ہمکو اسکا کہدے بیشک اللہ

یعنے جنپر شیطان مسلط ہے وہ ایمان نہین لاتے

لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَاۗءِ ۭ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَي اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ
نہین حکم کرتا بیحیائی کا کیا تم کہتے ہو اللہ پر وہ چیز کہ نہین جانتے تم

اور جب گناہ کرتے ہین کہتے ہین ہمنے تو باپ دادا کو یون ہی کرتے دیکھا ہے یا اللہ نے ہمکو یون ہی حکم دیا آپ اُنسے کہدیجیے کہ اللہ تعالی فحش کا حکم نہین کرتا کیا تم اللہ پر وہ بات کہوگے جسکا تمکو علم نہین ہے ایک تو گناہ کرو دوسرے اللہ پر اُسکا الزام دو عصیان سے بچنا گو مشکل ہے مگر فرق یہ ہے کہ مومن گناہ کے بعد استغفار کرتا ہے جیساکہ اذا فعلوا فاحشۃ ذکروا اللہ الخ صفحہ ۲۹۶ جلد اول مین گذرا اور کافر شیخی غرور سے کہتا ہے کہ یہ تو ہمارے اگلون کے دستور ہین یہ اللہ کے حکم ہین **فحش** بے حیائی اور نہایت قبیح گناہ **ربط** حیلۂ شیطانی وطریقۂ شیطان پرستان بیان کرکے اُس سے بچنے کی تدبیر بیان کی

قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ ۟ وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّ

کہو دیجیے حکم کیا رب نے میرے انصاف کا اور حکم کیا کہ سیدھے کرو منھ اپنے وقت ہر نماز کے اور

ادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۬ؕ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ؕ

پکارو اللہ کو خالص کرنے والے اسکے لیے دین کو جیسا شروع کیا تمکو لوٹائے جاؤ گے

اے نبی کریم آپ کہہ دیجیے کہ میرے رب نے تو مجھے فرما دیا ہے کہ انصاف کرو۔ توحید کرو لا الٰہ الا اللہ کہو اور سیدھا کرو اپنا منھ یعنے قبلہ رُو ہو جاؤ یا دل اللہ سے لگاؤ ہر نماز کے وقت یا جو مسجد اُسکے پاس ہو کسی ایک کی خصوصیت نہین اور پکارو اللہ کو اسطرح کہ سوا اُسکے دوسرا ملحوظ و مقصود نہو دین اُسی کے لیے ہو تمکو جیسا ہم نے پیدا کیا ہے یعنے شقی یا سعید ویسے ہی مروگے یا جسطرح پیدا کیا ویسے ہی مرنا بھی ہے یا اسیطرح بعد موت کے ہم اعادہ کرینگے آیت مین کئی بحثین ہین اول کہا مجاہد نے قسط یعنی عدل ہے کہا ضحاک نے مراد توحید ہے اسلیے کہ انصاف یہی ہے کہ حق کہین اور کلمۃ الحق یہی توحید ہے کہا ابن عباس نے کہ مراد لا الٰہ الا اللہ ہے جیسا کہ دوسری مقام فرمایا شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ **دوم** مسجد سے مراد ہر ایک مسجد ہے یعنے کسی مسجد کی تخصیص نہین جہان نماز کا وقت آئے بسم اللہ رو بقبلہ نماز پڑھنے لگو اور اسی کے سوید ہے کہ فرمایا لَا يَخْرُجُ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ النِّدَآءِ اِلَّا مُنَافِقٌ رواہ ابو داؤد مسجد سے بعد اذان کے نہین نکلتا مگر منافق یا وہ شخص جو کسی کام کو جاتا ہو اس نیت سے کہ پھر آئیگا یا مسجد سے نماز مراد ہے اور یہی اولیٰ ہے **سوم** خلوص اسکے مراتب متفاوت ہین سب کا خلاصہ یہ ہے (خلوص عمل) یعنی تمام افعال غیر مشروع کے لگاؤ سے پاک۔ شرک۔ کفر۔ بدعت و معاصی سے دور۔ یہ مقام تقوی ہے (خلوص امل) یعنے سوا خدا کے نہ کسی سے نفع کی امید نہ ضرر کا خوف یہ مقام طالبین کا ہے (خلوص قصد) نفس باغی ہو یا منقاد مگر غیر خدا نہ مقصود رہے نہ مراد یہ شیوہ مجاہدین کا ہے (خلوص قلب) دل ہی کسی طرف نہ جھکے شان عاشقین ہے (خلوص محض) غیر کا ذکر و لحاظ ہی نہ آئے اثر سے بحث نہ قبول سے غرض نہ اُسکے عدم سے تعلق نہ وجود سے کام ؎ بدیدار جانان زجان مشتغل + بذکر حبیب از جہان مشتغل + نہ پروائے کس شان نہ سودائے کس + نہ در کنج توحید شان جائے کس + یہ مقام صدیقین کا ہے اسی سید المخلصین امام المرسلین محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ذوق و شوق مین عرض کی اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَّمِيْنِيْ نُوْرًا وَّعَنْ شِمَالِيْ نُوْرًا وَّاَمَامِيْ نُوْرًا وَّخَلْفِيْ نُوْرًا وَّفَوْقِيْ نُوْرًا وَّتَحْتِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْنِيْ نُوْرًا رواہ بخاری ای اللہ میرے دل مین نور بھر دے میرے کان آنکھ داہنے بائین آگے پیچھے اوپر تلے نور کر دے اور مجھے نور بنا دے **ترغیب** آپ سے کسی نے پوچھا ایمان کیا ہے فرمایا اخلاص۔ اور ثوبان سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا طوبیٰ

الْمُخْلِصِيْنَ اُولٰٓئِكَ مَصَابِيْحُ الْهُدٰى تَنْجَلِيْ عَنْهُمْ كُلُّ فِتْنَةٍ ظَلْمَاءَ کی خوشخبری ہو اخلاص والون کو
وہی چراغ ہدایت ہین اُنسے ہر فتنہ تاریک نورانی ہوجاتا ہی چہارم کمایدٔ ۲ کہ بعد حکم توحید وصلوٰۃ
و خلوص تاکید و تکمیل کے لیے فرمایا کہ تمھاری ابتدا اور انتہا ہمارے ہی ہاتھ مین ہے جیسے نیست تھے ویسی
ہی ہوجاؤگے یا جسطرح بنایا تھا پھر قیامت مین زندہ کرینگے یا جیسا علم ازل مین قرار دیا ہی سعید یا شقی
انجام وہی ہوگا **پنجم** (مسائل) ۱ عدل یا توحید ۲ ہر نماز مین روبقبلہ ہونا ۳ دعا یا ذکر کرنا فرض ہے ۴ شرط یہ ہو
کہ سب امور بحالت اخلاص دین ہون یا و شرک نہو **ششم** (لطائف) شیطان نے کہا مین راہ بہکاؤنگا
فرمایا تم سیدھا کیے رہو راہ نہ بھول سکو گے اُسنے کہا چارون جانب سے حملے کرونگا فرمایا نماز ون
مین اللہ کو پکارو وہ فریادرسی کریگا مگر خالص رہنا اِدھر اُدھر دل نہ بھٹکے اُسنے کہا اکثر ناشکرے ہونگے
ارشاد ہوا انصاف چھوڑنا ناشکری منصف سے نہین ہوسکتی۔ یہ آیت گویا فریب شیطان سے بچنے کیلیے حصن حصین ہے

فَرِيْقًا هَدٰى وَفَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ؕ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا

ایک گروہ کو راہ دکھائی اور ایک گروہ ثابت ہوگئی اُنپر گمراہی بیشک اُنھون نے بنالیا

الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝

شیطانون کو دوست سوائے اللہ کے اور جانتے ہین کہ وہ راہ پر ہین

ایک گروہ وہ ہی جنھین اللہ تعالیٰ نے رہنمائی فرمائی اور ایک گروہ وہ ہے جنپر ضلالت ثابت ہوگئی اُنھون نے
شیطانون کو دوست اور حمایتی بنالیا تھا اللہ کو چھوڑکر اور زعم یہ تھا کہ وہ رو براہ ہین **ف** قرآن واحادیث مین
یہ مسئلہ مختلف مقامون پر مذکور ہوا کہین فرمایا جو ہوتا ہے علم ازل سے ہوتا ہے کہین فرمایا تم اپنے کیے کی سزا پاتے
ہو تحقیق یہ ہے کہ بیشک پیدا کرنا اور مقدر کرنا اللہ ہی کا کام ہے دوسرے کو اسمین سر مو دخل نہین مگر آدمی
کو بھی افعال اختیاریہ عطا ہوے ہین جنسے سعید یا شقی ہوجاتا ہے یہی اعتقاد ہے جملہ اہلسنت کا **ترمذی**
صِنْفَانِ مِنْ اُمَّتِيْ لَيْسَ لَهُمَا فِي الْاِسْلَامِ نَصِيْبٌ اَلْمُرْجِئَةُ وَالْقَدَرِيَّةُ دو گروہ میری
امت کے ہین جنھین اسلام سے کوئی حصہ نہین ملا ایک مرجیہ ہے جو آپ کو مجبور محض سمجھے ہوے ہین جیسے جماد
دوسرا قدریہ ہے جو آپ کو بعض افعال کا خالق بھی جانتے ہین **ترمذی** عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ نکلے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ہاتھ مین دو کتابین تھین فرمایا تم جانتے ہو یہ کتابین کیسی ہین ہمنے
عرض کی نہین مگر آپ ہمکو بتادین جو کتاب داہنے ہاتھ مین تھی اُسکے نسبت فرمایا یہ کتاب رب العالمین کیطرف سے ہی اسمین
نام ہین اہل جنت کے اور اُنکے آبا و اجداد و قبائل کے اور آخر مین میزان دیدی گئی ہے کہ نہ کم ہوسکے
نہ زائد اور بائین ہاتھ والی کو فرمایا اسمین نام دوزخیون کے ہین صحابہ نے عرض کی پھر عمل سے فائدہ ارشاد ہوا

اعمال درست کرو اور حق سے نزدیک ہو جنت والے کا خاتمہ جنتی کام پر ہوتا ہے اور دوزخ والے کا خاتمہ دوزخی کام پر ہوتا ہے چاہے وہ جو کچھ عمل کرتا رہے پھر آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ تمہارا رب فارغ ہو گیا ایک گروہ جنت مین اور ایک دوزخ مین کبیر ابن عباس نے کہا کہ ایام جاہلیت مین بعض قبائل عرب برہنہ طواف کرتے رات کو عورتین دن کو مرد اور سمجھتے کہ یہ لباس جسمین گناہ بھی کیے ہین قابل طواف بیت اللہ نہین یا کپڑون کیطرح گناہ اتر جائینگے اور ایام حج مین کھانا کم اور روغن ترک کرتے صحابہ نے کہا ہم اس تعظیم کے زیادہ حقدار ہین

یٰبَنِیْۤ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا وَ لَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ

اے اولاد آدم لے لیو لباس اپنے وقت ہر نماز کے اور کھاؤ اور پیو اور نہ صرف بیجا کرو بیشک وہ نہین دوست رکھتا فضول خرچون کو

یا بنی آدم عام ہے مگر آیات سابقہ و لاحقہ اور لباس شیطان کو اس انعام سے محروم کرتے ہین صرف مومنین بطور حقیقت قاصرہ مراد ہین یا مطلب یہ ہی کہ ایمان لاؤ پھر یہ احکام مانو بہر حال کفار مخاطب بجزئیات نہین (احمدی) **زینت** یہ مجمل ہے اسلیے کہ اختلاف طبائع و بلاد و زمان و حالات سے کیفیت زینت مین اختلاف فاحش ہو جاتا ہے پس سوائے محرمات وہ تمام امور جسے شرع نے بیان کیا یا جو عرف مین باجماع مسلمین قرار پائین زینت ہین ادنے درجہ زینت یعنی لباس بقدر ستر عورت فرض اور اس سے زائد مستحب و اولی و مباح ہوگا اس لیے مفسرین اور فقہا نے زینت سے لباس مراد لیا جیسا کہ مذہب ہے صاحب ہدایہ وغیرہ کا **مسجد** کنایہ ہے نماز سے اور یہی ظاہر ہی اور تفسیر احمدی و معالم وغیرہ مین ہی لکھا ہے بطور اطلاق ظرف مظروف پر **اسراف** صرف بے اندازہ و بے محل پس اندازہ شرعی کی مخالفت حرام اور اندازہ عقلی کی مخالفت مضر مصالح اور اندازہ عرفی کے مخالفت موجب تضحیک ہے بہر حال ہر اسراف امر خبیث و رکیک ہے **حاصل** اے لوگو نماز کے وقت اپنے پہنے وہ لباس جو تم پر جائز کیے گئے ہین کھاؤ اور پیو پاک چیزین اور بے محل و بیجا صرف نہ کرو اللہ تعالی فضول خرچ کو دوست نہین رکھتا **مسئلہ** نماز مین پوشاک نفیس و باوقعت پہننا یا اور قسم کی زینتین جو خلاف اولی نہ ہون کرنا اولی ہے بوجہ رعایت معنی زینت کے اور کہا گیا کہ مسواک اور خوشبو اور شانہ و روغن سر وغیرہ داخل زینت ہے **مسئلہ** بقدر ضرورت کہ مر نہ جائے کھانا واجب اور بغرض حصول قوت اطاعت مستحب و بغرض تلذذ و پرے شکم و مصالح معاش مباح و جائز اور اس سے زیادہ اسراف مضر منع ہے **مسئلہ** ستر عورت نماز مین فرض ہے

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِیْنَةَ اللّٰهِ الَّتِیْۤ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَ الطَّیِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ؕ

کہدیجیے کسنے حرام کی زینت اللہ کی جو نکالی واسطے اپنے بندون کے اور پاک چیزین رزق سے

قُلْ هِیَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا خَالِصَةً یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ كَذٰلِكَ

کہدیجیے یہ واسطے انکے ہے جو ایمان لائے حیات دنیا مین خالص ہی روز قیامت مین اسیطرح

آپ کہ دیجیے وہ زینت جو اللہ نے اپنے بندون کے لیے بنائی اور اسکے پیغمبر نے تفسیر وتوضیح فرمائی کسنے حرام کی

نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝
ہم بیان کرتے ہین آیتین قوم دانا کے لیے

اور وہ پاک چیزین جو تم کو تعلیم پیغمبر و تقریر علما معلوم ہو چکی ہین اللہ تعالی نے تمھارے کھانے پینے کو پیدا کین کسنے حرام کین آپ کہ دیجیے کہ اس زینت اور رزق طیب کا مومنین کو دنیا مین استحقاق ہے مگر قیامت مین مخصوص ہوگا کفار شریک نہو سکین گے ہم اپنی آیتین یون ہی مختلف طور پر بیان کرتے ہین اُسکے لیے جو سمجھتے ہین **ف** ۱ معلوم ہوا کہ زینت شرعی و لذائذ طیبات حلال جنکی تفصیل گذر گئی ہے بدون کسی کراہت کے ہمارے لیے جائز ہین انکا حرام کرنا منع ہے ۲ کفار دنیا مین مال و جمال مین مومنین کے شریک ہین اسلیے نہین کہ اسلام کو تمول خوش عیشی لازم وضرور اور کافر محروم و مہجور رہو البتہ آخرت مین یقینی مومنین کے لیے مخصوص ہونگی **درمنثور** کہا ابن عباس نے کہ مجھے حضرت علی نے ابن الکوا کے پاس بھیجا مین باریک تفصیل ور حلہ پہنے تھا وہ کہنے لگا تم ابن عباس ہو اور ایسے کپڑے پہنے ہو مین نے کہا پہلا امر جسمین مین تجھسے خصومت کرون یہی ہے اور یہ آیت پڑھکر اُنھین الزام دیا اور دوسری روایت مین ہے کہ کہا مین نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نہایت نفیس حلہ پہنے تھے۔ اور کہا ابن عمر نے آپنے فرمایا کہ نماز مین دو نون کپڑے پہن لیا کرو اللہ تعالی زیادہ مستحق ہے کہ اُسکی حضوری کے لیے زینت کیجاے **ف** اچھے کھانے پینے اور بعیش فراغت بسر کرنے کا جو اسکو آیت سے نکلتا ہے لیکن نہ اس التزام سے کہ واجب و سنت سمجھا جاے اور نہ اسقدر کہ اسراف ہو بلکہ ایسا درجہ توسط ملحوظ رہے کہ یہ اشیا حرام کی صورت مین نظر نہ آئین۔ اسلیے کہ دائما طالبان خدا انسے دور رہے ہین اور بحث اسکی صفحہ ۴۸۵ جلد اول مین گذری

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ
کہ دیجیے نہین حرام کین ہمارے رب نے مگر بے حیائیان جو ظاہر ہون اُنسے اور جو چھپی ہون اور گناہ اور سرکشی بدون
الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝
حق کے اور یہ کہ شریک کرو ساتھ اللہ کے اُسے کہ نہین اُتاری ساتھ اُسکے حجت اور یہ کہ کہو اللہ پر وہ کہ نہین جانتے تم

آپ کہ دیجیے کہ میرے رب نے بیحیائی حرام کردی کھلی ہو یا چھپی اور گناہ حرام کردیے صغیرہ ہون یا کبیرہ اور یہ حرام کردیا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک گردانین اور اُسکے لیے کوئی دلیل وحجت ہم پر نازل نہ ہوئی ہو اور یہ کہ اپنی گرہ سے گڑھکر اللہ تعالی پر وہ باتین بنالین جو نہ جانتے ہون **فواحش** جمع فاحش بمعنے بیحیائی کہا گیا فحش زبانی گناہ اور اثم ہاتھ پانون کے گناہ **معالم** فحش زنا **تیسیر** عرب چھپے زنا کی پروا نہ کرتے کھلے ہوے کو عیب جانتے کبیرہ فحش گناہ کبیرہ **ف** فحش ہر ایسا گناہ جو قطع نظر شرع کے مہذب شرفا کے نزدیک بھی شرمناک ہو اور ظاہرے

معالم کہا ابن عباس نے کہ اجل سے مراد عذاب ہے یعنی ہر امت عاصی کے عذاب کا ایک وقت مقرر ہے اور کہا گیا کہ مراد موت ہے یعنی ہر شخص کے لیے وقت موت مقرر ہے یا ہر گروہ کے لیے ایک مہلت کا زمانہ ہے انکے بعد دوسرے لوگ آتے ہیں یا ہر شخص کے مرنے کا وقت معین ہے پھر جب انکا وقت آجاتا ہے تو نہ دیر کر سکتے ہیں نہ جلدی یعنے وقت ٹل نہیں سکتا **وہم** تاخیر نہ ہونا ظاہر ہے مگر وقت معین آجانے بعد تقدیم کیونکر ہوگی **کبیر** اجل آجانے سے مراد قریب آجانا ہے دوسرے معنی تقدیم کے یہ ہیں کہ وقت معین سے کچھ پہلے ہو اور فرمایا فخر المشائخ مولانا ابو الحسنات رحمہ اللہ نے بوقت درس کہ جزا محذوف ہے یعنی جب وقت آگیا کام تمام ہوا اور لا یستاخرون سے دوسرا جملہ ہے یعنے نہ وقت آنے پر ٹھہر سکتے ہیں نہ وقت سے پہلے مر سکتے ہیں یا یہ کہ لا یستاخرون پر جملہ تمام ہوا جب حکم آگیا دیر نہیں ہو سکتی اور لا یستقدمون دوسرا جملہ ہے یعنے موت سے سبقت بھی نہیں ہو سکتی یہ جملہ جزا نہیں ہوگا۔

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ

اے اولاد آدم اگر آئیں تمھارے پاس پیغمبر تم ہیں سے بیان کریں تپر آیتیں میری پس جو ڈرے اور اصلاح کرے نہیں خوف ہے

عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ

انپر اور نہ وہ رنج کھائیں اور جنھوں نے جھٹلایا ہماری آیتوں کو اور تکبر کیا ان سے وہی صاحب

النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

نار کے ہیں وہ اسمیں ہمیشہ رہینگے

اے لوگو اگر تمھارے پاس ہمارے پیغمبر آئیں اور ہمارے احکام بیان کریں پس جو انکی تعلیم وہدایت سے متقی وصالح بن جاوے اسپر کوئی خوف اور رنج نہیں اور جو ہمارے احکام وآیات کو جھٹلائے اور تکبر اور خودرائی کرے وہ دوزخ والے ہیں اسمیں ہمیشہ رہینگے **ف** یہ امر تمام ہو گیا یعنے پیغمبر آئے اور سعادتمندوں نے مانا بدنصیبوں نے غلط جانا۔

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ۭ اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ

پس کون ظالم زیادہ اس سے کہ باندھے اللہ پر جھوٹ اور جھٹلائے آیتوں کو اسکی وہ ہیں کہ پہونچیگا انکو حصہ انکا

الْكِتٰبِ ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْٓا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ

کتاب سے یہانتک جب آئے انکے پاس فرستادے ہمارے وفات دیتے ہیں انکو کہتے ہیں کہاں ہیں وہ کہ تھے تم پکارتے

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ۝

سوائے اللہ کے بولے کھوگئے وہ ہمسے اور گواہی دی جانو نپر اپنی کہ وہ تھے کافر

معالم کتاب سے مراد لوح محفوظ یا تقدیر **وہم** کفار کی تخصیص کیا ہے ہر شخص کو اسکا حصہ جو تقدیر میں ہے ملتا ہے **دفع** سوال یہ کہ انکو راحت وغیرہ سے یہی حصہ ہے اور کچھ نہیں ہے ممکن ہے کہ مراد نصیب سے عوض اعمال ہو یعنے جو سزا جس عمل کی لوح محفوظ میں معین ہے انکو پوری ملیگی بخلاف مومنین کے کہ انکے لیے عفو ترحم غالب ہے

وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِيْنَ

اور نہ داخل ہونگے وہ جنت میں یہانتک کہ در آئے اونٹ ناکے مین سوئی کے اور ایسے ہی بدلا دیتے ہم گناہ گارونکو

جو اللہ کے آیات و احکام جھٹلاتے ہین اور اسکی اطاعت و تسلیم سے استکبار کرتے ہین اُنکے لیے آسمان کے دروازے نہ کھلینگے یعنے برکات و قبول اُنکو نصیب نہ ہو گی اور وہ جنت مین نہ داخل ہونگے جبتک اونٹ سوئی کے ناکے مین نہ سما جائے یعنی جسطرح یہ امر خلاف عقل ہے کفار کا جنت مین جانا مخالف نقل ہم ایسی ہی سزا دیتے ہین مجرمین کو مسئلہ آسمان مین دروازے ثابت ہین درمنثور مہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کافر کی موت آتی ہے آسمان سے سیاہ رنگ ملائکہ آکر اُسکے گرد بیٹھ جاتے ہین اور ملک الموت سرہانے ہوتے ہین اور کہتے ہین اے روح خبیثہ نکل اللہ کے غضب اور عذاب کی طرف روح جسم مین منتشر ہوتی ہے اور فرشتے رگ رگ سے نکال کر بدبودار چیزون مین رکھکر آسمان کی طرف لے چلتے ہین فرشتون کے جس گروہ پر اُس روح کا گذر ہوتا ہی وہ کہتے ہین کون ہی یہ روح خبیث ملائکہ ہمراہی نام مع ولدیت بتاتے ہین اسیطرح آسمان اول تک جاکر دروازہ کھلواتے ہین مگر دروازہ نہین کھلتا۔ پھر حضور نے یہ آیت پڑھی لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَاۗءِ اور فرمایا کہ حکم ہوتا ہے کہ اسکا نام دفتر سجین مین رکھو پھر وہ روح آسمان سے پھینکدیجاتی ہے اور یہ آیت پڑھی مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاۗءِ جسنے اللہ سے شرک کیا گویا آسمان سے گر پڑا اور سدی سے مروی ہے کہ کافر کی روح فرشتے آسمان کیطرف اچھالدیتے ہین وہان سے زمین پر پھینکدیجاتی ہے ایسے ہی پھر ہوتا ہے اور مومن کی روح کمال احترام و اعزاز آسمان پر لیجاتے ہین دروازہای آسمان کھولے جاتے ہین جو فرشتہ ملتا ہے اُسے مرحبا اور مبارکباد دیتا ہے صلوۃ بھیجتا ہے اسکی خوشبو پھیلجاتی ہے آخر کار یہ بندہ امیدوار بحضور شاہنشاہ غفار پیش کیا جاتا ہی بعد عطیات فراوان و عنایات بے پایان ارشاد ہوتا ہی ہمارے بندے کی روح زمین مین لیجاؤ جسنے اسے مٹی سے بنایا اُسی سے اُٹھائینگے ابن کثیر جمل اونٹ اور ابن عباس سے ایک روایت مین جُمّل یعنی رسن گندہ ہے

لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ

واسطے اُنکے دوزخ سے بچھونا ہی اور اوپر اُنکے اوڑھنا اور ایسے ہی بدلا دیتے ہین ہم ظالمون کو

یعنے کفار کے تلے فرش آتشین اور اوپر لحاف آتشین دوزخ کا ہوگا اور ظالمون کی یہی سزا ہی درمنثور آپنے فرمایا کہ کافر کی قبر مین دو تختیان آگ کی ہونگی ایک اوپر دوسری تلے اوپر کی تختی دبائی جائیگی تلے کی تختی اٹھائی جائیگی

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا

اور جو لوگ ایمان لائے اور کیے کام نیک نہین تکلیف دیتے ہم کسی جان کو مگر

وُسْعَهَآ ۚ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ وَنَزَعْنَا

بقدر اسکی وسعت کے | وہی | اصحاب | جنت ہیں | وہ | انمیں | ہمیشہ رہینگے | اور نکالدیا

مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ

جو کہ سینوں میں انکے تھی | رنجش | جاری ہیں | تلے | انکے | نہریں ہیں

مومن صالح جنتی ہیں وہ جنتون میں ہمیشہ رہینگے جنکے تلے نہرین بہ رہی ہین اللہ تعالی نے انکے دلون سے رنج حسد کینہ نکالڈالا اور اللہ کسی کو طاقت سے بڑھکر تکلیف نہین دیتا بخاری ہے جب مومنین آگ سے نجات پائینگے تو ایک پل پر روکے جاینگے جو دوزخ و جنت کے درمیان ہوگا یہان باہمی قصاص ہو جائیگا۔ اور بالکل پاک وصاف ہوکر جنت مین آئینگے ابن کثیر سدی نے کہا جب جنت کی طرف چلینگے جنت کے دروازے پر ایک درخت پائینگے اسکی جڑ مین دو نہرین ہین ایک نہر کا پانی پئین گے انکے دلون سے غل یعنے رشک حسد کینہ اسباب عداوت آپس کی رنجش سب نکلجائے گی اسے شراب طہور کہتے ہین اور دوسری نہر مین نہائین گے جس سے انکے چہرون پر جنت کی تازگی نازو نعمت کی شادابی آجائیگی پھر نہ کبھی میلے کچیلے ہون گے نہ بال الجھین گے کہا حضرت علی نے یہ آیت ہم اہل بدر کے حق مین نازل ہوئی ہے اور آپہی سے منقول ہے کہ فرماتے تھے مجھے امید ہے کہ ہم اور عثمان اور طلحہ اور زبیر اس آیت کے مصداق ہون گے یعنی عارضی مخالفت جو برائے نام آگئی ہے نکل جائیگی آیت مین مباحث ہین **اول** لاتکلف جملہ معترضہ ہے چونکہ ایمان اور عمل کے مراتب متفاوت اور انسان فہم و قوت وہمت مین غیر مساوی ہے اسلئے تسکین فرمائی کہ ہر شخص سے مطالبہ مواخذہ اسکی وسعت یعنی قوت متوسطہ کے موافق ہوگا نہ بیش نہ کم مثلاً علما کو تفصیلی ایمان بدلائل و براہین چاہیے عوام کو کلمۂ طیبہ کافی ہے علما کو فہم معانی اہل باطن کو حضور قلب نماز مین شایان ہے عوام کو ارکان مع شروط کا ادا کرنا ہی بہت یا وہ معافی ہے **مسئلہ** وسعت مجمل ہے پس اندازہ شرعی اسکی تفسیر ہے جس تفصیل و تقسیم سے احکام منقول ہین انکی نسبت عذر تکلیف زائد فضول ہے مقبول ہے جو منقول ہے **دوم** جبریہ کا رد ہے کہ وہ آپکو مجبور محض قرار دیتے ہین پس تنگی وسعت مین کچھ بھی نہین لازم تھا کہ تکلیف جائز نہوتی حالانکہ بالاتفاق تکلیف ثابت مسلم اور قدریہ کو بھی کچھ فائدہ نہوگا اسلیے کہ ممکن ہے کہ وسعت مطلق اسی افعال اختیاریہ اور اعمال کسبیہ کا نام ہو جسکے اہل سنت معتقد ہین **سوم** ونزعنا اسلیے فرمایا کہ وہم ہوسکتا تھا اگر جنت مین مراتب مساوی تھے تو مرتاضین کو افسوس ہوگا اور مدارج متفاوت ہین تو ادنی کو اعلی پر حسد ہوگا دوجہان کا معاملہ دنیا کا تو دیکھہ نہ سکے وہ انکی فضل کب پسند آئیگا لہذا فرمایا ایسے خیال وہان آہی نہ سکینگے **وہم** عقل نہین قبول کرتی کہ آدمی کسی کو اپنے سے اچھا دیکھکر تمنا نہ کرے دل مین قلق نہو **دفع** بالتجربہ ثابت ہے کہ کمالات کمال تلذذ ادمی کو کچھ بھی یاد نہین آتا تو شراب جنت کی مست نغمات باقیہ سے سیر چشم ادھر ادھر کب نظرڈالنے لگے تھے اکثر

محبوب و دوست کی ترقی دل خوش کرتی ہے جیسا باپ بیٹے کو اپنے سے اچھا ہو جانا پسند کرتا ہے اور جنتی بھی باہم
دوست ہو جاینگے بہ حسد اور لوازم بشریت نہین صلحا و علماے سابقہ پچھلے کبھی حسد نہین کرتے بلکہ معتقد و دعاگو ہین
ابن کثیر ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر جنتی اپنا ٹھکانا دوزخ مین
دیکھیگا اور یہ نجات اسکے حق مین موجب شکر عظیم ہوگی اور دوزخی اپنا گھر جنت مین دیکھکر حسرت کریگا اور جنتی کہین گے

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَانَا لِهٰذَا ۚ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ

اور بولے سب تعریف ہے اللہ کو جسنے ہدایت کی ہمکو اسطرف اور نہ تھے ہم کہ راہ پاتے اگر نہ راہ دکھاتا ہمکو اللہ البتہ

جَاءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۖ وَنُودُوا أَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ

لائے تھے پیغمبر ہمارے رب کے امر حق اور پکارے گئے کہ یہ جنت ہے وارث ہوئے تم اسکے بسبب اسکے کہ تم کرتے تھے

اور اہل جنت کہینگے الحمد للہ کہ ہمین جنت کی طرف رہنمائی فرمائی اور ہمکو یہ نعمت ہرگز نصیب نہ ہو سکتی اگر اللہ تعالی
رہنمائی نہ فرماتا بیشک ہمارے رب کے پیغمبر امر حق لائے تھے اسی حمد و ثنا مین حق سبحانہ تعالی یا اسکے ملائکہ پکارینگے
اے جنتیو یہ جنت ہے اب تم اسکے وارث بنا دیے گئے ہمیشہ رہو گے زوال و اخراج نہین اور یہ عوض ہے ان کا
جو تم دنیا مین کرتے تھے مسلم آپنے فرمایا پکارنے والا پکاریگا تم سلامت رہو گے بیمار نہ ہو گے زندہ رہو گے
موت نہ آے گی جوان بنے رہو گے بڑھے نہو گے ہمیشہ ناز و نعمت مین رہو گے مایوس نا امید نہو گے

وَنَادَىٰ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابَ النَّارِ أَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا

اور پکارے جنت والے آگ والونکو کہ تحقیق ہمنے تو پایا جو وعدہ کیا ہمسے ہمارے رب نے سچ

فَهَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ۖ قَالُوا نَعَمْ ۚ فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ أَنْ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى

کیا پایا تمنے جو وعدہ کیا رب نے تمھارے حق بولے ہان پھر پکارا پکارنیوالا انکے بیچ یہ کہ لعنت اللہ کی

الظَّالِمِينَ ۝ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا ۚ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ كَافِرُونَ ۝

ظالمون پر جو روکتے تھے راہ سے اللہ کی اور ڈھونڈھتے راہ کجی سے اور وہ آخرت سے انکار کرتے تھے

وقف لازم

بعد اطمینان و استقرار جنت والے دوزخیون سے کہینگے ہمسے جو ہمارے رب نے وعدہ کیا تھا ہمنے اسکو
حق و راست پایا کیا تم نے بھی اپنے رب کا وعدہ حق پایا بولے ہان پھر ایک فرشتے نے پکار کر مطلع کر دیا پھٹکار ہو ان
ظالمون پر جو اللہ کی راہ سے روکتے تھے اور کجی کے جویا رہتے تھے اور قیامت سے انکار کرتے تھے ف ظاہر یہ ہے کہ لعنت انکے
لیے خاص ہے جو کافر تھے اور مسلمان دوزخی اس سے محفوظ ہین اسلیے کہ آخر مین جو وصف مذکور ہین وہ خاص کفار کے ہین

وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ ۚ

اور درمیان مین انکے پردہ ہے اور اعراف پر کچھ مرد ہونگے پہچانتے ہین سب کو چہرے سے انکے اور

وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ ۝

پکار دینگے جنتیون کو کہ سلام ہو تمپر وہ ابھی داخل نہین ہوے جنت مین پر وہ امیدوار ہین

اور ما بین جنت اور دوزخ کے ایک حجاب ہوگا اور اعراف پر کچھ مرد ہون گے کہ اہل جنت کو رخسار نورانی اور اہل نار کو رنگ ظلمانی سے پہچانتے ہون گے پھر وہ اہل جنت سے کہین گے تم پر سلامتی ہو اور ابھی یہ لوگ خود جنت مین داخل نہین ہوے مگر امیدوار ہین **حجاب** پردہ معالم و ابن کثیر مین ہے کہ حجاب وہ دیوار ہے جو پل صراط پر منافقین مجرمین و صلحاے مومنین کے درمیان مین حائل کی جائے گی جسکی نسبت قرآن مین فرمایا کہ باطن اُسکا جانب بہشت و ظاہر اُسکا بسمت دوزخ ہوگا اور اُس مین ایک دروازہ ہے **اعراف** جمع عرف بمعنے مکان بلند اسکا نام اعراف اسلیے رکھا کہ اہل اعراف جنتی اور دوزخی دونون کو پہچانین گے پھر اسمین اختلاف ہے اکثر کے نزدیک وہی دیوار جسکا ذکر کیا گیا باعتبار حائل و فاصل ہونے کے حجاب ہے اور باعتبار ارتفاع و محل معرفت ہونے کے اعراف ہے اور درمنثور مین ہے کہ کہا سعید بن جبیر نے کہ وہ پہاڑ ہے کہا ابن لہیعہ نے وادی عمیق ہے وہ پہاڑ کی پشت پر اور کہا انس بن مالک نے کہ اعراف جنت کی دیوار ہے ہر ایک کا ثبوت اخبار و روایات سے درمنثور اور ابن کثیر وغیرہ مین موجود ہے بدور سافرہ مین اصحاب اعراف کی بارہ قسمین کی ہین اور **نوع اول** وہ لوگ ہین جنکے گناہ دخول جنت سے اور نیکیان دخول دوزخ سے مانع ہین ۱؎ وہ ہین جنکی برائیان اور بھلائیان مساوی ہین ۲؎ وہ شہید مقتول جنہون نے والدین کی عدول حکمی کی ہو ۳؎ وہ لوگ جو صغیرہ گناہ کرتے ہین اور کوئی تکلیف دنیا مین ایسی نہ اُٹھائی کہ اُنکے گناہون کا کفارہ ہو جاتی ۴؎ وہ اہل قبلہ جنسے نہایت قبیح گناہ ہوئے ۵؎ ولد الزنا ۶؎ **نوع دوم** نہایت اعلی درجے کے لوگ ہین ۱؎ فقہاے صالح ۲؎ شہید ۳؎ فضلاے امت ۴؎ عادل و متقی ۵؎ انبیا علیہ السلام ۶؎ وہ ملائکہ جو اعراف کے موکل ہین ۷؎ حضرت عباس و حمزہ و علی و جعفر رضی اللہ عنہم یہ اسلیے وہان ٹھہرائے جائینگے کہ بہشتیون کو مبارکباد دین اور جہنمیون کو بداعمالی کی نتائج یاد دلائین **ف** قرائن بھی مختلف ہین اول کلمہ رجال بغرض تعظیم و تخصیص ہے ورنہ گناہگارون کو مین مرد اور عورتین دونون ہین درمنثور مین ابو مجلز نے اسی بنا پر کہا کہ ملائکہ ذکور ہین اللہ تعالی نے انکو رجال فرمایا اور اگلی آیت مین انکے حق مین لاخوف علیہم ولاہم یحزنون وارد ہے پس معلوم ہوا کہ اصحاب اعراف خواص عباد سے ہین دوم یہ ارشاد کہ ۱؎ ہنوز جنت مین داخل نہین ہوے ۲؎ امیدوار ہین ۳؎ اہل نار کو دیکھکر پناہ مانگتے ہین ۴؎ اور دوزخ کا خوف ہے انبیا و اکابرین کی شان کے خلاف ہے گو وہ کسی خدمت و انتظام پر متعین ہون مگر بعد مغفرت خوف نہین رہ سکتا اور ملائکہ تو بالکل اس سے بری ہین اور روایات متعددہ اسی کے شاہد ہین کہ اہل اعراف نوع اول سے ہین اور اسی قول کو ترجیح دی سیوطی نے بدور سافرہ مین اور جواب رجال کا

اگرچہ مفسرین نے ذکر نہین کیا مگر دو طرح پر ہے ممکن ہے کہ رجال سے صرف ملائکہ اور صلحا مراد ہون جو بغرض معائنہ وہان ہون اور دوسرے لوگ بھی بغرض حساب بحالت تذبذب روکے جائین تو ممکن ہے رجال مین تغلیبا عورتین بھی داخل ہون یا عورتین اہل اعراف سے نہون اور خنثی مفید تقلیل ہو واللہ اعلم بالسید و رغب حق سبحانہ تعالی تمام بندون کا فیصلہ کر چکے گا اہل اعراف سے کہیگا کہ تمھاری نیکیون نے دوزخ سے تو بچایا مگر برائیون نے بہشت سے بھی محروم رکھا سیا آزاد کردہ حضرت شاہنشاہی و مغفور بارگاہ الٰہی ہو در منثور میں ہے ایک نہر پر آوینگے اس کا نام حیات ہے دونون کنارے اسکے مرصع بدر و جواہر مٹی اسکی مشک اور کنکریان اسکی یاقوت کی اسمین نہا کر نہایت حسین و تازہ ہو جاوینگے جیسے چمکتا ہوا تارہ مگر سینون مین سفید نشان رہجائیگا انھین لوگ مساکین جنت کہینگے السید رحم حضرت حق سے ارشاد ہوگا مانگو جو چاہتے ہو جو کچھ مانگین گے اُس سے ستر حصے زیادہ عطا ہوگا

ع ۵

وَإِذَا صُرِفَتْ أَبْصَارُهُمْ تِلْقَاءَ أَصْحَابِ النَّارِ قَالُوا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ

اور جب پھرین نظرین انکی طرف اہل نار کی بولین اے رب ہمارے نہ کر ہمکو ساتھ قوم ظالم کے

پھر جب اعراف والے دوزخیون کے حال تباہ و سیاہ دیکھین گے کہینگے اے پروردگار تو ہم کو اُس ظالم قوم سے نہ بنا ہمین دوزخ سے بچا **ف** چونکہ بعد مغفرت خوف نرہے گا اسلیے کہ بہشتیون پر رنج حسرا ہے اور خوف اصل ملال اس سے معلوم ہوا کہ اہل اعراف خواص عباد سے نہین۔

وَنَادَىٰ أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ رِجَالًا يَعْرِفُونَهُم بِسِيمَاهُمْ قَالُوا مَا أَغْنَىٰ عَنكُمْ

اور پکارا اصحاب اعراف نے ان مردونکو کہ پہچانتے تھے انکو صورتون سے کہتے تھے نہ کام آیا تمھارے

جَمْعُكُمْ وَمَا كُنتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ ○ أَهَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ أَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللَّهُ

جمع کرنا تمھارا اور وہ کہ تھے تم برائی کرتے کیا یہی ہین وہ کہ قسم کھاتے تھے تم نہ ہو گا انکو اللہ

بِرَحْمَةٍ ۚ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَا أَنتُمْ تَحْزَنُونَ

رحمت داخل ہو جنت مین نہ خوف تمپر اور نہ تم رنج کھاؤگے

اعراف والے اُن دوزخیون کو جنھین وہ صورت مکروہ اور حالت زبون سے پہچانتے تھے پکارینگے اور کہینگے تمھارا مال اہل و عیال کچھ کام نہ آیا تمھین اس تکبر اور خودپسندی نے دوزخ سے نہ بچایا اور ضعفاے مومنین و صلحاے مساکین کی نسبت کہین گے کیا وہی ہین جنکے حق مین تم قسمین کھا کر کہتے تھے کہ اللہ کی رحمت انپر نہو گی معالم کا کلبی نے اعراف والے دیوار پر سے پکارینگے ای ولید بن المغیرہ ای ابوجہل ای فلان اے فلان تمھاری سرکشی کیا ہوئی پھر دیکھینگے کہ جنت مین سلمان و صہیب و بلال و خباب وغیرہ رضی اللہ عنہم کو جنھین بوجہ فقر و مسکنت کفار و سلیل و خوار جانتے تھے سو جود ہین فرشتے اہل اعراف سے کہین گے جنت مین چلے جاؤ تم پر کچھ خوف و غم نہین اور رنجیدہ

کہ دوزخ والے اُن سے کہین گے کہ وہ تو بہشت مین گئے تم کیا کہتے ہو تم خود نہین جانے پاسے جب اسطرح عار دلائین گے اور قسمین کھائینگے کہ یہ لوگ بھی جنت مین نہ داخل ہون گے فرشتے کہینگے کہ تم جنت مین سب سے مو چھر کے چلے جاؤ۔ کفار کے دل ہر طرح سے جلاو۔

وَنَادٰۤی اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِیْضُوْا عَلَیْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ

اور پکارا اصحاب نار نے اصحاب جنت کو یہ کہ بہاؤ ہمپر کچھ پانی یا وہ کہ دیا تمکو اللہ نے

قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَی الْكٰفِرِیْنَ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ

بولے بیشک اللہ نے حرام کر دیا اُسے کافرون پر جنھون نے بنا لیا دین اپنا کھیل تماشا اور دھوکے مین ڈالا انکو

الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا فَالْیَوْمَ نَنْسٰىهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ یَوْمِهِمْ هٰذَا وَمَا كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یَجْحَدُوْنَ

زندگی دنیاوی نے پس آج ہم بھلاتے ہین انکو جسطرح بھولے وہ ملنے کو اسدن کے اور جیسا کہ تھے آیتون سے ہماری انکار کرتے

پھر دوزخی پکارینگے اے جنت والو جو اللہ نے تمھین عنایت فرمایا پانی اور میوہ وغیرہ اُنمین سے کچھ ادھر بھی پھینک دو جنت والے جواب دینگے اللہ نے اِسے دوزخیون پر حرام کر دیا جو لہو و لعب اپنا دین سمجھے اور زندگی فانی پر اعتماد کیا **معالم** جب دوزخی اعراف والون کو جنت مین جاتے دیکھین گے امیدوار ہون گے اور کہینگے اے اللہ ہمارے دوست و اقارب جنت مین ہین ہم کو اجازت ملے کہ ہم اُنھین دیکھین اجازت ملیگی پھر یہ سوال کرینگے اے پرانے دوستو اے عزیزو آج کچھ ہمین بھی دو ارشاد ہو گا انکو جواب دو بہشتی کہینگے کہ یہ نعمتین تو تمپر حرام ہین۔ حضرت بے نیاز سے ارشاد ہو گا پس ہم بھی آج اُنکو بھلائے دیتے ہین جسطرح وہ دنیا مین اِس دن کو بھلائے تھے اور ہمارے احکام و آیات کی فکر نہ کی **درمنثور** دوزخ مین کنوئین ہین جنکی گہرائی اسقدر ہی کہ ستر برس تک اندر چلا جائے اور تہ تک نہ پہونچے اُسمین جو ڈالا جائیگا وہ بھلا دیا جائیگا **ترغیب** سوید بن غفلہ سے مروی ہے کہ جب حق سبحانہ تعالی کسی بندے کو بھلانا چاہے گا تو ایک صندوق آتشین اُسکے قد کے برابر بنوا کر اسمین بند کریگا اور آگ کا قفل لگا کر اُسے دوسری صندوق آتشین مین رکھکر آگ جلا دینگے پھر اسمین بھی آگ کا قفل لگا کر آگ مین پھینک دینگے **وہم** حق سبحانہ تعالی کو نسیان سے واسطہ **دفع** نسیان سے مراد یہ ہے کہ رحمت سے یاد نہ فرمائینگے نہ یہ کہ بھول گئے اور وہ غایب و غیر معلوم ہو گیا **ربط** اس عبرتناک بیان کے بعد پھر تعلیم و نصیحت شروع فرمائی تاکہ قلوب غلامان بارگاہ شدت ہیبت سے شق نہو جائین کچھ تسکین پائین۔

وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰی عِلْمٍ هُدًی وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۝ هَلْ

اور بیشک لائے ہم انکے پاس کتاب بیان کیا اُسے ایک بڑے علم پر ہدایت ہے اور رحمت قوم مومن کے لیے نہین

يَنظُرُونَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ ۚ يَوْمَ يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ

انتظار کرتے ہین مگر تاویل کا اُسکی جسدن آجائیگی تاویل اُسکی کہینگے جو بھول گئے اُسے پہلے سے بیشک

جَاءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۚ فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَاءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَا اَوْ نُرَدُّ

لائے پیغمبر ہمارے رب کے حق پس کیا ہے واسطے ہمارے کوئی سفارشی کہ سفارش کرے ہماری یا پھیر دیجائین ہم

فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ۚ قَدْ خَسِرُوْا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝

پھر کرین سوای اُسکے کہ تھے ہم کرتے بیشک نقصان یا جانون کو اپنی اور کھو گیا اُنسے جو تھے بہتان باندھتے

ع ۶

اے لوگو اس مین کوئی شبہ نہین کہ ہم نے تم کو وہ کتاب عطا فرمائی جسمین ایک علم اور حق کی ساتھ ضروری امرون کی تفصیل کردی گئی در آنحالیکہ وہ قرآن اور ہدایت رحمت ہے ایمان والون کے حق مین کفار اسی کا انتظار کر رہے ہین کہ اُسکی تاویل یعنی مراد و مقصود آجاے یعنی جو بیان کیا جاتا ہے وہ پیش نظر ہوجاے اور جسدن اُسکی تاویل آجائیگی اور پردے اُٹھا دیے جائینگے جو آج دنیا مین بھولے ہوے ہین کہنے لگین گے بیشک ہمارے پروردگار کے پیغمبر حق بات لائے تھے بھلا اب بھی کوئی ایسا ہے جو ہماری شفاعت اور حمایت کرے یا یہ ہو کہ ہم دنیا مین پھر بھیجدیے جائین تو جو کچھ کفر و معصیت کرتے تھے اُسکے سوا یعنی اطاعت و ایمان کے کام کرین ارشاد ہوتا ہے کہ یہ لوگ اپنی جانون کو نقصان مین ڈال چکے اب صورت سود و بہبود غیر ممکن ہے اور جو جھوٹی باتین بنائی تھین افترا اور رسول پر تہمتین لگائین تھین وہ سب باطل اور زائل ہوگئین **ربط** جب حشر و نشر کا ہنگامہ اور معاد کا ذکر ہوچکا نتائج اعمال سعید و شقی کے احوال بیان فرماے پھر ابتداے تخلیق اور دلائل ربوبیت و توحید کیطرف توجہ کی کہ جنھین انجام پر نظر ہے ڈرین اور جنھین آغاز کا تصور آے بندگی کرین فرمایا

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ

بیشک رب تمھارا اللہ ہے جسنے بنائے آسمان اور زمین چھ دن مین

بیشک رب تمھارا اللہ ہے کہ چھ دن مین زمین و آسمان پیدا کیے **وہم** آسمان سے پہلے نہ شمس تھا نہ قمر پھر رات دن کہان تھے اور کیونکر **دفع** مفسرین فرماتے ہین کہ یہ اندازہ تھا **عالم** ہر دن ایک ہزار برس کا تھا۔ عزیزی مین اور وجوہ معقول بھی مذکور ہین اور ممکن ہے کہ کہا جاے یہی رات دن تھے اسلیے کہ یہ دونون اللہ تعالی کے مخلوق ہین یہی نہین کہ انکا وجود ظل و اثر آفتاب ہو جیسا کہ بعض روایات مین گزرچکا البتہ جسطرح وجود خارجی اوصاف کا بدون ذات مشکل ہے لیل و نہار بھی آفتاب سے متعلق ہین لیکن حق سبحانہ تعالی کی حضور مین یہ وسائط و تعلقات ہیچ ہین ہم علت بدون معلول اور رہر معلول بلا واسطۂ علت حامز ہر عرض بدون جوہر اور رہر ذات بغیر صفت ظاہر ہے ہم عاجز جبکہ تصور صفات و اعراض پہ قادر ہین تو کیا وہ قادر ہنگے اضمار سے عاجز ہوگا **حکمت** ممکن تھا کہ ایک آن مین

لہ یعنی ۱۲ [illegible]

یہ سب بنا دیتا مگر اس تدریج مین متعدد فائدے تھے کہ اشیا کی خلقت مین اسباب و انتظام ملحوظ ہوئے جبکہ انتظام
عالم ایک عقلی اصول پر منظور تھا تو ابتدا اُسکے خلاف تھی معالم کہا سعید بن جبیر نے کہ اللہ تعالیٰ دفعۃً بنا سکتا
تھا مگر مخلوق کی تعلیم منظور تھی کہ ہر امر مین تدریج و ترتیب کا لحاظ رہے عزیزی یکشنبہ کو دھوان جو مادہ
آسمان ہے اور طین لیتجبو جو اصل زمین ہے پیدا فرمائی دوشنبہ کو زمین کے سات طبقے کیے سہ شنبہ کو نہرین
اور پہاڑ پیدا ہوے چہارشنبہ کو درخت اُگائے پنجشنبہ کو آسمانون کے سات طبقے بنائے جمعہ کو ستارے پیدا
کیے ملائکہ کو خدمتین سپرد کین حضرت آدم کو بنایا مگر ایک روایت مین مسلم و تاریخ بخاری وغیرہ سے ساتون دنکا
احوال منقول ہے اسطرح کہ کہا ابو ہریرہ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ نے ہفتہ کو مٹی اور
اتوار کو پہاڑ اور پیر کو درخت اور منگل کو مکروہات اور بدھ کو نور اور جمعرات کو جانور اور جمعے کے دن آدم کو
پیدا کیا یہ بظاہر قرآن سے متعارض ہے قرآن مین چھ دن اور حدیث مین سات دن مذکور ہین کہا حافظ ابن کثیر نے کہ
اس حدیث کے راویون کے حافظے مین کلام ہے اور یہ کہ ابو ہریرہ نے کعب احبار سے نقل کی ہوگی مگر شاہ صاحب
نے عمدہ جواب دیا کہ چھ دن مین تمام عالم کی پیدائش کا ذکر ہے اور حدیث مین صرف زمینی اشیا کے پیدا کرنے کا ذکر
ہے جو بعد تخلیق و ترتیب و تدریج سے پیدا ہوئی ہین پس آیت و حدیث مین کوئی خلاف نہین تمہید حضرت حق سبحانہ تعالیٰ
کے صفات علیہ مختلف انواع مین جلوہ گر ہین بعض وہ ہین جنکا انکار اپنی ہستی پر حرف لانا ہے جیسے تخلیق اور بعض
وہ جو خود بخود ظاہر و ثابت ہین جیسے توحید بعض وہ ہین جنکی فہم ہمکو عطا نہین ہوئی ہان اسقدر کہ ہے اور ضرور ہے
اور کچھ نہین جان سکتے پس بعد بیان عجز و ممکنات و قدرت حضرت واجب صفات خاصۂ علوی مطلقہ کا ذکر فرمایا کہ بندگان
خاص اپنی عقل و ادراک بلکہ وجود ہستی فراموش کرکے بیچون و چرا امر تسلیم جھکائین غلامی اور مجبوری کی شان دکھائین فرمایا

ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ قف
پھر مسلط ہوگیا عرش پر

یعنی بعد تخلیق ارض و سماوات و ترتیب کائنات عرش کو محل تجلی خاص مین فرمایا تخت گاہ شاہنشاہی و محل انوار ذاتیۂ الٰہی
سب سے بالاتر قرار پایا اس مقام پر علمانے مباحث طویلہ لکھے ہین مفسرین نے بھی بہت کچھ زور دکھائے ہین
جہمیہ اسی آیت سے تشبیہ و تعین کی طرف مائل اور بعض محض جہل و لاعلمی و سکوت کے قائل ہوے لیکن مذہب
حق جسپر اصحاب و تابعین و ائمہ مجتہدین کا اتفاق ہے یہ ہے کہ تجلی حق سبحانہ تعالیٰ عرش پر ہے مگر نہ مکان ہو
نہ جسم نہ قرب نہ بعد نہ جہت نہ ظرفیت نہ مظروفیت نہ کیف و بیان ہر تشبیہ سے منزہ ہر توجیہ سے مبرا تعین سے
پاک حیرت افزاے فہم و ادراک ہمکو اسیقدر علم ہے اور اسی پر اعتقاد ہے کہ اللہ عرش پر ہے دوسری جگہہ کی
نسبت نہ ہمارے پاس دلیل ہے نہ خبر جبکہ ہمارے پاس کوئی ایسی دلیل قطعی نہین کہ ہم دوسرے مقامون پر بھی اسکا
ہونا ثابت کرسکین اور نہ سلف سے اس باب مین تعلیم ہوئی تمسکات جہمیہ یا اول درود نکھے گئے کہ مثلاً ہو اللہ

فی السموات والارض ۔ یعنی اسکا امر اور تدبیر اور حکومت اور الوہیت اور علم و احاطہ ہر جگہ ہے اور عرش پر ہونے کے لیے احادیث عین و مفسرین درمنثور حضرت عبد اللہ سے منقول ہے کہ ایک شخص نے امام مالک سے پوچھا استوا کی کیا کیفیت ہے یہ سنتے ہی آپ عرق عرق ہوگئے اور نہایت خائف اور غضبناک ہوئے پھر جب افاقہ ہوا فرمایا اَلْکَیْفُ غَیْرُ مَعْقُوْلٍ کیفیت اُسکی سمجھ سے اعلی ہے وَالْاِسْتِوَاءُ غَیْرُ مَجْھُوْلٍ اور استوا معلوم ہے وَالْاِیْمَانُ بِہٖ وَاجِبٌ اسپر ایمان واجب ہے وَالسُّؤَالُ عَنْہُ بِدْعَۃٌ اور سوال کرنا اُسکا بدعت ہے یعنی زمان پاک صاحب لولاک و اصحاب مین ایسا ناجائز شبہات پیش نہین ہوے مسئلہ استوا علی العرش مین جو لکھا گیا بعینہ خلاصہ ہے افادات ورسیہ حضرت مولانا فخر المحدثین امام العلما ابو الحسنات محمد عبد الحی رحمہ اللہ القوی کا اور اسی پر تمام اہل سنت ہین اور یہ مسئلہ بخلاف اصحاب تشبیہ و تاویل کے کمال تحدید و تقدیس حضرت الوہیت کے لیے دلیل قاہرہ و برہان ظاہرہ ہے نہ مجال عقلی کو اس مین گنجائش نہ مکان و جہات و تعین و ظرفیت و تشبیہ کو یہان دخل ہے اسلیے کہ یہ باتفاق عقل و نقل مسلم ہے کہ اللہ تعالی کسی مکان مین نہین مجبوری یہ بھی ماننا پڑا ہے کہ عالم امکان و جہات و مکان و کیف و زمان کا نشان عرش سے آگے نہین چلتا سعدی ؎ دگر مرکب عقل را پویہ نیست ÷ عنانش بگیرد تحیر کہ ایست ÷ پس عرش ایک برزخ اور حد فاصل ہے درمیان وجوب و امکان کے اسپر تکمل ہستی و عدم آئینہ دکھلاتا ہے کہ اِدھر سب نظر آتا ہے اُدھر کچھ بھی نہین اگر حق سبحانہ تعالی اس عالم امکان کو اپنی ذات مقدس کا جلوہ گاہ بناتا تو یہ تمام وسوسات پیدا ہو سکتے جب بالاے عرش اپنا نشان بتایا تو کون امر محذورش لازم آیا نہ اُدھر امکان ہے نہ مکان ہے نہ جہات ہے نہ زمان ہے وہ فضای دلفزا فارغ از لالا اگر حضرت الوہیت کا جلوہ گاہ نہین تو پھر کسکے شایان ہے اسی سے معلوم ہوا کہ وہ اللہ ثم باللہ وہ تمام قیود و تعینات سے پاک واحد قادر صمد و سبحان ہے لطیفہ اس مبارک ارشاد سے کہ ثم استوی علی العرش یعنی تمام مخلوق کو بنا کر ہمنے اپنا تخت گاہ اُسی مقام کو بتایا جو عرش سے اعلی اسرار سے پُر اغیار سے خالی ہے ۔ ایک دلفریب اشارہ مفہوم ہوا کہ اسے ہمارے چاہنے والو ہمت جاؤ اپنی جان و دل کو لامکان بناؤ ہمارا نشان پاؤ وہ نور جان اس عالم امکان مین کہان ہے جب تک تو ہے دور و مہجور سرگردان ہے لطیفہ وہ دیدار جو مومنین کو بہشت مین نصیب ہوگا یا وہ جھلک جو طور پر ایک مشتاق کے لیے دکھائی گئی اور وہ جلوہ خاص و قرب عالی جو ہمارے حضور کو آسمانون کے اوپر ہمارے علم و رسائے فہم سے بالاتر خدا جانے کس مقام پر عطا ہوا دونون مین اتنا فرق ہے کہ ایک شخص نے بادشاہ کی سواری راہ مین دیکھ لی اور دوسرا اُسکے دربار مین باریاب ہوا ع ببین تفاوت رہ از کجا ست تا بکجا ÷ ثم بیان ترتیب اور تاخیر کے لیے نہین اسلیے کہ صفات باری تعالی تاخر و تقدم سے منزہ ہین پس یہ تاخیر باعتبار ذکر ہے عرش یعنی تخت سیوطی رح کے تصانیف مین ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

کان اللہ ولم یکن معہ شیٔ آلیفیٔ کا جبکہ ظہور نہ تھا ۞ اللہ اللہ تھا کوئی اور نہ تھا ۞ اللہ تعالی نے عرش کو نور سے پیدا کیا ایک روایت میں ہے کہ عرش یاقوت سرخ کا ہے دوسری روایت میں ہے کہ زمرد سبز کا ہے اسکے چار ستون ہین یاقوت سرخ کے آسمان و زمین سے پہلے عرش پانی پر تھا پھر وہ پانی دو حصہ ہو گیا ایک حصہ زیر عرش ہوا پر معلق ہے جسے بحر مسجور کہتے ہین حشر مین اسی دریا کے پانی سے اجسام زندہ و تازہ ہو جا ئینگے دوسرا حصہ اسکا ساتوین زمین کے تلے ہے اسکا نام دبائی ہے پھر گرد عرش کے چار نہرین ہین ایک نور درخشان کی ایک آتش سوزان کی ایک برف سفید کی ایک آب خالص کی ان نہرون مین فرشتے کھڑے ہوئے تسبیح کیا کرتے ہین — نور آفتاب کا کرسی کے نور سے ۶۹ حصہ کم اور نور کرسی کا عرش کے نور سے ۶۹ حصہ کم اور نور عرش نور سے ۶۹ حصہ کم ہے گرداگرد عرش کے ستر ہزار صفین فرشتون کی ہین ایک نے طواف سے فراغت پائی اور دوسرے آئے اور انکے پیچھے اور ستر ہزار صفین انکے پیچھے اور ستر ہزار صفین ہین یہ سب اپنے اپنے مقام پر تسبیح خوان ہین ہر فرشتے کے نرمۂ گوش سے گردن تک چار سو برس کی راہ اور دونون پرمین تین سو برس کی راہ اور دونون مونڈھون مین پانسو برس کی راہ ہے ایک فرشتے نے عرش کی عظمت کو دیکھا تو اللہ تعالے نے اسے ستر ہزار فرشتون کی قوت دی جسکے ستر ہزار بازو ہین اور کہا کہ اڑ وہ فرشتہ بقدر قوت اڑا ٹھہرا تو بمقابلۂ علوی عرش یہ سمجھا کہ مین گویا کچھ اڑا ہی نہین — عرش اور ملائکہ مین ستر ہزار حجاب ہین ابو عیلے سے منقول ہے کہ جب اللہ نے عرش کو اپنا جلوہ گاہ خاص بنایا ایک فرشتہ سجدہ مین گر پڑا اور ابتک پڑا ہی قیامت کے دن سر اٹھا کر کہیگا تو پاک ہے تیری عبادت مجھسے نہو سکی مگر مین نے شرک نہین کیا اور تیرے سوا کسی کو حاجتی نہین بنایا چار فرشتے عرش کو اٹھائے ہین اور قیامت مین آٹھ ہو جائینگے انکے منہ پر چار بازو ہین تاکہ عظمت عرش دیکھکر بیہوش نہ ہو جائین یہ ملائکہ کمال ادب و ہیبت سے نظر نہین اٹھا سکتے ہر صبح کو عظمت عرش سے فرشتون پر گرانی ہوتی ہے جب نمازی نماز مین مشغول ہوتے ہین اوپر عرش سبک ہو جاتا ہے عرش آسمان و زمین کو گھیرے ہے **لطیفہ** یہ راز بھی سمجھا گیا کہ بوقت نماز توجہ الٰہی اسطرف ہوتی ہے ملائکہ پر گرانی انوار و تجلیات نہین رہتی —

یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ یَطْلُبُهٗ حَثِیْثًا ۙ وَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ وَ النُّجُوْمَ

ڈھانک لیتا ہے رات سے دن کو طلب کرتی ہوئے جلد اور آفتاب سورج اور چاند اور تارے

مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَ الْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

تابع ہین حکم کے اسکے خبردار ہو اسیکے لیے پیدا کرنا ہے اور حکم دینا مبارک ہے اللہ رب العالمین

اللہ تعالی رات سے دن کو ڈھانک لیتا ہے اور دن نہایت جلدی سے رات کے درپے رہتا ہے تاکہ انتظام آسمانی و امر رحمانی مین ذرا توقف ہونے نہ پائے چاند سورج ستارے سب اسکے فرمانبردار ہین آگاہ ہو جاؤ

کہ خلق یعنی پیدا کرنا اسی کے لیے ہے اور حکم اُسی کے شان ہے اجرام علوی کی تاثیرین اور عجائب آسمانی کے
طلسمات خود بخود نہین اللہ ہی کے خلق و امر سے ہین **ف** ایت نص ہے کمال الوہیت و قدرت مین اور مثبت
ابطال تاثیرات مستقلہ مین پس نہین ہے موثر و آمر حقیقی مگر اللہ **در منثور** کہا سفیان بن عیینہ نے کہ زیر عرش خلق ہے
اور امر بالاے عرش **تبارک** صاحب برکت و افزونی یعنی وہ ذات پاک اپنے بندون کے لیے برکت رحمت ہے

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ

پکارو تم اپنے رب کو عاجزی سے اور چھپا کر بیشک وہ نہین دوست رکھتا حد سے بڑھنے والون کو

پکارا اپنے رب کو بحالت تضرع و خفا وہ حد سے بڑھنے والون کو دوست نہین رکھتا **بحث** آیت مین تین امر
مذکور فرمائے ۱ دعا ۲ تضرع ۳ خفا۔ ظاہرا دعا نہ کرنا اور تضرع و خفا کا ترک اعتدا قرار دیا گیا ہے پس ضرور ہے
کہ یہ تینون امر واجب ہو جائین (دعا) اسلیے کہ صیغہ امر ہے اور (تضرع و خفا) اسلیے کہ حال ہے اور ذوالحال بدون
حال محال پھر تاکید او وعید مذکور ہوئی **جواب** ۱ دعا بغرض نفع عباد ہے سزاوار یہ ہے کہ مستحب ہو اور اگر فرض بھی
مانی جائے تو عمر مین ایک بار اسلیے کہ نہ امر تکرار کے لیے ہے نہ کوئی سبب داعی تکرار ۲ تضرع بروزن تکلف ہے
یعنی اگر دل مین خشوع و خضوع پیدا نہ ہو تو صورت عجز بناؤ چونکہ صورت عجز مین ریا اور سمعہ کا دخل اکثر ہو جاتا ہے
تضرع قلبی ہو یا تکلف و تصنع لہذا فرمایا (خفیۃ) یعنی آہستہ آہستہ چھپا کر اگر دل کے لگاؤ سے ہے تو ہمین سنین اور
ظاہر کی بناوٹ ہے تو ہمین دیکھین دوسرون کی چشم و گوش کو دخل نہو مگر سنوین نے ہدایت کر دی کہ کمال خفا ضرور
نہین کسی قسم کا خفا ہو اور ادنیٰ اُسکا یہ ہے کہ مقصود اظہار و اعلان نہو اگرچہ زبان سے الفاظ ظاہر ہو جائین پس
یہ نہین ہے کہ بدون تضرع دعا ممنوع ہو اور ذرا آواز نکلے گناہ لازم آئے بلکہ افضل یہ ہے کہ دل سے بکمال عجز و
نیاز خلوت مین عرض کرے اور یہ میسر نہو تو شرف خدمت و سعادت عبودیت و اظہار طلب سے محروم نہ رہے
عاجزانہ الفاظ و صوت مین عرض کرے مگر بالکل دعا نہ مانگنا یا دعا مین بہت غل و شور کرنا یا وہ امور جو حضرت
الوہیت سے مانگنا بے ادبی قرار پائی ہین طلب کرنا یا بے اعتنائی اور تکبر سے دعا کرنا یا دکھانا سُنانا یہ سب امور تجاوز
اور موجب بعد بارگاہ الٰہی ہین **ابن کثیر** صحابہ نے دعا مین آوازین بلند کین تو آپ نے فرمایا تم سمیع و قریب کو پکارتے ہو اپنی جانون پر نرمی کرو

وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۭ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ

اور نہ فساد کرو زمین مین بعد اُسکی اصلاح کے اور پکارو اُسکو ڈرتے ہوئے اور امیدوار بیشک رحمت اللہ کی نزدیک ہے احسان کرنیوالون سے

اور زمین بوجہ انبیا علیہم السلام و نزول کلام باری و صدق و خلوص عباد جبکہ صالح اور آراستہ ہو چکی تو اب تم اسمین
فساد نہ پھیلاؤ اور اللہ سے دعا کرو اور ڈرتے رہو اُسکے غضب اور عذاب سے اور امیدوار رہو اُسکی رحمت بےحساب سے
بیشک اللہ کی رحمت احسان والون سے متصل اور اُنکے شامل ہے **ف** اول فساد سے منع فرمایا یعنی محارم و معاصی سے

پھر دوسری دعا کا حکم دیا مگر امید قبول عفو و خوف عدل و حساب کے ساتھ پھر فرمایا کہ یہ احسان ہے اور احسان وہ الوہی بحمت الٰہی کی ترجیح

وَهُوَ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ حَتَّىٰ إِذَا أَقَلَّتْ

اور وہی وہ ہے کہ بھیجتا ہے ہوائیں بشارت دیتی ہیں سامنے اسکے رحمت کی یہانتک کہ جب اٹھا لے

سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنَاهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَأَنزَلْنَا بِهِ الْمَاءَ فَأَخْرَجْنَا

ابر ثقیل کو ہانکتے ہیں ہم اسکو طرف شہر مردہ کے پھر اتارتے ہیں ہم اس سے پانی پھر نکالتے ہیں ہم

بِهِ مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ كَذَٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتَىٰ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

اس سے ہر قسم کے پھل ایسے ہی نکالینگے ہم مردوں کو شاید تم نصیحت پکڑو

اور وہ ہے جو ہواؤن کو بھیجتا ہے وہ اسکی باران رحمت کے آگے آگے خوشخبریان سناتی ہیں یہانتک کہ جب ہوا بھاری بادلون کو اٹھا لیتی ہے تو ہم اسے کسی ایک زمین کیطرف جو خشک ہو ہانک دیتے ہین پھر اس بادل سے پانی برساتے ہین اور اس سے ہر قسم کے پھل پیدا کرتے ہین اسیطرح ہم بعد قیامت کے تمھارے اجسام مردہ و فنا شدہ پر باران حیات برسائینگے جسطرح گٹھلی سے درخت اگتا ہے تمھارے بدن درست ہوجائینگے یہ مثالین اسلیے سنائین کہ شاید تم نصیحت پکڑو مرنے کا تصور اور پھر جینے کا یقین آئے **ریاح** جمع ریح یعنی ہوا اسیوطی نے اپنے رسالے مین لکھا ہے کہ ہوا جند اعظم ہے اسکے دو بازو اور ایک دم ہے اسکا مکان زمین دوم ہے اور یہ بھی وارد ہوا کہ زمین فرشتے پر اور فرشتہ یاقوت سبز پر جسکا دل پانسو برس کی راہ ہے اور یاقوت گائے کے سینگ پر اور گائے صخرے پر اور صخرہ مچھلی کی پشت پر اور مچھلی پانی پر اور پانی ہوا پر اور ہوا قدرت حق جل و علی پر ہے ہوا پر فرشتے موکل ہین وزن اور پیمانے سے حسب الحکم جابجا تقسیم کرتے ہین ہوا کی آٹھ قسمین ہین چار رحمت کے لیے ۱ ناشرات ۲ مبشرات ۳ مرسلات ۴ ذاریات اور چار عذاب کے لیے ۱ صرصر ۲ عقیم یہ دونون خشکی مین ہوتی ہین ۳ عاصف ۴ قاصف یہ دریا مین ہوتی ہین جنوب کی ہوا جنت سے ہے شمال اور یہ سید الریاح ہے کہا ابن عباس نے ہوا سے جنوب چلنے سے میدان پانی سے بہنے لگتے ہین تمکو نفع دیتی ہے اور شمال ہوا جہنم ہے جنت مین کو دو تی ہوئی آتی ہے بعض اجزای جنت اسمین مل جاتے ہین امام فخرالدین رازی نے تفسیر آیت مین ہوا چلنے کے فوائد کثیرہ بیان فرمائے ہین ۱ اجزای ابر ہوا سے باہم مل جاتے ہین اور پیوستہ ہوکر ابر غلیظ ہوجاتا ہے ۲ ان حرکات سے پانی معلق رہتا ہے گر نہین سکتا اسلیے کہ ہوا اسے دابے ہاین حرکت دیا کرتی ہے ۳ ایک مقام سے دوسرے مقام پر ابر اسی ہوا سے جاتا ہے ۴ یہ حرکات ہوائی کبھی ابر کو پریشان بھی کر دیتے ہین اور بالکل آسمان کھل جاتا ہے ۵ کبھی یہ ہوا اشجار و اثمار کو فائدہ دیتی ہے اور اسے (لواقح) کہتے ہین اور کبھی اسے خراب کر دیتی ہے اور یہ فصل خریف مین ہوتی ہے ۶ یہی ہوا کبھی ترتازگی بخش جان بدن ہوتی ہے اور کبھی گرم اور سوزندہ ۷ اسی سے کبھی پانی دریا مین جوش مارتا ہے اور کبھی اوپر سے تلے آتی ہے **سحاب** حکما کے نزدیک ابخرات لطیفہ ارضی ہین مگر ہمارے

حکیم ہمدان وعالم تعلیم کردہ حضرت حسن سے اور یہی کچھ منقول ہے سیوطی نے نقل کی کہ سحاب ایک مخلوق ہے
اللہ اُسے جہان چاہتا ہے بھیجتا ہے کہا بعض نے کہ سحاب جنت مین ایک درخت ہے یہ بادل جو نظر آتا ہی اُسکا
پھل ہے سفید خام ہی اور سیاہ پختہ پانی عرش کے تلے سے اُترتا ہی اور آسمان دنیا پر جمع ہوتا ہے بادل پی لیتے ہین
کہا ابن عباس نے کہ پانی اُس دریا سے آتا ہے جو زمین کے اوپر آسمان کے تلے معلق ہے اُسمین آبی جانور بھی ہین
تلے سے روایت ہی کہ ابر دریا سے بھی پانی لاتا ہے اور آسمان سے بھی مگر آسمانی پانی سے رُوئیدگی اور برکت ہوتی
ہے ہر قطرے کے ساتھ ایک فرشتہ اُترتا ہے اور یہ کہ کہان گرا ہے اور کیا ہے اسکا نگران ہے **رحمت** سے یہان
باتفاق مفسرین مینہ مراد ہے **بلد** ہر زمین کو کہتے ہین آباد ہو یا نہ (کبیر) **میتہ** سے مراد زمین خشک ہے شیخ **ابن کثیر**
سدی سے مروی ہے کہ اللہ تعالی ہوا کو بھیجتا ہی کہ ابر کو لے آئے اور جسطرح چاہتا ہی منتشر کرے پھر آسمان کے دروازہ
کھلتے ہین اور سحاب پر پانی گرتا ہے پھر پانی برستا ہی **ف** یہ ایک کیفیت خاص کا ذکر فرمایا اس کے خلاف ممکن ہین
بھی ہوا اور دریا پانی اور ابر مین ہوتی ہین

وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهُ بِإِذْنِ رَبِّهِ ۚ وَالَّذِي خَبُثَ لَا يَخْرُجُ إِلَّا نَكِدًا ۚ كَذَٰلِكَ
اور زمین پاکیزہ نکلتی ہے روئیدگی اسکی حکم سے اسکے رب کے اور جو خبیث ہے نہین نکلتا مگر تھوڑا ایسے ہی

نُصَرِّفُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَشْكُرُونَ ع
بیان کرتے ہین ہم آیتین قوم شکرگزار کے لیے

طیب پاک اور اگانے والی [illegible] مراد زمین شور اور خراب ہے **زمین خبیث** حقیر و گندہ یہان **نکد** شے قلیل جس سے کچھ فائدہ نہ
ہو [illegible] عمدہ زمین سے زمین اس پانی سے سبزہ اُگاتا ہی اور زمین شور ناقص مین کچھ اُگا بھی تو قلیل و بیکار
[illegible] بی تاثیرین نالائق ہین لہذا شکرگزار لوگ ہماری ربوبیت اور عنایتون کی قدر دانی کرین **تمثیل** ابر اور ہوا اور
پانی سے مراد [illegible] انبیاء کی [illegible] اور انکی تعلیم اور زمین طیب قلب مومن جو مطیع و منقاد ہوجاتا ہی برگ و بار توحید
[illegible] سے قبول [illegible] مرتب ہوتے ہین اور دوسری زمین کفار ہین جو ایسی عام رحمت مین بھی محروم و خوار ہین
ف [illegible] تعبیرات [illegible] ہوتا ہی [illegible] بہ باہمی یا ختیہ جناب باری ہی دما شما کی نسبت استغنا [illegible] ہی ہے
لیکن زمین کے اعتبار سے ایک قسم کا اختیار نسبت ہماری طرف منسوب فرمایا اسی پر اعتقاد اہل سنت کی بنا ہے
کہ خلق و تقدیر اللہ سے اور کسب اسکے بندہ عاجز سے ہے **ربط** بعد تعلیم و تمثیل اظہار ربوبیت والوہیت انبیا
علیہم السلام کے واقعات اور منکرین کے نتائج اعمال یاد دلاے کہ دیکھو نافرمانبردار باغی یون سزا پاتے ہین

لَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ فَقَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ
بیشک بھیجا ہے نوح کو طرف اسکی قوم کے تو کہا اے قوم توحید کرو اللہ کی

مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ
نہین واسطے تمہارے کوئی معبود سوا اُسکے مین ڈرتا ہون تم پر عذاب سے بڑے دن کے

قَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ○

کہا سرداروں نے قوم سے اُسکی ہم البتہ دیکھتے ہیں تجھے گمراہی ظاہر میں

بھیجے بیشک نوح کو اُنکی قوم کی طرف بھیجا تو اُنھوں نے کہا ای لوگو اللہ کی توحید و پرستش کرو اُسکے سوای تمھارا کوئی معبود نہیں ہے مجھے ڈر ہے کہ کفر و معصیت سے کہیں تم پر قیامت میں عذاب نہو اُنکی قوم کے سرداروں نے کہا ہم تمکو بہکا ہوا جانتے ہیں یعنے ای نوح جو تم سمجھے ہو یہ ٹھیک نہیں **ذکر نوح** علیہ السلام ابن لامک بن متوشلخ بن اخنوخ (یعنی ادریس) بن مہلائیل بن قینان بن انوش بن شیث بن آدم علیہ السلام **درمنثور** آپکا نام نوح اسلیے ہوا کہ بعد آدم کے آدمی آپ کے پاس سکونت گزین ہوے اور نوح اسلیے کہ آپ اپنی ذات اور قوم اور نفس کے لیے نوحہ بکابہت کیا **عرائس** حضرت آدم کی اولاد سے ایک گروہ پہاڑ پر اور دوسرا زمین میں رہتا تھا پہاڑی مرد خوبصورت اور عورتیں بدصورت اور زمین والوں کی عورتیں حسین اور مرد بدہیئت تھے زمین والوں کے پاس شیطان غلام بنکر آیا اور مزدوری کرنے لگا پھر ایک باجا بجایا نہایت دل کش خوش آواز بناکر بجانے سے لوگ جمع ہونے لگے اب سالانہ ایک میلا معین ہوا پہاڑ کے آدمی بھی آنے لگے مردوں عورتوں کے بے تکلف میل جول سے زنا کی کثرت ہوئی ایک روایت میں ہے کہ آدم نے شیث کی اولاد کو منع کردیا تھا کہ قابیل کی اولاد سے شادی بیاہ نہ کرنا ایک بار سو آدمی اولاد شیث سے قابیل والوں میں آئے اور اُنکی عورتوں میں پھنسکر رہ گئے پھر دوسرا گروہ آیا اور رہ گیا آخر کار دونوں گروہ ایک ہوگئے اور معاصی و مظالم چھوڑتے قابیل کی اولاد کی کثرت ہوئی **ابن کثیر** بعض صالحین کے مرنے کے بعد لوگوں نے اُنکی تصویریں مسجد میں بنائیں تاکہ عبادت میں خشوع و خضوع اللہ تعالی کیطرف رغبت و رجوع حاصل ہو رفتہ رفتہ بت یعنی تصاویر مجسم بنائے گئے اور لوگ اُنکی پرستش کرنے لگے تب اللہ تعالے نے حضرت نوح کو پچاس برس کے سن میں پیغمبر کیا کہ تعلیم توحید اور ایمان کی تاکید کریں **درمنثور** حضرت آدم اور حضرت نوح میں دس قبیلے گذرے سب کے سب ایک شریعت اور دین حق پر تھے۔

قَالَ یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ اُبَلِّغُكُمْ

کہا اے قوم نہیں ساتھ میرے گمراہی لیکن میں رسول ہوں رب العالمین کیطرف سے پہونچاتا ہوں تمکو

رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○

پیغام اپنے رب کے اور نصیحت کرتا ہوں تمکو اور جانتا ہوں اللہ سے جو نہیں جانتے تم

آپنے کہا اے لوگو میں بھولا بھٹکا نہیں بلکہ پروردگار عالم نے مجھے بھیجا ہے کہ تم کو اُسکے پیغام و احکام پہونچاؤں اور تمھاری خیرخواہی کروں میں اللہ کی طرف سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے یعنی ہر امر و نواہی موجبات غضب و رضای الٰہی حسن و قبح اعتقاد و عمل

أَوَعَجِبْتُمْ أَنْ جَاءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلَىٰ رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ

کیا تعجب کرتے ہو تم یہ کہ آیا تمھارے پاس ذکر رب تمھارے کا کسی مرد پر تم مین سے کہ ڈرائے تمکو اور تاکہ بچو تم اور تاکہ رحم کیے جاؤ

حضرت نوح نے جواب ان کا بطور اظہار حق دیا کہ ای لوگو تمکو تعجب آتا ہی کہ تمھارا رب کسی مرد کے وسیلے سی تمہین اپنا ذکر اور اپنے احکام بھیجے تاکہ تمکو اسکے عذاب سے ڈرائے تم متقی و پرہیزگار بنجاؤ۔ تاکہ تمپر رحم کیا جاوے۔

فَكَذَّبُوهُ فَأَنْجَيْنَاهُ وَالَّذِينَ مَعَهُ فِي الْفُلْكِ وَأَغْرَقْنَا الَّذِينَ

پس جھٹلایا اُسنے پس نجات دی ہمنے اسے اور جو ساتھ اسکے تھے کشتی مین اور ڈبو دیا انھین جنھون نے

كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا عَمِينَ

جھٹلایا آیتون کو ہماری بیشک وہ تھی قوم اندھی

لوگون نے حضرت نوح کو جھٹلایا اور اُن کی نصیحت پر عمل نہ کیا ہم نے نوح کو اور اُنکے ساتھیون کو کشتی پر بچالیا اور جنھون نے ہماری آیتون کی تکذیب اور نوح کی توہین کی تھی اُنھین طوفان مین غرق کردیا وہ لوگ تعقل نافہم اندھے تھے (قصہ طوفان سورۂ ہود مین آئیگا)

وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا ۗ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۚ أَفَلَا تَتَّقُونَ

اور طرف عاد کے بھائی انکا ہود کہا ای قوم بندگی کرو اللہ کی نہین ہی واسطے تمھارے کوئی معبود سوا اسکے کیا نہین ڈرتے

اور بھیجا طرف قوم عاد کے انکے بھائی ہود کو۔ کہا ہود نے ای قوم توحید و تعظیم کرو اللہ کی اُسکے سوا کوئی معبود نہین کیا تم اسکے عذاب سے نہ ڈروگے **کبیر** اسمین اختلاف ہے کہ ہود عادیون کے قرابتی بھائی تھے یا نہ۔ کہا کلبی نے وہ اس قبیلے مین اکیلے تھے دوسرون نے کہا کہ آدمی ہونے کے اعتبار سے برادر فرمایا ورنہ حضرت ہود عادی نہ تھے اور عرب مصاحب ومرسل قوم کو بھی اخ القوم کہتے ہین اور ہود اُنکے صاحب اور پیغمبر تھے اور نسب آپکا یہ ہے ہود بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح مگر معالم اور عرائس وغیرہ مین ہی کہ ہود قوم عاد سے تھے نسب مین متوسط اور اخلاق مین افضل **ابن کثیر** عاد دو ہین **عاد اول** جنکے پیغمبر حضرت ہود تھے **عاد دوم** اسکے باقی ماندہ جنکے پیغمبر حضرت صالح تھے عاد بن عوص بن ارم بن سام بن نوح **ابن کثیر** یہ عاد اول مین کے ٹیلون پر بودوباش رکھتے تھے عاقر مقرہ دشاد کہتے ہین کہ مین نے حضرت علی کو سُنا کہ حضرموت کے ایک مرد سے پوچھا تونے سُرخ ٹیلہ دیکھا ہی جسمین لال ڈھیلے ملے ہوئے ہین اور حضرموت کے فلان جانب ہے وہ بولا امیرالمومنین کا بیان ایسا ہی جیسے کسی نے دیکھا ہو فرمایا نہین مین نے تو تجھسے بیان کیا پھر اُس مرد نے عرض کی آپ اُس کی کیفیت سے مجھے مطلع فرمایئے ارشاد کیا وہان حضرت ہود علیہ السلام کی قبر ہی یہ لوگ متکبر جبار بت پرست تھی

قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ إِنَّا لَنَرَاكَ فِي سَفَاهَةٍ وَإِنَّا لَنَظُنُّكَ

کہا سردارون نے جو کافر ہوئے تھے اسکی قوم سے ہم دیکھتے ہین تجھے حماقت مین اور ہم گمان کرتے ہین تجھے

مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ

دروغ گو کہا اے قوم نہین مجھے نادانی ولیکن مین پیغمبر ہون پروردگار

الْعٰلَمِيْنَ ۝ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ ۝

عالم کا پہونچاتا ہون تمکو پیغام اپنے رب کے اور مین واسطے تمھارے نصیحت کرنیوالا دیانتدار ہون

عاد کے سردار جو کفار تھے بولے ای ہود ہم جانتے ہین کہ تم احمق ہوگئے اور جھوٹھ بولتے ہو آپنے کہا ای لوگو مین نادان نہین بلکہ فرستادہ و پیغامبر ہون پروردگار عالم کا اُسکے پیغام تمکو پہونچاتا ہون اور تمھارے حق مین امانتدار ناصح ہون نہ دل سے کچھ بیش و کم کرتا ہون نہ اپنی غرض متعلق ہے

اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ

کیا تعجب کرتے ہو تم آیا تمھارے پاس کوئی ذکر رب سے تمھارے کسی مرد پر تم مین سے

لِيُنْذِرَكُمْ ۭ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ

تاکہ ڈرائے تم کو اور یاد کرو جب بنایا تمکو خلیفہ بعد قوم نوح کی

وَّزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَصْۜطَةً ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَاۗءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

اور بڑھایا تمکو خلقت مین ازروے بسط کے پس یاد کرو نعمتین اللہ کی تاکہ رستگاری پاؤ

حضرت ہود نے کہا کیا تم کو تعجب ہے کہ تمھارے رب کیطرف سے تمھارے پاس کچھ احکام اور نصایح کوئی آدمی تم مین لائے تاکہ تمکو اُسکے غضب اور عذاب سے ڈرائے اور یاد کرو جب اللہ نے قوم نوح کو تباہ کرکے تمکو انکا خلیفہ اور قائم مقام بنایا اور تمکو جسم و خلقت مین زیادتی عطا کی پس یاد کرو نعمتین اللہ کی اور کفر و انکار معصیت سے باز آؤ تاکہ تم نجات و فلاح پاؤ در منثور قوم عاد نہایت زبردست اور زورآور تھی قد اُنکے ساٹھ گز سے سو گز تک اور سر جیسے گنبد کلان چشم بزور آنکھین اتنی بڑی کہ وحشی جانور انمین رہین اور بچے دین اُنکے دروازیکا ایک پٹ اسوقت کے پانسو آدمی نہ اُٹھا سکین اگر وہ چاہتے تو اپنے زور سے پانؤ زمین مین دھنسا دیتے اُنکی قوت اور زبردستی و صنائع کی نسبت ارشاد ہوا لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ اسکا مثل ملکو نمین پیدا نہین کیا گیا عبد اللہ ابن عمر سے روایت ہے کہ اگلی امت مین بعض اتنے قد آور ہوتے تھے کہ اُنکے ایک کاندھے سے دوسرے کاندھے تک ایک میل کا فاصلہ ہوتا فقط قوم ای مرد کی اصل ہے

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ

کہا کیا آیا ہے تو ہمارے پاس کہ بندگی کرین ہم اللہ کی تنہا اور چھوڑ دین ہم وہ کہ تھے پوجتے

اٰبَاۗؤُنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝

باپ ہمارے پس لے آ جسکا وعدہ کیا ہے ہمسے اگر ہے تو سچون سے

بولے اے ہود تمہارا مقصود یہ ہی کہ ہم صرف اللہ ہی کو پوجین اور جو ہمارے باپ دادے پوجتے چلے آئے ہین اُسے

چھوڑ دین اچھا اگر تم سچے ہو تو وہ عذاب جسکا تم وعدہ کرتے ہو لے آؤ

قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَغَضَبٌ أَتُجَادِلُونَنِي فِي أَسْمَاءٍ سَمَّيْتُمُوهَا أَنتُمْ

کہا ہود نے واقع ہو گیا تم پر رب سے تمہارے عذاب اور غضب کیا جھگڑتے ہو مجھسے ناموں میں کہ رکھ لیے تمنے

وَآبَاؤُكُم مَّا نَزَّلَ اللَّهُ بِهَا مِن سُلْطَانٍ فَانتَظِرُوا إِنِّي مَعَكُم مِّنَ الْمُنتَظِرِينَ

اور باپ دادانے تمہارے نہین اُتاری اللہ نے اُسپر کوئی سند پس انتظار کرو تم مین بھی ساتھ تمہارے منتظر ہون

حضرت ہود نے جب یہ کفر و جحود دیکھا تو کہا اے لوگو تم پر عذاب الٰہی نازل ہو گیا تم اُن نامون مین مجھ سے جھگڑتے ہو جو تمنے اور تمھارے

اگلون نے رکھ لیے ہین اُن بتون کی وجہ سے جنکو تم لوگون نے زعم کر لیا ہی توحید حضرت الوہیت مین کلام کرتے ہو اللہ تعالیٰ نے

اُن کی عظمت و تقدیر مین کوئی سند اور حجت نازل نہین فرمائی خیر اب تم منتظر عذاب رہو اور ہم بھی انتظار کرتے ہین وہ وعدہ عذاب

اب پورا ہوا چاہتا ہی **ف** مشہور ہی کہ عاد کے ایک بت کا نام صمود دوسرے کا نام ہب تھا **ابن کثیر** تیسرے کا نام صمد تھا **و** **بعضے** کہتے ہین اکثر بت

بکثرت جنون یا آدمیون کے نام پر ہوتے ہین جیسے ہند مین مہادیو وغیرہ اور قریش مین لات و عزیٰ پس یہ ارشاد کہ

تم نے خود نام رکھ لیے کیونکر درست ہو گا **دفع** اگر وہ بت کسی کے نام پر نہین ہین تو دعویٰ مسلم اور اگر ہین تو یہ مراد کہ یہ تصویر اُسی

شخص کی ہے اور یہ کہ اس مین صلاحیت معبودیت کی ہے دونو فرضی ہین

فَأَنجَيْنَاهُ وَالَّذِينَ مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَمَا كَانُوا مُؤْمِنِينَ ع

پھر بچا لیا ہمنے اُسکو اور جو ساتھ اُسکے تھے اپنی رحمت سے اور کاٹ دیا پیچھا اُنکا جنھون نے جھٹلایا آیتون کو ہماری اور نہ تھے وہ ایمان لانیوالے

یعنے ہمنے ہود اور اُنکے ساتھیون کو اپنی رحمت سے بچا لیا اور جو ہماری آیتین جھٹلاتے تھے اُنکو ہلاک کر دیا اور وہ ایمان

لانے والے بھی نہ تھے یعنی شقی ازلی تھے پیچھا کاٹ دیا یعنی نابود ہلاک کر ڈالا کوئی اُنکے پیچھے حمایتی اور یادگار

بھی باقی نہ رہا **عرائس** جب ہود سے عاد نے عداوت کی اللہ تعالیٰ نے اُنپر قحط ڈالا تین برس اس مشقت مین رہے تب

اُنھون نے ستر آدمی مکہ معظمہ مین بھیجے کہ دعاے باران کرین اُس زمانے مین مکہ تمام دینون کے نزدیک قابل تعظیم و واجب التکریم

تھا کوئی دین کیون نہو اور قوم عمالیق وہان رہتی تھی سردار اُنکا معاویہ بن بکر تھا جب یہ لوگ وہان گئے معاویہ کے مہمان ہو

ایک مہینہ تک نائی و نوش مین بیہوش رہے معاویہ نے دیکھا قوم تباہ ہوئی جاتی ہی اور یہ پروا نہین کرتے گانے والیون سے

کہدیا کہ انھین مطلع و ہوشیار کرین اُنھون نے عاد کی مصیبت اور اس سفارت کی خدمت اور اُس بے خبری کی ملامت اشعار

مین ظاہر کی تب قیل جو اس سفارت کا سردار تھا خانہ کعبہ مین آیا اور دعا کی تین قطعہ ابر نمودار ہوے سیاہ سفید سرخ

اور غیب سے آواز آئی جسے چاہو پسند کرو قیل نے ابر سیاہ اختیار کیا اسلیے کہ یہ بہت برستا ہے دوسری ندا آئی

کہ تو نے ہلاکت و بربادی اختیار کی اور قوم پر یہ ابر چھا گیا وہ دیکھکر خوش ہوے اور سمجھے کہ ایام مصیبت گذر گئے ایک

عورت نے چیخ ماری اور بیہوش ہو گئی جب ہوش مین آئی لوگون نے سبب پوچھا بولی اسمین ہوا مین آگ کی طرح روشن اور کچھ مرد اسے ہانکتے اور کھینچتے لاتے ہین پھر ہوای غضب الٰہی جسی ریح عقیم اور دبور کہتے ہین اُنپر مسلط ہوئی اور سات رات اور آٹھ دن تک برابر اُنھین اُلٹ پلٹ کیا کی مکان ٹکڑے ٹکڑے کر دیے درخت جڑ سے اکھیڑ ڈالے اسباب و آلات برباد آدمیون کو اُٹھاتی اور زمین اور پہاڑ پر پٹکتے اور نہایت سختی سے پاش پاش کرتے اسیطرح وہ قوم سب کی سب ہلاک کر دی گئی حدیث مین وارد ہو کہ مجھے باد صبا سے مدد دی گئی اور قوم عاد باد دبور سے ہلاک و تباہ ہوئی پھر سیاہ رنگ چڑیان اللہ تعالیٰ نے بھیجین جنھون نے انکی لاشین اُٹھا اُٹھا کر دریا مین ڈالدین اور حضرت ہود مع مومنین امت صحیح و سالم رہے جو ہوا کفار پر موت و بلا تھی انکی تفریح و صحت کے لیے رحمت خدا ہوئی فائدہ پانچ پیغمبر عربی ہوے ہین ۱ نوح ۲ ہود ۳ صالح ۴ شعیب ۵ محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام ابن عمر سے روایت ہو کہ دنیا مین چار چیزین عجیب ہین ۱ قوم عاد مین ایک مینار مسی تھا جب ماہ حرام ہوتے اُسمین سے پانی برستا لوگ پی پی کر برتن بھر لیتے اور جب ماہ حرام پورے ہو جاتے یہ پانی بھی بند ہو جاتا ۲ وہ آئینہ جو اسکندریہ کے مینار مین رکھا تھا آدمی اُسکے ذریعہ سے قسطنطنیہ اور اُسکے درمیان کی سیر کرتے تھے ۳ ایک گھوڑا تانبے کا اندلس مین تھا ہاتھ سے اشارہ کرتا کہ میرے پیچھے راہ نہین ہے پھر جو اُدھر جاتا اُسے چیونٹیان کھا جاتین ۴ رومیہ مین ایک درخت تانبے کا تھا اُسپر ایک بھنگا تانبے کا بیٹھا تھا جب زیتون کی فصل آتی یہ تانبے کا بھنگا ایک آواز کرتا تمام چڑیان تین تین زیتون دو پنجون مین اور ایک چونچ مین لیے ہوے آجاتین اور اُسپر ڈالدیتین اہل رومیہ کو اسکا تیل کافی ہو جاتا۔

وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ

اور (بھیجا) طرف ثمود کے انکے بھائی صالح کو کہا اے قوم بندگی کرو اللہ کی نہین تمھارے لیے کوئی معبود

غَیْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَیِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ

سوا اسکے بیشک آ گئی تمھارے پاس نشانی رب سے تمھارے یہ اونٹنی اللہ کی تمھارے لیے

اٰیَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِیْۤ اَرْضِ اللّٰهِ وَ لَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَیَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ

نشانی پس چھوڑ دو اسے کھائے زمین مین اللہ کی اور نہ چھوؤ اسے برائی سے پس پکڑ لیگا تم کو عذاب دردناک

ہمنے قوم ثمود کی طرف اُنکے بھائی صالح کو پیغمبر بنا کر بھیجا تو صالح نے کہا اے قوم اللہ تعالیٰ ہی کی پرستش کرو کوئی معبود کے قابل اُس کے سوا نہین ہے تمھارے پاس تو پروردگار کی نشانی بھی آ گئی یہ اللہ کی اونٹنی ہے جو حسب درخواست قوم پہاڑ سے خود بخود پیدا ہو گئی اسے بیذانہ دو چھوڑ دو اللہ کی زمین مین چرے اور اُسے کسی طرح سے بقصد قتل و تکلیف دہی ہاتھ نہ لگاؤ اور ایسا کرو گے تو تمپر عذاب آجائیگا معالم حضرت صالح قوم ثمود سے تھے اور ثمود بن عابر بن ارم بن سام بن نوح قوم عاد دوم سے ہین (ابن کثیر، عرائس) ہلاک قوم ثمود سے پہلے ہوا لہذا اسکے

ملک مین پانی کم تھا اور ثمد کے معنے آب قلیل - اِنکی بود و باش حجاز اور شام کے درمیان تھی اور حضرت صالح بن عبید بن آسف
بن ماسح بن عبید بن حاذر بن ثمود مین **ابن کثیر** یہ سب عرب ہین انکے مکان وادی قری مین تھے جب ہمارے حضور نے سنہ
میں تبوک پر جہاد کیا تو ثمود کی بستیون پر گذر ہوا اور لوگ اُنکے کنوؤن سے پانی پینے لگے اور آٹا گوندھکر کھانا پکانے لگے آپ نے
نے فرمایا کہ ہنڈیان اُلٹ دو تاکہ وہ آب خبیث گرجائے اور خمیر اونٹون کو کھلاؤ اور مقام کو کوچ کیا اور اُس کنوئین پر اُترے
جس سے حضرت صالح کی اونٹنی پانی پیتی تھی اور فرمایا کہ اللہ کے عذاب مین گرفتار ہوئی قوم پر نہ گذرو اور فرمایا مین ڈرتا ہون
کہ تم کو بھی اُس عذاب سے کچھ نہ پہونچ جاسے پس مورد غضب حضرت شاہنشاہی کے قریب نہ جاؤ اور ایک روایت مین ہے
کہ اگر ایسے مقام پر جاؤ تو روتے ڈرتے گذرو اور ایک روایت مین ہو کہ آپنے اُس پر فرمایا تم اللہ کی نشانیان طلب کرو
قوم صالح نے معجزہ طلب کیا اور اُسی راہ سے اونٹنی آتی جاتی تھی آخر کار قوم کی شرارت سے عذاب آگیا **ف**
حدیث سے مستفاد ہوا کہ جسطرح محل ورود عذاب سے بھاگنا چاہیے ذکر عذاب و غضب پر رونا ضرور ہی وہان لاابالی
شان ہو مبادا نظر قہر ادھر ہو جائے تو پھر کون معذرت کرسکتا ہی اول بیگناہی اور پاکدامنی مشکل اور ہو بھی تو اُسکے
غضب کے سامنے ذہان تو رونا ہی چاہیے اور اِسی پر قیاس کرسکتے ہین کہ جہان کسیکو بید لگائے جائین یا گردن
ماری جاسے یا پھانسی دی جاسے یا قید کی جائے اگر بہ نظر ہمدردی یا حصول عبرت لرزان و ترسان و گریان حاضر ہو
یا اُسے بیکس بے خطا جانکر کچھ اعانت کی فکر ہو تو بہتر ورنہ دور ہی سے توبہ کرے ڈرے پناہ بخدا ایذای مخلوق کو تماشا
یا بے پروائی انکا مشغلہ یا موجب طعن و مضحکہ نہ بنانا چاہیے یا اپنے مخالف کی ذلت و مصیبت پر خوش ہو قہقہے اُڑاسے
البتہ حکام عادل اور اُنکے خدام کو اقامت حدود و قصاص و اجرای عقوبت و سیاست کے لیے اجر و ثواب ہو اور ظالم
جابر کے لیے عذاب و عقاب **ناقہ** اسکا مختصر بیان یہان ہے تفصیل اپنے مقام پر آئے گی **ابن کثیر** جب حضرت
صالح کو مدتین گذر گئین نصیحت فرماتے اور لوگ خیال مین بھی نہ لاتے الا چند کم مسکین ایمان لائے ایک دن یون فیصلہ ٹھہرا کہ سب
لوگ عید کے دن چلین صالح اپنے اللہ سے اور ثمود بتون سے دعا کرین جو حاجت روائی کرسکے میدان اُسکے ہاتھ رہے
جب وہ اپنے پتھرون کو پکار چکے تو صالح سے کہا کہ اس گھاٹی سے جسکا نام کاثبہ تھا ایک اونٹنی نکلے سیاہ پیشانی
دراز مو سفید چشم دو مہینے کی حاملہ قد اُس کاثبہ کے برابر اور نکلتے ہی ایسا بچہ جنے جو اُسکے برابر ہو حضرت صالح نے
نماز پڑھی اور دعا کی کاثبہ ہلا اور ایسی آواز پیدا ہوئی جیسے جننے کے وقت جانور کی ہوتی ہے اور اُس مین شگاف ہوا
اور یہ اونٹنی نکل آئی اور چرنے لگی تھوڑی دیر بعد اُسے بھی درد زہ اُٹھا اور اُسی کے قد و قامت کے برابر بچہ
پیدا ہوا - جندع بن عمر چھ ہزار آدمیون کے ساتھ ایمان لائے دوسرے سردار فریب شیطان مین گرفتار صالح کو
ساحر کہکر اپنے کفر پر اَڑے رہے حضرت صالح نے فرمایا کہ تمنے بدعہدی کی مگر اوس اونٹنی کو اور اوس کے
بچے کو کمال راحت و تعظیم سے رکھو اسکا وجود تمھارے لیے موجب امان ہے

وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ فِي الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا

اور یاد کرو جب بنایا تمکو خلیفہ بعد قوم عاد کے اور جگہ دی تمکو زمین مین بناتے تھے نرم زمین مین

قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝

محل اور تراشتے تھے پہاڑون سے گھر پس یاد کرو نعمتین اللہ کی اور نہ پھرو زمین مین فساد کرتے

اور یاد کرو جب بنایا تم کو خلیفہ قوم عاد کے بعد اور تم کو زمین مین بسایا اور تمکو حکومت عطا کی تم لوگ ای ثمود زمین مین محل بناتے تھے اور پہاڑون کو تراش کر مکان بنا لیتے تھے پس اللہ کی نعمتون کو یاد کرو اور زمین پر فساد و کفر پھیلاتے ہوئے نہ پھرو **عزیزی** بعد ہلاک عاد کے قوم ثمود آباد ہوئی یہ نہایت قوی ہیکل فن معماری مین بے بدل تھے زمین پر بڑے بڑے محل اٹھاتے پہاڑ تراشکر مکان بناتے عیش و عشرت حد سے سوا تھا مگر بت پرست ناشکرے رات دن نشۂ غفلت مین مست نصیحت حضرت صالح کی نہ مانتے احکام الٰہی کو کھیل جانتے

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ

کہا سرداروں نے جو تکبر کرتے تھے قوم سے اسکی انکو ضعیف کمزور جانا تھا واسطے انکے کہ ایمان لائے تھے ان مین سے

اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝

کیا جانتے ہو تم یہ کہ صالح بھیجے ہوئے ہین اپنے رب کی طرف سے بولے ہم اسپر کہ بھیجے گئے ساتھ اسکے ایمان لانیوالے ہین

سرداران قوم ثمود نے ایمان والون سے جنھین وہ اپنی نظرون مین کمزور اور حقیر جانتے تھے کہا کہ کیا تم جانتے ہو اور یقین کرتے ہو کہ صالح فرستادۂ پروردگار ہین ایمان والون نے کہا ہم ایمان لائے ہین ان احکام پر جس کے لیے صالح بھیجے گئے **کبیر** کفار کو صاحب تکبر کہا اور مومنین کو ضعیف نہین کہا بلکہ یہ کہا کہ کفار انھین ضعیف جانتے تھے اسلیے کہ قلب انکے قوی انجام انکا علو و غلبہ و فلاح و فراغت ہے بلکہ یہ بھی کفار کی بدگمانی ہے کہ انھین ضعیف جانین معلوم ہوا کہ تکبر و تجبر علامات کفر و فسق سے ہے اور مومنین کو ضعیف و حقیر جاننا ہی انھین کا شیوہ ہے اور مسکنت ظاہر و ضعف عارضی آثار ایمان **ابو سعود** مومنین قوم صالح نے جواب مین ہان نہین کہا بلکہ ایک پہیلی سی بیان کیا کہ ہم انکے لائے ہوئے احکام پر ایمان لائے ہین تاکہ وہ بھی تحقیق حق پر متوجہ ہون اور کفار کو طلب دلیل کی ضرورت نہ پڑے

قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا بِالَّذِيْٓ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝ فَعَقَرُوا النَّاقَةَ

کہا انھون نے جو تکبر کرتے تھے ہم اسپر کہ ایمان لائے تم ساتھ اسکے انکار کرنیوالے ہین پس کوچے کاٹے ناقے کے

وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝

اور سرکشی کی حکم سے اپنے رب کے اور بولے اے صالح لے آ ہمارے پاس اسے کہ ڈراتا ہے تو ہمکو اگر ہے تو بھیجے ہوؤں سے

بڑائی اور انکار کرنے والے بولے کہ ہم اس سے انکار کرتے ہین جسپر تم ایمان لائے اور اونٹنی کو مار ڈالا اور اپنے

رب کے احکام سے سرتابی کی اور شرارت سے کہنے لگے ای صالح اگر تم پیغمبر ہو تو وہ عذاب لاؤ جس سے تم
ڈراتے تھے **عقر** پے بریدن کو چے کاٹنا کنایہ ہے قتل و ہلاک جانور سے **عزیزی** یہ اونٹنی اور اُسکا بچہ دونو
جس جنگل میں جاتے اُسے صاف کردیتے جس چشمے سے پانی پیتے وہ سوکھ جاتا اور ہیبت و جسامت اسقدر تھی کہ
دوسرا جانور قریب نہ آتا اور جب شام کو شہر مین آتے تمام آدمی اُسکے دودھ سے برتن بھر لیتے انکا چرنا اور
پینا حیوانات کے حق مین قحط سالی اور دودھ آدمیون کا ذریعۂ فراغ بالی تھا ثمود پر یہ گران گزرا اور حضرت صالح
سے فریاد کی فرمایا ایکدن تمھارے جانور ایک دن یہ ناقہ کو وہ پیکر کھائین پیئین ایک مدت تک یون ہی کام چلا
پھر لوگون نے چاہا کہ کسیطرح ناقہ جاہو جانورون کو آزادی ملے اِسی فکر مین تھے کہ قدار بن سالف جو ایک مرد
اوباش عنیزہ نامی حسین عورت پر فریفتہ تھا اپنی محبوبہ کی درخواست سے آمادہ ہوا کہ ناقہ اسکو قتل کرے
اور اپنے دوستون کو لیکر ایک تنگ گلی مین منتظر وقت بیٹھا جب اونٹنی آئی پہلے مصدع بن مہرج نے اُسکی پیشانی پر
تیر مارا پھر تلوارین لے لیکر ٹوٹ پڑے اور قدار بھی پیچھے سے آگیا اور اونٹنی کے کوچے کاٹ دیئے پھر اُسکے گوشت
کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے شہر مین تقسیم کر دیا اُسکا بچہ پیچھے تھا یہ حال دیکھکر بھاگ گیا حضرت صالح نے جب یہ خبر
سُنی بہت افسوس کیا اور اہل شہر کو الزام دیا اور فرمایا کہ خیر ہمارے ساتھ چلو اگر اُسکا بچہ ملگیا تو امید امن ہے
نہین تو عذاب آیا سمجھو کفار ایسی بات کب سنتے تھے آخر کار حضرت صالح خود گئے بچے نے جب آپکو دیکھا تین بار
آواز کی اور اُسی پتھر مین جہا نسے ناقہ نکلا تھا دھنس گیا آپنے فرمایا کہ اب تین ہی دن کی مہلت ہے پہلے دن تم
سب کے منھ زرد ہو جائینگے دوسرے دن سرخ تیسرے دن سیاہ صبح کو وہ سب زرد ہو گئے شرارت و تمرد
نے اور بھی جوش مارا کہنے لگے کہ صالح کا کام تمام کر ڈالین پھر جو ہونا ہے ہوتا رہے گا اور وہی قدار اور اُسکے ساتھی
کل نو آدمی رات کو اللہ کے پیغمبر کے قتل کرنے کو چلے آپ مسجد مین تھے ایک درخت نے باواز بلند کہا ای نبی صالح
آپ دولت سرا مین جائین یہان آپ کے دشمن آپ کے خون کے پیاسے آتے ہین جب آپ مسجد مین نہ ملے یہ شقی
مکان پر چلے راہ مین فرشتے حاضر تھے ایسے پر مارے کہ نور نظر پرواز کر گیا اندھے اِدھر اُدھر گرتے پڑتے ٹھکراتے
ٹھکراتے جہنم رسید ہو گئے صبح کو قوم بدنصیب سمجھی کہ یہ کام حضرت صالح کا ہے اور منھ بھی سب کے لال ہو گئے تھے
گروہ حضرت صالح سے انتقام پر آمادہ ہوئے کہ جندع بن عمرو اپنے ساتھیون کو لیکر مدد کو آگئے آخر کار یہ
فیصلہ ہوا کہ صالح اس قوم شقی سے نکل جائین آپ نے غنیمت سمجھے اور مومنین کو ہمراہ لیکر شہر سے چلے گئے تیسری رات سب کے سب سیاہ

فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ

پھر پکڑ لیا	انکو	زلزلے نے	پھر	صبح کی	اپنے گھرون مین	اس حال مین	کہ منھ کے بل گرے پڑے تھے

پس زلزلے نے انکو پکڑ لیا اور عذاب آگیا اس حال مین صبح کی کہ اپنے اپنے گھرون مین منھ کے بل مردہ بیجان پڑے

تھے **عزیزی** جب منھ کالے ہوگئے تو صلاح کی کہ اپنے سنگین مکانون مین پناہ گزین ہون کہ نہ زمین سے کوئی بلا پہونچ سکے نہ آسمان سے گزند آسکے ناگاہ صبح ہوتے ہی حضرت جبرئیل ایک ہیبت ناک صورت سے آسمان و زمین کے درمیان مین معلق ظاہر ہوئے اور ایسا نعرہ مارا کہ پہاڑ ہل گئے ہوا جنبش مین آئی زلزلہ پیدا ہوا یہ سب گھبرا کر گھرون مین گھس گئے اور دروازے بند کر لیے دوسرا نعرہ مارنا تھا کہ پتے پھٹ گئے اور اوندھے زانو کے بل گر پڑے اور مردہ بیجان ہوگئے اور کوئی نہ بچا **معالم** اور حضرت صالح مع مومنین کلام حضرموت مین تشریف لائے اور یہین انتقال فرمایا اور کہا بعض نے کہ آپنے مکے مین انتقال فرمایا اور عمر مبارک اٹھاون برس کا تھا بیس برس دعوت خلق کی علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام

فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ ۝

پھر منھ پھیر لینے اور کہا اے قوم بیشک پہونچا دیے ہین تمکو پیغام اپنے رب کے اور نصیحت کی مین نے تمکو لیکن نہین دوست رکھتے تم نصیحت کرنیوالون کو

پھر صالح نے اُس قوم سے منھ پھیرا اور کہا اے لوگو مین نے اللہ کے پیغام تمکو پہونچائے اور نصیحت کی مگر تم نصیحت کرنیوالون کو پسند نہین کرتے **ف** یہ ارشاد آپکا آخری ہے بعد اسکے عذاب آگیا **عبرت** قوم کی جو جو بدافعالیان پڑھتی جاتی ہین امتحان سخت پیش ہوتے ہین اولاً قوم صالح پر صرف ایمان واجب تھا جب معجزہ مانگا تو تحفظ ناقہ بھی لازم ہوا جسمین انھین ایک طرح کی تکلیف ضرور رہتی پھر گفتگو کی تو تقسیم یوم و آب ہو گئی البتہ یہ امر صرف ایمان سے کسی قدر سخت تھا گو وہ دودھ پیتے تھے مگر اُن کی مویشی تلف ہوئے جاتے تھے **افسوس** کہ ہم عہد و پیمان توڑے ہوئے کتاب و سنت سے منھ موڑے ہوئے اپنے عادات اپنے رسوم اپنے نفوس و شہوات کے بندہ فرمانبردار باوجود تمام بدافعالیون کے روز بہ ترحم کے امیدوار یہ کچھ بھی نہین سوچتے سمجھتے لازم ہے کہ زرد روئی اور سیاہ دلی سے پہلے چشمہ جان و سبزہ زار دل کتاب و سنت کے ناقہ صالحہ کے لیے وقف اور نفس حیوانی و گاو شہوانی کو فاقہ زجر و عطش بندگی سے بیجان کر دین مبادا دروازہ توفیق بند ہوجائین گو کفر و فسق سے منھ کالے ہون مگر باز نہ آئین انسد اگر ہمارے نبی رحمت سراپا شفقت کا قدم درمیان نہین ہوتا تو ہم سیہ کار نہین علوم کب کے کب مٹ گئے ہوتے

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝

اور (بھیجا) لوط کو جبکہ کہا قوم سے اپنی کیا کرتے ہو تم بیحیائی کہ نہین پہل کی جسمے ساتھ اسکے کسی نے عالم والون سے

اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ۝

بیشک تم آتے ہو مردون کو شہوت سے سواے عورتون کے بلکہ تم قوم فضول کار ہو

اور یاد کیجیے جب ہمنے لوط کو پیغمبر کیا اور لوط نے اپنی قوم سے کہا کیا تم ایسی بیحیائی کا کام کرتے ہو جو تمسے پہلے کسی نے نہین کیا تم مردون سے بشہوت مشغول ہوتے اور فعل بد کرتے ہو عورتون کے سوا - بلکہ تم لوگ فضول کار

اور بیجا کام کرنے والے ہو **اسراف** بیجا و بے محل صرف کرنا چونکہ اصل وضع انسانی و میل طبع حیوانی یہ ہے
کہ مرد عورتون سے مشغول ہون اور اس قوم نے اس قوت کو آپس مین یعنی مردون مین صرف کرنا چاہا مثلاً بیجا
صرف کرنے والے قرار دیے گئے **ابن کثیر** حضرت لوط بن ہاران بن آذر پس آپ حضرت ابراہیم کے بھتیجے تھے
پس حضرت ابراہیم نے شام کی طرف ہجرت کی لوط آپ پر ایمان لائے اور ہمراہ ہوئے **عرائس** انکا نام لوط اسلئے
ہوا کہ حضرت ابراہیم انھین بہت چاہتے تھے ان کی محبت خلیل جلیل کے دل مین در آئی تھی - اللہ تعالیٰ نے آپکو
پیغمبر کیا اور ملک سدوم پر بھیجا **حسینی** یہ سب پانچ شہر تھے سب سے بڑا سدوم ۲ عامورا ۳ داموراء ۴
صابورا ۵ سعودا او وسیط مفسرین صرف چار شہر بتاتے ہین سعودا کا ذکر نہین کرتے - آپ انیس سال انھین
ہدایت فرماتے رہے **درمنثور** ہر شہر مین ایک لاکھ لڑنے والے تھے - یہ ملک بلاد شام سے ہین فلسطین سے
رات دن کی راہ پر - حضرت ابراہیم بھی یہان تشریف لاتے اور عذاب الٰہی سے ڈراتے ابن عباس سے مروی
ہے کہ اس قوم کے باغ تھے درختون کی شاخین راہ کیطرف دیوار باغ سے نکل آتین راہ چلنے والے مسافر
کھاتے ایک بار قحط پڑا تو بعضون نے کہا اگر مسافرون کو روکدو اور پھل نہ کھانے پائین تو بہتر ہو پھر کہا یہ بھی د
ممانعت کیونکر ہوسکے یہ قرار پایا کہ جو مسافر آئے اس سے چار درہم لو اور اغلام بھی کرو وہ خود بخود آنا چھوڑ
دینگے - بعض روایات مین ابن عباس سے مروی ہے کہ اسی وقت شیطان بصورت طفل نوخیز آیا اور انھین یہ
فعل خبیث سکھایا محمد بن علی سے سوال کیا گیا کہ اللہ نے مردون کی بدکاری پر ان کی عورتون پر بھی عذاب
نازل کیا - کہا اللہ تعالیٰ بڑا عادل ہے عورت و مرد دونون بدکار تھے - ابن عساکر نے روایت کی عورتین دوسری
چالیس برس پہلے سحق مین گرفتار تھین - طاؤس سے روایت ہے کہ پہلے مردون نے عورتون سے لواطت کی پھر
آپس مین مشغول ہوئے - **عرائس** راہون مین بیٹھتے اور بے تکلف گوز لگاتے اور راہ چلنے والون پر
ڈھیلے مارتے - اور مسخراپن کرتے - اور اپنی مجالس مین کھلم کھلا اغلام کرتے - انسے پہلے یہ فعل بد کسی کو معلوم
اور کسی سے منقول نہین **معالم** (من دون النساء) سے یہ مراد ہے کہ باعتبار عورتون کے مردون کی طرف
تمھارا میل زیادہ ہے یا جیسا کہ درمنثور مین حذیفہ سے منقول ہے کہ مرد بوجہ مردون کے عورتون سے
اور عورتین بوجہ عورتون کے مردون سے بے پروا تھین

وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا أَخْرِجُوهُمْ مِنْ قَرْيَتِكُمْ إِنَّهُمْ أُنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ

اور نہ تھا جواب اسکی قوم کا مگر یہ کہ بولے نکالدو تم انکو بستی سے اپنی بیشک وہ قوم پاکباز ہین

حضرت لوط کا کچھ جواب انسے بن نہ آتا یہی کہتے کہ یہ لوگ بڑے پاکباز ہین انھین اپنے ملک سے نکالدو قصہ
چکے جائے (یتطہرون) **معالم** یعنے اوبار رجال سے ناقر اور بری ہین **کبیر** تمسخر سے انھین پاکباز کہتے

وہ مجرم تھے یعنے لوط اور جوان کی سی کرے **ف** اس قصہ سے چند امر معلوم ہوے **اول** اغلام اور لواطت اور جو امور اسکے مشابہ ہون حرام اور موجب غضب وعذاب ہین **درمنثور** کسی نے حضرت علی سے سوال کیا کہ عورتون سے لواطت کیسی ہے فرمایا کہ تو نہین دیکھتا کہ اللہ تعالی نے فاحشہ فرمایا ہے جابر سے مروی ہے کہ چار ہین جو اللہ کے غضب مین صبح وشام کرتے ہین ١ وہ مرد جو عورتون کی سی صورت بنائین ٢ وہ عورتین جو مردانہ لباس پہنین ٣ جو جانور سے ٤ جو مردون سے فعل بد کرے **دوم** کسی کو مسخرا ہین اور رتوہین سے نمازی - مولوی - اللہ والا - کہنا بہت برا ہے **سوم** یہ کہ حق ہر دل مین منقش ہوجاتا ہے شقی اسمین تاویل و تبدیل کرکے انکار کر بیٹھتا ہے اور سعید سر تسلیم جھکا دیتا ہے دیکھو اس قوم نے بھی مان لیا کہ حضرت لوط پاکباز ہین اور کوئی دوسرا قصور انکا ثابت نہ کر سکے **درمنثور** کہا ابن عباس نے لوطی کو نہایت بلند مقام سے ڈھکیل دین اور اوپر سے پتھر مارین - زید بن قیس نے روایت کی کہ علی نے لوطی کو رجم کیا کہا ابن شہاب نے لوطی محصن ہو یا نہ رجم کیا جاسے کہا ابراہیم نے اگر رجم دو بار ہوسکتا تو لوطی اسکا سزاوار تھا - کہا عطا نے بعض تابعین سے منقول ہے کہ وہ مرد حسین پر نظر نہ ڈالتے - کہا حسن بن ذکوان نے کہ امرا کے بچون کے پاس نہ بیٹھو انکی صورتین عورتون کی سی دلفریب ہوتی ہین اور یہ کمسن باکرہ لڑکیون سے زیادہ فتنہ ساز ہین بیہقی نے امردسے خلوت کی ممانعت نقل کی - سفیان ثوری حمام مین گئے تو ایک کمسن لڑکا آیا آپنے فرمایا اسے نکالدو ہر عورت کے ساتھ ایک شیطان اور مرد کے ساتھ متعدد شیطان ہین کہا مجاہد نے لوطی پاک نہین ہوتا اگرچہ تمام پانی سے نہاے **حکم** اسکا جلد اول مین گذر گیا

فَاَنْجَیْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ﳲ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِیْنَ ۝ وَاَمْطَرْنَا عَلَیْهِمْ مَّطَرًا

پھر نجات دی ہمنے اسے اور اہل کو اسکے مگر بی بی اسکی تھی رہجانے والون سے اور برسایا ہمنے اوپر انکے پانی

ہم نے لوط اور انکے ساتھیونکو وہ انھین مین سے تھی جو غابر	فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِیْنَ ۝ پس دیکھو کیونکر ہوا انجام کار گناہگارون کا	بچا لیا مگر لوط کی بی بی رہ گئی کہ اور ہلاک ہونے والے تھے

اور برسایا ہم نے اس قوم پر پانی تو آپ دیکھین کہ انجام کار مجرمین اشرار کو کیسی سزا ملی تفصیل اسکی اپنے مقام پر آئیگی مختصر یہ ہے کہ جب شرارت اور کفر اس قوم کا حد سے گذر گیا جبرئیل بحکم رب جلیل آئے اور اپنے بازو کو زمین کے تلے کرکے چارون بستیان اٹھالین اور زمین وآسمان مین معلق کردین اور اسقدر آسمان سے متصل کیا کہ کتون کی آواز آسمان اول تک جاتی پھر الٹ دیا اور اوپر سے پتھر برسائے عذاب الٰہی نے وہ قوم اور انکے تمام آثار ایسے فنا کردیے جیسے بھولا ہوا خواب - بعض مفسرین نے کہا کہ حضرت لوط کی بی بی انکے ساتھ نکلی تھی پیچھے پھر کے قوم کو دیکھنے لگی اور افسوس کرنے لگی ایک پتھر گرا اور کام تمام ہوگیا

بعض نے کہا اللہ او مدے ہو لیا جو نہی جبل مکا فرتھی ف بن عمل نسب کا م تیلا صحبت حسب اللہ دست ہے یا نہیں اسکا کوئی فائدہ نہ

وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۗ قَالَ يَٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ قَدْ جَاءَتْكُم

اور دبھیجا ہم طرف مدین کے انکے بھائی شعیب کو کہا اے قوم پوجو اللہ کو نہیں واسطے تمھارے کوئی معبود سوا اسکے

بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ ۖ فَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوا

دلیل رب سے تمھارے پس پورا کرو کیل اور وزن کو اور نہ کم دو آدمیون کو چیزین انکی اور نہ فساد کرو

فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ

زمین مین بعد اسکی درستی کے یہ اچھا ہے واسطے تمھارے اگر ہو تم مومن

اور ملک مدین مین ہمنے انکے بھائی شعیب کو پیغمبر کرکے بھیجا شعیبؑ نے کہا اے لوگو اللہ کی بندگی کرو سوا اسکے کوئی تمہارا اور معبود نہین بیشک تمھارے پاس تمھاری رب کی طرف سے دلائل آگئے پس تمکو چاہیے کہ کیل اور وزن پورے کرو اور لوگون کی چیزین کم نہ کرو اور زمین مین فساد نہ پھیلاؤ بعد ازانکہ ابنیا اور احکام آسمانی سے اسکی اصلاح ہو چکی تھی یہ نصیحت تمھارے حق مین خیر ہے اگر تم ایمان والے ہو **ابن کثیر** شعیب بن میکیل بن یشجر اور سریانی مین آپکا نام (تبرون) تھا **عرائس** اہل توریت کہتے ہین کہ شعیب بن صیفون بن عیفا بن ثابت بن مدین بن ابراہیم **معالم** آپ نابینا تھے مگر فصیح و بلیغ اسقدر تھے کہ آپکا لقب (خطیب الانبیا) ہوا آپ کو اللہ تعالیٰ نے ملک مدین کا پیغمبر کیا امنین کو اصحاب ایکہ بھی کہتے ہین **مسئلہ** حرام ہے تول ناپ شمار وغیرہ مین کم دینا زیادہ لینا:

وَلَا تَقْعُدُوا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوعِدُونَ وَتَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِهِ وَتَبْغُونَهَا عِوَجًا ۚ وَاذْكُرُوا

اور نہ بیٹھو ہر راہ پر کہ ڈراتے ہو اور روکتے ہو راہ سے اللہ کی اسی جو ایمان لایا اللہ پر اور ڈھونڈھتے ہو اوسمین کجی اور یاد کرو

إِذْ كُنتُمْ قَلِيلًا فَكَثَّرَكُمْ ۖ وَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ

جبکہ تھے تم تھوڑے پس بہت کر دیا تمکو اور دیکھو کیونکر ہوا انجام مفسدونکا

پھر اہل مکہ کیطرف خطاب ہوا کہ تم راہون پر بیٹھکر ایمان لانے والونکو ڈراؤ اور اللہ کی راہ سے ایمان لانیوالون کو نہ روکو **معالم** یہ لوگ راہ مین بیٹھے اور جو ایمان لانا چاہتا اس سے کہتے کہ شعیب (کاذب ہین اور ہر طرح اسے ڈراتے) کیا تم کجی اور بدراہی کے جویا ہو یاد کرو اللہ کے انعام احسان جب تم کم تھے اور قلیل تھے اللہ تعالیٰ نے تم کو قوی و کثیر کیا اور دیکھو مفسدین کا حال جو تمسے پہلے ہوگئے ہین کیا ہوا۔

وَإِن كَانَ طَائِفَةٌ مِّنكُمْ آمَنُوا بِالَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ وَطَائِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوا فَاصْبِرُوا

اور اگر ہے ایک گروہ تم مین سے ایمان لایا اسپر کہ بھیجا گیا مین ساتھ اسکے اور ایک گروہ نہ ایمان لایا پس صبر کرو

حَتَّىٰ يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَنَا ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ

یہانتک کہ حکم کرے اللہ درمیان ہمارے اور وہ بہتر ہے سب حکم کرنیوالونسے

اور کہا شعیبؑ نے ای لوگو اگر ایک گروہ تمھارا ایمان لایا اس حکم پر جسکو لیکر مین بھیجا گیا ہون یعنی اعتقاد توحید و عمل خیر و حسن اخلاق اور ایک گروہ نہیں ایمان لایا تو تم صبر کرو اسوقت تک کہ اللہ ہمارے اور تمھارے معاملے مین قول فعل فرمائے اور وہ سب حکم کرنیوالون سے اچھا حکم کرنیوالا ہے **الکشاف** مراد اس سے عذاب دنیا یا عقبے ہے یا فیصلہ ہ

پارۂ نہم | قال الملأ الذین | سورۂ اعراف

تمہید جب اُس قوم مستحق الدمار نے دیکھا کہ حضرت شعیب اُن کی فہمائش سے باز نہیں آتے اُنکے پسندیدہ امور اور قدیم دستور کو کفر و ضلالت بتاتے ہیں مدین کے زبردست سردار جنکو اپنی خدا فراموشی اور دین فروشی پر افتخار اور اطاعت و اصلاح سے انکار و عار تھا کہنے لگے

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

کہا سرداروں نے جو تکبر کرتے تھے قوم سے اسکی البتہ ہم نکالدینگے تجھے اے شعیب اور انکو جو ایمان لائے

مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ۚ قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا كٰرِهِيْنَ ۚ

ساتھ تیرے ہمارے قریے سے یا تم پھر آؤ مذہب میں ہمارے کہا اور اگرچہ ہوں ہم نفرت کرنیوالے

بڑے متکبر سرکش شعیب کی قوم بولی اے شعیب ہم تمکو اور تمہارے ساتھی ایمان والوں کو اپنی بستی سے نکالدینگے نہیں تو تم ہمارے مذہب کی طرف رجوع کرو اور یہ پاکبازی و زبان درازی چھوڑ و حضرت شعیب نے کہا کہ کیا ہم نفرت و کراہت بھی کرتے ہوں اور تمہارے دین میں آبھی جائیں یعنی جبکہ ہمکو دلی نفرت اور روحی کراہت اُس رسم خبیث سے ہی تو کیونکر اُسطرف رجوع کرسکتے ہیں اور اگر اس نفرت کے ساتھ بھی ہم ایسا کریں

قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا فِيْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا ۚ

بیشک افترا کیا ہمنے اللہ پر جھوٹھا اگر پھریں ہم مذہب میں تمہارے بعد اسکے کہ نجات دی ہمکو اللہ نے اس سے

وَمَا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَآ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَا ۚ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۚ

اور حق نہیں ہمکو یہ کہ پھر آئیں ہم اسمیں مگر جب چاہے اللہ رب ہمارا گھیر لیا ہے ہمارے رب نے ہر شے کو علم سے

عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ۝

اللہ پر بھروسا کیا ہمنے اوپر حکم کر درمیان ہمارے اور درمیان ہماری قوم کے ساتھ حق کے اور تو اچھا حکم کرنیوالا ہے

بیشک ہم نے جھوٹھا بہتان باندھا اللہ پر اگر ہم تمہارے مذہب میں عود کریں اور کب جبکہ اللہ نے ہم کو اُس سے نجات دی راہ حق دکھائی (پس اگر ہمارا موجودہ دین حق ہی تو اسے چھوڑنے سے ہم مفتری ہوں گے اور اگر تمہارا دین حق ہو تو ہم نے اظہار نبوت و دعوی ہدایت میں گویا افترا پردازی کی) تو یہ حق مجھے نہیں ہی اور میں ایسا نہیں کرسکتا مگر یہ کہ ہمارا رب چاہے ہمارے رب کا علم ہر شئی کو وسیع ہی ہم نے اللہ ہی پر بھروسا کیا تمہارے شر اور عداوت کی کچھ پروا نہیں۔ اے پروردگار تو ہمارے اور ہماری قوم کے اختلاف میں فیصلہ کردے تو تمام حکم کرنے والوں سے اچھا حکم کرنیوالا ہی **بحث** یہ قول کہ اللہ چاہی تو ہم تمہارے دین میں

اسکے یہیں دلالت کرتا ہو کہ یا تو حضرت شعیب کو دین قوم کے بطلان مین یا اپنی رسالت کی حقیت مین کچھ شبہہ تھا یا وہ جائز جانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کفر پسند فرمائے جواب ایسا نہین بلکہ خود شعیب نے انہین کمال نرمی سے یہ جواب ترش دیا یعنے اللہ چاہے تو ہم دین بدلین اور اللہ کا چاہنا ممکن نہین تو تبدیل بھی ممکن نہین خواہ یہ کہین ایسا کبھی نہ کرونگا اور اگر تقدیر الٰہی و مشیت ازلی مین یون ہی ہے تو مجبور ہون اب دو مسئلے سمجھے گئے مسئلہ مشیت الٰہی عام ہے خیر ہو یا شر اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا مسئلہ تبرکاً یہ کہنا کہ مین انشاء اللہ مومن ہون درست ہے جیسا کہ مذہب ہے شافعیہ کا

وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ

اور کہا سردارون نے جو کافر تھے قوم سے شعیب کی اگر پیروی کی تمنے شعیب کی بیشک تم اسوقت نقصان پانیوالے ہو

جب اُنکو حضرت شعیب سے جواب صاف ملا تو اُنکے تابعین مومنین کو ڈرانے لگے کہ شعیب کو چھوڑ دو ورنہ تو ہلاکت مین پڑ جاؤ گے اگر اُنکے قدم بقدم رہے تو ضرور سب خراب و تباہ ہو گے

جاثم بے حس و رہ گیا ہوا اوندھا	فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ پھر پکڑ لیا اُنکو زلزلے نے پس ہو گئے گھر وں مین اپنے اوندھے	رجفت ـ جنبش زلزلہ ہوا او

اس سے موت و ہلاکت ہے یعنی جب اُن شریرون نے اللہ کے پیغمبر کی نہ سُنی اور اُلٹے اُنہین کو کفر کی طرف بلانے لگے ضعیفون کو ڈرانے لگے حضرت شعیب نے دعا کی شعیب کی اللہ نے سنی قوم پر عذاب آیا [illegible] قتادہ نے کہا کہ حضرت جبرئیل نے ایک چیخ ماری جس سے سب ہلاک و ہمناک ہو گئے ع السن اس قوم کے بادشاہ کا نام [illegible]

اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۛ اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِيْنَ

جنھون نے جھٹلایا شعیب کو گویا بسے ہی نہ تھے اُس ملک مین جنھون نے جھٹلایا شعیب کو تھے وہی ٹوٹا پانیوالے

کمال غضب سے ارشاد فرماتا ہے کہ ہمارے شعیب کے جھٹلانے والے ایسے ہو گئے گویا کبھی تھے ہی نہین ہمارے شعیب کے جھٹلانیوالے ٹوٹے اور نقصان مین تھے ـ چونکہ کفار نے مومنین کو ڈرایا تھا کہ شعیب کو نہ چھوڑو گے تو خاکستر ہو جاؤ گے ارشاد ہوا کہ شعیب کے جھٹلانیوالے خود ہی خاسر و غائب ہو گئے

فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ ۚ فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ

پھر منھ پھیر لیا اُنسے اور کہا اے قوم البتہ پہونچا دیے مین نے تمکو پیغام اپنے رب کے اور نصیحت کی مین نے تمکو پھر کیونکر افسوس کرون قوم کافر پر

تفسیر کبیر عذاب سے پہلے آپ اُنسے کنارہ کش ہوئے تا کہ برکت قرب و معیت منقطع ہو جائے اور کہا گیا کہ یہ بعد نزول عذاب فرمایا **حاصل** شعیب نے اُنسے مُنھ پھیر لیا اور کہا ای میری قوم بیشک مین نے تم کو اپنے رب کے پیغام پہونچا دیے اور تمہاری خیر خواہی کی پھر اب کیونکر کفار پر افسوس کرون ـ **ف** ظاہر آیت سے مفہوم

ہوتا ہے کہ کفار پر افسوس کرنا نہ چاہیے اور ایسا ہی حضرت موسیٰ کو خطاب ہوا فلا تاس علی القوم المجرمین اے موسیٰ تم اُن گنہگاروں پر جو چالیس برس کیے گئے ہیں قید کیے گئے افسوس نہ کرو لیکن سیاق آیت سے مفہوم ہوتا ہے یہ بیان افسوس و حسرت کے لیے ہے اور ممانعت موسیٰ کی بغرض تسلیہ تھی تو نہی تحریم پس تاسف بحال کفار کا جواز ثابت ہو گیا اگرچہ مفید نہ ہو

وَمَآ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَۃٍ مِّنْ نَّبِیٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَھْلَھَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّھُمْ یَضَّرَّعُوْنَ

اور نہیں بھیجا ہے کسی بستی میں کوئی پیغمبر مگر پکڑ لیا ہے اہل کو اُسکے افلاس اور امراض میں تاکہ وہ گڑگڑائیں

نہ بھیجا کسی بستی میں کوئی پیغمبر نہیں بھیجا کہ وہاں کے رہنے والوں پر مصیبتیں نہ ڈالیں ہوں افلاس اور قحط وغیرہ سے یا امراض اور ہلاک سے تاکہ وہ سوچیں اور ڈریں اور عجز و زاری بارگاہ الوہیت میں رجوع کریں **ف** ۱ ہر نبی کے لیے کچھ جھٹلانیوالے ضرور ہوئے ہیں اور یہ عذاب انھیں کے ...... ہوئے منافقین انبیا کو دنیا میں بھی سزا ضرور ملی ہے تاکہ امر نبوت محقق رہے اور حجت اللہ ثابت ہو جائے ۔ ۲ اس میں بلاؤں کا نازل کرنا اسلیے ہوتا ہے کہ لوگ متنبہ اور خدا پرست ہو جائیں ۳ ہر نعمت کی ناقدری کا انجام ابتلا و ہلاکت ہے مثلاً ایسا اظہار اور ایسی ظاہری اعانت اولیا ۔ علما مسلما کے بے بھی ہوتی ہے ضرور نہیں

ثُمَّ بَدَّلْنَا مَکَانَ السَّیِّئَۃِ الْحَسَنَۃَ حَتّٰی عَفَوْا وَّقَالُوْا قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ

پھر بدلدی ہمنے بجاے برائی کے بھلائی یہانتک کہ زیادہ ہوگئے اور بولے تحقیق کہ پہونچ گئی تھی باپ دادوں کو ہمارے سختی اور راحت

پھر بعد اُن آزمائشوں کی برائی کی جگہ بھلائی کر دی یعنے فراغت دنیاوی صحت بدن کثرت مال و عیال وغیرہ

فَاَخَذْنٰھُمْ بَغْتَۃً وَّھُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ۝

پھر پکڑ لیا ہمنے اُنکو دفعتہً اور وہ نہیں جانتے تھے

اُنھیں عطا فرمایا یہانتک کہ خوب مالدار خوش عیش ہوگئے اور کہنے لگے ہمارے اگلوں پر بھی ایسے ہی انقلاب آیا کیے ہیں کبھی رنج کبھی خوشی (اور یہ نہ سمجھے کہ اول تہدید تھی اور یہ بھلاوا ہے) پھر یکایک ہم نے اُنکو ایسے حال میں پکڑ لیا کہ اُنھیں خبر بھی نہ تھی **ف** ۱ جس نعمت کے بعد شکر اور مصیبت کے بعد صبر و رجوع حاصل ہو وہ عنایت و ہدایت ہے اور جس نعمت کے بعد غفلت و غرور اور مصیبت کے بعد شکایت یا انکار ظاہر ہو وہ استدراج و عقوبت ہے ۲ مومنین کے مصائب باعث کفارہ گناہ ہیں اور کفار و فساق کے لیے نمونہ عذاب ناگاہ

وَلَوْ اَنَّ اَھْلَ الْقُرٰٓی اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَیْھِمْ بَرَکٰتٍ مِّنَ

اور اگر لوگ بستی کے ایمان لاتے اور ڈرتے البتہ کھول دیتے ہم اُن پر برکتیں

السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰکِنْ کَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰھُمْ بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ ۝

آسمان سے اور زمین سے اور لیکن جھٹلایا انھوں نے پس پکڑ لیا ہمنے اُنکو بسبب اُسکے کہ تھے کماتے

اگر آدمی ایمان لاتے اور اللہ سے ڈرتے تو ہم اُنپر آسمانی اور زمینی برکتین دونون کھولدیتے مفسرین فرماتے ہین کہ آسمانی برکات سے باران رحمت اور زمینی سے پیداوار مراد ہی **ف** آسمان سے قبول و نزول توفیق و ثواب نازل ہوتا زمین دنیاوی اسباب راحت عطا ہوتے جیسا کہ اصحاب کبار کو قبول تازہ و سلطنت عامہ عطا ہوئی مگر بستی والون نے جھٹلایا تو ہمنے اُنکو اُنکی شامت اعمال کی سزا دی **ف** معلوم ہوا کہ مومن متقی کے لیے غیب سے کارسازیان ہوتی ہین نہ صرف جنت بلکہ دنیاوی برکت بھی حاصل ہے

أَفَأَمِنَ أَهْلُ الْقُرَىٰ أَن يَأْتِيَهُم بَأْسُنَا بَيَاتًا وَهُمْ نَائِمُونَ ۝ أَوَأَمِنَ أَهْلُ الْقُرَىٰ أَن يَأْتِيَهُم

کیا پس نڈر ہوگئے لوگ بستی کے یہ کہ آجائے اُنپر عذاب ہمارا راتا رات اور وہ سوتے ہون کیا نڈر ہوئے ہین بستی والے یہ کہ آجائے اُنپر

بَأْسُنَا ضُحًى وَهُمْ يَلْعَبُونَ ۝ أَفَأَمِنُوا مَكْرَ اللَّهِ ۚ فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ ۝

عذاب ہمارا دن چڑھے اور وہ کھیلتے ہون کیا پس مطمئن ہوگئے اللہ کے پس نہین نڈر ہوتی گرفت سے اللہ کے مگر قوم نقصان پانیوالی

کیا لوگ نڈر ہین کہ ہمارا عذاب رات کو سوتے مین آجائے یا دن کو کھیلتے ہون اور عذاب آجائے کیا یہ لوگ اللہ کی گرفت اور داؤ سے مطمئن اور نڈر ہوگئے ہین اُسکی ربوبیت اور تحمل اور عفو پر غفلت و غرور اسقدر ہوا اللہ کی گرفت سے بیخوف نہین ہوتے مگر وہی لوگ جو نقصان پاتے ہین **ف** اللہ کے عذاب سے بیخوف رہنا کفر ہے نوم سے مراد غفلت ہی بیداری مین ہو یا خواب مین اور لعب سے مراد نفس پرستی ہی کسیطرح ہو ورنہ اکثر کفار شراب و کباب مین بیدار اور اکثر شغل زراعت و تجارت مین لہو سے بیزار بھی رہتے ہین۔

أَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِينَ يَرِثُونَ الْأَرْضَ مِن بَعْدِ أَهْلِهَا أَن لَّوْ نَشَاءُ أَصَبْنَاهُم

کیا نہین ہدایت ہوئی اُنکو کہ وارث ہوتے ہین زمین کے بعد اہل زمین کے اگر چاہتے ہم پکڑ لیتے اُنھین

بعد اخبار ماضیہ موجودہ کیطرف

بِذُنُوبِهِمْ ۚ وَنَطْبَعُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ۝

گناہون سے اُنکے اور مہر کردیتے دلون پر اُنکے پس وہ نہ سنتے

قصص سابقہ امت خطاب فرمایا گیا ان

لوگون کو جو اگلون کے بعد زمین کے مالک ہوئے ہینے واقعات گذشتہ اور احکام نازلہ سے رہنمائی نہین کی اور جبکہ اُنپر حجت تمام ہوچکی ہے تو ہم چاہتے تو اُنکو اُنکے اعمال کی شامت سے پکڑ لیتے اور دلون پر غفلت کی ایسی مہر لگادیتے کہ کسی کی نصیحت نہ سنتے **ف** اِس مین اشارہ ہے کہ اے لوگو تمھارا حال بھی اگلون کا سا حال ہے اور تم بھی ایسی عذاب کے سزاوار ہو مگر بپاس خاطر رحمۃ للعالمین ہمنے نہ چاہا نہ تمکو سزا دی نہ اپنی ہدایت سے محروم فرمایا تم تھوڑے ہی ابتلا کے بعد عذاب سے محفوظ اور ایمان سے پُر نور ہو جاؤ گے۔

تِلْكَ الْقُرَىٰ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنبَائِهَا ۚ وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا

یہ وہ بستیان ہین کہ بیان کرتے ہین ہم تجھسے خبرین اُنکی اور تحقیق لائے اُنکے پاس رسول اُنکے دلیلین پس نہ

كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا مِنْ قَبْلُ ؕ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوبِ الْكٰفِرِيْنَ

تھے کہ ایمان لاتے اسپر جسے جھٹلا یا تھا پہلے سے ایسے ہی مہر کردیتا ہے اللہ دلون پر کافرون کے

ان بستیون کے واقعات ہم نے آپ کو کہ سنائے جنکو پیغمبرون نے بدلائل ظاہر ہدایت کی مگر وہ تعصب و شرارت یا نادانی سے جھٹلا چکے تھے یعنے نبوت و توحید و کتاب وغیرہ پھر ایمان نہ لائے کفر کے مصر رہے تو اللہ بھی ایسے شریران منکر توفیق وہدایت سے محروم رکھتا ہے اللہ مہر کردیتا ہی ہے کہ ارادہ ازلی متعلق ہدایت نہوا۔

وَمَا وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ ۚ وَاِنْ وَّجَدْنَآ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ

اور نہ پایا ہمنے اکثر مین انکے کوئی عہد اور یہ کہ پایا ہمنے اکثر کو انکے حکم سے نکلجانیوالے

عہد سے مراد عہد میثاق ہے یا وہ وعدے جو کفار بحالت اضطرار کیا کرتے ہین کہ اب کسی کو نہ پوجین گے اور ہوسکتا ہے کہ عہد سے دین مراد ہو اسلیے کہ کفار مین دین بطور خدا پرستی نہین ہوتا بلکہ جو انکے اور ان کے بزرگون کے نفس نے حکم دیا وہی دین ہے **حاصل** کفار مین ہمنے وفاے عہد نہ پایا بلکہ اکثر ان کے نافرمان بردار ہی پائے **اکثر** یہان بمعنے کل ہین

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَظَلَمُوْا بِهَا ۚ

پھر بھیجا ہمنے بعد انکے موسیٰ کو ساتھ اپنی نشانیونکے طرف فرعون کے اور اسکے سردارونکی پس ظلم کیا ان نشانیونسے

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۝

پس دیکھ کیسا ہوا انجام فساد کرنیوالون کا

ظلم سے مراد کفر و انکار یعنے ان سب انبیا کے بعد ہمنے موسےٰ کو اپنی نشانیون کے ساتھ فرعون والون پر بھیجا تو انھون نے حق انصاف ادا نہ کیا اور بجای تصدیق کفر و انکار کیا تو آپ دیکھین کہ ان مفسدون کا انجام کار کیا ہوا **درمنثور** کہا ابو حاتم نے فرعون فارسی اصطخر کا رہنے والا تھا کہا محمد بن منکدر نے اس کی عمر ۴۲۰ برس کی ہوئی ۴۰۰ برس تک کوئی ایسی بات پیش نہ آئی جو اسکی طبعیت کے خلاف ہوتی۔ نہ مرض۔ نہ مصیبت اور ۴۰۰ برس حضرت موسیٰ نے اسے سمجھایا **معالم** کہا سعید بن جبیر نے کہ فرعون کی عمر چھ سو ساٹھ برس کی ہوئی چار سو برس بادشاہی کی تمام عمر مین کبھی اسے نہ درد سر ہوا نہ بخار آیا نہ بھوکا رہا نہ پیاسا کوئی امر خلاف مزاج و موجب ملال پیش نہ آیا **درمنثور** کہا علی بن ابی طلحہ نے فرعون قبطی تھا زنا سے پیدا ہوا ستر بالشت کا لانبا تھا۔ ایکدن حضرت موسیٰ نے عرض کی اے رب فرعون کو اسقدر مہلت دی ارشاد ہوا اسکے اخلاق اچھے تھے اور اسکے دربان مساکین مظلومون کو منع نکرتے تھے مجھے جلد انتقام لیتے ہوئے شرم آئی۔۔

وَقَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ اِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ حَقِيْقٌ عَلٰٓى اَنْ لَّآ اَقُوْلَ

اور کہا موسیٰ نے اے فرعون مین رسول ہون پروردگار عالم کا مستحق ہون کہ نہ کہون

عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِيَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ؕ

اللہ پر مگر حق بیشک لایا ہون مین تمھارے پاس نشانی تمھارے رب سے پس چھوڑ دے میرے ساتھ بنی اسرائیل کو

اور موسی نے فرعون سے کہا مین اللہ کا پیغمبر ہون مجھے سزاوار نہین کہ سچ کے سوا اور کچھ اللہ کی طرف سے بیان کرون مین تمھارے پاس اللہ کی نشانی اور معجزے لایا ہون کہ تم کو اعتماد ہو اب تم کو چاہیے کہ بنی اسرائیل کو چھوڑ دو حضرت موسی کا پورا قصہ دوسرے مقام پر آئیگا یہان ربط کے لیے مختصر ذکر ہے آپ مصر مین پیدا ہوے اور فرعون کے گھر مین پرورش پائی فرعون کی رعایا دو قسم کی تھی ۱ قبطی یہ سب تابع و مطیع فرعون بلکہ فرعون پرست تھے اور فرعون کی حمایت سے انکی عزت۔ قوت۔ وقعت بڑھی ہوئی تھی ۲ سبطی یعنی اولاد یعقوب علیہ السلام یہی بنی اسرائیل ہین یہ اس وجہ سے کہ فرعون کو رب نہ جانتے کمزور۔ محتاج۔ ہزارون مصائب مین گرفتار و پریشان جیسے آج کل کے مسلمان۔ غلامون کی طرح اُنکے کام کاج کرتے بہتے ایک قبطی نے سبطی کو دبایا اُسنے حضرت موسیٰ سے فریاد کی آپنے ایک طمانچہ مارا اُسکا دم نکل گیا آپ بخوف انتقام مصر سے بھاگے مدین مین حضرت شعیب کی بیٹی سے نکاح کیا ایک مدت تک وہان رہے پھر آپنے وطن کا عزم کیا راہ مین پیغمبری عطا ہوئی اور آپکے بھائی ہارون بھی پیغمبر بناکر آپ کے ساتھ کیے گئے اور حکم ملا کہ فرعون کو نصیحت کرو اور کہدو کہ بنی اسرائیل کو آزاد کردے اسی لیے فرمایا کہ ایک تو مین اللہ پر جھوٹھ اور انہین باندھ سکتا میری یہ شان نہین دوسرے میرے پاس دلائل معجزات بھی ہین

قَالَ اِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِاٰيَةٍ فَاْتِ بِهَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ فَاَلْقٰى عَصَاهُ

کہا اگر ہے تو لایا کوئی نشانی تو لا اُسے اگر ہے تو سچون سے پس ڈالدیا عصا اپنا

فرعون نے موسیٰ کا یہ دعوی سنا تو کہنے لگا کہ اگر تم سچے ہو تو اپنے رب کی نشانی لاؤ جس سے معلوم ہو کہ تم فرستادہ ہو

فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ۝

پس یکایک وہ اژدہا تھا ظاہر

حضرت موسی ۴ نے عصا پھینکدیا وہ اژدہا ہوگیا معالم مے عصا اسی گز کا اژدہا بنگیا بلندی اسکی ایک میل اور سید حا کھڑا ہوگیا منھ کھولدیا تو اوپر کا جبڑا دیوار قصر فرعون پر اور تلے کا جبڑا زمین پر تھا اس ہیبت سے وہ اژدہا موسوی فرعون پر لپکا اور فرعون اپنے تخت سے کود کر بھاگا اور اُسے دست آنا شروع ہوگئی پھر اژدہے نے اُسکے ساتھیون پر حملہ کیا تو وہ سب چیخ اٹھے اور بھاگ گئے فرعون اندر سے چلانے لگا اے موسیٰ مین تجھے اُس رب کی قسم دلاتا ہون جسنے تجھے بھیجا ہے اسی کو پکڑ لے مین ایمان لاؤنگا اور بنی اسرئیل کو چھوڑ دونگا حضرت موسیٰ ۴ نے اُسے پکڑ لیا ویسا ہی ہوگیا پھر فرعون بولا اور بھی کوئی نشانی ہے

وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ۝

اور نکالا ہاتھ اپنا پس ناگاہ وہ روشن تھا دیکھنے والون کے لیے

حضرت موسیٰ نے اپنے گریبان سے ہاتھ نکالا تو وہ سفید رنگ آفتاب کی طرح

چمکتا تھا جس سے آنکھوں میں چکا چوندھ ہو جاتی **ف** نئی روشنی والے جو کہتے ہیں کہ عادت اور ماہیت کا بدلنا ممکن ہی نہیں وہ عصا اور ید بیضا کو دیکھیں شاید انھیں وہ سبق بھول گیا جو اس مقام پر امام فخرالدین رازی نے منکرین اہل طبعیات کو پڑھایا ہے۔ کیا وہ حضرت قادر مطلق کو مجبور سمجھے ہیں اور قادر جانتے ہیں تو کیا انکی پیغمبر کو وحی اتری ہے کہ اللہ تعالی ایسا نچاہیگا اگر ایسا بھی نہیں تو پھر انکار کا کیا باعث آن ہم یہ نہیں کہتے کہ ایسا ایسا ہوا کرتا ہو جس سے ایک نظم احسن قانون قدیم میں نقص پیدا ہو بلکہ گاہ گاہ بحسب مصلحت وحکم حضرت الہ ایسا ہوا ہے دیکھو یہاں فرمایا عصا اژدہا ہو گیا اور ید بیضا۔ یہ نہیں کہا کہ گویا وہ اژدہا تھا اور ید بیضا تاکہ دلیل قطعی ہو جائے قلب ماہیت عصا اور تبدیل وصف دست موسی پر پھر اس خیال سے کہ شاید کوتاہ فہم انھیں فرمایا دہیں) یعنے یہ امر ظاہر اور کھلا تھا نہ مجال تاویل تھی نہ محل تشکیک اور جادوگرون کی نسبت آئندہ فرمایگا سحروا اعین الناس یعنی ایسا تھا مرید نگی

قَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ
کہا سردارون نے قوم فرعون سے بیشک یہ جادوگر دانا ہے

يُرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ۝
چاہتا ہے نکالنا تمھارا تمھاری زمین سے پس کیا حکم کرتے ہو تم

ان معجزون کے بعد فرعونی جمع ہوئے اور آپس میں کہتے تھے اس میں شک نہیں کہ موسی بہت بڑے سیانے ساحر ہیں اور چاہتے ہیں کہ تم لوگوں کو یہاں سے نکال دیں تو اب تم لوگ کیا حکم کرتے ہو کیا مشورہ ہے

قَالُوْۤا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَاَرْسِلْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ لا يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ۝
بولے ڈھیل دے اسکو اور اسکے بھائی کو اور بھیج شہرون میں جمع کرنیوالے لائیں تیرے پاس ہر ساحر دانا کو

سب کی رائے یہ ہوئی کہ ان دونوں بھائیوں کو تو یوں ہی ٹالو اور شہر بشہر احکام جاری کیے جائیں بڑے بڑے جادوگر جمع کئے جائیں

وَجَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوْۤا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ۝
اور آئے جادوگر فرعون کے پاس بولے بیشک ہمارے لیے مزدوری ہے اگر ہوں ہم غالب

اطراف بلاد سے ہزارہا جادوگر جمع ہوئے چونکہ فرعون کے زمانے میں جادو کا رواج بہت تھا

قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝
کہا ہاں اور تم مقرب ہو جاؤ گے

اور انھیں قوت سحر پر بڑا ناز تھا اللہ تعالی نے انکی غرور توڑنے کے لیے حضرت موسی کو وہ معجزے عطا فرمائے جو سحر کو باطل اور انکے شعبدون کو عاطل کر دیں ان جادوگرون نے فرعون سے کہا اے بادشاہ اگر ہم موسی پر غالب آئیں تو ہمیں کچھ انعام ملنا چاہیے فرعون نے کہا ہاں تمکو انعام ملے گا تم مقربان بارگاہ شاہی ہو جاؤ گے

قَالُوْا يٰمُوْسٰۤى اِمَّاۤ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّاۤ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ ۝
بولے اے موسے خواہ ڈال تو اور خواہ ہوں ہم ڈالنے والے

جب جادوگرون کا لشکر جمع ہو گیا فرعون نے اپنی عید کے دن یہ مقابلہ قرار دیا اور حضرت کلیم کو خبر دی کہ آپ بھی میدان میں آئیں دونون جانب کے زور بہ دون کے اندازے ہوجائیں ادھر سے لشکر فرعون بے عقل فرعون ادھر سے دو اللہ والے موسیٰ و ہارون مقابل آئے عرائس حضرت کلیم علیہ التحیۃ والتسلیم نے آتے ہی ان جادوگرون سے فرمایا خرابی ہو تمہاری اللہ پر جھوٹ تہمت نہ باندھو نہین تو اسکا عذاب آجائیگا ان کلمات کے پُر اثر مضمون جادوگرون کے دل مین آئے چلاؤ تم ما هذا بقول ساحر یہ تو جادوگرون کی بات نہین ہے اور آپس مین چپکے چپکے صلاح کرنے لگے پھر بولے آج ہم وہ جادو کرین جسکا مثل دیکھا نہ گیا ہو پھر حضرت موسیٰ سے کہا یا تو آپ پہلے اپنا وار کرین یا ہم ہی کوئی حملہ خونخوار کرین

قَالَ اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ۝

کہا موسیٰ نے ڈالو تم پھر جب ڈالا | باندھ دین | آنکھین | آدمیون کی اور ڈرایا انھین | اور لائے | جادو | بڑا

حضرت کلیم نے فرمایا تمہین پہل کرو دل کے حوصلے نکال لو جادوگرون نے اپنی اپنی رسیان پھینکین اور نظربندی کر دی میدان مین سانپ ہی سانپ نظر آئے لوگ ڈرے خوفناک ہوئے اور بہت بڑا جادو ظاہر کیا عرائس ساٹھ اونٹ بھر کر رسیان لائے تھے وہ سب ایسی بڑے بڑے سانپ بنگئے گویا پہاڑ ہین ایک سانپ دوسرے سوار جدھر دیکھو مار مار بعض نے کہا کہ جادوگر کسی شے کی ماہیت نہین بدل سکتے بلکہ نظرون مین صورتین مختلف دکھا سکتے ہین جیسا کہ آیت مین مذکور ہوا حالانکہ اُنکے سحر کی عظمت اللہ تعالیٰ نے خود بیان فرمائی ہے جواب یہ ہے کہ آیت مین ان ساحرون کی عظمت مذکور ہے لیکن یہ نہین کہ کوئی اُنکے برابر یا اُنسے بڑھکر نہ تھا اور نہ یہ کہ سحر اصل شئے بدل سکتا ہے یا نہیں ایسا دعویٰ زعم ہے واللہ اعلم حقیقت کیا ہے۔

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ۚ

اور حکم بھیجا ہمنے طرف | موسیٰ کے | یہ کہ | ڈالدے عصا اپنا | پس ناگاہ وہی | نگلنے جاتا تھا | جو باندھا | تھا

حضرت موسیٰ پہلے تو یہ طوفان بے تمیزی دیکھکر خوفناک ہوئے کہ فوراً ارشاد ہوا خبردار ڈرنا نہین ہمارے رسول کہین ڈرتے ہین اپنا عصا ہاتھ سے پھینکدو اور تماشا دیکھو عصا چھوڑنا تھا کہ اژدہا بے خونخوار بنگیا اور یہ تمام رسیان نگل گیا عرائس عصائے موسیٰ نہایت طویل و جسیم باہیبت سیاہ رنگ پھنکارے شعلے اور آنکھون سے آگ نکلتی ہوئی پیشانی کے بال نیزون کی طرح کھڑے مخالفین کیطرف حملہ آور ہوا جدھر منھ کیا قیامت آگئی بڑی بڑی محل اور دیواریں سب ہجوم ... معدوم نابود کر دیتا معالم ایسی بھگدڑ پڑی کہ پچیس ہزار دب اور کچل کر مر گئے۔

فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۚ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ۚ

پس ظاہر ہوا حق اور باطل ہوا جو | تھے | کرتے | پس مغلوب ہوگئے اسجگہ | اور پھرے | ذلت میں

حق ظاہر ہو گیا اور کفر مٹا فرعونی ذلیل و خوار و بیزار ہوئے جادوگر سحر بھولے وہ اعجاز دیکھا کہ کچھ یاد نہ رہا۔

فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِينَ ۝ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِينَ ۝ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۝

اور ڈالے گئے جادوگر سجدہ کرنے والے بولے ایمان لائے ہم رب العالمین پر رب موسیٰ اور ہارون کا

جادوگر جنکو لونہیں پہلے ہی حضرت کلیم کریم کے کلام کا اثر تھا اسپر قیامت کی معجزہ نمائی کیا ستاوان کیا دساحران عجائب نے شکست فاش اٹھائی سمجھ گئے کہ بیشک یہ سحر نہیں خدائی ہے بندہ نے یہ قدرت کہان پائی سب سجدے مین گر پڑے اور کہنے لگے ہم پروردگار عالم پر ایمان لائے جو موسیٰ ہارون کا رب ہے **درمنثور** اوزاعی سے کہا ادھر انکا سجدہ مین گرنا تھا کہ پردے اٹھ گئے جنت بہشت نظر آئی **ف** ۳ القی بصیغہ مجہول دلالت کرتا ہے کہ اپر ہیبت عظمت کی وہ حالت طاری ہو گئی کہ بے اختیار سجدے مین گر پڑے بیشک ایمان سے عقل نورانی ہوجاتی ہے کہ ایمان لاتے ہی جادوگر سمجھ گئے کہ حضرت الوہیت اس قابل نہیں کہ ہماری عقل اسکا احاطہ کرسکے مگر پیغمبر معصوم کے دامن دولت مین چھپنا چاہیے اُسنکے ایمان اور سمجھ مین تھا کا دخل نہین تو ہم اسپر ایمان لائے جو سب کا رب ہے پھر ڈرے کہ مبادا اس بات مین قاصر و خاطی ہون کہنے لگے موسیٰ و ہارون کا رب ہے

قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا

کہا فرعون نے ایمان لائے تم اسپر پہلے اس سے کہ مین اجازت دون تمکو بیشک یہ مکر ہے کہ بنایا ہے تمنے شہر مین تاکہ نکالو تم

مِنْهَآ اَهْلَهَا ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝

اس سے اہل شہر کو تو اب جانلوگے البتہ کاٹونگا مین ہاتھ تمہارے اور پاؤن تمہارے خلاف سے پھر سولی دونگا تم سب کو

فرعون نے جب یہ حال دیکھا غضبناک ہوا اور کہنے لگا تم موسیٰ پر ایمان لائے اور مجھسے اجازت نہ لی بات یہ ہے کہ تمنے اور موسیٰ نے ایک حیلہ پہلے سے بنایا تھا کہ اس تدبیر سے تمام لوگ تمہارے تابع ہوجائین اور اہل مصر کو تم مصر سے نکالدو یعنے مغلوب عاجز کر دو تم بادشاہ بنجاؤ اب تمکو اسکا نتیجہ معلوم ہوا جاتا ہے اور سخت حکم دیا کہ مین ضرور تم سب کے ایک جانب سے ہاتھ دوسری جانب سے پاؤن کاٹونگا پھر سولی پر چڑھاؤنگا تاکہ میرا خوف دلونمین سما جائے پھر کوئی ایسا نہ کرے۔

قَالُوْٓا اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ۝ وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا ؕ

بولے ہم طرف اپنے رب کے پھرنیوالے ہین اور نہین دشمنی کرتا ہے مگر یہ کہ لائے ہم نشانیو پر اپنے رب کے جب آئین ہمارے پاس

چونکہ انکی نظرون مین نور توحید اور دل مین ذوق حق سمایا تھا ابھی نیا نیا مزا خدا پرستی کا پایا

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ۝ ع

اے رب ڈال ہمپر صبر اور وفات دے ہمکو بحالت اسلام

تھا فرعون کے دھمکانے اور ڈرانے کو خیال مین نہ لائے اور کہنے لگے ای فرعون ہمین قتل کریگا تو کیا پروا ہے ہم اپنے رب کی حضوری مین جائینگے اور تیری عداوت ہمسے صرف اسی لیے ہے کہ ہم اللہ کی نشانیون پر ایمان لائے جب وہ ہمارے پاس اسکے پیغمبر کے وسیلے سے آئین یہ کہکر جناب الوہیت کی طرف متوجہ ہوے اور عرض کرنے لگے اے رب ہمین صبر عطا کر اور بحالت ایمان و اسلام وفات دے پھر وہ سب کے سب اللہ کے سچے بندے

فرعون کے ظلم سے جان بچی تسلیم ہوے معہم اسکا اجمعین فی جہنم قطع علی الخلاف اور سولی پہلے فرعون نے دی

وَقَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ أَتَذَرُ مُوسَىٰ وَقَوْمَهُ لِيُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَيَذَرَكَ وَ

اور کہا سرداروں نے قوم کے فرعون کی کیا چھوڑدیگا تو موسی کو اور اسکی قوم کو کہ فساد کرین زمین میں اور چھوڑدین تجکو

آلِهَتَكَ ۚ قَالَ سَنُقَتِّلُ أَبْنَاءَهُمْ وَنَسْتَحْيِي نِسَاءَهُمْ وَإِنَّا فَوْقَهُمْ قَاهِرُونَ ۝

تیرے معبودوں کو کہا اب قتل کر دینگے بیٹوں کو اور زندہ رکھینگے بیٹیوں کو انکی اور ہم ان پر زبردست ہیں

اور کہا فرعون سے اس کی قوم کے سرداروں نے کیا تو موسی اور اس کی قوم کو چھوڑ دیگا کہ زمین میں فساد پھیلائیں سیلئے تیری خدائی کا انکار و اثبات ذات واحد قہار کرین تجھے عبد و عاجز بنائیں اور تجھے اور تیری معبودان باطل کو چھوڑ دین کہا فرعون نے کہ اب حکم دیتے ہین کہ بنی اسرائیل مین جو لڑکے پیدا ہون وہ قتل کیے جائین اور جو لڑکیان ہون زندہ رہین اور ہم اپنر زبردست و غالب ہین **ابن کثیر** کہا ابن عباس نے کہ فرعون جب کوئی خوبصورت گائے دیکھتا انکی پرستش کا حکم کرتا اسیوجہ سے سامری نے گائے بنائی تھی اور کہا حسن نے کہ فرعون کا ایک بت تھا جسکی پرستش خفیہ کرتا تھا **معالم** سدی نے کہا کہ فرعون نے قوم کے واسطے بت بنا دیے تھے جنکی پرستش کرین اور یہ ظاہر کیا تھا کہ تمھارے معبود یہ ہین اور مین انکا معبود ہون اسی لیے دعوی کرتا تھا انا ربکم الاعلی مین تمھارا رب اعلی ہون اور مطلب یہ ہے کہ نہ تو معبود رہے نہ تیرے تراشے ہوے بت سب کے سب چھوڑ دیے جائین۔ کہا ابن عباس نے قبل ولادت موسی بھی فرعون بنی اسرائیل کے لڑکے قتل کراتا تھا وہی حکم پھر دیا تو بنی اسرائیل نے حضرت موسی سے شکایت کی آپ نے فرمایا۔

قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ اسْتَعِينُوا بِاللَّهِ وَاصْبِرُوا ۖ إِنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ يُورِثُهَا مَنْ يَشَاءُ

کہا موسی نے اپنی قوم سے مدد مانگو اللہ سے اور صبر کرو بیشک زمین واسطے اللہ کے ہے وارث بناتا ہے اسکا جسے چاہے

مِنْ عِبَادِهِ ۖ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ۝

بندوں سے اپنے اور حسن انجام ہے پرہیزگارون کے لیے

کہا موسی نے اپنی قوم سے اللہ سے مدد مانگو اور صبر کرو زمین اللہ کی ہے جسے چاہے عطا فرمائے اور حسن انجام پرہیزگارون کی کی ہے تمکو ضرور ان باغیون پر غلبہ عطا ہوگا

قَالُوا أُوذِينَا مِنْ قَبْلِ أَنْ تَأْتِيَنَا وَمِنْ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ۚ قَالَ عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَنْ يُهْلِكَ

بولے ستائے گئے ہم پہلے اسکے کہ آوے تو ہم میں اور بعد اسکے کہ آیا تو کہا قریب ہے رب تمھارا ہلاک کریگا

عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ ۝

دشمن کو تمھارے اور خلیفہ بنائیگا تمکو زمین مین پھر دیکھے گا کیونکر کام کرتے ہو تم

بنی اسرائیل بولے جب آپ نہ آئے تھے یعنے پیدا نہ ہوے تھے تب بھی ہم کو ایذا دی گئی کہ ہماری اولاد ذکور قتل کی گئی یا آپ کی نبوت سے پہلے بھی ہم فرعونیون کے ظلم کی برداشت کرتے رہے اور جب آپ پیغمبر ہو کر آئے تب بھی ہمکو وہی تکلیف و مصیبت ہے فرمایا گھبراؤ نہین تمھارا پروردگار مہربان بہت جلد

دشمنون کو ہلاک کریگا اور تمکو زمین کا مالک بنائیگا اور پھر ملاحظہ فرمائیگا کہ تم کیا کرتے ہو افسوس کہ ہمارے ساتھ بھی
ہمارے پروردگار نے ایسا ہی فضل کیا لیکن بہت جلد ہم ان مبارک ذریعون کو بھول گئے جن کے طفیل مین ہمکو یہ دولت ملی تھی

فَلَقَدْ اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ○

اور بیشک پکڑ لیا ہمنے آل فرعون کو ساتھ قحط کے اور نقصان کے پھلون سے تا یہ وہ نصیحت پکڑین

ہمنے فرعونیون پر قحط بھیجا اور پھل کم کر دیے تاکہ وہ سوچین سمجھین معالم شہرون مین باغ بے ثمر اور دہات مین کھیت
بے آب تھے درمنثور ابن عباس سے منقول ہے کہ جب قحط سالی پڑی نیل بھی سوکھ گیا لوگ جمع ہوے اور کہا اے
فرعون اگر تو رب ہے تو کیون نہین دریاے نیل جاری ہوتا فرعون بولا کل پانی آجائیگا جب وہ لوگ چلے گئے
فرعون گھبرایا کہ اب مین کیا کرون جب رات ہوئی غسل کیا اور صوف کی چادر پہنی پھر ننگے پاؤن نکلا اور
نیل مین آیا اور کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا اے اللہ تو جانتا ہے کہ مجھے یقین ہے کہ تو نیل کے جاری کرنے پر قادر
ہے اس دریا کو جاری کر دے سبحان اللہ کیا شان ہے وہ بیشک دوست و دشمن سب کا پروردگار ہے **شعر**
ادیم زمین سفرہ عام اوست + برین خوان یغما چہ دشمن چہ دوست + دریاے نیل جاری ہوگیا فرعون
پرستون کا اعتقاد دبڑھا ناظرین پر عجب طاری ہوگیا۔ اُمیر اندھون کی ڈھٹائی دیکھیے

فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا

پھر جب آئی اُنکے پاس بھلائی بولے ہمارے لیے ہے یہ اور اگر پہونچے اُنکو بُرائی نحوست ٹھہرائی تھین

بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ ۗ اَلَآ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ○

موسیٰ کی اور جو ساتھ اُنکے تھے خبردار ہو نہین ہے مگر اُنکی نحوست نزدیک اللہ کے لیکن اکثر اُنکے نہین جانتے

تو جب کوئی بلا آکر ٹل جاتی کہتے یہ تو ہمارے لیے ہی اور نہ سمجھتے کہ عنایت و رحمت پروردگار عالم ہے اور جب کوئی
بلا آتی کہتے موسیٰ اور اُنکے ساتھیون کی نحوست ہے ان سے پہلے کبھی ایسا نہوتا تھا ارشاد ہوتا ہے کہ یہ گمان انکا بیجا ہے
بلکہ اللہ کے نزدیک انکی نحوست ہے یعنی عذاب جہنم مگر وہ نادان ہین **ف** اشارہ ہے کہ نحوست کوئی شی نہین مس نحوست عذاب معصیت سے

وَقَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ

اور بولے جب لائیگا تو ہمارے پاس نشانی سے کہ جادو کرے تو ہمپر اُس سے پس نہین ہم واسطے ترے ایمان لانے والے

اور حضرت موسیٰ سے کہتے کہ آپ جو نشانی یعنی تعجب انگیز امر دکھائین تاکہ ہمپر جادو کرین اور اثر ڈالین تو ہم آپپر ایمان نہین لانے کے

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ

پھر بھیجا ہمنے اُنپر طوفان اور ٹیڑی اور جوئین اور مینڈھک اور لہو

آیٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ فَاسْتَكْبَرُوْا وَ كَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِیْنَ ۝

نشانیان جدا جدا | پھر تکبر کیا | اور تھے قوم گنہگار

سبحان اللہ کیا عنایت ہے کیا رحمت ہے یہ سرکشی

یہ عادت ہے پھر ایک بلا آتی ہے کہ اب آنکھیں کھولیں اب سوچیں باز آئیں توبہ کریں معالم پہلے چار قسم کی بلا نازل ہوئی تھیں یعنی آئیں بلائیں ہاے عصا سے یہ بیضا سے برسوں کا قحط سے پھلوں میں نقصان جب اس پر کچھ عبرت نہ ہوئی اور حضرت موسیٰ کو نحوست کا الزام دینے لگے آپنے دعا کی الٰہی فرعون اور اسکے ساتھی باغی و عاصی تیرے بندوں کو ستاتیں باتیں نہ مانتے یہ ظلم دھوتا کے اپنا عذاب بھیج کہ تیرے غلاموں کی عظمت ہو اور آنیوالوں کے لیے عبرت اب بلائیں آنا شروع ہوگئیں طوفان پانی برستا بنی اسرائیل کے ٹوٹے گھروں میں ایک بوند نہ جاتی فرعونیوں کے محل ڈوبے کھیت غرقاب ہوے جدھر دیکھیے عالم آب تھا ہفتہ سے ہفتہ تک پانی ہی پانی تھا لوگ فرعون کے پاس واد خواہ گئے اس نے حضرت موسیٰ سے درخواست کی کہ یہ عذاب دور ہو تو ہم ایمان لائیں بنی اسرائیل کو چھوڑ دیں۔ ادھر عرض کرنا تھا کہ پانی بند ہوا اور ایک ایسی ہوا آئی کہ تمام شہر اور کھیت خشک ہوگئے اور ایسی پیداوار ہوئی کہ کبھی نہ ہوئی تھی مگر پھر فرعونی بے سامان اب کسکی سنتے تھے ایک ماہ انتظار رہا پھر جراد یعنی ٹڈیاں بھیجی گئیں جنکی کثرت سے آفتاب چھپ گیا کھیت باغ گھاس جسکا چکیں دروازے چھتیں کپڑے لوہے کی کیلیں چاٹ گئیں ہفتہ سے ہفتہ تک یہ عذاب رہا پھر بارگاہ موسوی میں حاضر ہوے اللہ تعالیٰ نے ایک ہوا بھیجی جسنے انکو دریا میں ڈالدیا (کبیر) معالم حضرت موسیٰ نے عصا سے اشارہ کیا مشرق و مغرب کی طرف ٹڈی جدھر سے آئی تھی چلی گئی اور انکے کھیتوں میں کچھ باقی رہ گئیں تو کہنے لگے کہ یہ ہماری خرابی کو کافی ہے اور ایمان نہ لائے ایک ماہ پھر مہلت دی گئی بعد ازاں قُمَّل کا عذاب آیا اُنھوں نے بھی کوئی سبز لکڑی نہ چھوڑی اور آدمیوں کے کپڑوں میں چڑھ جاتے اور کاٹتے اور کھانے میں بھرے ہوتے بال تک کھاگئے کھال میں چمٹے کسی کو ایک دم قرار نہ آتا تھی اس سخت عذاب سے بیچین ہوے پھر حضرت رسالت میں عہد و پیمان کیا اور سات دن کے بعد یہ عذاب بھی دور ہوا۔ پھر بدستور کفر و شرارت میں غرق ہے اور کہتے کہ موسیٰ ساحر ہیں ایک مہینے کے بعد پھر آپنے بددعا کی اب ضَفَادِع یعنی مینڈھک مسلط ہوے گھر اور برتن۔ کھانا پانی مینڈکوں سے بھر گیا بیٹھتے تو سر اور پیٹھ اور تمام بدن پر مینڈک کھیونسے بڑھکر چمٹ جاتے۔ لیٹتے تو ہر کروٹ میں مینڈھک تھے منھ کھولتے تو مینڈھک گھس جاتا معالم کہا ابن عباس نے کہ مینڈھک خشکی کا جانور تھا مگر جب اللہ نے اسے اپنے دشمنوں پر بھیجا تو اسنے کمال فرمانبرداری ظاہر کی یہانتک کہ جلتی ہوئی آگ اور پکتے ہوے کھانے میں مینڈھک گر پڑتے اور کسی مقام پر اسکے دشمنوں کو چین نہ دیتے حق سبحانہ تعالیٰ نے انکی جان نثاری سے خوش ہوا اور انھیں صرا میں جگہ دی کہ خشک رہیں الحاصل قبطی جان سے بیزار پھر

عذر خواہ ہوئے سات دن بعد یہ عذاب بھی موقوف ہو گیا پھر وہی کجی اور ناشکری بحال تھی ایک مہینہ راہ دیکھی گئی اور عذاب دوم (خون کا عذاب) آیا نیل خون ہوا کنوئیں خون ہو گئے برتنوں میں پانی لہو جدھر دیکھو خون ہی خون بھرے لال گون تھی یہ عذاب بھی سات دن رہا ایک کنوئیں سے سبطی اور قبطی دونوں بھرتے ادھر پانی ادھر لہو بعض فرعونی عورتیں زنان بنی اسرائیل کے پاس آتیں اور پانی مانگتیں ادھر ہاتھ میں لیا اور خون ہو گیا یا کہ اُنسے کہتیں تم پانی منھ میں لیکر ہمارے منھ میں ڈالو مگر حکم قادر مطلق کیونکر ٹلے انکے منھ میں خون ہو جاتا پھر حاضر ہوئے اور وہی پرانی درخواست کی ہر بار ہی عذر وہی انکار

وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوا يٰمُوسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ لَئِنْ

اور جب واقع ہوا اُنپر عذاب بولے اے موسیٰ پکار واسطے ہمارے رب کو اپنے اُس عہد سے کہ تیرے پاس ہے اگر

كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِي إِسْرَاءِيلَ

کھولدیگا تو ہم سے عذاب ہر آئینہ ایمان لاوینگے ہم واسطے تیرے اور بھیجدینگے ہم ساتھ تیرے بنی اسرائیل کو

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ إِلَى أَجَلٍ هُمْ بَالِغُوهُ إِذَا هُمْ يَنْكُثُونَ ۝

پھر جب کھولدیا ہمنے اُنسے عذاب طرف ایسی مدت کے کہ وہ پہونچنے والے تھے اُسکو ناگاہ وہ عہد توڑتے تھے

یعنے جب پھر عذاب آتا حضرت موسیٰ سے کہتے کہ اپنے رب سے دعا کیجیے اُس ذریعہ سے جو آپ کو بغرض حصول متعاہد و برآر حاجات بتادیا ہے اگر یہ عذاب ہم سے ٹل گیا تو ہم خود ایمان لاوینگے اور بنی اسرائیل کو آپ کے ساتھ کر دینگے پھر جب وہ عذاب اُنسے کھل جاتا یعنے دفع ہو جاتا ایک وقت تک کے لیے جسے وہ پورا کرنے والے تھے وہ اپنا عہد توڑ ڈالتے اور ایمان نہ لاتے ف یہ عذاب سات سات دن کے تھے اور ایک ماہ انتظار کیا جاتا

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ بِأَنَّهُمْ كَذَّبُوا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوا عَنْهَا غٰفِلِينَ ۝

پھر عوض لیا ہم نے اُنسے اور ڈبو دیا انھیں دریا میں اسلیے کہ جھٹلایا آیتوں کو ہماری اور تھے اُنسے بیخبر

جب اُنکی بدعہدیوں کی انتہا ہو چکی ہمارا غضب جوش میں آیا اور پورا انتقام لیا اسطرح کہ انھیں دریائے نیل میں ڈبو دیا اور ایک جانبر نہوا نہ فرعون نہ اُسکی فوج اور یہ اسلیے ہوا کہ اُنھوں نے ہماری نشانیاں جھٹلائیں اور اُن نشانیوں سے بے پروا اور بیخبر تھے

وَأَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِينَ كَانُوا يُسْتَضْعَفُونَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا

اور وارث بنایا ہمنے اُس قوم کو جو تھی کمزور مشرق میں زمین کے اور مغرب میں اُسکے

الَّتِي بٰرَكْنَا فِيهَا ۖ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِي إِسْرَاءِيلَ بِمَا صَبَرُوا ۖ

وہ زمین کہ برکت دی ہمنے اُسمیں اور تمام ہو گئے وعدے تیرے رب کے اچھے بنی اسرائیل پر اسلیے کہ صبر کیا

جب فرعونیوں کو نیست و نابود کر دیا تو وہ قوم جسے سب حقیر و ضعیف جانتے تھے یعنی بنی اسرائیل کو ہم نے اُس

زمین کی مشرق و مغرب کا مالک بنادیا جس کے گرداگرد ہمنے برکت عطا کی ہے یعنی ملک شام اور تمت
جو کلمات حسنیٰ اور وعدہ ہای فضل و کرم تھے وہ حضرت پروردگار سے کامل اور تمام کردیے گئے اور یہ سب صبر کا صلہ تھا
(بارکنا حولہ) سے مراد ملک شام ہے **بخاری** آپنے فرمایا اللھم بارک لنا فی شامنا اے اللہ برکت دے ہمکو ہمارے
ملک شام مین **ترمذی** زید بن ثابت سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا طوبیٰ للشام خوشخبری ہو شام کو پوچھا
عرض کیا یہ کس لیے فرمایا لان ملائکۃ الرحمٰن باسطۃ اجنحتہا علیہا اسلیے کہ اللہ کے فرشتے اسپر اپنے پر بچھائے ہوے ہین
مشارق شریح بن عبید سے روایت ہے کہ حضرت علی کے سامنے اہل شام کا ذکر آیا بعض نے کہا آپ انکے حق مین بددعا
کرین فرمایا مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شام مین ابدال ہونگے چالیس مرد جب ایک مرجاتا ہے
اسکی جگہ دوسرے کسی بندے کو ابدال بنادیگا۔ انکی برکت سے پانی برستا ہے ان کی برکت سے دشمنون پر فتح ملتی
ہے اور اہل شام سے انکی وجہ سے بلائن جایا کرتی ہی **درمنثور** کہا مکحول نے دمشق مین دوچند برکت ہی کہا عبداللہ
بن شوذب نے گرداگرد برکت والے سے مراد ملک فلسطین ہی۔ کہا ابن عساکر نے توریت مین ہے کہ شام کنز اللہ ہے
اس مین پیغمبرون کی قبرین ہین اور کہا ضمرہ بن ربیعہ نے جو نبی شامی نہ تھا اسے شام کی سیر کرائی گئی کہا کعب
احبار نے اللہ کے نزدیک تمام ملکون مین محبوب تر شام اور تمام شام مین محبوب تر قدس اور قدس مین محبوب تر
جبل نابلس ہی کہا عبداللہ بن مسعود نے کہ خیر کے دس حصے ہین نو شام مین اور ایک تمام ملکون مین۔
اور شر کے دس حصے ہین ایک شام مین اور نو تمام عالم مین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیت المقدس
مین ایک رکعت کا ثواب پچاس ہزار کے برابر ہی **ف** فلسطین وغیرہ جن شہرون کا ذکر ہوا یہ سب بلاد شام کی متعلقات ہین

الربع

وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهُ وَمَا كَانُوا يَعْرِشُونَ ○

اور ہلاک کیا ہمنے جسے کیا کرتا فرعون اور اسکی قوم اور وہ کرتے چھاتے

اور جو کچھ فرعون اور اسکی قوم کرتی تھی وہ سب ہلاک و معدوم کردیا اور جو محل و قصر اٹھائے تھے باغ بنائے اور انگور
کے تختے پھیلائے تھے انکا نام و نشان باقی نرہا **عرائس** حضرت موسیٰ علیٰ نبینا و علیہ السلام نے اپنے دو لشکر جرار
بھیجے کہ بلاد فرعون کو تاراج کرین اور تمام مال و متاع تحت و تصرف مین لائین اللہ تعالیٰ نے یہ سب ملک
اور مال اپنے کمزور بندون کو عطا کردیئے **ف** ابتدا سے انتہا تک جسقدر معجزے حضرت موسیٰ کے فرعون کے
مقابل مین مذکور ہوے وہ وہی تھے جو زمین سے متعلق اور سحر سے ممکن ہون مثلاً عصا کا اژدہا ہونا۔ ہاتھ کا
چمکنا۔ ٹیڑی۔ مینڈھک۔ خون۔ طوفان۔ اور نیل کا خشک ہوکر راہ دینا پھر برابر ہوجانا یہ تمام امور اسی
عالم سے متعلق ہین اسلیے کہ فرعونیون کا زور سحر جادو مین ٹوٹے اور انھین یہ کہنے کو نرہے کہ آسمانی بلا کو
ہم کیا کرین اور اسی وجہ سے ساحر متحیر ہوکر ایمان لائے

وَجٰوَزْنَا بِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰی قَوْمٍ یَّعْكُفُوْنَ عَلٰٓی اَصْنَامٍ لَّهُمْ

اور پار کر دیا ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پھر آئے ایک قوم پر جو جھکتے تھے بتون پر جو انکے تھے

قَالُوْا یٰمُوْسَی اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ؕ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ۝

بولے اے موسیٰ بنا ہمارے لیے ایک معبود جیسے انکے لیے معبود ہین کہا بیشک تم لوگ نادان ہو

اور بنی اسرائیل کو دریائے نیل سے پار اتار دیا پھر یہ لوگ ایک قوم پر گذرے جو بتون کی پرستش کرتے تھے یہ بھی کہنے لگے اے موسیٰ جسطرح یہ لوگ بت بنائے اسنے کو لگائے بیٹھے ہین ہم کو بھی کوئی بت بنا دیجیے کہ ہم بھی اسکی تعظیم کرین معالم یہ انکی نادانی کا باعث تھا انھین ربوبیت مین شک نہ وحدانیت مین کلام تھا دیکھا دیکھی یہ خواہش پیدا ہوگئی اسی لیے حضرت موسیٰ نے جواباً فرمایا بیشک تم لوگ نادان ہو جبکہ مفسرین کے اقوال و قرائن صحیحہ سے واضح ہی کہ یہ درخواست اس لیے نہ تھی کہ غیر خدا کو خدا بنالین یا حضرت واحد قہار کو کافی نہ سمجھین اسپر یہ زجر کہ تم نادان ہو دلالت کرتا ہی کہ غیر خدا کی تعظیم حقیقةً ہو یا صورةً حرام و کفر ہے ہمارے زمانے کے مسلمان بھی اکثر ایسی خواہشین کرتے ہین کہ جسطرح کفار کے تماشے مطلا و مرصع ہین یا جس عنوان و شان سے وہ اپنے میلے اور بعض رسوم ادا کرتے ہین ہماری طرف سے بھی اسکا جواب بلکہ کچھ بڑھ چڑھ کر ہونا چاہیے اور اسے موجب علوے شان اسلام جانتے ہین انھین اس خطاب پاک سے اپنی نادانی تسلیم کرکے آئندہ نادم و ساکت ہوجانا چاہیے

اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِیْهِ وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ قَالَ اَغَیْرَ اللّٰهِ

بیشک یہ لوگ ہلاک کی گئی ہے وہ شے کہ جسمین ہین اور باطل ہے وہ کہ تھے کرتے کہا کیا سواے اللہ کے

اَبْغِیْكُمْ اِلٰهًا وَّهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ۝

ڈھونڈون مین تمھارے لیے کوئی معبود اور اللہ نے افضل کیا تم کو تمام عالم پر

بیشک یہ قوم جس دین اور جس خیال مین ہے وہ انکا مہلک ہے اور یہ لوگ ہلاک و خراب شدہ اور جو کام یہ کرتے ہین وہ باطل ہین پھر حضرت موسیٰ نے کہا اے لوگو کیا مین خدا کے سوا تمھارے لیے کوئی دوسرا معبود تلاش کرون (یعنی یہ ممکن و سزاوار ہے ذرا غور تو کرو) اسی اللہ نے تمکو تمام عالم پر فضل و شرف عطا فرمایا تم ہی نبی زادے دشمن پر غالب صاحب نبی و کتاب اور حماقت کی باتین اور پھر تمکو نہ سوجھے

وَاِذْ اَنْجَیْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ یَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ۚ یُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ

اور جب نجات دی ہے تمکو آل فرعون سے چکھاتے تھے تمکو برا عذاب مار ڈالتے بیٹون کو تمھارے

وَیَسْتَحْیُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَفِیْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِیْمٌ ۝

اور زندہ رکھتے عورتون کو تمھاری اور اسمین آزمایش تھی تمھارے رب کی بڑی

وہ احسان یاد کرو جب اسے بنی اسرائیل تم کو ہم نے آل فرعون کے ہاتھ سے چھڑایا جو تم کو نہایت سخت عذاب مین کھنتے تھے تمھاری اولاد کو قتل کر ڈالتے

تمہاری لڑکیاں زندہ چھوڑ دیتے اور اس میں تمہارے حق میں تمہارے رب کی طرف سے بہت بڑی آزمائش تھی

وَوٰعَدْنَا مُوْسٰی ثَلٰثِیْنَ لَیْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِیْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً ۚ وَقَالَ

اور وعدہ دیا ہم نے موسیٰ کو تیس رات کا اور پورا کیا ہم نے ان کو دس سے پس پورا ہوا وقت تیرے رب کا چالیس رات اور کہا

مُوْسٰی لِاَخِیْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِیْ فِیْ قَوْمِیْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِیْلَ الْمُفْسِدِیْنَ

موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے خلیفہ بن میرا قوم میں میری اور اصلاح کر اور نہ پیروی کر راہ کی مفسدوں کی

قصہ اسکا یوں ہے کہ جب بنی اسرائیل مظفر و منصور ہوئے ایک دستور العمل کی ضرورت پڑی جس سے معاد و معاش کی اصلاح کریں ارشاد ہوا اے موسیٰ تیس روزے رکھو پھر آؤ کوہ طور پر جب یہ روزے پورے ہو گئے آپ نے مسواک کر لی ملائکہ نے کہا بوی جان فزا اور رائحہ ولنواز آپ نے دور کر دی خطاب آیا اے موسیٰ اب دس اور زیادہ کرو یہ میقات تیس کا تھا اور چالیس میں پورا ہوا۔ حضرت موسیٰ نے اس چلے میں اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کو اپنا خلیفہ و جانشین کر دیا اور وصیت کی کہ میری قوم کی اصلاح کرتے رہنا اور مجرمین مفسد کی راہ پر نہ چلنا **ابن کثیر** یہ دس یوم اول ذی الحجہ کے تھے کہا ابن عباس نے اس سے سمجھا گیا کہ ختم میقات یوم نحر تھا یعنی دسویں ذی الحجہ کی اور اسی میں ہمارے دین کی بھی تکمیل ہوئی جیسا کہ فرمایا اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ صفحہ ۵۷ جلد اول **ف** چند امور معلوم ہوئے ۱ وعدہ انعام کسی وجہ خاص سے متغیر ہو سکتا ہے ۲ نوافل سے نقصان فرض مرتفع ہونے کی امید ہے ۳ خلوات و اربعینات مخصوص علوم عرفان و حضور رحمن کے لیے مفید و منقول ہیں۔ چونکہ خلوت۔ اسلیے تھی کہ بذریعۂ توریت شریف علم موسوی بڑھایا جائے اور مشتاق جمال موقع پاکر دل کا شوق زبان پر لائے حضرات صوفیہ میں بھی یہ روش محبوب و معمول ہے ۴ ہر پیغمبر کے لیے مستقل کسی امت کا ہونا ضرور نہیں بلکہ صرف اعانت و مددگاری بھی کافی ہے اسی لیے حضرت موسیٰ نے کہا کہ تم میرے قائم مقام اور نائب ہو **لطیفہ** حضرت علی کی مثال حضرت ہارون سے حدیث میں وارد ہوئی اسی لیے زمانۂ خلافت مرتضوی مثل ایام خلافت حضرت ہارون غیر منتظم رہا مگر مخالفین کی خطاکاری پر بھی اشارہ نکل سکتا ہے

وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰی لِمِیْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِیْٓ اَنْظُرْ اِلَیْكَ ۚ قَالَ

اور جب آئے موسیٰ وعدے پر ہمارے اور باتیں کیں اس سے رب اس کے نے کہا اے رب میرے دکھا مجھ کو نظر کروں میں تیری طرف فرمایا

لَنْ تَرٰىنِیْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِیْ

ہرگز نہ دیکھ سکے گا تو مجھے لیکن دیکھ طرف پہاڑ کے پس اگر ٹھہرا رہا اپنی جگہ تو دیکھ سکے گا مجھے

میقات اور وقت میں فرق یہ ہے کہ وقت زمانۂ معین کو کہتے ہیں اور میقات وہ وقت جسمیں کوئی کام معین ہو چونکہ حضرت موسیٰ کے لیے اس چلے میں صوم اور بعض عبادات معین کیے گئے تھے لہذا میقات فرمایا (عرائب)

اجمال — سے مربوط ہے **حاصل** جب حضرت موسی اپنے وعدہ کے موافق طور پر حاضر ہوئے اور جناب
الوہیت سے مشرف ہمکلامی عطا ہوا ادھر سے ارشاد ادھر سے تسلیم ادھر سے التجا ادھر سے قبول **جامی** شنیدہ گل
کامی نے باہم ادا ہو معانی بدمعانی راز بار از یہ قرب ہی کیا کم تھا اسپر لطف ہم کلامی اب صبر کیسا ادب کسکا طالب
دیدار کی زبان پر بے اختیار جاری ہوا اے میرے رب اے میرے مولی مجھے اپنا جمال جہان آرا دکھا ذرا مین نظر بھر کے
دیکھلون ارشاد ہوا اے موسی تم نہ دیکھ سکو گے (وہ آنکھ اور ہے اور ہما دیدار - اپنی ہستی او . وہ جمال یار) اچھا تو تمھاری
خاطر منظور ہے دل کا حوصلہ نکال لو) کوہ طور جو باعتبار عظمت و استحکام تمھارے جسم اور قوت سے بدرجہا بڑھا ہوا ہے
اپنی جگہ پر ٹھہر جائے تو تم بھی دیکھ لینا یعنی اے موسی ہمکو تجسے بے حجابی مین دریغ نہین مگر یہ درخواست تو تمھاری
قوت و تحمل سے زائد ہے اگر کوئی اور دنیا مین ہمین دیکھ سکے تو تم سے بھی انکار نہین - آیہ کریمہ مین کئی مقام ہین
مقام اول (کلام الٰہی) واضح رہے کہ کلام صفات الوہیت سے ہے - آواز - و حرف - و ترکیب و قیود لفظی
و معنوی سے فارغ زبان و زمان سے بے پروا - حدوث و فنا و سکوت سے منزہ - ازل سے ابد تک ایک
شان و عنوان سے قائم و باقی - اسلیئے کہ اللہ تعالی کے صفات ذات کیطرح قدیم و نقص و احتیاج و زوال سے
بری ہین اور حرف و صورت و صیغہ و زمانہ و قیود وغیرہ یہ سب حادث ہین جب یہ خلق نہ ہوئی تھی کیا اللہ
کلیم نہ تھا ضرور تھا یہی ایمان ہے ہمارا اور تمام اہل سنت کا پھر وہ کلام قدسی قبل تخلیق حرف و صوت و عوارض
و قیود و صیغہ و زمان کے اگر ان سب سے فارغ و منزہ نہ تھا تو کیونکر تھا گو کسی مخلوق کی مجال نہین کہ حضرت
الوہیت کی ذات یا کسی صفت کی حقیقت سمجھ سکے مگر اپنا دل سمجھانیکو یہ کرسکتے ہین کہ جب ہمارے کلام کے معانی
حرف و صوت وغیرہ کے عوارض سے پاک ہین تو وہ کلام جو معانی کے جان اور ہر مفہوم کی روح ہے ان عوارض
مین کیون آلودہ ہونے لگا تھا - ہم تعلیم معانی پر قادر نہین دوسرے کو بے آواز و زبان و حرف وغیرہ دل کی بات
سنا نہین سکتے وہ خالق معانی قادر مطلق ہے وہان واقعات کی تعلیم معانی کا القا کیا مشکل ہے پس وہ کلام قدسی
بکمال تنزیہ و بیان صریح دوسرے کو سنا دینا بھی غیر ممکن نہین **مقام دوم** (دیدار الٰہی) یہ بھی ایک صفت ہے
صفات قدسیہ سے کہ جب چاہے اپنا جمال بے نقاب اپنے بندون کو دکھا دے اسکے لیے بھی صورت - رنگ - جسم -
قرب و بعد - جہت و زمان وغیرہ کی ضرورت نہین چونکہ ہم جہت مین ہین اپنے مقابل کو دوسرے جہت مین دیکھتے ہین
اور ہمارے لیو زمانہ لازم ہے ہماری دید بھی بے زمانہ مشکل ہماری نظر محل مین قائم منظور کو بھی محل لازم ہے ادراک
بصر معانی شے سے قاصر لہذا رنگ اسکا مکمل و ناصر ہمارا مکان محدود ہونیکے ساتھ وسیع ہے قرب و بعد ثابت اور
حضرت سبحان مین ان عوارض حادثہ کی گنجایش کہان پس اسکی صفت رویت بھی ان تمام آلائشون سے پاک ہے البتہ
مخلوق اس تنزیہ کی ساتھ کوئی چیز نہین دیکھ سکتی حضرت خالق کو کیسے نہ دیکھ سکے کیا کوئی منکر محروم بھی یہ نہین کہہ سکتا

کہ یہ تمام عوارض مذکورہ قدیم ولازم نور بحت ہین اور جب ایسا نہین تو کسنے مجبور کیا ہو وہ وجود حقیقی اور نور ازلی اپنے کسی بندے کی نظر سے حجاب نہ اٹھا سکے مگر جنکی تقدیر مین یہ دولت لکھی ہی نہو وہ انکار نہ کرین تو کیا کرین۔ بیشک منکرین کو دیدار نہوگا اور ہم نمک پروردگان حضور جو مدت سے آس لگائے ایک نظر پر ہزار جان بلکہ تمام جہان قربان کیے بیٹھے ہین انشاء اللہ الرحمٰن دن دوپہر سر میدان انھین آنکھون سے دیکھینگے اور اسطرح جیسے چودھوین رات کا چاند اور اگر دیدار کا لالچ نہوتا تو ہمکو مرنے ہی کی کیا ضرورت تھی اور سچ تو یہ ہے کہ دیکھنے والے یہان بھی دیکھ رہے ہین یہ دو چینکین نہ سہی **مصرع** کہ مے میرم اگر یک لحظہ دیداری نمی بینم ؛ یہ پست ہمت اپنی طرح جانتے ہین کہ ہر جان لطیف اس مٹی پانی کے اجزا اٹھا اٹھا کر جیتی ہے اُس طائر قدس کو اس خارستان مجاز کی سیر بھائی ہوئے ہی استغفر اللہ **در** وہ مجھی کو جویان جلوہ و نماند یکھا ؛ برابر ہے دنیا کو دیکھا نہ دیکھا ؛ **وہم** جب کلام و دیدار دونو صفات قدیمہ الٰہی سے ہین تو بعد زمانہ دراز حضرت موسیٰ سے تکلم اور قیامت مین دیدار عام کا حدوث چہ معنی دارد **دفع** یہ حدوث ہمارے اعتبار سے ہی حضرت الوہیت سے اسے کیا تعلق اُسکی صفات ازلی و ابدی ہین انکا ظہور خفا ہمارے اعتبار سے کسی خاص وقت مین ہو تو ہوا کرے **مقام سوم** (کیفیت مخاطبۂ حضرت باری) **معالم** جب موسیٰ حاضر ہوئے ایک تاریکی نازل کی گئی جسنے طور کو سات سات کوس گھیر لیا شیاطین کیڑے مکوڑے ارد گرد سے نکالدیے گئے خلوتخانۂ خاص درِ از نظر اغیار آراستہ ہوا۔ آسمان کھولدیا گیا فرشتے معلق نظر آتے انوار عرش اپنا جلوہ دکھاتے۔ حضرت جبرئیل جلیل بھی حضرت موسیٰؑ کے قریب حاضر تھے **درمنثور** ابن منبہ نے کہا اللہ تعالیٰ نے تمام پہاڑون پر وحی کی کہ ہم تیرا ایک بندے سے باتین کرینگے پہاڑ یہ سنکر جامے سے باہر ہوگئے تحرکرنے لگے مگر طور متواضع و منکسر ہوا کہ میری یہ ہستی کہ حضرت الوہیت کا محل کلام بنون ایک بندۂ مقبول کا مقام ہون حق سبحانہٗ تعالیٰ نے طور ہی کو سرفراز فرمایا **لطیفہ** تخصیص کوہ سے اشارہ ہے کہ منزل مقصود دشوار گذار و عالی ہے پست ہمت کا دامان تمنا خالی ہی **درمنثور** کعب نے کہا اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے تمام زبانون مین کلام فرمایا تو موسیٰ نے عرض کی ای رب مین نہین سمجھا آخر کار زبان موسیٰ مین خطاب ہونے لگا تو آپ سمجھا در بولے اے رب تیرا کلام یہی ہے فرمایا نہین اگر تو میرے کلام کو سنتا یعنی اُسکی حقیقت و کنہ جانتا تو تو کچھ نہ رہتا **سعدی** تو بگفتن اندر آئی و مرا سخن بماند) کہا ابن عباس نے اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ چالیس ہزار لغتون سے تکلم فرمایا۔ کہا ابو سلیمان نے حق سبحانہ تعالیٰ نے قلوب بنی آدم پر نظر کی کوئی دل حضرت موسیٰ کے دل سے اتقیٰ اور رحم مین برابر نہ پایا تو آپ کو اپنی ہمکلامی سے مشرف فرمایا ابو خالد الاحمر سے مروی ہی کہ حضرت موسیٰ سے راز و نیاز کی باتین ہو رہی تھین کہ شیطان بھی آپہونچا جبرئیل نے للکار کر کہا دور ہو ای لعین یہان تیرا کیا کام ہی بولا مجھے موسیٰ سے وہی امید ہے جو انکے باپ آدم سے تھی حضرت جبرئیل نے ڈانٹا کہ مردود نکل پھر حضرت جبرئیل چیخ کر رونے لگے

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کے جُبہ شریف کو گویائی عطا فرمائی اُسنے کہا اے ابن انبیا کے ہمنشین یہ گریہ وزاری
یہ حسرت بیقراری کیسی کہا میں باوجود اس تمام قرب کے اسی تمنا میں رہا کہ وہ کلام شریف جو موسیٰ سے ہوا ہے
مجھے سننا نصیب ہو مگر نہوا جُبہ بولا اے جبرئیل علیہ السلام موسیٰ سے نزدیک تر ہو کر بھی اے جبرئیل میں بھی تو نہیں سنتا شعر
جبرئیل عذر لنگ کند خضر راہ گم تو اندر ہمبری دل بمقامی رسیدہ ایم ۔ ف اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ فقط
آدمی ہی نہیں بلکہ ملا اعلیٰ میں بھی اُنکے حسن تقریب نے ہنگامہ شور برپا کر رکھا ہے عرش سے فرش تک انکی یاد سے بھرا ہے
شعر تنہا من دریں میخانہ مستم ۔ جنید و شبلی و عطار شد مست ۔ مقام چہارم ۔ کلمات باقی ۔ بعض مخاطبات
حضرت احدیت درمنثور سے نقل کیے جاتے ہیں ارشاد اے موسیٰ زہد سے عمدہ صنعت اور تقویٰ سے بڑھکر تقرب
اور رونے سے اچھی عبادت نہیں التماس اے رب تو نے انکے لیے کیا انعام مہیا کیا ہے ارشاد زاہدوں کے لیے جنت
متقیوں کے لیے آسانی حساب اور رونے والوں کے لیے رفیق اعلیٰ ہے التماس اے رب کوئی طریقہ ذکر تعلیم
فرمایا ارشاد کہ لا الٰہ الا اللہ کہا کرو عرض کی یہ تو سبھی کہتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ کوئی خاص ذکر ہو ارشاد
اے موسیٰ اگر ساتوں آسمان اور زمینیں اور اُنکے رہنے والے ایک پلہ میں ہوں اور لا الٰہ الا اللہ ایک پلہ میں تو یہ
بھاری ہوگا التماس اے رب تیرے اہل اور خاص کون ہیں جنھیں تو سایہ عرش میں جگہ دیگا ارشاد جنکے
ہاتھ بری ہیں یعنی فعل ممنوع نہیں کرتے اور دل طاہر ہیں جیسے ریا و شرک و خطرات ممنوعہ سے یہ جلال کے
عاشق ہیں جب میرا ذکر ہوتا ہے وہ بھی ذکر کیے جاتے ہیں اور جب انکا ذکر آتا ہے میں بھی مذکور ہوتا ہوں یعنی ایک
ایسا ربط قوی و ملازمہ ہے کہ ایک کا ذکر موجب ذکر آخر ہو جاتا ہے جو وضو ناخوشی اور تکلیف کی حالت میں پورا کرتے
ہیں اور اسطرح میرے ذکر میں شب بسر کرتے ہیں جیسے چڑیا گھونسلے میں بسر کرے اور جیسے
ہیں میری محبت کی وجہ سے جسطرح بچے دوسروں کی دیکھا دیکھی محبت کرنے لگتے ہیں اور جب کوئی میری حرام کی
ہوئی چیز کو حلال کر دے تو ایسے غضبناک ہو جاتے ہیں جیسے چیتا چھیڑنے یا حملے کے وقت التماس اے رب میں تجھے
کہاں ڈھونڈھوں ارشاد اے موسیٰ ٹوٹے ہوئے دلوں میں التماس حضور کسے بہت چاہتے ہیں ارشاد جو ہمارے
لیے دوسروں کو اپنی جان کی طرح پیار رکھے التماس اے رحمن تو ہی بنائے اور پھر بنائے ہوؤں کو عذاب میں
مبتلا فرمائے ارشاد اے موسیٰ کھیتی کرو فرمانا تھا کہ کھیت بویا اور اُگا تیار ہوا کاٹ پیٹ غلہ جمع کیا فرمایا اے موسیٰ
کیا چھوڑا اور کیا اٹھایا عرض کی اے رب فائدے کی چیز یعنی غلہ اٹھا لیا اور بے فائدہ کوڑا کرکٹ چھوڑ دیا فرمایا
اے موسیٰ ایسے ہی بے خیر و بے برکت لوگ دوزخ کے لیے چھوڑ دیے گئے التماس اے رب زیادہ عالم کون
ہے ارشاد زیادہ ڈھونڈنے والا التماس حکم کسکا اچھا ہے ارشاد جو دوسروں پر ایسا حکم کرے جیسا کہ اپنے
نفس پر التماس بڑا غنی کون ہے ارشاد قانع ابو نعیم اور ابو بکر بن عاصم نے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن حضرت موسیٰ نے سنا کہ کوئی پکارتا ہے ای موسیٰ۔ آپنے ادھر اُدھر دیکھا کچھ نہ پایا۔ پھر ندا آئی اے موسیٰ بن عمران۔ دائین بائین نظر کی کچھ نہ دیکھا۔ آپکا دل کانپنے لگا ارشاد ہوا ای عمران کے بیٹے ہم ہین اللہ ہمارے سوا کوئی معبود نہین موسیٰ عرض کرنے لگے لبیک لبیک یہ غلام خدمت مین حاضر ہے اور سجدہ مین گر پڑے فرمایا ای موسیٰ سر اُٹھاؤ اگر چاہتے ہو کہ بروز حشر سایۂ عرش مین رہو تو یتیم پر شفقت کرو جیسے اُسکا باپ اور بیوہ کی مدد کرو جیسے اُسکا شوہر۔ تم رحم کرو تم پر رحم کیا جائیگا۔ ای موسیٰ جیسا کروگے ویسا پاؤ گے اے موسیٰ بنی اسرائیل میرے محمد سے انکار کرینگے مین اُنھین جہنم مین ڈالدونگا موسیٰ نے کہا اے رب محمد کون ہین فرمایا مجھے قسم ہے اپنے عزت وجلال کی کہ مین نے اُنسے کریم تر و شریف تر کسی کو نہین بنایا آسمان و زمین سے دو ہزار برس پہلے اُنکا نام اپنے نام کے ساتھ عرش پر لکھا۔ اپنے عزت وجلال کی قسم جبتک محمد اور امت محمد جنت مین نہ داخل ہو تمام بندون پر جنت حرام ہے عرض کی ان کی امت کون ہے فرمایا اُنکی امت اُترتے چڑھتے اللہ کی حمد و ثنا کریگی اور ہر حال مین کمر بستہ رہیگی۔ وضو کرے گی دنکو روزے رات کو بیداری انکا کام ہے اور اُنکی تھوڑی خدمت قبول کرونگا اور بسبب شہادت لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے اُنکو بہشت مین داخل کرونگا عرض کی اے رب مجھے اُنکی امت کا پیغمبر بنادے فرمایا اُنکا نبی اُنھین مین سے ہوگا۔ عرض کی پھر مجھی کو اُنھین داخل کر فرمایا تم مقدم ہو اور وہ موخر مگر مین تمکو اور اُس نبی محبوب کو اپنے دار جلال مین جمع کرونگا۔ حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ کے کلمات سے ہی کہ یہ تمنا حضرت کلیم کی عوام امت کے لحاظ سے نہتی بلکہ آپ ذی اس امت کی عالی ہمت دین و دنیا فراموش عشاق کے حالات رفیع ملاحظہ فرمائے **مقام پنجم** (رد شبہات) گو یہ بہشت باعث تکدر وقت صافی ہے جسطرح شیطان نے بوقت تکلم حضرت کلیم وسوسے کی تدبیر کی تھی ایسے ہی منکرین معترض چاہتے ہین کہ جوش مارنیوالے دل اور نظارہ پرست آنکھین اُدھر سے اِدھر متوجہ ہو جائین لاحول ولا قوۃ یہ ہونیکا ہی نہین مگر باعانت جبرئیل دلیل انھین بھی خوار و ذلیل کرنا چاہیے وہم لن ترانی مین لن تاکید ہے دلالت کرتا ہے کہ قطعًا رویت جائز نہو **دفع** اگر یہ مراد ہوتی تو صیغۂ جمع یعنے لن ترانی وارد ہوتا تاکہ سلب کلی مفید استغراق ہو سلب جزئی سے صرف قیاس ہی قیاس حاصل ہو سکتا ہے ۲ لیکن سے استدراک اس دلالت کو مرتفع کر رہا ہے ۳ استقرار جبل جو محل شرط مین مذکور ہوا اگر واقع نہو مگر امر ممکن ہے اور کوئی وجہ استحالۂ استقرار کی مذکور نہین ہوئی جیسا کہ تصدیق کلام پاک مین فرمایا کہ اگر تمکو شک ہے تو کوئی سورت ایسی بنالاؤ اس سے وہم ہو سکتا تھا کہ شاید ایسی بن سکے اُسوقت تک شک جائز ہو جائے لہذا فرمایا (لن تفعلوا) تم ہرگز ایسی سورت نہ بنا سکوگے یہان نہین فرمایا کہ پہاڑ ٹھہر سکے گا ہان یہ امر رہا کہ استقرار جبل ممکن ہے مگر ممکن الحصول نہین لیکن پہاڑ ممکن الحصول نہین مگر یہ عقدہ بھی بفضل الٰہی ایک معین وقت پر حل ہو جائیگا جیسا کہ ہمسے ہمارے

نبی صادق نے وعدہ فرمایا کہ مومنین قیامت مین بچشم سر مشاہدۂ جمال حق سے مشرف ہون گے **نکتہ** حضرت موسیٰ
نے نسبت نظر اپنی طرف کی (ارنی انظر) مین دیکھونگا پھر کہا (الیک) تیری جانب اسمین عزت و حبت کا مضمون تھا
ارشاد ہوا کہ یہ نہین ہو سکتا ہمارا دیدار اور اپنا فضل اور من و تو کا ذکر **نظامی** ببے منزل آمدزمن تا بتو نشانہ
نیافت الاتبوہ اسی لیے جواب مین فرمایا کہ تجھے رویت ممکن نہین دلن ترانی یہ نہین کہا کہ رویت محال ہے
عراقی اے کاش نبودی اسے عراقی ؛ گر نیست ہمہ فنا دہا قی ؛ وہم یہ حضرت کلیم محرم حریم قدس نے یہ نسبت کیون کی
اور اس قرب حضوری مین اُنھین اپنی ہستی کسطرح ملحوظ رہی **دفع** کمال اضطراب و شوق مین نہ تمیز خطا تھی نہ
تلاش صواب ۔ یہ کمال رفعت حال علوی ہمت و وسعت ظرف حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام ہے کہ اسقدر
وفور نورانیت و غلبۂ انوار جلال مین ہوش و حواس بجا صاحب مقام بقا ہے نور آفتاب اگرچہ تمام انوار کو
محو و نابود کر دیتا ہے مگر جو فنا چراغ پر آتی ہے اور نیستی تارون پر چھاتی ہے وہ ماہتاب پر نہین ہوتی ۔ اور
باوجود ایسی حالت کے آپ تصنع و تکلف سے ترک نسبت واوعا ئے فنا کیونکر فرماتے کمال صدق وادب حضور
کے شایان نہ تھا ۔ کہ باوجود بقا فنا کا دم مارین ۔ اور یہی وجہ تھی کہ آپکو اُس حیات بخش دلنواز تجلی نے اپنی جلال
وعظمت مین نیست و نابود کر ڈالا اور وہ فنا و محویت جو دوسرون پر ابتدائی احوال مین غالب ہو جاتی ہے آپکو انتہا مین
بدرجۂ اتم واکمل حاصل ہوئی ۔ پس یہ کلام اور یہ دید اور یہ تقرب حضرت موسوی شل و مشابہ دوسرون کے نہین
بلکہ امتیاز و قیاس اُسکا بھی اصحاب حال وارباب نظر پر صعب و دشوار ہے ۔ چونکہ کمال شوق مین ہر عضو پر وہی
کیفیت طاری تھی جو کسی تڑپتے ہوئے دلپر ہو اور ظاہر ہے کہ بدون اپنے فعل کے تلذذ نہین ہوتا دل نے جوش
مارا تمام اعضائے مشتاق و مضطر اپنے اپنے کامون سے بیخبر ہوگئے زبان گویا ہوئی آنکھون نے نظر کی تمنا ظاہر کی یہ
تلذذ توحید و استغراق فنا خاصۂ روح ہے مگر حضرت موسیٰ نے کمال علوی ہمت و قربت و مقبولیت و تعشق کی بلند
پروازی مین جسم کو بھی پیش کر دیا ان تعلقات کے ساتھ حقیقت سوال و غایت فنا و کمال بے تعلقی ممکن نہ تھی و قت
مرد یہ جو آیندہ ذکر ہونگے اُنھین تمام امور کے شاہد ہین **بہر حال** یہ مقام ایک عبد نازو ان و طالب مقرب لذائذ
روحانی کو اعضائے جسمانی مین طلب کرے اور اُسکی درخواست مان لی جائے اور باوجود واردات قویہ و تجلیات
علویہ کے اُسکا جسم قید وجود و ترتیب مین باقی رہ سکے اُن مقامات سے نہین جو حوصلۂ طلب بشری مین آسکین
ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ اگر ہم اسے مخصوص حضرت موسوی سمجھین تو غالبًا بجا ہے اور نسبت نبوت مین منحصر
جانین تو قطعًا صحیح ہے **ہان** ہمارے حضور کا قیاس ان تمام امور سے عالی ہے لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ **مصرع**
بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری ؛ تعین اول کو تعینات ثانیہ سے کیا مناسبت اور متصل حقیقی و
اصل سے متصل مجازی و ضمنی کو کیا مساوات **لطیفہ** یار شاد کہ پہاڑ ٹھہر جائے تو تم بھی دیکھ لوگے باعتبار قوت جسم

وبصارت چشم وتحمل انسانی تھا ورنہ پہاڑ انسان سے زیادہ وتحمل نہین قرآن پاک شاہد ہے کہ جو امانت آسمان وزمین
سے نہ اٹھ سکی اُسے آدمی نے اُٹھا لیا پس یہ سوال باعتبار لطیفۂ قلب وجوہر روح موسوی نہ تھا حضرت کلیم علیہ
التحیۃ والتسلیم کی کمال سعادت وعلوی ہمت ونور عشق نے حقیقت مین غضب کر دیا اس خاکی عناصر کے ساتھ حضور
مین رسائی کے خواہان ہوئے اسی لیے فرمایا کہ یہ پہاڑ جو جیسی حالت مین بدرجہا مستحکم وتحمل ہے۔ اگر تاب ملا سکے
تو تمھاری تمنا بھی پوری کر دیجائیگی پس مخاطب جسم شریف تھا نہ قلب لطیف مقام ششتم وظہور تجلیات و
معالم وجواہر وغیرہ مین ہے کہ حضرت رحمن رحیم نے اپنے مشتاق کلیم کی خاطر سے آمد آمد شاہنشاہانہ کے اہتمام کا
حکم دیا صواعق۔ برق۔ رعد۔ ابر۔ ظلمات کو حکم ہوا کہ طور کے چار چار فرسخ گرد گرد گھیر لین۔ پہاڑ ملائکہ سے گھر گیا
اور گرد گرد فرشتون کے آگ تھی اور گرد گرد آگ کے فرشتے پھر گرد اُنکے آگ کہا ہے تب آسمان اول کے فرشتے
آئے اُنکی تسبیح وتہلیل مین رعد کی سی کڑک تھی پھر دوسرے آسمان والے شیرون کی صورتون مین اُترے
آواز تسبیح وتقدیس بلند ہوا موسیٰ یہ جلال وعظمت دیکھکر ڈرے اور اُنکے رونگٹے کھڑے ہوگئے اور کہنے لگے
مین اپنے سوال سے نادم ہون اب مجھے کیونکر نجات ملے اگر ٹھہرون تو مر جاؤن اور نکلون تو آگ محیط ہے جل جاؤن
ملائکہ کے سردار نے کہا اے موسیٰ صبر کرو ابھی تو یہ بہت کم ہے پھر تیسرے آسمان کے فرشتے آئے نسر کی سی صورتین
انکی تسبیح وذکر مین ایک زلزلہ اور شور شدید تھا جیسے بڑے لشکر کا غل وہنگامہ انکے رنگ آتشین اور تمام جسم سپید
برف کی طرح نعرہ ہائے ذکر بلند انکی آوازون سے اُنھین کچھ مناسبت نہ تھی۔ حضرت موسیٰ اور بھی گھبرائے
اور زیست سے مایوس ہوئے تو امیر الملائکہ نے کہا ٹھہرو اے عمران کے بیٹے یہان تک کہ اُنھین دیکھو جنکے دیکھنے پر
تم کو صبر نہین۔ پھر چوتھے آسمان والے نازل ہوئے انکے رنگ آتشین اور تمام جسم برف پھر پانچوین آسمان
والے اُترے ان مین سات سات رنگ تھے ابتو موسیٰ کو طاقت نہ رہی کہ اُنھین دیکھ سکین نہ ویسی صورتین
دیکھی تھین نہ ویسی آوازین سنین آپ کا دل خوف سے بھر گیا اور رونے لگے رئیس ملائکہ نے کہا
اے موسیٰ ٹھہرو یہانتک کہ وہ دیکھو جس کی تمکو قوت نہین اب چھٹے آسمان کے فرشتون کو حکم ہوا
کہ ہمارے اس بندے پر جو ہمارے دیکھنے کا طالب وسائل ہے نزول کرو اور اُسے گھیر لو یہ آئے تو اس طرح
کہ ہر ایک کے ہاتھ مین ایک حربہ دراز تھا آگ آفتاب سے زیادہ چمکتی تھی اور پوشاک اُن کی جیسے آگ کی آنچ
جب آوازہای تسبیح وتقدیس بلند کرتے تمام فرشتے اُنھین جواب دیتے اور ہمزبانی کرتے ہر فرشتے کے سر مین
چار منھ حضرت موسیٰ یہ دیکھکر اُنھین کے ساتھ تسبیح وتقدیس کرنے لگے اور روتے تھے اور کہتے تھے اے رب
اپنے غلام کی خبر لے اور اُسے فراموش نہ فرما مین نہین جانتا کہ اس تہلکہ سے نجات پاؤنگا یا نہ اگر ٹھہرتا
ہون جان نکلی جاتی ہے نکلتا ہون تو آتش سوزان جلاتی ہے تب خیر ملائکہ نے کہا اے موسیٰ بھی یہ خوف اور دیر جیگا

اپچانگے پوچھو کہ نکتہ یہ کہ یہ صورت خواہ باقتضا جسمانیت و بشریت تھی جیسا کہ ہمارے حضور بھی جبرئیل کو صورت اصلی پر دیکھکر بیہوش ہو گئے اور گھر میں آئے تو جاڑا چڑھا تھا اور فرمایا زملونی زملونی مجھے کملی اڑھادو خواہ جرأت سے نادم تھے کہ شاید حضرت محبوب کو ایسی درخواست ناگوار گزری ہے خواہ یہ جلال و نورانیت دیکھکر ڈرے کہ شاید اِدھر التفات ہو حضرت محبوب سے عتاب آئے سست ہمتی کا الزام دیا جائے اور یہ سبب وارادت جسم اقدس پر تھے روح مبارک مشاہدۂ حق میں غرق اور مسرور تھی پھر ارشاد ہوا کہ ملائکہ آسمان ہفتم عرش عظیم اٹھائیں او ہمارے طالب دیدار کو تجلی خاص دکھائیں عرش عظیم طور پر اتارا جائے اور مولا اپنے پیارے بندے کے پاس خود نزول اجلال فرمائے انوار عرش چمکے اور تمام فرشتوں نے ایک بار آواز بلند کہیں سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ رَبِّ الْعِزَّةِ ایسا لا یموت

پھر جب حضرت الوہیت نے کوہ طور پر تجلی فرمائی تو	فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ پھر جب تجلی کی رب نے اسکے پہاڑ پر کر دیا اسے ریزہ ریزہ اور گرا موسیٰ بیہوش ہوکر	

نورانیت اور عظمت الٰہی سے پہاڑ بیچارہ ریزے ریزے ہو گیا اور موسیٰ باوجود تحمل نبوت و خوگری تقرب کے بیہوش ہوکر گر پڑے۔ کہاں کا دیدار اور کیسا تلذذ غیرت الٰہی نے ان بے حجابیوں پر بھی بچایا کہ کوئی اُسے دیکھے اور پھر بینا رہے گویہ دیدہ حق بین غیر کی دید سے محفوظ رہے تاہم صلاحیت دید غیر منظور نہ تھی جب منظور حضرت اس نیستی میں ہو تو ناظر کا کیا حال ہوگا **شعر** خواہم آئینہ بیزم تو رسیدن ندہم ہم برشک من بین کہ تراسوے تو دیدن ندہم **در منثور** حضرت علی سے مروی ہے کہ یہ شب دیدار شب عرفہ تھی اور تجلی گاہ وہیں تھا جہاں اب عرفات ہیں پہاڑ کے سات ٹکڑے ہوکر اڑ گئے ایک تو وہیں رہا جہاں اب حج وقوف ہوتا ہے اور ایک شام میں گیا جسے طور سینا کہتے ہیں اسلیے کہ اُسنے طیران کیا اور تین مدینے میں آئے۔ احد۔ ورقان۔ رضوی۔ دوسری روایت میں ہے کہ مدینے میں تین آئے احد۔ ورقان۔ رضوی۔ مکے میں تین گئے حرا۔ ثبیر۔ ثور یہ چھ ٹکڑے ہو گئے شاید اسی مناسبت سے حضور اوائل میں غار حرا میں خلوات و عبادات کرتے رہے اور وسط احوال میں غار ثور کو بوقت ہجرت سرفراز فرمایا اور آخر حال میں احد کو فرماتے هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ (رواہ بخاری) احد ایک پہاڑ ہے جسے ہم چاہتے اور وہ ہمیں چاہتا ہے اسلیے کہ اُسپر ایکبار محبوب کی تجلی پڑی ہے **حسینی** ستر ہزار حجاب کی آڑ سے بقدر ایک درم یہ نور چمکا تھا جسنے موسیٰ سے پیغمبر کو فنا اور پہاڑ بیچارے کو خاک سیاہ کر دیا اُس مبارک وقت میں دنیا پر جتنے دیوانے تھے ہوشیار ہو گئے جو بیمار تھے اچھے ہوئے زمین سرسبز اور کھاری چشمے شیریں ہو گئے بت سجدے میں گر پڑے اور آگ آتش پرستوں کی بجھ گئی **ف** سبحان اللہ دیوانی ہوشیار اور ہوشیار دیوانے ہوں **ابن کثیر** حضرت حمید نے ثابت سے اُنھوں نے انس سے روایت کی کہ اس آیت کے تحت میں حضور نے فرمایا اور انگوٹھا انگلی کی پہلی پور پر رکھکر کہا اسقدر تجلی ہوئی تھی دیکھنا یہ کہ نہایت قلیل چمک پہ

ہو لی تھی حمید نے کہا اے ثابت اس سے کیا مراد ہے ثابت نے حمید کے سینے پر ہاتھ مارا اور کہا اے حمید تو کو ن ہے
جو پوچھتا ہے مجھ سے انس نے یون ہی روایت کی ہے ادب یعنی اسرار سربستہ نبوت مین دم مارنا جہالت
و خطا ہے در منثور چالیس دن تک حضرت موسیٰ کے چہرۂ نورانی پر وہ چمک رہی کہ جو نظر کرتا مر جاتا۔ آپ
چہرے پر نقاب ڈالے رہتے تھے اور بعد شرف تقریب و تلذذ حضور آپ نے عورتون سے التفات ترک کیا
ایک دن آپ کی زوجہ نے کہا اے موسیٰ مین چالیس برس سے گویا ان بے شوہر ہون ذرا جمال مبارک تو دکھا
دیجیے آپ نے نقاب اُٹھائی بی بی صاحبہ بیہوش ہوگئین بعد افاقہ کہا اے موسیٰ آپ دعا کرین کہ اللہ تعالیٰ
جنت مین مجھے آپ کی زوجہ بنائے فرمایا اسلئے تو بعد میرے نکاح نہ کرنا اپنے ہاتھ کی مزدوری سے کھانا۔ چنانچہ
حضرت بی بی صاحبہ کھیت کاٹنے والون مین مزدوری کرتین اور اپنے خدام کی خدمت قبول فرماتین ابن عباس
کہتے ہین کہ جب موسیٰ نے درخواست کی ارشاد ہوا اے موسیٰ یہ نہین ہوسکتا کہ تم مجھے دیکھو اور پھر زندہ بھی
رہو عرض کی اے رب اگر دیکھون اور مر جاؤن تو اس سے بہتر ہے کہ جیون اور نہ دیکھون۔ ابو نعیم نے
حلیہ مین نقل کیا کہ اُس دن سے حضرت موسیٰ دس فرسخ سے اندھیری رات مین چیونٹی کی رفتار دیکھ لیتے تھے

جب حضرت موسیٰ کو افاقہ ہوا اور ہوش مین آئے
فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ
پھر جب افاقہ ہوا کہا پاک ہے تو توبہ کی مین نے طرف تیری اور مین پہلا ایمان لانے والا ہون
کہا اے رب تو پاک ہے مین تیرے حضور مین توبہ
کرتا ہون اور مین سب سے پہلے ایمان لانیوالا ہون ابن عباس یعنی مین اس سوال سے تائب ہون
اور اس امر پر ایمان لایا کہ تجھے دنیا مین کوئی نہین دیکھ سکتا ف تسبیح اسلیے کہ اسکی تنزیہ کو آپ نے کھلم کھلا دیکھ لیا
اور ایسی عجیب قدرت نمائی پر اگر تسبیح نہ کرتے تو کرتے ہی کیا اور توبہ اسلیے کی کہ یہ جرأت ناخوشی کا خوف
دلاتی تھی یا یہ کہ بحالت غلبۂ شوق کیون نہ رضا و عدم تمنا پر قناعت کی خدا پرستی و تمنا بندگی و خودی یا یہ کہ کیون
اپنی فعل و ذات کی طرف نسبت کی یا یہ کہ دیدار مین نظر کو شریک یا جسکا تحمل نہ تھا وہ مانگا او علو ہمت مین لن ترانی پر نظر نہ کی یا یہ کہ دیدار پر
نظر شریک اور خلوت راز مین غیر کو دخیل کرنا چاہا اور توبہ کی اپنی خود بینی جو موجب حجاب ہے یا توبہ
یعنے رجوع یعنے عرض کی کہ اے محبوب جان و دل اب تو مین کسی اور طرف خیال بھی نہین کرنے کا ہمیشہ
تیرے ہی طرف رجوع کرتا ہون اور اس قسم کے ایمان لانیوالون مین مین پہلا کرتا ہون اور ایمان سے
ایمان تنزیہ و تقدیس مراد ہے یا یہ کہ دیکھکر ایمان لانیوالون مین مین پہلا ہون۔ جب حضرت حق سبحانہٗ تعالیٰ
نے موسیٰ کا یہ خوف یہ ترس یہ توبہ یہ عجز ملاحظہ فرمایا بغرض تسکین و تشریف ارشاد ہوا۔ ؞ ؞ ؞ ؞ ؞

قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِىْ وَبِكَلَامِىْ فَخُذْ
فرمایا اے موسیٰ بیشک برگزیدہ کیا ہے آدمیوں پر اپنے پیغام اور کلام کے بیچ پس لے

ارشاد ہوا اے موسیٰ مینے تو کلو آدمیون مین منتخب اور برگزیدہ کیا کہ تم ہمارے پیغام و احکام انہین سناؤ

مَآ اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ○

جو دیا مین نے تجھے اور ہو جا شکر گزارون سے

اور مجھسے کلام کرو پس پتر فرض ہے کہ جو ہم عطا کرین اُسے مضبوط پکڑ لو اور ہمارے عطیات و انعام پر شکر گزار ہو اور حوصلے اور قوت سے زیادہ طلب و اضطرار جو ناشکری کی علامت ہے چھوڑ دو یہ کلمات اطمینان و نصیحت کے فرمائے **ف** علی الناس سے حضرت موسیٰ کے زمانے کے آدمی مراد ہین اسلیے کہ اگر استغراق کے معنی یہ جائین یعنے تمام مخلوق سے افضل تو رسالتؐ کا مضمون بہ نسبت امم سابقہ و انبیاء لاحقہ صادق نہ آئیگا پس یہ اصطفا نہیں مگر امت موسویٰ پر اور وہ جو احادیث صحیحہ مین وارد ہے کہ نفخۂ صور مین تمام آدمی بیہوش ہو جاینگے اور سب سے پہلے مجھے ہوش آئیگا تو دیکھونگا کہ حضرت موسیٰ عرش کو پکڑے ہوئے ہین مین نہین جانتا کہ وہ مجھسے پہلے ہوش مین لائے گئے یا وہ بیہوشی جو اُنھین طور پر ہوئی تھی اس کا عوض ہوگی اور آپ بیہوش ہی نہین ہوے ایک فضل جزئی ہے اس سے افضلیت تامہ ثابت نہین ہوتی یا یہ کہ اے موسیٰ تم جو ہماری طرف رجوع کر کے ہمارے جمال و جلال مین محو رہنا چاہتے یہ کیونکر ہو سکے ہم تم سے دوسرا کام بھی لینا چاہتے ہین کہ دوسرون کو ہمارے پیغام و احکام سنا کر ہمسے ملاؤ تم نے تو ہمسے اپنا ہی ملنا چاہا تھا اب بنایا ہے تم کو دوسرون کو ملانے والا بھی تو تم اس نعمت کو لو اور ہمارے عطاے مزید کا شکر کرتے رہو۔

وَكَتَبْنَا لَهٗ فِى الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَىْءٍ ۚ فَخُذْهَا

اور لکھی ہمنے واسطے اُسکے تختیون مین ہر شی سے نصیحت اور تفصیل ہر چیز کی پس پکڑ لے اسے

بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ۚ سَاُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ ○

زور سے اور حکم کر قوم کو اپنی اختیار کرین اُسکی اچھی باتین مین جلد دکھاؤنگا تمکو گھر نافرمانبردارون کا

ہمنے تختیون مین توریت لکھی ہوئی عطا فرمائی جسمین ہر قسم کی نصیحت تمام امور کی تفصیل ہے اور حکم دیا کہ اے موسیٰ اسے بزور یعنے باستحکام تمام و قوت قلب اختیار کرو اور اپنی قوم کو بھی حکم کرو کہ نہایت عمدہ امور اختیار کرین اور تمکو نافرمانبردارون کے ٹھکانے اب دکھادیے جائینگے کہ کیسی سزا ملی انمین کئی بحثین ہین **اول** مراد اس مکتوب سے توریت شریف ہے اور یہ ارشاد کہ ہمنے لکھا بغرض تشریف و تکریم و مزید تاکید ہے **دوسرے** اللہ تعالیٰ نے تین چیزین اپنے ید مبارک سے پیدا کین ۱ حضرت آدم کو ۲ جنت کو ۳ کتابت توریت بعض روایتون مین ہے کہ جبرئیل اور عرش اور لوح محفوظ کو بھی اپنے ید قدرت سے بنایا **دوم** عالیس مین ہے کہ اللہ تعالے نے جبرئیل کو بھیجا کہ جنت عدن مین جائین اور شجر زمرد کی دس تختیان لائین۔ دس گز لانبی دس گز چوڑی پھر فرمایا کو فرشتے جنت سدرہ کی لائین وہ سب نور ہو گئین اور نور معلوم ہے کہ بارہ گز طول تھا

قلم ہوگیا جسکا طول زمین سے آسمان تک تھا پھر اپنے دست مبارک سے توریت لکھی پھر وہ لوحین آسمان پر رکھی گئین آسمان متحمل نہو سکا اسلیے کہ اسرار الوہیت و احکام حضرت و عہد و مواثیق کے بار بیچارہ آسمان کیا اُٹھا سکتا عرض کی اے رب مین بھار کیونکر اٹھا سکتا ہون جبرئیل سے فرمایا کہ تم انھین اُٹھا کر موسیٰ کے پاس لیجاؤ آپ بھی عاجز ہوگئے پھر بمقابلہ ایک ایک حرف کے ایک ایک فرشتہ اور مدد کو دیا گیا تب حضرت قوی امین انیس المرسلین حضرت موسیٰ کے پاس وہ الواح مقدس لائے پہاڑ پھٹ گیا اور ڈرا اور عرض کی اے رب تیری امانت سے کون اُٹھا سکے حق سبحانہ تعالیٰ نے اُسکی مثال قرآن مجید مین نازل فرمائی لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ اگر یہ قرآن ہم پہاڑ پر اُتارتے تو آپ اے محمد دیکھتے کہ پہاڑ ڈرتا اور پھٹتا اللہ کے خوف سے جب موسیٰ کو یہ کتاب ملی آپ بھی متحمل نہوے اور دعا کرنے لگے یہانتک کہ اونپر سبک کردی گئی **حافظ** آسمان بار امانت نتوانست کشید ❊ قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند ❊ اسلیے فرمایا اے موسیٰ ذرا زور سے پکڑو **درمنثور** حضرت موسیٰ توریت لکھنے کے وقت قلم کی آواز سنتے تھے۔ کہا ابن جریج نے کہ قلم وہ تھا جس سے ذکر لکھا گیا تھا اور روشنائی نہر نور کی تھی کبیر حضرت موسیٰ کو غشی یوم عرفہ یعنے نہم ذی الحجہ کو ہوئی تھی دسوین کو توریت عطا ہوئی۔ کہا گیا کہ دس لوحین تھین اور کہا گیا کہ سات تھین۔ اور کہا گیا کہ جبرئیل نے لکھا۔ اور واضح رہے کہ آیت مین تفصیلین نہین پس جو کچھ بہ خبر صحیح ثابت نہو اُسمین سکوت چاہیے **سوم** کہا صاحب تفسیر کبیر نے کہ کل شیٔ سے عام مراد نہین یعنے دنیا کی تمام باتین بلکہ نصائح و احکام نہایت بسط و تفصیل سے تھے اور امور مفیدہ و مضر یا وہ امر جسکا قیامت مین جواب دینا ہوگا سب تھے **چہارم** بقوۃ سے قوت قلب و عزم راسخ و ہمت عالی و عبودیت تامہ و ثبات دائمی مراد ہے اور یہ کہ خود بھی عمل کرو صرف فہمایش غیر سے کام چلیگا **پنجم** (باحسنہا) مین مباحث نازک ہین کلام الٰہی مین سب احسن ہے اور سیاق عبارت اشارہ کرتا ہے کہ بعض احسن نہوں **جواب** مراد احسن سے کل ہے اسلیے کہ کلمات الٰہیہ سب کے سب غایت درجہ حسن مین ہین یا جملہ امور چار قسم کے ہین ممنوعات۔ انکا ترک حسن ہے۔ مامورات انمین اختیار احسن ہے مشتبہات۔ انمین احتیاط احسن ہے مباحات انمین تقلیل احسن ہے اسلیے کہ گو انمین گناہ نہیں مگر اضاعت عمر و صرف قوت بیہودہ کیا کم نقصان ہے اور اسی کی طرف اشارہ ہے کلام نبوت مین فرمایا مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُهٗ مَا لَا یَعْنِیْهِ اسلام کی خوبی سے یہ ہے کہ بیکار بات چھوڑ دے یا یہ کہ امور مین توسط و میانہ روی اختیار کرو یا یہ کہ عزائم اور افضل پر ہمت رکھو مسافر کو گو افطار جائز ہے مگر صوم افضل ہے مسکین پر گو سوال حلال ہے مگر قناعت اولیٰ ہے۔ انتقام سے عفو۔ جزع۔ فزع سے صبر۔ تدبیر سے توکل زینت و راحت سے مجاہدہ وغیرہ افضل و احسن ہے کلمہ امر و بصیغۂ وجوب مذکور ہوا ہے پس بنی اسرائیل پر احسن اختیار کرنا واجب تھا اور جبکہ اللہ نے اسی قرآن مین ذکر فرمایا اور ممانعت نہین کی تو ہمپر بھی واجب ہوگیا کہ قرآن مین سے احسن پر عمل کرین

جواب احسن پر عمل مستحب و افضل ہونے مین کلام نہین مگر وجوب نہین اسلیے کہ اگر یہ امر وجوبی مانا جاے تو لازم آئیگا
کہ حسن و مباح پر عمل واجب اور ترک حرام ہو اب قاعدہ جواز و اباحت و رخصت کا باقی نہ رہا اور یہ خلاف اجماع
ضرور ہو کہ امر سے استحباب مراد لیا جائے اور اگر وجوب سمجھا جائے تو بحسب تفسیر معالم یہ معنی ہونگے کہ محکمات پر
عمل کرو اور متشابہات پر ایمان رکھو تاویل و تبدیل نہ کرو اور یہ یقینی احسن اور واجب ہے ۔ یا احسن سے
مراد تصوف و طریق اہل اللہ و ذکر خاص و فناے محض و عبودیت صادقہ و ترک تمنا و تفویض امر و عمل بالعزائم
ہے اور آیت مین اشارہ ہے کہ واعظ خود بھی عامل ہو اور طالب عالی ہمت رہے نہ محض طالب نجات و متمسک جواز
ششم معالم مین ہے کہ مراد ساوریکم دار الفاسقین سے یہ ہے کہ ہم تمکو ملک شام مین داخل کرینگے اور اگلے گناہ گارون کے
ٹھکانے اور انجام دکھائینگے جیسے ثمود و عاد وغیرہ

سَاَصْرِفُ عَنْ اٰیٰتِیَ الَّذِیْنَ یَتَکَبَّرُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ ؕ وَاِنْ یَّرَوْا کُلَّ
اب پھیر دونگا مین — آیتون سے اپنی انھین جو بڑائی کرتے ہین — زمین مین — ناحق — اور اگر دیکھین سب

اٰیَۃٍ لَّا یُؤْمِنُوْا بِہَا ۚ وَاِنْ یَّرَوْا سَبِیْلَ الرُّشْدِ لَا یَتَّخِذُوْہُ سَبِیْلًا ۚ وَاِنْ یَّرَوْا سَبِیْلَ
آیتین — نہ ایمان لائین اُسپر — اور اگر دیکھین راہ — بھلائی کی نہ بنائین اُسے راہ — اور اگر دیکھین راہ

الْغَیِّ یَتَّخِذُوْہُ سَبِیْلًا ؕ ذٰلِکَ بِاَنَّہُمْ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَکَانُوْا عَنْہَا غٰفِلِیْنَ ۝ ۱۴
گمراہی کی بنائین اُسے راہ — یہ اسلیے ہو کہ انھون نے جھٹلایا — آیتون کو ہماری اور تھے اُنسے بے خبر

اور مین اپنے احکام اور آثار وحدانیت کے قبول کرنے سے اُنکو پھیر دونگا اور توفیق خیر نہ عطا کرونگا جو زمین مین تکبر
و تفاخر کرتے ہین اور کوئی دلیل اور حق نہین (تکبر سے مراد کفر و بغاوت و عصیان) حالت اُن کی یہ ہے کہ اگر تمام
معجزات اور آیات انھین دکھائے جائین تب بھی ایمان نہ لائینگے اور تاویل باطلہ و حیلہ ہاے واہیہ پیش کرینگے
اور جب انکو کامیابی اور فائدہ کی راہ دکھائی جاے (یعنی ایمان و توحید و حق پرستی) تو وہ اُسے اپنے چلنے
کے لیے راہ نہ بنائین نہ عمل کرین نہ ایمان لائین ہان جب گمراہی کی باتین سنین تو اُسے دستور العمل بنالین اور یہ نتیجہ ہی
اُنکی تکذیب و بے اعتنائی کا **ف** ۱ (ساصرف) یعنی ہم پھیرے دیتے ہین اس سے مراد یہ ہے کہ توفیق آسمانی
و عنایت رحمانی اُنسے منقطع ہو جائے گی ضرورۃً شیطان مسلط اور راے فاسد خیال غلط ہو گا ۲ ۔ دین سے بے
پروائی غفلت و بغاوت کرنے والے ایسے سیاہ دل ہو جاتے ہین کہ پھر دلیل و نصیحت بھی کارگر نہین ہوتی ۳ ۔ ہمارے
زمانے کی دو قومون پر یہ آیت پوری پوری صادق آتی ہے **اول** نوخیز آزاد مزاج لباس کفر زبان کفر طعام کفر طریق
کفر پر فریفتہ ۔ اسلامی برادری پر نکتہ چینی و ترمیم و اصلاح ۔ حضرات سلف کو فضول و خرف اور حکماے یورپ کو
ہادی علم و شرف سمجھے ہوے ہین **دوم** بدعتی اسلام کا دعوی حب رسول اللہ پر تصدق مگر نہ شعبدہ دکھا

وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوسَىٰ مِن بَعْدِهِ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهُ خُوَارٌ ۚ أَلَمْ يَرَوْا

اور بنایا قوم نے موسیٰ کی ان کے پیچھے اپنے زیور سے ایک گوسالہ بدن تھا اسکے بے آواز کیا نہ دیکھا

أَنَّهُ لَا يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيهِمْ سَبِيلًا ۘ اتَّخَذُوهُ وَكَانُوا ظَالِمِينَ

کہ وہ نہ بات کرتا تھا انسے اور نہ دکھاتا ہے انھیں راہ ٹھیرالیا اسے اور تھے ظالم

موسیٰ کی قوم نے طور پر جانے کے بعد اس زیور سے جو فرعونیون سے پایا تھا ایک گوسالہ تیار کیا جس مین گائے کی سی آواز نکلتی تھی انھون نے یہ بھی نہ دیکھا کہ نہ وہ بولتا ہے نہ راہ بتاتا پھر کس لیے معبود بنایا اور اسکی عبادت کرنے لگے اور وہ حد سے بڑھنے والے عاصی تھے (قوم سے) کل قوم مراد نہیں اسلیے کہ سب گوسالہ پرست نہوئے تھے ساتھ ہزار حضرت ہارون کے فرمانبردار رہے تھے (حلیہم) کا ضمیر فرعون کی قوم کی طرف سے ہے

وَلَمَّا سُقِطَ فِي أَيْدِيهِمْ وَرَأَوْا أَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوا قَالُوا لَئِن لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَ

اور جب شرمندہ ہوئے وہ اور دیکھا کہ وہ بہک گئے بولے اگر نہ کریگا رحم رب ہمارا اور

اور جب بنی اسرائیل حضرت موسیٰ اپنی اس	يَغْفِرْ لَنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ نہ بخشے ہمکو بیشک ہوجاینگے ہم نقصان پانیوالون سے	کے بعد فہمایش و تشریف آوری حرکت سے نادم ہوئے

اور سمجھ گئے کہ انھون نے بڑی غلطی کی عرض کرنے لگے اے اللہ اگر تو ہماری خطا نہ بخشیگا اور ہمارے حال پر رحم نکریگا تو ہم بڑے نقصان میں پڑینگے

وَلَمَّا رَجَعَ مُوسَىٰ إِلَىٰ قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفًا قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُونِي مِن بَعْدِي ۖ

اور جب پھرے موسیٰ طرف اپنی قوم کے غضبناک ملول کہا بری بات کی تمنے پیچھے میرے

أَعَجِلْتُمْ أَمْرَ رَبِّكُمْ ۖ وَأَلْقَى الْأَلْوَاحَ وَأَخَذَ بِرَأْسِ أَخِيهِ يَجُرُّهُ إِلَيْهِ ۚ

کیا جلدی کی تمنے حکم سے اپنے رب کے اور پھینکدین تختیان اور پکڑا سر اپنے بھائی کا کھینچتے تھے اسے اپنی طرف

جب حضرت موسیٰ بنی اسرائیل مین آئے تو غضبناک و ملول تھے جامع آپکو طور ہی پر اس کی اطلاع ہوگئی تھی ایسا ہی سمجھا جاتا ہے سورۂ طہ سے کہا بعض نے کہ بعد ملاحظہ حالت قوم ملول ہوئے در منثور اسف رنج اور یہ ایک حالت سخت تر ہے غضب سے اور کہا تم نے بعد میرے برا کام کیا اور اپنے رب کے احکام نہ آنے دیے اور جلدی کر بیٹھے اور یہ کہکر کمال غیظ و غضب مین الواح توریت ہاتھ سے ڈالدیے اور حضرت ہارون کے بال پکڑکر اپنی طرف کھینچنے لگے در منثور توریت کے سات حصے تھے چھہ آسمان پر اٹھ گئے ایک حصہ باقی رہا دوسری روایت ہے ابن عباس سے ہے کہ چھہ حصے تھے دو حصے اٹھ گئے اور چار باقی رہے ابن عباس و لوحین ٹوٹ گئین معالم چھہ حصے اٹھ گئے اور انمین غیب کی خبرین اور ہر شے کی تفصیل تھی اور ایک باقی رہا جسمین نصایح اور احکام تھے ف جمہور علماء معلوم ہوتے ہین کہ غایت غضب و حزن ملال دین سے یہ شدت انبیا سے

سلہ شامت اعمال سے صرف عذاب ہی نہیں ہوتا برکتیں بھی اُٹھ جاتی ہیں جیسا کہ بعض حصہ ہاے توریت جو نور و ہدایت و برکت سے تھے گوسالہ پرستی سے اُٹھا لیے گئے ۔ ۲ حاکم کو اپنے ماتحتوں پر الزام دینا اور کسی قسم کی سزا جائز ہے جیسا کہ حضرت موسیٰ نے حضرت ہارون کو باوجود نبوت و عظمت الزام سخت دیا اور ایسے ہی حضرت عمر فاروق نے اپنے زمان خلافت میں حضرت خالد بن ولید و سعد بن وقاص و ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو الزامات دیئے کبیر ہارون کے بال اسلیے پکڑے تھے کہ اُنسے استفسار کریں توہین مقصود نہ تھی مگر عامۂ مفسرین اسکے خلاف ہیں کہ بیشک حضرت موسیٰ نے بحالت غضب ایسا کیا و ہہم ہارون پیغمبر تھے اور پیغمبر کی عصمت ثابت اور عظمت واجب حضرت موسیٰ نے اُن کی توہین کیوں کی دفع حضرت موسیٰ یہ نہ سمجھے تھے کہ ہارون اُنکے شریک و معین ہو گئے بلکہ یہ خیال فرمایا کہ امر خلافت و نظم سیاست علی وجہ الکمال انجام نہ دے سکے اور انکی ہدایت اور وعظ کا عمدہ اثر مرتب نہوا اور یہ امر گو الزام و عصیان کا موجب نہیں مگر کسی ناظم ذی اختیار کے اقتدار گھٹانے اور سست و کم اثر بتانیکے لئے کافی ہے اگر حضرت موسیٰ نے انکی نظمی یا عدم اہتمام کا خیال فرمایا تو نہ حضرت ہارون پر الزام ثابت نہ حضرت موسیٰ پر اتہام عائد ہوتا ہے

قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِيْ وَكَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِيْ

کہا اے میری ماں کے بیٹے بیشک قوم کمزور سمجھی مجھے اور قریب تھا کہ قتل کریں مجھے

فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْاَعْدَآءَ وَلَا تَجْعَلْنِيْ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ۝

پس نہ خوش کر مجھپر دشمنوں کو اور نہ گردان مجھے ساتھ قوم ظالم کے

کہا حضرت ہارون نے اے میری ماں کے بیٹے قوم مجھکو کمزور و ناتوان سمجھی اور میرے قتل پر آمادہ ہو گئی اب اگر آپ اس سختی سے مواخذہ کرینگے تو دشمنوں کو شماتت و طعنہ زنی کا موقع ملے گا آپ ایسا نہ کریں اور مجھے ان ظالموں کے ساتھ شامل نہ کریں یعنی نہ مجھے عاصی خیال کیجیے نہ مواخذے سے دوسروں کو نہوا سیے (ابن ام) جواب میں اسلیے فرمایا کہ ماں کے نام سے شفقت جوش مارے اور جو مساوات و مقابلہ (برادر) کی لفظ سے مفہوم ہوتا ہے نہ سمجھا جاے اسلیے کہ عذر خواہ کو تذلل لازم ہے نہ تفاخر عرائس حضرت موسیٰ نے یہ بھی کہا تھا کہ تم یہ جانتے تھے کہ میں ہوتا تو اُن کو قتل کرتا پھر کیوں نہ جہاد کیا اسی لیے آپنے کہا مجھے ناتوان و کمزور بنا لیا اور خود میرے مارنے پر آمادہ ہو گئے۔

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِاَخِيْ وَاَدْخِلْنَا فِيْ رَحْمَتِكَ ۖ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ۝

کہا اے رب بخش مجھے اور میرے بھائی کو اور داخل کر ہمکو رحمت میں اپنی اور تو ارحم الراحمین ہے

جب حضرت موسیٰ کو معلوم ہوا کہ ہارون مجبور تھے تو کہنے لگے اے رب مجھے بخشدے جو زیادتی میں نے اپنے بھائی کے حق میں کی اور میرے بھائی کو بخش جو کمی اُنسے ہوئی ہو اسطرح کہ انتظام نہو سکا اور اثر نہ قتال یا قتال و جہاد نہ کیا اے رب ہم سب کو اپنی رحمت میں داخل کر اور تو سب سے زیادہ رحمت کرنے والا ہے

ف معلوم ہوا کہ دعا مانگنے والا پہلے اپنی اصلاح کرے تاکہ برکت دعا ظاہر ہو اس لیے
حضرت موسیٰ نے پہلے اپنی مغفرت مانگی تاکہ بھائی کی مغفرت طلبی کی صلاحیت پیدا ہو اور جب دونوں کے لیے
استغفار ہو چکا تو تمام قوم کو طلب رحمت میں داخل کیا

إِنَّ الَّذِينَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيَاةِ
بیشک جن لوگوں نے اختیار کیا گوسالہ کو اب پہونچیگا انکو غضب انکے رب سے اور ذلت زندگی

الدُّنْيَا ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِينَ ۝ وَالَّذِينَ عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ ثُمَّ تَابُوا
دنیا ہی میں اور ایسی ہی سزا دیتے ہیں ہم افترا کرنیوالوں کو اور جنھوں نے کیں برائیاں پھر توبہ کی

مِن بَعْدِهَا وَآمَنُوا إِنَّ رَبَّكَ مِن بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝
بعد اسکے اور ایمان لائے بیشک رب تیرا بعد اسکے غفور الرحیم ہے

ارشاد ہوا کہ جنھوں نے گوسالہ پرستی کی اُنپر عذاب آئیگا اسطرح کہ وہ اپنی جان کو ہلاک کریں اور ذلیل
ہونگے دنیا کی زندگی میں اور مفتریوں کی یہی سزا ہے اور جنھوں نے گناہ کیے اور توبہ کی بعد گناہ کے
اور ایمان لائے یعنے خلوص و یقین ظاہر کیا اُنکے لیے تیرا رب بخشنے والا اور مہربان ہے

وَلَمَّا سَكَتَ عَن مُّوسَى الْغَضَبُ أَخَذَ الْأَلْوَاحَ ۖ وَفِي نُسْخَتِهَا هُدًى وَ
اور جب فرو ہوا موسیٰ سے غصہ اُٹھالیں تختیاں اور اُسکے لکھے میں رہنمائی اور

جب حضرت ہارون نے اور قوم نے ندامت ظاہر
رَحْمَةٌ لِّلَّذِينَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُونَ ۝
رحمت ہی اُن کے لیے کہ وہ رب سے اپنے ڈرتے ہیں
اپنی مجبوری بیان کی کی آپ کا غصہ فرو ہوا
اور توریت کی تختیاں اٹھالیں اُنکی عبارت و مضمون میں رہنمائی اور رحمت تھی اُنکے لیے جو اپنے رب سے
ڈرتے ہیں معالم جب حضرت موسےٰ نے لوحیں ہاتھ سے ڈالدیں تھیں وہ ٹوٹ گئیں بعد ازاں آپنے
چالیس دن روزے رکھے تب دو لوحیں پھر عنایت ہوئیں

وَاخْتَارَ مُوسَىٰ قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلًا لِّمِيقَاتِنَا ۖ
اور چن لیے موسےٰ نے قوم سے اپنی ستر مرد ہمارے وعدے کے لیے

فَلَمَّا أَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ أَهْلَكْتَهُم مِّن قَبْلُ
پھر جب پکڑ لیا انکو زلزلے نے کہا اے رب اگر چاہتا تو ہلاک کرتا انکو پہلے

[illegible]

کہ تعریف محمد رسول اللہ کی جیسے فضائل توریت و انجیل میں مکتوب تھے ویسا ہی ان کو اچھی باتیں بتائے برائیوں سے منع کرے ستھری
چیزوں کی اجازت دے گندی سے روکے اُن کے بوجھ ہلکے کرے **ف** یہ آیت حضور کے اوصاف جمیلہ میں ہے
آپ **متبوع** کل ہیں اگلے لوگ آپکا ذکر کتب ہی میں دیکھکر صرف اعتقادی اتباع اور تعظیم غائبانہ کیا
کرتے تھے اور پچھلے تو ہر امر میں اتباع پر حکم کیے گئے ان انبیا بھی آپ پر ایمان لانیوالے اُنکے ناصر تعظیم کرنیوالے
تھے جیسا کہ آیہ میثاق میں گذر گیا **رسول** یعنے بھیجے ہوے پیغام رسان **نبی** یعنی دوزخ جنت یا اللہ
کے رضا و غضب یا عاقبت انجام کار کے خبر دینے والے **امی** ان پڑھ جیسا کہ ماکے پیٹ سے پیدا ہوے
گو یہ وصف دوسروں میں عیب ہو اسلیے کہ بے خبری اور سادگی پر مشیر ہے مگر جا ہے حضور کا معجزہ دکمال
اتم تھا کہ بدون تعلیم و اعانت خلق محض اللہ تعالی کی تعلیم سے تمام دنیا کے اہل کمال آپکے سامنے طفل مکتب
بنگئے **شعر** یتیمی کہ ناکردہ قرآن درست * کتب خانۂ چند ملت بشست * کتب اسمانی میں ممدوح ہونا امر
اچھی باتوں پر حکم دینا * برائیوں سے روکنا * طیبات کا حلال کرنا **زاہدی** گوشت شتر و چربی گاؤ گوسفند
جو بنی اسرائیل پر حرام تھا **معالم** بحیرہ و سائبہ وغیرہ جسے اہل مکہ نے حرام بنا لیا تھا **کبیر** وہ چیزیں جنھیں طبع سلیم
پسند کرے اور شرع اُسکے خلاف وارد نہوئے خبائث کو حرام کرنا **زاہدی** یعنے شراب و خنزیر (واحدی) وہ
مذبوح بغیر اللہ و ربوا وغیرہ یا مضر، **ف** ہر ایسا امر جو موجب ضرر جسمانی و تخریب اخلاق روحانی و تکدر طلب ہو
منع بوجھ اتارتے ہیں یعنے جو احکام سخت اگلی شرائع میں تھے آسان کردیے جیسے حرمت صدقات و قطع عضو زانیہ
و پارچہ نجس وغیرہ **ف** یا وہ سختیاں مراد ہیں جو وصول الی اللہ یا حصول نجات میں اگلوں کو لازم نہیں جیسے
رہبانیت وغیرہ **ابن کثیر** آپ ایک یہودی پر گذرے جو توریت کھولے اپنے لڑکے کی لاش پر پڑھتا تھا
فرمایا میں تجھے اس ذات کی قسم دلاتا ہوں جسنے توریت اتاری تو اپنی کتاب میں میرا بیان پاتا ہے اُسنے
سر ہلایا یعنے نہیں وہ لڑکا بولا قسم ہے اُسکی جسنے توریت اتاری ہم آپکے اوصاف توریت میں پاتے ہیں
اور کلمۂ شہادت پڑھا آپنے فرمایا اپنے بھائی کے پاس سے اس یہودی کو اٹھاؤ پھر آپ اُسکی نماز اور کفن
کے متولی ہوے **درمنثور** قتادہ سے منقول ہے کہ حضرت موسے نے حق سبحانہ تعالی سے عرض کی کہ میں الواح
توریت میں پاتا ہوں کہ ایک امت خلق میں آخر اور دخول جنت میں سابق ہوگی۔ امر بالمعروف و نہی
عن المنکر اُنکا شیوہ ہے۔ پہلی اور پچھلی کتابوں پر ایمان لائینگے۔ خروج دجال تک جہاد کرتے رہینگے
اُن کی انجیل یعنی کلام الہی اُنکے سینوں میں ہوگی حفظ پڑھینگے دکھا قتادہ نے حافظ جیسا اس امت کو عطا ہوا
کسی کو نہیں ملا اپنے صدقات خود کھائینگے اور ثواب پائینگے۔ قصد خیر پر ایک نیکی اور عمل پر دس
نیکیاں سات سو تک ملینگی۔ اور برائیاں صرف ارادے سے نہ لکھی جائینگی۔ اے اللہ تو انہیں میری امت

بنادے ارشاد ہوا یہ اُمت احمد کی ہے تب موسیٰ نے کہا پھر مجھی کو آپ کی اُمت بنادے ارشاد ہوا اے موسیٰ ہمنے تمکو اپنی رسالت و کلام سے برگزیدہ کیا ہے تو موسیٰ خوش ہو گئے۔ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جب موسیٰ نے توریت میں حضورؐ کے فضائل دیکھے تو حق سبحانہ تعالیٰ سے کہا میں نے ایک امت کی تعریف دیکھی غر محجل یعنے پیشانی نورانی روشن ہاتھ پاؤن۔ صراط پر بجلی کیطرح گزرین گے۔ پانچ وقت کی نماز پڑھینگے۔ نصف ساق تک اُنکے ازار ہونگے۔ آفتاب کے وقتون کا لحاظ رکھینگے اُنکا منادی ندا کریگا۔ تجھے ہر پستی و بلندی مین پکارینگے اُنکی تلوارین برہنہ ہون گی۔ اُنکے نیکون کی شفاعت بدون کے حق مین مقبول ہو گی۔ مکہ معظمہ کا حج کرینگے۔ تیری راہ مین صف بستہ ہو کر لڑینگے اُنپر صبر پورے طور پر ڈالا جائیگا۔ گناہ اُسکے وضو سے دھل جائینگے اور نماز کا ثواب زائد پائینگے اُنپر غنیمت حلال ہو گی۔ تمام زمین اُنکے لیے مسجد و طہور ہو گی تیرے ذکر کیطرف ایسی رجوع ہو گی جسطرح چڑیون کو اپنے گھونسلون کیطرف غصے مین لا الہ الا اللہ پڑھینگے اور جھگڑے کے وقت سبحان اللہ کہینگے انکے اعمال اور ارواح کے لیے دروازے آسمانونکے کھل جائینگے ملائکہ اُنکو بشارت دینگے اُنھین مصیبت کے وقت نماز اور استرجاع عطا کیا جائیگا۔ تو اُنپر صلوٰۃ بھیجے گا۔ اُنکے نیک بے حساب اور متوسط آسان پرسش کے بعد جنت مین جائینگے اور گناہگارون کی مغفرت ہو گی۔ یہ کون لوگ ہین اے اللہ فرمایا یہ اُمت محمدؐ کی ہے عرض کی مجھے بھی انمین کر فرمایا تو انمین سے ہے اور وہ تجھسے مگر تجھے ہمنے کلام و پیغام سے فضیلت دی تو ہماری شکر گزاری کر۔ پھر کہا اے رب توریت مین ہے کہ ایک قوم قیامت مین اُٹھے گی جنکی صفون سے مشرق و مغرب بھر جائیگا۔ اُنپر موقف محشر آسان ہو گا اُنکے فضل و کرامت کو کوئی نہ پائیگا اپنے فرش پر مرینگے اور شہید ہونگے تیرے دین مین کسی کے ملامت کی پروا نہ کرینگے۔ مومنین کے سامنے عاجز کفار پر سخت ہون گے جبتک جنت مین نہ جالین دوسرون پر جنت حرام رہیگی اُنکے عمل ایسے ہون گے کہ گویا نبی کے درجے پر ہین۔ دستر خوان پر بیٹھینگے اور اُٹھنے سے پہلے گناہ اُنکے بخشدیے جائینگے یہ کون لوگ ہین ارشاد ہوا امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (خلاصہ روایات درمنثور)

فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ ۙ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

پس جو ایمان لائے اُسپر اور تعظیم کی اُسکی اور مدد کی اُسکی اور پیروی کی اُس نور کی جو اُتارا گیا ساتھ اُسکے وہی فلاح پانے والے ہین

پس جو لوگ اس نبی امی پر ایمان لائے اور آپ کی تعظیم کی اور مدد مین حاضر رہے اور اس نور کے جو اُنکے ساتھ اُتارا گیا یعنے قرآن و امر حق اُسکے پیرو ہو گئے وہ کامیاب ہوئے۔ بخاری ابو بکرؓ و عمرؓ مین ایکبار کچھ گفتگو ہوئی اور حضرت عمرؓ کی باتون سے حضرت صدیقؓ کو غصہ آگیا اور عمرؓ بھی خفا ہو کر چلے گئے جب یہ دونون یار باصفا ایکدوسرے سے خفا جدا ہوئے تو حضرت صدیق نے سبقت کی اور پیچھے پیچھے کہتے جاتے کہ اے عمر جانے دو

درگذر کرو مگر حضرت فاروق اپنے غصے مین کب سنتے تھے دروازہ بند کر لیا حضرت صدیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
مین حاضر ہوئے حضور اپنے یار جان نثار کے بشرے سے پہچان گئے اور فرمایا صاحبکم ھذا فقد غمر تمہارا ساتھی یعنی ابوبکر کسی سے
لڑ کے آئے ہین کہا ابو درداء نے کہ پھر عمر بھی نادم ہوئے اور حضور مین آئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے اور حضور مین قصہ
پر غصہ عرض کیا یہ سننا ہی تھا کہ مزاج نازک برہم ہوا اور آپ غضبناک ہوئے اب معاملہ برعکس ابوبکر کی یہ کیفیت ہوئی کہ بار
بار عرض کرتے تھے یا رسول اللہ خدا کی قسم ہے خطا میری تھی کہ مین نے زیادتی کی تھی تب حضور نے فرمایا اے لوگو ھل انتم
تارکون لی صاحبی کیا تم میری خاطر سے میرے دوست ابوبکر کا ستانا نہ چھوڑو گے جب مین نے کہا یا ایھا الناس انی
رسول اللہ الیکم تم سب نے کہا کذبت تو جھوٹا ہے اور ابوبکر نے کہا صدقت آپ سچ فرماتے ہین

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا إِلَٰهَ
کہدیجئے اے لوگو مین فرستادہ ہون اللہ کا طرف تم سبکے وہ اللہ کہ اسکے لیے ہے بادشاہت آسمانونکی اور زمین کی نہین کوئی

إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَكَلِمَاتِهِ
معبود مگر وہی جلاتا اور مارتا ہے پس ایمان لاؤ اللہ پر اور رسول پر اسکے جو نبی امی ہے جو ایمان لاتا ہے اللہ پر اور کلمون پر اسکے

وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ
اور پیروی کرو اسکی کہ تم راہ پا جاؤ

آپ کہدیجیے اے لوگو مین اللہ کا رسول ہون تم سب کیطرف وہ اللہ جو زمین و آسمان کا مالک مارنے جلانے پر قادر
ہے اسکے سوا کوئی معبود نہین پس ایمان لاؤ اللہ پر اور اوسکے رسول پر جو نبی امی ہین اور خود اللہ پر اور اسکے کلمات پر
ایمان لاتے ہین اور انکے پیچھے پیچھے چلے آؤ کہ راہ راست پا جاؤ **فائدہ** پیغمبر پر دعوے واظہار نبوت واجب ہے
آپ کی رسالت محکم اور تمام مخلوق پر عام ہے آپ تعلیم خلق و استفادہ ظاہر سے مستغنی تھے آپ کی اتباع پر
راہ راست پانا منحصر ہے اور آپکا ایمان اور آپ کی اتباع قولی و فعلی فرض واعظ۔ہادی۔شیخ کو چاہیے کہ خود
تابع و عامل ہو **توضیح** یہ تو ثابت ہے کہ آپ سب کے پیغمبر تھے مگر یہ امر کہ دوسرے پیغمبرون کو عام نبوت نہ تھی یہان
سے مفہوم نہین ہوتا لیکن حدیث صحیح جسے شیخین نے روایت کیا شاہد ہے کہ نبوت عامہ آپ ہی کو ملی اور کسی کو
نہین فرمایا اُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي مجھے پانچ چیزین ملی ہین جو کسی کو مجھسے پہلے نہ ملی تھین
ان مین سے یہ ہے کہ مین تمام آدمیون پر مبعوث ہون۔ اور اسی کیطرف اشارہ لطیف ہے کلام پاک مین کہ
محمد ہمارے رسول ہین اور ہم زمین و آسمان کے مالک پس سزاوار ہے کہ محمد بھی زمین و آسمان کے پیغمبر ہون

وَمِنْ قَوْمِ مُوسَىٰ أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ
اور قوم موسی سے ایک جماعت ہے راہ دکھاتی ہے ساتھ حق کے اور ساتھ حق کے انصاف کرتے ہین

اور موسی کی قوم سے ایک گروہ ہے کہ حق کے ساتھ
دوسرون کو رہنمائی کرتا ہے اور حق سے عدل و انصاف کرتا ہے اس قوم ممدوح مین اختلاف ہے کہا صاحب

تفسیر کبیر نے کہ اس سے مراد عبداللہ بن سلام وغیرہ ہین اور کہا صاحب معالم و درمنثور و ابن کثیر وغیرہ نے کہ یہ ایک
قوم ہے بنی اسرائیل سے جب بنی اسرائیل مین قتل انبیاء و معاصی زیادہ ہوے ایک گروہ نے اللہ تعالی سے دعا کی کہ ان لوگون کو
نافرمانبردارون سے علیحدہ کردے دفعۃً ایک سرنگ نمودار ہوئی اسمین یہ لوگ در آئے اسکے ساتھ نہر جاری اور نور کے
چراغ روشن ڈیڑھ برس تک برابر چلے گئے ایک زمین مین نکلے جہان کیڑے مکوڑے اور حیوان تھے وہین بود
و باش اختیار کی کنکریان وہان کی در و یاقوت ہین اور چاندی سونے کے پہاڑ وہ کوئی کام نہین کرتے ہر صبح کو پھل
اور درختون کے پتے ان کی غذا و لباس کے لیے دروازون پر مہیا ہوجایا کرتے ہین اون مین بغض حسد ظلم
معاصی نہین شب معراج حضور کا ان لوگون پر گذر ہوا تو آپنے اُنسے باتین کین جبرئیل نے کہا تم جانتے ہو
کہ کس سے باتین کررہے ہو بولے ہمین نہین علوم۔ جبرئیل نے کہا یہ نبی عربی و رسول امی ہین تو وہ لوگ آپ پر
ایمان لائے اور عرض کی یارسول اللہ ہمکو حضرت موسیٰ نے وصیت فرمائی تھی کہ جو تم مین کا احمد مجتبیٰ کی زیارت
سے مشرف ہو میرا اسلام شوق عرض کرے آپنے کہا السلام علیکم و علی موسیٰ پھر اُنھین قرآن کی دس
سورتین سکھائین اور نماز و زکوۃ کا حکم دیا اور یہ کہ یہین رہین اور ہفتہ کو چھوڑین جمعہ اختیار کرین۔ کہا
اکثر نے کہ وہ لوگ بیت المقدس مین تھے اور اب چین کے اُسطرف ہین اور کہا بعض نے اندلس کے
دوسرے جانب ہین نہ وہ ادھر آسکتے ہین نہ کوئی وہان جاسکتا ہے اور صحیح کہا اس تقریر کو صاحب
معالم نے اور تضعیف کی صاحب تفسیر کبیر نے **ف** قرآن مین تو یہ صاف صاف ہے کہ موسائیان سب کے
سب بیراہ نہ تھے حق نما و حق آگاہ بھی ہین خواہ یہ گروہ منتشر و مختلط ہو جیسا کہ مسلمانون مین علماے ربانی و صوفیاے
حقانی۔ خواہ مخصوص و علیحدہ ہو جیسے ہم مین اصحاب صفہ بلکہ تمام اصحاب باصفا اور نظیر اسکی امت محمدی مین
بھی مذکور ہے فرمایا تم لوگ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرتے ہو یا حدیث صحیح مین وارد ہوا میری امت سے
ایک گروہ ہمیشہ حق پر اور غالب رہیگا۔ اور عام طور پر بھی ارشاد ہوا وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ
وَبِهِ يَعْدِلُونَ (صفحہ ۱۲۹) **وہم** بعد نسخ یہودیت و عموم اسلام قوم موسیٰ کیون فرمایا محمدی کہا ہوتا
دفع ممکن ہے کہ بغرض اظہار نسبت فرمایا ہو یا اظہار شرف بعض یہود مقصود ہو کہ ایسے خدادوست سابق
تھے یہودیت مین بھی خداپرست رہے اور اسلام مین بھی نُورٌ علی نور ہوے **وہم** کیا سبب ہے کہ نئی نئی
آنکھین اُسپر یورپ کی عینکین اور برقی روشنیان اور راستے اتنے بڑے شہر نظر نہ آئین یہ مشاہدے کے
خلاف ماننا آنکھون مین خاک ڈالنا ہے **دفع** کیا آپ تمام خدائی پر محیط ہین یاجوج و ماجوج کے شہر و
مسکن اصحاب کہف۔ سورج کا گرم چشمے مین ڈوبنا۔ وہ پانی جہان حضرت موسیٰ کی مچھلی جی گئی تھی یہ تمام
مقام جو قرآن اور صحیح احادیث مین بھی مذکور ہین آپکو دیکھنا نصیب ہوے جو یہ تعجب و انکار ہے ابھی دو نگی

ناحق ہے آپ کو امر کی بھی معلوم نہ تھی اور اللہ ہی جانے کتنے جزیرے ابھی انگلین پہ کھلی کھلی نشانیاں اپنی کو تاہ نظری اور بےخبری کی دیکھ رہے ہو پھر وہی خود رائی۔ حضرت سلامت اللہ تعالی قادر مطلق ہے جسے چاہے چھپائے جسے چاہے دکھائے ہندوستان کے حق مین خیر ہی ہو کہ جو سنے مانے سر نہ ہلائے وہم ایسے روایات کی سند جواب اسکا ضعف وقوت محققین پر مخفی نہین اگر صحیح ہے تو بسر و چشم اور ضعیف ہو تو نہ ادس پر محمول و مخصوص ہے نہ کوئی امر مخالف نصوص کچھ مضائقہ نہین البتہ کذب صریح و خلاف صحیح و بدعت و فساد سے احتراز واجب ہے

وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَیْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا ؕ وَ اَوْحَیْنَاۤ اِلٰی مُوْسٰۤی اِذِ اسْتَسْقٰىهُ

اور جدا جدا کر دیے ہمنے انکے بارہ قبیلے گروہ گروہ اور حکم بھیجا ہمنے طرف موسی کے جب پانی مانگا اُس سے

قَوْمُهٗۤ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۚ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَیْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ

قوم نے اُس کی کہ مار عصا سے اپنے پتھر کو پس پھوٹ نکلے اُس سے بارہ چشمے بیشک جان لیا ہر شخص نے گھاٹ اپنا

ہمنے بنی اسرائیل کے بارہ قبیلہ کر دیے یعنے یعقوب کے ہر بیٹے کی اولاد سے ایک گروہ جداگانہ ہو گیا اور جب وادی مین یہ لوگ پیاسے ہوئے اور موسی سے پانی مانگا ہمنے موسیٰ پر وحی کی کہ اپنا عصا پتھر پر مارو اس سے بارہ چشمے نکل آئے ہر قبیلے نے ایک چشمہ اپنے لیے کر لیا (صفحہ ۳۴ جلد ۱)

وَظَلَّلْنَا عَلَیْهِمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَیْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰی ؕ كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ

اور سایبان کر دیا ہمنے اُنپر ابر کو اور اتارا ہمنے اُنپر من اور سلوی کہاؤ پاک چیزونسے

مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ۝

جو دین ہمنے تمکو اور نہین ظلم کیا ہمپر ولیکن تھے وہ جانون پر اپنی ظلم کرتے

اور ہمنے اُنپر دھوپ سے بچانے کے لیے اتیہ مین ابر کر دیا جو اُنپر سایہ کیے رہتا اور اُن پر آسمان سے من و سلوی اتارا کھاؤ پاک و حلال چیزین جو دی گئین اور اُن لوگون نے ناشکری اور سرکشی کر کے ہمپر ظلم نہین کیا بلکہ اپنی جان پر خود ظلم کیا اس لیے کہ اُسکا وبال اُنھین پر ہے صفحہ ۳۸ جلد اول

وَاِذْ قِیْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْیَةَ وَكُلُوْا مِنْهَا حَیْثُ شِئْتُمْ وَقُوْلُوْا

اور جب کہا گیا اُنسے بسو اس قریے مین اور کھاؤ اُس سے جسطرح چاہو اور کہو

حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِیْٓـٰٔتِكُمْ ؕ سَنَزِیْدُ الْمُحْسِنِیْنَ ۝

حطہ اور داخل ہو دروازے مین سجدہ کرتے بخشدینگے ہم واسطے تمہارے خطائین تمہاری اب زیادہ دینگے احسان کرنیوالون کو

جب ہمنے بنی اسرائیل سے کہا کہ اس شہر یعنی بیت المقدس یا اریحا مین جا کر رہو اور جو چیز جی چاہے کھاؤ اور داخل ہوتے وقت دروازے مین سجدہ کرو اور (حطہ) یعنی عفو کہو ہم تمہارے گناہ بخشدینگے اور جو لوگ

شکر کرتے ہین انھین زیادہ بہتین عطا فرمائین گے صفحہ ۲۳ جلد اول ؁

فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا

پھر بدل دیا اُنھون نے جو ظالم ہوے اُنمین سے قول خلاف اُسکے جو کہا گیا اُنسے پھر بھیجا ہمنے اُپر عذاب

وقف لازم ع

یعنی جو لوگ نافرمانبردار تھے مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ۠ اُنھون نے بجائے کلمۂ (حطۃ) کے دوسری بات کہی یعنی آسمان سے بسبب اُسکے کہ تھے ظلم کرتے حنطۃ گیہون) کہنے لگے تو ہمنے

اُپر عذاب آسمانی و مرگ ناگہانی نازل کی اور یہ سزا اُسکی تھی جو وہ نافرمانبرداری اور سرکشی کرتے تھے صفحہ ۱۴ جلد ۱

وَسْـَٔلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ ۘ اِذْ يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ

اور پوچھیے اُنسے اُس قریہ سے کہ تھا کنارے پر دریا کے جب تجاوز کرتے تھے ہفتے کے دن مین جبکہ آتین اُنکے پاس

مع

يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا تَاْتِيْهِمْ ۚ كَذٰلِكَ ۚ نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ۝

مچھلیان اُنکی دن میں ہفتے کے کہلا کہلا اور جسدن ہفتہ نہ کرتے نہ آتین اُنکے پاس ایسے ہی آزمایا ہمنے انکو بسبب اُسکے کہ حکم سے نکلجاتے

اور آپ اے رسول اللہ بنی اسرائیل سے پوچھیے اُس بستی والونکا حال جو دریا کے کنارے پر رہتے تھے اسکا نام ایلیا تھا اُن کو ممانعت تھی کہ ہفتے کے دن مچھلی کا شکار نہ کرو) جبکہ وہ تعدی اور تجاوز کرتے تھے ہفتے کے دن مچھلیان پکڑتے اسطرح کہ جب ہفتہ کا دن ہوتا مچھلیان ظاہر طور پر کنارے آجاتین اور جب ہفتے کا دن نہوتا تو دریا مین رہتین باہر نہ نکلتین ہم فاسق و گناہ گار قوم کو یون آزمائش مین ڈالتے ہین ؁

وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمًا ۙ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ

اور جب کہا ایک گروہ نے اُنمین سے کیون نصیحت کرتے ہو اُس قوم کو کہ اللہ ہلاک کرنیوالا ہے اُنکا یا

مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۭ قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ۝

عذاب کرنیوالا ہے عذاب سخت بولے واسطے عذر کے طرف تمھارے رب کے اور شاید وہ ڈرین

آخرکار اُس قوم کے تین حصہ ہو گئے ایک وہ جو شکار پر آمادہ ہو گئے اور مچھلیان پکڑنے لگے۔ دوسرے وہ جو خاموش تھے شریک ہوتے نہ منع کرتے تیسرے جو خود بچتے اور دوسرون کو بچاتے عذاب الٰہی سے ڈراتے تو ان چپ رہنے والون نے نصیحت کرنے والون سے کہا تم کیون نصیحت کرتے ہو اللہ انھین ہلاک و عذاب کرنیوالا ہے تمھین اس درد سرسے فائدہ بولے ہم اسلیے نصیحت کرتے ہین کہ ہمکو بحضور رب تمہار عذر ہو اور شاید کہ وہ سوچین اور ڈرین اور بچ جائین

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖٓ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْۗءِ وَاَخَذْنَا

پھر جب بھول گئے وہ نصیحت کی گئی اُنکی نجات دی ہمنے انکو جو منع کرتے تھے برائی سے اور پکڑلیا ہمنے

الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۭ بَئِیْسٍۭ بِمَا كَانُوْا یَفْسُقُوْنَ۝

جنہون نے ظلم کیا برے عذاب مین بسبب اسکے کہ تھے نافرمانبرداری کرتے

جب وہ حکم الٰہی اور ممانعت حضرت داؤد علیہ السلام جو اُنکے پیغمبر تھے بھول گئے اور مچھلیون کے شکار سے باز نہ آئے تو اُن نصیحت کرنیوالون کو ہمنے بچالیا اور جو ظالم تھے بوجہ شکار کے یا بوجہ سکوت و مراعات و مخالطت اہل فسق کے ان دونون کو سخت عذاب مین گرفتار کیا اور یہ سب سزا تھی نافرمانبرداری کی

فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕیْنَ۝

پھر جب سرکشی کی اُس سے کہ منع کیے گئے تھے اس سے کہا ہمنے اُنسے ہو جاؤ بندر پھٹکارے ہوئے

یعنے اُس مخالفت و مخالطت کی سزا مین حکم ہوا کہ بندر ہو جاؤ وہ لوگ مسخ ہو کر تین دن کے بعد مر گئے اور کہا گیا کہ ایک فریق بندر دوسرا سور ہو گیا (یہ تمام قصہ صفحہ ۴۲ جلد اول مین بہ تفصیل ہے)

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَیَبْعَثَنَّ عَلَیْهِمْ اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ مَنْ یَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ

اور جب اطلاع دی رب نے تیرے البتہ بھیجیگا اُنپر روز قیامت تک اُسے کہ چکھاوے اُنکو برائی

الْعَذَابِؕ اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِیْعُ الْعِقَابِ ۚۖ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۝

عذاب کی بیشک رب تیرا جلد عذاب کرنیوالا ہے اور بیشک وہ بخشنے والا رحم کرنیوالا ہے

یعنے بعد عصیان و سرکشی کے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ ہم تمپر اُسے مسلط و معین کرینگے جو عذاب سخت پہونچاتا رہے اور یہ عذاب و ذلت وقتی نہو بلکہ دائمی قیامت تک رہے اسمین کچھ شک نہین پروردگار عالم بہت جلد حساب کرتا ہے جیسا کروگے پاؤگے اور غفور رحیم بھی ہے اگر نادم و تائب ہوگے بخشے جاؤگے اشارہ ہے کہ اگر یہود مطیع و مومن ہو گئے تو عزیز و کامیاب مغفور ہو جاینگے ورنہ اُنکی خیانتون کا حساب لیا جائیگا ابن کثیر وہ غالب مبعوث آنحضرت ہین جنہون نے دائمی طور پر یہود کو ذلیل و حقیر و مغلوب و معذب کر دیا ق یہ اللہ کا وعدہ ہے یہود کی ذلت کی نسبت کہ بدون اسلام اُنھین بچاؤ نہین

وَقَطَّعْنٰهُمْ فِی الْاَرْضِ اُمَمًاۚ مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ وَمِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَؗ وَبَلَوْنٰهُمْ

اور ٹکڑے ٹکڑے کیا ہمنے انکو زمین مین گروہ گروہ اُنمین سے نیک ہین اور اُنمین سے سوا اسکے اور آزمایا ہمنے اُنکو

بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّیِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ۝

بھلائیون اور برائیون سے شاید وہ رجوع کرین

اور اُن کی جماعت کو پریشان کر دیا مختلف بلاد مین آباد ہین اُن مین سے بعضے صالح بعضے غیر صالح ہین اور ہمنے اُن کو آزمایا کثرت مال و عیال و صحت عطا فرمائی اور کبھی فقر و فاقہ و مصیبت بھی ڈالی شاید وہ اللہ کیطرف رجوع کرین صالحین صبر و رضا سے اور دوسرے توبہ و ندامت سے معلوم ہوا کہ انقلاب احوال

اسلیے ہے کہ پہلنے والے کیطرف پھرین۔ کا فرایمان لائے۔ عاصی متقی بنجائے۔ تارک مقصود وخطائے وجود پر کمر باندھی اگر انقباض ہے تو کثرت ذکر ندامت مجاہدے کی طرف رجوع کرے اگر نعمت بسط ہو تو ماسوا سے ہمت بلند شکر و رضا کے ساتھ اپنی طلب پسند کو ناپسند رکھے اور کہے اُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ سپردم بتو مایۂ خویش را معالم صلحے مراد وہ یہود ہین جو آپ پر ایمان لائے یا وہ جو ماوراچین رہتے ہیں اور شریر وہ جو اپنے کفر پر مصر حضور کے منکر ہین مگر سیاق قرآن بتاتا ہے کہ یہ اگلون کا حال ہے حضور کے زمانے مین نہ تھے جیسا کہ فرمایا

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى
پھر جانشین ہوئے پیچھے اُن کے ناخلف وارث ہوئے کتاب کے لینے مین اسباب اس کمینی کا

وَيَقُوْلُوْنَ سَيُغْفَرُ لَنَا ۚ وَاِنْ يَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ يَاْخُذُوْهُ ۭ اَلَمْ
اور کہتے ہین بخشدیا جائیگا ہمکو اور اگر آئے اُنکے پاس اسباب مثل اسکے لے لین اُسے کیا نہین

يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ وَ
لیا گیا اُنسے عہد کتاب کا یہ کہ نہ کہین اللہ پر مگر سچ اور

دَرَسُوْا مَا فِيْهِ ۭ وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝
پڑھین جو اُسمین ہے اور گھر پچھلا اچھا ہے اُنکے لیے جو ڈرتے ہین کیا پس نہین سمجھتے

خلیفہ جانشین جو کسی کے بعد ہو مراد یہان اولاد اور آنے والی نسلین ہین معالم خلف بفتح لام جانشین و بدل صالح پس فتحہ مدح کے لیے ہے اور بسکون لام اولاد بد و بدل بد اسمین جمع و واحد ایک ہے عرض اسباب غیر نقدین یہان مراد دنیاوی فائدے مالی ہون یا صرف تلذذ وسرور نفس سے متعلق ہون ادنی دنو سے یعنے پست تر یا دنیا مشتق ہے یعنی قریب متصل تر بفتا بہرحال مراد دنیا ہے حاصل پھر بعد اُنکے دوسرے لوگ آئے اور اُنکے جانشین ہوے اور کتاب یعنی توریت کے وارث بنے مال و جاہ دنیا کو حاصل کرتے حلال ہو یا حرام اور کہتے یہ بخشدیا جائیگا اگر اُنھین اور بھی ایسا مال ملین تو لے لین اور کچھ پروانہ کرین کیا اُنسے اللہ تعالی نے وعدہ محکم نہ لیا تھا کہ توریت کی اتباع کرنا اور اللہ کی طرف غلط بہتان نہ منسوب کرنا جو سچی بات ہے وہی کہنا اور جو کچھ توریت مین ہے وہی پڑھنا اور یہ کہ آخرت کا گھر متقیون کے لیے خیر و بہتر ہے کیا یہ لوگ اتنا بھی نہین سمجھتے یہ بیان ہے یہود موجودہ کا جو آپکو اللہ کا بیٹا اور دوست سمجھتے اور برابر رشوتین اور سود اور ہر قسم کی بُری باتین جاری کر لیتے تھین اور بجاے حق بتانے کے اللہ اور اللہ کی کتاب پر اتہام لگاتے اپنے موافق مسئلہ بتاتے

ف گو یہ آیت عام ہے ہر مسلمان قرآن کا وارث اور اُسکے عمل اور حکم کا مجاز ہے لیکن مخصوص علما و مشائخ اور امراے قوم کے لیے بہت بڑی عبرت کا مقام ہے کیا اُنھون نے دنیاوی فائدون کو مقصود و مطلوب نہین بنا لیا۔ کیا بے اکل

نہیں گئے کہ ہماری خطائین تو بخشدی جائینگی اور اس لیے نہین کہ اللہ کی رحمت اور پیغمبر کی شفاعت کا بھروسا ہو بلکہ اسلیے کہ غضب اور حساب وزقیامت سے بے پروا ہین تقوی کی ضرورت نہ رہے کیا اُنسے وعدہ یا حلف نہین لیے گئے کہ ہم اللہ اور اُسکی کتاب بلکہ کسی امر شرع مین دل سے کوئی بات نہ گڑھینگے پھر یہ امر کہ ہم قطعی جنتی ہین کہو بھی کیون نہ کرین۔ جو ہمارے اگلون نے یا خود ہمارے نفسون نے ایجاد کیا وہ ضرور مقبول خدا ہی کہان سے نکلا گیا اُنکے پاس وحی آئی ہے جبرئیل سے سرگوشی ہوئی ہے لاحول لا قوۃ۔

وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ۝

اور جو مضبوط پکڑتے ہین کتاب کو اور قائم کرتے ہین نماز کو ہم نہ ضائع کرینگے ثواب نیکی کرنیوالونکا

جو لوگ کتاب کو دستور العمل بناتے ہین ہر کام اُسی کے حکم سے کرتے ہین اور نماز قائم رکھتے ہین تو ہم اُن صلحا کا اجر ضائع نکرینگے ف عمل بالقرآن مین سب نیکیان اگئین نماز کا ذکر بالتخصیص دلالت کرتا ہی کہ اور اعمال سی نماز کا اہتمام زیادہ چاہیے

وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْۤا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ

اور جب اٹھالیا ہمنے پہاڑ سر پر اُنکے گویا کہ وہ سائبان ہے اور سمجھے کہ پہاڑ گر پڑیگا

بِهِمْ ۚ خُذُوْا مَاۤ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ ع ۲۱

اُنپر لو جو دیا ہمنے تمکو قوت سے اور یاد کرو جو اُسمین ہے تاکہ تم پرہیزگار ہوجاؤ

اور یاد کرو وہ واقعہ کہ جب ہمارے حکم سے جبرئیل نے کوہ طور تمہاری سر پر کردیا جیسے سائبان اور تم سمجھے کہ اب یہ پہاڑ سر پر گر پڑیگا ہم پس جائینگے اسوقت کہا گیا کہ جو کچھ احکام توریت مین ہین ان سبکو بصدق دل و ثبات و استحکام اختیار کرو اور جو اُسمین لکھا ہے اُسے پڑھو اُسپر غور کرو تاکہ تم متقی ہوجاؤ در منثور طور چار منزل پر تھا جب بنی اسرائیل نے قبول توریت مین عذر کیا یہ پہاڑ دو بازون سے اُڑا اور اُسکے ساتھ روشنی تھی جسمین گوناگون عذاب نمایاں تھے اور بنی اسرائیل پر چھا گیا اور ندا سے غیب آئی توریت کو مانو نہین تو ابھی نیست و نابود ہوجاؤ گے (صفحہ ۱۳۴ جلد ۱)

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْۤ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ

اور جب نکالا تیرے رب نے اولاد آدم کی پشتون سے ذریت کو انکی اور گواہ بنادیا اونکو نفسون پر اُنکے

اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى ۛۚ شَهِدْنَا ۛۚ اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ۝

کیا نہین ہون مین رب تمہارا بولے ہان گواہ ہوئے ہم (مبادا) کہ کہو تم دن مین قیامت کے ہم تھے اس سے بیخبر

وہ واقعہ یاد کرو جب اللہ تعالی نے آدم کی پشت سے اُنکی اولاد نکالی اور پوچھا مین تمھارا رب ہون سب نے کہا ہان فرمایا اسپر گواہ رہو ایسا نہو کہ قیامت مین کہو ہمین تو خبر ہی نہ تھی معالم چونکہ ذریت آدم اُسی ترتیب سے نکلی تھی جسطرح دنیا مین پیدا ہونگے لہذا فرمایا من ظہورہم اجب تک یہ سب ارحام مین پیدا نہولینگی قیامت نہ آئیگی

تفسیری جب آدم کو بنایا تو اُنکی پشت کو دست قدرت سے مسح کیا ایک گروہ اولاد آدم کا نکلا اُنکی نسبت فرمایا یہ جنت کے لیے بنائے گئے ہیں اور کام بھی جنتیوں کا کرینگے پھر مسح فرمایا دوسرا گروہ نکلا اُنکے حق میں ارشاد ہوا کہ یہ دوزخ کے لیے پیدا کیے گئے ہیں کام بھی دوزخیوں کے کرینگے ابن کثیر آسمانُ زمین اور آدم کو اس اقرار پر (کہ تو ہمارا رب ہے) گواہ بنایا پھر آدم نے دیکھا کہ بعضے فقیر بعض غنی بعضے حسین بعض بدصورت مختلف الاحوال ہیں عرض کی سب کو یکسان بنایا ہوتا فرمایا کہ میری شکر گذاری کریں تفاسیر سے مفہوم ہوتا ہے کہ یوم الست میں جو معاہدے لیے گئے عام وہ یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم سب سے کلام کیا اور پوچھا میں تمھارا رب ہوں سب نے عرض کی بیشک تو ہمارا رب ہے ارشاد ہوا یقین کر لو نہیں معبود میرے سوا میں تمھارا رب ہوں نہیں رب میرے سوا میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا میں اُس سے بدلا لونگا جو میرا شریک ٹھہرائے یا میرے پیغمبروں پر ایمان نہ لائے میں انبیا بھیجونگا جو میرا وعدہ تمکو یاد دلائیں سب نے اسکا اقرار کیا پھر حق سبحانہ تعالیٰ نے اُنکے رزق و عمر وغیرہ لکھی ہے خاص وہ صرف انبیا سے ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں اُنکے معین رہیں جیسا کہ صفحہ ۲۶۵ جلد اول میں ہے **وہم** اگر اقرار اول کافی تھا تو چاہیے کہ جو شخص ساکت رہے نہ توحید کا اقرار کرے نہ انکار جیسے اکثر وحشی عوام کہ وہ توحید و غیر توحید دونوں سے بے خبر ہیں وہ کافر نہوا سیلیے کہ اقرار سابق ہے اور انکار غیر ثابت **دفع** سکوت محل اقرار میں مفید ہو سکتا ہے محل وفائے عہد سابق میں نہیں پس وہ یوم عہد تھا اور دنیا وقت وفائے عہد اب ساکت و منکر دونوں عہد شکن ہیں **وہم** جبکہ وہ اقرار ہمیں یاد نہیں تھا تو اس اہتمام سے فائدہ **دفع** بیشک فطرت انسانی میں اقرار یوم الست داخل و موثر ہے سعادتمند اُسی نور سے چراغ روشن کر لیتے ہیں بدنصیب اُسے بجھا دیتے ہیں اگر آدمی اپنے نفس کو تعصب و تقلید قدیم سے خالی کر کے فکر کرے تو اسقدر کہ ایک قادر واحد خالق ہے ضرور سمجھ لیگا پھر اُسے حفظ و شرح کے لیے انبیا و کتب کا جویا اطاعت پر آمادہ ہوگا **ف** کلمہ الست سے ظاہر ہے کہ یہ مجرد اقرام نہ تھا بلکہ دلائل ربوبیت پیش فرمائے گئے تاکہ خوب ذہن نشین ہو جائے ابن عباس کی روایت سے ایسا ہی مفہوم ہوتا ہے اور عقل کامل بھی انھیں عطا ہوئی تھی ورنہ فائدہ خطاب و عہد باقی نہ رہتا **درمنثور** یہ معاہدہ الست سنگ اسود میں امانۃً رکھا گیا ہے جسنے بحالت توحید اسکا بوسہ لیا ہے قیامت میں حجر اُسکا شاہد ہے ⁂ ⁂ ⁂

اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْ بَعْدِهِمْ ۚ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝

یا کہو تم نہیں شرک کیا مگر باپ دادانے ہمارے پہلے سے اور رہے ہم اولاد بعد اُنکے تو کیا ہلاک کریگا ہمکو اُس خطا پر کہ کی جھوٹوں نے

وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝

اور ایسے ہی ظاہر کرتے ہیں ہم نشانیاں اور شاید وہ رجوع کریں

یا ایسا نہو کہ تم کہنے لگو شرک تو ہمارے باپ دادوں نے کیا ہم اُنکی اولاد تھے جو کرتے دیکھا کرنے لگے اے اللہ کیا ہمکو اُن غلط کاروں کے خطاب پر ہلاک و گرفتار عذاب کریگا اسیطرح ہم اپنی آیات

مفصل شرح کرتے ہین تاکہ وہ لوگ سمجھین اور رجوع کرین اور کوئی عذر باقی نہ رہے ف علم ہا
کہ تتبع خاطی معذور نہ رہے گا بس اہل ضلال کے عوام مقلد اور بدعتی شیوخ کے تابع مرید اور ظالم
سلاطین کے ملازم اور کسی آبائی رسم کی پابندی خود معذب ہونیسے نہین بچ سکتے ربط یوم الست کے معاہدے
بھلانے والونکی عہد دنیا کے عہد جدید احسانات مزید فراموش کرنے والون کا احوال بیان فرمایا ؛

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِي آتَيْنَاهُ آيَاتِنَا فَانسَلَخَ مِنْهَا فَأَتْبَعَهُ الشَّيْطَانُ فَكَانَ مِنَ الْغَاوِينَ

اور پڑھ تو انپر خبر اسکی کہ جسکو دی ہمنے نشانیان اپنی پھر نکل گیا اُنسے پھر پیچھے پڑ گیا اسکے شیطان تو ہو گیا بہکنے والون سے

اے نبی کریم آپ اُس شخص کا قصہ اُنھین سنا دین جسے ہم نے اپنی نشانیان یعنی علوم خفیہ اور اسرار عجیبہ تعلیم فرمائے تھے پھر وہ اُن علوم سے خارج ہو گیا اور شیطان نے اُسکا پیچھا کیا اور وہ راستے سے بہک گیا - اس باب مین کہ یہ کس بد نصیب کا ذکر ہے روایتین مختلف آئی ہوئین زیادہ تر گمان بلعام باعور پر ہے عرائس و معالم بلعام بن باعور نسل لوط علیہ السلام سے ملک بلقا مین رہتا بڑا عابد زاہد مستجاب الدعا تھا - اسے اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم معلوم تھا جب حضرت موسیٰ نے جبارین پر جہاد کا عزم فرمایا مجاہدین کفر شکن نے زمین کنعان مین خیمے استادہ کیے اور شہر بلقا پر حملے کا ارادہ ہوا تو اہل بلقا نے بلعام سے کہا کہ موسیٰ مرد تند مزاج ہین یہان آئینگے تو ہمکو ہمارے ملک سے نکال دینگے آپ بد دعا کرین وہ بولا بیوقوف ہو موسیٰ اللہ کے پیغمبر اُنکے ہمراہ ملائکہ آلہی کسکی مجال ہے کہ انکے خلاف کر سکے میری دنیا و آخرت دونون خراب ہو جائینگی ایک روایت مین ہے کہ شاہ بلقا نے ڈرایا کہ اگر تو بد دعا نہ کریگا تو مین تجھے سولی پر چڑھا دونگا اور بعض نے کہا اُسکی بی بی کے پاس لوگ بہت کچھ تحفے اور مال لیگئے اور اُسے آمادہ کر دیا الحاصل کسی وجہ سے بلعام نے استخارہ کیا (یہ دعا نہ کرتا تھا جبتک معلوم نہ کر لیتا کہ یہ امر ہونے والا ہے) ممانعت ہوئی پھر عرض کی جواب نہ ملا قوم نے کہا اگر اللہ تعالیٰ اس امر سے ناراض ہوتا تو منع کرتا سکوت نیم رضا ہے تجھے اختیار ملا ہے جب بادشاہ کی تخویف اور قوم کی زاری و تضرع یا بی بی کی ہٹ حد سے گذر گئی بلعام اپنے گدھے پر سوار ہوا اور مقام حسان کیطرف جہان لشکر مجاہدین خیمہ زن تھا چلا راہ مین گدھا گر گر پڑتا یہ اُسے مارتا بہ جبر چلاتا جب اُسے سواری کے رکنے اور گرنے سے تنبیہ نہوئی تو بحکم قادر مطلق گدھا بولا خرابی ہو تیری اے بلعام تو کہان جاتا ہے نبی اللہ کی طرف تجھے سوجھ نہین پڑتا کہ فرشتے میرے سامنے ہین مجھے پیچھے پھیر دیتے ہین بلعام یہ سنکر سجدے مین گر پڑا اور دیر تک رویا کیا فرشتے ہٹ گئے اور شیطان صاحب آ پہونچے بعد مدت شیخ صاحب دم پر چڑھے ہین کہا اے بلعام چل دیکھ تیرے رب نے تیری دعا قبول کی اور فرشتون کو ہٹا دیا پھر بلعام چلا اور مقام حسان پر جاکر بد دعا کرنے لگا - جو بری بات بنی اسرائیل کے حق مین کہتا اُسکی زبان سے قوم جبارین کا نام نکلتا اور جو دعاے خیر اُنکے لیے کرتا زبان سے بنی اسرائیل کا نام نکلتا تو اُسکی قوم نے کہا اے

بلعام تجھے کیا ہوا ہی بولا مین کیا کرون اللہ غالب پھر زبان اُسکی نکل پڑی اور سینے تک لٹک آئی اور اپنی تباہی کا مطلع ہو کیا بلعام نے کہا اسی لوگو میرا حال بد دیکھ لیا اب مجھ مین کوئی کمال نہ رہا ہان مگر فریب بتاتا ہون تم اپنی قوم کی خوبصورت عورتین بھیج کر وہ لشکر مین سودا بیچنے جائین اور جو مرد اپنے دست درازی کرے عذر نہ کرین اگر تم اس حیلے مین کامیاب ہوگے تو ایک دم مین لشکر تباہ ہوجائیگا چنانچہ یہ شیطانی فوج گئی بنی اسرائیل مین ایک شخص زمری سردار ان قوم سے تھا اُسنے ایک عورت حسین کو جسکا نام کبشا تھا پسند کیا اور حضرت موسی کی خدمت مین آکر گستاخانہ کہا کہ آپ تو ضرور حرام بتائین گے مگر مین تمھارا کہنا مانونگا پھر خیمے مین لے گیا ادھر قوم پر بلاے طاعون نازل ہوئی لوگ مرنے لگے اور زمری خیمے مین مست تھا ناگاہ فنحاس بن عیزار بن ہارون جو بڑا پہلوان تھا آیا اور ماجرا دیکھا اور سناحربہ خونخوار ہاتھ مین لیکر زمری کے خیمہ مین گھسا اور اسی حالت مین دونون کو چھید کر آسمان کیطرف اٹھائے ہوے باہر لایا اور کہنے لگا اے اللہ ہم ایسا ہی کرتے ہین اُس بے ادب سے جو تیری نافرمانبرداری کرے رحمت الٰہی نے جوش مارا طاعون موقوف ہوا مگر اتنی ہی دیر مین ستر ہزار مر چکے تھے ف نیکی اور بدی دونون دنیا مین دوسرون پر اثر ڈالتی ہین چند گناہگارون کی شامت سے شہر کے شہر برباد ہوتے ہین اور چند فقراے مسکین شکستہ دل سوختہ جان اللہ اللہ کرنے والون کی برکت سے ہزارون بلائین دفع اور برکتین نازل ہوتی ہین مگر بدونکا اثر دنیا ہی مین ہے یعنی جو انکے ساتھ پس جاتے ہین وہ قیامت مین اپنے اعمال کے ساتھ ہون گے اور نیکیون کی برکت یہان اور وہان دونو جگہہ دستگیری فرماتی ہے جیسا کہ وارد ہوا ھُمْ قَوْمٌ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ اللہ کے نام لینے والے وہ لوگ ہین جنکا ہمنشین بھی محروم نہین رہتا عبداللہ بن عمرو بن زید نے کہا کہ یہ آیت امیہ بن ابی صلت الثقفی کی شان مین نازل ہوئی در منثور امیہ کتب آسمانی اور علوم سابقہ پڑھے ہوے تھا اسے معلوم تھا کہ حضرت خاتم الانبیا اس صفت وصورت مین مبعوث ہونگے جب آپ پیغمبر ہوے حاضر ہوا آپنے سورہ یٰسٓ پڑھی جب آپ فارغ ہوے اُٹھکر چلا قریش نے اُسکا پیچھا کیا کہ اے امیہ تیری کیا راے ہی بولا حق تو یہ ہے کہ آپ نبی برحق ہین قریش نے کہا کہ تو پھر ایمان کیون نہین لاتا بولا ابھی مین دیکھتا ہون کہ انجام کیا ہوتا ہی پھر وہ چلا گیا اور بعد مدت بعزم اطاعت وقبول اسلام لا آیا تو بدر کی لڑائی ہوچکی تھی اُسے معلوم ہوا کہ آپنے اپنے عزیز واقارب کو تہ تیغ کیا باغواے شیطان منکر ہوگیا کہ نبی ہوتے تو ایسا نہ کرتے ع اُس پہ بڑا شاعر تھا اسکے بعض اشعار عنوان میں لکھے گئے

مَلِيْكٌ عَلٰى عَرْشِ السَّمَاءِ مُهَيْمِنٌ		لِعِزَّتِهٖ تَعْنُو الْوُجُوْهُ وَتَسْجُدُ
بادشاہ ہے عرش کا　آسمان پر مہربان		اسکے غلبے کے سامنے ذلیل ہوجاتے ہین منھ اور سجدے کرتے ہین
عِنْدَهٗ فِي الْعَرْشِ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهِ		يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَالْكَلَامَ الْخَفِيَّا
حضور مین مالک عرش کے پیش کیے جائین گے		جانتا ہے ظاہر اور چھپی بات کو

ثُمَّ تَأْتِيهِ وَهُوَ رَبٌّ رَحِيمٌ | إِنَّهُ كَانَ وَعْدُهُ مَأْتِيًّا

قیامت مین ہم حاضر ہونگے اُسکے سامنے اور وہ رب مہربان ہے بیشک اُسکا وعدہ آنے والا ہے

يَوْمَ نَأْتِيهِ مِثْلَ مَا قَالَ فَرْدًا | لَمْ يَدَعْ فِيهِ رَاشِدًا وَّلَا غَوِيًّا

قیامت مین آئینگے ہم اسکے حضور مین تنہا تنہا جیسا کہ فرمایا ہے اور نہ چھوڑیگا کوئی اسدن گمراہ اور بہکا ہوا

رَبِّ إِنْ تَعْفُ فَالْمُعَافَاةُ ظَنِّي | أَوْ تُعَاقِبْ فَلَمْ تُعَاقِبْ بَرِيًّا

اسے رب اگر معاف کرے تو تو یہی امید میری ہے اگر عذاب کرے تو کسی نیک پر عذاب نہین کیا

یعنے اگر بخشے تو ہے رحمت اور عذاب کرے تو ہم کون ایسے نیک ہین کہ محل شکایت ہو۔ حضور نے یہ اشعار امیہ کی بہن سے فرمائیش کرکے پڑھوائے اور سنکر پسند فرمائے اور کہا شعر اُسکے مومن ہین اور دل کافر۔ اسکے علاوہ اور روایتین بھی ہین **ف** قابل غور یہ امر ہے کہ بلعام کون تھا حقیقت حال اللہ جانے بظاہر عامل زبردست عابد مرتاض۔ صاحب کشف واثر ہوگا مگر دل پر چوٹ لگی ہوتی اور فیضان ولایت ولذت عشق کی چاشنی پائے ہوتا تو قوم کیسی اور جان کسکی ساتون دوزخین اور آٹھون جنتین بھی تو نظر مین نہ جچتین اور جو کچھ ہو ہمارے حضور کے غلام تو بوٹی بوٹی کاٹ ڈالو مگر دامن دولت چھوڑتے ہی نہین اور یہ امر اللہ تعالیٰ سے اُسکی رضا کے خلاف کچھ مانگنا اِس امت کے اولیا نے سیکھا ہی نہین۔ یہ قصہ بذاتہ دلالت کرتا ہے کہ ارباب حال کا یہ حال نہین تاہم آدمی کو اللہ کے خوف سے ڈرنا چاہیے مخصوص علما کے لیے یہ بہت بڑی عبرت ہے اگر وہ کسی کے سمجھانے اور بہکانے سے یا امید و خوف سے کچھ بھی پھسلے تو بلعام کیطرح دوزخ کے ساتوین طبقے مین ٹھہرینگے ٭٭

وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنَاهُ بِهَا وَلَكِنَّهُ أَخْلَدَ إِلَى الْأَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوَاهُ ۚ

اور اگر ہم چاہتے البتہ بلند کرتے اُسے اُس علم سے لیکن وہ ہو رہا زمین کا اور پیچھے پڑا اپنی خواہش کے

فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ إِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ أَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ۚ

پس مثل اُسکے مثل کتے کی ہے اگر للکارے تو اُس پر ہانپے اور اگر چھوڑدے اُسے ہانپے

ارض سے یہان مراد دنیاوی اور زمینی چیزین ہین **حاصل** اگر ہم چاہتے تو اُسے اِس علم کی برکت سے مراتب عُلیا عطا کرتے۔ اور شیطانی وسوسے سے بچالیتے مگر وہ تو مائل دنیا اور خواہش نفس کا بندہ بنگیا اُسکی مثال کتے کی سی ہے اگر اُسے تو ڈانٹے اور ہنکائے تو ہانپے اور چھوڑدے اور تعرض نہ کرے تو بھی ہانپے یعنے بہرکیف تذلل و خواری مین ہے **ف** معلوم ہوا کہ ۱ توفیق بدون خلوص طلب کے عطا نہین ہوتی ۲ بدترین وہ گناہ ہے جسپر آدمی بدوام و قیام کرے جیسا کہ فرمایا وہ تو دنیا کا ہو رہا ہم کیونکر توفیق دیتے ۳ نعمات دنیاوی کی حرص نفسانی ہے اور آسمانی مراتب کی طلب ایسے نہین ۴ نفس پرستی کے دو درجے ہین ایک مجبوری و اضطرار بقدر ضرورت یا بطور سہو و خطا مگر جب اُس

بلعام چونکر باوصف عصمت کے ہر زمانہ عشق اور پسند مردی سے جنگ کی قسم سے قتل کرنا منظور کیا ٭

حالت سے ایذا پہونچانا ترک و ندامت ظاہر۔ اور یہ بلا کبھی کبھی اللہ کے نیک بندون پر آجاتی ہے اور اس سے عفو کا تعلق زیادہ ہے جسطرح سوائے کلب کے دوسرے جانور کہ ہانپتے ہین بگرماندگی و مشقت سے تھوڑی دیر کے لیے دوسرے بے ضرورت قیام و دوام کے طور پر اور یہ حالت کفر و فسق کی ہے جیسے کتا کہ جب دیکھو زبان نکالے ہانپ رہا ہے اس مین دو اشارے ہین اول یہ کہ جسے علم وسیع و ذہن رفیع عطا ہو دولت ایمان۔ عزت دین سلے پھر وہ دنیا سے دنی کیطرف دل لگا دین کو مصائب کے سبب منافع کا دام بنالے تو وہ کتا ہے نہ دنیاوی افلاس پر قانع نہ دینی غنا پر شاکر دوسرے یہ کہ دنیا پرست کبھی سیر نہو گا مال ہے تو زیادہ کی ہوس اور نہین تو روز و شب طلب

ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ

یہ مثل ہے اُس قوم کی جنہون نے جھٹلایا آیتون کو ہماری پس آپ بیان کرین قصے شاید وہ

يَتَفَكَّرُوْنَ ۝ سَآءَ مَثَلَاۨ الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ۝

سوچین بری ہے مثل اُس قوم کی جنہون نے جھٹلایا آیتون کو ہماری اور اپنی جانون پر تھے ظلم کرتے

مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

جسے راہ دکھائے اللہ پس وہ راہ پر ہے اور جسے بہکائے پس وہی نقصان پانیوالے ہین

یہ مثال انکی ہے جنہون نے ہماری آیتین اور احکام جھٹلائے اب آپ اہل کتاب و قریش کو یہ واقعات سنایئے شاید اپنے معاملات قدیم اور گذشتہ امتون کے انجام یاد کرین سوچین جو لوگ ہماری آیتون کے جھٹلانے والے ہین اور اپنی جانون پر بوجہ کفر و فسق کے ظلم کرتے ہین انکی مثال بہت بری ہے جسے اللہ راہ دکھائے وہی راہ پر آئے اور جسے اللہ توفیق خیر نہ دے بہکائے وہ نقصان اٹھانے ٹوٹے مین ہے مسئلہ سچے اور عبرت انگیز قصے بہ نیت نصیحت کہنا اور سننا مستحب ہے اگر دینی فائدے مقصود ہون اور مباح ہے اگر دنیاوی فائدے ملحوظ ہون اور بغرض لہو و لعب تضیع وقت ہے

وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۡ وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا

اور بیشک پیدا کیے ہمنے واسطے جہنم کے بہت جن اور انسان انکے لیے دل ہین نہین سمجھتے اُنسے اور اُنکی آنکھین ہین نہین

يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۡ وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۝

دیکھتے اُنسے اور اُن کے کان ہین نہین سنتے وہ مثل چارپایون کے ہین بلکہ وہ گمراہ زیادہ ہین وہی بے خبر ہین

[illegible]

اور بیشک بہت جن وانس جہنم ہی کے لیے پیدا کیے ہین جنکے دل ناسمجھ ہین یعنے امر حق ذہن مین نہین آتا انکھین بے نور ہین قدرت الٰہی نہین دیکھتے۔ کان بہرے ہین وعظ ونصیحت نہین سُنتے وہ لوگ ایسے ہین جیسے چارپایہ اسلیے کہ امتیاز ومعرفت انسان کا خاصہ ہے جب یہی نہین تو حیوان ہی ہین نہین نہین حیوان تو اس امر کو سمجھنے ہین جسکے لیے وہ بنائے گئے اور یہ نہین سمجھتے پس یہ اُنسے بھی بدتر ہین یا یہ کہ حیوان تو آخر معدوم ہو کر عذاب سے بچ جائینگے اور یہ دوامًا دوزخ مین رہینگے پس وہ اُنسے بہتر ہین یہی لوگ غافل ہین کہ کسلیے آئے تھے اور کیا کر رہے ہین انجام کیا ہے اور نفع وضرر کس مین ہے ذرانا بمعنی خلقنا مسلم حضرت علی سے مروی ہے کہ حضور نے فرمایا مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ الْجَنَّةِ کوئی تم مین ایسا نہین جسکا ٹھکانا دوزخ یا جنت مین نہ لکھا ہو اصحاب نے کہا یا رسول اللہ پھر ہم کیون اسی پر بھروسا کرلین اور عمل چھوڑ دین فرمایا اعملوا فکل میسر لما خلق لہ کام کیے جاؤ ہر شخص پر وہ امر آسان ہے جسکے لیے وہ بنایا گیا ہے یعنے سعید اور ناجی عمل جنت کے اور شقی وناری عمل دوزخ کے کرتا ہے ترمذی ابن عمرو کہتے ہین کہ ایک دن حضور باہر تشریف لائے اور آپکے ہاتھ مین دو کتابین تھین فرمایا تم جانتے ہو یہ کتابین کیسی ہین ہم سب نے عرض کی یا رسول آپ بتادین فرمایا داہنے ہاتھ والی کتاب رب العالمین کی ہے اسمین جنتیون کے نام مع ولدیت وقوم مرقوم ہین آخر مین میزان دی ہوئی ہے ممکن نہین کہ کوئی کم یا زیادہ ہو سکے اور بائین ہاتھ کی کتاب رب العالمین کی ہے اس مین نام اہل نار کے مع ولدیت وقوم لکھے ہین پھر آخر مین میزان ہے کیا طاقت کہ کچھ زیادہ وکم ہو سکے اصحاب نے عرض کی اب عمل کی کیا حاجت رہی فرمایا اچھے کام کیے جاؤ اہل جنت کا خاتمہ جنت کے کام پر اور اہل نار کا خاتمہ دوزخ کے کام پر ہوتا ہے پہلے سے جو کام چاہے کرتا ہو پھر وہ صحیفے ہاتھ کے اشارے سے ڈالدیے اور کہا قَدْ فَرَغَ رَبُّكُمْ مِنَ الْعِبَادِ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ تمہارا رب بندون کے کام کرچکا ایک گروہ جنت مین اور ایک گروہ جہنم مین ف اس آیت سے اہل قدر بے قدر اور جبریے مجبور ہو گئے قدریون کی مجبوری تو ظاہر ہے اور جبریون کے لیے نسبت فعل بجانب عباد ایک دلیل واضح ہے نہ جھین اور نہ سنین تو مجبوری ہو کثیرا سے معلوم ہوتا ہے کہ ناری جنتیون سے زائد ہونگے اور ایسی ہی روایت کی بخاری نے کہ اللہ تعالی قیامت مین ندا کریگا کہ اے آدم۔ یہ عرض کرینگے حاضر ہون کیا ارشاد ہے۔ حکم ہوگا آگ کا حصہ نکال۔ عرض کرینگے حصہ آگ کا کیا ہے اللہ تعالی فرمائیگا ایک ہزار سے نوسو ننانوے فعند ہٗ يَشِيْبُ الصَّغِيْرُ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارٰى وَمَا هُمْ بِسُكَارٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ اُسوقت کمال خوف سے بڈھے ہوجائینگے لڑکے اور ہر حاملہ اپنا حمل گرادیگی اور تو دیکھیگا کہ آدمی نشے مین ہے حالانکہ وہ نشے مین

نہین بلکہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔ اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ وہ ہزار کا ہم مین سے کون ہوگا فرمایا خوش ہو تم ایک ہو یا جوج ماجوج کے ہزار سے **مسئلہ** اس سے معلوم ہوا کہ بعض جن جہنمی نہین **ف** آیت شریف بتا رہی ہے کہ عقل دنیا عقل نہین ہے بلکہ یہ دیوانگی ہے **ربط** اہل شقاوت کے بیان کے بعد سعادتمندون کی طرف اشارات دلفریب شروع ہوئے کہ تمھین اُن ہجران نصیب راندۂ درگاہ قوم سے کیا غرض تم ہماری یاد کرو ہمکو پکارو اور اپنے مذاق کے موافق اسلیے کہ ہمارے نام متعدد ہین جو ہمارے حسن جان بخش کے جلوے نگارنگ ہمارا ذکر نے کرنیکا تین مختلف

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۪ وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ

اور اللہ ہی کیلیے نام اچھے ہین پس پکارو اسے ساتھ انکے اور چھوڑ دو انھین جو کجی کرتے ہین ناموین اُسکے

سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۝

دیا عوض دیے جاینگے اسکا کرتے کرتے

اور اللہ ہی کے لیے اسماء حسنیٰ ہین اُسے انھین نامون سے پکارا کرو اور جو اسکے نامون مین بے دینی و کجی کرتے ہین اُنھین چھوڑ دو اُنھین کیے کی سزا ملجایگی آیت مین کئی بحثین ہین **اول** جبکہ دوسرونکے نام بھی احسن بلکہ اسماء الٰہی مین داخل ہین جیسے رحیم و سمیع و بصیر تو حصر کی کیا وجہ جو تقدیم مجرور سے مستفاد ہے **جواب** سوا ذات حضرت قدیم کوئی ایسا نہین جو نقص و عیوب سے پاک ہو سکے احتیاج قابلیت فنا۔ سابقیت عدم۔ امکان زوال حسن و عروض قبح۔ وغیرہ ماہیت ممکنات مین داخل ہین۔ اور ہمنامی بھی برائے نام ہے مسمی کو اسم سے مطابقت نہین کیا ہم غائب کے بصیر اور بعید کے سمیع ہین ہرگز نہین۔ پس حسن کامل و حقیقی غیر ممکن **دوم** (دعوا) سے واجب ہوگیا کہ اللہ کو انھین نامونسے پکارین اور مستحب ہوا کہ اُنکے معانی سمجھین اور ملحوظ رکھین اسلیے کہ بدون فہم معانی اختلاف اسما کا لطف اور فائدہ ناتمام ہے **سوم** اسماء باریتعالی توقیفی ہین یعنے جو حضرت شارع نے تعلیم فرمائی وہ مسلم اور آگے سکوت۔ اسلیے کہ کمال حسن اور ایسا کمال جو سزاوار حضرت قدوس ہو دائرہ مخلوق سے خارج ہے۔ اور اسماء مبارک مقید بقید حسن ہین پس ضرور ہے کہ ہم انھین سے پوچھین کہ آپکا اسم شریف کیا ہے دل سے کیون گڑھین **مسئلہ** یہ حصر اور وہ امر اس امر پر دلالت نہین کرتا کہ دوسرے نام سے پکارنا ممنوع ہوجائے جبتک کوئی وصف غیر مسموعہ اور وجہ ممنوعہ قائم نہو **سوم** (الحاد) **نیشاپوری** اسکی تین صورتین ہین ۱ یہ کہ بتون کے نام اللہ کے نام سے مشتق کرین جیسے لات اللہ سے اور عزی عزیز سے وغیرہ ۲ اسماء مخصوصہ باریتعالی جیسے رحمٰن۔ غفار دوسرے کا نام رکھین ۳ اللہ کے نام اُن اوصاف سے رکھین جو اُسکی ذات مین جائز نہین جیسے سخی۔ عاقل وغیرہ **ف** جو صفات اُسکی ذات پاک سے متعلق ہوچکے ہین انھین کسی اور کو کچھ بھی شریک حال کرنا الحاد ہے لیکن اُسکے مدارج ہین ترک اولی سے شرک تک بیشک نہین ہے ان صفات حسنیٰ کے ساتھ موصوف کوئی مگر اللہ جل شانہ اور جو کچھ چمک

ار سے ۔۔۔ انجمن ہم ۔۔۔

ہماری نظر میں راست وحب دکھائی دیتی ہے یا عکس ہے آفتاب الوہیت کا کہ موجودات کی آئینوں میں جلوہ نما ہے یا ہم اول جشم ہین اور بین مسئلہ اسماء حسنی کے علاوہ ایسے نام جو اُنہین کامون سے ماخوذ ہوں جیسے مسبب الاسباب یا جو اسکی کمال تقدیس وتعظیم کے لیے ضروری ہون جیسے واجب الوجود یا اُنھین نامون کے ترجمے ہون جیسے پروردگار۔ آفرینندہ یا کسی زبان مین ایسی ہمات کے لیے مخصوص ومستعمل ہون جیسے ہم اللہ کہتے ہین جیسے خدا یا ایزد جنمین شائبہ نقص وتنفر وامکان نہو جیسے محبوب حضرت الوہیت کی نسبت جائز ہین البتہ یہ برکت خاصہ اور امتثال امران سے متعلق نہوگا مسئلہ جو نام کسی ذات ممکن کے لیے موضوع ہو جائے جیسے رام یا اُس مین احتیاج کا شائبہ ہو جیسے عاقل یا وہ کسی عام وصف کے لیے مشہور ہو جیسے سخی۔ شجاع۔ ذات باری تعالی مین جائز نہین نیشاپوری بعض علمانے فرمایا کہ بعض اسما مین اذن ہونے سے جائز نہین ہوتا کہ تمام اُسکے مشتقات بھی اللہ تعالی کی نسبت جائز کرلیے جائین جیسے معلم اور ایسے ہی انبیا کے حق مین بھی جائز نہین کوئی کہے معاذاللہ حضرت آدم عاصی وغاوی تھے اس لحاظ سے کہ حضرت الوہیت سے خطاب عَصٰیٓ اٰدَمُ رَبَّہٗ فَغَوٰی کا عطا ہوا ہے مسئلہ حق سبحانہ تعالی کے نام پر نام رکھنا تین وجہون سے ہوتا ہے ۱ اول یہ کہ وہ لفظ ہمارے عرف مین کثیر الاستعمال ہو جیسے عزیز یا تبرک مقصود ہے جیسے علی یہ دونون جائز ہے ۳ تعظیم وتشبیہ وتقیید منظور ہو جیسے منات منان سے اور عزی عزیز سے یہ حرام ہے حکمت تعداد اسماء حسنی اشارہ کر رہا ہے کہ تمہاری مختلف حاجتون کے لیے مختلف ذریعے مہیا کیے ہین اور تمھارے مختلف خیالات وطلب کے واسطے ہر دم تلذذ جدید وکرشمہ نو ہے ع
ہر لحظہ بشکل دگران یار بر آمد دل برد وپنہان شد بخاری اِنَّ لِلّٰہِ تِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ اِسْمًا مِائَۃً اِلَّا وَاحِدَۃً مَنْ اَحْصَاھَا دَخَلَ الْجَنَّۃَ اللہ کے ننانوے نام ہین ایک کم سو جو اُنکو یاد کرے جنت مین چلا جائیگا لیکن اسماے پاک ننانوے مین منحصر نہین اس سے بھی زیادہ ہین اور حدیث مین تعدد مفید حصر نہین درمنثور حضرت امام جعفر صادق سے مروی ہے کہ یہ ننانوے نام قرآن مین جابجا مذکور ہین ف یہ معنی بحسب ظاہر تھے مگر دل مین کچھ اور ہی آرہا ہے یعنے اے مستغرقان جمال مشتاقان دیدار اللہ کے تو پیارے پیارے نام ہین ذرا گوش وزبان۔ کی بیقراریون پر نظر رہے کمال ذوق وشوق مین اُنھین دلفریب القاب سے پکارا کرو کہ لذت خطاب ولطف حضور دوبالا ہو۔ اور کجی کرنیوالونکو چھوڑدو وہ اپنا کیا پائینگے پھر الحاد کے ۵ وجہ ہین ۱ جو تفاسیر سے مذکور ہوا ۲ یہ کہ اہل حاجت بحسب حاجت اور اہل ذوق بیزمان عشق دوسرے نامونسے کیون پکارین کہ ان برکات وتعلقات خاصہ سے محرومی کی سزا ملی ۳ بے ادبی اور نافہمی اور ریا کی حالت مین ذکر کرنا ۴ مخلوق کو اُسکے نامون مین برای نام بھی شریک کرنا یعنے نافع وضار جاننا۔ یا خوف وامید رکھنا ۵ متاع قلیل نفع ذلیل اُسکے ذکر کا عوض بنانا یعنے خدا سے غیر خدا مانگنا۔ افسوس حضرت انکو وسیلہ

اور یہ اُسکے طفیلی (نور عرش ہو یا خاک فرش) مقصود۔ کیا انصاف ہے اور کیسی معرفت وَمِنَ النَّاسِ
مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ یعنے اللہ کو کسی غرض اور رنج سے پوجتے ہین۔ اسیلیے جزا کا ذکر نہ کیا کہ
غیر کی طرف التفات نہو ہم جانین اور ہمارا طالب۔ اور سزا کو مطلق فرمایا ثواب و عذاب کی قید نہ لگائی
تاکہ بھی عام ہے کہین عذاب ہو کہین عتاب کا ہے محرومی کا ہے عوض ناقص نہ فانی لیس عاقل تاثیر دنیاوی
اور ریاکار عزت دو روزہ پاکر باقی نعمتون سے محروم کردیے جاتے ہین اور صرف حیات و لذت دائم حور و
قصور کے خواہان گو بہت کچھ پاتے ہین مگر یہ سرور کیف کہان کہ نہ دنیا مین کسی کو دکھا نہ آخرت مین کسی سے
عرض فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ کہا امام غزالی نے کسی بزرگ نے بہشت کو دیکھا کہ لوگ تلذذ و تنعم مین مشغول
مگر ایک شخص متحیر نگران پوچھا تو فرشتون نے کہا کہ یہ معروف کرخی ہے جب کسی نعمت پر توجہ نہ کی تو اللہ تعالیٰ نے اپنا دیدار بلحجاب دیا

ع ۲۲

ہمارے مخلوق **وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ؏** سے ایک گروہ
وہ بھی ہے جو (اور اُن لوگون سے کہ پیدا کیا ہمنے ایک گروہ ہے راہ دکھاتا ہے ساتھ حق کے اور حق سے انصاف کرتا ہے) حق کی طرف

۱۷

رہنما اور حق پر قائم ہے اُسکی کئی صورتین ہین ۱ ہر حق پرست خصوصاً اسکا مصداق ہے کہین مؤید سب ایک
گروہ ہین ۲ یہ بشارت مخصوص ہے اُمت محمدیہ کے لیے جیساکہ ابن کثیر نے قتادہ سے روایت کی حضور جب
یہ آیت پڑھتے فرماتے یہ بشارت تمھارے لیے ہے اور اگلون کو بھی ایسا ہی انعام عطا ہوا تھا جیساکہ فرمایا وَمِنْ قَوْمِ
مُوْسٰٓى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ در منثور حضور نے فرمایا میری اُمت سے ایک قوم حق پر رہیگی
جبتک حضرت عیسیٰ نزول نہ فرمائین (یعنے بعد حضرت عیسیٰ کے تو سب حق پر ہو جائینگے) بخاری میری
اُمت سے ایک گروہ ہمیشہ حق پر رہیگا اُنکا مخالف اُنھین ضرر نہ پہونچا سکیگا قیامت تک حق قرآن و توحید ہے

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ۖ وَاُمْلِيْ لَهُمْ ۭ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ○

اور جن نے جھٹلایا ہماری آیتون کو ہم درجہ بدرجہ کھینچینگے اُنکو اسطرح کہ نہ جانین گے اور ڈھیل دونگا مین اُنکو تحقیق داؤ میرا مضبوط ہے

جو لوگ ہماری آیتون کی تکذیب کرتے ہین ہم اُنکو آہستہ آہستہ ہلاکت و ضلالت مین پہونچا دینگے اُنھین خبر
بھی نہ ہوگی اور اُنکو مہلت دیجائیگی یعنی سخا مواخذہ و انتقام نہوگا ہمارا داؤ زبردست ہے اُسکا توڑ نہین در منثور
استدراج سے دنیاوی نعمتین اور حصول مقاصد مراد ہے اور کید سے عذاب ف جو نعمت بدون تقوی ملی
یا جس کامیابی مین لذت حق پرستی نہ پائی جائے اُسے استدراج سمجھکر ہوشیار ہونا چاہیے اور رجوع کرنا چاہیے

اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا ٚ مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ○

کیا نہین سوچتے کہ نہین ہے اُنکے ساتھی مین شائبہ جنون نہین وہ مگر ڈرانے والا ظاہر

صاحب سے مراد رسول اللہ ہین۔ یعنے منکرین نے کیا فکر و غور نہین کیا اور نہین سمجھے کہ اُن کے

رہنما پیغمبر مین جنون کا لگاؤ بھی نہین بلکہ وہ تو کھلے کھلے عذاب نار اور غضب قہار سے ڈرانے والے ہین یہ جواب قریش کی بیہودہ گوئیون کا ہے کہ وہ حضور کو مجنون و ساحر قرار دیتے تھے

اَوَلَمْ يَنْظُرُوْا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ وَّ

کیا نہین دیکھا بادشاہت کو آسمانون اور زمین کی اور جو کچھ پیدا کیا اللہ نے چیز و سے اور

اَنْ عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ۝

شاید کہ ہو قریب ہو گئی موت انکی پس کس بات پر بعد اسکے ایمان لائینگے

کیا وہ آسمان و زمین کی بادشاہت اور تمام اشیاے موجودہ کی صناعت کو بھی آنکھ کھول کر نہین دیکھتے اور نزدیک ہو کہ انکی موت آگئی ہو (یہ بے فکری کس امید اور بھروسے پر) اور اگر اسپر بھی نہ مانو تو پھر کس بات کو مانوگے نہ ایسی کتاب نہ ایسا علم پھر ملیگا ابن کثیر آپنے فرمایا کہ مین نے شب معراج آسمان دنیا سے دیکھا کہ شور و غل و گرد و غبار اور دھوان ہی ہین نے کہا ای جبریئل یہ کیا ہے جبریئل نے کہا شیاطین نے آدمیون کی آنکھون کے سامنے کیا ہے کہ ملکوت سموات نہ دیکھ سکین یہ نہوتا تو عجائبات دیکھتے

مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ۭ وَيَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ۝

جسے بہکائے اللہ پس نہین رہنما واسطے اسکے اور چھوڑے انکو سرکشی مین انکی بہکا ہوا

بعد فہمایش بکمال غضب خطاب ہوا جسے اللہ بہکائے یعنی توفیق خیر سے محروم کردے اسکو کون ٹھیک راہ پر لائے آپ انہین چھوڑ دین کہ وہ اپنی سرکشی اور بغاوت مین سرگردان ہین **ف** اس قسم کے احکام آیات جہاد سے منسوخ یا کفر باطن پر محمول ہین معالم قریش آپسے پوچھا کرتے تھے بتایئے وہ قیامت جسکے ذکر سے حشر برپا کر رکھا ہے کب ہوگی ارشاد ہوا

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ۭ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ ۚ لَا يُجَلِّيْهَا

پوچھتے ہین تجھسے قیامت سے کون وقت ہے وقوع کا اسکی کہہ تجھ سے نہین علم اسکا مگر پاس میرے رب کے نہین ظاہر کریگا اسے

لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ ۚ ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ۭ يَسْـَٔلُوْنَكَ

اسکے وقت پر مگر وہی بھاری ہے آسمانون پر اور زمین پر نہ آئیگی تمھارے پاس مگر دفعۃً پوچھتے ہین تجھسے

كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا ۭ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ۝

گویا تو دانا ہے اسکا کہہ سوا نہین علم اسکا مگر پاس اللہ کے لیکن اکثر آدمی نہین جانتے

یعنے آپسے پوچھتے ہین کہ قیامت کب آئیگی کہہ دیجئے کہ اللہ ہی جانے اور وہی لائیگا ہان اسکی کیفیت سن لو کہ آسمانون پر بھاری زمین پر گران۔ جن و ملک و فلک و دیو و دد و حیوان و جماد سب اس سے خائف لرزان۔ جب آئیگی تو دفعۃً آجائیگی حدیث مین وارد ہوا کہ لوگ اپنے اپنے کار و بار مین مصروف خرید و فروخت مین

سب بے خبر ہون گے کہ ایک سیاہ ابر مغرب کی طرف سے نمودار ہو گا اور بڑھتے بڑھتے آسمان کو چھپا لے گا
اور پکارنیوالا پکاریگا یَا اَیُّهَا النَّاسُ اَتٰی اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ اے لوگو اللہ کا حکم آگیا اب اُس کی
دو دو طلبی نہ کرو (بدو ر) پھر صور پھکنے لگے گا اور اُسکی آواز بڑھتے بڑھتے ایسی سخت ہو جائیگی کہ پہاڑ ریزہ ریزہ
ہوگا اور زمین شق آسمان روئی کے گالے کی طرح اُڑینگے تارے چاند سورج بے نور ہوکر گر پڑینگے دریا
اُبل کر خشک ہو جائینگے - آدمی - جن ملک سب فنا ہو جائینگے - آپسے اسطرح پوچھتے ہین گویا آپ اُس سے
واقف اسکی خدا کرے پر تیار ہین آپ کہہ دیجیے اُسکی تو اللہ ہی کو خبر ہے البتہ بہت لوگ نہین جانتے کوئی
انکار کرتا ہے کوئی اسکا وقت پوچھتا ہے مسئلہ جسطرح قیامت کا آنا یقینی ہے اُسکے آنیکا وقت بھی کسی کو
نہین علوم حدیث جبریل مین ہے کہ جبریل نے بغرض تعلیم حاضرین آپ سے پوچھا کہ قیامت کب آئیگی فرمایا مین
تمسے زیادہ نہین جانتا یعنی قیامت کے وقت نہ جاننے مین ہم تم برابر ہین پھر علامتین بیان فرمائین قریش نے
آپ سے کہا کہ ہمین بتا دیجیے کہ نرخ کب ارزان ہوگا کہ ہم اُسوقت مال خرید لین اور بوقت گرانی نفع حاصل کرین
اور کہا کہ جس زمین مین خشک سالی ہونیوالی ہو بتا دیجیے کہ وہان سے چلے جائین اور جہان شادابی ہو وہان آئین حق سبحانہ تعالیٰ نے آپکو جواب تعلیم کیا

قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۚ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ

کہدے کہ مین نہین مختار ہون اپنی ذات کیلیے نفع کا اور نہ ضرر کا مگر جو چاہا اللہ نے اور اگر ہوتا مین جانتا الا غیب کا البتہ بہت حاصل کرتا

مِنَ الْخَیْرِ ۚۛ وَمَا مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ ۚۛ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ وَّبَشِیْرٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۠

خیر سے اور نہ چھو جاتی مجھے برائی نہین مین مگر ڈرانیوالا اور خوشخبری سنانیوالا قوم ایمان لانیوالی کو

ع ۲۳ مع

آپ کہدیجیے کہ مجھے اپنی ذات کی بھلائی برائی کا بھی اختیار نہین ہان جسقدر اللہ چاہے وہ نفع وضرر مجھے حاصل ہو
اور اگر مین غیب دان ہوتا تو بہت مال کما لیتا یا بہت فائدے اُٹھاتا اور مجھے ضرر نہ پہونچتا مین تو غضب
الٰہی سے ڈرانے والا اور اُسکی رضا و لقا کی خوشخبری سُنانے والا ہون ایمان لانیوالون کے لیے - خیر بمعنے
مال و بمعنی نفع و حسن و خوبی و رضاے الٰہی جو مراد لیجائے بحث پیغمبر کو تعلیم کی کہ آپ کہدیجیے کہ مین
غیب دان نہین اور دلیل یہ پیش کیجیے کہ غیب جانتا تو خیر کثیر پا لیتا اور دوسرے مقام پر فرمایا جسے حکمت
دی اُسے خیر کثیر دی اگر کہا جائے کہ حکمت ہی غیب ہے تو لقمان غیب دان ہوے جاتے ہین اسلیے کہ
فرمایا ہمنے لقمان کو حکمت دی ہے اور اگر کہا جاے ممکن ہے کہ خیر علم غیب اور حکمت دونون سے حاصل ہو
تو دلیل بیکار ہو جائیگی اسلیے کہ حکمت تو حضور مین یقینی ہے جیسا کہ فرمایا وَیُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ
آپ کتاب اور حکمت کے معلم ہین - پس نفی خیر کثیر کے نہوگی اور دلیل غیب نجاننے کی باطل ہو جائیگی جواب
حکمت سے صرف خیر کثیر متعلق کی اور غیب دانی مین وہ خیر جو شر کو پاس ہی نہ آنے دے ذکر فرمائی اور کہا

کیا اور مجھکو برائی نہ پہنچتی ایسی خبر بدون غیب دانی ممکن نہیں **بحث** آیت سے مفہوم ہوتا ہے کہ آپ بھی سو ء و شر سے محفوظ نہیں جواب شر زیادی کے لیے انبیا تو سب زیادہ مستحق قرار پاچکے ہین شر اخروی گو انسے متعلق نہیں مگر حوض شر دور نہیں ہو سکتا جیسا کہ منقول ہے کہ آپ تمام عالم سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والے تھے اور غیب دان کو سید دیم جو اہل ایمان ہے نہیں ہو تی آپ معنی یہ ہون گے کہ اگر مین غیب دان ہوتا تو ہر قسم کے فائدے اور راس اطمینان مجھے حاصل ہوتا حالانکہ مین نفع پر قادر ہون نہ ضرر سے بچ سکتا ہون حق سبحانہ تعالی کی مشیت پر مدار ہے **مسئلہ** اللہ ہی خالق خیر و شر ہے **مسئلہ** غیب کا علم سوا خدا کے دوسرے کیطرف منسوب کرنا قرآن کا انکار اور پیغمبر پر افضلیت کا دعوی ہے **مسئلہ** نیک بندے صرف اسلیے ہین کہ اللہ سے مانگین یہ منصب ہے ڈرائین نہ یہ کہ خود تکنے لگین حل مشکلات کرین غیب کی خبرین بتائین **مسئلہ** صلحا سے سوا ے خدا نمائی اور نصائح کے دوسرا سوال ولی نہین اسلیے کہ وہ دنیاوی حاجت روائی کے لیے نہین

هُوَ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ

وہ ہے جسنے پیدا کیا تمکو ایک جان سے اور بنایا اُس سے جوڑا اُسکا کہ آرام سے

إِلَيْهَا ۖ فَلَمَّا تَغَشَّاهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيفًا فَمَرَّتْ بِهِ ۖ فَلَمَّا أَثْقَلَت

طرف اُسکے پھر جب ڈھانک لیا اُسے حاملہ ہوئی حمل ہلکا پھر گذر گئی ساتھ اُسکے پھر جب بوجھل ہوئی

دَّعَوَا اللَّهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ آتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ ۝

پکارا دونون نے اللہ کو رب اپنے کو اگر دے ہمکو فرزند نیک بیشک ہون گے ہم شکر کرنیوالون سے

اللہ وہ ہے جسنے تم سب کو ایک جان یعنے آدم سے بنایا اور بنائی اُسی آدم سے اُسکی زوجہ حوا تاکہ آدم اُن سے انس و آرام حاصل کرین پھر جب آدم نے ہمبستری کی اپنی زوجہ سے تو وہ حاملہ ہو گئی خفیف طور پر یعنی پہلے صرف علوق ہوا تو پھر جب حمل ثقیل ہوا اور بچہ پیٹ مین بڑھا اور ہلا تو دونون کو امید ہوئی اللہ سے عرض کرنے لگے ای رب اگر یہ بچہ صالح ہوا تو ہم تیرے انعامات کے شکر گذار ہون گے **مسئلہ** شکر اولاد وفا ے عہد آدم و حوا ہے

فَلَمَّا آتَاهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهُ شُرَكَاءَ فِيمَا آتَاهُمَا ۚ فَتَعَالَى اللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ

پھر جب دیا اُنکو لڑکا نیک بنائے اُسکے لیے شریک اُسمین کہ دیا اللہ نے اُنکو پس برتر ہے اللہ اُس سے کہ شریک ٹھہراتے ہین

جب اللہ تعالی نے اُنکو لڑکا عطا فرمایا اُسکی دی ہوئی نعمت مین دوسرونکو شریک ٹھہرانے لگے پس اللہ مشرکون کے شرک سے بری ہے مفسرین نے یہان عجیب آثار نقل کیے ہین کہ جب حوا حاملہ ہوئین شیطان نے بہکایا کہ جانتی ہو یہ کیا ہے اور کیونکر پیدا ہوگا۔ کہا بعض نے کہ جب آدم کا ایک لڑکا مرا تو شیطان نے کہا کہ سب یون ہی مرجائین گے - اور تدبیر یہ بتائی کہ تم میرے نام پر نام رکھو یہ مشکل آسان ہو پھر اُس لڑکے کا نام عبد الحارث رکھا گیا - کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے کہا ابن کثیر نے راوی اسکے حسن بصری ہین اور خود اُنسے بروایت صحیح منقول ہے کہ کہا آیت مین مراد

یہود و نصارا ہین انھون نے ایسی ہی رسمین نکالی ہین اگر حسن کو کوئی حدیث آنحضرت سے معلوم و محفوظ ہوتی تو یہ تفسیر کیون کرتے تو کہا ہمارا بھی یہی مذہب ہے شاید یہ روایتین اسرائیلیات سے ہونگی اور آنحضرت سے بروایت صحیح ثابت ہوا اِذَا حَدَّثَكُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ فَلَا تُصَدِّقُوْهُمْ وَلَا تُكَذِّبُوْهُمْ جب یہود و نصاری کوئی روایت کرین نہ تصدیق کرو نہ تکذیب پھر اُنکی روایتون کی تین قسمین ہین ۱ جسکی شہادت کتاب و سنت سے نکلے ۲ جسکی مخالفت پائی جائے ۳ سکوت محض ہو پس اول مقبول دوم مردود اور سوم مسموع ہے جیسا کہ فرمایا حَدِّثُوْا عَنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ بنی اسرائیل کی روایت سنو مضائقہ نہین اسلیے کہ اُنکے پاس بھی علوم آسمانی و اخبار انبیا موجود ہین لیکن یہ روایت حضرت آدم کی قسم ثانی سے محض لا یعنی ہے انبیا علیہم السلام ایسے نازیبا گناہ سے مبرا ہین **ف** بالفرض یہ روایت صحیح بھی ہو جائے تو ہم کہینگے کہ کوئی وجہ ہے جسکا علم ہمکو نہین ہوا جس سے حضرت آدم عمداً ایسے گناہ کبیرہ کے مرتکب قرار نہین پا سکتے پس ضرور ہے کہ مراد آیت مین یہود و نصاری یا عوام بنی آدم ہون یعنی جب حاملہ ہوئین اور اُنکی نسل بڑھی تو اُن کی بعض اولاد نے شرک کیا اور اپنی اولاد کو غیر اللہ کیطرف منسوب کردیا اور یہ فعل شرک جو آدم سے یقیناً نہین ہوا مگر اُن کی بعض اولاد سے ضرور ہوا اسلیے آدم کیطرف نسبت کی اور قرآن مین ایسا بہت ہے نہ سب بنی اسرائیل افضل الخلق تھے نہ سب کا فرد قاتل انبیا عہد شکن مگر خطابات عام ہین۔ **ابو سعود** کہا گیا کہ یہ خطاب قصی کیطرف ہے جو قریش کے جد اعلی تھے اور وہ اکیلے تھے اور اُنکی بی بی عربی تھین اسی لیے فرمایا اُسی کے جنس سے یعنی عرب سے پھر اللہ تعالی سے دونون نے ولد صالح کی تمنا کی چار لڑکے پیدا ہوے عبد مناف عبد شمس عبد قصی عبد دار۔ سب کے عبد ہوے مگر عبد اللہ کوئی نہ تھا ارشاد ہوا ہماری دی ہوئی نعمت مین ناشکری کی **ف** یہ تقریر نہایت ہی عمدہ ہے اگر منقول مقصود ہو **حاصل** باوجود ایسی نعمتون کے بھی آدمی ایسی ناشکری سے باغی ہین تَغَشّٰى کا فاعل ضرورۃً محذوف ہے اسلیے کہ مذکور نفس ہے اور وہ مؤنث پس خواہ آدم محذوف مانا جاے خواہ رجل) اور یہی اولی ہے اور مراد شرک سے عطاے ولد و حیات و ربوبیت و حفظ مین دوسرون کی شرکت بعد بیان قصہ دلائل رد شرک بیان فرمائے اور سب سے بڑی حاجت جود اور عقدہ کشائی تھی اُسکی نسبت فرمایا

اَیُشْرِکُوْنَ مَا لَا یَخْلُقُ شَیْئًا وَّهُمْ یُخْلَقُوْنَ ۝ وَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ یَنْصُرُوْنَ ۝

کیا شریک بناتے ہین اُنھین جو نہ پیدا کرین کچھ اور خود پیدا کیے جائین اور نہ کر سکین اُنکی مدد اور نہ اپنی ہی مدد کر سکین

کیا ایسون کو شریک بناتے ہین جو کسی کو پیدا نہ کر سکین اور خود پیدا کیے جائین ایجاد و خلق مین تو اُنکا ساجھا ہی نہین ہے ربوبیت و حاجت روائی ایسی نہ اپنے پوجنے والون کی مدد کر سکتے ہین نہ اپنی جان بچا سکتے ہین پھر کس بنیاد پر خدائی کا دعوے **مسئلہ** اللہ ہی خیر و شر کا خالق اور نفع و ضرر کا مالک ہے کوئی دوسرا ہوتا شرک روا ہو جاتا مشرکون کے خدا تو ایسے اور اُنکے بندون کی یہ کیفیت کہ

وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَتَّبِعُوْكُمْ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ ۝

اور اگر پکارو تم انکو طرف ہدایت کے نہ پیروی کریں تمھاری برابر ہے تمکو بلاؤ تم انکو یا تم چپ رہو

اور اگر تم مشرکین انکو راہ راست کیطرف بلاؤ تو بھی اور سیدھی بات سمجھاؤ تمھارا ساتھ نہ دینگے برابر ہے کہ تم انھیں پکارو یا چپ رہو وہ جو آپ دینگی پھر کیا ایسے بیجا انکو کچھ کرینگے تو

اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا

بیشک وہ جنھیں پکارتے ہو تم سوائے اللہ کے مملوک ہیں مثل تمھارے پس پکارو تم انکو پس چاہیے کہ جواب دیں

لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ

تمکو اگر ہو تم سچے کیا انکے پانوں ہیں چلتے ہیں جس سے کیا انکے

اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ

ہاتھ ہیں پکڑتے ہیں اُس سے کیا اُنکی آنکھیں ہیں دیکھتے ہیں اُس سے کیا انکے

اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ ۝

کان ہیں سنتے ہیں اس سے کہدیجیے پکارو تم شریکونکو اپنے پھر داؤ کرو مجھپر پھر نہ مہلت دو مجھے

جنھیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ بھی تمھاری ہی طرح اللہ کے غلام مخلوق ہیں اُنھیں تم پکارو جواب دیں اگر تم سچے ہو کیا اُنکے پانوں ہیں جنسے چلینگے۔ کیا اُنکے ہاتھ ہیں جس سے کچھ پکڑینگے۔ کیا اُنکی آنکھیں ہیں جس سے دیکھیں کیا اُنکے کان ہیں کہ سنیں اُنسے کہدیجیے آپ ای مشرکین نفہم اب بھی نہیں مانتے تو بلاؤ اپنے شرکا کو پھر وہ سب ملکر مجھپر داؤن و تدبیر حملہ کریں اور ذرا مہلت ندیں اگر کچھ کر سکتے ہیں تو کیوں خاموشی ہی اور نہیں قابو تو اس کر محوشی پر حیف

اِنَّ وَلِيِّۦَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۖ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ۝

بیشک حمایتی میرا اللہ ہے جسنے اتاری کتاب اور وہ حمایتی ہے نیکوں کا

ای مشرکو میرا ولی اللہ ہے جسنے قرآن اتارا جسنے تمھاری قلعی کھولدی اور وہ نیک لوگونکا دوست متولی ہے ہمیں کمال توکل یقین ہے کہ نیکی نجات کی پروانہ اعانت کی تمنا

وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ۝

اور جنکو پکارتے ہو تم غیر خدا کے نہیں کر سکتے مدد تمھاری اور نہ اپنی جانوں کی مدد کر سکیں گے

وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَسْمَعُوْا ۖ وَتَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝

اور اگر بلاؤ تم انکو طرف راہ راست کے نہ سنیں اور تو دیکھتا ہے انکو کہ دیکھتے ہیں طرف تیرے اور وہ نہیں دیکھتے

معالم (والذین) سے مراد بت اور (ان تدعوہم) سے بھی وہی بت مراد ہیں تمام آیت ان معبودان باطلہ کی تفضیح میں ہی اور کہا حسن نے کہ (ان تدعوہم) سے مراد بت پرست ہیں یعنی جنکو تم سوائے خدا کے پکارتے ہو وہ نہ تمھاری مدد کر سکتے ہیں نہ اپنی اور اگر تم انھیں یا بت پرستوں کو راہ راست کی طرف بلاؤ نہ سنیں تو انھیں دیکھتا ہے کہ وہ تیری طرف ٹکٹکی لگائے ہیں حالانکہ وہ کچھ دیکھتے نہیں لا یعقل نا فہم محض

خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ

اختیار کر عفو کو اور حکم کر بھلائی کا اور چشم پوشی کر جاہلوں سے

درگذر و عفو اختیار کیجئے اور اچھی باتوں کے کرنیکا حکم کیجیے اور ناوانوں سے چشم پوشی کیجیے معالم جب یہ آیت اتری آپنے کہا اسے جبرئیل یہ کیا ہے جبرئیل کہنے لگے میں بھی نہیں جانتا پھر بارگاہ الٰہی میں سوال کیا ارشاد ہوا ان تصل من قطعك وتعطي من حرمك جو تجھ سے قطع کرے تو اس سے مل او صلہ رحم کر اور جو تجھے محروم رکھے تو اسے بھی دے **ف** یہی تین کلمے تہذیب اخلاق و اصلاح نفس کے لیے کافی ہیں پھر عفو و اعراض مستحب ہے واجب نہیں اور صرف حقوق نفس میں ہے حقوق اللہ مثل حدود و قصاص جہاد سے اسکا تعلق نہیں اور امر بالمعروف فرض کفایہ ہے وَاِمَّا

وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ

اور اگر ورغلائے تجھے شیطان سے کوئی وسوسہ تو پناہ مانگ ساتھ اللہ کے بیشک وہ سننے والا جاننے والا ہے

یعنے اگر شیطان سوسے لائے اور اخلاق حسن اور عفو و صفح سے روکے یا امر معروف سے مانع ہو تو اللہ سے پناہ مانگو وہ تمہاری فریاد سُنے گا اور تمہاری صدق نیت جانتا ہے نزغ میں تنوین خواہ تعظیم کے لیے ہی خواہ توہین کیلیے بہرحال مرادیہ کہ چھوٹے گناہ کا خطرہ ہو یا بڑے گناہ کا پناہ مانگنا چاہیے مسئلہ استعاذہ ایک قسم کی دعا ہی لہذا واجب نہیں مستحب ہے البتہ بُرائی سے بچنا واجب ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰۗىِٕفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ

بیشک جو متقی ہوے جب چھو جائے انکو وسوسہ شیطان کا خبردار ہو جاتے ہیں پھر یکایک وہ

مُّبْصِرُوْنَ ۚ وَاِخْوَانُهُمْ يَمُدُّوْنَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ

بینا ہو جاتے ہیں اور بھائی شیطانوں کے بڑھاتے ہیں انکو گمراہی میں پھر نہیں کمی کرتے

بیشک جب تقوی والوں کو وسوسات شیطانی پیش آتے ہیں تو فوراً چونک پڑتے ہیں اور اللہ کو یاد کرکے دفعتہً دیدہ دل و نور ایمان سے دیکھنے لگتے ہیں اور شیطانوں کے بھائی یعنے شریر آدمی مدد دیتے ہیں شیطانوں کے بہکانے میں اسطرح کہ ذرا شیطان نے ایڑ دی اور سب سے آگے نکلے یا ایکطرف شیاطین بہکاتے ہیں دوسری طرف سے یہ بھی ورغلاتے ہیں۔ یا اخوان الشیاطین یعنی فساق و کفار و مشرکین کو شیاطین گمراہی میں بڑھاتے ہیں اور ذراسی کوتاہی نہیں کرتے یا یہ گناہ میں باک و کمی نہیں کرتے **ف** معلوم ہوا کہ وسوسہ شیطانی سے تقوے میں نقصان نہیں آتا اور اسکے تین درجے ہیں ۱ وسوسہ کا اثر ہی نہو جیسا کہ حضرت خلیل و حضرت ذبیح علیہما السلام سے منقول ہے اور یہ اعلی مراتب حضور و عشق و عصمت ہی اور نہایت نادر صاحب اس مقام کا روح اور جسم کو ایک حالت پر لے آتا ہے وہاں نہ سہو کی یاد نہ فراموشی کا ذکر نہ یاد کی تکلیف نہ التفات کی فکر ۲ وسوسہ اثر دکھائے مگر معاً متنبہ ہوکر اسے دور کرے اُسکے شر سے بچ جاے۔ یہ غالب حالت صدیقین ابو الوقت کی ہے جیسا کہ حضرت

بیان القرآن ... [illegible]

یوسف علیہ السلام سے منقول ہے کہ خطا ہوجائے یا نون پھسلے مگر معاً سنبھل جائے یعنے فوراً خبردار ہو کر باز آئے
یہ مقام تائبین کا ہے انکی سیر کبھی ناسوت مین اور کبھی ملکوت مین نہ ادھر سے انقطاع کامل نہ اُدھر سے غافل
اور یہ تینون صورتین کلمہ مس سے ظاہر ہین اور صاحب ان تینون مقامون کا متقی۔ عارف۔ ولی۔ صاحب
دل ہوسکتا ہے۔ ابن کثیر نے حافظ ابن عساکر کی تاریخ سے عجیب روایت نقل کی ہے کہ کوئی جوان مسجد مین
عبادت کیا کرتا ایک عورت نے اُسے اپنی طرف متوجہ کیا جوان باغواے شیطان اُسکے ساتھ ہو لیا جب گھر
مین جانے لگا یہ آیت یاد آئی بیہوش ہو کر گر پڑا جب ہوش آیا پھر یہ آیت پڑھی اور مر گیا عمر آئے اور اسکے
باپ سے کلمات تعزیت فرمائے وہ رات کو دفن ہو چکا تھا تو اُسکی قبر پر گئے اور حاضرین کے ساتھ نماز پڑھی
اور کہا اے جوان لِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ جو اپنے رب کی روبکاری سے ڈرتا ہے اُسے دو باغ ملینگے
قبر سے آواز آئی یہ تو رب سے عطا ہو چکے اور نفوس خبیثہ شیطان کے اغوا کی پروا نہین رکھتے بلکہ اُسے
مدد دیتے ہین اُدھر اُسنے اشارہ کیا اور وہ ہاروت کی طرح لے اُڑی ربط چونکہ کفار بار بار آپ سے معجزہ طلب کر
بعض ظاہر ہوتے بعض بحسب مصلحت الٰہی ملتوی رہتے تو کفار کہتے ۔

وَإِذَا لَمْ تَأْتِهِم بِآيَةٍ قَالُوا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا ۚ قُلْ إِنَّمَا أَتَّبِعُ مَا يُوحَىٰ

اور جب نہ لائے تو پاس انکے کوئی نشانی کہین کیون نہ چھانٹ لایا اُسے کہہ دیجئے نہین پیروی کرتا ہین مگر اسکی جو حکم کیجا

إِلَيَّ مِن رَّبِّي ۚ هَٰذَا بَصَائِرُ مِن رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝

طرف میرے میرے رب کیطرف سے یہ دلائل ہین ربکے تمھارے اور رہنمائی اور رحمت ہے قوم مومن کو

جب آپ اُن کی درخواست کے موافق کوئی معجزہ ظاہر نہ کرین تو کہین کیون نہ اسے منظور کیا آپ کہہ دیجئے
مین تو وحی الٰہی کا تابع ہون (نہ مجھے اختیار ہی کیا نہ جھگڑسکتا ہون نہ خود مختار رہون اے نبی کریم آپکے اسی انتقاد
مین یا قرآن مجید مین) دلائل اور براہین تمھارے رب کیطرف سے (اگر غور کرین) اور ہدایت ہے اور رحمت ہے
(اگر اتباع و تعلق پیدا کرین) مگر یہ سب اُنکے لیے ہے جو ایمان لاتے ہین خواہ اُسوقت مومن ہین یا سچے دل سے ایمان کے
عازم ہین یا توفیق الٰہی اُنکی معین و ہدایت ازلی اُنکی کارساز ہو چکی ہے قل انما الخ اس تعلیم مین ہے کہ نبوت پر
کمال عبودیت ہی اور جسطرح شرائع مین ہمکو دخل نہین زیادہ کارسازی بھی اپنے ذمے نہ لینا چاہیے اللہ ہی
چھوڑو جسطرح ہمارے حضور کفار کے اعتراضون پر التفات نفرماتے منصب ہدایت مین خلل اور لذت حضور
و محویت ذکر مین فتور نہ آنے دیتے اللہ خود آپ کی طرف سے جواب دے لیتا اسی لیے فرمایا کہ آپکی یہ حالت کہ مین
ہمہ وقت تابع ہون بہت بڑی دلیل و ہدایت ہے کہ اگر آپ سچے نبی نہوتے اور دل سے کوئی بات گڑھی ہوتی تو اپنی عزت اور فخر
کیلیے کچھ توسعی کرتے بخلاف اُسکے صاف کہدیا میرا تو اختیار ہی کیا میری ہستی ہی کیا مین فرمان بردار ہون

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ○

اور جب پڑھا جائے قرآن پس سنو تم اسے اور چپ رہو تاکہ تم رحم کیے جاؤ

یعنے جب قرآن پڑھا جائے پڑھنے والے کو خاموشی واجب ہو گی۔ اور کہا بعض نے حکم اسکا خاص ہے **معالم** ابتدائے اسلام مین نماز مین کلام منع تھا اس آیت سے ممانعت کی گئی۔ ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ بعضون نے امام کے پیچھے قراءت کی تو یہ ممانعت نازل ہوئی۔ کہا سعید بن جبیر نے نماز جہری اور عیدین اور جمعہ مین وارد ہوئی۔ سعید بن مسیب نے کہا کہ خطبہ جمعہ مین نازل ہوئی مگر یہ دونون قول ضعیف ہین سلیے کہ آیت مکی ہے اور نماز عید و جمعہ مدینے مین واجب ہوئی۔ کہا عمر بن عبد العزیز نے واعظ کا بیان سُنو اور خاموش بیٹھو **کبیر** کہا بعض نے کفار سے خطاب ہے کہ قرآن کان دھر کر سنین تاکہ سمجھ مین آئے اور امر حق منکشف ہو اور حنفیہ کے اصول پر نہ یہ روایتین مانع عموم ہین نہ کوئی اور دلیل خصوص۔ پس جب قرآن پڑھا جائے اور جو اسے سُنے خاموشی واجب ہو گی **بحث اول** اس بنا پر دو شبہے قوی وارد ہوتے ہین **شبہہ** امام ہو یا منفرد کسی اور کو قرآن پڑھتے سُنے تو اُسے چپ رہنا لازم نہین **جواب** ۱ یہان دو امر متضاد مجتمع ہین وجوب قراءت و تسبیح و توجہ الی اللہ من حیث نماز اور حرمت شغل بعض استماع قرآن لیکن جانب نماز اہم اور قراءت قرآن اعم پس نماز کی رعایت اولی والزم ۲ نمازی مامور بمشاہدہ ذات و تفکر صفات و حضور ہے اِدھر اُدھر التفات آداب تقرب سے دور ہے ۳ نماز شرعاً ایک حالت مختصہ ہے جسمین دوسرے کو دخل نہین مثلاً ایک مرد نماز مین ہے زن بالغہ اُسکے برابر آ گئی۔ اگر یہ عورت اُسکی نماز مین شریک ہے مرد کی نماز فاسد ہو گئی اور اگر یون ہی کھڑی رہے یا بطور خود نماز پڑھتی ہو تو نہ تعلق ہے نہ فساد یا امام قراءت مین یا کسی اور شغل مین سہو کرے مقتدی اصلاح کر سکتا ہے دوسرا بول نہین سکتا۔ یا نمازی آیت سجدہ غیر امام سے سُنے تو معًا سجدہ واجب نہوگا اور امام سے سنا تو معًا سجدہ کرنا پڑتا مگر سجدہ دوسرے وقت بھی ممکن تھا لہذا متاخر ہوا اور سکوت دوسرے وقت بے سود تھا ساقط کیا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ نمازی کے لیے بعض حکم خاص ہین پس سکوت و استماع بھی لازم نہین **بحث دوم** حفظ و ضبط قرآن مین تعارض اصوات معتبر نہین جیسا کہ مدارس مین چند طلبہ برابر پڑھتے ہین **جواب** ۱ سکوت اس لیے لازم کیا گیا کہ ذریعہ فہم تذکر ہو اور حفظ و تکرار مین یہ غرض بدرجۂ اولی حاصل ہے لہذا سکوت مقصود نہ قرار پایا ۲ قرآن کا پڑھنا تین ہی طور پر ہے ۱ بطور تلہی و تمثیل جیسے شعر و سخن ۲ بغرض حفظ و ضبط ۳ بنظر تعبد و تذکر اور قرآن عبادت مقصودہ ہے بدون نیت صحیح نہین پس صورت اول مین نہ نیت عبادت ہے نہ ثواب نہ حکم قراءت ایسا پڑھنا اور سننا دونون عبث۔ اور صورت ثانی مین تذکر و سماع مقصود نہین لہذا قراءت مصطلحہ مین داخل نہین گو ثواب اسکا زائد اور فوائد کثیر ہون اور صورت ثالث یعنی تذکر و تعبد بدون سکوت و استماع ثابت نہین ہو سکتا لہذا

سکوت لازم ہوا **بحث** سوم اس بنا پر لازم آیا کہ کلمہ قرأت مقید ہو جائے **جواب** قید نام ہے کسی صفت کا
او نفس کلمہ سے استنباط معانی قید زائد نہیں یہاں کلمہ استماع چاہتا ہے کہ فہم و تذکر حاصل ہو اور وعدہ رحمت تصدیق کو ثابت
کرے **بحث چہارم** امر وجوبی ہے یا استحبابی اگر وجوبی ہے تو مقتدی کو امام کے پیچھے قرأت جائز نہو گی حالانکہ جواز
فاتحہ کیطرف بھی ائمہ گئے ہیں **جواب** امر وجوب کیلیے ہے کیونکہ کوئی قرینہ صارفہ نہیں مگر قرأت فاتحہ کے جائز رکھنے
والوں کے وجوہ دوسرے ہیں جواب مذکور ہوتے ہیں **پنجم** علما مختلف ہو گئے کہ امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنے کا کیا حکم ہے
سا شافعیہ واجب جانتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ سری نماز میں واجب ہے [illegible] احمد اور محمد اور ایک روایت
میں ابو حنیفہ کے نزدیک سری میں مستحب ہے [illegible] جہری نماز میں احمد و مالک و محمد کے نزدیک مکروہ ہے [illegible] ہر حال میں
مکروہ ہے امام ابو حنیفہ کے نزدیک [illegible] سکوت [illegible] ابو حنیفہ کے نزدیک کیا کراہت و حرمت کو ابن ہمام نے
اور سری میں استحباب کو اختیار کیا حضرت استاذ قدس سرہ نے امام الکلام میں اور آثار صحابہ کی حرمت و
وجوب دونوں میں منقول ہیں کہا شافعیہ نے کہ آیت محتمل ہے اور حدیث لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ
محکم ہے پس استدلال حدیث ہی سے ہوگا **جواب** حدیث بھی محتمل ہے کہ مراد نفی کمال ہو نہ نفی صلوۃ جیسا کہ فرمایا
لَا يُفْلِحُ قَوْمٌ مَلَّكُوْا اَمْرَهُمْ امْرَاَةً (ترجمہ یہی) جس قوم کی عورت بادشاہ ہوئے فلاح نہو گی یعنے کمال فلاح نہ
خلاف مشاہدہ لازم آئیگا لَا صَلٰوةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا هُوَ يُدَافِعُهُ الْاَخْبَثَانِ نہیں نماز (یعنی ثواب
کامل و اطمینان قلب) جب کھانا سامنے ہو یا اسے پاخانے پیشاب کی ضرورت ہو ائمیں باتفاق کمال کی نفی ہے - اور
لا یحقق حقیقت نفی وصف کو نفی ہے پس ذات کی نفی نہو گی اسیلیے کہا حنفیہ نے کہ الحمد پڑھنا واجب ہے تاکہ کمال ثواب
حاصل ہو اور فرض نہیں اسیلئے کہ بے اسکے بھی ذات نماز باقی رہتی ہے اور جب آیت حدیث دونوں محتمل ہوئیں تو آیت
اقوی ہے اور کہا بعض نے مراد یہ ہے کہ خاموش رہو اور دل میں فاتحہ پڑھتے جاؤ جیسا کہ اگلی آیت میں ہے کہ ولیں
رب کو یاد کرو اور یہی ہے امام کے پیچھے الحمد آہستہ پڑھنے کا حکم ہے **جواب** [illegible] آہستہ پڑھو یا صرف تصور ہی
کر لو مگر سماع میں خلل پڑیگا اور یہاں تو کلمہ استمع ہے جسکے معنے خوب کان لگا کر بغور سننا اسی لئے فانصتوا تاکیداً فرمایا کہ
خوب سمجھ کر سنو سمجھو اور چپ ہو پس آہستہ پڑھنا کیسا تخیل و تصور کے بھی نفی نکلتی ہے -

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ

اور یاد کر رب کو اپنے جی میں ہو کر [illegible] اور ڈر سے اور بے جہر کے آواز میں

بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝

صبح اور شام اور نہ ہو جا بیخبروں سے۔

اپنے پروردگار کو دل میں بکمال تضرع و زاری نرم اور پست آواز سے صبح و شام یاد کیا کر اور بیخبر ہو جا یعنی اطراف [illegible]

روز و شب کو ذکر اللہ سے گھیرے اور اذکار معینہ اور نماز مفروضہ ادا کر اور درمیان میں بھی غافل و بیخبر نہ رہ
آیت میں محتمل تاویلین ہیں اول مراد ذکر سے نماز ہے اور بی تفسیر سے قراءت سری جو جہر سے پست
ہونا چاہیے اور صبح و شام کا ذکر خواہ کنایہ ہے دوام ذکر سے خواہ یہ کہ یہ وقت افضل ہیں اور ابتدا و
انتہائے روز و شب (احمدی) دوم ذکر خفی افضل ماموربہ ہے اور ذکر جہری کی نسبت سکوت پس اس سے لال
بعض کا منع جہر پر بلا دلیل ہے ف اگر ذکر سے ذکر لسانی مراد ہے تو اخفا کا حکم ثابت اور جہر کی نفی نہیں ہے
متعدد مقامات پر جہر کا حکم ہے فرمایا قرآن سنو اور سننا بدون جہر کے غیر ممکن۔ فرمایا نماز میں نہ زیادہ جہر
کرو نہ اخفا متوسط حالت اختیار کرو۔ فرمایا اللہ کو پکارو ذکر کرو اور کوئی قید نہیں فرمائی اسی طرح ... تلبیہ اذان
و بعض دعاؤن میں جہر کا حکم باتفاق ثابت ہے ذکر سے ذکر قلبی یا ذکر نفسی ہے یا ... قرآن
اسکے شاہد (قرینہ اول) تضرع خوف افعال قلب سے ہیں (قرینہ دوم) آوازسے جہر سے بھی ذکر لسانی کو منع
کرتا ہے (قرینہ سوم) غافل نہو یہ چاہتا ہے یاد داشت و حضور کو اسلیے کہ ممکن ہی نہیں آدمی ذکر لسانی سے غافل نہو
بایادجود ذکر بھی گاہ گاہ ذہول یعنے بیخبری لازم ہے اور صاحب پاس انفاس سوتے جاگتے خاموشی اور گویائی اور
خلوت و انجمن میں غافل ہو ہی نہیں سکتا اسلیے کہ وہ آثار جو جسم پر عارض طاری ہوتے ہیں بمقابلہ ارادت قلبی ضعیف
کمزور ہیں اس تاویل پر آیت میں ذکر نفسی اور مراقبۂ دائمی اور شوق خالی خوف ... ہی کیطرف توجہ دلائی
گئی ہے اور اشتغال جہریہ جو حضرات صوفیہ میں معمول اور انکی خودی مٹانے والی تاثیر میں منقول ہیں اس آیت سے متعلق ہی
نہیں ہیں امر کہ ذکر سریہ کو ترجیح ہی جہریہ پر اپنے موقع پر ثابت ہو سکتا جب جہر نے کر دیں کیلیے ہم دوسری آیت پیش نہ کر سکین

إِنَّ الَّذِينَ عِندَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيُسَبِّحُونَهُ وَلَهُ يَسْجُدُونَ ۩

بیشک جو نزدیک تیرے رب کے ہیں نہیں تکبر کرتے غلامی سے اسکی اور پاکی بیان کرتے ہیں اسکی اور اسکو سجدہ کرتے ہین

یہ حکم دوام ذکر اسلیے دیا کہ جو لوگ تیرے رب کے مقرب ہیں انکی صفت یہ ہے کہ عبادت سے عار و ... نہیں لیتے اپنے کو رفعت
کبریا و جلال بے انتہا میں اسکو نہایت حقیر و نابود دیکھکر جسقدر عجز و فروتنی انکے امکان میں ہے سب سے کم بیشتر ہیں
تکبر و توقف کیسا اور بساط قدس تجلیات جبروت سے اسکی تسبیح کیا کرتے ہیں اور کمال تذلل عجز و غایت تعظیم سے
سجدہ میں پڑے رہتے ہیں مفسرین بالاتفاق کہتے ہیں کہ اللہ کے پاس والون سے فرشتے مراد ہیں ممکن ہے کہ انبیا اور
اولیا مقرب بھی داخل ہوں اسلیے کہ قرب سے مراد کثرت ثواب حسن قبول ہے اور ممکن ہے کہ عامہ مومنین اپنی اپنی استعداد
کے موافق اس نعمت سے بہرہ ور ہوں اسلیے کہ قرب کی تین علامتین بیان ہوئین عبادت سے استکبار نہ کرنا
سبحان اللہ کہنا سجدے کرنا یہ تینون امر نمازیون میں بدرجہ اولی ہیں اور حدیث میں وارد ہوا اَقْرَبُ مَا يَكُونُ
الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ سَاجِدٌ (رواہ مسلم) بندہ زیادہ تر قریب اپنے رب سے سجدہ میں ہوتا ہے مسلم آنحضرت

دلائل ہر سجدہ مستقر کے ۱۲

سوال کیا گیا کہ کون کلمہ افضل ہے فرمایا مَا اصْطَفَى اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهٖ اَوْ لِعِبَادِهٖ جو اللہ نے انبیا (فرشتون یا بندون) کے لیے پسند فرمایا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ ترغیب آپنے فرمایا جسنے سبحان اللہ وبحمدہ کہا اسکے لیے ایک لاکھ نیکیان لکھی جائینگی **احکام سجدۂ تلاوت** یہ پہلی آیت ہے آیات سجود سے ابن ماجہ نے روایت کی کہ قرآن مین پندرہ سجدے ہین پھر کہا سورۂ اعراف مین سجدہ ہے۔ طحاوی نے نقل کی کہ سورۂ حج کا دوسرا سجدہ تعلیم کیلیے تھا اب نہ رہے اور روایت کی محمد نے موطا مین کہ ابن عباس سورۂ حج مین دوسرا سجدہ تجویز نہین کرتے اور اسی کو اختیار کیا حنفیہ نے **ضابطہ** شرح وقایہ مین ہے کہ قرآن مین جب کون سجدے کے ساتھ مذکور ہو جیسے وارکعی واسجدی تو سجدۂ تلاوت نہوگا اور اس بنا پر بھی سورۂ حج کی دوسری آیت آیت سجدہ نہین **حکم** سجدۂ تلاوت واجب ہے نہ کریگا تو گنہگار ہوگا **طریق** جسم اور لباس اور جگہ پاک ہو باوضو کھڑے ہوکر اللہ اکبر کہتا ہوا ایک سجدہ کرے اللہ اکبر کہتا ہوا سر اٹھائے اور اگر نماز مین سجدہ واجب ہوا تو فورًا سجدہ مین چلا جائے اور بعد فراغ بدستور نماز پوری کرے (ہدایہ) **اہلیت** جنپر نماز نہ بالفعل واجب ہو نہ قضاء انپر سجدہ واجب نہین پڑھین یا سنین جیسے نابالغ مجنون۔ کافر۔ حائضہ۔ نفاس والی۔ مگر نابالغ کے پڑھنے سے سجدہ واجب ہوتا ہے (شامی) **مسئلہ** نائم اور مجنون کے پڑھنے سے سننے والے پر سجدہ نہین (شامی) **مسئلہ** جنب کے پڑھنے سے سامع پر سجدہ نہین (ہدایہ) پھر تعلق سجدہ کا دو شخصون سے ہے **قاری** اور اسکے چار حال ہین ۱ خارج نماز ۲ امام ۳ منفرد مسبوق ہو یا لاحق یا منفرد۔ پڑھنے والے اور ہر سننے والے پر سجدہ واجب ہوگا **مسئلہ** امام کا سجدہ مقتدی پر واجب ہے سنے یا نہ **مسئلہ** کسی نے نماز ہی سے سجدہ سنا پھر شریک ہوگیا اگر سجدہ کرنیسے پہلے شریک ہوا امام کے ساتھ سجدہ کرلے اور اگر بعد سجدہ امام ملا اور وہ رکعت جسمین سجدہ پڑھا گیا تھا پائی تو سجدہ ادا ہوگیا تکرار کی ضرورت نہین اور نہ پائے تو نماز پڑھکر سجدہ کرے ۴ امام کے پیچھے آیت سجدہ پڑھے تو نہ قاری نہ سامع کسی پر وجوب نہین مگر امام محمد کے نزدیک یہ لوگ بعد نماز سجدہ کرین **سامع** اسکے دو حال ہین ۱ خارج نماز یہ ہر حال مین سجدہ کرے ۲ نماز مین سنے پس گر قاری اسکا امام ہے تو اسی کے ساتھ ورنہ بعد نماز سجدہ کرے **مسئلہ** نمازی خود سجدہ پڑھے یا اپنے امام سے سنے تو اسی نماز مین کر سکتا ہے بعد نماز قضا ناجائز ہے اور گناہ باقی رہیگا **مسئلہ** نمازی کسی ایسے شخص سے سجدہ سنے جو اسکا امام نہو نماز پڑھکر سجدہ کرے **مسئلہ** ایک آیت ایک ہی مجلس مین کئی بار پڑھنے یا سننے سے ایک ہی سجدہ کافی ہے **مسئلہ** صرف بعد سجدہ پڑھنا جائز اور ترک کرنا مکروہ ہے

سورۃ الانفال بسم اللہ الرحمٰن الرحیم مدنیۃ

ابن کثیر اسکا نام سورۂ انفال ہے مدینہ مین اتری۔ مقتولون کی لڑائی مین اتری اور اسمین پچھتر آیتین ہین غزوہ بدر مسائل غنیمت خمس ہجرت وغیرہ کا ذکر ہے

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ

پوچھتے ہین آپسے مال غنیمت کہدیجیے غنیمتین واسطے اللہ اور اسکے رسول کے ہین پس ڈرو اللہ سے

وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَیْنِکُمْ وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗۤ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ

اور اصلاح کرو معاملوں میں آپس کے اور اطاعت کرو اللہ کی اور اسکے رسول کی اگر ہو تم ایمان لانے والے

انفال جمع نفل بمعنی زیادت۔ یہ لفظ معناً مشترک ہی ہر شی جو اصل پر زائد ہو نفل ہی مگر باتفاق مال غنیمت مراد لیا گیا زائد ہی اگلی امت کی غنیمت آتش آسمانی جلا دیتی اگر کچھ بچ رہتا مجاہدین کے کام آتا اسی رعایت سے غنیمت کو نفل کہتے ہین **ف** چونکہ جہاد مین اصل غلبۂ اسلام ہی یا شہادت مال گھاتے مین ملتا ہے اسیلیے نفل نام ہوا۔ **اسباب** آپنے جنگ بدر مین فرمایا جو کسی کو قتل یا قید کرے اُسے یہ انعام ملیگا۔ جوان آگے بڑھے بڑھے نشان اسلام کے پاس رہے شیران دشمن شکار بعد فتح انعام کے امیدوار حاضر ہوے کہا گیا اگر حسب وعدہ انعام دیا جائیگا تو باقی محروم رہجائینگے **درمنثور** اس حملے مین لشکر اسلام کے تین حصے ہوگئے ایک کفار کو بھگاتا جاتا۔ دوسرا اپنے متفرق بہادرون کو جمع کرتا تیسرا حضور اقدس کے گرد شمع پروانۂ جان نثار۔ شر اعداے خبردار جب قصہ جنگ گیا او غنائم مجتمع ہوکر فراہم ہوے اصحاب (نہ بحرص مال بلکہ بنظر استحقاق و لقمۂ حلال) آپسمین اختلاف کرنے لگے ہر گروہ نے اپنی اپنی خدمت اور استحقاق بیان کی کسی نے کہا ہمین تو مار چھین کر لائے ہین دوسرا بولا ہم تمھاری پشت پر حامی و متکفل تھے۔ تیسرے نے کہا ہم رسول اللہ پر فدا تھے حالانکہ یہ سب تصدق ہی حق سبحانہ تعالی نے اپنے پیارے بندون کی تسکین اور اُنکے تصفیۂ قلب و اخلاص نیت کیلیے ارشاد کیا آپسے مال غنیمت کی نسبت سوال کرتے ہین اے حبیب کریم آپ اپنے خادمون کو سمجھا دین کہ یہ مال تو اللہ و رسول کا ہی دینے تم تو اپنی اس خدمت کے صلے مین اللہ ہی کی خوشنودی کے خواستگار جنت فردوس کے وارث سزاوار ہو چکے ہو دنیا اور اسکے چیز دنے کیا کام) مال غنیمت تمکو دیا جائیگا مگر اسی لیے کہ تم اللہ اور رسول کے دین پر سربازی کرتے ہو پس اللہ سے ڈرو اور آپس مین اصلاح اور درستی رکھو یہ منازعت کیسی اور اللہ و رسول کے مطیع رہو اگر تم مومن ہو یعنے سچے اور کامل اس حکم مین یہ تعلیم خلوص طلب صادق ہے جہاد مین ایک گونہ لگاؤ تھا کہ کچھ ملجاتا ہے ابتدائً اسے بھی مٹا دیا کہ اس مین تمھارا حق نہین پھر جب اُنھین سچا اور کھرا پایا دوسری آیت سے چار خمس عنایت فرماے اور ارشاد ہوا فَاَنَّ لِلّٰہِ خُمُسَہٗ پانچوان حصہ اللہ کا ہی باقی غازی لیجائین پس اسکا حکم منسوخ ہی **لطیفہ** اس مین اشارہ ہے کہ طالب صادق کو ابتدا مین تصفیۂ قلب و خلوص نیت کمال تبتل و ذلت نفس کے لیے بعض مباح امور سے ممانعت اور آخر مین ایک حد تک اجازت دیجاتی ہے **لطیفہ** اختلاف سے محرومی حاصل ہوتی ہے غنیمت جو خاصۃً اس امت پر حلال ہوئی اختلاف کی بدولت سے لی گئی اور پھر ملی بھی تو پانچوان حصہ کم کرکے **ترمذی** سعد بن ابی وقاص سے مروی ہی کہ بدر کی لڑائی مین میرا بھائی عمیر شہید ہوا اور سعید بن العاصی کو مین نے قتل کیا اور اُسکی تلوار لے نبی کے حضور مین حاضر ہوا اور تلوار کی اجازت چاہی فرمایا یہ نہ میری ہی نہ تیری مین نے رکھ تو دی مگر بھائی کی قتل اور درخواست کی نامنظوری سے

دلیر و مصدمہ تھا کہ خدا ہی جانتا ہے لمین کہتا تھا یہ تلوار کسی کو ملیگی مگر اُسنے میری سی مصیبت اُٹھائی ہوگی ابھی پھر ہی تھا کہ کسی نے پکارا حضور نے فرمایا لے اب یہ سیف میری ہوگئی **ف** آیت مین اصلاح باہمی کی تاکید اور منازعت کی ترہیب ربط اسی کے ساتھ سچے اور سچے ایمان والون کی نشانیان بیان فرمائین :

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ

نہین مومن مگر وہ کہ جب ذکر کیا جاتا اللہ ڈر جاتین دل انکے اور جب پڑھی جاتین اُنپر آیتین اسکی

زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۚ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ

بڑھاتی ہین اُنکے ایمان اور رب پر اپنے بھروسا کرتے ہین وہ کہ قائم کرتے ہین نماز اور ہماری دی ہوئی سے

يُنْفِقُوْنَ ۚ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۚ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۚ

خرچ کرتے ہین وہی مومن حق ہین انکے لیے درجے ہین انکے پروردگار کے پاس بخشایش اور رزق بزرگ

ایمان والے وہی ہین کہ جب اللہ پاک کا ذکر کیا جائے اُنکے دل ڈر جائین اور جب قرآن پڑھا جائے اُنکا ایمان زیادہ ہو یعنی تصدیق کرین عمل پر آمادہ ہون اور اپنے اللہ ہی پر بھروسا کرتے ہین وہ جو نماز قائم کرتے ہین اور ہمارے دیئے ہوئے مال سے خرچ کرتے ہین یہی مومن سچے ہین اُنکے لیے اللہ تعالی کے پاس مدارج کثیرہ و مراتب علیا ہین اور عفو گناہ اور رزق کریم ہے **ف** آیت مین پانچ وصف علامات ایمان کے مذکور فرمائے ۱ خشیت ۲ زیادتی ایمان ۳ توکل ۴ اہتمام نماز ۵ ادای زکوۃ - اور اس مین شک نہین کہ بے انکے نہ مومن ہوتا ہے نہ ناجی اگر دل مین ڈر نہین - تو گویا اللہ کو دانا اور توانا و قادر و منتقم نہ جانا - اور قرآن سنا اور تازگی ایمان حاصل نہوئی تو نہ تصدیق کی نہ اُسے مانا - اور بھروسا نہ کیا تو نشۂ تقدیر حق نرہا اور نماز نہ پڑھی تو نمغامی اسلام ستون ین ترک کیا اور زکوۃ نہ دی تو شکر نعمت نکیا اب ایمان پورا نہوا پس آیت مین کئی بحثین ہین **بحث اول** (خوف و ذکر الٰہی) ذکر سے عام مراد ہے ذات پاک مذکور ہو یا صفات جلیلہ **ابن کثیر** کہا ام درداء نے وجل دل مین ایسا ہوتا ہی جیسے خرمے کی ٹہنی یا بتی جلانے سے بڑہتی اور تھرتھراتی ہی **درمنثور** حضرت عائشہ نے فرمایا جب دل مین خوف پیدا ہو دعا کرو مقبول ہوگی امام غزالی نے فرمایا کہ خوف ایک درد یا آگ ہی کہ دل مین پیدا ہو اور اُسکے تین درجے ہین (ضعیف) مثل گریۂ زنان کہ آنسو گرنے سے پہلے کیفیت زائل ہوجاتی ہے (قوی) کہ مایوسی و ناامیدی پیدا ہو **ف** پہلا کم مفید ہے اور پچھلا مضر اسیلیے فرمایا کہ قرآن سننے سے ایمان قوی ہوتا ہی کہ اثر خوف قائم رہے اور فرمایا رب پر توکل کرتے ہین اور نماز و زکوۃ ادا کرتے ہین یعنے نوبت بیاس نہین آتی (معتدل) اور یہ محمود ہے اور اسکے اسباب مختلف ہین عذاب سے ڈرنا یہ شرط ایمان ہے موجبات عذاب کا خوف جیسے معاصی و سوء خاتمہ یہ تقوی سے ہوتا ہے - حق سبحانہ تعالی کو لا ابالی سمجھنا اُسکی بلاامنی سے ڈرنا - یہ مقام عبودیت ہے اور محض ہیبت و عظمت ذات یہ ایک حالت ہی جو دل کو بے قابو کر دیتی ہے اور نصیب

اہل محبت ہو ترغیب ایکدن جبرئیل نے حضور سے حرارت دوزخ کا ذکر کیا دونون بے اختیار رو نیلگے آپنے فرمایا ای جبرئیل تم کیون روتے ہو مقرب بارگاہ ومقبول حضرت اللہ ہو جبریل نے کہا مجھے کیا ہوا ہی کہ نہ روؤن کیا معلوم کہ علم الہی مین میرا انجام اس حال کے خلاف ہو۔ کیا معلوم ابلیس کیطرح مغضوب و ہاروت و ماروت کے مانند معتوب ہون مدارج مین ہو کہ جب حضرت ابراہیم کو خلعت خلت عطا ہوا فرشتون نے کہا بندہ صاحب مال و عیال صاحب نفس حضرت الوہیت کی سزاوار کیونکر ہو سکتا ہی ارشاد ہوا ابراہیم کو کسی سے علاقہ نہین جاؤ اور آزماؤ۔ دو فرشتے بصورت بشر آیے آپ صحرا مین بکریان چرا رہے تھے۔ بارہ ہزار بکریان تھین اور ہر ایک کی محافظت کو ایک کتا جسکے گلے مین طلائی پٹا پڑا تھا جبرئیل نے کہا یہ بکریان کسکی ہین ابراہیم بولے اللہ کی مین امین خادم ہون جبرئیل نے کہا کوئی بکری ہمکو فرمایا ہان ایک بار ہمارے دوست کا نام لو اور تمامی لیجاؤ جبرئیل نے باواز نرم وحزین کہا (اللہ) آپ لذت ذکر دوست و فرط ذوق سے بے اختیار ہوے کہا ایکبار اور۔ پھر جبرئیل نے نام پاک لیا آپکو زیادہ وجد و ذوق ہوا پھر وہی درخواست آپ بکریان تمام ہولین کتے بھی نذر کیے اور شوق ویسا ہی جوش پر تھا کہا ای بندہ خدا ایکبار اور روئے مرا محبوب سنا اور مجھی بندہ زر خرید بناسے نیستان ہو بنام دلنواز ہی ؂ چون پردہ بر افگنی چہ سازی ہی تہ حضرت رب العزت کیطرف سے خطاب ہوا ای جبرئیل دیکھا ہمارے خلیل جلیل کو۔ جبریل نے کہا ای ابراہیم مین جبرئیل ہون پنا مال لیجیے آپنے وہ سب خیرات کر دیا **فرق** یہ ہو کہ خوف نار و عذاب کا کہ جسے امید پیدا کرتا ہی مگر باقی و دائمی نہین۔ اور ہیبت ذات کا خوف عجیب لذت کے ساتھ تا ہمہ اور روبہ ترقی رہتا ہی **بحث دوم** (ایمان کا گھٹنا بڑھنا) یہ مسئلہ قدیم سے مختلف فیہ چلا آتا ہی بعضے ثابت کرتے ہین بعض غیر ممکن بتاتے ہین اور سلف نصوص کی تاویل ضروری جانتے ہین اسلیے کہ ایمان نام ہے اعتقاد و یقین کا اور یقین ایسی حالت نہین کہ جسمین مدارج ہین اگر ذرا کمی ہوئی یقین غایت علم ہے بس زیادتی کیونکر ہو ذرا گھٹے او مقام ظن ہوگئے اسکا ایمان مین اعتبار ہی نہین ہے۔ گو اعتقاد و یقین دلائل وقیاس کے ذریعہ سے پیدا ہوتا ہی مگر اسے بے پروا ہو جاتا ہی اگر استدلالی ہوتا تو انکی ضعف و قوت سے متاثر و متغیر ہوتا **قول فیصل** یہ ہی ایمان باعتبار یقین و ذات متفاوت نہین ہوتا اور باعتبار صفت و کیفیت گھٹتا بڑھتا ہی اسکی مثال بعینہ موت کی مثال ہے کہ بعد موت کے کوئی اور درجہ منافی حیات نہین اور ذرا حس و حرکت ہوئی او کیفیت موت فنا ہوگئی مگر میت تازہ و قدیم مین باعتبار رطوبت و اثر حرارت و یبوست و برودت البتہ تفاوت ہی ایسے ہی حیات تندرستی مین کامل اور مریض مین برا ہی تمام آیات و احادیث مین یادت سے نور ایمان و یقین و اطمینان و جوش دل مراد ہی بس (زیادت) کنایہ ہی علم و معرفت و خوف سے جیسا کہ در منثور مین ربیع بن انس سے مروی ہے کہ زیادت سے مراد خشیت ہے امام غزالی نے نقل کی کہ حضرت عمر اونٹ پر سوار جاتے تھے ایک گھر سے کسی کو سنا کہ تلاوت کرتا تھا اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ تیرے رب کا تو عذاب آنے ہی والا ہی یہ سنکر سواری سے اترے اور خاک مین گر پڑے لوگ گھر اٹھا لیگیے مہینہ بھر بیمار رہے

حلاوت رہتی اور حضور اقدس نے ابی بن کعب سے قرآن پڑھوا کر سنا اور آب دیدہ ہوئے پھر علما کو علم سے عملا کو
معرفت زہاد کو خوف الٰہی سے دل کو کلام محبوب سے تلذذ اور انواع خطابات سے تجدید شوق ہوتا ہے کہیں بیان و دلائل
کرنے پڑھو اور دنیا و مافیہا سے متنفر ہو جاتے ہین کہین غضب سے تخویف نار کہین ترحم سے قبول توبہ استغفار کہین فضائل بہشت کی
ترغیب کہین وصال کی بشارت تو شوق دیدار کے اشارے کہین عبودیت کی تعلیم اظہار ربوبیت تعظیم کہین گستاخی کے لطف
دوستون کے مذکور کہین باغیان سرکش کی سزائین اذ سال مومنان ورسہ پڑھا ہی تھے بھی قرآن قسم ہو قرآن کی
جواب دہی نہین رہیگی ہرگز تیری بحث سوم (توکل) یعنے اللہ پر بھروسا نوشتۂ تقدیر پر اکتفا کرنا اسباب ظاہرہ سے
قطع استعانت نہ سے اعراض پھر اسکے وجوہ مختلف ہین ۱ (مجبوری) جب کچھ نہو سکا اور کوئی کام نہ آیا اللہ کو
پکارنے لگے یہ مرتبہ ہر مخلوق کو حاصل ہے جیسا کہ فرمایا کہ جب دریا مین ہوتے ہین اللہ کو پکارتے ہین جب کنارے پر آئے شریک
ٹھہراتے طرح طرح کی باتین بناتے ہین ۲ (اعتقاد) جو ہونا ہی ہوگا وہ اور کوشش سے حاصل ہے ۳ محبت کہ وسیلہ و توسط ناگوار
ہو سب پیغام ناپسند جو ہو اُدھر ہی سے ہو پھر اسکے مدارج ہین ایک یہ کہ اسباب تدبیر ظاہر سے قطع نظر کرے بخاری
ابن عباس سے آنحضرت سے روایت کی کہ میری امت مجھے دکھائی گئی اسطرح کہ پیغمبر اپنی امت کے ساتھ گذرتا کسی کے
ساتھ ایک کسی کے ہمراہ پانچ کسی کے ہمراہ کوئی بس کوئی تنہا مین نے ایک بڑا انبوہ دیکھا اور جبرئیل سے کہا یہ میری امت ہے
بولے نہین آپ آسمان کے کنارے کی طرف دیکھین دیکھا تو بہت بڑا گروہ تھا انمین ستر ہزار آگے آگے آتے تھے
جبرئیل نے کہا یہ آپ کی امت ہے اور یہ ستر ہزار وہ ہین جو بے حساب و عذاب جنت مین جائینگے مین نے کہا کیون کہ وہ
نہ بیماری مین علاج کرتے ہین نہ جھاڑ پھونک نہ شگون سے تعلق ہے بھروسا کرتے ہین مسلم فرمایا یہ نہ کہو ایسا نہ کرتے
تو یہ نہوتا بلکہ تقدیر یون ہی تھی ابن ماجہ اگر تم اللہ پر بھروسا کرو اسطرح رزق دے جیسے پرندون کو ملتا ہے دوسرے
یہ کہ اسباب تدبیر و سامان کے ساتھ اُسی کی کارسازی پر نظر رہے سب ہو اور سب سے درگذر رہے گو پہلے بڑے
رتبے والے ہین لیکن یہ دوسرے اور بھی اعلیٰ مقام پر ہین عبادت اہل تعلق اور مجرد صحرا نشین کا فرق ہے ہمارے حضور نے
جنگ بدر مین بقدر اضطراب دعا کی کہ ابوبکر نے کہا بس کیجیے وعدۂ فتح آپ کے لیے کافی ہے خود بذات سامان جہاد و تدبیر معاش
و معاد مین مصروف ہوتے اور دوسرون کو سکھاتے دوا کرتے علل و اسباب کے طریقے بتاتے حق سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے مومنین قوت کو لیکے
کرو سامان مقابلۂ کفار مہیا رکھو نماز مین بھی اپنے بچاؤ کا بند و بست کر لیا کرو الغرض ان تمام باتون کے بعد جب عزم مصمم کرو تو اللہ
پر بھروسا کرو پس تدبیر و اسباب کے ساتھ توکل افضل ہے اسلیے کہ اس طریقے مین کمال عبودیت غایت سوال استحقاق ترحم حاصل ہے جو سوئے
سے فرمایا غلام بجا لایا کارروائی کے لیے جو اسباب بنائے اور جو امور ہمکو تعلیم فرمائے وہ بھی مہیا ہین اب صرف نظر عنایت کی امید
وار ہے ہر مشبہ بے پروائی و بے نیازی و اصرار بیجا سے بچتا اسلیے کہ ترک تدبیر کبھی اسلیے بھی ہوتا ہے کہ ہمکو ضرورت ہی نہین یا ہم تو
یون ہی کام کر لینگے پس صاحب تدبیر اپنکو نیاز مند و امیدوار ظاہر کرتا ہے تخلقوا باخلاق اللہ ہے جیسا کہ عادت الٰہی جاری ہے کہ ہر امر کی سبب

ہم بھی انکی تقلید کرتے ہین سے نعمات الٰہی اور تعلیمات غیبی سے استفادہ ورنہ تراکیب عجیبہ وتدابیر صائب تاثیر
غریبہ ضائع وبیکار ہوجاتی ہین اور سب بڑھکر یہ ہے کہ اسباب تدبیر کے ہوتے نظر بخدا رہنا ایسا ہے کہ مع اکل وشرب ہین صوم
یا جیسے حباب ہین ہواتھی ۔ یا گفت وشنود باہمی ہین ذکر ۔ تو انگری ہین زہد ۔ جوانی ہین اتقا حکومت ہین تحمل کمال ہین تو ضیع جیسا
کہ فرمایا فیہ رجال لا تلهیهم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ مسجد مین ایسے مردان خدا ہین جنکو خرید و
فروخت سوداگری اللہ کے ذکر سے غافل نہین کرسکتی مولانا مصطفے گفتہ بآواز بلند بہ توکل زانو اشتر بہ بند
بحث چہارم چونکہ نماز حضوری در راحت قلب مین نور نظر طالب صادق ومناجات ومحل قبول دعا اور افضل
ترین عبادات ومانع فحش وسیئات ہے لہذا فرمایا کہ نماز درست یعنی باہتمام تمام باد اے فرائض وواجبات وسنن ادا
کرتے ہین اور زکوۃ مالی عبادت ہے اور مال محبوب نفس ہے اور اللہ تعالیٰ محبوب روح لازم تھا کہ خلوت خانۂ دل محبوب
روح کیلیے مخصوص آراستہ کیا جائے دوسرا نکاو کردہ ہم بھی پاس آنے پائے لیکن نظر بحال احتیاج عباد ونظم عالم فرمایا کہ ایک
مقدار حقیر یعنی چالیسواں حصہ دیکر بطور تشتے نمونہ از خروارے ہمارے چاہنے والو نہین ہوجاؤ حقا سے اشارہ ہے کہ بعد ان
پانچ خصلتوں کے ایمان خالص اسلام حقہ حاصل ہوگا **ابن کثیر** حارث بن مالک سے مروی ہے کہ آنحضرت نے انسے فرمایا تمنے
صبح کس حال مین کی حارث بولے اس حال مین کہ مومن حق تھا فرمایا حقیقت ہر شے کیلیے ہے تمھارے ایمان کی حقیقت کیا ہے حارث
نے کہا مین فانی دنیا کو پہچان گیا تورات کی بیداری اور دن کے روزے اختیار کیے اب گویا مین عرش پروردگار کو دیکھ رہا
ہون اور جنت والو پر نظر کرتا ہون کہ وہ آپس مین ملاقاتین کرتے ہین اور دوزخی پیش نگاہ ہین کہ تلملا رہے ہین آپنے فرمایا
اے حارث تمنے پہچانا ایسے حال کو لازم پکڑو اور ترک نہ کرو **درجات** جمع ہے یعنی مراتب کثیرہ ومدارج مختلفہ کوئی مقام عبادت
مین کوئی شان محبت مین کہین عطاے خداوندانہ ہے کہین اداے محبوبانہ الغرض ہر شخص پہ مقام ورانعام مین ہے **معالم** کہا
عطا نے اہل جنت کے درجے بقدر اعمال متفاوت ہونگے ربیع بن انس نے کہا جنت مین ستر درجے ہین ہر درجے مین سوار
کی ہفتاد سالہ راہ **رزق** سے مراد رزق بہشتی ہے

كَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ ۪ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ ۙ

جسطرح نکالا تجھے رب تیرے گھر سے تیرے ساتھ حق کے اور بیشک ایک گروہ ایمان والون سے ناخوش تھا

يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝

جھگڑتے تھے تجھسے حق مین بعد اسکے کہ ظاہر ہوگیا گویا کہ وہ چلائے جاتے ہین طرف موت کے اور وہ دیکھ رہے ہین

کبیر جسطرح اللہ نے آپکو مدینہ سے جہاد کے لیے حق کے ساتھ نکالا اور کچھ مومن اسے پسند نہین کرتے تھے ایسے ہی جھگڑتے ہین
تجھسے امر حق یعنے جہاد مین اور کب جبکہ انھین معلوم ہوچکا کہ فتحیاب ہونگے ایسلیے سمجھتے مین کہ گویا وہ دیکھ بھال کر موت
منھ مین جاتے ہین ۔ اور کہا بعض نے کہ جب غنیمت کے باب مین ارشاد ہوا کہ خاموش ہو حکم تو سب نے مانا مگر بعض نے

اچھا نہ جاننا فرمایا یہ ناخوشی ویسی ہی نافہمی سے ہے جیساکہ مدینہ سے نکلنے اور دشمن سے لڑنے مین اتفاق نکرتے تھے **توضیح** اسکی یہ ہے کہ جب آپ مدینہ مین آئے اور حکم جہاد اترا کچھ چھیڑ چھاڑ شروع تھی کہ خبر ملی قافلہ قریش مال تجارت لیکر شام کو جاتا ہے حضور نے کچھ اوپر تین سو مہاجرین و انصار ہمراہ لیے اور مدینہ سے نکلے اودھر ابوجہل ایک بڑی فوج تیار کرکے مدینہ کے قریب پہونچا اور قافلہ راہ کترا کر دوسری طرف سے نکل گیا یہ لوگ تو حلوا بے دود سمجھے تھے اب کانٹو مین الجھنا گران گذرا حضور نے اصحاب سے مشورہ طلب فرمایا پہلے تو کچھ ایسی رائین پیش ہوئین جو پسند خاطر نہ آئین اسلیے کہ ان کی غرض یہی تھی کہ قافلہ کی جستجو اور ترک مقابلہ عدو کرین پھر ابوبکر اور عمر نے حضور کی ہمزبانی کی اور مدینے والو نسے سعد بن عبادہ کھڑے ہوے اور کہا یا رسول اللہ جدھر حکم خدا ہو آپ چلین بخدا اگر آپ عدن بھی جائین تو بھی ایک ہم مین کا نہ رہ جائیگا مقداد نے عرض کی یا نبی اللہ کیا ہم وہ جواب دینگے جو بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ کو دیا تھا کہ تو اور تیرا رب دونون جائین اور عمالقہ سے لڑین ہم تو یہین بیٹھے رہینگے نہین نہین ہم کہتے ہین کہ آپ چلین ہم آپ کے ساتھ لڑینگے **نظم** حبذا فرمائیے یہ ہی ایمان دین ہے ؛ ہمین اختیار اپنا باقی نہین ہے ؛ مطیع شہ پاک دائم رہینگے ؛ کیا ہے جو عہد اُسپہ قائم رہینگے ؛ **کیمرجہ** عذر واستکراہ اصحاب کی یہ تھی کہ فوج تھی نہ سامان نہ سواری گف ستر اونٹ دو گھوڑے نہ یہ اللہ والے دشمن کی کیا حقیقت جانتے تھے اور بعد ماتبین سے آنیوالی آیت ادھر اور یہ ارشاد کہ گویا موت کے منہ مین جاتے ہین قلت اور بے سامانی کے خیال دشمن کی کثرت کے لحاظ سے ہے جبھی یہی معلوم ہوتا تھا کہ گویا مرنے ہی جاتے ہین زندہ نہ پھینگے **ف** بظاہر کلمات قرآنی سخت ہین مگر غرض اظہار کمال احسان و تعلیم طاعت حضرت رحمن ہے دیکھو تم ڈرتے تھے کیسے کامیاب ہوئے ناخوش تھے کیسے خوش ہوئے ایسی ہی اطاعت مین فائدے ہین

وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ

اور جب وعدہ کیا تھا اللہ نے ایک کا دو گروہون کے وہ ہے تمہارے لیے اور تم دوست رکھتے تھے کہ بی کانٹے کا

تَكُوْنُ لَكُمْ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ

ہو تمہارے لیے اور چاہتا تھا اللہ یہ کہ ثابت کرے حق اپنے کلمات سے اور کاٹے

دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ۙ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۚ

جڑ کافرون کی تاکہ ثابت ہوجائے حق اور باطل ہو ناحق اگرچہ برا مانا کرین گنہگار

یاد کرو جب اللہ تعالیٰ نے تم سے عہد کیا کہ ان دو مین سے ایک قافلہ یا لشکر قریش کا تمکو ملیگا اور تم چاہتے تھے کہ بے زحمت تمکو ملے (یعنی قافلہ اسلیے کہ اسمین لڑائی جھگڑا نہین) اور اللہ یہ چاہتا تھا کہ انکی قوت توڑدے اسلیے کہ لشکر کی شکست سے آیندہ کے لیے ہمتین پست کام آسان ہوجاتا قافلہ سے صرف مال ملتا غلبہ اسلام مغلوبی کفار نہوتی تاکہ حق ثابت کردے اپنے کلمات سے یعنے وہ اخبار جو اسباب مین نازل فرمائی اور کافرونکو بیخ و بن سے نیست و نابود کردیگا ان کی مغلوبی سے حق ثابت

اور باطل ساقط ہو جاوے اگرچہ مجرم برا مانا کریں

إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُم بِأَلْفٍ

جب فریاد کرتے تھے تم رب سے اپنے پھر قبول فرمایا تمھارے کہ مین مدد کرنیوالا ہون تمھارا ہزار

مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ ۝ وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ وَلِتَطْمَئِنَّ بِهِ

فرشتون سے آگے پیچھے آنیوالے اور نہین بنایا اس مدد کو اللہ نے مگر خوشخبری تاکہ مطمئن ہون اس سے

قُلُوبُكُمْ ۚ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِندِ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ

دل تمھارے اور مدد نہین ہے مگر پاس سے اللہ کے بیشک اللہ غالب حکمت والا ہے

معالم جب صف جنگ آراستہ ہوئی حضورؐ کیلیے ایک سائبان تیار کیا گیا تھا اسمین تشریف لیگئے اور ہاتھ پھیلا کر دعا کرنیلگے یہانتک کہ رداے مبارک کاندھے سے گر پڑی ابوبکرؓ نے چادر اُڑھادی اور کہنے لگے یارسول اللہ آپکو اللہ کا وعدہ کافی ہے وہ اُسے پورا کریگا کہ یہ آیہ شریف نازل ہوئی **واقدی** آپ دفعتہً چونک پڑے اور فرمایا آگئی مدد اللہ کی یہ جبریل باگ گھوڑے کی تھامے لڑائی کے ہتھیار لگائے چلے آتے ہین انکے دانتون پر غبار پڑا ہے یہ فرما کر سائبان سے باہر آئے اور کہا سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ یہ مجمع پیٹھ دکھا کر بھاگا جاتا ہے اور حکم دیا کہ بڑھو **حاصل** جب تم اپنے رب سے فریاد خواہی کرتے تھے تو اللہ تعالی نے دعا قبول فرمائی اور کہا کہ ہم ایک ہزار فرشتونسے مدد کرتے ہین جو یکے بعد دیگرے آئینگے یا مسلمانون کے ردیف اور ہمراہ ہونگے اور یہ اسلیے ہے کہ تمھارے دل مطمئن اور خوش ہو جائین اور فتح تو اللہ ہی کے پاس ہے جو غالب ہے اور حکمت والا **ف** معلوم ہوا کہ لڑائی مین ایک بار فوج کا مقابلہ اچھا نہین بلکہ ایک حصہ کے بعد بڑھے اس سے دست قوی دل اور دشمن مضمحل ہو جاتا ہے اور یہ تمام اسباب انتظامیہ اسلیے ہرگز نہین کہ انھین کچھ دخل و اثر ہو بلکہ سب کچھ وہی کرتا ہے یہ انتظام مخلوق کی تسکین کے ہین اگر یہ اسباب نہوتے تو انکی نظر محض حکم الٰہی پر ہو جاتی اور تدبیر امور و تسکین قلوب کا وجود نہ رہتا **سوال** اچھا ہے کہ ملائکہ اور ارباب شہود کے لیے اسباب نہون اسلیے کہ اُنکی نظر مین یہ تمام کارخانہ طلسمی ہے کوئی کچھ نہین تعین اسمی ہے **جواب** انکے لیے بھی اسباب ہین مگر نورانی و لطیف جو حق سبحانہ تعالی کے افعال کے لیے حجاب نہین بلکہ شاہد حقیقت پر دلفریب نقاب کی طرح ورپردہ جھلک دکھا رہے ہین ملائکہ کو علم احکام نہین ہوتا مگر بذریعہ جبریل اور جبریل کو بواسطہ اسرافیل انھین بمطالعہ لوح اور نیز بحرکت قلم اور اُسے اللہ جانے کیونکر معلوم ہوا کرتا ہے ایسے ہی عرش کے لیے چار فرشتے حمال اور ہر کام پر کچھ خادم و عمال معین ہین اسباب و انتظام عالم بالا مین ہے مگر لطیف و نورانی اور دنیا کے اسباب کثیف و ظلمانی ۝

إِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُم مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَكُم

جب ڈھانک لیا تمکو نیند نے امن دینا اللہ کیطرف سے اور اتارا گیا تپر آسمان سے پانی کہ پاک کرے تمکو

بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ ؕ

اس پانی سے اور دور کرے تم سے نجاست شیطان کی اور باندھ دے (یقین) دلون پر تمھارے اور ثابت کرے اس سے قدم

واقدی بدر مین پہنچے اور ایسی جگہ قیام فرمایا تھا کہ بالو ریت تھی پانو دھنس جاتے گرد اڑتی اور پانی نہ تھا پہلے کر پانی پر مشرکین نے قبضہ کر لیا تھا اصحاب پیاسے اور محزون اسپر طرہ یہ کہ شب کو احتلام ہوا اللہ تعالیٰ نے پانی برسایا ہم نے بھی غسل کیا سیراب ہوئے ادھر کفار کیچڑ مین ذلیل و خراب سے پھر بمشورہ حباب بن منذر خیمہ گاہ بدلی کنوین کے قریب لشکر ٹھہرایا گیا۔ نیند جنگ مین طاری ہوئی مگر نہ ایسی کہ بیکار ہو جائین صرف ایک لو وگی تھی جسنے خوف ہیبت جنگ لے دور دیا **نعاس** بضم آغاز خواب جسے اونگھنا کہتے ہین **احمدی** معلوم ہوا کہ آسمان کا پانی طاہر مطہر ہے **حاصل** جب اونگھ تمپر غالب کر دی کہ تمھارا خوف اور حزن دفع ہو وہ امن تھی اللہ کیطرف سے اور تمپر پانی برسایا کہ تمکو نجاسات شیطانی یعنے احتلام سے پاک کر دے اور یہ امور تمھارے تسکین و ربط قلوب کے باعث ثابت قدمی کے موجب ہون کہ شیطان نے بعض مومنین کے دل مین یہ وسوسہ بھی ڈالا کہ ہم مین پیغمبر موجود ہون اور ہم پیاسے رہین نجس ہون غسل کر سکین نہ ہی نماز پڑھین اللہ تعالیٰ نے باران رحمت سے پیالے وضو دے **ف** نالت قوم حقیقت سے مراد نزول سکینہ در بود گی و محویت انوار الٰہیہ و جذب فیضان محمدیہ و برکت مصاحبت ملائکہ ہے اور پانی سے نزول رحمت مغفرت و تصفیہ قلوب و سیرابی و دیدار محبوب اور رجز شیطانی یہی وسوسۂ نفسانی ذوق لذات فانیہ و تعلقات واہیہ اور ربط قلب سے توجہ الی اللہ و حضور و ذکر قلب و قطع غیر و تثبیت سے دوام و استقلال و علو ہمت و کامیابی مقام صبر و ابتلا اسلیے کہ مقام افاضہ و انعام ہے جیسا کہ ابھی فرمایا لهم درجات اور ممکن ہے کہ بحسب اختلاف طبائع و تفاوت طلب و امتیاز خلوص و قابلیت انعام کے درجے متفاوت ہون ادنیٰ وہ جو اوپر مذکور ہوا اوسط یہ جو ہمنے کہا اور اعلیٰ اللہ جانے

اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّيْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ

جب حکم بھیجا رب نے تیرے طرف فرشتون کے مین ساتھ ہون تمھارے پس ثابت رکھو انکو کہ ایمان لائے مین ڈالے دیتا ہون دلون مین

الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ؕ

انکے جو کافر ہوئے ڈر پس مارو گردنون پر اور مارو انکے پور پور

جب حق سبحانہ تعالیٰ نے فرشتونکو حکم دیا کہ اے ملائکہ مین تمھارے ساتھ ہون یعنی تم حسب ارشاد کام کرو اثر پیدا کرنا ہمارا کام ہے پس تم مومنین کو ثابت قدم بنا دو اور انھین وسوسۂ شیطانی سے بچائے رہو مین کفار کے قلب مین خوف ڈالونگا پس تم انکی گردنین مارو اور بند بند جدا کرو آیت مین مسائل و لطائف مین **سوال** کیا سبب ہے کہ اس خفیف امر مین اسقدر اہتمام فرمایا گیا ملائکہ کا لشکر بھیجا۔ اسپر ایسی تاکیدین۔ پھر یہ بڑھاوے کہ مارو اور قتل کرو۔ اور مومنین کو سنبھالے رہو ہم تمھارے ساتھ ہین اور ساتھ ہی نہین بلکہ کفار کو ڈرا دین گے۔ اور نتیجہ یہ ہوا کہ چند مقتول و محبوس ہوئے باقی زندہ بھاگ گئے

جواب یہ اہتمام شان اپنے پیغمبر کے دکھلانے اور خوش کرنیکے لیے تھا ورنہ ہاتھ ہلانا اور ہتھیار چلانا دونون یکسان ہین نہ انہین مشغولی نہ انہین بیکاری ہے اور ملائکہ سے اہمیت یہان مرادتھی ہو اسلیے کہ یہ سب مجاہدین اور حقیقت اسی کے لیے ہے لطیفہ مومنین کی کارسازی مین ملائکہ متوسط کردیے گئے کہ حجاب بشری بیچ مین تحمل افاضہ ہو اور کفار پر خود رعب ڈالنے کا وعدہ فرمایا اسلیے کہ گو آج وہ مورد غضب ہین مگر قرابت نبی محبوب انسے متعلق ہے ایک نہ ایک دن اصلاح ہوجائیگی سواد کفر نور معرفت دکھائیگی پس جو ناقابل محض تھے ان پر رعب عذاب اور باقی پر بذریعہ صورت عتاب نازل فرمائی اور بپاس خاطر نبی کریم نسبت خاص کردی کہ جو ہلاک ہو وہ پست ترین درجات نار مین جائے جیسے ابوجہل اور جو بچے وہ اعلی درجات قرب پائے جیسے عباس **مسئلہ** علمائے نے ضرب سے استفادہ کرکے یہ کہا ان فنونکا سیکھنا مستحب ہے اسلیے کہ امتثال امر الہی کرنا ہو اور بے تعلیم مشکل ہے پس بانک۔ لکڑی۔ بانا۔ پٹا۔ نیزہ بازی۔ توپ۔ بندوق۔ تیر۔ سب اسی حکم مین داخل ہین مسلمانونکو اسکی ترغیب لائی گئی **مسئلہ** فرمایا الا ان القوۃ الرمی آگاہ ہوجاؤ کہ قوت تیراندازی ہے فرمایا من علم الرمی ثم ترکہ فلیس منا وقد عصی جسنے تیراندازی سیکھکر بھلادی وہ ہم مین نہین اور گناہگار ہوا فن شمشیرزنی مین مسلمان ہمیشہ بالادست رہینگے اسلیے کہ ملائکہ اسکے مامور ہین اور انعکاس انکی سعی کا بعض مین ثابت **نکتہ** فتح و شکست حرب و ضرب پر نہین بلکہ ثبات قدمی اور نامردی غیب سے اتاری جاتی ہے ضرب کے ساتھ عجب نہ ہو یہ تنبیہ کی ضرورت ہے

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ

یہ اسلیے ہے کہ وہ مخالف ہوگئے اللہ کے اور اسکے رسول کے اور جسنے خلاف کیا اللہ کا اور اسکے رسول کا بیشک تحقیق اللہ

شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَاَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابَ النَّارِ ۝

سخت عذاب کرنیوالا ہے یہ تمھارے لیے ہے پس چکھو اسے اور بیشک واسطے کافرون کے عذاب ہے آگ کا

یہ عذاب عتاب اسلیے ہے کہ قریش نے اللہ و رسول سے خلاف پر کمر باندھی تھی اور جو خلاف ورزی کریگا اللہ تعالی سخت عذاب کرنیوالا ہے۔ اے مشرکو یہ شکست و قتل تمھارے لیے ہے اسکا مزہ چکھو اور جان لو کہ کفار کے لیے دوزخ کا عذاب دائمی بھی ہے اسی زد و کوب پر کفایت نہین ملائکہ بدر انکا آنا قرآن سے ثابت ہے کہا بعض نے ہزار سے زیادہ نہ تھے دو ہزار تھے اور کہا بعض نے تین ہزار اور ردیف کی لفظ سے اسکی تائید نکالتے ہین اور صحیح و صریح یہ ہے کہ ایک ہزار تھے میمنہ فوج مین جہان ابوبکر تھے پانسو انکے سردار جبریل تھے اور میسرہ لشکر مین جہان علی تھے پانسو انکے افسر میکائیل تھے انکی لڑائی بھی ثابت ہے **مسلم** ابن عباس نے کہا ایک غازی مشرک کو بھگارہا تھا کہ دفعۃً کوڑے کی آواز اور گھوڑے کی ہنہناہٹ سنی کوئی کہتا تھا اقدم یا حیزوم بڑھ اے حیزوم (یہ نام ہے جبریل کے گھوڑے کا) پھر دیکھا تو وہ کافر مردہ پڑا ہے اور اسکی ناک پر اور منھ پر کوڑے کے زخم کا نشان ہے حضور سے جب یہ ماجرا عرض کیا

تو آپنے فرمایا تو سچا ہے یہ تو تیسرے آسمان کے فرشتون کی تھی تیسیر سعد بن منصور نے کہا کہ بعد شکست کفار جبرئیل حضور مین آئے تو ایک زرہ پہنے تھے اور سرخ گھوڑے پر سوار عرض کی اللہ تعالی نے بھیجا ہے کہ جبتک آپ راضی نہون حاضر رہون اب آپ خوش ہوئے آپنے فرمایا ہان درمنثور کہا ابو الشیخ نے کہ جبرئیل سبز گھوڑے پر سوار تھے انپر گرد غبار پڑا تھا آپکے ہاتھ مین نیزہ اور جسم پر زرہ ایک روایت مین ہے کہ زرد عمامہ باندھے تھے اور دانتون پر غبار پڑا تھا۔ ابن کثیر جبرئیل نے حضور سے کہا آپ اہل بدر کو کیسا جانتے ہین فرمایا وہ افضل المسلمین ہین جبرئیل بولے ہم بھی اُن فرشتون کو جو بدر مین حاضر ہوئے تھے بہترین ملائکہ جانتے ہین

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوهُمُ

اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو جب ملو تم اُنسے جو کافر ہوئے حملا کرکے پھیر نہ پھیرو اُن سے

الْأَدْبَارَ ۝ وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ إِلَّا مُتَحَرِّفًا لِقِتَالٍ أَوْ مُتَحَيِّزًا

پیٹھ اور جو پھیرے اُنسے اسدن پشت اپنی مگر پھر نیوالا واسطے لڑائی کے یا پناہ لینے والا

إِلَىٰ فِئَةٍ فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ مِنَ اللَّهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝

طرف لشکر کے پس تحقیق آگیا غضب مین اللہ کے اور ٹھکانا اسکا جہنم ہے اور بری بازگشت ہے

اے ایمان والو جب مقابلہ کرو کفار سے بحالت لشکر کشی تو اُنکی طرف سے پیٹھ نہ پھیرو اور جو پیٹھ پھیری اُسدن وہ اللہ کے غضب مین آگیا اور ٹھکانا اسکا جہنم ہے اور بری بازگشت ہے البتہ بقصد قتال حیلہ و تدبیر کرتا ہو یعنی بیا ظاہر کرے کہ بھاگا جاتا ہے اور غرض یہ ہو کہ دشمن مطمئن و غافل ہو جائے یا کسی زد کے مقام تک آجائے یا کسی زبردست لشکر یا سامان سے ملجانیکے لیے ہٹے تو مورد الزام نہین زحفا کی قید سے سمجھا گیا کہ اکیلے دو کیلے مڈ بھیڑ ہو جائے یا رزم جنگ نہو یا بطور تاخت و تاراج حملہ آوری ہو تو فرار حرام نہین - الادبار مین غایت توضیح فرمائی یہ بھی اشارہ کردیا کہ دائین بائین ہو جانا عائد فرار نہین یومئذ بعض نہی کو مخصوص بیوم بدر سمجھے ہین جیسا کہ تفسیر احمدی اور درمنثور مین ہے لیکن احکام قرآنی خصوص مورد سے خاص نہین ہو سکتے بیشک فرار دائما حرام ہے البتہ اسکا عموم اگلی آیتون سے منسوخ ہے پہلے ایک کو دس پر غالب فرمایا پھر بنظر ضعف دوچند پر امر قرار پایا - دشمن دوچند سے زیادہ ہون تو فرار جائز ہے مگر مناسب نہین جیسا کہ منذری نے امام شافعی سے نقل کیا متحرفا اور متحیزا یہ دونون صورتین مستثنیٰ ہین یعنے کسی دائون گھات یا مصلحت یا اپنی جماعت سے ملجانیکے لیے ہٹنا منع نہین ہے اسمین ایک اصل فوجی کی تعلیم ہے جس سے دشمن کو میدان مین سخت نقصان پہونچتا ہے درمنثور ابن عمر نے کہا ہم کسی لڑائی سے ہٹ آئے تو کہتے تھے جہاد سے بھاگنے والے غضب الہی مین آگئے ہوے رسول اللہ کو کیا منھ دکھائین حاضر ہوے تو حضور نے فرمایا کون ہے ہم نے عرض کی نحن الفرارون ہم بھاگنے والے فرمایا لا انتم العکارون نہین تم مکرر حملہ کرنیوالے ہو مین سے

سلہ زحف لشکر بوزندہ بسوی دشمن لیکن حال ہے یعنے بحالت لشکر کشی ۱۲ سلہ متحرف حرفت کنندہ و برگردندہ بیان مراد یہ ہے کہ دشمن کو دکھاوے کہ بھاگا جاتا ہے اور حقیقت مین کوئی حیلہ و تدبیر ہو ۱۲

معلوم ہوا کہ وہ فرار جسکی جزا نار و عار ہو اور رہی اور یون ہٹنا بڑھنا توڑنے والونکے لیے لازم ہی **بخاری** ۔ سات گناہ
ہلاک کرنیوالے ہین ۱۔ شرک ۲۔ سحر ۳۔ قتل ناحق ۴۔ سود خواری ۵۔ یتیم کا مال کھا جانا ۶۔ پارسا عورت پر تہمت زنا ۷۔ صف
جنگ سے بھاگنا ۔ طبرانی میں ہی کہ تین گناہ وہ ہین جنکے ساتھ کوئی عمل نفع نہین دیتا ۱۔ شرک ۲۔ عقوق والدین ۳۔ جہاد
سے بھاگنا **لطیفہ** اذان کے بعد مسجد سے نکلنا جائز نہین گویا یہ وقت قتال نفس و شیطان ہی مگر بعذر ایسی کسی ضرورت کے
جیسے خوف یا نہ ہونا اہتمام جماعت یا امامت جیسے **متحیز سوال** قتال کی یہ تاکید اور بھاگنے میں ایسی وعید اسپر صرف تعداد
کی رعایت اور دوسرے وجوہ سے اعراض یہ امر عجیب ہے ۔ دس مرد مسلح ۔ قوی ۔ تجربہ کار ۔ بیس کیا سو دو سو نہتون
اور کمزور و ناواقف جنگ دیدہ پر یقیناً غالب آ جاتے ہین خصوصاً اس زمانے کے آلات اور حکمتون نے تو فرق قلیل و کثیر کو
بالکل مٹا دیا ہے تو کیا ہزار مرد شمشیر باز سو بندوقچیون کے سامنے ٹھہر بھی سکتے ہین ابھی توپ وغیرہ کا ذکر نہین عجب
مشکل ہے کہ رگی لو آگ کی بوچھاڑ اور بیٹے تو فی النار **جواب** اصول اسلام پر نظر کرنے والے ایسے خیال نہین کرتے اعمال
و صبر عبادات ہی اور کوئی عبادت بہت بڑے سامان پر موقوف نہین کی گئی ہی ۲۔ اعلاء کلمۃ اللہ موقوف ہی کمال تقوی
و حق پرستی پر اور تقوی و ذکر و صبر و ثبات موجب ہین نزول رحمت و اعانت و نصرت کی جیسا کہ متعدد آیتون سے مصرح ہی پس
اعلاء کلمۃ اللہ ۳۔ غلبہ مومن نہ قوت جسمانی پر موقوف ہی نہ خوبی آلات و کثرت اسباب پر ورنہ کوئی اگر وہ خدا پرستون کا جو
غالباً ذاکر تھا بے ساز و سامان بھی ہوا کیے ہین کبھی دشمن سے جان بر بھی نہوتا غلبہ کیا اسی لیے بوقت قتال تقوی اور صبر
اور کثرت ذکر کی تاکید نازل ہوئی ہے لیکن جبکہ عادت الٰہی ظاہری اسباب پر جاری ہے اگر دو چار کو دس بیس ہزار پر
فتح ملا کرتی تو نہ ہمارا امتحان ہو سکتا نہ کفار کو اپنے بطلان مین شبہہ رہتا لہذا پہلے دہ چند پر وعدہ فرمایا پھر بہ لحاظ ضعف
(ضعف جو حالی نہین سیلے کہ آخر مین مسلمانون کی قوت اور تو انگری بڑھتی گئی بلکہ ضعف تقوی و عمل) دو چند تک صبر کا حکم
دیا کہ کچھ تو حق و باطل مین ظاہر فرق بھی رہے لیکن آلات و اسباب ۔ نہ یہ ہر مومن کے قدرت مین داخل تھے نہ انکے درپے ہونا
دلیل حق پرستی تھی انکی طرف استحبابی امر فرما کر بس کر دیا کہ کرو یہ سب مگر اعتماد کرو صرف ذکر اللہ و تقوی قلب و صبر
و ثبات پر جو تمہاری تخلیق سے مطلوب ہی اور بیشک اس صفت کے مجاہدین اپنے قلت اسباب نقصان آلات سے کبھی
شکست نہین اٹھاتے بلکہ جب کچھ اعمال تقوی مین کمی ہوئی ہی فوراً آثار بد مرتب ہو گئی جیسا کہ یوم احد مین پیغمبر کی رائے پر قائم نہ رہنے سے
اور حنین مین اپنی کثرت پر اترانے سے ۔ یہ نہایت وسیع و نازک امر حل کیا گیا ہے فکر و تامل درکار ہی ۔

فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۖ وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى

پس نہ قتل کیا تمنے انکو لیکن اللہ نے قتل کیا انھین اور نہین پھینکا تنے جب پھینکا لیکن اللہ نے پھینکا

رمی تیر پھینکنا ۔ یا کوئی اور شئے پھینکنا **ابو سعود** جب یہ عنایت و اعانت ہماری ہی تو تمنے انکو قتل نہین کیا بلکہ
اللہ ہی نے قتل کیا ۔ اور تم نے خاک نہین پھینکی بلکہ اللہ نے پھینکی توضیح اسکی یہ ہی **معالم** جب بدر مین مسلمان فتحیاب

ہوئے تو ہر ایک کہتا میں نے اُسے مارا اُسے مارا ارشاد ہوا یہ فخر اچھا نہیں یہ کام تو ہمارا ہے تم نہیں بھولکر اپنا خیال کرلیا کرتے تھے ابن کثیر عبد الرحمن بن زید سے کہا کہ آیت بدر میں اُتری آپنے تین مٹھیاں خاک کی بدر میں پھینکیں ایک کفار کی داہنی جانب دوسری بائیں طرف تیسری سامنے اور فرمایا شاہت الوجوہ یہ مٹی تمام کفار موجودہ کے سروں پر بہ قدرت خدا پہنچی اور وہ انکو بھاگتے ہی بن پڑا ارشاد ہوا ای نبی کریم یہ بھی ہماری ہی کارسازی تھی مفسرین متفق ہیں اور روایات متعددہ شاہد کہ یہاں تک ہی سے تو پھینکنا مراد ہے لطیفہ حقیقت امر پر نظر رکھو کہ فاعل حقیقی اللہ ہے لطیفہ یہ دعوی چھوڑ دو کہ ہم بھی کچھ کر سکتے ہیں لطیفہ مجاہدات پر کامیابی اور غنیمت کی یہ شکلیں منجانب اللہ سمجھو لطیفہ توحید قولی و فعلی کا مرتبہ ریاضات و اعمال کے بعد ہے لطیفہ مومنین کی تعظیم مقصود ہے کہ انکا فعل ہمارا ہی فعل ہے اور کفار کی اہانت منظور ہے کہ جو مردود و مقتول ہیں وہ مقتول و مردود رب العالمین سے ہیں مسئلہ افعال عباد مخلوق باریتعالی ہیں

وَلِیُبْلِیَ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝ ذٰلِكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَیْدِ الْكٰفِرِیْنَ ۝

اور تا کہ آزمائے مومنین کو اس سے آزمائش اچھی بیشک اللہ سنتا جانتا ہے یہ فتح (تم کو ہے) اور بیشک اللہ سست کرنیوالا ہے کافروں کا

بلا آزمائش یہ کبھی مصیبت ہوتی ہے کہ صبر ثبات کی جانچ ہو اور کبھی نعمت سے کہ شکر و قدر دانی دیکھی جائے حاصل یہ کہ فتح و نصرت اسلیے عطا کی تا کہ اللہ تعالی مومنین کو اپنی نعمتوں سے آزمائے آزمائش اول یہی تھی کہ انکے فعل کو اپنا فعل قرار دیکر انکو پیچ دری بھلادینے کا حکم فرمایا اتکبر و تفاخر کی بیخ کنی ہو جائے یہ فتح دیکھی اور آیندہ بھی اللہ تعالی کافروں کے مکر کو سست و باطل کرتا رہیگا یعنی کہا اگر آزمائش میں پکے نکلے تو آیندہ بھی غنا ہے تو انکا وعدہ دائمی کیا جاتا ہے لطیفہ کافروں علم سے خصوصاً محل تمنا میں اور شیطان سب سے بڑا کافر ہیں نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ کید شیطان کو کمزور کردیگا اور وہن سے خواہ یہ مراد کہ توفیق وہدایت و عفو کے سامنے اُسکی ایک نہ چلی گی یا یہ کہ فی الواقع فریب شیطانی اور خواہش نفسانی قابل التفات نہیں اور یہ کمزور سا اثر قوی دل مومن پر پڑ ہی نہیں سکتے اور یہ بات ہی اور ہے کہ ہم آنکھ بند کرلیں ف اللہ کا بڑا امتحان اور بڑا مغالطہ شیطان یہ ہے کہ بندہ کسی کام کو غیر خدا کیطرف سے سمجھے ۔ فاعلیت حقیقۃ اللہ ہی کیلیے ہے دوسرے کو اسمیں دخل ہی کیا تو کیسا غضب ہے کہ کرے تو اللہ اور ہم کہیں کیا زید نے یا عمرو نے سعدی درین نوعی از شرک پوشیدہ ہست ؎ کہ زیدم بیازرد و عمرم بخست ؎ ربط مومنین پر اظہار نعمت کے بعد کفار کی تہدید فرمائی

اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ ۚ وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ ۚ

اگر فیصلہ چاہتے ہو تو آگیا تمہارے پاس فیصلہ اور اگر باز آؤ تو یہ اچھا ہے تمہارے لیے اور اگر پھر دوگے تم پھر دینگے ہم

وَلَنْ تُغْنِیَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَیْـًٔا وَّلَوْ كَثُرَتْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝

اور نہ کام آئیگی تمکو جماعت تمہاری کچھ اور اگرچہ بہت ہو جاوے اور بیشک اللہ ایمان والوں کے ساتھ ہے

کفار اللہ تعالی سے دعا کیا کرتے کہ امر حق ہم پر کھل جائے معالم ابو جہل نے عین جنگ میں دعا کی ای اللہ کھولدے اور حق

ظاہر کر ارشاد ہوا اگر فیصلہ چاہتے ہو تو ہو گیا اور اس لڑائی نے حقانیت اسلام ظاہر کر دی اگر اب بھی باز آؤ اور کفر چھوڑ دو تو تمہارے حق مین اچھا ہوگا وہی اللہ رحمٰن و رحیم ہے اور وہی نبی کریم اور اگر پھر گستاخی کی تو ہم بھی ایسی ہی سعد دینگے پھر ہی فرشتے آئینگے اسیطرح مثنت خاک سے تمکو خاک مین ملا دینگے اور یہ تمہاری فوج و جمعیت اگرچہ بہت کچھ ہو مگر کوئی فائدہ نہ دیگی اور اسمین شبہ نہین کہ اللہ تعالی ایمان والون کے ساتھ ہے ف آیت بعبارت فصیح بتا رہی ہے کہ دوامًا نصرت الٰہی و افواج ملائکہ مومنین کے ساتھ ہے اور کفار مغلوب و خوار اور جب کبھی کفار سرکشی کرینگے اللہ انکی گردن مشکنی کریگا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَأَنتُمْ

اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور رسول کی اسکے اور نہ پھرو اس سے اور تم

تَسْمَعُونَ ۝ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ قَالُوا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ۝

سنتے ہو اور نہ ہو مثل انکے جنہون نے کہا سنا ہمنے اور وہ نہین سنتے ہین

اے مسلمانو اللہ و رسول کی اطاعت کرو اور اسکے ارشاد سے روگردانی نہ کرو اس حال مین کہ تم سنتے ہو اور انکے سے نہ ہو جاؤ جنھون نے کہدیا کہ ہمنے احکام الٰہی سنے حالانکہ دل سے نہین سنے یا سنتے ہی نہین تھے اور یہان سمع سے یہان مراد قبول و فہم ہے نہ آواز سننا بس یہ لوگ خواہ منافق ہین خواہ سخت غافل بے پروا

إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِندَ اللَّهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ ۝ وَلَوْ عَلِمَ

بیشک بدترین رینگنے والون کے پاس اللہ کے وہ بہرے گونگے ہین جو نہین سمجھتے اور اگر جانتا

اللَّهُ فِيهِمْ خَيْرًا لَّأَسْمَعَهُمْ ۖ وَلَوْ أَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوا وَّهُم مُّعْرِضُونَ

اللہ انمین کچھ بہتری البتہ سناتا انکو اور اگر سناتا انکو البتہ پھر جاتے اور وہ روگردان ہوتے

دواب زمین پر چلنے والا آدمی ہو یا جانور۔ عرف مین اسکا استعمال حیوان مین ہے اور یہان کنایہ ہے کمال حمق و تحقیر سے صم بہرا کنایہ ہے سرکش نافہم۔ غیر مطیع سے بکم گونگا کنایہ ہے اس سے جو کلمۂ حق سے ساکت ہو عاقل سے مراد عارف و انجام فہم احکام الٰہی کو سمجھنے والا۔ بخاری شر الدواب سے بنی عبدالدار مراد ہین حاصل اللہ کے نزدیک تمام جانورون مین وہ بہرا گونگا بدتر اور خوار ہے جو کچھ جانتا ہی نہو یعنی امر بدیہی دلیل صریح کی توحید و ربوبیت سے غافل ہے پھر فرمایا۔ اگر اللہ تعالی اپنے علم ازل مین جانتا کہ انمین کسی قسم کی خیر ہے تو ضرور انکو سناتا یعنی سننے والا بناتا مگر جبکہ علم ازلی سے انمین کوئی اچھائی معلوم ہی نہ کی تو اب سنانیکا کیا فائدہ ہے اور باوجود اسی غیر قابلیت حیوانیت کے اگر انھین سناتا تو بھی وہ منہ پھیرے ہوے پھر جاتے اور راہ پر نہ آتے ف ۱ انسان جو اللہ کو نجانے تمام حیوانون سے بدتر ہے ۲ عقل شرعی معرفت حق ہے ۳ ارادۂ الٰہی کا تعلق بحسب علم ازل ہے یعنی جو امر شدنی

علم مین حقیقت مقصود و منظور ہو بعض اوقات ... سے مراد ... ہے [illegible]

حکم میں قرار پایا گیا اسکے بجاوا اصلاح پیدا ہوا دہ متوجہ ہوتا ہے ورنہ نہ ہوتا اسمیں تسکین نبی کریم مقصود ہے کہ آپ کفار کی نافہمی سے ملول نہوں نبط بعد تذییل تفضیح کفار مومنین کے ہدایت اور تعلیم کیطرف توجہ فرمائی ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ

اے ایمان والو قبول کرو واسطے اللہ کے اور واسطے رسول کے جب پکارے تمکو اسلیے کہ زندہ کریگا تمکو

وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ

اور جان لو کہ بیشک اللہ حائل ہوتا ہے درمیان آدمی کے اور اسکے دل کے اور تحقیق یہ بات کہ طرف اسکے جمع کیے جاؤ گے

استجیبوا قبول کرو اطاعت کرو **معالم** **یحییکم** زندہ کرے **معالم** کہا سدی نے زندگی ایمان ہے اسلیے کہ کافر مثل میت کے ہے کہا قتادہ نے قرآن ہے کہا مجاہد نے امر حق **جواب** کہا قتیبی نے کہ مراد شہادت ہے جو حیات ابدی ہے **ابن کثیر** کہا عروہ بن زبیر نے مراد جہاد ہے جس سے حیات با عزت و غلبہ حاصل ہوتی ہے اور ذلت و مغلوبیت کی موت سے رہائی ملتی ہے **حاصل** اے ایمان والو اللہ و رسول کی بات سنو اور اطاعت کرو جب وہ تمکو بلائیں طرف حیات و نجات کے اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ آدمی اور اسکے دل میں درآتا ہے دل اسے کسی طرف پھیر سکتا ہے نہ آدمی دل پر قابو پاتا ہے جبتک اللہ تعالیٰ نہ چاہے یعنی اس قبول پر نازاں نہو اپنا حق نہ ٹھہراؤ اس لیے کہ قبول ہو یا انکار اقبال ہو یا ادبار سب اُسی کے قبضہ میں ہو اسی لیے حضور سے منقول ہے کہ فرمایا کرتے يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ ہم آپ پر ایمان لائے کیا آپ ہمپر خائف ہیں فرمایا ہاں إِنَّ الْقُلُوبَ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ اللَّهِ يُقَلِّبُهَا كَيْفَ يَشَاءُ (رواہ ترمذی) بیشک دل اللہ کے دو انگلیوں میں ہیں جدھر چاہے پھیرے) اور تم سب اللہ ہی کے حضور میں جمع کیے جاؤ گے (یعنے نہ اختیار ہے نہ وہاں سوائے قرار کچھ حذر و انکار سے فائدہ) **کبیر** قلب سے مراد عقل ہے یا کنایہ ہی کمال قرب سے جیسا کہ فرمایا نَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ ہم رگ جان سے زیادہ تر قریب ہیں **ف** کچھ ضرورت نہیں کہ ہم اسے مبالغے اور مجاز پر محمول کریں بلکہ حق یہی ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ ہر شئے سے اُسکے نفس سے زیادہ تر عالم و قریب ہے یہ امر عجیب نکتہ غریب ہے **بخاری** آپ ایکدن ابو سعید بن کعب کیطرف سے گذرے وہ نماز میں تھے آپنے طلب فرمایا وہ بعد فراغت آئے سبب توقف پوچھا تو عرض کی میں نماز میں تھا فرمایا تمکو یہ حکم قرآن نہیں معلوم کہ قبول حکم رسول بلا توقف واجب ہے **قیاس** چونکہ امام عادل احکام الٰہی کا جاری کرنے والا اور پیغمبر کا قائم مقام ہوتا ہے اُس کی اطاعت مومنین پر واجب ہے

وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً ۖ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ

اور ڈرو تم اُس فتنے سے کہ نہ پہونچیگا صرف ظالموں کو خاص کر اور جان لو کہ بیشک اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہے

ایسے فتنے سے ڈرو اور بچو جسکا وبال صرف انھیں فتنہ گرون پر مخصوص نہیں بلکہ عام ہوجاتا ہی ابن کثیر فرمایا ام سلمہ نے کہ حضور نے کہا جب میری امت کے گناہ شائع ہوجائینگے عذاب الٰہی بھی عام ہوجائیگا مین نے عرض کی کیا نیک لوگ نہ بچینگے فرمایا ہونگے مگر بدونکے ساتھ بلاے دنیا مین گرفتار اور آخرت مین برحمت حق رستگار اٹھین گے **ف** یہ وہم بیجا ہے کہ اللہ تعالیٰ بے کیے کسی کو پکڑے خود ارشاد فرمایا لا تزر وازرۃ وزر اخری ہان گناہ کئی قسم کے ہوا کرتے ہین بعض وہ ہین جسکا اثر گناہ گار سے متجاوز نہین ہوتا اور بعض وہ ہین جنکی کچھ شرکت سب ہو جاتی ہو پس بظاہر ناکردہ گناہ مگر حقیقۃً اُسکے اثر اور آمیزش مین کیے کی سزا پالیتے ہین تاکہ آخرت کے عذاب سے پاک ہوجائین چنانچہ حسن سے مروی ہی کہ آیت طلحہ و زبیر و عثمان کی شان مین ہے اور کہا سدی نے اصحاب جمل کے حق مین ہے۔ اور کہا ضحاک نے اصحاب پیغمبر کے متعلق ہے کہ آخر عہد عثمان سے مدتون تک ابتلا عام ہی خصوصاً یزید اور اُسکے قدم بہ قدم چلنے والون نے پردہ نشینان مدینہ و گوشہ گزینان آستانۂ نبوی و عابدان بیت اللہ کو بھی نہ چھوڑا **بخاری** حضور نے تمثیلاً فرمایا کہ ایک کشتی پر کچھ لوگ سوار ہوے طبقۂ اسفل والون کو پانی لینے اوپر جانے مین تکلیف ہوئی تو وہ بسولے سے کشتی مین سوراخ کرنے لگے کہ یہین سے پانی لے لین اگر اوپر والے انھین روکین گے تو سب نجات پائینگے نہین تو غرق ہوجائینگے ایسے ہی ایک گروہ افعال شنیعہ کرتے رہین اور دوسرے نہ روکین تو یہ کشتی سب کو لے ڈوبے گی **ف** افسوس ہمارے زمانے کی یہی حالت ہی ۱ موالات کفار و فساق ۲ مداہنت فی الدین جس سے امر بالمعروف جو فرض کفایہ ہی. بالکل متروک ہی ۳ کثرت بدعات و شرک ۴ عدم مبالات حلال و حرام ۵ رواج رشوت و ربوا وغیرہ غرضکہ صدہا وہ گناہ ہین جنکے اثر اور وبال سے نہ عابد بچے ہین نہ متقی بری ؛

وَاذْكُرُوا إِذْ أَنتُمْ قَلِيلٌ مُّسْتَضْعَفُونَ فِي الْأَرْضِ تَخَافُونَ أَن يَتَخَطَّفَكُمُ

اور یاد کرو تم جبکہ تھے تم تھوڑے کمزور زمین مین ڈرتے تھے یہ کہ اُچک لین تمکو

النَّاسُ فَآوَاكُمْ وَأَيَّدَكُم بِنَصْرِهِ وَرَزَقَكُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ

آدمی پھر جگہ دی تمکو اور قوت دی تمکو اپنی مدد سے اور روزی دی تمکو پاک چیزون سے تاکہ تم شکر گزاری کرو

اور اے گروہ مہاجرین یاد کرو وہ حالت کہ تم مکے مین کم اور کمزور تھے ڈرتے تھے کہ اہل مکہ تمکو قتل و اسیر نہ کرین ایذا نہ دین تو ہمنے تمکو مدینے مین جگہ دی اور انصار کی فوج اور ملائکہ کی نزول اور فتح بدر سے تمہاری مدد فرمائی اور تمکو اموال غنیمت سے پاک لذیذ رزق دیا کہ تم شکر کرو **ف** اپنے ضعف اور احتیاج کا ذکر بغرض شکر نعمت مستحب ہی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمَانَاتِكُمْ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ

اے ایمان والو نہ خیانت کرو اللہ اور رسول کی اور نہ خیانت کرو اماتون مین اپنی اور تم جانتے ہو

اے ایمان والو اللہ و رسول کے حکم مین اور باہمی امانتون مین خیانت نہ کرو تم جانتے ہو کہ اللہ حاضر و ناظر عذاب و انتقام پر

قادر ہے۔ مفسرین نے اسکے متعلق واقعات بیان کیے مگر یہ حکم عام ہے ہر خیانت سے تعلق ہے اور کسی پر مخصوص نہین پھر خیانت عام ہے مال مین ہو یا کسی اور امر مین جیسا کہ وارد ہوا المستشار امین مشورت کار امین ہے اُسے حق پوشی اور دائے نا سود دینا نچاہیے اور ابن مسعودؓ نے کہا الصلاۃ امانۃ والوضوء امانۃ والوزن امانۃ والکیل امانۃ (ترغیب) نماز وضو تول ناپ سب امانت ہے اور آپنے حضرت عبیدہ بن الجراح کو فرمایا امین الامۃ اسلیے کہ وہ اُنکے اسرار و محافظ تھے۔ پس ریا۔ نفاق۔ اسلام اتقا کے پردہ مین زور نصیحت مین حق دغرضی مسائل مین تاویل باطل۔ روایت مین افترا۔ غلط بتانا۔ حق چھپانا۔ فریب وغیرہ سب خیانت ہین اور جو قوت حق سبحانہ تعالی نے عطا فرمائی اُسے بے محل صرف کرنا بھی خیانت ہے لطیفہ خیانت کے معنی کمی نقصان اور عرف مین ضد امانت ہے مگر خیانت وہین ہوتے ہین جہان امانت و اطمینان ثابت ہو چور اُچکے کو کوئی خائن نہین کہتا پس علمای کرام و امرای اسلام زیادہ تر اس حکم کے مخاطب ہونگے لطیفہ خیانت کو مکرر ذکر فرمایا کہ حق اللہ و حق العباد دونون ہی مستقل ہو اور لانے نفی ایک ہی بار کہی کہ دونون ممانعتین ایک ہی ڈھنگ کی سمجھی جاوین ترغیب علی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضورؐ سے پوچھا کہ سب سے آسان اور سب سے مشکل کیا ہے فرمایا کلمہ شہادت آسان اور حفظ امانت دشوار تر جبر و ارہو کہ نہ دین نہ نماز نہ زکوۃ بے امانت کے کچھ بھی معتبر نہین ابن کثیر آیت ابولبابہ کے حق مین اُتری جب یہود بنو قریظہ مجاہدین کے محاصرے سے تنگ آگئے عذر خواہ ہوے حضورؐ نے فرمایا کہ اگر اس شرط پر قلعہ سے آؤ تو آؤ کہ جو ہم چاہین وہ کرین انھون نے کہا ابولبابہ کو آپ بھیجدین تب ہم اسکا جواب دینگے یہ گئے تو اُن کی گریہ وزاری پر رحم آگیا اشارے سے بتادیا کہ اگر باہر آؤگے قتل کیے جاؤگے یہ کہکر پھرے تھے کہ دل مین کہنے لگے مین نے اللہ و رسول کی خیانت کی اب کیا منھ دکھاؤن مسجد شریف مین گئے اور آپکو ستون سے باندھدیا اور کہا کہ کچھ نہ کھاؤنگا نہ پیونگا یا مرون یا توبہ نازل ہو۔ نو دن یون ہی گذرے آپ بیہوش ہوگئے رحمت الہی نے جوش مارا توبہ قبول ہوئی لوگون نے چاہا کہ کھولدین ابولبابہ نے قسم دلائی کہ مجھے وہی کھولینگے جنکا مین مجرم ہون پھر حضور خود تشریف لائے اور انکی عقدہ کشائی فرمائی۔ بعد ازان تہائی مال بھی خیرات کردیا۔ حضورؐ سے مروی ہے کہ فرمایا ہمارے پاس کیون نہ آیا کہ ہم بارگاہ الہی مین عذر خواہی کرتے درمنثور کہا مغیرہ بن شیبہ نے کہ اسکا تعلق حضرت عثمان کے قتل سے ہے ربط پھر وہ اصول تعلیم فرماے جن پر امانت و خیانت دونون کا مدار ہے

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ ع۲

اور جان رکھو بیشک مال تمھارے اور اولاد تمھاری فتنہ ہے اور بیشک اللہ پاس اُسکے ثواب بڑا ہے

معلوم ہے کہ مال و اولاد بہکانیوالے ہین اگر ادھر جھکے تو پھر کبھی رک نہین سکتے حضورؐ سے دور حرام مین گرفتار دین بیجا زینت سست اور اسقدر خود رفتگی کیلیے اللہ کے پاس تو ثواب بے حساب ہے واضح رہے کہ مال اللہ کی نعمت ہے

اللہ تعالیٰ نے خود حضور پر احسان رکھا وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَىٰ تم مفلس تھے مالدار کر دیا۔ اور مال ذریعہ معاملات کثیرہ اور سامان اطمینان و شوکت اسلام ہے اور ایسی ہی اولاد کی نسبت ارشاد ہوا کہ خیرات باقیہ سے ہیں اور طلب دعا کو ثواب فرمایا۔ اور دنیا ایسی ہیں پس یہ معنی ہیں کہ مال و اولاد امتحان ہیں انکی تحصیل اور محبت میں ہمکو اگر بھول گئے اور حد سے بڑھے تو عتاب و عذاب ہے اور اگر شکر گزار ہیں پروردگار کے خواستگار رہے تو ثواب بے حساب لیکن چونکہ طبع انسانی مال اولاد کی محبت میں سب کچھ بھول جانیکا سبق یاد کر چکی ہے تنبیہ فرمائی کہ خبردار ہوشیار رہنا حضرت قلندر چیست دنیا از خدا غافل بدن ۔ نی قماش و نقرہ و فرزند و زن ۔ پھر اجر عظیم کی طمع دلائی کہ انکو چھوڑنے اور حد پر قائم رہنے والے آپکو محروم نہ سمجھیں وہ سب سے زیادہ کامیاب ہیں

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَتَّقُوا اللَّهَ يَجْعَل لَّكُمْ فُرْقَانًا وَيُكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ

اے ایمان والو اگر ڈرو اللہ سے کردیگا تمہارے لیے امتیاز اور اتار دیگا تم سے برائیاں تمہاری اور بخشے گا

ایمان والو پرہیزگاری اختیار کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارے لیے امتیاز و خصوصیت قائم کر دیگا اور تمہاری برائیاں

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

اور اللہ صاحب فضل عظیم ہے

چھپا کر تمکو بخشدیگا اللہ تو بڑا فضل والا ہے **فرقان** یعنی فصل و امتیاز کہا ابن عباس نے آخرت میں نجات و دنیا میں فتح۔ کہا مجاہد نے دنیا و دین میں کامیابی کی راہ۔ کہا محمد بن اسحاق نے حق و باطل کا فرق **ف** دنیا میں ایسی علامات ظاہر نہیں کہ مومن کافر سے اور متقی عاصی سے جدا ہو سکے جن صفات فاضلہ و عطیات عظمی پر مسلمانوں کو فخر ہے دوسرے بھی اُنسے خالی نہیں جیسے علوم۔ فنون۔ صناعات۔ قلیل کا کثیر پر غلبہ۔ فتوحات کثیرہ۔ تصرف کرامات۔ اشراق۔ مجاہدات۔ عدل۔ سخاوت۔ تحمل۔ شجاعت وغیرہ دیکھیے صفحات تاریخ قدیمہ و کمالات جدید لہذا ارشاد ہوا کہ ایمان کا نور لا اتقوی کی آنکھیں کھولو۔ فرق دیکھ پڑے اور اس فرق کے لیے صورتیں ہیں **اول** یہ کہ عند اللہ روز حشر دوسروں سے ممتاز ہوں جیسا کہ فرمایا إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّاتِ النَّعِيمِ **دوم** کہ ہر مقابلے اور بحث میں غالب آئیں جیسا کہ فرمایا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْغَالِبُونَ اور یہی قوت تھی جسنے کمزور بے سامان گروہ عرب کو بڑے بڑے زبردست بادشاہوں پر تدبیر و شمشیر دونوں میں غالب رکھا اور ہمیشہ علمائے متقی اپنے مخالفوں پر منصور رہے ہیں **سوم** یہ کہ انکے خوبیاں ممتاز اور نقائص محو و مستور ہو جائیں اسی کی برکت ہے کہ باوجود تفحص و تعصب تمام دنیا کے بڑے بڑے تیز اہل نظر مناظروں کو نہ ہمارے نقائص ثابت کرنے پر قدرت ہوئی نہ کسی بحث میں پیش چلی بجائے خود دھوکے اور رستے ہی بر سر میدان کوئی آسکا ہو تو بتلائے **چہارم** یہ کہ انکے قول و فعل دوسروں سے نہ ہونگے گو صورت ایک ہو مگر جانے میں امتیاز ہے انکی دولت میں ہمیشہ صدقہ و شکر دوسروں کی **فراغت** سرمایہ غفلت و تکبر۔ انکے مصائب میں تسلیم و رضا

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝

اور جب پڑھی جاتی ہیں ان پر ہماری آیتیں ہم سن لیا ہے اگر ہم چاہتے تو کہہ لیتے مثل اسکے نہیں یہ مگر قصے اگلوں کے

اور جب کفار پر ہمارا قرآن پڑھا جاتا ہو کہتے ہیں ہم نے سن لیا اگر چاہتے تو ہم بھی ایسا کہہ لیتے اسمیں ہی کیا اگلون کے قصے ہیں معالم نضر بن حارث یہ فارس میں جاتا اور رستم و اسفندیار کے قصے سنتا یہود و نصاری سے انکی کتابوں کی باتیں لیکر تا جر قصے خوان تھا جبسے مکہ میں آیا اور قرآن سنا انہی سے کہنے لگا میں بھی ایسی داستان بنا سکتا ہوں

وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً

اور جب کہنے لگے کہ اے اللہ اگر ہے یہ وہی حق پاس سے تیرے تو برسا ہم پر پتھر

اور جب کہا اے اللہ اگر ہے یہ قرآن یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان حق تیری طرف سے مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ آسمان سے یا لا ہم پر عذاب دردناک تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا کوئی اور عذاب لا کہا بخاری و مسلم نے کہ کہا انس نے یہ قول ابوجہل کا ہے اور کہا معالم نے ابن عباس سے روایت کی کہ جب نضر بن حارث نے قرآن کی نسبت کہا یہ تو اگلے قصے ہیں میں بھی ایسے بہت بنا سکتا ہوں عثمان بن مظعون نے کہا کہ اللہ سے ڈر حضور حق فرماتے ہیں وہ بولا میں بھی حق کہتا ہوں عثمان نے کہا آپ تو لا الٰہ الا اللہ کہتے ہیں یہ بولا میں بھی کہتا ہوں مگر یہ کہ اصنام اللہ کی بیٹیاں ہیں پھر بولا کہ اے اللہ اگر یہ حق ہے تو ہم پر عذاب بھیج تا کہ حق و باطل کھل جاوے اور ابن کثیر نے بھی ایک روایت میں اسے مقول نضر قرار دیا ہے بخاری کہا ابن عیینہ نے مطر قرآن میں بمعنی عذاب آتا ہے **ف** ہر جگہ ایسا نہیں اور حق من مطر میں پانی ہی مراد ہے

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝

اور نہیں ہے اللہ کہ عذاب کرے انپر اور آپ انمیں ہوں اور نہیں اللہ عذاب کرنے والا انپر اور وہ استغفار کرتے ہیں

معالم کہا محمد بن اسحاق نے یہ کفار کا قول ہی خود ہی عذاب مانگتے اور کہتے آپکے ہوتے عذاب نہیں آئیگا مگر بخاری و مسلم اور عامہ مفسرین کے نزدیک یہ جواب ہے یعنی کفار پر عذاب کیونکر آئے آپ جو ہیں۔ اور یہی قرین صواب ہے **ف** آیت میں کئی احتمال ہیں خصوص یعنی آپکا موجب امن ہونا بحالت حیات ظاہر صرف اہل مکہ کیلیے تھا اور عذاب سے وہ عذاب وہی جو انگلے کفار پر آتا اور وہ بیخ و بن سے نابود ہوجاتے اسلیے کہ اگر عموم مانا جائے تو لازم آئیگا کہ کفار مکہ آخرت میں نار سے اور دنیا میں تلوار سے محفوظ رہیں۔ اور وھم ہم کا ضمیر بھی اہل مکہ کے لیے خاص ہے ورنہ یہود و مدینہ بھی قتل و اخراج سے بچ جاتے اور (انت) خطاب بعد حیات باقی نہیں رہ سکتا جیسا کہ ترمذی میں ہے فرمایا میری امت کے لیے دو امن اترے ایک میں دوسری استغفار۔ میں نہ ہونگا استغفار رہجائیگی اور فیہم اسے معیت مکانی مراد ہے ورنہ تمام عالم کے لیے امن ہوجاتا عموم یعنی آپ دائما ہر قسم کے عذاب سے تمام عالم کے لیے امن پناہ ہیں اسلیے کہ آپ رحمۃ للعالمین ہیں صرف اہل مکہ کیلیے امن ہونا کیا فخر ہے۔ جواب میں صیغہ تعلیل وارد ہے

روزانہ استغفار کرتا ہوں اور مسلم میں سو بار کی روایت ہے ابن ماجہ جسنے استغفار لازم کرلیا اسے ہر تنگی میں فراخی اور ہر مشکل میں آسانی حاصل ہوگی اور رزق سے سرح ملیگا کہ وہم میں بھی نہ آسکے **ربط** کفار نے عذاب مانگا تو ارشاد ہوا کہ حضور کے ہوتے ہوئے اور بحالت استغفار عذاب نہیں آسکتا حالانکہ انپر عذاب کا آجانا ضرور تھا مگر خاطر محبوب منظور ہے

وَمَا لَهُمْ أَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوا أَوْلِيَاءَهُ ۚ إِنْ أَوْلِيَاؤُهُ إِلَّا

اور کیا ہے انکے لئے کہ عذاب کرے انہیں اللہ اور وہ روکتے ہیں مسجد حرام سے اور نہیں وہ متولی مسجد کے نہیں متولی اسکے مگر

الْمُتَّقُونَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝

متقی اور لیکن اکثر کفار نہیں جانتے

کیا سبب ہے کہ اللہ تعالیٰ انپر عذاب نہ کرے حالانکہ وہ مومنین زائرین کو مسجد حرام سے روکتے ہیں اور کچھ مسجد کے متولی بھی نہیں ہیں مسجد کے متولی تو وہی ہو سکتے ہیں جو پرہیزگار ہوں مگر اکثر کافر جانتے ہی نہیں۔ اور دوسرے معنی یوں ہیں کہ انکے ایسے افعال پر عذاب کیوں نہ آجاتا کیا وہ اللہ کے دوست ہیں کہ انکی رعایت ہوتی ہو اللہ کے دوست و ولی تو متقی ہیں۔ طریق اول پر ضمیر اولیاءہ کا مسجد کی طرف پھرتا ہے اور طریق دوم پر اللہ تعالیٰ کیطرف آیت میں اشارے ہیں ۱۔ یہ آپ ہجرت کرینگے اسلئے کہ ان افعال پر عذاب کا آنا ضروری اور آپ کے ہوتے ہوئے نزول عذاب غیر ممکن پس آپ انسے علیحدہ ہوئے اور عذاب آیا ۲۔ مکہ معظمہ سے قطعًا و نفعًا اور دوسری مسجدوں سے قیاسًا روکنا موجب عذاب و وبال ہے ۳۔ یہ کہ تولیت مکہ ہمیشہ اتقیا کیلئے ہے اور اگر کبھی فاسق یا غیر مومن خدانخواستہ غالب آجائے تو اسکا قبضہ مثل قبضہ کفار مکہ عند اللہ غیر معتبر ہے ۴۔ متولی مسجد اگر فاسق ہو جائے اسدرجہ کہ مراعات و حرمت و حقوق مسجد نہ کرسکے تو معزول ہے ۵۔ بانی یا متولی مسجد اگر مرتد ہو جائے یا دائرہ اہل سنت سے خارج ہو جائے تو اسے حق تولیت نہ رہیگا کافر ہو جانے میں غیر مستحق ہو جانا تو ظاہر ہے مگر اہلسنت سے خارج ہونے میں اسلئے کہ اگر متولی ہے تو اور بانی ہے تو ان شروط واقف کی خلاف ورزی کرنے والا ہو گیا جو بوقت مسجد بنانے کے مقرر و ملحوظ تھے اور شروط وقف بدل نہیں ہو سکتے اور یہ شبہ کہ وہ مرتد ہو گیا یا غیر اہل سنت کچھ ہو مگر شروط مسجد بطور سابق جاری رکھے گا لغو ہے اسلئے کہ ہر فعل بعد صلاحیت معتبر ہوتا ہے اور وہ اب صالح تولیت نہ رہا ۶۔ متولی یا بانی مسجد کسی غیر مسلم یا غیر اہل سنت کو متولی نہیں بنا سکتا بہر حال شرط تولیت مسجد اتقا ہے اور ادنیٰ درجہ اتقا صحت اعتقاد ہی ہے۔ یہ بھی سمجھا گیا کہ متولی اور انتظام کرنیوالے مصلحۃً و ضرورۃً مسجد بند کر سکتے ہیں اور آنے والوں کو روک بھی سکتے ہیں اور یہ حق بھی خاص ہی ہے ہمیشہ نہیں ورنہ اگر ایسا نہ ہوتا تو حق سبحانہ تعالیٰ انکو روکنے پر عدم تولیت سے ملامت نہ فرماتا یعنی اگر وہ متولی ہوتے تو شاید روکنے کا کسی وجہ سے کچھ حق بھی ہوتا ۸۔ اور دوسرے طریقے سے جبکہ اولیا سے مراد ولی اللہ ہو یہ معلوم ہوا کہ تصوف میں تقوی ہی اور متقی ولی۔ پس وہ ہو گیا زعم انکا جو خلاف شرع و مراعات تقوے پر طنز آمیز اشارے کرتے ہیں اور ایسا کچھ صوفی با صفا جانتے ہیں

وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءً وَّتَصْدِيَةً ۚ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ○

اور نہین نماز بھی انکی پاس کعبہ کے مگر سیٹی اور تالی پس چکھو عذاب اسکا کہ تھے تم کفر کرتے

صلوٰة سے مراد دعا معالم کہا ابن عباس نے کفار طواف ننگے کرتے اور سیٹیاں اور تالیاں بجاتے کہا مقاتل نے جب حضور نماز پڑھتے تو دایئں بائیں سیٹی دیتے دوسری جانب سے تالیاں بجاتے تمسخر کرتے ایسا ہی پاتے **حاصل** ماد ہین تمہاری پوجا اور عبادتین بیت مسجد کعبہ مین سیٹیان دینا اور تالیان بجانا نماز حقیقی پس اسکا عذاب چکھو منثور مین ابن عمر سے ایسا ہی مذکور ہے

وهمکم لتصدی والمکاء	تقوم الی الصلوة اذا دعینا
اور قصد و فعل تمہارے تالیان بجانی اور سیٹیان	کھڑے ہوتے ہین ہم نماز پڑھنے جب بلائے جاتے ہین

مسئلہ سیٹی اور تالیان بجانا مکروہ ہے

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۚ فَسَيُنْفِقُونَهَا ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُونَ ○

بیشک جو کافر ہوئے خرچ کرتے ہین مال اپنے کہ روکین راہ سے اللہ کی پھر خرچ کرینگے اسے پھر ہوگا ان پر حسرت پھر مغلوب کیے جائینگے

جو کفار اپنا مال اسلیے خرچ کرتے ہین کہ اسلام کو روک دین مسلمانون کو راہ راست سے روکین وہ خرچ تو کرینگے مگر یہ خرچ انپر حسرت و افسوس ہوگا پھر مغلوب کیے جاینگے دین دنیا دونون برباد جائیگی **معالم** اہتمام جنگ بدر مین یہ آیت نازل ہوئی کہ جن مالدارون نے روپیہ خرچ کرکے مدینہ پر چڑھائی کی مال بھی گیا شکست بھی پائی سوا حسرت و افسوس کے کچھ ہاتھ نہ آیا درمنثور جنگ احد کے سامان مین نازل ہوئی اسلیے کہ بعد شکست بدر کفار مکہ نے بہت بڑا مال باسید انتقام جمع کیا و لشکر کشی کی طرف اشارہ ہے کہ کفار تدبیرین مسلمانون کی مخالفت مین کرینگے مگر ناکام رہینگے وہم اسکو انہین کی کا ... ہر طرف سے ہر تدبیر تیر بہدف ہی **دفع** کلمہ (ثم) بتاتا ہے کہ آخر کو میدان ہمارے ہی ہاتھ رہیگا اور ایسی ہی امید ہے انشاء اللہ تعالی

وَالَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ يُحْشَرُونَ لِيَمِيزَ اللَّهُ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيثَ

اور جو کافر ہوئے طرف دوزخ کے جمع کیے جاینگے تاکہ جدا کردے اللہ نجس کو پاک سے اور کردانے خبیث کو

بَعْضَهُ عَلَىٰ بَعْضٍ فَيَرْكُمَهُ جَمِيعًا فَيَجْعَلَهُ فِي جَهَنَّمَ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ○ ع

ایک دوسرے پر پھر ڈھیر کردے سب کو پھر ڈالے دوزخ مین یہی لوگ نقصان پانے والے ہین

خبیث نجس یعنی آلودہ کفر و معاصی **طیب** پاک شرک و کفر و معاصی سے رکوم بالفتح تلے اوپر جمع کرنا **حاصل** کفار دوزخ مین جمع کیے جاینگے تاکہ اللہ تعالی نجس کو پاک سے علیحدہ کردے اور کفار نجس اسطرح کہ پاک یعنی مومن سطرح جنت مین اہل ہون اور نجس یعنی کافر و عاصی دوزخ میں اور کفار کی نسبت کلمہ رکم اسلیے فرمایا کہ گویا وہ ڈھیلے کیطرح ڈھیر کردیے جاینگے

قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ يَنْتَهُوا يُغْفَرْ لَهُمْ مَا قَدْ سَلَفَ وَإِنْ يَعُودُوا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْأَوَّلِينَ ○

کہدیجیے کافرون سے اگر باز آجائینگے بخشا جائیگا انکیلیے وہ جو گذر گیا اور اگر پھر کرینگے تو تحقیق گذر گئی عادت اگلون کی

آپ کا ارشاد کرو ہین کہ اگر باز آ کے تمھاری مخالفت سے تو گزشتہ بخشا جائیگا اور اگر پھر وہی حرکت کی یعنی مخالفت پر اڑے رہے یا اسلام سے مرتد ہو گئے
تو جان لو کہ اگلون کا بھی دستور سابق یہ ہے کہ عاصی و باغی ستائے جائینگے کہ پوری سزا انھی تمھارے لیے بھی دنیا مین تلوار اور
آخرت مین نار۔ مسعود سے ہے فائدہ ترشحتہ ہ کے ہین ۱۔ حربی ۲۔ ذمی ۳۔ مرتد جب اسلام لا وینگے ان سب کے
گناہ یعنی حق اللہ معاف ہو جاتے ہین جیسا کہ حدیث مین وارد ہوا اِنَّ الْاِسْلَامَ یَهْدِمُ مَا کَانَ قَبْلَهٗ اسلام اپنے
اگلے سب گناہ گرا دیتا ہے مگر مواخذہ عباد جیسے کہ حربی حقوق قصاص وغیرہ حربی سے ساقط اسلیے کہ وہ ہماری
شریعت کا معاملات مین بھی پابند نہ تھا اور ذمی پر باقی رہینگے اسلیے کہ وہ انکا ملتزم تھا اور مرتد بھی باقی ہے اسلیے کہ بعد توبہ
وہ اپنے قدیم معاہدہ پر عود کر آیا مگر حقوق یا قسم دخلا سے مستمرہ کی اجازت نہین مثلاً حربی مسلمان ہوا اُسکے نکاح مین اُسکی
مان یا بہن یا دو بہنین ہون فوراً جدا کردیجائینگی یا مال مغصوب ربوا اور رشوت وغیرہ ہو تو واپس کرایا جائیگا جو کرچکا وہ معاف
آیندہ کے لیے حکم ترک ہے احمدی اسی بنا پر کہا امام ابوحنیفہ نے کہ مرتد جب توبہ کرے تو نماز روزہ متروکہ کی قضا
اسپر نہین اسلیے کہ بحالت کفر واجب نہ تھی اب قضا کیسی اور کہا شافعی نے کہ قضا ہو اسلیے کہ کفار بھی اسکے مخاطب ہین
شامی گناہ نہو گا اور قضا ہوگی اسلیے کہ قضا ثمرہ ہے وجوب کا اور وہ بوجہ توبہ عود کر آیا اور گناہ ثمرہ ترک کا توقف کا سے
وہ معاف ہو گیا مسئلہ جب کوئی کافر مسلمان ہوا اور اُسکے ذمے کسی کا مواخذہ تھا اگر اُسے ادا کیا بہتر ورنہ صرف بندیکا گنہگار ہوگا اور حق اللہ سے سبکدوش

اور کفار سے لڑا کرو یہانتک **وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ** کہ فتنہ یعنی کفر مفقود و معدوم ہو جائے
اور دین سب اللہ ہی کا ہو جائے | اور لڑو اُنسے یہانتک نرہے فتنہ اور ہو جائے دین سب اللہ کا | آیت مین دوام جہاد کا حکم ہے پس

فرض کفایہ ہوگا اسلیے کہ دوام اگر فرض عین ہو تو دوسرے امور معطل ہو جائینگے پس اگر کوئی گروہ اسلامی جہاد پر قائم ہے
تو سب کے ذمے سے گناہ ساقط ورنہ سب کے سب ماخوذ ہونگے اور مراد انعدام فتنہ و دین اللہ سے یہ نہین کہ مسلمان ہی ہو جائین
بلکہ احکام الٰہی کے سوا دوسرا قانون نافذ نہ ہے اور یہ یوں مطرح ہے کہ خواہ جزیہ دین مطیع فرمان ہون خواہ کفر چھوڑین
صاحب ایمان ہون حدیث مین آیا اَلْجِهَادُ مَاضٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ جہاد ہمیشہ اسلام مین باقی رہیگا **نور الانوار** مین یہ آیت
محکم ہے اسلیے کہ احتمال نسخ و التوا اسمین نہین وہم اس حکم مین تعمیل یعنی سب کو مطیع اسلام بنالینا مسلمانون سے نہو سکا
ذریعہ اجہاد سے قیام و آبادی کی غرض اُس سے کوئی زمانہ نہ خالی رہا نہ رہیگا گو قلیل ہو ۲۔ ابتدا حکم کی اصحاب
سے ہوئی اور تکمیل اسکی امام مہدی سے ہوگی یا یون کہو کہ حضرت سے ابتدا اور عیسیٰ پر انتہا ہوگی **فرق** آپ نے
جہاد کو افضل عبادات فرمایا اور نماز کو بھی مگر جہاد کے لیے حکم ہوا بعد انہدام کفر چھوڑ دینا اور نماز کے لیے فرمایا حتّٰی
یاتیک الیقین جبتک مرنہ لو نہ چھوڑو پس وہ محبوب و مقصود اور یہ وسیلہ ہے۔

فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ

پس اگر باز آئین تو بیشک اللہ جو کرتے ہین دیکھتا ہے اور اگر منہ پھیرین تو جان لو بیشک اللہ مولا تمھارا ہے اچھا مولا ہے وہ اور اچھا مددگار

اگر وہ کو تمھارے یعنی اللہ تعالیٰ انکے اعمال و نیات کو دیکھتا ہو یعنے اگر مسلمان ہوں تو انھیں ملا او یا مطیع ہوں تو امن و
عزت دیگا مدد کریگا اللہ تعالیٰ دانا و بینا ہو سزا پائینگے - معالم میں ہے کہ ایک قرءت میں تعملون بتائے فوقانی ہو تو یہ
معنی ہونگے اے مسلمانو جو تم کرتے ہو اللہ جانتا ہو یعنی کفار باز آئیں تو اللہ تمکو اسکے لڑنے امن و ثواب برکت دیگا اور اگر
روگردانی کریں خواہ اولاً خواہ بعد صلح اطاعت اسلام خوب جان لو کہ اللہ تمھارا مولیٰ ہے اور وہ اچھا مولیٰ اور اچھا مددگار ہے
ف معلوم ہوا کہ بعد اسلام الزام و اتہام و بدگمانی نہ چاہیے اسلیے کہ اللہ نے گنہ بخشدیے ہم کون ہیں کہ مواخذہ اور بدگمانی کریں
وہ خود نگران ہے ہم خاموش ہیں ہم ہو سکتا ہے کہ دلی حق ایمنی اسلام کے ہو جیسا کہ اصل میں ہے اور واقعہ یعنی نظام فساد
و خونریزی و نقض امن ہو اور یہاں ہمکے ترک جنگ مراد ہو اور دا تو لوم سے ترک سلامت و اختیار جنگ مراد ہو اور
یوں کہا جائے کہ کفار قسم لڑیں تو تم بھی لڑو تا کہ دشمن مقتول و مغلوب ہو کر خونریزی و جنگ کر سکے اور دین حق پھیل جائے پھر جب
باز آئیں تو اللہ انکے اعمال کو خود دیکھتا ہے تمکو کیا بحث اور اس سکوت و امن کے بعد اگر پھر لڑیں تو اللہ تعالیٰ تمھارا
حامی ہے - یہ مضمون ہے فائدے نو خیز کو دفع یہ تقریر فرد ہی ہے اسلیے کہ عدم جنگ مستلزم دین حق نہیں جائز ہے کہ کفار لڑیں اور
نہ صلح و اطاعت کریں اب فرور رہا کہ فتنہ یعنی کفر و سرکشی ہو تا کہ اُسکے مٹنے سے اسلام یا اُسکی اطاعت پھیل جائے اور انتہا
مجمل ہے تفسیر اسکی احادیث اور اجماع امت سے یہی ہے کہ باز آئیں کفر یا فرد سے مومن بنیں یا ذمی - اور اللہ کا بصیر ہونا
نے اسلام اور جبریہ اطاعت کے لیے ضروری ہے تیس کوئی وجہ نہیں کہ انتہا سے انتہائے قتال مراد ہو سکے کہ نہ ابتدا اذکر
ہے نہ کوئی قرینہ شاہد اور (تولی) کسی حکم یا عہد سے روگردانی کو کہتے ہیں نہ ابتدائی سرکشی کو پس اگر کافر
نے جنگ چھوڑ دی تھی اور صلح بھی نہیں کی پھر لڑے تو نہ تولی ثابت نہ حمایت کا استحقاق ایسے ہی صفحہ
۱۳۱ جلد اول میں اسی آیت کے بعد فرمایا فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ
اگر باز آئیں تو تجاوز یعنی حرب و ضرب نہیں مگر ظالموں پر وہاں کوئی وجہ نہیں کہ ظالم مخصوص بمعنے معاملین
ہو بلکہ بمعنے عاصی و کافر ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بعد انتہا یعنے اسلام حقیقۃ کافر ظالم نہ رہینگے یا بعد
اطاعت کافر و عاصی کی طرح قابل گوشمال نہ رہینگے اور زبردستی تو کافر و عاصی کے لیے تھی - الحمد للہ کہ غرض
دفاع مقصود و مدفوع اور قتال ابتدائی محو و اور شروع ہوا احمدی پھر یہ عموم فاعل یعنے ہر مسلم کا مقاتل بننا مخصوص
ہے آیہ لَیْسَ عَلَی الْاَعْمٰی حَرَجٌ اور عموم مقتول یعنی ہر کافر کا قتل و لا آیت جزیہ سے پھر اخبار سے مخصوص
ہے یا منسوخ یعنے مسلمان تندرست مردان کافر حربی کو جو پیر فانی اور راہب وغیرہ نہوں قتل کریں اور اسکا مضائقہ
نہیں کہ آیت ایک آیت کی ناسخ ہو ایک اعتبار سے اور دوسری آیت کی ناسخ ہو دوسرے اعتبار سے **ف** اور
ظرف یعنی جائے قتال و وقت قتال بھی بعض کے نزدیک مخصوص ہے اسلیے کہ ماہ حرام اور حرم مکہ میں ابتدا کرنا
جائز نہیں پس جملہ آیات قتال مخصوص ہوگئے ۱۲

[illegible] واسطے ذوی القربی [illegible] اور یتیم اور مسکین جنکا باپ ہاتھ سے ہو
وابن السبیل [illegible] بعض ابن السبیل [illegible] عمدۃ الرعایہ [illegible] یتامی اور مساکین ابن سب
کے لیے شرط ہے کہ غنی نہون اور ذکر سے خصوصیت و اہتمام پایا گیا پس سب سے پہلے فقراے بنی ہاشم مستحق
ہین پھر فقراے یتامی پھر عام فقرا و مساکین و فقرای مسافر **مسئلہ** زید وطن مین مالدار ہو اور سفر مین مفلس مستحق
ہے **مسئلہ** اگر وطن سے منگانے مین دشواری نہو جیسا کہ آجکل کہ ایک ساعت مین ارسال زر و ابلاغ
خبر ممکن ہے غالبًا مالدار مسافر فقیر و مستحق نہوگا اسلیے کہ علت عجز ہے اور یہ قادر **ما انزل** سے قرآن
اور کہا بعض نے ملائکہ بدر مراد ہین **عبدنا** ہمارے اور تمام عالم کے سردار بنی مختار ۔ یہ اضافت کمال تشریف
و تخصیص تلذذ کے لیے ہے **یوم الفرقان** فیصلے کا دن یعنے جنگ بدر جبان حق غالب اور باطل خوار ہوا
تخصیص اسکی خواہ بغرض اظہار نعمت ہے تاکہ پانچوان حصہ دینے مین ملال نہو یا یہ کہ وہ دن اور حکم یاد کرو جسکے
لیے اختیار کردیے گئے تھے ۔ اب چار حصے لو اور شکر و اطاعت کرو **الجمعان** فوج مجاہدین و لشکر مشرکین ۔
آیت مین اختلاف مذاہب ہین **اول** غنیمت اسکے پانچ حصے کیے جاتے ہین چار حصے مجاہدین کو اور
ایک مین فقراے مذکورہ کو دیا جاتا ہے اور مال غنیمت ملک تام ہو اور وہ بدون احراز نہین ہوتا [illegible]
اسلیے کہ قبضہ بحالت تردد مین قریب سے دلیل ملک نہین اسی سبب فقہا نے شرط کیا کہ قبل احراز غنیمت بیع
نہ کی جاے اور چور کے ہاتھ نہ کاٹے جائین اور سواے کھانے پینے یا ضرورت کی چیزون کے اور کچھ استعمال
مین نہ لائین اور ظاہر ہے کہ غنیمت مطلق فرد کامل کی طرف منصرف ہوگی اور ملک لاحق چاہیے کہ ملک
سابق اٹھ جاے اور یہ نہین حاصل ہوتا جب تک دار الاسلام مین نہ آئین **مسئلہ** امام مختار ہے کہ قبل احراز کسی
مجاہد کو کچھ انعام معین فرماے یا کسی حملہ آور لشکر کو کل غنیمت دینے کا وعدہ کرے ۔ اسلیے کہ ابھی تک حق غانمین
متعلق نہین ۔ (تنویر الابصار) **دوم** حکم غنیمت عام نہین گو بصورت حصر عموم ہے اسلیے کہ باتفاق ائمہ و
احادیث مشہورہ اسمین سے کئی چیزین خاص ہین **زمین** یعنے جو ملک فتح کیا جاے اسمین امام مختار ہے
جسطرح مناسب جانے تصرف کرے آنحضرت نے بعض خیبر تقسیم کیا اور یہود کے پاس چھوڑا اور اصحاب کا
عمل بحسب مصالح مختلف رہا **صفی** یعنے حضور جو شی قبل تقسیم کے اپنے لیے پسند فرمائین اُسے لے لین جسطرح
ذو الفقار جو حیدر کرار نے منبہ بن حجاج کو مار کر چھین لی تھی آپنے غنیمت سے علیحدہ فرمالی اور حضرت
صفیہ بنت حیی کو اپنی ہمبستری کے واسطے پسند فرمایا **سوم** کہا بعض نے کہ خمس کے چھ حصے کیے جائین اور
اللہ کا حصہ کعبے مین صرف ہو (معالم) یا بیت المال مین رکھا جاے (بیضاوی) **ابن کثیر** ابو العالیہ سے مرفوعًا مروی ہے

[illegible]

کہ حضور نے ایسا ہی کیا طحاوی اسکے سوا کوئی حصہ علیحدہ نہین حصہ رسول کے ساتھ ہے اپنا ذکر تبرکاً فرمایا اور یہ روایت حسن بن محمد بن علی سے بھی ہے اور یہی قول جمہور کا ہے **چہارم** رسول کا حصہ آپ کی حیات مین باتفاق تھا اور بعد انتقال ساقط اسلیے کہ یہ تخصیص باعتبار نبوت تھی اور نبوت مین کوئی آپکا شریک و مثیل نہین اور یہی مذہب ہے حنفیہ کا اور کہا طحاوی نے کہ اسی پر مجتمع ہو گئے سب کے سب **بیضاوی** جسطرح آپ صرف کیتے تھے درستی سامان جہاد و حوائج عباد مین اُٹھایا جاوے اور حضرت ابوبکر و عمر ایسا ہی کرتے رہے اور کہا شافعیہ نے کہ امام کو دیا جاوے **پنجم** کہا حنفیہ نے حق ذوی القربے علیحدہ نہین بلکہ یتیم و مسکین و مسافرین مین داخل ہے اور سب پر مقدم اسلیے کہ حضور نے اپنے سامنے سب کو بطور استحقاق نہین دیا جسے چاہا عطا فرمایا اور کہا کہ بنی ہاشم نے نہ مجھے کفر مین چھوڑا نہ اسلام مین اس سے معلوم ہوا کہ انکا کوئی حصہ نہ تھا اور نہ منتظمہ طور پر تقسیم ہوتی اور جو کچھ دیا وہ بوجہ نصرت و رفاقت تھا اور آپکے بعد نہ یہ علت باقی ہے نہ حکم۔ اور خلفائے راشدین ایسا ہی کرتے تھے **تنسیخ** ابتدائے سورت مین اگر نفل کے معنی عام لیے جاوین یعنے وہ سب مال جو کفار سے ملے غنیمت ہو یا خراج وغیرہ تو آیت اسکی عموم کی ناسخ ہے یعنے حق اللہ و حق الرسول جملہ انفال مین نہین بلکہ صرف فے اور خمس مین ہے اور اگر وہان نفل بمعنے فے لیا جاوے تو آیت کو منسوخ بنانے کی ضرورت نہین

اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ ۭ وَلَوْ

جب تھے تم کنارہ نزدیک مین اور وہ کنارہ بعید پر اور قافلہ پست تھے اور اگر

تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيْعٰدِ ۙ وَلٰكِنْ لِّيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ڏ

وعدہ کرتے تم البتہ پھر جاتے تم وعدہ مین لیکن تاکہ کر دے اللہ وہ کام کہ تھا کیا گیا

لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

تو ہلاک ہو جو ہلاک ہو دلیل سے اور جیے جو جیے دلیل سے اور بیشک اللہ سنتا جانتا ہے۔

عدوہ کنارۂ وادی **دنیا** نزدیک تر **قصوی** بعید تر کبیر مراد دنیا سے وہ وادی ہے جو مدینے سے متصل جنگ بدر مین لشکرگاہ اسلام تھا اور قصوے وہ وادی جو مدینے سے بعید اور جائے قرار کفار تھا اور یہ ابوجہل اور اُسکے ساتھی تھے جو آنحضرت سے لڑنے آئے تھے **رکب** جمع سوار سے مراد قافلہ **ابن کثیر** مراد ہے قافلۂ ابوسفیان سے **اسفل** پست تر مراد کنارۂ دریا جہان ابوسفیان اور اُسکا قافلہ تھا **میعاد** جائے وعدہ و وقت وعدہ **مفعول** کردہ شدہ یعنے علم ازل اور حکم قدیم مین ہو چکا تھا مراد اس سے فیصلۂ حق و باطل **ہلک** موت یہان کنایہ ہے مغلوبی و ذلت سے اس لیے کہ سب ہلاک

ہوئے تھے جو زندہ گئے یہ غلبہ اور عزت سے اگرچہ بعض اصحاب شہید بھی ہوئے بلکہ ذلیل و خوار

حاصل اے مسلمانو وہ احسان یاد کرو جب تم وادی متصل بمدینہ کے لب سے پر تھے اور وہ وادی

متصل میں اور سواران قافلہ تم سے پست جگہ پر دریائے شور کی جانب تھے اور اگر تم آپس میں وعدہ کرتے

تو کچھ نہ کچھ خلاف ضرور ہوتا مگر اللہ تعالیٰ نے دونون کو ایک ہی وقت جمع کر دیا کہ وہ امر کر ڈالے جو ثبت

ازل میں ہو چکا ہے یعنی مغلوب سرمیدان بدلائے اور ہلاک و خراب ہو اور غالب حق پرست

قوم با علان فتحیاب او بیشک اللہ تعالیٰ تمہاری دعائین تمہاری خلوص نیت اور ضعف حال کو دیکھتا

ہے **واقدی** جب حضور کو خبر ملی کہ ابوسفیان قریش کا قافلہ لیے شام کو جاتا ہے کئی سو اصحاب ہمراہ

لیے اور روانہ ہوئے کہ اُنھین گھیر لین ابوسفیان یہ سنکر نہایت پریشان ہوا مکے والون سے کہلا بھیجا

کہ دوڑو پہونچو مسلمانون سے بچاؤ اور خود راہ کترا کر ساحل بحر کی طرف چلا گیا اُدھر سے ابوجہل

ایک زبردست لشکر تیار کرکے چلا ابوسفیان نے دوسرا قاصد بھیجا کہ ہم بچ نکلے تم بھی سکے ہمراہ جا و اللہ

والون کے مقابل نہ آؤ ابوجہل کے سر پر قضا کھیل رہی تھی بولا ہم بدر تک جائین گے شرابین پینگے

تاکہ ہماری بہادری کی دھاک بیٹھ جائے پھر کوئی سر نہ اٹھا سکے العرض بدر کے قریب آ گیا اُدھر سے

لشکر اسلام جا پہونچا وادی بدر کے ایک کنارے شیر ... اسلام نے تکبیرین بلند کین اور دوسری جانب

کفار کا شور و شر تھا اور ابوسفیان سواحل بحر کی طرف پناہ گزین ایک دن دونون لشکر بدر مین پہونچے

اور بعد قتال و جدال کفار ہلاک ہوئے اسلامیون نے فتح پائی ارشاد ہوا تم وعدہ کرنے پر بھی ایک دن

ایک وقت مین نہ پہونچتے یہ ہمنے کر دیا تم ابوسفیان اور قافلے کے خواہان تھے اُسے بچا لیا لڑائی

نا پسند کرتے تھے اُسی کا سامنا کرا دیا کہ کفار کی پوری زک ملے کمر ٹوٹ جائے مسلمانون کا رعب بنے

إِذْ يُرِيكَهُمُ اللَّهُ فِي مَنَامِكَ قَلِيلًا ۖ وَلَوْ أَرَاكَهُمْ كَثِيرًا لَّفَشِلْتُمْ

اور جب دکھایا تجھے انکو اللہ نے خواب مین تیرے تھوڑا اور اگر دکھاتا تجھکو بہت تو البتہ سست ہو جاتے تم

وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ سَلَّمَ ۗ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ

اور جھگڑتے تم کام مین لیکن اللہ نے سلامت رکھا بیشک وہ دانا ہے سینے کے بھید کا

جب پیغمبر کے خواب مین کفار کو قلیل دکھایا اگر کثیر دکھاتے تو تم سست ہو جاتے اور امر قتال مین تزلزل

ڈالتے مگر اللہ تعالیٰ نے تمکو سلامت رکھا وہ تمہارے دلون کی باتین جانتا ہے **درمنثور** حضرت

نے خواب مین کفار کو قلیل دیکھکر اصحاب کو خبر دی تو وہ مطمئن ہو گئے **بحث** نبی کا خواب غلط نہونا

چاہیے **جواب** خواب مین تمثیل اور تشبیہ کثیر ہوتی ہے قلت جماعت کو قلت تعبیر ذقوت وہمت

اور منظوری یا تعمیل ہوجانے سے تعبیر کیا اور واقع بھی یہی ہوا بحث کہا اصحاب رسول اسلیے بزدل اور
مخالفت کرنے والے تھے کہ فرمایا لفشلتم ولتنازعتم جواب دشمن تو جی سے گھبرانا اور بچاؤ کی تدبیر
انسانی طبیعت میں داخل ہے اور مراد سستی اور تنازع ہے کہ وہ خلاف شان نہیں بلکہ اسقدر دلیر
ہونا اور بے تلے اور مقابلے میں تدابیر صحیحہ پیش کرنا توفیق کو محض تفضل الٰہی ہے مگر خلوص قلب اور صلاحیت
بھی مقدم ہے معالم کہا ابن عباس نے کہ ذات الصدور سے یہان مسلمانون کی دلی محبت مراد ہے
جو اللہ و رسول کے ساتھ تھی پس یہی صلاحیت موجب فیضان توفیق و التفات خاص ہو گئی۔

وَاِذْ يُرِيْكُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَيْتُمْ فِيْٓ اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا وَّيُقَلِّلُكُمْ فِيْٓ اَعْيُنِهِمْ

اور جب دکھایا تمکو انکو جب ملے تم آنکھون مین تمھارے قلیل اور کم دکھایا تمکو انکی آنکھون مین

لِيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ع ۵

تاکہ کر دے اللہ وہ کام کہ تھا کیا ہوا اور طرف اللہ کے پھرتے ہین کام

اور جب تم انسے اور مقابل ہوے تو انکو تمھاری آنکھون مین قلیل دکھایا اور تمکو انکی نظرون
مین بھی کم دکھایا تاکہ کسی کو دحشت نہو اور لڑ بھڑ کر فیصلہ کر لین اور تمام امور کی بازگشت اللہ ہی کی طرف
ہے درمنثور ابن مسعود فرماتے ہین مین نے اپنے پاس والے آدمی سے پوچھا کہ یہ لوگ ستر ہین
بولا نہین بلکہ سو مین حالانکہ ایک ہزار تھے ف یہی مطلب ہے حدیث پاک کا کہ ہر شخص پر وہ امر
آسان ہے جسکے لیے وہ پیدا کیا گیا جب کہ یہ جنگ شدنی تھی تو دونون کو لڑنا آسان نظر آیا
اسلیے ہر قوت اللہ کی تابع ہے مستقل نہین ورنہ ہے اندن آنکھین ایسی غلط بین نہوجاتین

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

اے ایمان والو جب ملو تم کسی فوج سے تو جمے رہو اور یاد کرو اللہ کو بہت تاکہ تم فلاح پاؤ

اے ایمان والو جب دشمن کی فوج سے سامنا ہو تو ثابت قدم رہو اور پامردی سے کام لو اور اللہ کو بکثرت
یاد کیا کرو تاکہ تم فلاح پاؤ ف امر ذکر و ثبات ممکن ہے کہ استحبابی ہو اسلیے کہ حالت اختیاری ہے نہ ذکر
جاری اور اگر امر وجوبی ہے تو اسلیے کہ ذکر موجب اطمینان قلوب ہے اور قلب مطمئن تدبیر ثبات
پر قادر اور احسن تدبیر و کمال صبر و ثبات اسباب غلبہ و نصرت اور نماز کو ذکر کثیر قرار دینا نہایت عمدہ
تاویل اور صحیح تعریف ہے ثبات ہر مقام پر لازم ہے اور (فئۃ) نکرہ ہے ہر گروہ کو شامل کافر ہو یا مسلم
البتہ جو کافر صلح دامن مین داخل ہو یا مسلم باغی و ظالم نہو انسے مقاتلہ حرام ہے اور حکم ثبات جو اسکی فرع
ہو غیر ثابت ہے تعلق ہے مقابلہ ہو یا علت مقاتلہ ثبات ضد فرار ہے یعنی جمے رہو کام ہو سکے یا نہ

ثبات و ذکر سے فلاح کی امید دلانا اشارہ کرتا ہے کہ عالی ہمت خدا پرست پر آسمانی اعانت اور قدرتی نصرت نازل ہوتی ہے اور یہ کہ نہ محض تدبیر پر بھروسا کرو کہ برکت کم توجہی کرے نہ مجرد توکل رہے بلکہ سلسلۂ انتظامی برسہم ہو دعا کے ساتھ ہو وہ عین تدبیر مین نظر بخدا چاہیے یہی وجہ ہے کہ میدان جنگ مین نعرۂ اللہ اکبر گرز و خنجر سے بڑھکر کام دیتا ہے

وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُوا إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ

اور اطاعت کرو اللہ کی اور اسکے رسول کی اور نہ جھگڑو کہ سست ہو جاؤ اور چلی جا ئیگی ہوا تمھاری اور صبر کرو بیشک اللہ ساتھ صبر کرنیوالوں کے ہے

اللہ و رسول کی اطاعت کرو اور آپس مین جھگڑا نہ کرو نہین تو سستی بزدلی پیدا ہو گی اور تمھارا اقبال نہ رہیگا ہوا بندھی ہوئی بگڑ جائیگی اور صبر کرو اللہ تعالی صبر کرنے والون کے ساتھ ہے **ف** آیت مین تین امر سکھائے گئے ١ خدا و رسول کی اطاعت جسکی خوبی محتاج بیان نہین ٢ دوستون سے ترک تنازع جسکی سزا ناکامی و سستی ہے ٣ دشمنون سے نہ گھبرانا اور کمال صبر سے جم جانا جسکا انجام غلبہ ہے **لا تنازعوا** نہی تحریمی ہے اور مراد نزاع سے نزاع باہمی مسلمانان - اب اختلاف رحمت رہا نہ قیاس حجت **جواب** تعین مراد کلمۂ تنازع مین کلام ہے لغۃً ہر ایسے دو امر جو باہم مخالف ہون مفہوم تنازع مین داخل ہین - اور انسان خلقۃً مجبور ہے کہ ہم زبان و ہم خیال نہ ہوسکے اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى بیشک تمھاری کوششین قسم قسم کی ہین پس ضرور ہوا کہ ١ کسی قرینۂ صحیحہ سے نوع تنازع منہیہ ہین کی یابست اور مقدار جواز قول و فعل پیغمبر و آثار معتبرہ یہ اجمال مرتبۂ تفسیر مین آئے ٢ حکمت نہی پر نظر کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ مقصود آیت دو امر ہین ١ اطاعت خدا و رسول جو اصلی مقصود ہے - دوسرے صبر و ثبات جو کلید فتح و نصرت ہے - اور تنازع ان دونون مین خلل انداز لہذا ممنوع ہوا پس وہی اختلاف جو تعصب و سخن پرستی و فساد و اصرار و افرار حسد و عناد پر مبنی اور اخفائے حق التباس باطل کا سبب ہو تنازع ممنوع ہے - اور اسی پر محمول ہے نہی قرآن و ارشاد نبی رحمن اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اسی اختلاف سے اگلی امتین ہلاک ہوئین - اور جبتک اختلاف آرا موجب منافرت و عداوت نہو عملی کارروائی کو نہ روکدے - بلکہ اظہار امر حق و رفع حجاب خطا نصیحت ہمدگر اعلائے کلمۃ الحق - اسکا منشا - اور بعض اغراض و اعتبارات و واقعات کا نجاننا اسکی بنا ہو اختلاف رحمت ہے - اور اسی عنوان پر تھے اختلافات فیصلہ اسارائے بدر و شورۂ حرب احد و امر بیعت حضرت ابوبکر و سرکوبی مرتدان خود سر و روانگی جیش اسامہ وغیرہ اور کیونکر ہو سکتا ہے کہ ہم اختلاف سے بالکل بچ جائین حالانکہ ہمین علم غیب ہے کہ سب کچھ جان لین

ذکر کی مخصوص ہے کہ اُنکے فیصلے مین قرآن بیان ہیں ہم مامور بشورہ ہیں۔ ہر نئے حادثے۔ اور مخفی امر مین مشورے کی حاجت باہمی بحث و تردید کی ضرورت ہے تاکہ غلبۂ ظن و کثرت آرا سے ایک طریق معین ہو جائے اور اُسی پر بنائے عمل قائم ہو نظر معانی و مقاصد پر ہے نہ الفاظ و صورت پر۔ چنانچہ اسی تقریر سے اختلاف مشروع اور تنازع ممنوع مین فرق واضح ہو گیا۔ لیکن اگر تنازع باہمی مراد نہ لیا جاوے بلکہ اللہ و رسول سے تنازع مراد ہو جیسا کہ عطف سے سمجھا جاتا ہے کہ فرمانبرداری کرو اللہ و رسول کی اور اُنسے جھگڑا نہ کرو۔ تو یہ تنازع دو طور پر ہے۔ ایک یہ کہ کرے خلاف مگر ندامت و اعتراف بالقصور کے ساتھ یہ تھوڑا ہو یا بہت محرومی و معصیت ہے۔ دوسرے یہ کہ اُس قول یا فعل خلاف کو قولاً یا فعلاً یا اہتماماً پسندیدہ مباح سمجھے پس یہ فسق ہے یا کفر جیسے الوہیت یا رسالت مین تردد یا ضروریات دین سے انکار۔ یا احکام متفقہ مین خصومت۔ یا رمضان مین علانیہ خورد و نوشش بدعت کا سنت کیطرح جوش و خروش۔ قوانین خلاف کی ترویج۔ مراسم ممنوعہ کی تقلید۔ ازاروانہ ریشمی و طلائی لباس و زیور کو موجب تفاخر و تزئین جاننا۔ ڈاڑھی منڈوانا سود کو تجارت جاننا۔ زنا پر نکاح کی طرح بے تکلفی وضع لباس کفر پر فخر اور خوشی۔ ناچ رنگ کے جلسون کے لیے عام دعوت نہ آنے والون سے بحق اسلام و قرابت شکایت۔ نہ کرنیوالون پر بخل کا الزام۔ ایسے فضول کارون کی مدح و ثنا اور ایسے فعل جو باتفاق حرام ہین کھلے خزانے حلال و مستحب کی طرح عمل ہون مسئلہ تنازع باہمی اگر بدنیتی سے ہو حرام و مخذور ہے۔ ورنہ نحوست ادبار و سستی و بدافعالی کا سامنا ضرور۔ مسئلہ اختلاف اگر حد سے زیادہ نہ بڑھایا جائے اور مجرد نصیحت پر بدون منافرت و افتراق اکتفا ہو جیسے اختلاف صحابہ تابعین و قدمائے مجتہدین۔ ہر حال مین موجب اجر و اعانت اسلام و نصیحت مسلمین ہے اور اگر عمل رک جائے نظم مختل ہو نوبت بہ بغض و منافرت و تکفیر و توہین مسلم آئے جیسا کہ ہمارے زمانے کا اختلاف ترک اولی و وسیلۂ معصیت و ادبار و نفاق و بلا ہے اور اسی طور پر تھا بعض اختلاف مخالفین امام برحق خلیفۃ الرسول امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کا بحث ظاہر آیت قطع منازعت پر دال اور اقتضائے ضرورت امامت پر مشیر ہے اسلیے کہ اختلاف انسانی خلقت مین داخل ہے عقلین متفاوت اور غرضین مختلف ہوتی ہین پس بدون امام واجب الاطاعت کے انقطاع منازعہ دشوار اسی لیے فقہانے اکثر امور کو امام پر محول کیا اور ابن عمر سے مروی ہے مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيتَةً الْجَاهِلِيَّةِ (رواہ مسلم) جو مرا اور اُسکے گلے مین بیعت نہین تو جاہلیت کی موت مرا پس جسطرح چار عنصر یعنے آب۔ آتش۔ خاک۔ باد کا تضاد مزاج کے اثر سے اتحاد و اعتدال کے درجے مین

آجاتا ہو اختلاف اغراض وعقول کا بدون کسی امام کے نہین اٹھ سکتا مشکوۃ مَنْ رَّاٰی مِنْ اَمِیْرِہٖ شَیْئًا
یَّکْرَہُہٗ فَلْیَصْبِرْ فَاِنَّہٗ لَیْسَ اَحَدٌ یُّفَارِقُ الْجَمَاعَۃَ شِبْرًا فَیَمُوْتُ اِلَّا مَاتَ مِیْتَۃً جَاہِلِیَّۃً
جو دیکھے اپنے امیر سے ڈر امر کہ سے ناگوار ہو تو چاہیے کہ صبر کرے پس بیشک کوئی نہین کہ جماعت
سے ایک بالشت جدا ہو پس مریگا مرنا جاہلیت کا تنبیہ اسی پر مبنی ہے مسئلہ تقلید شخصی جبکہ جملہ
نصوص مین نہ فیصلہ اتفاق ممکن تھا نہ مفتی غمخواران اسلام نے ایک سیدھی راہ بتادی اور عوام سے
اختیار سلب کر لیے سے حصر ان چار مین ہونا چاہیے تا فهوا اختلاف کا اکثار نہ مسئلہ نصوص مختلفۃ
الصحیح ومحتمل التاویل اور مسائل قیاسی مین تقلید لازم ہے کہ نزاع منقطع ہو جاے مسئلہ مذاہب حقہ سے
جہان ایک مذہب رائج اور مشہور ہو وہان ایسا اختلاف پیش نہ کیا جاے جو موجب تنافر وتباغض وتوہ
فتنہ وفساد ہو بلکہ بضرورت خود اُسکی اتباع کر لیا کرے حضرات اصحاب رسول باوجود کمال اتقاد وسعت
علم وکثرت اختلاف ایک روش پر ملے جلے چلتے تھے مسئلہ یعنی حصول فوائد اتحاد واتفاق اگر شرف
امامت نہ میسر آئے تو جماعتی قوت اور پنچایتی حکومت کو اُسکا نعم البدل تصور کر کے قائم کرنا چاہیے
ریح ہوا کہا مجاہد نے نصرت و فتح۔ کہا سدی نے جرأت و دلیری۔ کہا نضر نے قوت۔ کہا اخفش نے
دولت (درمنثور) صبر عام ہے دشمن کے مقابلے مین ہونے شجاعت یا نفس کے
یعنے زہد یا احکام الٰہی پر یعنے ورع وتعبد

وَلَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِہِمْ بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ وَیَصُدُّوْنَ
اور نہ ہو مثل اُنکے کہ نکلے گھرون سے اپنے اتراتے اور دکھاتے آدمیون کو اور روکتے

عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ؕ وَاللّٰہُ بِمَا یَعْمَلُوْنَ مُحِیْطٌ ۝
راہ سے اللہ کی اور اللہ اسے کہ وہ کرتے ہین گھیرے ہوئے ہی

اور ایسے نہو جاؤ جیسے کہ وہ لوگ جو اپنے گھرون سے زور آور فوج پر اتراتے دوسرون کو اپنی دلیری دکھاتے لوگون کو اللہ کی راہ اور رسول سے ایمان سے روکتے نکلے حالانکہ اللہ اُنکے تمام افعال کو گھیرے ہوے ہی یعنے کوئی بات اسکے علم سے غائب نہ اذن سے فارغ ہی معالم مراد ابوجہل اور اُسکے ساتھی ہین ف آیت مین ایک واقعہ کی خبر ہے پس بجمیع وجہ عام نہین البتہ بطر اور ریا بھی حرام ہے

وَاِذْ زَیَّنَ لَہُمُ الشَّیْطٰنُ اَعْمَالَہُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَکُمُ الْیَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّیْ
اور جب اچھے دکھائے انکو شیطان نے عمل اُنکے اور کہا نہین غالب ہیر کوئی آج آدمیون سے اور مین

جَارٌ لَّکُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ نَکَصَ عَلٰی عَقِبَیْہِ وَقَالَ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّنْکُمْ اِنِّیْٓ
حمایتی ہون تمھارا پھر جب ظاہر ہوگئین دو فوجین پھرا ایڑیون پر اپنی اور کہا مین بری ہون تم سے مین

ع

کیونکہ سراقہ کفار سے تھا

اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّیْٓ اَخَافُ اللّٰهَ ۭ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ

دیکھتا ہون وہ جو نہین دیکھتے ہو تم مین ڈرتا ہون اللہ سے اور اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے

کے نامی سردارون بدر کی لڑائی مین

خوشنما تھا مگر شیطان اسکی صورت بنا کر اہل مکہ کے ساتھ ہولیا لوگون کا دل بڑھاتا اور کہتا کہ آج تم سے کوئی پیش نہ پائیگا جب فوج ملائکہ آئی اور شیطان نے دیکھا کہ حضرت جبرئیل حربہ جنگ لیے سب سے آگے ہین۔ بھاگا ابلیس حارث بن ہشام کا ہاتھ پکڑے کھڑا تھا دفعتہ بھاگا حارث نے روکا اور کہا ایسے لڑے بھڑے بھاگتا ہے شیطان اُسے ڈھکیل کر چلدیا اور کہا جو مین دیکھ رہا ہون تم نہین دیکھتے جب یہ شکست خوردہ لشکر مکے مین پہونچا اور سراقہ پر الزام دیا گیا اُسنے قسم کھائی کہ نہ مین تمھارے ساتھ گیا نہ جنگ سے واقف آخر کار معلوم ہوا کہ وہ شیطان تھا حاصل مسلمانون وہ عجیب ماجرا یاد کرو جب شیطان نے اُنکا فعل بہ نسبت مسلمانون سے لڑنا اُنھین اچھا دکھایا اور سمجھایا کہ آج تم سے کون جیت سکتا ہے اور مین تمھارے ساتھ اور تمھارا حمایتی ہون پھر جب دونون لشکر مقابل ہوے ہر ایک نے دوسرے کو دیکھا شیطان اپنی ایڑیون کے بل بھاگا اور بولا مین دیکھ رہا ہون کہ عذاب الٰہی آگیا تمام مجرمون کے تہ و بالا کرنے والے پیغمبرون کے ہمنشین جبرئیل امین آرہے ہین اور مع سامان حرب و ضرب فوج ملائکہ ہمراہ ہے تم نہین دیکھتے مین اللہ سے ڈرتا ہون کہ وہ سخت عذاب کرنے والا ہے **ف** اگر آیت قصے کے ساتھ نہ ملائی جائے تو بھی مراد ظاہر ہے کہ شیطان بری بات بھلی دکھاتا ہے **اخاف** سے مراد عذاب دنیاوی ہے ورنہ شیطان کو خوف

آخرت سے جو علامت صلاح و فلاح ہے کیا واسطہ

اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هٰٓؤُلَاۗءِ دِيْنُهُمْ ۭ وَمَنْ

جب کہتے تھے منافق اور وہ جنکے دلونمین مرض ہے دھوکا دیا انکو انکے دین نے اور جو

وہ زمانہ یاد کیجیے جب

يَّتَوَكَّلْ عَلَي اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ

بھروسا کرے اللہ پر پس بیشک اللہ غالب حکمت والا ہے

منافق اور کافر جنکے دلون مین جہل و انکار کا مرض سب کہتے تھے

ان مسلمانون کو انکے دین نے دھوکے مین ڈالدیا۔ تو تم اللہ پر بھروسا کرو اسلیے کہ جو اللہ تعالے پر بھروسا کرتا ہے بیشک اللہ غالب ہے اپنے ارادون مین حکمت والا ہے اپنے کامون مین پس جسطرح مصلحت اور مشیت ہوتی ہے اُنکی کارسازی فرماتا ہے **ف** یہ مطاعن ابتداے اسلام مین تھے جب مسلمان کمزور تھے ربط آپنے اُنکی بیہودہ گوئیان سنین اُنکے مظالم دیکھے پھر اُنکی ذلت و خواری میدان جنگ مین ملاحظہ فرمائی ذرا مرنے والون کی بھی کیفیت سنیے کہ اُنپر کیا گذری۔

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ

اور کاش کہ آپ دیکھتے جبکہ جان نکالتے ہیں کفار کی جو کافر ہوئے فرشتے مارتے ہیں منھ پر انکے اور پیٹھوں پر انکی

وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝

اور کہتے ہیں چکھو عذاب جلنے کا یہ بدلا ہے اسکا جو آگے بھیجا ہاتھوں نے تمہارا اور بیشک اللہ نہیں ظلم کرنیوالا بندوں پر

کا تُسکے تم دیکھتے تو بہت خوش ہوتے اور ایمان زیادہ ہوجاتا جب فرشتے کفار کی جان نکالتے ہیں اُسکے منھ اور پیٹھ پر مارتے ہیں اور کہتے ہیں جلنے کا عذاب چکھو اور یہ تمہارے کیے کی سزا ہے جو تم نے اپنی زندگی میں آگے بھیجا اللہ تعالیٰ بندوں پر ظلم نہیں کرتا معالم کہا گیا کہ یہ کیفیت ہے مقتولین بدر کی جب وہ مقابلہ کرنے منھ کی کھاتے بھاگتے تو پیچھے سے پٹتے جاتے آگ کے کوڑے انھیں جلاتے اور فرشتے ڈانٹتے کہ اپنے کیے کا مزا چکھو کہا حسن نے قیامت میں یہ کہا جائیگا کہ عذاب حریق چکھو ف الذین کفروا عام ہے اور الملائکہ میں لام عہد ہے یعنے ملائکہ عذاب پس مقتولین بدر سب کے لیے ملائکہ بدر ہی مراد ہیں اور عام کفار کے لیے ملائکہ عذاب جو حضرت عزرائیل کے ہمرکاب آتے ہیں اور دوزخ سے پہلے کافر کو عذاب کا مزہ چکھاتے ہیں تفصیل اسکی صفحہ ۵ میں گذری

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ

جیسے طریقہ آل فرعون کا اور انکا جو پہلے تھے انکے کافر ہوئے اللہ کی نشانیوں سے پھر پکڑلیا انھیں اللہ نے

یہ عذاب و گرفت فرعونی اور اُنکے | بِذُنُوْبِهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ بسبب انکے گناہوں کے بیشک اللہ قوی ہے سخت عذاب کرنیوالا | ایسی ہے جیسا کہ اگلے کفار کے ساتھ

ہوا اُنھوں نے اللہ کی آیتوں سے کفر کیا اللہ نے اُنکے گناہوں کی سزا میں اُنھیں پکڑا اور نیست و نابود کردیا بیشک اللہ تعالیٰ زبردست ہے سخت عذاب کرتا ہے

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا

یہ اسلیے ہی کہ بیشک اللہ نہیں ہے بدلنے والا کسی نعمت کو کہ انعام کیا ہے کسی قوم پر یہانتک کہ وہ بدل ڈالیں

یعنی انتقام عاصی نعمت دیکر کسی سے | مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ جو انکی ذات میں ہے اور بیشک اللہ سنتا ہے جانتا ہے | اسلیے ہے کہ اللہ تعالیٰ نہیں چھینتا جبتک وہ اپنے

جی کی بات نہ بدل ڈالے پس جبکہ سالب نعمت خلاف عادت ہے اور نعمت و خبث کا اجتماع خلاف حکمت پس لازم ہوا کہ سزا ئے جرائم دیجائے اور ہر ایک اپنا کیا پائے بیشک اللہ تعالیٰ سنتا ہے آہستہ کہو یا زور سے جانتا ہے چھپاؤ یا دکھاؤ نہ عجز و غافل ہے علم عظیم جو نعمت کو بے محل چھوڑ دے اور عاصی اور مطیع کو

ایک حال پر رکھے **ف** تغییر نعمت کے بعد وہ خطا ضرور ہے اور عطا کو کسی استحقاق کا انتظار نہیں۔
نعمت انعمہا علی قوم نکرہ سے ہے اور ما بانفسہم عام پس معنی یہ ہونگے کہ کسی قوم کو عاصی ہو یا مطیع کوئی نعمت
دنیاوی ہو یا دینی دے کر نہیں چھینتے جبتک وہ اپنی اصلی حالت (کچھ ہو) نہ بدلیں یعنے وہ کیفیت جو
بوقت انعام تھی نہ بدلین اور ظاہر ہے کہ جو اسباب کسی امر کے حصول و وجود کے ہوتے ہین انکی
تبدیل سے یہ امر حاصل زائل ہوجاویگا اور اسکے نظائر ہزارہا گذرے اور گذر رہے ہین
تاجر اگر ترک شغل کرے دولت کی ترقی نہ ہوگی عالم اگر دوسرے مشاغل مین پھنسے نادان ہوجائیگا
علی ہذا القیاس یا یون کہو کہ نعمت الٰہی کامل و باقی ہونا چاہیے پس نعمائے معتبرہ و کاملہ مراد ہین جیسے
علم۔ خلافت۔ اخلاق محمود۔ نور ایمان۔ فہم عرفان عقل سلیم۔ تدبیر صائب ذہن ثاقب اقبال
یاور مال حلال اولاد صالح وغیرہ اور قوم سے مومن و مطیع مراد ہے اسلیے کہ انعمت علیہم سے کافر
محروم ہے اور ما بانفسہم سے اخلاق حسنہ و عقائد حقہ۔ شریعت معمول۔ اتباع منقول۔ ارادہ نیت
اور وہ حالت جو وسیلہ و محل انعام خداوندی ہوئی تھی **بہرکیف** از ماست آنچہ ماست یہ تہدید ہے
امت مرحومہ محمدیہ کو کہ جو سنت و خصوصیت علیہ تحیۃ حق پرستی۔ تہذیب۔ اخلاق۔ علوم عالیہ تمھین عنایت
ہوئے وہ سب نہ بدلینگے جبتک تم ان عادتون کو نہ چھوڑو جو ان نعمت پانیوالون مین تھین پس
کھلا کھلا اشارہ ہے کہ اصحاب رسول و دین منقول کی اتباع کرو نہین تو یہ ہلاکی اور حباب کا
سرا اعتبار ٹھیک **قرآن** سے ثابت ہے کہ نعمت اتفاق و اتحاد مسلمانون کو عنایت فرمائی گئی جیسا
کہ فرمایا اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا
اور دوسرے مقام پر فرمایا اگر تنازع کروگے تمہارا اقبال جاتا رہیگا معلوم ہوا مسلمانون کی عزت اخوت
اسلام ہی تک تھی اور ہے جسکا مقدمہ اول عموم سلام و اداے حقوق اسلام و نماز و جماعت پر قیام
ہے در مثنوی رابو شیخ نے کہا نعمت اللہ کی موجود با جو دینی محمود ہے سکے والون نے ناقدری
کی مدینہ سرفراز ہوا **ف** مسلمان آپ کی ترک اتباع سے خراب ہے افسوس کہ نصاریٰ اسی
ظاہری اقتباس و صوری اتباع سے دنیا مین کامیاب ہین

كَدَأْبِ آلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ كَذَّبُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ

مثل دستور آل فرعون کے اور انکے جو پہلے تھے انھون نے جھٹلایا آیتون کو اپنے رب کی

فَأَهْلَكْنَاهُم بِذُنُوبِهِمْ وَأَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَوْنَ وَكُلٌّ كَانُوا ظَالِمِينَ

پھر ہلاک کیا ہم نے انکو بسبب انکے گناہون کے اور ڈبو دیا ہم نے آل فرعون کو اور سب تھے ظالم

تغیر نعمت مثل دستور فرعون والون کے اور اُنسے اگلون کے ہے کہ اُنھون نے ہماری آیتین جھٹلائین پس ہم نے اُنھین ہلاک کر دیا اور آل فرعون کو غرق کر دیا اور وہ سب ظالم تھے یعنی جسطرح ہوتا آیا ہے ایسا ہی یہ منکرین نبوت مطمئن نہ رہین عذاب آیا ہی چاہتا ہے

إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِندَ اللَّهِ الَّذِينَ كَفَرُوا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ الَّذِينَ

بیشک بدترین چار پایون سے اللہ کے پاس وہ ہین کہ کافر ہوئے پس وہ ایمان نہین لاتے وہ لوگ

عَاهَدتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنقُضُونَ عَهْدَهُمْ فِي كُلِّ مَرَّةٍ وَهُمْ لَا يَتَّقُونَ ۝

کہ عہد کیا تونے اُنسے پھر توڑ ڈالتے ہین عہد اپنا ہر مرتبہ اور وہ نہین ڈرتے

بیشک تمام چلنے والون سے بدتر اللہ کے نزدیک وہ ہین جو کافر ہوگئے اور ایمان نہین لاتے وہ کافر جنسے آپنے عہد امن وصلح کیا پھر وہ ہر بار اپنا عہد توڑتے ہین اور کچھ ڈرتے نہین **معالم** مراد ان دغا شعارون سے یہود بنی قریظہ اور کعب بن اشرف ہے جنھون نے حضور سے عہد کیا پھر بدر مین کفار کے معین ہوئے اور بعد شکست فاش عذر خواہی کی پھر جنگ احد کے بعد کفار سے مل گئے اور کعب بن اشرف مکے گیا اور اُنسے حلفاً معاہدے کیے اور بروز خندق بھی مشرکین کے یار تھے **دواب** جمع دابہ یعنی نرم رفتار۔ زمین پر رینگنے والا اور خواہ مراد نادان ہے کنایۃً خواہ حیوان **مسئلہ** کسی حکم کا شرط وصف سے متعلق ہونا دلالت نہین کرتا کہ جہان شرط یا وصف نہو حکم نہ پایا جائے ورنہ لازم آتا کہ جو کافر بار بار نقض عہد نہ کرے حیوان سے بدتر نہو حالانکہ دوسرے مقام پر عموماً فرمایا اُولٰئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ ھُمْ اَضَلُّ کفار مثل جانور کے ہین بلکہ اُس سے بھی گمراہ تر تشبیہ اب ضلال و عہد شکنی کے تو تسنہ کیا فائدہ ہوا **دفع** اول بیان وجہ حیوانیت و ذکر بد اطواری دوسری دہان اضل فرمایا حرف ان سے کہ تھکنے مین حیوانات سے بڑھا ہوا ٹھہرایا اور دہان شرّ یعنی ہر طرح سے بدتر **مسئلہ** کافر کو مملوک بنانا جائز ہے اس لیے کہ جملہ حیوانات مملوک ہین اور کافر ملحق بحیوانات ہین ملک و قبضہ و انتفاع غلام سے امر معقول ہے **مسئلہ** نقض عہد نہایت عار و مستوجب نار ہے اسلیے کہ جب کفار اس فعل سے عار دلائے گئے تو مومن پر بطریق اولیٰ ایسے ممنوع جانینگے پس یہ خبر نہی ہے ہوکد تر ہے **ربط** چونکہ ہمارے حضور رحمت مجسم سراپا عفو و کرم تھے اور ریاست سیاست پر موقوف لہذا الصیغہ امر تعلیم

فَإِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِم مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ ۝

پس اگر پائے تو اُنکو لڑائی مین تو پراگندہ کر سبب اُنکے اُنکو جو پیچھے اُنکے ہین شاید وہ سوچین

وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِن قَوْمٍ خِيَانَةً فَانبِذْ إِلَيْهِمْ عَلَىٰ سَوَاءٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ ۝

اور اگر تو ڈرے قوم سے فریب کو تو پھینکدے عہد طرف اُنکے بطور مساوی بیشک اللہ نہین دوست رکھتا خیانت کرنیوالون کو

ثقفت بالفتح پالینا اور پکڑلینا **تشرید** پراگندہ ومتفرق وہلاک کرنا یعنی اے نبی کریم اگر آپ کافرون کو لڑائی مین مغلوب واسیر پالین تو ایسی سزا دین وہ خونریزی کرین کہ دوسرے جو انکے بعد ہین منتشر ومتفرق ہوجائین پھر کسی کو عہد شکنی کا حوصلہ نہو شاید وہ سوچین سمجھین اور اگر آپ کو قوم سے بدعہدی کا خوف ہوتا تو انکا عہد انکے سر ماریے یعنی اُن سے کہدیجیے اب ہمارے تمھارے کوئی عہد وپیمان نہین رہا مگر یہ برابری کے طور پر ہو یعنے اسطرح نہو کہ وہ سنبھل نہ سکین اور بے سامان درست کیے ہوے بے دست وپا لڑنا پڑے بلکہ ایک مہلت معقول دیجائے جیسا کہ سورۂ برأت مین اسکا ذکر آئیگا اللہ خیانت کار کو پسند نہین فرماتا مسلم ہو یا کافر **توضیح** جب آپ کو کفار سے کھٹکا ہو تو اُن کی شرارت سے پہلے ہی ہوشیار ہوجائیے اور انھین بھی اطلاع دیجیے اور اگر دفعۃً وہ بدعہدی کر بیٹھین جیسا کہ یہود نے کیا اور پھر تلوار دن کے سامنے آجائین تو اسقدر قتل کیجیے کہ چھٹی کا دودھ یاد آجائے گھر کا راستہ بھول جائین باقی ماندہ دن کے وضو شکست ہون مقابلے کی تاب نرہے مجمع متفرق ہمتین پست ہون خواہ کوئی اور حکمت سے مطیع ومغلوب ہین **اکلیل** کہا گیا یہ حکم آیۂ مَنّ وَفِدائے منسوخ ہے اور کہا گیا کہ یہی آیت ناسخ ہے **ف** نسخ کی ضرورت نہین بلکہ غرض یہ ہے کہ آیندہ کا انسداد وقطع مادۂ عناد ہو اور یہ کبھی قتل وقہر سے ہوتا ہے کبھی عفو ومہر سے پس رائے امام ومصلحت خاص اسکی مفسر ہے اور حکم کسی ایک انداز پر غیر منحصر (من وفدا) بھی اسکے افراد سے ہے۔ قتل کعب بن اشرف واستیصال وہلاک بنو قریظہ واخراج قینقاع وبنو نضیر واتمام سے یہود خیبر پھر اصحاب کرام کا مانعین زکوۃ پر جہاد اور شام وعراق ومصر مین خون کے دریا بہا دینا اور گاہ گاہ عفو ورحم وسیر چشمی سب اسی آیت کے تحت مین داخل ہین **مسئلہ** نقض عہد حرام ہے **مسئلہ** عہد غیر موقت کا کسی مصلحت سے تمام کردینا رجائز ہے اور معاہد کو مہلت مشورہ وعلاج یا مناسب دینا لازم **مسئلہ** جب دشمن عہد توڑدے تو بدون کسی مہلت واطلاع کے دفع وابتدا جائز ہے **مسئلہ** ذمی گر نقض عہد کرے اور دار الحرب مین بھاگ جائے یا آمادہ جنگ ہو ذمہ باقی نہ رہا قتل وقید جائز ہے **مسئلہ** اس حکم سے مفہوم ہوکہ امام کو باوجود امن وصلح اعداد اسباب حرب تعلیم وفنون ودرستی اسلحہ وفراہمی مجاہدین ونگرانی حدود وطلب اخبار سے غافل رہنا جائز نہین کہ جب اتمام عہد کا ہمکو اختیار ہے تو انھین کون مانع ہے دباقی مسائل عہد وصلح صفحہ ۹۰ مین آتے ہین ؛

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَبَقُوا ۚ إِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُونَ

اور نہ گمان کرین جو کافر ہوے کہ نکل گئے بیشک وہ نہ عاجز کر سکینگے

یعنے کفار یہ نہ سمجھین کہ ہم لوگ بھاگ سکیے اور مسلمانون کے ہاتھون سے نکل گئے یا کہ وہ ہرگز ہمسے بھاگ نہ سکین گے اور ہم انکے حبس وقید سے عاجز نہون گے **معالم** یہ آیت بدر کے بھاگے ہوؤن مین ہے کہ مطمئن نہوا کرینگے وہ بھی پکڑے جائینگے

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ

اور مہیا کرو واسطے انکے جو مہیا کر سکو تم قوت سے اور باندھنے سے گھوڑونکے ڈراؤ اُس سے

عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ

دشمن کو اللہ کے اور دشمن کو اپنے اور دوسرون کو سوائے انکے نہین جانتے تم انکو اللہ جانتا ہے انکو

اور تیار و مہیا کرو جسقدر قوت اور گھوڑے تمسے ہوسکین جنسے اپنے اور اللہ کے دشمنون کو ڈراؤ اور ان دوسرون کو جنھین تم نہین جانتے اللہ جانتا ہے **قوۃ** حدیث مین ہے الا ان القوۃ الرمی (مسلم) اور ہوسکتا ہے کہ مراد قوت سے اجتماع اسباب و آلات ہو یعنے لشکر و سلاح یا فنون جنگ وغیرہ **رباط** جمع ربیط معنی اسکے باندھا ہوا یس رباط وہ گھوڑے جو اللہ کے کام کے لیے باندھے اور پالے جائین **خیل** گھوڑے اور سوار **آخرین** سے مراد منافق کہا اکثر مفسرین نے یہی قول صحیح ہے اور بعض نے یہود و بنو قریظہ و کفار فارس وغیرہ سے بھی مراد لی ہے **ف** ممکن ہے کہ آخرین سے مراد وہ ہون جو بعد انتقال شریف مرتد ہوگئے مسلمان اُنکے نزدیک سچے تھے۔ اور ہوسکتا ہے کہ باغی مراد ہون اور جائز ہے کہ اہل ضلال و خوارج مراد ہون جو بظاہر کلمہ گو اور حقیقت مین اسلام کے بیخ کن ہین اور دونون یعنے غیر ہے اور یہ سب غیر کفار ہین اور اگر دونون یعنے ادنیٰ ذکر لیا جاوے تو منافق بے تکلف داخل رہینگے اسلیے کہ منافق ایک اعتبار سے کم دوسرے اعتبار سے بڑھے ہوے ہین مگر بگڑے ہوے مسلمان یعنے روافض و خوارج وغیرہ ہر حال مین کفار سے ادنے درجے پر ہین اعداد و مہیا کرنا **مسئلہ** اعداد اسباب جہاد فرض کفایہ ہے اور امام سب کی طرف سے ذمے دار اگر امام تساہل کرے تو سب عاصی ہونگے جبتک بقدر کفایت سامان مہیا نہ کرلین لیکن کسی ایک شخص کا مہیا کرنا سب کی طرف سے کافی ہے **مسئلہ** اگر بیت المال مین روپیہ نہو تو بوقت ضرورت جعل یعنی کچھ کچھ مال مسلمانون سے لینا جائز ہے اسلیے کہ امتثال امر اعداد واجب اور امام سب کی طرف سے نائب یعنی اعانت عموماً لازم ہوگی **مسئلہ** اعلیٰ درجہ اعداد کا وہ مقدار ہے جس سے دشمن پر غلبے کا گمان غالب ہوجائے اسلیے کہ غرض ترہیب تخویف کی حاصل ہوگی اور ادنے درجہ وہ مقدار جسکی وسعت ہو جیسا کہ قید استطاعت سے مفہوم ہوا **مسئلہ** باوجود اعداد امام و فراہمی بقدر کفایت استحباب باقی ہے اسلیے کہ مقدار کفایت امر ظنی ہے نہ قطعی اور چونکہ ضرورتین بیش و کم ہوا کرتی ہین تو جسقدر سامان مجتمع ہوسکے بے ضرورت نہوگا **مسئلہ** مالی امور مین قدرت ممکنہ شرط ہے اسلیے استطاعت کی قید زیادہ فرمائی **مسئلہ** بدنی عبادتون مین قوت متوہمہ کافی ہے اسلیے نباتات وغیرہ کو مقید نہ فرمایا **وہم** فراہمی سامان مین بھی بعض امور بدنی ہین **دفع** یہ قوت غالباً مال سے

متعلق ہے اور صرف بدنی امور مین سے تو قلیل و نادر ہیں اُنکے لیے حکم مستقل کی ضرورت نہ پڑی
مسئلہ اسباب حرب مین وہ تمام چیزیں داخل ہین جنسے دشمن مغلوب یا اُسکا شر دفع ہو سکے اسلیے
کہ قوت نکرہ ہے ہر فرد پر کفایت[له] اور ہر فرد کو شامل ہے پس کشتی۔ بانک۔ پٹا۔ باقاعدہ۔ ورزش۔
شہسواری۔ تیر اندازی۔ بندوق بازی۔ گولہ اندازی۔ بارود اور سپر۔ خود۔ مغفر۔ زرہ۔ قلعہ
اور تمام آلات اسباب قلعہ شکنی ومتعلقہ حرب اور اونٹ۔ چھکڑا۔ خچر۔ وغیرہ۔ اور توپ۔ بندوق
تیر۔ تلوار۔ خنجر۔ گھوڑے جنگی جہاز وغیرہ قوت مین داخل ہین اور اسیطرف اشارہ ہے
قول رسول اکرم مین مسلم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر یہ آیت پڑھکر تین بار فرمایا
الا ان القوۃ الرمی خبردار ہو جاؤ کہ قوت تیر اندازی ہے اسلیے کہ عمدہ آلہ دشمن کشی اُسوقت
تیر ہی تھا اور بحکم علت اب توپ وغیرہ وبندوق کا یہی حکم ہے وہم قوت مجمل ہے اور حدیث اسکی
تفسیر اسکیے خلاف دوسری چیزون کو قوت سمجھنا ناجائز دفع قوت مطلق یا کلی ہے اور تیر اُسکا فرد اور
بالتخصیص ذکر فرمانا بغرض مزید اہتمام تھا نہ یہ کہ دوسرے افراد غیر مراد ہون اور علاوہ برین وہ تاویل کر
تفسیر کی تعیین ہو منع نہین البتہ ضد ہوا اور بندوق وغیرہ بہ معنی تیر اندازی کی علت مین مقصود بدرجہ
اولیٰ داخل ہے مخالفت کا کیا ذکر پس حدیث کے دلالۃ النص سے بھی یہ سب ثابت ہو جاتے ہین بحث
قوت کے بعد گھوڑون کا ذکر کیون فرمایا **جواب** خواہ یہ گھوڑون کی خصوصیت ظاہر ہوا اسلیے
کہ دوسرے دشمن کو جسقدر سوار ڈراتے ہین اور دوادوش مین جو اُنسے کام نکلتا ہے دوسرون سے
نہین خواہ قوت سے بدنی قوتین یعنی ورزش وفنون جنگ وتیر اندازی مراد لی جائین اور خیل سے مالی
اسباب یعنی گھوڑے اور ہتھیار مقصود ہون خواہ قوت سے وہ قوتین مراد ہین جو معًا ممکن ہین تلوار
جب چاہو خرید لو۔ اور خیل سے وہ اسباب جنمین تعلیم ودرستی کی ضرورت ہو مسئلہ اعدوا الرسم کسی
وقت کے ساتھ مقید نہین پس ہر وقت باسامان وآمادہ رہنا واجب ہے مسئلہ حکم شرعی دو قسم کے
ہین ۱ وہ جنکا کرنا بنفسہ مقصود ہے جیسے نماز اور اسے حسن لعینہ کہتے ہین ۲ جو کسی دوسری غرض
سے معین کیے گئے جیسے وضو وجہاد انہین حسن لغیرہ کہتے ہین پھر قسم دوم کی دو شکلین ہین (۱) وہ جنمین بے
دوسرے فعل کے مامور بہ ادا ہو جاتا ہے (۲) وہ جنمین بدون دوسرے کام کے مامور بہ ادا نہین ہوتا جیسے
وضو کر یہ بغرض جواز نماز شروع ہوا اور وہ صرف وضو سے ادا نہین ہوتی اور جہاد یا تخویف اعدا اگرچہ
غرض اسکی اعلاے کلمۃ اللہ وتذلیل کفار بدخواہ ہے اور نہ علو اور خوف کو مجرد حرب وسامان سے
حاصل نہین ہوتا بلکہ دشمن کا مغلوب ومرعوب ہونا دوسرا امر ہے تاہم فاعل بری الذمہ وستحق اجر ہو جاتا ہے

[له] یعنی اگر کسی نے ایک چیز بھی مہیا کی وہ حکم کر چکا ثواب پائیگا۔ کسی جز کی تخصیص نہین جو حکم قوت مین داخل ہوا

اسی لیے فرمایا ڈراوُ ڈرین یا ڈوبین **بحث** عدو اللہ وعدوکم سے کیا مراد ہے اگر حکم مجموع پر دائر ہو تو کافر دوست اور باغی سے حرب ممتنع ہو اور ہر ہر فرد پر ہے تو ہر ایسے شخص سے جو جماعت کے خلاف ہو حق پر یا ناحق پر حرب جائز ہوگی پس مدعی قصاص و مباشرحد وغیرہ سب جائز الحرب ہونگے **جواب** حکم ہر فرد پر ہے اور کسی امر حق کا مدعی منتقم معالج ہے بدخواہ نہین اسی لیے عدوکم بخطاب جمع فرمایا تم سب کا دشمن اور سب مسلمانون کا دشمن خواہ کافر ہے خواہ شرع کے خلاف کرنے والا ظالم مسلم چونکہ سارق ۔ ظالم ۔ راہزن ۔ باغی بندگان خدا کے بدخواہ ایذا رسان عدو ہین لہذا اگرچہ وہ ایمان والے ہون یا کسی اور طور سے مطیع بن جائین تاہم اُنسے حرب جائز اور موجب اجر ہوگی **تکلف** کہا بعض نے کہ دوسرے دشمنون سے جنہین ہم نہین جانتے شیاطین اور کافر جن مراد ہین اور گھوڑون کا بھی ذکر اسلیے ہے کہ جن گھوڑون سے ڈرتے ہین ۔ یہ تقریر اگرچہ محض تکلف ہے مگر ہوسکتا ہے کہ ہماری مستعدی اور سامان دیکھکر شیاطین خائف و ترسان ہون کہ اب اسلام غالب آجایگا کفر نابود ہوگا مسلمانون کو ثواب بحساب عطا ہوگا **مسلم** آپنے فرمایا مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا جو تیراندازی سیکھکر چھوڑدے وہ ہمسے نہین **بخاری** آپ نے قبیلۂ اسلم کے کچھ آدمی دیکھے جو بازار مین تیرون سے کھیل رہے تھے فرمایا اِرْمُوا بَنِي اِسْمٰعِيلَ فَاِنَّ اَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا وَّاَنَا مَعَ بَنِي فُلَانٍ اے اسمٰعیل کے بیٹو تیرون سے کھیلو بیشک تمہارے باپ اسمٰعیل بھی تیرانداز تھے اور مین بھی فلان گروہ کی طرف ہون دوسری طرف والون نے ہاتھ روکے فرمایا کیون عرض کی یہ محال ہے کہ حضور کے ساتھ والون پر تیر پھینکین ارشاد ہوا اِرْمُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ تیر مارو اور ہم دونون کے ساتھ ہین **بخاری** جریر سے روایت ہے کہ مین نے دیکھا کہ حضور نے انگلی سے گھوڑے کی پیشانی جھکائی اور فرمایا اَلْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ اَلْاَجْرُ وَالْغَنِيْمَةُ گھوڑون کی پیشانی سے خیر قیامت تک بستہ ہے یعنے ثواب آخرت اور دنیا مین مال غنیمت اور فرمایا گھوڑے تین قسم کے ہین ۱ اجر جو اللہ کے لیے پالے ۲ وزر جو تکبر و فخر مخالفت اسلام کے لیے رکھے ۳ ستر جو اسلیے رکھے کہ آپ کو مفلس و محتاج نہ ظاہر کرے اور دوسرون کے احسان سے بے پرواہے اور حق اللہ کا بھی لحاظ ہے اور فرمایا جسنے اللہ کے لیے گھوڑا باندھا اُسکی میزان مین نیکیون کے ساتھ اسکی گھانس اور پانی اور سرگین سب تلے جائینگے

وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝

اور جو خرچ کروگے ۔ کچھ ۔ راہ مین ۔ اللہ کی پورا دیا جائیگا ۔ تمکو ۔ اور تم ۔ نہ ظلم کیے جاؤگے

یعنے جو مال اللہ کی راہ مین خرچ کروگے اُسکا ثواب پورا ملیگا اجر کم کرکے ظلم نہ کیا جائیگا **ف** سبیل اللہ

گو عام ہے بیع ہو یا پرورش مساکین یا اعانت مسلمانان مگر یہان مراد جہاد ہے اور نفی ظلم سے ظاہر مراد ہے بلکہ بہ خلاف اور مصارف کے وعدۂ ثواب جہاد مین زیادہ تر ہے تو اُن کی ادا مین بھی تشدد ہونا چاہیے ابو داؤد جہاد مین خرچ کا ثواب سات سو درجے تک بڑھتا ہے

وَاِنۡ جَنَحُوۡا لِلسَّلۡمِ فَاجۡنَحۡ لَهَا وَتَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ

اور اگر جھکین واسطے صلح کے بس جھک واسطے صلح کے اور بھروسا کر اللہ پر بیشک وہ سنتا ہے جانتا ہے

اگر وہ صلح کیطرف جھکین تو آپ بھی مائل ہو جائین اور اللہ پر بھروسا کرین یعنی انجام امور و نتائج صلح یا مغالطہ فریب کفار سے وہ سنتا جانتا ہے **احمدی** کہا گیا کہ یہ حکم منسوخ ہے آیۂ قتال سے مگر صحیح یہ ہے کہ صلح جائز ہے بعض اسکی منسوخیت کے قائل مگر بضرورت جواز کے طرف مائل **مذہب** کہا فقہائے امام نے فتوٰی ہے مصلحت نہ سمجھے صلح نہ کرے **ماثور** حضور اقدس نے متعدد صلحین منقول ہین جیسے صلح حدیبیہ اور بنو قریظہ وغیرہ کی درخواست کا رد کرنا بھی ثابت صحابہ نے بھی کبھی صلح کی کبھی آمادۂ جنگ رہے **تعامل** یہی طریقہ سلاطین اسلام کا بدون انکار و الزام کے رہا **پس** نسخ نہ ثابت اور وجوب صلح ساقط اسلیے کہ اول صلح مین ہمارا فائدہ ہے ۲ - صلح عبادت بھی نہین کہ استحباب ہو پس بقرائن قرائن سے امر مجازاً جواز پر محمول ہوگا **توضیح** مشروعیت جہاد اسی لیے ہے کہ تمام آدمی خداپرست ہو جائین اور نہون تو مطیع قانون آسمانی ضرور ہون اور یہ غرض تب ہی پوری ہوگی کہ بیان الٰہین یا مطیع و ذمی یا تحت بنجائین لیکن غلبۂ دائمی و فتح لازمی بحسب مصالح الٰہیہ و داب حکمیہ مشیت ازل مین قرار نہ پایا تھا ضرور ہے کہ کبھی ہمکو یقینی کمزوری ہو اور گاہ گاہ اپنی کامیابی مین شک ہے لہذا رحم فرمایا صلح کا طریقہ بتایا پس صلح سے نہ طریق عذاب مستی جاری ہوتا ہے نہ قانون شرعی نافذ صرف ہمارا تحفظ ہماری سلامت فائدے ہین ضرور ہوا کہ امر صلح واجب نہو جائز رہے اور نسخ کی ضرورت نہین **مسئلہ** درخواست صلح کا منظور کر لینا عبارۃً ثابت اور خود خواہان صلح ہونا علۃً مفہوم اسلیے کہ جواز صلح ہمارے فائدون اور مجبوریون کے اعتبار سے ہوا اور اپنی طرف سے درخواست بوقت کمال عجز و غایت حاجت ہوتی ہے یا کوئی اور مصلحت نہین پائی جاتی ہے

وَاِنۡ يُّرِيۡدُوۡۤا اَنۡ يَّخۡدَعُوۡكَ فَاِنَّ حَسۡبَكَ اللّٰهُ ؕ هُوَ الَّذِىۡۤ اَيَّدَكَ بِنَصۡرِهٖ وَبِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۙ

اور اگر چاہین کہ فریب دین تجھے پس بیشک کافی ہے تجھے اللہ وہی ہے جسنے قوت دی تجھے اپنی مدد سے اور مومنین سے

اگر کفار بعد صلح چاہین کہ آپ سے دغا و فریب کرین تو اللہ تعالیٰ آپ کے تحفظ کو کافی ہے

اُسی نے تو آپ کو فتح نمایان اور مومنین کی فوج سے مدد عنایت کی در منثور مومنین سے مراد انصار جان نثار ہین جنسے اسلام کو قوت ملی - کبیر نصر سے مراد اعانت غیبی جو بدون اسباب آپکے شامل حال تھی اور مومنین سے طور ظاہر و درستی آلات و اسباب کثرت اعوان و اصحاب ف یہ حکم آیت اول کا مخالف نہین کہ فرمایا اگر تمکو دغا کا خوف ہو تو معاہدہ شکست کرو اور یہان توکل کا ارشاد ہے اس لیے کہ وہ درصورت شک و مصلحت جنگ ہے اور یہ بحالت اطمینان یا عدم موجودگی آلات و اسباب ہے

وَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ لَوْ أَنفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَّا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ

اور الفت ڈالی انکے دلون میں اگر خرچ کرتے آپ جو کچھ زمین میں ہے سبکا سب نہ ملا سکتے انکے دل مگر اللہ نے

أَلَّفَ بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ

الفت ڈالدی انمین بیشک وہ غالب ہے حکمت والا

اور اللہ تعالی نے مومنین کے دلون مین محبت اور اتحاد پیدا کردیا آپ اسے نبی کریم اگر تمام دنیا کا مال خرچ کرڈالتے اپنے اختیار و قدرت سے زیادہ سعی فرماتے تب بھی اُنکے دل آپس مین نہ ملا سکتے مگر اللہ نے اُنکے دل ملادیے وہ اپنے ارادون مین غالب ہے اور کامون مین حکمت والا ف اللہ تعالی نے شر کفار و فریب منافقین و اعداء سے اپنے نبی محبوب کو تین طرح سے مطمئن فرمایا ۱ بالتفات خاص تاکہ ارباب باطن مطمئن ہون ۲ اعانت مومنین کہ بحسب ظاہر ہیبت بڑھے ۳ اتفاق و محبت باہمی کہ دانشمند حکما ان جامین اور کسی حیثیت سے کسی کو یہ وہم نہ ہو کہ اسلام بے بس بیکس ہے کسی کی تدبیر و تزویر اسے مجبور و حقیر کر سکتی ہے یہ غایت کرم و اعانت اتم ہے - اور اشارہ ہے کہ تالیف قلوب مخلوق کے حد اختیار سے خارج اور نعمت عظمی و عمدہ نصرت ہائے الہیہ سے ہے

اسباب

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ

اے پیغمبر کافی ہے تجھی اللہ اور وہ جو تیرے تابع ہے مومنین سے

جب حضرت عمر اسلام لائے تو ارشاد ہوا کہ اسے نبی محبوب آپ کو اللہ کافی ہے اور یہ چند مومنین جو آپکا امن و دولت کیلیے ہین ف اس مین تائید کی تکرار اور فضل مومنین کا اظہار ہے اور یہ کہ اللہ کے کامون مین زیادہ اسباب و آلات پر نظر نرہے جو موجود ہے وہی بس ہے اور اشارہ ہے کہ غیر مومن کی اعانت کی ضرورت نہین جبکہ یہی کافی ہین

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ ۚ إِن يَكُن مِّنكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا

اے پیغمبر آمادہ کر مومنین کو لڑائی پر اگر ہون گے تم مین سے بیس صابر غالب ہونگے

مِائَتَيْنِ ۚ وَإِن يَكُن مِّنكُم مِّائَةٌ يَغْلِبُوا أَلْفًا مِّنَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُونَ

دو سو پر اور اگر ہون تم مین سے سو غالب ہون گے ہزار پر اسلئے جو کافر ہوئے اسلیے کہ وہ قوم بے سمجھ ہے

اے رسول مقبول آپ مومنین کو جنگ و جہاد پر آمادہ کیجیے اگر تم میں سے بیس صابر و ثابت قدم ہونگے تو کفار کے دو سو پر غالب آجاوینگے اگر سو ہونگے تو ہزار پر غالب آوینگے اور یہ مغلوبی اُن کی اسلیے ہے کہ وہ نادان ہیں یعنی امور دین اور معرفت حق سے کبیر جب یہ آیت اُتری تو حضور اسی حساب سے لشکر روانہ کرنے لگے اور حمزہ کو تیس آدمیوں سے ابو جہل کے مقابلے پر بھیجا جس میں تین سو آدمی تھے کہا ابن عباس نے کہ اصحاب مغموم ہوے اور کہنے لگے اے رب ہم بھوکے

ہمارے دشمن آسودہ ہم غربت میں بنسبت ان کے وہ خوش و خرم ارشاد ہوا

اَلْئٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ۚ فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا

اب تخفیف کر دی اللہ نے تمسے اور جان لیا کہ تم میں ناتوانی ہے پس اگر ہوں گے تمسے سو صابر غالب آجاوینگے

مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝

دو سو پر پھر اگر ہوں گے تمسے ہزار غالب آجاوینگے دو ہزار پر حکم سے اللہ کے اور اللہ ساتھ صابروں کے

اب اللہ نے تمپر تخفیف کر دی اور مشقت گھٹا دی اور معلوم ہوا کہ تم میں ضعف و ناتوانی ہے تو اب سو صابر تمھارے اُن کے دو سو پر اور ہزار دو ہزار پر غالب ہوجاینگے اللہ تعالے کے حکم سے اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ انکا معین ہے **ف** ان دو آیتوں میں اقوال مضطرب ہیں مشہور یہ ہے کہ حکم اول حکم ثانی سے منسوخ ہے پہلے ایک کو دس سے بھاگنا حرام تھا اب دو سے فرار جائز نا رہے مگر مشکل یہ ہے کہ اگر خبر ہے تو نسخ ثابت نہ وقوع خلاف جائز حالانکہ اکثر ایسا ہوا کہ کفار دہ چند یا دہ چند سے کم پر غالب آگئے اور امر نہی بنائی جاسکے تو عبارت خلاف ہوتی ہے **حل** آیت میں دو امر تھے صابریہ شرط ہے مجاہدین پر سے غلبہ یہ مشروط وعدہ الٰہی ہے۔ دس کے مقابلے میں صبر بحسب بشریت عموماً گران تھا تخفیف فرمائی اب اگر دس پر غلبہ بحال رہتا تو وجود مشروط بدون شرط لازم آتا اسلیے کہ دس پر غلبہ نہوتا جبتک دس کے مقابلے پر ثابت اور دس کا مقابلہ بدون صبر موجب غلبہ نہ تھا لہذا غلبہ بقدر صبر موعود ہوا اور تغیر شرط موجب تغیر مشروط قرار پایا۔ اب نہ خبر میں خلاف لازم آیا نہ تاویل امر و نہی کی ضرورت پڑی - اور یہ نہیں فرمایا کہ دس پر غلبہ نہوگا بلکہ بشر صابر پھر وہی لطف و کرم متوقع و منتظر ہے اور اسلیے نہیں کہ پہلی آیت میں دہ چندسے کثرت مراد ہے یعنے تمھاری چھوٹی فوج بڑے لشکر و پر غالب رہیگی جیساکہ طالوت کی نسبت فرمایا کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ اور قاعدہ بھی یہی ہے کہ مفہوم عدد حجت نہیں ہوتا اور وجہ غلبہ فہم و معرفت ہے جو حصہ اہل ایمان والوں کا اور

یکلمہ تخفیف سے سمجھا گیا کہ صرف مدت فرار منسوخ ہے نہ انعام غلبہ **مسئلہ** دو چند دشمن سے بھاگنا حرام ہے اسلیے کہ آٹھون کے مقابلے مین صبر و تحمل ممکن اور بشرط صبر غلبہ و نصرت متیقن اب فرار نہین ہے مگر نامردی سے یا یہ کہ اللہ کے وعدہ پر اعتماد نہین یا یہ کہ قضا سے الٰہی پر بھروسا نہین اور یہ سب امور ممنوع ہین **مسئلہ** جب دشمن دو چند سے زیادہ ہون یا کوئی خاص مصلحت یا فن جنگ ہٹ جانا روا رکھے فرار جائز ہے۔ اس تقریر سے نہ نسخ کی ضرورت ہے نہ کوئی شبہ باقی **مسئلہ** تحریض مومنین اولاً واجب اور ثانیاً مستحب ہے یعنی پہلے تو امام کو حکم دینا اور آمادہ کرنا لازم ہے پھر اُنکے دل بڑھانے اور جوش دلانے کو مستحب **نکتہ** عشرون صابرون وغیرہ فرمایا و صابرون کے ساتھ اگر بیس کے دس کہے گئے نہ کہے تاکہ معلوم ہو کہ امر جہاد موقوف ہے جماعت و فوج پر نہ یہ کہ ایک دو آدمی ٹکڑے ہو جائین **نکتہ** لا یفقہون سے معلوم ہوا کہ جسطرح روحی اور اخروی غلبہ علم و معرفت و عقل سے ہے دنیاوی غلبہ بھی انھین سے متعلق ہے اور منجملہ سامان حرب نقشہ کھینچنا علوم حرب فنون سیاست۔ صنائع جنگ مسائل جہاد سیکھنا چاہیے **لطیفہ** اسلام کی قوت اور ضعف روحی و قلبی ہے نہ جسمی اسلیے کہ افعال قلب سے ہے نہ اعضا سے **لطیفہ** کہ تمہارا وعدہ تو وہی ہے صرف مشقت کم کی گئی یعنے تم تحمل نہ کر سکو اور خالف ہو ... نہ کر سکینگے اور ہمت کرو تم جاؤ تو غلبہ عطا ہوگا اور اسی کی تائید نکلتی ہے (مع الصابرین) سے اسلیے باذن اللہ اسلیے فرمایا کہ تم اسباب ظاہر پر نظر نہ رکھو صرف ہمارے ہی طرف دیکھا کرو ... بیان لیا گیا اولاً علم نہ تھا **دفع** حق سبحانہ تعالیٰ تو سب کچھ ازل سے جانتا ہے مگر جب ... گاہ گاہ لفظ امتحان ارشاد ہوا ویسے ہی یہان فرمایا کہ جب امتحان تھا تو نتیجہ یہ نکلا کہ تم اُسکے متحمل نہ تھے **درمنثور** بدر مین ستر آدمی قید ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب سے مشورہ کیا حضرت ابو بکر نے کہا یا رسول اللہ یہ آپ کی قوم کے لوگ ہین شاید اللہ انھین توفیق توبہ عطا فرمائے فدیہ لیجیے یا یون ہی چھوڑ دیجیے۔ حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ انھون نے آپ کو وطن سے نکالا جھٹلایا ان کی گردنین مارئیے اور ہر شخص اپنے اپنے قریب رشتہ دار کو قتل کرکے یہ دکھادے کہ اللہ والے اسطرح اللہ کے واسطے قطع تعلقات کرتے ہین۔ عبد اللہ بن رواحہ بولے کوئی جنگل تلاش کیجیے جس مین سوکھی لکڑیان بہت ہون وہان انھین آگ مین جلا دیجیے حضور رحمت مجسم دولت خانے مین تشریف لیگئے اور کچھ نہ فرمایا پھر آپ برآمد ہوئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے بعضون کے دل نرم کر دیے ہین اور بعضون کے دل سخت اے ابو بکر تمہاری مثال ابراہیم کی سی ہے انھون نے کہا

جو میری پیروی کرے میرا ہے اور جو عصیان کرے تو خطا معاف کرنے والا ہے یا مثل عیسیٰ کے ہے کہ کہا اے اللہ اگر تو عذاب کرے تو یہ گنہگار تیرے بندے ہیں اور بخشے تو تو غالب اور حکیم ہے اور اے عمر تمہاری مثال حضرت نوح کی سی ہے کہ کہا اے رب کوئی چلنے والا زمین پر زندہ نہ چھوڑ اور مثال موسیٰ کی سی ہے کہ کہا اے رب انکے مال ہلاک کر انکے دل جکڑ دے یہ بے عذاب تکے ایمان ہی نہ لائینگے پھر آپ نے فرمایا کہ فدیہ دین یا قتل ہوں حسب ارشاد سب سے فدیہ لیا گیا تو ارشاد ہوا۔

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَىٰ حَتَّىٰ يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ ۚ تُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا

لائق نہیں کسی پیغمبر کو جب ہو انکے لیے قیدی یہانتک کہ خونریزی کرے زمین میں تم چاہتے ہو مال دنیا کا

وَاللَّهُ يُرِيدُ الْآخِرَةَ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ اللَّهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا

اور اللہ چاہتا ہے آخرت اور اللہ غالب حکیم ہے اگر نہ ہوتا لکھا اللہ کی طرف سے پہلے تو پہنچتا تمکو اس چیز میں

أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝

کر لیا تم نے عذاب بڑا

کسی پیغمبر کو جب کہ وہ کفار کو مقید کر پائے تو یہی لائق ہے کہ خوب خونریزی کرے اور شمشیر اسلامی کی دھاک بندھ جائے۔ تم لوگ دنیا کا مال و اسباب چاہتے ہو اور اللہ تعالیٰ آخرت کا ثواب تمہارے لیے پسند فرماتا ہے اور وہی غالب ہے اور حکمت والا اگر ازل میں رحمت و عفو تمہارے حق میں مکتوب نہو گئی ہوتی یہ مال غنیمت تم پر حلال نہ ہو گیا ہوتا تو اس مال لینے پر تمھیں بڑا عذاب پہونچتا یعنی کام تو عذاب کے قابل تھا مگر ہماری رحمت سابقہ نے بچا لیا **در منثور** مراد کتاب سابق سے یہ ہے کہ معین ہو چکا تھا کہ اہل بدر پر عذاب نہوگا یا رحمت غضب پر رہیگی **ابو سعود** یا یہ کہ خطا اجتہادی پر گرفت نہیں **معالم** کہا ابن عباس نے کہ عمر نے کہا میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رو رہے ہیں عرض کی کہ یہ گریہ و زاری کس لیے ہم سے بھی فرمائیے کہ ہم بھی روئیں ارشاد ہوا کہ اس فدیہ کی وجہ سے رو رہا ہوں کہ حضرت جلیل جبار نے عتاب بھرا عذاب نازل فرمایا اور مجھے دکھا دیا گیا کہ عذاب اس درخت سے بھی قریب آگیا تھا (یہ درخت حضرت سے قریب تھا) **در منثور** فرمایا اگر عذاب آتا تو عمر ہی بچتے۔

فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيِّبًا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

ع ۹

پس کھاؤ اس میں جو لوٹا تم نے حلال پاک اور ڈرو اللہ سے بیشک اللہ غفور رحیم ہے

بعد عتاب والزام پھر جلوۂ رحمت دکھایا ارشاد ہوا جو تمنے مال لوٹا اسے کھاؤ یہ حلال طیب ہے اور اللہ سے ڈرو وہ غفور رحیم ہے **احمدی** معلوم ہوا کہ خطاے اجتہادی عفو ہے اور بعد ظہور خطا عمل ناجائز ہے (باقی احکام آیندہ آئینگے) **وہم** قاعدہ ہے کہ منسوخ کے لیے کوئی وقت دیا جائے

تا کہ فائدہ نزول باطل نہو جاتا لا نکہ یہ آیہ عتاب نازل ہوئی تھی غیر واجب العمل قرار پاگئے **دفع** یہ حکم بقیہ
گر منسوخ ہو بلکہ امر واقعی کا اظہار تھا جسپر فعل پیغمبر کو ترجیح دیدی گئی **شان نزول** مفسرین متفق ہیں کہ جب
حکم فدیہ دیا گیا عباس نے کہا یا رسول اللہ میں مسلمان تھا مجھے جبرًا لائے تھے فرمایا دلی اسلام اگر ہے
تو اسکا اجر ملیگا ظاہر تو یہی ہے کہ تم بھی انہیں کے ساتھ تھے جو لڑنے آئے تھے بغرض تسکین نازل ہوا۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِمَنْ فِي أَيْدِيكُمْ مِنَ الْأَسْرَىٰ إِنْ يَعْلَمِ اللَّهُ فِي قُلُوبِكُمْ خَيْرًا

اے پیغمبر کہدیجیے اُنسے جو تمہارے ہاتھ میں ہیں قیدیوں سے اگر جانیگا اللہ تمہارے دلوں میں خیر

يُؤْتِكُمْ خَيْرًا مِمَّا أُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ

دیگا تمکو بہتر اُس سے کہ لے لیا تمسے اور بخشش دیگا تمکو اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

اے نبی کہدو آپ فرمادیجیے اُنسے جو آپ کے اسیر ہیں اگر اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں خیر پائیگا تو
جو کچھ تمسے لیا ہے اُس سے بہتر عطا فرمائیگا اور تمکو بخشدیگا وہ غفور رحیم ہے **کبیر** یہ حکم حضرت عباس رضی اللہ عنہ
کے لیے خاص ہے اور ظاہر یہ ہے کہ تمام قیدیوں کو شامل ہے **ف** خیر سے مراد ایمان ہے جو لوگ
ایمان لائے اللہ نے انھیں دنیا میں عزت عطا فرمائی اور آخرت میں امید جنت ہے **معالم** عباس سے
آپنے فرمایا کہ اپنا اور عقیل اور نوفل کا فدیہ دو انھوں نے عذر کیا فرمایا وہ سونا کہاں ہے جو تم نے
ام فضل یعنی بی بی کو چلتے وقت دیا تھا کہ اگر کوئی حادثہ پیش آئے تو تم اسے لینا عباس رضی اللہ عنہ
گھبرائے کہ یہ راز مخفی کیونکر کھلا کہا آپ کو کسنے بتایا فرمایا اللہ تعالےٰ نے عباس بولے اب تک مجھے تردد تھا
اب اطمینان ہو گیا بیشک آپ رسول اللہ ہیں اور ایمان لائے اور فرماتے تھے کہ بعوض بیس وقیہ کے
اللہ تعالےٰ نے مجھے اسقدر مال دیا کہ بیس غلام میری طرف سے تجارت کرتے ہیں ہر ایک کا سرمایہ کم
سے کم بیس ہزار درم ہے اور چاہ زمزم عطا ہوا جو مجھے تمام مکہ سے محبوب تر ہے اور میں مغفرت کا امید
وار ہوں **لطیفہ** اسیران گیسوی محمدی و دلدادگان جمال روی احمدی امیدوار ہیں کہ انھیں وہ عطا ہوگا
جو اُنکے دل و جان سے زیادہ بہتر ہے یعنی رضا و لقا **لطیفہ** قرابت نبی محبوب کا اللہ رے لحاظ کہ
باوجود کفر و عناد تسکین فرمائی جاتی ہے کہ مبادا مزاج نازک ملول ہو

وَإِنْ يُرِيدُوا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللَّهَ مِنْ قَبْلُ فَأَمْكَنَ مِنْهُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ

اور اگر چاہیں وہ خیانت آپ کی تو خیانت کر چکے ہیں اللہ کی پہلے پس قادر کر دیا انپر اور اللہ دانا حکیم ہے

اگر چھوڑے ہوئے قیدی ادائے فدیہ و ترک عداوت و مقاتلہ میں عہد شکنی اور خیانت کا قصد کریں
تو بعید نہیں کہ اللہ سے بھی بد عہدی و کفران نعمت کر چکے ہیں اللہ تم کو انپر مسلط و غالب کر چکا ہے

پھر سر اٹھا سکینگے تو پھر منھ کی کھائینگے اللہ تعالےٰ عالم ہے اُنکے ارادون کا پختہ کا رہے اُن کی سرشکنی مین کہا بعض مفسرین نے کہ (امکن) سے مراد غلبہ بدر ہے یعنے جیسے وہان ہوا پھر بھی ہوگا مگر ظاہر تو یہ ہے کہ (امکن) خبر ہے یعنے تم غالب ہو چکے خائن ہمیشہ مغلوب خاسر اور اہل حق منصور و قادر رہینگے

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ
بیشک جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور جہاد کیے مالون سے اپنے اور جانون سے اپنی راہ مین اللہ کی

وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْۤا اُولٰٓىٕكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍؕ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ
اور جنھون نے جگہ دی اور مدد کی وہ ہین کہ ایک انکا ولی ہے ایک کا اور جو ایمان لائے اور نہ

یُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَایَتِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ حَتّٰى یُهَاجِرُوْاۚ وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِی
ہجرت کی نہین تمپر ولایت سے انکے کچھ بھی یہانتک کہ ہجرت کرین اور اگر مدد مانگین تمسے

الدِّیْنِ فَعَلَیْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى قَوْمٍۭ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَهُمْ مِّیْثَاقٌؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ
دین مین تو تمپر ہے مدد کرنا مگر اُس قوم پر کہ تم مین اور اُنمین عہد ہو اور اللہ جو کرتے ہو تم دیکھتا ہے

وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍؕ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِی الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِیْرٌؕ
اور جو کافر ہوے ایک انکا ولی ہے ایک کا اگر نہ کروگے تم یہ ہو جائیگا فتنہ زمین مین اور فساد بڑا

حق سبحانہ تعالیٰ نے آدمیون کے پانچ قسمین قرار دین اور سب کے حکم و حقوق علحدہ بیان فرمائے ۱- جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ مین جان و مال سے جہاد کیے ۲- جنھون نے اُنھین ٹھکانا دیا ان کی مدد کی یہ دونون آپس مین ایک دوسرے کے ولی اور دوست ایک جان دو قالب ہین ۳- اور جو ایمان لائے اور ہجرت نہ کی ان کی کچھ کارسانی تمھارے ذمے نہین مگر جب دین کیلیے کفار سے لڑین اُنکے ظلم سے رہائی چاہین اختیار ہجرت پر آمادہ ہون تمسے مدد طلب کرین اُسوقت تمپر انکی اعانت لازم ہے ۴- مگر جب ہجرت کرین اور تم مین مل جائین وہ بھی اولین سابقین کے ساتھ ایک دوسرے کے ولی سمجھے جائینگے اور اللہ تمھارے کام دیکھتا ہے ۵ اور جو کافر ہین وہ آپس مین ایک دوسرے کے ساتھی ہین نہ تمکو اُن سے تعلق نہ اُنھین تمسے واسطہ (اے ایمان والو) مگر ایسا نہ کروگے یعنے جس تفصیل سے حکم موالات و سکوت و قطع تعلقات مذکور ہوا اُسکے خلاف وقوع مین آئیگا زمین مین فساد عظیم و فتنہ

[illegible]

سبب پھیل جائیگا اصلاح نہو گی نظم بگڑ جائیگا آیت مین مباحث ہین **بحث اول** مہاجر اکثر اہل مکہ ہین جو حضور کے ہمراہ مکہ سے نکلے خواہ فتح مکہ سے پہلے حاضر ہوے اُنکا ایمان و ہجرت ظاہر ہے اور جہاد بھی حضور کے ساتھ برابر کرتے رہے گو مدینے مین مال نتھا مگر تمام گھربار چھوڑا تجارتین باغ زراعتین ترک کین لڑکے بالے دوست آشنا عزیز اقارب سب سے منھ پھیر لیا **سعدی** از ان رو کہ یارم کسے خویش خواند بہ دیگر بالکیہ آشنائی نماند بسائے کیطرح حضور کے قدمون سے لگے رہے اور انصار مدینے والے ہین جو اللہ کے حبیب کو اللہ کے گھر سے لے آئے اپنے مکان خالی کر دیے مال نذر کیا اہل و عیال تصدق کیے جانین فدا کین نہ بزم سے غائب ہوے نہ رزم مین قاصر پروانے کیطرح حبیب کے پیچھے مرنے پر تیار دشمن کے مقابلے مین معین و مددگار اور سوتین غیر مہاجر ضعیف الحال یا ضعیف الہمت مسلمان تھے کہ حضور مین نہ آسکے **مسئلہ** گو ہجرت کا حکم بعد فتح نہ رہا تاہم دار کفر کا ترک اولی موجب اجر عظیم ہے **مسئلہ** جب اور جسطرح دین کی مدد کی جائے نصرت مین داخل ہے **بحث دوم** مفسرین متفق ہین کہ ولایت سے مراد میراث ہے ابتداے اسلام مین میراث باعتبار نصرت نہ بلحاظ قرابت تھی مہاجر و انصار ایک دوسرے کے وارث تھے اور غیر مہاجر اُنکے وارث نہ تھے پھر یہ حکم آیۂ آیندہ و اولوا الارحام الخ سے منسوخ ہو گیا اس تاویل پر کفار باہم وارث ہونگے اگرچہ اُنکے دین مختلف ہون (فرائض) **بحث سوم** ولایت یعنی تکفل و تعظیم و محبت و حقوق اسلامی ہے تخصیص میراث کی ضرورت نہین خصوصاً جبکہ وہ حکم منسوخ ہو لہذا نہ یہ آیت میراث سے متعلق ہو گی نہ منسوخ اور دوامی طور پر باہم مسلمانون مین ولایت و حقوق و حمایت ثابت ہوجائیگی اسی تاویل کو اختیار کیا صاحب تفسیر کبیر نے اور کہا کہ ہم تاویل میراث جو باتفاق منسوخ ہے ان لیتے ورنہ یہ تاویل جو باجماع مسلّم باقی ہے ترک کرین **بحث چہارم** نصرت سے جنگی قوت مراد ہے ورنہ مالی اعانت یا دوسرے قسم کی کفالت نا قض عہد صلح ہے نہ ممنوع مثلاً ہم اُن مسلمانون کی جو ضعف ایمان یا ضعف حال کی وجہ سے دار الکفر مین ہین مال سے مدد کرین علوم و نصائح و مشورہ وغیرہ سے مدد کرین یہ حقوق اگرچہ واجب نہون مگر مستحب ضرور ہین عام ازینکہ وہ کفار جہان وہ ہین یعنی مسلمان مجبور معاہد ہون یا حربی پس جب وہ چاہین کہ ہم کفار سے علیحدہ ہو جائین یا اُنکے مظالم سے چھوٹین اور مسلمانون سے مدد مانگین انھین چاہیے کہ اُن کی دستگیری و کارسازی و ہمدردی کرین البتہ نقض عہد جائز نہین اس سے معلوم ہوا کہ جو معاہدہ امام کرے وہ اُن مسلمانون پر لازم نہین ہوتا جو اُسکے ماتحت نہین **مسئلہ** اس زمانے مین کہ اسلامی سلطنتین متعدد ہین اسلامی گروہ حفاظت حمایت نہین ہے پس عہد کا اثر بھی گروہ تک محدود رہیگا جو عہد کرنیوالے کے ساتھ ہے **بحث پنجم** پہلے نفی ولایت پھر حکم حمایت قابل نظر ہے **جواب اول** کہا صاحب تفسیر کبیر نے کہ ولایت سے مراد تعظیم اجلال ہے جو باہم مسلمانون مین ہونا چاہیے

اور نصرت سے اعانت پس نفی اول مناقض اثبات ثانی نہوگی جبتک وہ کفار سے ملے جلے رہین اسے
مسلمانون تمسے کچھ واسطہ نہین حمایت اسلام وکفر کا اجتماع نہین ہوسکتا اور جب اس تعلق کو توڑنا چاہین
اور تمسے مدد مانگین تم انکی دستگیری کرو پس اول ولایت استحقاق ہے جو بوجہ قطع اغیار وکمال تعلق بحضرت
آفریدگار اسکے سب غلامونمین ثابت ہے اُسکی نفی فرمائی اور دوسری اعانت اسلامی ہو جو باعتبار جنسیت
وکلمۂ اسلام عام ہے اور ہر ڈوبتے کو نکالنا ہر ابھرنے والے کو سبھالنا ہمارے ذمے ہے سدیا یہ کہ
اُن کے ذاتی کامون مین اعانت کی نفی ہے اسلیے کہ وہ دارالحرب مین ہین مگر دینی امور مین اعانت لازم ہے
مسئلہ جب مسلمان کسی مقام پر کفار کے ہاتھ سے مغلوب اور جہاد فی سبیل اللہ پر ساعی ہون تو دوسرے
اُن مسلمانون کو جو اس عہد مین داخل نہ تھے نقض عہد کا حق نہین مگر اُن کی خلاصی مین در طور سے سعی کرین
خواہ یہ کہ بوجہ صلح باہمی انکو اُنکے شر سے بچالین خواہ انکو مطلع کردین کہ اگر باز نرہوگے تو ہمکو آمادۂ جنگ
خیال کرو **بحث ششم** یہ خبر کہ ہر مومن دوسرے کا ولی ہے علامت خلاصۂ ایمان قرار پائی اور محل امتنان مین کو ر موئی اسے
زیادہ موکد ہو جاتا ہے کہ ہر مومن کی ہر حال مین حمایت کیجائے اور یہ متعذر ہے **جواب** ایکبار تعمیل سے حکم ادا ہوتا ہے آیندہ
وسعت وقدرت پر موقوف ہے تاہم اعانت عام دیعنی تمام علامات کمال ایمان سے ہے **بحث ہفتم** اس حکم کے ترک مین کیا
فساد کون فتنہ ہے **جواب** یہ اصل سیاست کمال سلطنت ہے اسی تدبیر نے اسلام کو ذرے سے آفتاب اور قطرے سے دریا
آپ بنایا اسی نے لشکر جرار غلبے دلوائے کفار کو مغلوب ومجبور کرایا تھوڑون کو بہت کر دکھایا اسلیے کہ انسان
آب بنایا اسی سے لشکر جرار غلبے دلوائے کفار سے ملے جلے ہین کچھ کارروائی ہوتی جاتی ہے مسلمانون کا نہ ایک جا مجمع
ہے نہ زیادہ ہمدردی نہ ایک کو دوسرے کی پوری حاجت منتشر اور متفرق ہین اور گاہ گاہ کسی کافر کی محبت یا اُسکی
خوشنودی کی ضرورت سے مسلمانون پر یون بھی نظر پڑتی ہے کہ اُنسے ملین یا نہ یہ حق پر ہین یا زبردستی کرتے ہین اور
جب سب نے تو ڑ چھوڑ کر کنارہ کش ہوے مجمع کثیر ہوا ضرورتین داعی ہوئین اب اگر ہمدردی ومحبت نہ کرین
تو جائین کہان اور ملین کس سے بے کہے سنے یکدل ویک رائے ہوجائین گی قاعدہ ہے کہ جب ایک شہر کے
کئی آدمی دوسرے ملک مین جاتے ہین گو پہلے اجنبی یا مخالف ہون وہان پرلے گہرے دوست بنجاتے ہین
پس ہجرت اور باہمی موالات اور کفار سے انقطاع ضرور ہوئی اور یہ بھی دہمکی بڑی حکمت
ملی سے ہے کہ کفار سے تو تم بوجہ ایمان مخالف ہوچکے ہو اب مسلمانون سے ملنا چاہو تو ٹوٹ کر
مل آؤ تاکہ اُن کی جمعیت کم اور ہمارا گروہ زائد ہو اور ایسا نکرو تو بے کس بے بس پڑے رہو مگر اطمینان دلایا
کہ مایوس ہوکر مرتد نہو جائین اگر باقاعدہ مدد مانگوگے اُنکی مخالفت مین تمہارے معین وموافق ہین یان
بد عہدی بھی نکی جائے ورنہ اعتماد اُٹھ جائیگا کامون مین خلل آئیگا یہ آیت وہ ہے کہ اگرچہ کہ جو بھی گئی ہو

تو ایک قلم موالات کفر چھوڑ دین گو غریب ہون مگر ایک دل اور ایک خیال ہو جائین اسی حکم سے
تو اسکا گھر خالی اور مدینہ آباد کرایا چند نفوس وہ بھی بے سر و سامان دن کے روزون اور عبادت
کی نمازون سے زرد دلاغر بے یار و یاور نہ ہتھیار پاس نہ سواری موجود نہ سامان درست مگر بڑھتے بڑھتے
ہزارون لاکھون ہوگئے اور کیسی کہ صورتین لاکھون اور جمال ایک زبانین ہزارون اور کلام واحد
ایک حال ایک خیال ایک دل ایک جان جیساکہ خود فرمایا فاصبحتم بنعمتہ اخوانا اور فرمایا کہ اگر تم دنیا کا مال خرچ
کرتے تب بھی یہ الفت و یک دلی ممکن نہ تھی **بحث ہشتم** ظاہر آیت میراث یا ولایت و نصرت کے بیان
مین ہے مگر سیاق کلام سے واضح ہے ۱ مہاجر انصار سے افضل ہین اسلیے کہ انمین صفت ہجرت و سبقت
بڑھی ہوئی ہے ۲ مسلمانون کو ایک دوسرے سے بے پروائی نہ چاہیے جب کہ موالات لازم ہوگئی ۳ ترغیب
و تحریص ہے کہ ہجرت کرو ۴ یہ کہ معالجہ تدابیر احسن کے اصول احکام الٰہی ہین ۵ کفار سے تمکو تعلق نہین
ہے ۶ حدود شرعی سے تجاوز نہ کرو اور کسی شر کو وسیلۂ خیر نہ سمجھو **مسئلہ** دار الکفر مین نہ ہماری ولایت
نہ حمایت **مسئلہ** عاصی توبہ کرنے کے بعد مطیع کے ساتھ ہے جیسے تارک ہجرت بعد ہجرت مولیٰ بنائے گئے
مسئلہ امردین مین مجبور مسلمان کی فریاد رسی بمقابلہ کفار لازم ہے **مسئلہ** عہد صلح کا توڑنا حرام ہے کوئی
ضرورت کیون نہو **مسئلہ** کافر معاہد پر کوئی دوسرے مسلمان اگر پیش دستی کرین اور یہ بھی اُنکے قتال و
دفع پر آمادہ ہو جائین یا ایسے حقوق مسلمان اُنسے طلب کرین جو درج عہد نامہ نہ تھے اور اُس کے
انکار پر باہم مخالفت ہو تو یہ عہد صلح ٹوٹیگا نہ اُنکے ہم عہد مسلمانون کو لڑنا جائز ہو گا جیساکہ بعد صلح حدیبیہ
آپنے ابو بصیر وغیرہ کو جو مکہ سے بھاگ آئے مدد نہ دی اور صلح پر قائم رہے ۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ
اور جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور جہاد کیا راہ مین اللہ کی اور جنھون نے ٹھکانا دیا اور مدد کی وہی

هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا
مومن ہین سچے انکے لیے مغفرت ہے اور رزق بزرگ اور جو ایمان لائے پیچھے سے اور ہجرت کی

وَجَاهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ
اور جہاد کیے تمھارے ساتھ پس وہی تمسے ہین

یعنی مہاجر و انصار سچے مومن ہین اور مغفرت خاصہ اور رزق کریم یعنے نعمات جنت انھین کے لیے ہین اور جو اُنکے بعد
ایمان لائے گئے اور ہجرت کر کے آئے اور جہاد کیے وہ بھی تم مین داخل ہین **ف** اسکا تکرار منبہ
ہے عموماً ذکر کے بعد مخصوص تین گروہ حق پژوہ مذکور ہوے ۱ مہاجر اور ۲ انصار کو اللہ تعالیٰ نے
ایک حد مین قائم کیا گو مراتب بیش و کم ہون ۳ سابقین کے مدارج عالی اور لاحقین کو اُنکا طفیلی بنا دیا

ف ولایت نصرت کی ایمان مین اور ہجرت مین حق بھیجنا اب مسلمانونکو ... ۱۲
ف مسلمانون کی نصرت ... جیسا کہ رعایت عہد صلح کا حکم ہے اور رعایت ... مدد کی ... ۱۲

مسئلہ اشارۃ النص سے ظاہر ہے کہ جب سابقین اصحاب لاحقین سے بڑھ گئے تو اب صحابہ کے بعد والے بھی انکے درجے کو نہ پا سکیں گے مگر انسے جدا بھی نہیں **مسئلہ** ثواب ہجرت و جہاد و نصرت دائمی ہے اسلیے کہ کلمۂ بعد زمان آخر دنیا تک کو شامل ہے **مسئلہ** مہاجر و انصار کے کمال ایمان در خول جنت پر یہ آیت شاہد عدل ہے پس انکا انکار اور عداوت انکی صریح خطا ہے

وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ

اور ذوی الارحام ایک انکا قریب تر ہے دوسرے سے کتاب میں اللہ کی بیشک اللہ ہر شی کا دانا ہے

آپس میں سب قرابت والے ایک دوسرے کے ولی اور وارث ہیں اللہ کی کتاب یعنی حکم یا لوح محفوظ یا قرآن میں اور اللہ ہر چیز کو جانتا ہے اُسکے احکام مصلحتوں پر مبنی ہیں **اولو** صاحب ارحام جمع رحم بمعنے بچہ دان زنان مراد اس سے وہ رشتہ دار جن میں خون ملا ہو **ف** آیت میں دو تاویلیں ہیں ایک یہ کہ اگلی آیت میں ولایت سے مراد میراث تھی تو یہ آیت اسکی ناسخ ہے ۲۔ ولایت یعنی حمایت تھی تو یہ حکم جدید ہے اور پیچھے ہوئے ذوی الارحام کا وارث ہونا ۳۔ صلۂ رحم یعنی عام مومنین میں قریب ذو رحم کو مقدم و مستحق تر جاننا اس سے ثابت ہے اور اسی سے تمسک کیا حنفیہ نے توریث ذوی الارحام میں **مسئلہ** اگر دور رحم کا فر ہو تو صرف احسان جائز اور میراث ساقط ہے **اکلیل** بیان سے استنباط کیا گیا کہ نماز جنازہ و نکاح وغیرہ میں قریب ولی ہے غیر نہیں اور اقرب مستحق تر

سُورَۃ تَوبَہ

اسکا نام سورۂ توبہ و سورۂ برات ہے اسمین ایک سو تیس آیتیں ہیں مفسرین متفق ہیں کہ یہ سورت مدنی ہے **معالم** ماہ شوال ۹ھ ہجری میں اتری **در منثور** بعد فتح مکہ نازل ہوئی **تیسیر** تمام سورت مدنی ہے مگر دو پچھلی آیتیں لقد جاء سے مکی ہیں اُسکے تیرہ نام ہیں مگر مشہور یہی دو ہیں **مسلم** کہا ابن عباس نے اسے فاضحہ بھی کہتے ہیں اسلیے کہ منافقین کی قلعی کھول دی گئی ہے **تخفیص** باتفاق ثابت ہے کہ بخلاف تمام سورتوں کے اسمین بسم اللہ لکھی نہ پڑھی جائے۔ مگر اختلاف اسمین ہے کہ آیا یہ تتمہ و جزو سورۂ انفال ہے اور اسی رعایت سے اسمین بسم اللہ نہ لکھی گئی۔ یا ایک سورت مستقل اور اسی کے خیال سے فاصلہ دیا گیا **تیسیر** حضرت علیؓ بسم اللہ نہ پڑھتے اسلیے کہ اول ہی سے معلوم ہو کہ اس میں عہد و تمام کردیے گئے ہیں عرب نقض عہد میں بسم اللہ نہ لکھتے تھے **بیضاوی** کہا گیا کہ بسم اللہ امان ہے اور یہ سورہ رفع امان اسی لیے بسم اللہ نہ لکھی گئی اسکے علاوہ اور وجوہ میں بھی مذکور ہیں بعض پر صاحب تفسیر کبیر نے

معقول خدمتے کیے اور اصل یہ ہے کہ بسم اللہ نہ حضور سے منقول ہے نہ اصحاب مین معمول لہذا خاموشی اختیار کی گئی **ربط** سورۂ انفال کے آخر مین باہمی مرابطہ حقوق موالات مومنین کا ذکر تھا اور یہ کھا کہ بعض بعض کے ولی ہین مناسب ہوا کہ احکام قطع تعلقات کفر وایمان وعہود و توحید و شرک بیان فرمائے جالمین تا آخر

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖۤ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ فَسِيْحُوْا فِى

بیزاری ہے طرف سے اللہ کی اور اسکے رسول کی طرف انکے جنسے عہد کیا تھنے مشرکون سے بس پھرو

الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْۤا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِى اللّٰهِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِى الْكٰفِرِيْنَ ۝

زمین مین چار مہینے اور جانو رکھو کہ تم نہین عاجز کرنے والے اللہ کے اور بیشک اللہ رسوا کرنیوالا ہے کافرونکا

یہ بیزاری وکنارہ کشی دست برداری ہے اللہ و رسول کیطرف سے اُن مشرکون کی نسبت جنسے تمنے عہد کیا پس اے مشرکو زمین مین چار مہینے اور چل پھر لو اسکے بعد تمہارا سر ہے اور موحدین حق پرست کی تلوار اور خوب سمجھ لو کہ تم اللہ کو اپنے بھاگنے اور مغلوب کرنے سے عاجز نہ کر سکوگے اُسکے غضب سے نہ بھاگ سکو گے **تحقیق** یہ ہے کہ اللہ تعالی کفار کا رسوا کرنے والا ہے دنیا مین قتل و قید و جزیہ سے اور آخرت مین عذاب سے **مصلحت** یون تو اللہ تعالی سب کچھ کرتا ہے اور کسی امر مین کسی سبب و ذریعہ کا محتاج نہین مگر سلسلۂ عالم انتظامی اصول پر قائم فرمایا کوتاہ بین اعتباری قوتون اور نمایشی صنعتون مین متحیر اور تماشاے قدرت سے بیخبر رہین اور اہل بصیرت رنگا رنگ پردہاے مجاز مین جمال حقیقت کے نظارے کرین اوّلا اسلام ضعیف قلیل تھا عام صلح کی تدبیر بتائی جب اطراف عرب مین غلبہ ہوگیا اللہ کا حبیب شرک کے گھر کا مختار بنا مکہ معظمہ پر قبضہ ہوا سرکشون کی خبر لینا ضرور رکھی ماہ شوال ۹ھ مین یہ سورت نازل ہوئی مشرکین کو خبردار کردیا کہ سوچین سمجھین سر جھکائین نہین تو ہتھیار سنبھالین میدان مین آئین زمین اقدس عرب نجاست کفر سے خالی ہو ہر طرف اسلام غالب اور پایہ حق عالی ہو **روضۃ الاحباب** حضور سے عرض کیا گیا کہ حج مین کفار بدستور سابق آئینگے برہنہ طواف کرینگے افعال کفریہ بجالائینگے یہ امر خلاف مزاج والا ہوا یار رفیق ابوبکر صدیق کو بلا کر امیر حاج کیا اور چالیس آیتین اس سورت کی دین کہ علی رؤس الاشہاد سُنادین پھر یہ قافلہ تھوڑی دور گیا تھا کہ جبریل امین آئے اور کہا کہ یہ حکم آپ یا آپ کا نہایت مقرب پہونچائے آپنے برادر علی حیدر کو بلایا اور یہ آیتین دین اور اس خدمت عالی پر مامور فرمایا **معالم** جب حضرت مرتضے صدیق سے ملے تو آپ واپس آئے اور حضور سے عرض کی کہ میرے مان باپ آپ پر فدا ہون یا رسول اللہ کیا میرے اللہ نے میرے حق مین کوئی حکم اُتارا ہے جو یہ عزل عمل مین آیا فرمایا نہین مگر اس حکم کے اعلان کے لیے سواے میرے اہل و قریب تر کے دوسرا شخص اہل نہین اے ابوبکر کیا تم راضی نہین ہوے کہ تم غار مین میرے مصاحب اور حوض پر رفیق ہو عرض کی کیون نہین

یا رسول اللہ بھیجا بحسب ارشاد حضور حضرت ابو بکر امیر حاج اور حضرت علی ان احکام کے پہونچانے واسطے
پھر جب زمانہ حج آیا ابو بکرؓ نے ارکان حج ادا کرائے اور نوین تاریخ کو اور بقول بعض دسوین کو حضرت شیر
خدا علی مرتضیٰ نے یہ احکام حاضرین میدان حج کو سنائے اور عام منادی کر دی کہ کفر ایمان و شرک و توحید
مین کوئی عہد و امان نہین ہے اور یہ کہ جنت مین نہ جائیگا مگر مومن اور مشرک و مومن اس سال کے بعد
حج مین جمع نہو سکینگے مردود بارگاہ الٰہی کا یہان کیا کام - اور کوئی شخص برہنہ طواف نہ کرے **جامع**
صحیح یہ ہے کہ چار ماہ دسوین ذی الحجہ سے شروع اور دسوین ربیع الثانی مین ختم ہوتے ہین اور
کہا گیا کہ شوال سے بوقت نزول سورت ہے ابتدا اور آخر محرم پر اختتام ہے **ف** قول اول واقوی ہے
ف اس روایت سے کئی لطیفے مستنبط ہوتے ہین لـ امارت حاج دلیل ہے کہ حضرت ابو بکر خلیفہ اور باعث
شوکت اسلام و اجرائے احکام ہونگے سـ تصور عزل جاتا ہے کہ بعض کو آپ کی خلافت مین شبہہ و انکار ہو
۳ـ تخصیص حضرت علی بغرض اعلان احکام علامت ہے کہ آپ مشکلین کفار ہین ؎ یہ کہ خلافت کے وزیر معین و
مددگار ہین ۵ـ ... عہد بیعت حق و باطل مین امتیاز کافی ہوجائیگا فتنہ سر اٹھا دیگا ۶ـ یہ کہ آپ حاصل کیے گئے ہین
بعض اسرار ... ساتھ جو حق و باطل سے دور کرکے موجب تزکیۂ تمام و تصفیۂ تمام ہون اور یہ تعلیم
تصوف و تفویض ولایت سے ہے ؁

وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖۤ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِیْٓءٌ مِّنَ
اور اعلان ہے جانب اللہ کی اور اسکے رسول کی آدمیون کی طرف دن بیچ حج اکبر کے بیشک اللہ بری ہے
الْمُشْرِكِيْنَ ۙ۬ وَرَسُوْلُهٗ ؕ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْۤا
مشرکین سے اور رسول اسکا پس اگر توبہ کرو تم پس یہ اچھا ہے تمہارے لیے اور اگر منہ پھیروگے تم تو جان لو
اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِی اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۙ
بیشک تم نہین عاجز کرنے والے ہو اللہ کے اور خوشخبری سنا دیجیے انکو جو کافر ہوے عذاب دردناک کی

اور یہ اشتہار و اطلاع ہے اللہ و رسول کی طرف سے تمام آدمیون کو حج اکبر کے دن یہ کہ مشرکین سے اللہ و رسول
اسکا بیزار ہے پھر اگر تمنے توبہ کر لی تو یہ تمہارے حق مین اچھا ہے دنیا مین امن و عزت آخرت مین مغفرت و جنت
پاؤگے اور کہین روگردانی کی تو خوب جانے رہو کہ تم اللہ سے بھاگ نہ سکوگے اور آپ اے نبی بشیر و نذیر کفار
کو عذاب دردناک کا مژدہ سنا دین حج اکبر مین بہت اختلاف ہے کہا بعض نے یوم عرفہ ہے اور کہا
بعض نے یوم نحر مگر یہ جو عوام مین مشہور ہے کہ جمعہ کی نوین ہو تو حج اکبر ہے فرمایا جناب استاد رحمہ اللہ تعالیٰ نے
اسکی کوئی اصل معتبر نہین اور وجہ اکبر کی ظاہر ہے ایسے مجمع اور عبادت و ہجوم کا دن اور کون ہے **در منثور**

ایک اعرابی حضرت عمرؓ کے پاس آیا کہ مجھے کوئی قرآن سکھا دے ایک شخص نے اُسے سورۂ برات سکھائی مگر (رَسُولُہٗ) کے لام کو زیر پڑھایا جسکے معنے یہ ہوے کہ معاذ اللہ اللہ تعالیٰ بری ہے مشرکون سے اور اپنے رسول محبوب سے بیچارہ سچا مسلمان دہقان کہنے لگا جب اللہ رسول سے بری ہے تو مین بھی حضرت سے بری ہون حضرت فاروقؓ نے سنکر کہا کیا تو اللہ کے رسول سے بری ہوتا ہے وہ بولا مین قرآن سیکھنے مدینہ آیا تھا سورۂ برات مین یہی حکم ہے مین کیا کرون آپنے فرمایا اے اعرابی یہ نہین ہے بلکہ (رَسُوْلُہٗ) ہے یعنے اللہ اور اللہ کا رسول مشرکون سے بری ہے اعرابی نے کہا تو مین بھی بیزار ہون جس سے اللہ اور رسول بیزار ہو پس فرمایا کہ تعلیم قرآن نہ کرے مگر عالم اور ابو الاسود دوئلی کو نحو کے قواعد بنانے کا حکم دیا **ف** ایمان اسے کہتے ہین جو اعرابی کو اللہ نے عطا فرمایا تھا جو حکم سُنا بے تردد مان لیا جیسے عکس آئینہ جسکا وجود ہے نہ عدم ہر امر مین اصل کے ساتھ ہے

اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْـًٔا وَّلَمْ يُظَاهِرُوْا

مگر جنھون نے عہد کیا مشرکون مین سے پھر نہ عہد شکنی کی تمسے کچھ اور نہ مدد دی

عَلَيْكُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْٓا اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ اِلٰى مُدَّتِهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ

تمپر کسی کو تو پورا کرو طرف اُنکے عہد اُنکا اُنکی مدت تک بیشک اللہ دوست رکھتا ہے پرہیزگارون کو

عموماً برأت کرکے اُن کو مستثنیٰ کیا جنسے عہد تھے مگر وہ لوگ جنھون نے عہد کیا پھر نہ عہد شکنی کی نہ تمھارے خلاف تمھارے دشمنون کی مدد کی تو تم بھی اُنکا عہد اُنکی مدت باقیہ تک پورا کرو اللہ پرہیزگارون کو دوست رکھتا ہے معالم یہ بنو ضمرہ تھے جنکی مدت نو مہینے باقی تھی اور کوئی بدعہدی اُنسے نہ ہوئی تھی **ف** وفاے عہد واجب اور تقوی موجب محبوبیت حضرت حق جل علیٰ ہے اور بدعہدی حرام۔ معاہد کافر ہو یا اہل سلام

فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ

پھر جب تمام ہون ماہ حرام پس مار ڈالو مشرکون کو جہان اور جس حال مین پاؤ تم انھیں

وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ

اور پکڑو انکو اور گھیر لو انکو اور بیٹھو انکی تاک مین ہر کمینگاہ مین

پھر جب ماہ حرام تمام ہوجاے تو مشرکین کو جہان اور جس حال مین پاؤ قتل کرو اور گرفتار کرلو اور قلعہ بند کرلو اور اُن کی تاک مین کمین گاہون مین لگے رہو اشہر حرم رجب۔ ذیقعدہ۔ ذی الحجہ محرم **حیث** بمعنے مکان ہے تو حرم مکہ خاص ہے دہان ابتدائی قتال جائز نہین اور اگر بمعنی احوال ہے تو بھی حالت رہبانیت خاص ہے اس لیے کہ آنحضرت نے تارک الدنیا عابدون کے قتل سے منع فرمایا ہے مگر یہ کہا جاے کہ نہی یہود و نصاری کے راہبون کے لیے ہے اور یہ حکم مشرکین کا ہے جو اہل کتاب نہین ہین بہرحال

یہ حالتین موجود مکان بھی مخصوص ہو جاسکینگے جہان ہم انھین غالب یا اپنی خلاف مصلحت سمجھین **مسئلہ** کفار کو غرق و حرق۔ ظاہر و مخفی شمشیر و تدبیر سے جسطرح ممکن و مناسب ہو نیک دینا جائز ہے ہم کو کسی خاص عنوان کی ممانعت یا پابندی نہین اسیلئے کہ آیت ظاہر ہے اخذ و حصر و کمین مین اور نص سے عموم تدبیر و حیلہ و شمشیر ہین **مسئلہ فنون** حرب و حیلہائے جنگ یاد کرنا مستحب ہے مجاہد کو صرف سیدھا سادہ حافظ نمازی ہونا کافی نہین بلکہ دیوانہ بکار خویش ہوشیار۔ تمام دنیا سے بیخبر مگر ادامر الٰہیہ مین دانا و بیدار رہنا چاہیے **اکلیل** رباط کی طرف بھی اشارہ ہے یعنے ہر کمین گاہ اور حد پر اُن کی تاک مین بیٹھے رہو **واضح** رہے کہ اس علان مین کئی مدتین بیان ہوئین **۱**۔ چار ماہ **۲**۔ جسقدر مدت صلح باقی ہو **۳**۔ اتمام شہر حرام سے کہا صاحب جامع البیان نے کہ اربعہ اشہر کی تفسیر مین روایتین مختلف ہین مگر اکثر کے نزدیک یہ ہے کہ جسکے لیے کوئی مدت معین تھی اور عہد شکنی بھی نہین ہوئی اُسکے لیے وہی مدت باقی رکھی گئی **۲**۔ جسکا عہد مطلق تھا **۳**۔ چار ماہ سے کم کا تھا **۴**۔ چار ماہ سے زائد تھا مگر عہد شکنی ہوئی اُسکے لیے چار ماہ کی مدت ہے **ف** مراد عہد شکنی سے یہ ہے کہ علامت و آثار عہد شکنی کے پائے گئے ورنہ مہلت دینے کی ضرورت نہ تھی جیسا کہ فاما تثقفنہم کے تحت مین گذرا (۱۷۶) **۵** کہا ابن عباس نے جسکا عہد مطلق تھا یا موقت اُسے چار مہینے کی مہلت دی اور جسکے کوئی عہد نہ تھا اُسکے لیے اتمام ماہ حرام فرمایا **ف** غالباً موقت سے مراد یہ ہے کہ مدت تھی مگر چار ماہ سے زائد نہ تھی **توضیح** جنھون نے بعد عہد نقض صریح کیا یا جسکے کوئی عہد نہ تھا یا تھا مگر مدت ایام حرام سے کم یا مساوی تھی انھین ماہ حرام تمام ہوتے ہی مارنا شروع کرو اور یہ صرف پچاس دن کی مہلت تھی نوین یا دسوین ذی الحجہ سے آخر محرم تک اور جسکے نقض عہد کا خوف تھا یا مدت چار ماہ سے زائد باقی تھی اُنکے لیے چار ماہ مدت دی ربیع الثانی تک اور جنکی مدت چار ماہ سے زائد اور عہد مستحکم تھے اُنھین وہی مدت ملی **واضح** رہے کہ مسائل عہد و صلح کئی جگہ مذکور ہوئے ہین یہان مجموعی تفسیر اور مطابقت کی تقریر مناسب جانتا ہون **صلح** ہر حال مین جائز ہے اور کسی وقت واجب نہین (۱۸۱) عہد اسکے دو حال ہین مشروط جسمین کسی فریق سے کسی قسم کا عوض لیا جائے (غیر مشروط) جسمین سوائے شروط متعلقہ صلح و امن و رفع نزاع اور کچھ نہو۔ پھر یہ دونون تین طرح پر ہین **موقت** یعنی کسی مدت معین کے لیے **موبد** ہمیشہ کے واسطے **مطلق** یعنے بدون ذکر مدت **نقض** یعنی عہد شکنی **نبذ** یعنے اطلاع دیکر عہد فسخ کر دینا اُس کی کئی صورتین ہین ۱۔ یہ مدت صلح ختم ہو گئی ۲۔ یہ کہ دشمن نے کھلی کھلی بدعہدی کی اب کسی انتظار اور اشتہار کی ضرورت نہین (۱۷۸) **۳** دشمن کی نقل و حرکت عہد شکنی یا دفعۃً حملے کا خیال ہے اب اطلاع و مدت شرط ہے (۱۷۸) **البتہ** صرف امام کی مصلحت

اور اسے صلح کو توڑ دینا کما حقہ اسے کہ جائز ہوا سلیے کہ صلح مصلحت پر مبنی تھی اور اب مصلحت بدل گئی ہو لیکن شامی نے کہا اگر مشروط ہے تو جسقدر مدت باقی ہو اسقدر معاوضہ پھیر دے لیکن اشتہار و انتظار شرط ہے تا رعذر نہ وقت صلح موقت میں مجھسے ایسی تاویل نہیں بن سکتی کہ توا ہفقہا ظاہر قرآن سے مطابق ہو جاے اسلیے کہ صفحہ (۱۹۳) مین فاتموا الیہم عہدہم فرمایا اور صفحہ (۱۹۸) مین فاستقیموا بصیغہ امر وارد ہے اور تبدیل مصلحت ایک جانب سے معتبر نہیں کوئی معاہدہ فریقین کی آزادی اور مصلحت کے لیے نہیں ہوتا بلکہ ایک موجودہ مصلحت پر پابند رکھنا اسکا منشا ہوتا ہے اور کسیقدر بے اعتباری بھی پائی جاتی ہے خصوصًا صلح مشروط مین کبھی واپسی عین معاوضہ متعذر کبھی فریق کو اسکا لینا ناگوار و غیر مفید ہوتا ہے البتہ صلح دائمی اور مطلق مشروط ہو یا نہ لازم نہیں اسلیے کہ بعض دس برس سے زیادہ مدت کے معاہدے مین کلام کرتے ہین مع امام کی مصلحت یا اسی دستور العمل دائمی نہیں ہو سکتی جبتک کسی کے حق کو نہ شامل ہو اصل و عزیمت یہ ہے کہ تمام آدمی موحد و مومن ہون اور نہون تو ذمی و مطیع رہین تاکہ نفاذ حقیقی و حکمی احکام الٰہی کا عام رہے صرف ہمارے ضعف و مصلحت کے لیے صلح و امن جائز کی گئی (۱۸۱) پس اسی رخصت کو معطل و مسقط عزیمت بنانا خلاف موضوع ہے اور آیات قتال و محکم و متفق علیہ البتہ صلح دائمی مشروط امام کی حیات و اختیار تک باقی رہیگی اسلیے کہ اسکی رعایت بادوام اسکی ذات سے متعلق تھی یہ اسکا پابند ہے شبہہ اگلی آیت مین (فما استقاموا) تب تک وہ صلح پر قائم رہین (فاستقیموا) تم بھی ضرور قائم رہو اور اسمین عموم ہے موقت ہو یا نہو جل خواہ یہ حکم مخصوص ہے واقعہ مذکورہ سے جیساکہ خود فرمایا الا الذین عاہدتم عند المسجد الحرام جنسے تمنے مسجد کعبے کے پاس عہد کیا اور ان سے صلح موبد نہ تھی اور وجہ تخصیص شرف جوار بیت و لحاظ قوم نبی کریم ہو سکتی ہے مخصوص ہے اس مدت معینہ تک جو درج صلح ہے قائم رہین اور قرینہ وہی دوام حکم قتال ممکن ہے کہ علما نے بھی اسی نظر سے کہ آیہ قتال جو محکم اور متفق علیہ ہے اسکے مقابل پڑتی ہے دوسرے مقدم اور نبذ لعقاء صلح جائز رکھا ہو (واللہ اعلم) مہلت اسکی تین قسمین ہین مشروط یعنی اسنے دونون پہلے خبردار کرنا معروف اگر دونون کوئی مدت معروف ہو سکے اور مشروط و معروف نہو تو جو مدت مناسب و کافی سمجھے جائے کہ جس مین دشمن مغالطہ دینے کا الزام عائد نہو سکے اور دشمن فراہمی لشکر و رسی آلات و سلاح وغیرہ کا پورا موقع پائے شرط ہے (ہدایہ)

فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ فَخَلُّوْا سَبِیْلَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

پھر اگر وہ توبہ کرین اور قائم کرین نماز اور دین زکوۃ تو چھوڑ دو راہ انکی بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

پھر اگر کفر و عناد سے توبہ کرین اور نماز پڑھین زکوۃ دین تو ان کی راہ چھوڑ دو اللہ تعالیٰ انکے تمام پچھلے گناہ

کا معاف کرنیوالا مہربان ہے **مسئلہ** اگر کافر موجب نقض عہد و باعث اشتعال نائرہ جنگ کو ترک کردے اور عذر خواہ ہو تو نہ اسکا قتل حرام اور مناہی شیا واجبہ امام مختار ہے جو مناسب جانے کرے اس لیے کہ توبہ سے مراد ترک کفر اور اختیار ایمان ہے بلے اسکے وجوب امان وہم وگمان ہے **مسئلہ** مفسرے کہے ایمان لایا اور فرائض و احکام اسلامی کی حقیقت یا ادا سے منکر ہو تو قتال جائز رہیگا اسی بنا پر حضرت ابو بکر صدیق نے مانعین زکوۃ پر جہاد کیا اور فقہا نے تارک نماز و جماعت سے لڑنے کی اجازت دی ہے جبکہ نماز امان ٹھہری تو بے نماز ہونا مرگ ناگہان **مسئلہ** کافر حربی جب ایمان لائے پھر کوئی دشمنی اور حق اسکے ذمے نہ رہیگا اسلیے کہ دخا امر وجوبی مطلق سے **البتہ** ذمی اور مستامن پر وہ مواخذے اور حقوق رہجاینگے جو دار القضا سے متعلق ہوں جیسے جلد زنا و قطع سرقہ و مطالبۂ دین و قصاص مقتول و وارث مجروح وغیرہ اسلیے کہ یہ لوگ بشرط تسلیم بعض قوانین انتظامیہ شرعی ایک فائدۂ امن پہلے سے چکے ہیں اب وہ قید جو خود اسلام نے انپر رکھی اور جسکا عوض انھیں دیا بحالت اسلام اور مستحکم ہوگی سست نہوگی **ف** نماز و زکوۃ سے غرض یہ ہے کہ جملہ احکام قبول کریں بدنی ہوں یا مالی ورنہ خصوصیت نماز کی کیا ہے رمضان کا منکر بھی مرتد ہوجائیگا انکی تخصیص بعد اہتمام شان ہے یا یہ کہ نماز تمغۂ اسلام ہے کسی دین میں اس ہئیت مجموعہ کی نظیر نہیں اور زکوۃ تقویت ہے غربائے مسلمین کی کہ مال زکوۃ کھائیں اور اللہ اللہ کریں **بحث** حکم امن اگر مجموع پر ہے تو صرف ایمان بھی کفایت نہ چاہیے اور فرد فرد پر ہے تو ایمان کی قید نہ تھی **جواب** حکم مجموع پہ ہے مگر ایمان باعتبار اصالت تمام فروع کو شامل ہے اور نماز و زکوۃ بنظر فرعیت ایمان پر دال ہے جب تک کسی فرد کی نفی صریح نہ پائی جائیگی امان باقی ہے پس کافر نماز پڑھنے لگے تو مومن مان لیا جائیگا البتہ زکوۃ امر باطنی ہے اور نفقات کے ساتھ مشابہ پس علامت نہیں ہوسکتی **وہم** چاہیے کہ باغی مسلم پر مواخذہ نہو **دفع** یہ سزا مخالفت و سرتابی ہے نہ جزائے کفر و شرک ؂

وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ

اور اگر کوئی مشرکون مین سے پناہ مانگے تجھسے تو پناہ دے اُسے یہانتک کہ سن لے کلام اللہ کا پھر پہونچا دے اسے جائے امن مین اسکی

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ ع

یہ اسلیے کہ وہ قوم نادان ہین

اگر کوئی مشرک تجھسے اسقدر مہلت مانگے کہ قرآن سُنے یا کوئی شبہ حل کرے تو مہلت دیجیے تاکہ کلام الٰہی سنے پھر ایمان نہ لائے تو اسکی جائے امن مین پہونچا دیجیے اور یہ مہلت اسلیے ہے کہ وہ لوگ نادان ہین شاید قرآن سنین اور سمجھین **احمدی** حضرت علی اس آیت تک پہونچے تھے کسی نے کہا اگر کوئی قرآن سُننے کے لیے مہلت مانگے فرمایا صبر کرو مین خود پڑھتا ہون **ف** آیت سے واضح ہوا کہ استیمان وہین ایک استیمان مصلحت ہے کا ذکر فقہا نے کیا بخصوصیت کوئی مسلمان دار الکفر مین اور کافر دار الاسلام مین پناہ لے کر

آئین جانیں اسکا بیان سے تعلق نہیں ہے دوسرے استیمان ہدایت کردہ ہے پناہ مانگیں اور مسائل ضروری پوچھیں سیکھے شامل ہیں - یہ واجب ہے اور یہ مشرک پر موقوف نہیں باغی راہزن مسئلہ - مرتد کافر شخص پناہ لیکر حفظ اسلامی سُن سکتا ہے اور یہ ضرور نہیں کہ قرآن ہی سُنے بلکہ جو سمجھے اور جس کی اُسے ضرورت ہو سلیے کہ مقصود ہدایت اور دفع جہل ہے وہ ہر عاصی اور ہر حکم دین سے متعلق ہے مسئلہ بعد امان بعد ہدایت تمام ہو جانے کی پھر اُسے بے ضرورت توقف جائز نہیں مسئلہ کلام اللہ مطلق ہے یہ ضرور نہیں کہ کُل سُنے بلکہ اُسکے سبب اور تسکین کی آیتیں کافی ہوں گی اور مدت اُسکی امام کی رائے پر ہے شارع کی طرف سے نہیں مسئلہ کافر اگر سیکھنا چاہے تو بقدر ضرورت سکھا دینا جائز ہے مسئلہ امن کافر اسکی چار صورتیں ہیں ا - یہ کہ اُس کی حد اسلامی حد سے متصل ہے اب حد تک پہونچا دینا کافی ہے ٢ - بعد آنے کے کوئی قوم باسبب دولت دشمن حائل ہو گیا کہ اب وہ نہیں جا سکتا - اب اُسے خواہ مخواہ نکالنا نہ چاہیے کہ ہلاک ہو جائے بلکہ ایک مناسب وقت تک دار السلام میں بطور مستامن رہے اور امام منع رہے کہ اُسکو بعض مقامات اور افعال سے جو خلاف مصلحت ہوں روک دے ٣ - وہ پہلے ہی سے کسی اور قوم ملک طے کرکے آیا تھا اب ہمکو اس حد تک جہاں اُسے امان دی تھی پہونچا دینا کافی ہے ٤ - اُسنے شرط کر لی تھی کہ ہمکو اس قوم کی حد سے باہر کر دینا اور مسلمانوں نے کسی مصلحت سے اُسکی ذمہ داری کر لی تھی تو اب یہی شرط لازم ہے مسئلہ بعد فراغ سماعت قرآن و ہدایت اسقدر مہلت اُسے اور بھی دیجائیگی جو بحسب عرف اسلامی حد سے نکل جانے کے لیے کافی ہو

كَيْفَ يَكُونُ لِلْمُشْرِكِينَ عَهْدٌ عِندَ اللَّهِ وَعِندَ رَسُولِهِ إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدتُّمْ عِندَ

کیونکر ہو گا مشرکوں کے لیے عہد پاس اللہ کے اور پاس اسکے رسول کے مگر وہ جنسے عہد کیا تمنے پاس

الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَمَا اسْتَقَامُوا لَكُمْ فَاسْتَقِيمُوا لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ

مسجد حرام کے پس جبتک سیدھے ہیں تمہارے لیے سیدھے رہو تم اُنکے لیے بیشک اللہ دوست رکھتا ہے پرہیزگاروں کو

اور کیونکر ہو گا مشرکین کے واسطے اللہ و رسول کے پاس عہد و ذمہ مگر وہ لوگ جنھوں نے مسجد حرام کے پاس عہد کیا تو جبتک وہ قائم ہیں تم بھی قائم رہو بیشک اللہ پرہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے یہ ذکر ہے صلح حدیبیہ کا مگر قریش نے عہد توڑ ڈالا اور آپ کے ہم عہد بنی بکر پر بہمراہی بنی خزاعہ چڑھائی کی اور دوسرے قبیلے مثل بنی بکر و بنی مدلج و بنی ضمرہ کے اپنے عہد پر باقی رہے اُنکے لیے ارشاد ہوا کہ تم بھی صلح و امن باقی رکھو و اللہ اعلم مسئلہ حقیقۃً کفر و اسلام میں صلح نہیں ہے مگر بذریعہ عہد

كَيْفَ وَإِن يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوا فِيكُمْ إِلًّا وَلَا ذِمَّةً يُرْضُونَكُم بِأَفْوَاهِهِمْ وَ

کیونکر اور اگر سو تمپر پائیں وہ تمپر نہ محافظت کریں تم میں قرابت کی نہ عہد کی خوش کرتے ہیں تمکو اپنے منھ سے اور

اور کسطرح عہد انکا اللہ میں نالب ہو جائیں تو نہ عہد کو | تَاْبٰی قُلُوْبُهُمْ ۚ وَاَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝
انکار کرتے ہیں دل انکے اور اکثر انکے نافرمانبردار ہیں | حال یہ ہے کہ اگر وہ تم پر غالب دیکھیں نہ قرابت کو وہ تمکو

زبانی باتوں سے خوش کر دیتے ہیں اور اُنکے قلوب سے انکار کر رہے ہیں اور اکثر اُن میں فاسق و نافرمانبردار ہیں یعنے تم کیون انھیں امن دو اُن کی تو حالت یہ ہے کہ اگر تم پر قابو پا جائیں تو کوئی رعایت نہ کریں نہ عہد دیکھیں نہ قرابت دفع آیت میں اشارہ ہے کہ جب وہ مسلمانوں سے بصدق دل نہیں ہو سکتے تو ہمیں چاہیے کہ دفع الوقتی کریں اور اُن کی چرب زبانی پر مطمئن نہوں اور زیادہ یہ ملا دلفظ ہیں تجارب کثیرہ ثابت ہوئی کہ وہ کبھی اہل سنت سے وفا و خلوص نہیں کرتے

اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝
خرید کی آیتوں سے اللہ کی قیمت قلیل پھر روکا اس کے رستے سے بیشک برا ہے جو ہیں کرتے

ان لوگوں نے اللہ کی آیتوں کے عوض دنیا کا مال فانی اور قلیل خریدا یعنے دین چھوڑ کر دنیا اختیار کی اور مومنین کو اللہ کی راہ سے روکا وہ کام جو یہ کرتے ہیں برا ہے معالم ابوسفیان نے اپنے ہم عہدوں کو مال دیا تاکہ وہ رسول خدا کے مخالف ہو جائیں اور یوم خندق وغیرہ میں بڑے بڑے لشکر اطراف سے جمع کیے تھے

لَا يَرْقُبُوْنَ فِيْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ ۝ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا
نہیں دیکھتے وہ کسی مومن میں قرابت کو اور نہ عہد کو اور یہی حد سے بڑھنے والے ہیں پھر اگر توبہ کریں اور قائم کریں

الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ ؕ وَنُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝
نماز اور دیں زکوۃ تو بھائی ہیں تمھارے دین میں اور صاف بیان کرتے ہیں ہم آیتیں قوم دانشمند کے لیے

تاکیداً مکرر فرمایا وہ کسی مومن میں عہد و ذمہ کی پروا نہیں کرتے اور حد سے آگے بڑھ جاتے ہیں اب بھی اگر توبہ کریں شرک اور کفر سے اور قائم کریں صلوۃ اور دیں زکوۃ تو دین میں تمھارے بھائی ہیں جو حال تمھارا وہ اُنکا ہم اپنے احکام اور آیتیں صاف صاف بیان کرتے ہیں اُنکے لیے جو دانا اور فہمیدہ ہیں و ہم اللہ تعالے نومسلم کو بھائی فرماتا ہے اور کہا فقہا نے نومسلم قدیم مسلمانوں کا کفو نہیں نفع دین میں بھائی ہونا اور امر ہے اور نسب میں بھائی ہونا امر آخر اور فقہا کی غرض یہی ہے کہ نسب میں برابر نہ الایں

وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ ۙ
اور اگر توڑ ڈالیں قسمیں اپنی بعد عہد کے اور طعن کریں دین میں تو لڑو سرداروں سے کفر کے

اور اگر اپنے عہد توڑ ڈالیں طعن و تشنیع کریں تو کفر کے | اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ ۝
بیشک نہیں عہد انکے لیے تاکہ وہ باز آئیں | بعد عہد کے اور دین میں سرداروں سے لڑو

ان لوگون کے ایمان قسم اور عہد نہین ہے (اور یہ قتال اسلیے ہے) کہ وہ باز آلیں یا مطیع ہجائین **نکث** عہد شکنی **ایمان** بالفتح جمع یمین بمعنے قسم **طعن** عیب کرنا **ایمہ** جمع امام یعنی پیشوا و سردار و رئیس **تو** **ف** امن پانیوالے چار قسم کے ہین ا۔ نو مسلم جو مسلمان ہوکر ہم مین ملجاے ۲۔ ذمی جو رعیت و جزیہ گذار بنکر ہے اور ہم اُسکے جان و مال کی حفاظت اپنی جان و مال کیطرح کرین ۳۔ مستامن وہ کافر حربی جو امان لیکر بپاس چندے ہمارے ملک مین آے ۴۔ معاہد وہ خود مختار کافر جنسے ہم نے صلح کرلی ہو۔ اور یہ سب کے سب اسکے مخاطب ہین البتہ عہد ہر شخص کا اُسکے طور پر علحدہ ہے مسلم کی عہد شکنی اُن امرون سے ہے جو اُسے اسلام سے خارج یا بغاوت مین داخل کرے ذمیونکا عہد اطاعت مستامن کا امن حفاظت و معاہد کے حق مین پابندی شروط قرارداده لیکن معاہد پر طعن کا اثر بدون شرط صریح مرتب نہین ہوسکتا اسلیے کہ ا۔ اُسکا کفر اسکی خود سری طعن مجسم ہے ۲۔ طعن سے عہد صلح کا توڑ دینا خلاف اجماع ہے **مسئلہ** ہر عہد شکن بعہد جدید امن پاسکتا ہے۔ مگر ایمان لانے والے اور ذمی بننے والے کو امن دینا واجب اور صلح قبول کرنا راے امام پر مفوض ہے **مسئلہ اگر** یہ عہد شکن قابو مین آجائین تو مرتد کا بدون توبہ زندہ چھوڑنا ممنوع اور کافر کو غلام بنا لینا جائز ہے اسلیے کہ مرتد کی اطاعت اور عہد کیا ہے یہی ایمان ہے بس بے ایمان نہ عہد ہے نہ امان **طعن** اسکی کئی صورتین ہین **اول** جسپر اُنکے اعتقاد کی بنا ہے جیسے تثلیث اور اہرمن کو خالق جاننا یا اہل تشیع کا اصحاب کو برا اور غاصب حق مرتضے کہنا بعض ماموں کے نزدیک طعن نہین **ف** اگر یہ امر بقصد تعلیم و بطور عبادت بدون اسماع و ایذاے مسلمین و عنوان توہین ہون دست اندازی عہد و امن کے خلاف ہے اور اگر شر و ایذا و توہین و طعن و اشاعت فتنہ و اغواے خلق منظور ہو تو بالاتہ و دہ روکنا چاہیے مگر برعایت کلمۃ الحق و اطفاے نائرہ شر و سد باب فساد سیاستاً ایسی زبان درازیان روکیجائین تو مضائقہ نہین جیساکہ حضرت ابوبکر یا کسی اور صحابی سے مروی ہے کہ آپ نے ایک یہودی سے کہا قسم ہے اُس کی جسنے محمد کو تمام عالم پر برگزیدہ کیا یہودی بولا قسم ہے اُسکی جسنے موسیٰ کو تمام عالم پر برگزیدہ کیا تو آپ نے بکمال غضب اُسے ایک تھپڑ مارا اور جب یہ نالش بحضور سید المرسلین پیش ہوئی تو سواے فہمایش کوئی زجر و انتقام نہوا **دوم** قرآن و اسلام یا انبیاے علیہم السلام یا ملائکہ یا اُن بزرگان دین کو برا کہنا جو بحض دینی تقدس سے مشہور ہین کوئی اور واسطہ اور تعلق نہو۔ یہ تمام امور طعن سے فی الدین مین داخل ہین جیساکہ فرمایا مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ **مسئلہ** کسی مسلمان کو ذاتی طور پر برا کہنا دعوی و انتقام سے متعلق ہے **مسئلہ** مسلمان کو من حیث اسلام برا کہنا طعن فی الدین ہے **مسئلہ** سید کو باپ دادے کی گالی دینے سے آنحضرت کی

شان مین گستاخی لازم آتی ہے (در مختار) اور کہا شامی نے کہ امام الحرمین کے نزدیک اسکا اثر عام نہین ہے پس مسلم کافر ہوگا اور عام کہا جائے تو جسے باپ دادا کی گالی دو وہ حضرت آدم تک پہونچے گی اور یہ بالاجماع باطل ہے ف گالی دینے والے کی یہ غرض نہین ہوتی کہ اُسکے آبا و اجداد بھی قابل دشنام ہین صرف اُسکی کمال توہین و ایذا مقصود ہوتی ہے جسے گالی دیتا ہے ورنہ کوئی شخص اپنے اقارب کو گالی نہ دیتا البتہ اگر گالی دینے والا کافر یا اُن بزرگون کا جو اُسکے اجداد مین گذرے منکر ہو تو ایک قرینہ عموم ہے جیسے شیعہ کسی صدیقی یا فاروقی یا اولاد حضرت غوث الاعظم کو باپ دادے کی گالی دے یا خارجی علوی کو ایسی گالی دے اُسوقت سمجھ سکتے ہین کہ اُسنے اُن بزرگون کی توہین کا قصد کیا اور مسلمان پر تو ایسا گمان ہی جائز نہین تا ہم تنبیہ و تادیب بطور احتیاط کرنا چاہیے ضرور ہے کہ دینی مطاعن کا اعلان و اظہار جرم قرار دیا جائے اور مخفی و سربستہ امور کی تفتیش نہ کی جائے طاعن اگر مستامن یا ذمی ہے تو ادنے طعن مین تعزیر اور اغلظ مین قتل جا ہے شامی عن حافظ الدین النسفی اذا طعن الذمی فی دین الاسلام طعنا ظاهرا جاز قتله حافظ الدین نسفی سے مروی کہ جب ذمی دین مین طعن کرے کھلے طور پر یعنے خفا و تاویل نہو تو اُسکا مار ڈالنا جائز ہو جائیگا اور بعض فقہا بھی جو طعن کو موجب نقض عہد نہین کہتے اس قتل سے نہین روک سکتے اسلیے کہ ممکن ہے کہ عہد باقی رہے اور قتل جائز ہو جیسا کہ تعزیر و سیاست و قصاص مین ہے اور اگر مسلم تھا اور جان بوجھکر صاف صریح طعن کیا مرتد ہو گیا توبہ کیسے تو خیر ورنہ گردن ماری جائے۔ جزیہ دیکر جابری نہو گی مسئلہ حضور اقدس کی شان مین گستاخی کرنے والے کی نسبت علما مختلف ہین شامی نے یہ بحث نہایت بسط سے لکھی ہے جسکے جا بجا کا خلاصہ یہ ہے ۱- اگر توبہ نہ کرے تو سب کے نزدیک قتل کیا جاے اور وہ مرتد ہے ۲- اگر توبہ کرے تو مواخذہ اخروی سے امید عفو ہے مگر دنیا مین بحق نبی حداً قتل کیا جائے یہی مذہب مشہور مالک و احمد کا ہے اور قول ظاہر ابوحنیفہ و شافعی کا یہ ہے کہ توبہ مقبول اور عفو ثابت۔ بحث حق العبد ہے توبہ سے عفو نہوگا جواب ۱- یہ توہین بلحاظ ذات شریفہ ہوتی نہین بلکہ مخصوص بوصف رسالت ہے جبکہ عام مومنین کے لیے ارشاد ہوتا ہے وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَنْ يُؤْمِنُوا کافر دشمنی نہین کرتے مگر اللہ پر ایمان لانے کی وجہ سے تو حضور کی نسبت بدرجہ اولی ثابت ہے اور جابجا فرمایا آپ سے خدع نہین کرتے اللہ سے کیستے ہین۔ فرمایا آپ کو جھٹلاتے نہین۔ پس یہ گستاخی اللہ کی طرف منسوب ہے اور ہمارے حضور جب حیات مین کسی سے انتقام نہ لیتے تھے تو بعد قطع تعلقات جسمانی بدرجہ اولی ترحم و عفو فرمائینگے قاتل تم...

درگذر کی ایذاے قریش پر نہ نظر کی ۲ - اور یون ہی سہی تو دعوی فرض ہے نہ امام کی اس باب
مین نیابت ثابت نہ دعوی ممکن نہ حد قائم **مسئلہ** حضرات شیخین کو برا کہنا بعض کے نزدیک ارتداد ہے
مگر شامی نے بدلائل ثابت کردیا کہ فاسق و عاصی ہوگا کافر نہ ہوگا اسیلیے کہ نواصب و خوارج و روافض
کی روایتین مقبول ہین مگر فسق باتفاق ثابت ہے **مسئلہ** طعن موجب نقض امن و عہد ہے پس ضرور
ہے کہ جو مسلمان کا ذمہ لے کے امن ذمے مین ہون اُنکے قوانین و شرائط کے خلاف اور
ان کے سب و شتم مین جرأت نہ کرین اسیلیے کہ یہ غدر ہے اور غدر ممنوع اور موجب فتنہ البتہ وہ
شرائط کہ ہماری شریعت کے مخالف پڑین مثلاً ترک جماعت اداے ربوا وغیرہ اُن کی پابندی بجبر
و اکراہ جائز اور بحالت اختیار ناجائز ہے **ائمۃ الکفر** کہا صاحب تفسیر کبیر نے کہ جسنے طعن کی اور عہد توڑا
مفسدون کا سرغنہ ہوگیا یا یہ کہ اُنکے سردارون کو قتل کرو عوام خود مطیع و منتشر ہوجائینگے بہرحال
عوام کے قتل کی نفی نہین اور سردارون کا ذکر بطور اہتمام و خصوصیت و تاکید ہے **ف** ایک اور
فائدہ ہے کہ یون تو بڈھون اور عورتون اور عزلت گزین عابدون کا قتل ممنوع تھا مگر کلمۂ
(ائمۃ الکفر) مین وہ بھی داخل ہین اور یہی مذہب ہے کہ اگر عورت یا بڈھا یا درویش منتظم جنگ و مشیر
مدبر ہو تو قابل قتل ہے **لعل** بمعنے رجا و امید ہے یعنے جب تم سرکوبی پر آمادہ ہو ہمیشہ
مشغول بجنگ رہوگے فتنہ و بغاوت فرو رہیگی کفر مغلوب و معدوم ہوجائیگا **بحث** علما مختلف
ہین کہ ذمی کا عہد طعن سے ٹوٹ جاتا ہے یا نہ جنکے نزدیک عہد نہین ٹوٹتا وہ کہتے ہین کہ اصحاب
کبار عہدنامے مین لکھوا لیتے کہ طعن نہ کرینگے اور اسی وجہ سے طاعن کو عہد شکن سمجھتے تھے اور
قرآن مین (لا ایمان) بمعنی لا امان ہے یعنے اُنھین سزا و تعزیر سے امن نہین اسی لیے قرآن مین طعن کو
نکث پر معطوف کیا تا کہ مغایرت ثابت ہو اور جنکے نزدیک عہد ٹوٹ جاتا ہے وہ کہتے ہین امن
بشرط اطاعت تھی اور طعن کھلی کھلی بغاوت ہے **لیکن** قتل یا تعزیر باتفاق ثابت ہے خواہ باعتبار
نقض عہد ہو خواہ بوجہ وقوع جرم سزاے گستاخی

أَلَا تُقَاتِلُونَ قَوْمًا نَّكَثُوا أَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوا بِإِخْرَاجِ الرَّسُولِ وَهُم بَدَءُوكُمْ
کیا نہ لڑوگے اُس قوم سے کہ توڑے عہد اپنے اور قصد کیا نکالنے کا رسول کے اور انھین نے شروع کیا
أَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ أَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللَّهُ أَحَقُّ أَن تَخْشَوْهُ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ
پہلی مرتبہ کیا ڈرتے ہو تم اُنسے پس اللہ حقدار زیادہ ہے کہ ڈرو اُس سے اگر ہو مومن

اے مسلمانون اس قوم سے کیون نہین لڑتے جنھون عہد شکنی کی تمھارے رسول کے اخراج پر

کر باندھی اور الندوہ مین جمع ہو کر نکالنے مارنے پر مشورے کیے بنی خزاعہ کے ساتھ ہو کر بنی بکر
پر چڑہ آئی لڑائی کی بنا ڈالنے اسے غازیان صف شکن و مجاہدین تیغ زن کیا ان بت پرستون سے
ڈر جاوگے اگر ڈرو ہے تو اللہ اسکا زیادہ مستحق ہے اُسکے احکام بجالاؤ جہاد مین سستی نکرو اُنسیا
کرو اگر پکے اور سچے ایمان والے ہو **ف** ۱۔ غایت درجے کی تحریص تخویف اور غیرت
دلائی ہے کہ ضرور لڑو ۲۔ عنوان تمہید بتارہا ہے کہ آمر و ناصح کو پُر جوش تقریر کرنا چاہیے
۳۔ امام کو عہد شکن خصوصًا باغی کو چھوڑنا نہ چاہیے اسی بنا پر حضرت ابوبکر اور حضرت علی حیدر نے
اعراض و توقف جائز نہ رکھا ۴۔ درصورت اقدام دشمن جہاد فرض عین ہوجاتا ہے شان تقریر سے
غایت تائید و تہدید ظاہر ہے ۵۔ مصائب دنیوی سے اخروی مصائب کا خوف زیادہ چاہیے
بحث کوتاہ اندیشیں ایسی ہی آیتون سے دلیل پکڑتے ہین کہ امر جہاد دفاعی ہے نہ ابتدائی **جواب**
دونون جہاد ثابت ہین مگر ابتدا فرض کفایہ ہے اور دفاع فرض عین ۱۔ اس آیت مین ابتدا کی نفی نہین
۲۔ اور آیتین ابتدا پر دلیل مسلم ہین

قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ

لڑو اُنسے عذاب کریگا انپر اللہ ہاتھون سے تمہارے اور رسوا کریگا انکو اور فتح دیگا تمکو انپر اور ٹھنڈے کریگا

صُدُورَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ ۝ وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوبِهِمْ ۗ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَىٰ مَنْ

دل قوم مومن کے اور دور کریگا غصہ اُنکے دلونکا اور توبہ دیگا اللہ جسے

يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ

چاہیگا اور اللہ جانے والا حکیم ہے

مارو تم اُنکو تمہارے ہاتھون سے اللہ کفار پر عذاب کرے گا اور اُنھین قتل و قید شکست
و جزیہ سے رسوا کرے گا اور اُن پر تم کو فتح دیگا اور تمہارے دل ٹھنڈے کرے گا اور تمہارے
دل کے غصے نکالدیگا اور کفار سے جسے چاہے توبہ کی توفیق دے اور اللہ تعالی جانتا ہے
جو شدنی ہے یا جو تم تمنا کرتے ہو اور وہ حکمت والا ہے انتظام عالم و انقلاب احوال مین **ف**
گو یہ وعدہ عام ہے مگر اصل مخاطب اسکے خواہ ستمدیدگان مہاجر تھے جنھین ذلت و خواری سے
کفار نے اللہ کے گھر سے نکالدیا اور دن طعن و تشنیع کرتے محتاج آمد ہو ذلیل جانتے یا انصار
جان نثار ہین جنپر یہود کے مطاعن اور مخالف قومون کی چڑہائیان تھین۔ اسلیے فرمایا کہ تمہارے
دل کے غصے بھی نکال دینگے اور کفار کو ذلیل کرکے تمہارے دل خوش کرینگے اور توبہ کا...
اُنکے لیے ہے جو بعد جنگ بدر و احد و فتح مکہ ایمان لاتے گئے جیسے حضرت ابوسفیان و حضرت

عکرمۂ بن ابی جہل یا حضرت سیف اللہ خالد بن ولید و حضرت عمرو بن عاص جنکی مردانہ شجاعت اور دانشمندانہ تدبیرون سے اسلام کی دھاک باندہ دی تمام دنیا کے سرکشون کو نیچا دکھایا اور یہ وعدہ اگرچہ فتح مکہ مین پورا ہوا مگر پوری تکمیل اسکی حضرت عمرؓ کے زمانے مین ہوئی اور ہمیشہ کے لیے مومنین اس عطیہ کے امیدوار کیے گئے ہین **اشارۃً** معلوم ہوا کہ اگر چاہتے ہو کفار ذلیل و خوار ہون اور تم غالب و کامیاب ہو تو سرفروشی اور سخت کوشش اختیار کرو ورنہ اللہ تعالے اپنا عوض قیامت مین لیگا دنیا جائے مکافات نہین یہ تمام دار و گیر تمہارے خوش کرنے کو ہے **نکتہ** ۔ یہ ارشاد کہ دل ٹھنڈے اور غصے فرو کرے مشیر ہے کہ کفار پر غیظ و غضب شان اسلام سے ہے **ف** وعدے مین مضارع کے صیغے درصورت شرط دوام و استمرار پر مشیر ہین

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوْا

کیا جان رکھے تم کہ چھوڑ دیے جاؤگے اور نہین جانا اللہ نے انہین کہ جہاد کیا تم مین سے اور نہین بنایا

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

غیر اللہ کے اور نہ اسکے رسول کے اور نہ مومنین کے دلی دوست اور اللہ جانتا ہے جو کروگے تم

کیا تم جانتے ہو کہ یون ہی چھوڑ دیئے جاؤگے اور کوئی بازپرس نہ ہوگی حالانکہ اللہ نے ابھی امتحان نہین لیا اور ظاہر نہین ہوا کہ کسنے جہاد کیا اور اللہ و رسول و مومنین کے سوا اور کسی کو ہمراز اور دلی دوست نہین بنایا اور اللہ تمہارے ہر کام سے خبردار ہے **سوال** بظاہر تین شبہے ہین ۱۔ عقائد کے خلاف اللہ کو علم آیندہ نہین جیسا کہ (لما یعلم) سے مفہوم ہے ۲۔ اختلاف اسلیئے کہ (خبیر بما تعملون) سے احاطۂ جزو کل ثابت ہے اور (لما یعلم) سے لاعلمی ۳۔ یہ کہ فعل موجود نہوتے تو قبل وجود معلوم علم کسطرح ہوجاتا **جواب** اسکا کئی مقدمون پر موقوف ہے **مقدمۂ اولی** جو امور بدلائل محکمہ و طریق مسلمہ مان لیے گئے ہین اُنکے خلاف دلائل سے بتاویل مجاز اختلاف اُٹھایا جاتا ہے تاکہ ابطال قول صحیح و معارضۂ محکم لازم نہ آئے جیسے توحید و تنزیہ و علم و قدرت حضرت باری تعالے و فرضیت صوم و صلوۃ و ایمان وغیرہ جو بدلائل مسلمہ ثابت ہین اب اگر کوئی امر اُنکے معارض ہو تو اسلئے کہ یہ مسلم و محکم ہوچکے ہین اُسمین تاویل کردینگے **مقدمۂ ثانیہ** علم کی دو قسمین ہین **تحقیقی** یعنے وہ انکشاف تام و حضور دائم جسکے لیے کوئی مانع و حاجب نہو۔ اور حقیقت اشیا ہر آن حاضر و مشاہد رہے اور یہ مخصوص ذات عالم الغیب ہے کسی مخلوق کو

ف ۱ ولما یعلم لما نفی ... یعنے ابتک نہین ... اور ... جہاد کیا ... چونکہ خبر ... اب ... حرکت ... اللہ ... صحیح ہوئی اور الذین جاہدوا نصب مین ہے اور اسکا ... معطوف ۱۲ ف ولیجۃ اسم فاعل ... یعنے ... اجنبی ادمی قوم مین ... دیکھتے ہین اور دوست کو ... کہتے ہین کہ وہ دل مین گھر کرلیتا ہے پس ... دلی دوست ۱۲

اس مین بعض مین تقلیدی ہے وبایں سے جان لینا جیسے کان آنکھ زبان قواعد سکین
نہایت حاضر ہوتی ہے نہ حجاب اُٹھتا ہے تقلید اعتقاد یا دلیل و تجربہ علم مان لیا جاتا ہے اس کی صحت
وغلطی وسائل کی خوبی اور نقص کے تابع ہے بینائی کا قصور راوی کا ضعف قواعد کا فتور اس
علم کو ناقص وغلط بنا دیتا ہے اور یہی علم سرمایۂ مخلوقات ہے **مقدمۂ ثالثہ** علمی تعلق بھی دو قسم کے
ہیں اسے تعلق ذاتی) جو وجود معلوم سے سابق اور اُسکے ملازم رہتا ہے گو معلوم اپنے تشخص و تعین مین
ہنوز مرتبۂ علومیت سے جو احاطۂ علمی مین حاضر ہے خارج نہین ہو سکتا. جیسے وجود قیامت ابھی نہین ہے
مگر اعتقاد و علم مین حاضر ہے اور اکثر حوادث قیاسیہ قبل حدوث موجود و معلوم ہو جاتے ہین ۲- تعلق
فعلی یعنی بوقت حدوث فعل سے علم کا تعلق - اسمین ضرور ہے کہ علم وجود فعل سے مقارن یا متاخر ہو
اسلیے کہ تعلقات سابقہ ذاتی گنے جائینگے یہی تعلق فعلی اگر ذاتی تعلق کے ساتھ ہے تو یہ حدوث
باعتبار فعل معلوم سے عالم سے علاقہ نہین اور اگر تعلق نہ تھا تو علم و تعلق دونو حادث ہین **اب ملاحظہ**
ہو کہ (لما یعلم) اور جہان جہان ایسے مضامین وارد ہین مجازاً علم فعلی اور تعلقی ہی پر محمول ہین یعنی
تعلق فعلی ابھی نہین پیدا ہوا اور آلات علمیہ اُمین مستعمل نہین ہو سکے اور ذخیرہ ہمایعلمون اور تمام
نصوص علمیہ اپنے معنے حقیقی یعنی علم تحقیقی و تعلق ذاتی پر باقی ہین یعنے اللہ تعالی کے علم مین اپنے وجود سے قبل اعتبار
صور علمیہ ازلیہ حاضر و مشاہد ہین اب نہ اختلاف ہے نہ خلاف - اور نہ علم فعل وجود کا استحالہ اور اسی تعلق کی طرف
اشارہ کیا ہے امام ابو حنیفہؒ نے اپنی کتاب فقہ اکبر مین **واضح** رہے کہ تقدیر باعتبار علم ازلی ہے اور عذاب
و ثواب باعتبار علم تعلیدی ہے اور ایسا نہوتا تو نظم عالم و دارگیر مخلوق قائم ہی نہوتا **خلاصہ** اللہ تعالی
تمھارے تمام کام تو جانتا ہے مگر اُس عنوان سے جو حصول علم و ترتب مدح و ذم کے لیے معین ہو
گئے ہین اور باعتبار تعلق فعلی ابھی ثابت نہین کہ تم مخلص مطیع ہو یا منافق و باغی **مسئلہ** کفار سے
بدل ملنا اور اُنھین دوست و ہمراز محب صادق بنانا جائز نہین اسلیے کہ اللہ تعالی نے اسے امتحان
ایمان مین داخل فرمایا اور اسی بنا پر مخلص و منافق کا حکم دیا جائیگا **تنبیہ** یہ حکم کا ہل ضعیف
الایمان کفار دوست مسلمانون کے لیے تازیانۂ تہدید بلکہ وعید شدید ہے نہ یون ہی چھوڑے
جاؤگے نہ ہمارے دشمنون سے تم تعلق پیدا کر سکوگے **ربط** جب کفار سے بیزاری ظاہر فرمائی اور انکی سرکوبی کا حکم دیا تو وجوہ
تنفر و عقوبت اور یہ کہ وہ کسی عطیہ اور کسی منصب کے قابل نہین ذکر کیے

مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ

نہین مشرکون کے لیے کہ آباد کرین مسجدون کو اللہ کی گواہی دیتے اپنی ذات پر

بِالْكُفْرِ أُولٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ وَفِي النَّارِ هُمْ خٰلِدُونَ

ساتھ کفر کے یہی ہیں کہ مٹ گئے نیک کام انکے اور آگ میں وہ ہمیشہ رہیں گے

مساجد اللہ عام ہے کوئی مسجد ہو اور مکہ معظمہ بدرجہ اولے داخل شہادت کفر سے مراد بت پرستی سجدہ غیر خدا۔ کلمات شرک وکفر وغیرہ **اعمال** جمع عمل صیغہ گو عام ہے مگر بعض حقیقت مقصود ہے یعنے اعمال نیک اسلیے کہ قطعاً معلوم ہے اور آخر آیت بھی شاہد ہے کہ انکا ہمیشہ جہنم ہی اور جہنم سزا ہے اعمال بد ہے نہ صلہ عدم حسنات **حاصل** یہ ہے مشرکین مکہ اس قابل نہیں اور انکو یہ حق نہیں کہ مکہ معظمہ کے خادم اور مجاور بنیں اور اس حال میں کہ وہ اپنے کفر پر خود گواہی دیتے ہوں بتوں کا سجدہ کرکے غیر خدا کی نذر دے کر پیغمبر برحق کو جھٹلا کر یہ تو وہ لوگ ہیں جنکے اعمال خیر مٹادیے گئے اور ہمیشہ کے لیے دوزخ میں رہینگے اور خدمت مساجد خیر ہے اور موجب جنت تو یہ لوگ خادم المساجد نہیں بن سکتے۔ اور حکم عام ہے یعنے کوئی کافر کسی مسجد کا متولی وبانی وخادم ہونے کی قابل نہیں

إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَأَقَامَ الصَّلٰوةَ

یہی بناتا مسجدیں اللہ کی مگر وہ کہ ایمان لایا اللہ پر اور دن پر قیامت کے اور قائم کی نماز

وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ إِلَّا اللهَ فَعَسٰى أُولٰئِكَ أَنْ يَّكُونُوا مِنَ الْمُهْتَدِينَ

اور دی زکوۃ اور نہ ڈرا مگر اللہ سے پس یہ لوگ ہو جائینگے راہ پانیوالوں سے

مسجد کی تعمیر وہی کرتا ہے جو اللہ پر ایمان لایا (تا کہ عظمت وادب اسکے دل میں ہو) اور قیامت کو آنے والا جانے (کہ خوف وامید وخلوص سے یہ کام کرے) نمازی ہو کہ اُسے مسجد کی ضرورت ہے زکوۃ دیتا ہو کہ مصارف خیر پر کمر باندھے نہ ڈرے مگر اللہ سے تا کہ تمام عالم کو چھوڑ کر اُسی کے در دولت پر جبہہ سا رہے مراد ڈرنے سے فاعل وموثر حقیقی اور نفع وضرر پر قادر جاننا ہے اور یہ مخصوص حضرت قادر مطلق ہے یہی لوگ راہ پانے والے ہیں یعنی توفیق خیر۔ راہ حق۔ سلوک معرفت۔ وصول جنت منزل مقصود انھیں کے لیے ہے **تعمیر** بطور عموم مجاز مسجد کی ہر خدمت کو شامل ہے پس (بنا) مسلم مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ مِثْلَهٗ جسنے اللہ کیلیے کوئی مسجد بنائی اللہ اُسکے لیے جنت میں ویسا ہی گھر بنائیگا۔ مراد مثل سے مماثلت نیت وخلوص وصرف ومحنت وضرورت ہے ورنہ احمد سے مروی ہے کہ اُسکے گھر سے وسیع تر ہوگا اور کئی روایتیں ہے کہ وہ گھر در ویاقوت کا ہوگا **ترغیب** إِنَّ عُمَّارَ بُيُوتِ اللهِ هُمْ أَهْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

[illegible] ۱۲ [illegible] والله

بیشک بنانے والے اللہ کے گھر کے اللہ والے ہیں (مرمت کرنا) بزار کی روایت مین ہے کہ اگر مسجد بوسی کے گھر کے برابر ہو یا اس سے بھی چھوٹی ہو اور یکنایہ ہے مرمت یا مسجد بڑھادینے سے (مسجد مین نماز پڑھنا اور اسکا تعلق اور حضوری) **ترغیب** مَنْ اَلِفَ الْمَسْجِدَ اَلِفَهُ اللّٰهُ جسنے مسجد سے دل لگایا اللہ اس سے الفت کرتا ہے **ترمذی** فرمایا اِذَا رَاَيْتُمُ الرَّجُلَ يَتَعَاهَدُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوْا لَهٗ بِالْاِيْمَانِ جب تم کسی کو دیکھو کہ مسجد کی حضوری اور خدمت کا عادی ہے اسکے مومن ہونے کی گواہی دو پھر یہ آیت پڑھی اِنَّمَا يَعْمُرُ الخ یعنے اگر اسکا حال معلوم نہین تو مومن کہو اور ایمان معروف ہو تو مومن کامل سمجھو اور احادیث صحیحہ مین وارد ہوا کہ مسجد کیطرف چلنے مین ہر قدم پر نیکی لکھی جاتی ہے اور گناہ عفو ہوتے ہین **ابن ماجہ** ابو ہریرہ نے آنحضرت سے روایت کی کہ جو شخص نماز کے لیے مسجد جاتا ہے لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً کوئی قدم نہین رکھتا مگر ایک مرتبہ بلند ہوتا ہے اور ایک گناہ مٹ جاتا ہے **درمنثور** ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا جو مسجد مین صبح وشام جاے اسکے لیے ہر آمد ورفت مین ایک گھر جنت مین تیار ہوتا ہے اور ابو امامہ سے مروی ہے کہ آپ نے یفرعنو فرمایا مسجد مین صبح وشام جاتا جاتا رہے اور فرمایا بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ اِلَى الْمَسَاجِدِ فِي الظُّلَمِ بِمَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَفْزَعُ النَّاسُ وَلَا يَفْزَعُوْنَ جو نماز اندھیری راتون مین مسجد کی طرف جاتے ہین انھین خوشخبری سنادو کہ قیامت کے دن انھین نور کے منبر عطا ہون گے تمام آدمی خوفناک وترسان ہون گے اور یہ بیطمن وفرحان (جاروب کشی وغیرہ) **مشکوۃ** فرمایا عُرِضَتْ عَلَيَّ اُجُوْرُ اُمَّتِيْ حَتَّى الْقَذَاةُ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ مجھپر میری امت کی نیکیان پیش کی گئین یہانتک کہ مسجد سے کوڑا نکالنا **ترغیب** آپ نے ایک عورت کی نسبت فرمایا کہ مین نے اسے جنت مین دیکھا وہ مسجد مین کوڑا کرکٹ بہارا کرتی تھی اور فرمایا اِخْرَاجُ الْقُمَامَةِ مِنْهَا مُهُوْرُ الْحُوْرِ الْعِيْنِ مسجد سے کوڑا نکالنا حور جنت کا مہر ہے **درمنثور** فرمایا جو کوئی مسجد مین چراغ جلاتا ہے ملائکہ حاملان عرش اسکے لیے استغفار کرتے رہتے ہین جبتک چراغ مین روشنی رہے اور ایک روایت مین ہے کہ ستر ہزار فرشتے قندیل لٹکانے پر استغفار کرتے رہتے ہین **مسلم** اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ اَسْوَاقُهَا اللہ کے حضور مین مساجد محبوب ترین مقامات ہین اور بازار مبغوض وناپسندیدہ مقام **ف** اسلیے کہ بازار مین نہ ذکر خدا نہ ذکر رسول دنیا کی مشغولی اسراف وفضول۔ نہ کان نہ نظر نہ دل نہ جسم نہ مال کوئی شے ممنوعات سے نہین بچ سکتی **ترمذی** آپ نے فرمایا جب جنت کی کیاریون

جاؤ تو ان مین چرو صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ جنت کی کیاریان کیا ہین فرمایا مسجدین پھر عرض کی انمین چرنا کیا ہے فرمایا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہنا در منثور اللہ تعالی فرماتا ہے مین قصد کرتا ہون کہ زمین والون پر عذاب کرون پھر جب دیکھتا ہون قرآن کے ہمنشین اور مسجد کے خادمون کو اور مسلمانون کے معصوم بچون کو تو میرا غضب فرو ہوجاتا ہے۔ کہا ابن معقل نے کہ مسجد شیطان سے بچنے کے قلعہ ہے یعنے مسجد والون پر اسکا حربہ کم اثر کرتا ہے۔ ابن عباس نے کہا مسجدین اللہ کے گھر ہین آسمان والون کے لیے ایسی نورانی دکھائی دیتی ہین جیسے زمین والون کو تارے کبیر سب سے پہلے ابو بکر رض نے مکے مین اپنے دروازے پر مسجد بنائی اسمین نماز و قرآن پڑھتے ہر چند کفار ڈراتے دھمکاتے آپ خیال مین نہ لاتے **ف** مصداق اول اس آیت کے آپ ہی ہین **ضابطہ** نیک کام دو قسم کے ہوتے ہین ایک وہ جو خالص ثواب ہی کے لیے موضوع ہون جیسے مسجد نماز۔ روزہ انمین نفی ثواب سے نفی ذات سمجھی جائے گی دوسرے وہ جو کسی اور غرض کے لیے موضوع ہون گو انمین ثواب ملے جیسے مرمت مسجد جو مسجد کے بقا کے لیے ہے اور فرش و روشنی وغیرہ جو اسکی رونق یا نمازیون کی راحت کے لیے ہے ان مین نفی ثواب سے نفی ذات نہوگی **مسئلہ** کافر یا مال حرام کی بنائی ہوئی مسجد مسجد نہوگی مثل اور گھرون کے ہے اسلیے کہ کافر کی نیکیان مقبول نہ واجب ثواب ایسے ہی نہ مال حرام مقبول و نہ لائق اجر **لیکن** اگر کفر یا حرمت مشتبہ ہو یعنے اسکے ثبوت پر دلائل یقینیہ و قطعیہ نہون جیسے منافقین یا اہل ضلال یا عوام شرک پسند کی مسجدین یا حلوائی۔ رشوت خوار۔ ربوا پیشہ قمار باز کی مسجدین ان مین سزاوار یہ ہے کہ امید ثواب زیادہ نہ رکھی جائے مگر احتیاطًا حرمت مسجد کا لحاظ ہے **مسئلہ** کافر یا مال حرام کی مرمت اگرچہ جزو مسجد ہوجاتی ہے مگر مسجد کو حکم مسجد سے خارج نہین کرتی پس یہ فعل ممنوع اور فضل سابق بدستور رہیگا اور اسی اصل پر قیاس ہے روشنی و فرش وغیرہ کا **لیکن** مسلمانون پر واجب ہے کہ مساجد کو ایسے اموال و افعال خبیثہ سے محفوظ رکھین شان اسلام و آداب خانۂ خدا انہین روا نہین رکھتا **مسئلہ** اگر خارج مسجد یعنے غسل خانہ وغیرہ ایسے مالون سے بنایا جائے تو گو جائز ہے مگر باعتبار تعظیم قرب خانۂ الٰہی و انہدام توہین فساق و کفار احتراز اولی ہے **حق** مسجد یہ ہے کہ نماز پنجگانہ ہو وقت پر اذان کہی جائے اللہ کا گھر اللہ کے نام سے نورانی رہے ضروری سامان اسکے موجود رہنے لازمی ملحوظ ہو اور اولی یہین کہ مساجد کو نقش و نگار سے مزین اور اسلام کو دولت سے معزز کرین اس مین اللہ کے نام کی روشنی اور اللہ والون کے سوز دل کے تجویز اور انکے ذوق چہرہ دل

سے بہتر رنگ اور رسینہ خراشیون کے نقش ونگار کافی ہین صبغۃ اللہ ومن احسن من اللہ صبغۃ
تخصیص کوئی عبادت مسجد کے لیے خاص نہین یعنی اگر مسجد نہو تو وہ عبادت ہوسکے البتہ
مسجد و نماز و ذکر کے لیے مخصوص ہے بیع و شرا دنیا کے فضول۔ ادھر اُدھر کی باتین کو نا کرنا
بد بو۔ نہو جنب و حائض اُسمین نہ جائین تصرف مالکانہ جاری نہو واضح رہے کہ مسجد
صرف مکان نہین بلکہ تحت الثری سے فوق سما تک بقدر مسجد مسجد ہے

أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ
کیا بنایا تمنے پانی پلانا حاجیون کا اور خدمت مسجد حرام کی مثل اسکے کہ ایمان لایا اللہ پر

وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَوُونَ عِنْدَ اللَّهِ وَاللَّهُ
اور پچھلے دن پر اور جہاد کیا راہ مین اللہ کی نہ برابر ہونگے پاس اللہ کے اور اللہ

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ
نہ راہ دکھاتا قوم ظالم کو

معالم عباس اور حضرت علی سے گفتگو طلحہ بن شیبہ وغیرہ اور آگئی کہا عباس نے ہم
حاجیون کو پانی پلاتے تھے کہا طلحہ نے مین صاحب کلید مکہ ہون حضرت علی نے کہا مین یہ کچھ نہین
جانتا مین نے اللہ کی راہ مین جہاد کیے اللہ تعالی ہی اسکا فیصلہ کردیگا فرمایا کہ کیا تم لوگ حاجیونکا
پانی پلانا اور مسجد مکہ کی خدمت کو ایمان اور جہاد کے برابر کیے دیتے ہو ایسا ہرگز نہوگا یہ دونو برابر
نہین اور اللہ ظالمون کو جنت وخیر وفضل کیطرف رہنمائی نہین کرتا کبیر حضرت علی نے عباس سے
بعد اسلام کے کہا آپ ہجرت کرکے چلے آئین اُنھون نے کہا مین خدمت بیت اور سقایت حجاج
کرتا ہون یہ ہجرت سے بہتر ہے اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری تب حضرت عباس نے کہا یا رسول اللہ
کیا مین یہ خدمت چھوڑ کر چلا آؤن فرمایا تم وہین رہو تمھارے لیے کچھ اسمین خیر ہے۔ اور کہا گیا کہ
مشرکون نے یہود سے کہا کہ ہم لوگ ساقی حجاج وخادم بیت ہین اب ہم اچھے ہین یا محمد اور انکے
اصحاب یہود بولے تم افضل ہو اللہ تعالے نے انکار د فرمایا شبہہ اس تقدیر پر کہ آیت
بمقابلہ کفار اُتری لازم آتا ہے کہ بحالت کفر بھی اُنھین اس خدمت سے کچھ فائدہ ملے حالانکہ
کفر مین کوئی نیکی مقبول نہین حل آیت مین انکے زعم پر مقابلے کی نفی کی گئی اور آخر مین اشارہ فرمایا
کہ گو یہ خدمت موجب اجر تھی مگر تم ظالم ہو تمکو کامیابی کی طرف راہ نہ ملے گی شبہہ دوسری روایت
پر یہ وہم ہوتا ہے کہ عباس اُسوقت تک ایمان نہ لائے ہون ورنہ اُن کی جانب بھی ایمان کا
ذکر ہوتا اور بجائے اسکے ظلم کی نسبت فرمائی اور عباس کا بعد بدر مسلمان ہونا مسلم ہے حل بیان

ایمان کفر کے مقابل مذکور نہین بلکہ مجاہدین کو بوجہ سبقت اسلام وتقویت دین موصوف بصفت ایمان فرمایا اور دوسری طرف اُس کی ضرورت نہ دیکھی **ف** اسمین شک نہین کہ ہجرت جہاد افضل ترین عبادت ہے مگر دین مین ضرورت پر نظر رہتی ہے جسوقت جسکی ضرورت بحسب دین زیادہ ہو اُسکا ثواب زائد ہوگا بغرض اتفاق واجتماع ہجرت بوقت مقابلہ جہاد بوقت امن وعناد علم دعوت عدم مشاغل مذکورہ عبادت وخلوت بہترین اعمال ہین **ربط** بعد تردید فضائل دمجاہدین ذکر فرمائی

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ

جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور جہاد کیے راہ مین اللہ کے ساتھ اپنے مالون اور جانون کے بہت بڑی ہین

دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفَاۗىِٕزُوْنَ ۝ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ

درجے مین پاس اللہ کے اور وہی کامیاب ہین بشارت دیتا ہے انہین رب انکا رحمت کی اپنی طرف سے اور خوشنودی کی

وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ۙ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ

اور باغون کی انکے لیے انمین نعمتین ہین رہنے والے اسمین ہمیشہ بیشک اللہ پاس اُسکے بڑا ثواب ہے

جو لوگ ایمان لائے اور خدا کے لیے گھر چھوڑے جہاد کیے اپنے مال اور جان سے اُنکے لیے بڑے مرتبے ہیں حق سبحانہ تعالی کے حضور مین وہی لوگ کامیاب ہین اُنکا رب اُنھین خوشخبری دیتا ہے اپنی رحمت اور رضا کی اور اُنکے لیے جنت مین ہمیشہ رہنے والی نعمتین ہین یہ لوگ جنت مین ہمیشہ رہینگے نہ موت ہے نہ خروج بیشک اللہ کے پاس اجر عظیم ہے **نعیم مقیم** پائدار بہشت کی نعمتین زائل وفانی نہین **مسلم** مَنْ يدخل الجنة تنعم لا يبأس لا تبلى ثيابه لا يفنى شبابه

جو جنت مین جائیگا غمزدہ نہ ہوگا نہ اُسکے کپڑے پھٹین نہ اُس کی جوانی مٹے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَاۗءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَاۗءَ اِنِ

اے ایمان والو نہ بناؤ اپنے باپ دادون کو اور بھائیون کو دوست اگر وہ اگر وہ

اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَي الْاِيْمَانِ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ

دوست رکھین کفر کو ایمان پر اور جو دوست بنائے انکو تم مین سے پس وہی لوگ ظالم ہین

اے ایمان والو اپنے باپ دادون اور بھائیون کو اگر وہ کافر ہون تو دوست نہ بناؤ اور جو ایسو کو محبت رکھیگا وہ ظالم ہے **ف** آیت مین قطع رحم کا حکم نہین بلکہ معاملات اور محبت جو موجب ترک جہاد وہجرت واعانت دین ہو منع فرمائی پس عزیز واقارب ماں باپ کی رعایت ودوستی جہانتک اسلام اور واجبات دین سے روگردانی ممنوع ہے احسان کرنا اُن کی خدمت کرنا صلہ رحم ہے

اسے قطع نہ کرے معالم تو آدمی مرتد ہو کر مکے والون مین جا ملے تھے انکے اقارب کے حق مین حکم ہوا کہ انکو دوست نہ بناؤ پھر وہ مسلمان جنھون نے ہجرت نہ کی تھی یہ سنکر کہنے لگے کہ اگر ہم ہجرت کریں تو بھائی کے گھر خراب کھیتیاں برباد مال ضایع اور ارحام قطع ہو جائین گے ارشاد ہو

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ

کہدو تجھے اگر ہین باپ دادے تمھارے اولاد تمھاری اور بھائی تمھارے اور ازواج تمھاری اور اقارب تمھارے اور مال

اِقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ

جو کما رکھے ہین اور تجارت کہ ڈرتے ہو اسکی سرد بازاری سے اور گھر جنھین دوست رکھتے ہو محبوب تر تمکو اللہ سے اور

رَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ

رسول سے اسکے اور جہاد سے اسکی راہ مین تو منتظر رہو یہانتک کہ لاوے اللہ حکم اپنا اور اللہ نہین راہ دکھاتا قوم نافرمان کو

ع ۳

اگر باپ دادے اولاد و بھائی بہن رشتہ دار ازواج کمائے ہوے مال اور سوداگری جسکے کساد بازاری کا ڈر ہے اور گھر جو بہت اچھے لگتے ہین (یہ سب) اللہ اور رسول سے اور اسکی راہ مین جہاد کرنے سے بھی زیادہ محبوب ہین تو انتظار کرو کہ اللہ تعالے اپنا حکم یعنی قیامت لاوے یا دنیا ہیمین کوئی فیصلہ قطعی کر دے اور جان رکھو کہ تم اس محبت سے فاسق ہو جاؤ گے اور راہ مقصود نہ پاؤ گے اس لیے کہ اللہ تعالے فاسق کی رہنمائی نہین کرتا بخاری ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ قسم ہے اس ذات پاک کی کوئی تم مین سے ایمان والا نہین ہوتا ہے جبتک مین محبوب تر نہو جاؤن اسکے نزدیک ماں باپ اور اولاد سے۔ اور انس کی روایت مین وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ بھی ہے یعنی تمام مخلوق سے بھی زیادہ حضور محبوب ہو جائین ابن کثیر حضرت عمر نے کہا واللہ یا رسول اللہ مین آپ کو تمام چیزون سے زیادہ محبوب رکھتا ہون مگر اپنی جان سے زیادہ نہین فرمایا جبتک جان سے زیادہ محبوب نہو ن ایمان ہی نہین تو حضرت عمر نے کہا فانت الان واللہ احب الی من نفسی پس اب تو آپ قسم ہے خدا کی کہ جان سے بھی زیادہ محبوب ہین آیت کی حسن و تدبیر و لطف تاثیر نے عام و خاص کو تمام تعلقون سے جدا کر دیا ایمان ہے تو یہی ہے اور عرفان ہے تو اسی مین بظاہر اتنا ہی فرمایا کہ سب سے زیادہ کسی اور کو نہ چاہو مگر اشارات پنہانی اور ادا ہاے نہانی نے غیر کو بیچ مین سے نکال کر پھینک دیا اسلیے کہ محبت اگر ضعیف ہے اور تمیز و ادراک باقی تو حسن محبوب و کمال

محبوب کا اندازہ بقدر وسعت نظر ہے اور شمار بقدر ارسہ ہے جبتک صرف جمال عارضی اور زینت نمائشی کے نظارون پر اکتفا تھی ہم اسی کو سرمایۂ حیات ولطف زندگانی جانتے ہوے تھے مگر جمال حقیقت وطلسم قدرت کے سامنے بھی کسی کی ہستی رہ سکتی ہے رفتہ رفتہ لا اُحِبُّ الآفِلِین کی ندا بلند آور دنیا اور اسکی متاع قلیل ناپسند ہوگی سے خوشید عزت علم رکشید جہان سرکب عدم درکشید ۞ آفتاب نکلا پھر تارے کہان رات کا نور ہوئی روشنی پھیلی رکی دور ہوئی یہ بےبنیاد افسون فسانہ عاقل کیا دیوانہ بھی پسند نہ کرے گا ہان نادان بچے کے ہاتھ سے سرخ زرد چمکدار شیشے جبردہ لوٹ سے الماس وجواہر ہی رسے کرلینا مشکل ہے اسلیے کہ نہ وہ جواہر شناس ہے نہ اُنکے جوہر وقیمت سے خبردار۔ اگر اُسے جوہر شناسی سکھا کر ایک بار کا الماس دے کر کہیے کہ تم وہ شیشے اور یہ الماس دونون برابر سمجھو اب تو وہ قدر وقیمت سمجھ چکا ہے ہو ہی نہین سکتا کہ شیشہ اور جواہر دونون ایک ہی سلک مین رکھے یہ راہ مین پھینکدیگا اور اُسے صندوق دل مین چھپائیگا ۞ تدبیر احسن بدون تکلف دلشد محبت غیر کو مٹاتے مٹاتے یکسو کردے گی اور تمام تعلقات چراغ سحر کی طرح فرد ہو جائینگے اور اگر محبت غالی محویت محبوب ادراک وامتیاز ہی خالی ہے جو آدمی کو اندھا بہرا بنا دیتی ہے تو وہ اشتراک گوارا ہی نہین کر سکتی دنیا پر گرا تو نفی الناد والسعوشقی ابدی ہوا اور جمال حق پر نظر کی تو وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ مین غرق ہوگیا سے ار کی تیرے ہی اسے جان ہے فقط گنجائش ۞ وسعت دل بھی ہو مانند نگین تھوڑی سی ہان علما وصلحا کی محبت ذکر وعبادات کا ذوق عمل خیر کی آرزو اللہ ورسول کی محبت سے ملحق ہو ذکر گو مین مذکور نہین مگر یاد دلانے والا ضرور ہے اور ہر خدمت کو قرب نہو مگر قرب رضا مقام عبودیت مین محبوب ہے لطف دسرد رنکتہ معلوم ہوا کہ دنیا اور اسکے تمام کام دین سے بڑھکر بلکہ برابر سمجھنا موجب وعید ہے سے غم دین خور کہ غم غم دنیست ۞ ہمہ غمہا فرو تراز دنیست ہان اللہ ورسول کی محبت مقصود بالذات ہے باقی وسائل ذکر ہے مذکور رضو تر سہو اولعار رضا اللہ بدرتر

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ

بیشک مدد کی تمہاری اللہ نے مقامات کثیرہ مین اور دن حنین کے جبکہ خوش لیا تمکو کثرت نے تمہاری پس نہ کام آئی

عَنْكُمْ شَيْـًٔا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ۝

تمسے کچھ اور تنگ ہوگئی تمپر زمین ساتھ کشادگی کے پھر پھرے تم پشت دکھاتے

اے مسلمانو اللہ تعالیٰ نے تمھاری مدد کی اور فتح دی بہت مقامون مین اور حنین کی لڑائی مین

بھی جب تم اپنی کثرت فوج و سامان پر نازان تھے پھر اس کثرت نے تمھین کچھ فائدہ نہ دیا اور زمین باوجودیکہ کشادہ ہے تم پر تنگ ہو گئی (یہ اشارہ ہے کمال اضطراب وانہزام سے) پھر تم پشت دکھا کر پھرے **قصۂ حنین** کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ بعد فتح مکہ آپ کو خبر دی گئی کہ مالک بن عوف نے قبیلہ ہوازن اور ثقیف سے چار ہزار آدمی جمع کیے ہین معاً حکم تیاری لشکر ظفر پیکر صادر ہوا بارہ ہزار مجاہد جرار و غازیان خنجر گزار روانہ ہوے بعض یہ فوج یہ ہیبت دیکھ کر بول اُٹھے آج ہمارا لشکر کثیر اور سامان درست ہے حضور کو یہ خیال پسند نہ آیا حق سبحانہ تعالیٰ نے تعلیماً انکی تہدید فرمائی اس لڑائی مین نو مسلم ضعیف الایمان بہت فراہم تھے اور کفار حیلے سے کمین گاہون مین تاک لگائے تھے گو لشکر اسلام ایک منتظم طور پر بڑھایا گیا مگر راہون کی تنگی سے صف بندی نہو سکی دشمن کے تیر اندازون نے کمین گاہون سے تیر برسائے آگے کا لشکر منتشر اور انکی دیکھا دیکھی پیچھے والے درہم برہم ہو گئے ضعیف الایمان آپ اور آپ کے اصحاب پر ہنستے باتین بناتے حضور پر نور مع بعض صحابہ میدان مین رہگئے اور آپ رجز مین فرماتے تھے ؎ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ ۞ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ تت پیغمبر ہون اس مین دروغ و کذب نہین مین بیٹا ہون عبد المطلب کا یعنی شرف یہ کہ پیغمبر ہون اور نسب یہ کہ تمام آدمیون مین کریم تر علی و ابن مسعود و ابو سفیان اور عباس آپ کے گرد گرد تھے آپ نے عباس سے فرمایا ہمارے جان نثارون کو پکارو انھون نے بلند آواز سے کہا یا معشر الانصار اے انصار کے جان نثار بہادرو یا اصحاب الشجرۃ اے شجرۂ رضوان کے تلے موت پر بیعت کرنے والو یا اصحاب سورۃ البقرہ اے سورۂ بقر اٹھانے والو یہ سننا تھا کہ اصحاب پروانون کی طرح ہر طرف سے دوڑے اور اس شمع نبوت کے گرد تصدق ہونے لگے موحدین کی تلوارون نے جوہر دکھایا تیرون نے موت کا مینھ برسایا اور جوش مارا دریاے رحمت الٰہی نے اور اوتری آسمان سے فوج ملائکہ کی اب کفار مین بھگدڑ پڑ گئی **مسلم** حضور نے چند کنکریان پھینکین اور کہا شَاهَتِ الْوُجُوهُ ذلیل و خوار ہو گئے منہ دفعۃً سب کے سب بھاگ نکلے اور کہا عباس نے مین حضور کی بغلی کی لگام تھامے تھا کہ آپ تنہا نہ بڑھ جائین

۲۶

ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ

پھر اُتارا اللہ نے سکینہ اپنا رسول پر اپنے اور ایمان والون پر اور اُتارا

جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ۚ وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ وَذٰلِكَ جَزَاۗءُ الْكٰفِرِيْنَ ۝

وہ لشکر کہ نہ دیکھتے تھے تم اوسے اور عذاب کیا انھین جو کافر ہوے اور یہ ہے بدلا کافرون کا

پھر اللہ تعالی نے سکون و اطمینان اور امن رسول پر اور ایمان والون پر نازل کیا اور وہ لشکر اتارا جسے تم نہ دیکھتے تھے یعنے لشکر ملائکہ اور کافرون پر عذاب قتل و شکست اوتارا اور یہ ہی کافرون کا بدلہ ہے ابن کثیر ایک مرد سے روایت ہے کہ مین لشکر کفار مین تھا جب مسلمان ہٹے اور ہم انکے درپے ہوے تو ہم صاحب بغلۂ سفید کے قریب پہنچے دیکھا کہ وہ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہین اور انکے پاس نہایت خوب صورت مرد دیکھے پھر آپ نے کہا شاہت الوجوہ ہمارے پانون اکھڑ گئے

ثُمَّ يَتُوبُ اللّٰهُ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

پھر توبہ نصیب کریگا اللہ بعد اسکے جسے چاہے اور اللہ غفور رحیم ہے

بعد اس لڑائی کے اللہ نے جسے چاہا توفیق توبہ کی عنایت فرمائی وہ کفر سے باز آئے وہ معاف کرنیوالا ہے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۚ

اے ایمان والو نہین ہین مشرک مگر نجس پس نہ نزدیک آئین مسجد حرام کے بعد اس برس کے

ایمان والو مشرک تو نجس ہی ہین انکو اس سال کے بعد مسجد حرام مین نہ آنے دینا۔ تفسیر آیت مین اختلافات کثیرہ ہین **اول** ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ کافر بعینہا نجس ہین جسطرح کتے۔ کہا حسن نے اُنسے ہاتھ ملائے تو وضو کرے کہا جمہور نے کہ ایسا نہین بلکہ نجاست حکمی ہے باعتبار حالت غالب کے کہ وہ جنابت و احتلام سے غسل نہین کرتے۔ کہا حنفیہ نے کہ یہ نجاست اعتقادی ہے حقیقی نہین **دوم** کہا شافعیہ اور مالکیہ نے کہ مسجد مین قدم نہ رکھین یعنے اندر جانے نہ پائین کہا حنفیہ نے کہ حج و طواف نہ کرین اور مراد عدم تقرب سے یہی ہے ورنہ بضرورت تعمیر بھی دخول جائز ہوتا اور اسی تاویل کو اختیار کیا صاحب ہدایہ نے اور بنا اسکی صرف مسئلہ نجاست پر ہے اس لیے کہ اگر نجاست عین ہو جیسا کہ ابن عباس سے مروی ہوا تو بیشک دخول جائز نہونا چاہیے اور اگر اعتقادًا نجس ہین تو صرف عبادات سے روکے جائینگے بعبارۃ النص اور مطلقًا دخول سے بھی روکنا بحکم قیاس اولے ہوگا اسلیے کہ یہ امکنہ متبرکہ نہین بنائے گئے مگر عبادت کے لیے اور جب عبادت ہی انکی وہان ممنوع ہوگی تو دوسرے طور پر آنا جانا عبث ہے اور مساجد مکان عبث نہین مگر بضرورت مضائقہ نہوگا **سوم** کہا شافعیہ نے کہ مراد مسجد حرام سے خاص مسجد کعبہ ہے جیسا کہ مصرح ہے اور کہا مالکیہ نے کہ عام مسجدین باعتبار اتحاد مقصود و عموم تعظیم اسی حکم مین داخل ہین پس شافعیہ کے نزدیک کفار صرف مسجد کعبہ سے اور مالکیہ کے نزدیک عام مسجدون سے روکے جائین اور کہا گیا کہ مسجد حرام سے تمام حرم مکہ مراد ہے **چہارم** مشرک سے مراد ہین بت پرست اور وہ سب کفار جو اہل کتاب سے ہون مگر بحکم اتحاد وصف کفر اسی حکم مین داخل رہنا چاہیے **پنجم** کلمہ نجس جو قرآن مین وارد ہے اور جسپر آیت کے احکام کا مدار ہے تو ہم نے اسے لغوی

نجس پر محمول کیا ہے اور ظاہر قرآن بھی یہی ہے اور قول ابن عباس کا بھی اسی کا شاہد ہے مگر حنفیہ نے
اپنی روش پر نظر غائر کی اور معلوم کیا کہ کلمہ نجس لغۃً معلوم المعنی و ظاہر المراد ہے مگر بحسب اصطلاح شرع لازم الاضافت
مثلاً نجس العین نجس حکمی نجس عارضی وغیرہ پس بحکم اختلاف مضاف الیہ اسکے مضمون میں بھی تعدد و اشتراک ہے
مثلاً نجس العین جیسے خمر و خنزیر و قاذورات نجس حکمی جیسے محدث و جنب و حائض نجس عارضی ہر پاک شے
جو نجس سے مل جائے نجس معنوی جیسے مال حرام فرمایا ولا تیمموا الخبیث یعنی مال حرام یا ردی یا بعض
افعال مذمومہ جیسا کہ فرمایا الخبیثات للخبیثین یا عذاب جیسا کہ فرمایا رجس نجس اعتقادی جیسا کہ شیطان
اور بتون کی نسبت میں ارشاد ہوا پس لازم آیا کہ بحسب قرائن تاویل کی جائے اور لائق مقام یہی نجاست اعتقادی
پائی گئی۔ مگر نجاست عینی اسلیے نہیں کہ آدمی بنفسہ مکرم خلق ہوا ہے اور اسکے نجس ہونے پر کوئی دلیل آج
تک قائم نہیں ہوئی اور یہ جو فرمایا ہم کالانعام بل ہم اضل اور اسکے مثل یہ سب باعتبار کفر ہے
اور کفر کیا ہے وہی اعتقاد۔ اور اگر بذاتہ نجس ہوتے تو اسلام سے کبھی طاہر نہو سکتے۔ اور نجاست حکمیہ میں مومن
کافر سب مساوی ہیں کوئی خصوصیت نہیں اور اعتبار حالت غالبہ بھی مغلوب ہے پس نہیں ہے مگر وہی اعتقادی
نجاست اور یہی قول ہمارا ہے اور دوسرے وجوہ بھی اسی کے معین ہیں ۱ مثلاً کسی شی کی نجاست
حکم طہارت کے بعد بالقصد شرع میں پائی نہیں گئی مثلاً خمر جو ایک وقت حلال و طاہر تھی اس کی نجاست
ضمن حرمت میں پائی گئی ایسے ہی بول شتر جو دوا کے ضمن میں ایک قوم کے لیے طاہر کیا گیا تھا پھر امام کے
نزدیک اسکی نجاست اصلیہ ہے اور صاحبین کے نزدیک طہارت اصلیہ ۲ اگر ہوتے کفار نجس العین تو یہ بھی
کہیں نہ کہیں مروی ہوتا کہ جب مسلمانوں نے بلاد یہود و نصاریٰ و مجوس وغیرہ فتح کیے انکے اموال پر تصرف
کیے تو تمام اشیاء سے ترخیر نجاست کا حکم آسکتا تھا پھینکدی جاتیں حالانکہ ایسا منقول نہیں ہے اور روایۃً بھی
اسی مذہب کا ثبوت قوی پایا جاتا ہے ۱ یہ کہ خود آیۂ کریمہ میں اشارہ ہے جیسا کہ فرمایا بعد عامہم ہذا
اس سال کے بعد مسجد میں نہ آئیں پس اگر وہ نجس تھے تو اتنی مدت کیوں دی گئی اور کوئی معاہدہ ایسی نجاست کا
مانع نہیں ہو سکتا معلوم ہوا کہ صرف نجاست اعتقادی ہے اور ممانعت بوجہ کمال عظمت و علوے اسلامی ہے ۲
سور آدمی کا مطلقاً طاہر ہے کوئی وصف آدمی ملحوظ نہیں اور طہارت سور بوجہ طہارت لحم ہے پس آدمی نجس
نہیں ہو سکتا اور فقہ میں اسکے دلائل قویہ بوضاحت موجود ہیں ۳ روایت بخاری کی جو باب الاکل فی اناء
مفضض میں ہے بصراحت تمام طہارت کا اظہار کرتی ہے کہا عبد الرحمن ابن ابی لیلیٰ نے کہ انکے سامنے
بمقام مدائن نبوت) حذیفہؓ نے پانی مانگا تو انہیں ایک مجوسی نے پانی پلایا جب پیالہ رکھا گیا تو آپ نے اوسے
پھینکدیا اور کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ نہ ریشمی کپڑا پہنو اور نہ اون تن ...

جو چاندی سونے کا ہو اور نہ اُسکی رکابی مین کھاکو اسلیے کہ یہ دنیا مین کفار کے لیے ہین اور ہمارے
لیے آخرت مین بس انکار حضرت حذیفہ کا چاندی کے برتن سے تھا نہ مجوسی کے پانی سے ورنہ اسکا ذکر
فرماتے اور یہ جیسے احتیاط ہے کہ کفار کو مسجد سے روکین جب تک کوئی ضرورت محسوس ہو
اور اُنسے اکل و شرب ترک کردین کچھ نہو تو کراہت طبعی دور نہین ہو سکتی۔

وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖٓ اِنْ شَآءَ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝

اور اگر ڈرو تم مفلسی سے تو جب غنی کردیگا تمکو الله فضل سے اپنے اگر چاہیگا بیشک الله دانا حکمت والا ہے

ف مکے مین تو کچھ پیدا ہی نہ ہوتا تھا بسر اوقات اطراف کی تجارتون اور آمدنیون پر تھی قطع تعلقات سے وہم
ہو سکتا تھا کہ کیا کھائینگے کسطرح بسر ہوگی ارشاد ہوا تم احکام الٰہی بے کھٹکے جاری کرو اگر مفلسی و ناداری کا
ڈر ہے الله تعالےٰ تمکو اپنے فضل و کرم سے غنی کردیگا وہ سب کچھ جانتا ہے حکیم ہے نہ کار ہے اُسکے بتائے
قوانین اور بنائے احکام نہ دنیا مین مضر ہو سکتے ہین نہ آخرت مین کفار سے علیحدہ کردینے مین بھی کوئی مصلحت
ضرور ہوگی اور ایسا ہی ہوا کہ فتوحات متصل ہوئے حج ہر سال نے اہل مکہ کو کسی کا بھی محتاج نہین رکھا اور آج تک
ایسے بے زراعت ملک مین دنیا کی تمام نعمتین موجود ہین خصوصاً ایام حج مین لاکھون آدمی جنکا انتظام سلاطین
سے بھی بمشکل ہو سکتا محض الله کی رزاقی سے کھاتے پیتے ہین کبھی کوئی شکایت نہین ہوتی اور جب
تک مسلمان احکام الٰہی کے پابند رہے تمام دنیا کے کافر انکا بال نہ بیکا کر سکے افسوس کہ ایک
مدت سے نئی روشنیون نے اندھیر مچا رکھا ہے قرآن بالائے طاق سنت رسول برائے نام
ہر کام ہے اور حکمت عملی الله نے بھی وہ برکات کم کردیے **مسئلہ** کسی مصلحت سے احکام
الٰہی کو بدل دینا چھپا رکھنا حرام ہے **مسئلہ** اگر مسلم کو اتباع احکام الٰہی مین بظاہر کوئی زک مل بھی جائے
تو بھی اُس کے لیے یہ حیلہ نہین ہو سکتا کہ اپنی مصلحت اور رائے کو دخل دے جیسا کہ کلمۂ ان شاء
اشارہ کر رہا ہے کہ غنی کردینا اور مدد کرنا ہماری مشیت پر ہے تمہارا حق نہین۔

قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ

لڑو اُنسے کہ نہین ایمان لاتے الله پر اور نہ پچھلے دن پر اور نہین حرام جانتے جسے حرام بنایا الله نے

وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا

اور رسول نے اُسکے اور نہین قبول کرتے دین حق کو اُن مین سے کہ دیے گئے کتاب یہانتک کہ دین

الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ۝

جزیہ ہاتھون سے اور وہ خوار ہون

ع لڑو اُن سے جو الله اور قیامت پر ایمان نہین لاتے
اور الله و رسول کی حرام کی ہوئی کو حرام نہین جانتے

اور دین حق پر نہیں چلتے اور اہل کتاب سے ہیں اُنسے لڑو یہان تک کہ جزیہ گزار بنجائین اور اپنے ہاتھون سے بحالت ذلت و خواری ادا کرین (ولا یحرمون) سے مراد تکذیب احکام اور دین حق سے یہی دین اسلام ہے جزیہ ایک مالی عذاب ہے جو کفار پر بجاے بدنی عقوبت یعنی قتل و قید و غلامی کے معین کیا جاتا ہے تمییز جہاد کی غرض خونریزی و قتال سے ہے نہ جزیہ کا حاصل جمع مال بلکہ اشاعت دین کی تدبیر ہے جس سے کسی صاحب اقبال دانشمند بادشاہ کو چارہ نہیں ہو سکتا۔ جسطرح لوہے کو آگ سے نرم کرکے کام لیتے ہین ہر سرکش باغی کو بھی تلوار سے زیر کرتے ہین پھر امن دے کر اسلام کی توحید خدا پرستی کی عظمت، خلائق کی خوبیان عدل و داد کی وقعت دکھاتے ہین تاکہ اثر صحبت سے دل نرم ہو اپنی درستی و اسلام کی بالادستی دیکھکر شرمائین شاید براہ راست پر آئین بید کہا گیا مومنین سے متعلق ہے یعنے کفار، لشکر اسلام جان بخشی یا بمقابل دست زور و قہر فتح یابی اہل اسلام کو جزیہ دیں واکرین اور کہا گیا کفار سے متعلق ہے یعنی بحالت ذلیل ہاتھون سے جزیہ پیش کرین اور فقہا نے اسی طرف میل کیا اور کہا کہ ذمی اگر جزیہ کسی کے ہاتھ بھیجے نہ لیا جائے بحث کہا گیا جزیہ کا حکم صرف اہل کتاب کے لیے ہے کیونکہ آیۂ قتال عام ہے وقاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ ویکون الدین کلہ للہ جب تک ایمان نہ لائین مارے جاؤ امن نہ پائین مگر اہل کتاب کو بشرط جزیہ علیحدہ کر لیا پس بت پرستون کو یہ حکم شامل نہوگا مگر حنفیہ بلکہ جمہور اُسکے خلاف ہین اُنکے نزدیک تمام دنیا کے کفار اہل کتاب ہون یا بت پرست جزیہ دے کر امان حاصل کر سکتے ہین البتہ جزیرۂ عرب نجاست شرک و بت پرستی سے محفوظ رکھا گیا ہے وہان جزیہ لیکر رہنے کی اجازت نہ دینگے اور دلائل اُنکے یہ ہین احمدی کہا بعض نے وقاتلوھم الخ کا عموم آیت جزیہ سے منسوخ ہے یعنے جزیہ گزار کو قتل نہ کرو ف ممکن ہے کہ فتنہ یعنی تمرد و سرکشی ہو اور دین سے اطاعت مراد لیجائے یعنی جب ذمی و جزیہ گزار ہوا نہ تمرد رہا نہ عدم اطاعت اب قتل اوسکا جائز نہوگا اس تقریر سے دونوں آیتون مین مطابقت ہے ضرورت نسخ نہیں اور جبکہ آیۂ قتال اجماعاً مخصوص ہے بچے عورتین درویش۔ شیخ فانی یہ سب معاف رکھے گئے ہین صلح سے بھی امن جائز ہے اور اصحاب کبار نے مجوس سے جزیہ منظور فرمایا۔ مغیرہ نے آنحضرت سے روایت کی کہ مجوس فارس ایمان لائین یا جزیہ دین لیس بحکم قیاس اہل کتاب اور دوسرے کفار ملت واحدہ سمجھے گئے اور سواے احکام مخصوصہ منصوصہ کے ایک حال پر اتارے گئے اہل کتاب کا جزیہ نصاً اور دوسرے کافرون کا قیاساً یا بطور تعامل اصحاب کبار ثابت ہوگا ہدایہ جزیہ اگر بطور صلح سے ہے تو جسطرح ہو ورنہ غنی سے اڑتالیس درم اور متوسط سے چوبیس درم اور محتاج پیشہ ور تندرست سے بارہ درم سالانہ لینا چاہیے اور امام شافعی نے غنی و مفلس برابر ہین معاملہ بعض یہود نے کہا کہ تم آپ پر ایمان

کیونکر لائین آپ عزیر کو ابن اللہ نہین جانتے انکی تردید مین ارشاد ہوا

وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللَّهِ وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ ذَلِكَ قَوْلُهُمْ

اور کہا یہود نے عزیر بیٹے اللہ کے اور کہا نصاریٰ نے مسیح بیٹے اللہ کے ہین یہ کہنا انکا

بِأَفْوَاهِهِمْ يُضَاهِئُونَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَبْلُ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ أَنَّى يُؤْفَكُونَ

اپنے موہنون سے مشابہ ہوتے ہین بات سے انکی کہ کافر ہوئے پہلے ہلاک کرے انکو اللہ کہان سے پھرے جاتے ہین

یہود نے کہا عزیر اللہ کے بیٹے ہین اور نصاریٰ نے کہا مسیح اللہ کے بیٹے ہین یہ انکا منہ سے بکنا ہے انکی باتین اگلے کافرون کی ایسی ہوگئی ہین (یعنی انھین نہ اسکا علم ہے نہ یقین نہ دلیل صرف بطور تقلید باطل سنی سنائی کہا کرتے ہین ایسے کہ نہ کتب آسمانی انکے شاہد نہ عقل سلیم اسپر مؤید صرف جہل اور ہٹ سے ہے) اللہ تعالیٰ انھین ہلاک کرے یہ کہان بہکے جاتے ہین دلائل موجود ہین اور بے خبر علوم پاس ہن مگر غور سے نظر معالم منہ سے کہنا اہل معانی کے نزدیک بمعنی قول ندہ آیا ہے اور قاتلہم سے کمال تعجب مراد ہے کبیر جب عمالقہ بنی اسرائیل پر غالب آئے انکے علما اور کبری کو قتل و قید کیا حضرت عزیر بچ رہے تھے جو انکے حال پر رویا کرتے یہان تک کہ آنکھون کی پلکین جھڑ گئین ایک دن کسی عورت کو دیکھا کہ وہ قبر کے پاس روتی تھی ہائے روٹی دینے والے ہائے کپڑا پہنانے والے حضرت عزیر نے کہا اس سے پہلے تجھے کون روٹی کپڑا دیتا تھا بولی اللہ آپ نے فرمایا پس اللہ تو زندہ و قائم ہے مرتا نہین عورت نے کہا تجھے یہ علم کس نے سکھایا فرمایا اللہ نے کہا پھر بنی اسرائیل کے علما اور ائمہ علم پر کیون موتے یہ سمجھے کہ کوئی امر ہے پھر انھین بطور الہام معلوم ہوا کہ فلان نہر پر جاکر غسل کرو اور دو رکعتین پڑھو وہان ایک شیخ ملیگا جو کھلائے کھا لینا آپ گئے شیخ غیب نے انکے منہ مین ایک شعلے کی ایسی چیز کھلائی اور آپ کا علم وسیع ہوگیا بنی اسرائیل سے کہا کہ مین توریت گم گشتہ لایا ہون انھون نے تکذیب کی آپ نے پورا نسخہ لکھدیا جب بعض علماے یہود دشمنون سے بچکر آئے اور گڑھے چھپے ہوئے نسخے توریت کے نکالکر ملائے حرف حرف صحیح تھا بعض جہلا ابن اللہ کہنے لگے اور آپ کے مرکر زندہ ہونیکا قصہ صفحہ (۲۰۲) جلد اول مین گزر گیا ربط اس کے بعد یہود و نصاریٰ کے جہل و ضلالت کا سبب بیان فرمایا

اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ

بنالیا اپنے علما کو اور درویشون کو رب سوا اللہ کے اور مسیح ابن مریم کو

وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلَهًا وَاحِدًا لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ

اور نہین حکم کیے گئے مگر یہ کہ پوجین معبود واحد کو نہین کوئی معبود مگر وہی پاک ہے وہ اس سے کہ لوگ ساجھی ٹھہراتے ہین

ان لوگون نے اپنے علما اور صلحا کو اور حضرت عیسیٰ کو خدا کے سوا پروردگار بنا لیا ہے اور حکم تو انکو یہی تھا
کہ وہ پرستش کرین مگر ایک معبود واحد کی کوئی معبود نہین مگر وہی پاک و منزہ ہے اُس سے کہ شریک ٹھہراتے
ہین **کبیر** نصاریٰ اپنے علما کا سجدہ کرتے اور حلال و حرام مین اُنکے تابع رہتے کتاب سے غرض نہ تھی
اور حدیث مین وارد ہوا کہ عدی بن حاتم نے کہا جب نصرانی تھا تو بقصد ایمان حضور مین آیا میرے
گلے مین صلیب لٹکتی تھی۔ اور آپ یہی آیت پڑھ رہے تھے مین نے عرض کی ہم تو علما کی بندگی نہین
کرتے فرمایا کیا اُنکے حرام کیے ہوے کو حرام اور حلال کیے ہوے کو حلال نہین جانتے (یعنی بدون سند
و استنباط کلام خدا و رسول) مین نے کہا ہان یا رسول اللہ فرمایا یہی رب بنا لینا ہے آیت مین مباحث ہین
بحث عطف مسیح کا احبار پر شمولاً نہین بلکہ تقسیماً ہے یعنی یہ مراد نہین کہ یہود و نصاریٰ سب نے احبار و
رہبان و مسیح کو رب بنا لیا حالانکہ یہود مسیح کے دشمن ہین بلکہ یہ مراد ہے کہ یہود نے احبار کو اور نصاریٰ
نے رہبان اور مسیح کو رب بنا لیا **بحث** رب بنانے سے اگر معنی حقیقی مراد ہین تو رہبان و احبار مین ثبوت
مشکل اور اگر بمعنی واجب الاطاعت و لازم التعظیم ہے تو حضرت مسیح کی اطاعت سے جو رسول اور صاحب
شریعت تھے کفر لازم نہین آسکتا فرمایا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول اور اگر علما مین ربوبیت بمعنی اطاعت
اور حضرت مسیح مین بمعنی ابنیت مراد لین تو لازم آئیگا جمع حقیقت و مجاز مین جو اصولاً ممتنع ہے **جواب** عموم
مجاز ہے یعنی ان سب سے ایسا برتاؤ کرتے ہین جو رب سے کرنا چاہیے عام ازینکہ ربوبیت بسبب
اطاعت ہو یا بوجہ ابنیت کے مراد ربوبیت اعتباری و التزامی ہے یعنی ایسا سمجھتے ہین جس سے ربوبیت
ثابت ہوتی ہے حضرت مسیح مین اس لیے کہ بیٹا ہونا چاہتا ہے ابیت کو پس لازم آئیگی ربوبیت اور واجب الاطاعت
ہونا بھی چاہتا ہے ربوبیت کو اسلیے کہ تحریم و تحلیل مخصوص حقوق خالقیت و ربوبیت سے ہے پس ذکر مسبب کا
اور ارادہ سبب کا **بحث** مسیح احبار پر عطف نہین بلکہ جملہ مستقلہ ہے اور فعل اتخذوا مقدر ہے بقرینہ
عاطفہ یعنی اتخذوا احبارھم و رھبانھم اربابا و اتخذوا المسیح بوصف باطل او ابنا پس فعل اتخاذ مطلق نہین جیسا کہ فرمایا
انکم ظلمتم انفسکم باتخاذکم العجل یہان بھی اتخاذ عجل مراد نہین اسلیے کہ وہ ظلم نہین ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ باتخاذکم
العجل معبودا اور بیشک معبودیت عجل ظلم ہے ایسے ہی یہان اتخذوا المسیح بوصف باطل او ابنا مراد ہے۔ اس
تقریر سے وہ تمام تکلفات دور ہو گئے بہرکیف معنی یہ ہین کہ تم دونون نے ایک ایک امر قبیح اختیار کر لیا
ایک نے عیسیٰ پر اتہام لگایا دوسرے نے خدا کو ذو ولد بنایا **بحث** جبکہ تحریم و تحلیل علما اور انکی ایسی
تعظیم غیر پرستی ٹھہری تو اب اول اُنکے فتوون پر عمل ناجائز اور تقلید بالکل ہی باطل ہو گی دوم حضرات
مشایخ طریقت کے تعلیم و ارشاد پر طالب کو ایسا راسخ کہ پھر کسی کی نہ سنے اور انکی ایسی تعظیم بھی ناجائز ہو گی

اور خود فرمایا حضور نے کہ بنی اسرائیل جب غیر منصوص کو منصوص پر قیاس کرنے لگے گمراہ ہوگئے **جواب** وہ قیاس و تعظیم ممنوع ہے جسکی نسبت خدا و رسول کی طرف نہو سکے مثلاً کوئی عالم یہ کہے کہ مین فرض نماز چاشت یا جنازہ کیا بدون قیاس شرعی و دلیل نقلی تو بیشک اسے ہم کبھی نہین تسلیم کرتے دیکھو اسی وجہ سے بدعت یعنی ایسا امر جو بدون اصل شرعی دین مین داخل سمجھا جائے باتفاق ضلالت ہے اور بیشک یہود و نصاریٰ نے ایسے ہی قیاس سے دیکھو مسئلہ رجم کو کیسا چھپایا۔ وقت و تعداد صوم کو کیسا بدلا اعتقاد ابنیت کہان سے ایجاد کیا اور مقدس بیٹے کو کتاب اللہ سے انہ المشرقین ہوگیا حقیقۃً نہ یہ یہود وہ یہود ہین جو حضرت موسیٰ کے وقت مین تھے اور نہ یہ نصاریٰ وہ نصاریٰ ہین جو حضرت عیسیٰ اور حواریین کے زمانے مین تھے اور ہم مسلمان بفضلہ تعالےٰ وہی مسلمان ہین جو حضور اور آپ کے صحابہ کے وقت مین تھے ہان فسق و فجور اور نافرمانی بہ نسبت اگلے زمانے کے زیادہ ہوجاتا ہے ہمارے عقائد مستحکم کو مٹاتا نہین ہمارے علما نے جو کہا ہے خواہ بحکم تاویل جیسے عدل سے ترک وطی حائضہ کا مراد لینا یا قیام الی الصلوٰۃ سے عزم سمجھنا خواہ با قتباس تعلیل جیسے تاڑی کی حرمت بعلت سکر اور سور سباع کی نجاست بوجہ گوشت نجس اسیلئے فرمایا علماے اصول نے کہ قیاس مثبت نہین یعنی کوئی نئی بات قیاس سے ثابت نہین ہوتی بلکہ مظہر ہے یعنی جو احکام و اسرار کتاب و سنت مین مخفی ہین انھین ظاہر کرتا ہے ہمارے علماے مجتہد صرف کلمات و تراجم پر بس نہین کرتے معانی مقصودہ و حکمت موفورہ پہ بھی غور کرکے اسرار مخفیہ و خزائن مدفونہ ظاہر کرتے ہین اور ایسی توسیع بالاجماع محمود و معمول ہے نہ اسکے قیاس اسکے قول ہین نہ اسکے اعتقاد پہ عالم پرستی کا الزام لیس تقلید بھی ایسے مقدس علما کی جائز ہوئی اسیلئے کہ بنا ہے تقلید احتیاط و نظم شرعی و ہر مفسد او فساد و کمال وثوق و اعتماد پر ہے اور ظاہر ہے کہ وہ بزرگ جو حقائق نصوص و دقائق علل سے ماہر تفاسیر مقبولہ و اقوال محمولہ پر ناظر تعصب و خود غرضی سے مجتنب اصحاب رسا فہم سقام مین مستند ہون اُنکے بات مانی جاسے یا اپنے خیال جو محض اوہام اور تسویل نفس و جہل مرکب سے ہین اور اسی بنا پر حضرات مشائخ کے اقوال پر پورا وثوق ہوتا ہے اسیلئے کہ ان کے اقوال الہام و کشف و صفاے قلب سے امتیاز خاص رکھتے ہین طب روحانی اور حکمت یزدانی انکا حصہ ہے البتہ احکام ظاہری جو خلاف ظاہر ہین لبظاہر خلاف ہین گو واقعہ کچھ ہو مگر دلائل علیہ سے عدول نہ جائز ہے نہ معاذ ربی انکی تعظیم ایک قیاس درجے کی ہوتی ہی نہین کہ نبوت کے برابر بھی ہوجاے الوہیت اور جو کچھ ہو واسیلئے کہ حضور نے فرمایا کمال ایمان یہ ہے کہ اللہ کے لیے حب ہو اور اللہ ہی کے لیے بغض اور یہ حضرت وہ ہین جنکے ارادے اور خواہش اور مقتضیات بشریہ جلال عظمت لاہوت و کمال ہیبت جبروت مین ایسے محو و فنا ہوگئے ہین کہ انکا قول اور انکا فعل انکی طرف منسوب ہی نہین ہوتا مثل حجر اسود

عمارت مسجد اپنی جگہ فانی مین آئینہ جمال باقی ہین اور حروف ہجا و نقوش مصطلحہ کی طرح کلمات طیبہ و معانی قدسیہ کے مصور ہین جسکی تصدیق قرآن و حدیث قدسی مین وارد ہوئی فرمایا وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ آپ نے اے رسول کریم کنکر نہین پھینکے اللہ ہی نے پھینکے وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ آپ اپنی خواہش سے بات نہین کرتے إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ وحی ہے جو آپ پر آئی ہے مَّن يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ رسول کی اطاعت ہماری اطاعت ہے وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَن يُؤْمِنُوا بِاللَّهِ الخ انسے دشمنی نہین کی مگر اسلیے کہ اللہ پر ایمان لائے ہیں يُخَادِعُونَ اللَّهَ اللہ سے دغا کرتے ہین حالانکہ دھوکا اور مومنین سے کیا کرتے تھے فرمایا كُنتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا مین اپنی بندہ کے کان بنجاتا ہون جس سے سنتا ہے اور آنکھ بنجاتا ہون جس سے دیکھتا ہے اور ہاتھ بنجاتا ہون جس سے کام کرتا ہے اور پاؤن بنجاتا ہون جس سے چلتا ہے یعنی اُسکے تمام فعل میرے اذن و رضا سے ہوتے ہین گویا میرے ہی فعل ہین اُنکی اطاعت اُنکی تعظیم واجب اور موجب برکات غیر متناہیہ ہے اسلیے کہ خادم و مخدوم مطاع و مطیع دونو واسطہ غیر اللہ سے محفوظ اور مشاہدہ حضرت قدس سے محظوظ ہوا کرتے ہین يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ انکا قیاس احبار و رہبان اور ان کے ماننے والونپر جنھون نے پہلی تو حضرت الوہیت مین حصہ لگائے پھر اپنے خواہشون پر تاویلات نصوص کو لے آئے قیاس مع الفارق ہے اور اسی رمز کے سکھانے کو حضرت عمر نے فرمایا اے پتھر مین تجکو پتھر ہی جانتا ہون مگر بوسہ گاہ رسول محبوب سمجھکر حکم بجالاتا ہون یعنی میرے اور میرے محبوب مین تو اے سنگ سیاہ حائل نہین غیر آستانہ محبوب بوسہ کے قابل نہین آئینہ ہر نظارہ بازی تماشاے عکس یار ہے تمناے گل موجب دست بوسی خار ہے شجرۂ بیعت رضوان کو کاٹ ڈالا کہ نافہم درخت پرست نہ بنجاوین اسی لیے حق سبحانہ تعالی نے ہمارے حضور کو زیادہ تر ملقب عبد و رسول یاد فرمایا ہے تاکہ اول نام دلالت کرے معبود دوم مرسل پر اور وجود عبد و رسول مستقل خیال مین نہ آوے مسئلہ صلحا کو لازم ہے کہ احتیاطاً اپنے معتقدین کو اپنی نسبت ایسے امور سے روکین جنمین کمال تواضع تذلل پایا جائے اور خصوصیات حضرت الوہیت کا شبہہ ہو سکے کیا نہین دیکھا کہ حضرت نبی معصوم رسول اولوالعزم جیسے روح اللہ سے پوچھا جائیگا إِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ أَأَنتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلَٰهَيْنِ مِن دُونِ اللَّهِ جب فرمایا اللہ تعالی نے اے عیسی بن مریم کیا تمنے آدمیون سے کہدیا تھا کہ مجھے اور میری ماں مریم کو سواے اللہ کے معبود بنالو۔ دوسرا کون ہے جو ایسی بازپرس سے بچ سکے مسئلہ بدون لحاظ اس امر کے کہ یہ بات موافق کتاب و سنت کے ہے کسی کا حکم دین مین واجب الاطاعت یقین نہ کرنا چاہیئے سنہ

بدون بلحاظ شبہت حضرت الوہیت کسی کو بذاتہ مستحق تعظیم جاننا نچاہیے مثلاً یون سمجھیے کہ آنحضرت اللہ کے رسول اللہ کے طرف سے ہمارے ہادی وسیلہ پیشوا ہین یا صلحا بوجہ کمال خدا پرستی وزہد واتقا وغائت حب الٰہی ہمارے مقتدا ہین **مسئلہ** جائز نہین کہ کہا جائے اگرچہ علما فتوی حلت دین یا حرام کہین لیکن تو حضرات صوفیہ کا تابع ہون وہ اسکے خلاف تھے (مظہری) **ف** حق یہ ہے کہ ایسا قول معصیت ہے اور ہمارے حضرات صوفیہ سرمو خلاف شرع نہین اگر یہی فدائیان حضرت الوہیت اتباع احکام مین تساہل کرینگے تو ماننے والا کون ہوگا۔ مگر ان حضرات کی تعلیم اصلاح اخلاق وتذکیہ نفس مین مسلم ومقدم ہے رہے احکام ظاہر انمین مثل دوسرے علما کے خطا بھی واقع ہوتی ہے اور ثواب بھی اس لیے کہ اثبات احکام مین کشف والہام کا اعتماد نہین **مسئلہ** جو حدیث صحیح نسخ ومعارضہ سے خالی ہو اور نہ اس سے کسی نے اوسپر عمل کیا ہو پھر کسی دوسرے عالم کے قول کو ترجیح دینا جائز نہین (مظہری) **ف** اس لیے کہ اگر کوئی مجتہد عمل نکرتا تو یقین ہوتا کہ کوئی علت مخفیہ ہے جو ہمیہ قیاس نہین ورنہ یہ سب کے سب غلطی پر جمع نہوتے ہان ایسی حدیث کا ترک کسی تاویل یا عذر معقول کی منافی نہین ورنہ باب اختلاف مسدود ہو جائیگا **مسئلہ** مجتہد کا قول اگر خلاف حدیث ہو اور وجہ مطابقت یا تاویل صحیح یا کسی دوسری نص سے سند نہو سکے تو ترک کر دیا جائیگا۔

يُرِيدُونَ أَن يُطْفِـُٔوا۟ نُورَ ٱللَّهِ بِأَفْوَٰهِهِمْ وَيَأْبَى ٱللَّهُ إِلَّآ أَن يُتِمَّ

چاہتے ہین کہ بجھا دیں نور کو اللہ کے مونہوں سے اپنے اور انکار کرتا ہے اللہ مگر یہ کہ پورا کر دے

نُورَهُۥ وَلَوْ كَرِهَ ٱلْكَـٰفِرُونَ

نور اپنا اور اگرچہ برا مانیں کافر

ف آیت مین لطائف واسرار ہین **اول** یہ کہ اتمام وکمال دین اسلام وفیضان حضور اقدس مشیت الٰہیہ مین قرار پا چکا ہے اب یہ کام بے ہوئے رہ نہین سکتا اور یہ بعبارۃ النص ثابت ہے۔ اسلیے کہ استثنا خواہ متکلم بادیاقی سے ہے یا نفی سے اثبات ہر تقدیر پر معنی یہ ہین کہ اللہ تعالی کچھ نہین کرنا چاہتا سوا اکمال واتمام نور محمدی علیہ السلام کے **دوم** اشارۃ النص سے قول مشہور کی ایک اصل پائی گئی کہ لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْأَفْلَاكَ یعنی جو کچھ اور کبھی کیا گیا اور کیا جائے وہ آپ ہی کے طفیل مین ورنہ اللہ کچھ کرنا ہی نہین چاہتا بجز اتمام نور شریف **سوم** اشارۃ النص سے روشن ہے کہ نور اللہ ہمارے حضور ہی ہین گو مفسرین نے اسلام و قرآن سے بھی استعارہ قرار دیا ہے مگر قول اصح وقرینہ غالب یہی ہے۔ اسلیے کہ کوئی روشنی پھونک سے نہین بجھتی مگر چراغ اور چراغ ہونا ہمارے حضور کا قرآن مین روشن فرمایا سراجا منیرا اور یہ کہ نور خود بھی نمایان ہوتا ہے اور دوسری اشیا کو ظاہر کرتا ہو ایسے ہی

ہمارے حضور خود نور مجسم رحمت عالم وخلق اتم بھی ہیں اور قرآن واسلام کے معلم ومظہر بھی۔ یہ سب
اسکے اظہار واشاعت میں حضور کے محتاج اور حضور انسے مستغنی۔ قرآن یا اسلام کو ہم نے جانا تو آپ ہی کی
تعلیم سے ہاں آپکی رسالت کو مانا تو صرف آپکی ارشاد یا آپکی انوار ظاہرہ وفضائل واضحہ ودلائل قاہرہ سے
پس آپ نور ہیں کہ خود ظاہر ہیں اور نمایاں اور دوسرے آپکی روشنی میں دکھائی دے رہے ہیں **نور اللہ**
یہ اضافت تشریفی وتکریمی ہے جیسے روح اللہ۔ کلمۃ اللہ۔ آپکا نور اللہ کے نور سے بلاواسطہ نور ہیں ہے
دوسرے کو اسمیں دخل نہیں ہاں اسکے سوا دوسرا گمان کرنا باطل وکفر ہے **شعر** صفات حق ہاں ہیں گو ظاہر نہیں ہیں
وہ کافر ہے خدا سمجھے جو جی میں **یتم** تمامی نور سے مراد انوار حقانیت وفروغ اسلام۔ دفع ظلمات ہے یا یہ کہ اللہ تیرے
نور کو بڑھاتا ہی جائے گا یعنی مراتب قرب۔ مدارج معرفت میں آپ کی ترقی ہوتی ہی رہے گی اور اسمیں اشارہ
ہے کہ اس امت میں اولیاء اعلام ومقربین بارگاہ بکثرت ہوں گے۔ ومیں یا کرو اشارہ ہے کہ کفار منکر
ہمیشہ اس دین کی بیخ کنی اور نور نبوت کے بجھانے میں سعی ناکام وقصد باطل کرتے ہی رہیں گے اور تاحال
ایسا ہی ظاہر ہو رہا ہے **پھر** اشارہ ہے کہ دین اور اسکی روشنی دائمی رہے گی اور کوئی مٹانے والا اسکو
مٹا نہ سکے گا **پھر** اشارہ ہے دائمی غلبہ اسلام کی طرف اسلئے کہ یریدون کے معنے یہ ہیں کہ چاہتے
ہیں اور چاہا کریں گے سینئے یہ ارادہ انکا ہمیشہ رہے گا اور یتم کے معنے پورا کرتا ہے اور کرتا
رہے گا پس مخالفت کفار اشرار واعانت وفیضان قادر مختار دائمی رہے گی۔

هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی

وہی ہے وہ جس نے | بھیجا | رسول اپنے | ساتھ ہدایت | اور دین | حق کے | تاکہ غالب کردے | اسکو

وہی پاک ذات رسول کو ہدایت

الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ○

تمام دینوں پر | اگرچہ برا مانا کریں | مشرک

ہے جسنے اپنے اور دین حق کے

نصف

ساتھ بھیجا تاکہ اوسے تمام دینوں پر غالب کردے اگرچہ مشرک برا مانا کریں **ف** یہ مرتبط ہے اوپر کی
آیت سے **رسول** سے مراد قطعاً ہمارے حضور ہیں اسلیے کہ جہاں کہیں قرآن میں رسول کی اضافت
اللہ کی طرف ہے اور کوئی قرینہ خلاف نہیں (جیسے والشمس میں رسول اللہ یہ بقرینہ مقام وقصہ ثمود وناقہ
وغیرہ حضرت صالح ہیں تو ہمارے حضور ہی مراد ہوتے ہیں جیسا کہ فرمایا محمد رسول اللہ پس اس طور پر
رسولہ یا رسول اللہ گویا آپ کا علم ہے اور خاص نہ محتاج بیان ہے نہ محتمل تاویل اور قطعی ہر دیعنی ہوالذی
ارسل محمدؐ **ہدی** قرآن **دین حق** اسلام یا ہدایت ایصال الی المطلوب وتقرب محبوب ودین حق راہ اور
راہ نمائی یا دو کلموں سے دونوں طریقوں کی تعلیم مراد ہے طریق وصول ومعرفت وتصوف ہو یا راہ جنت

دنیا و شریعت یا امور سیاسیہ و حکمت انتظامیہ و حصول علمیہ و شرائع دنیا وہ مراد دین ہر کیف یہ سب طریق اکمل و نور اتمہیت ہیں) **علی الدین کلہ** اگر عام لیا جائے یعنے کفر ہو یا یہودیت یا نصرانیت تو مراد ظہور سے غلبہ ہے اس سے تمام ادیان حقہ منسوخ ہو سکتے ہیں مغلوب نہیں ہو سکتے اور اگر مراد عام ہے تو ظہور معنی فتح ہے جیسا کہ تماشا ہوا۔ یہ بہتر ہے کہ غلبہ مراد ہو اور روسے نسخ ہو یا از روسے فتح یعنے تاکہ غالب اور بالادست اور ظاہر کرے اسے تمام دینوں پر باطلہ ہوں یا آسمانی اور یہی اسلام واجب العمل رہجاسے تیس آیت بعبارۃ النص بتا رہی ہے کہ اسلام ناسخ ادیان ہے اور قرآن کبھی منسوخ نہو گا ورنہ کل ادیان کا ناسخ ہونا صحیح نہو گا اور مستحکم ہو اس معنے میں اسی لیے کہ اخبار سے ہے۔ اور تمام خبریں فتوحات اسلامیہ اس آیت سے منطبق و مستفاد ہیں **مسئلہ** ہمارے حضور خاتم الانبیا اور آپ کا دین ناسخ الادیان ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ

اے ایمان والو بیشک بہت علماے یہود اور علماے نصاری البتہ کھاتے ہیں مال

النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ ۗ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ

آدمیوں کے ناحق اور روکتے ہیں راہ سے اللہ کی اور وہ جو جمع کرتے ہیں سونا

وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ

و چاندی وہ نہیں خرچ کرتے اس کو راہ میں اللہ کی پس بشارت دیجیے انکو عذاب دردناک کی

اے ایمان والو اکثر علماے یہود و نصارا آدمیوں کا مال ناحق طور پر نوش کر جاتے ہیں اور منع کرتے ہیں اللہ کی راہ سے اور جو لوگ جمع کرتے ہیں سونا چاندی اور خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے تو آپ انھیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیں **کثیرا** سے معلوم ہوا کہ سب ایسے نہ تھے تا اکثر کی خرابی سب کو گھیر لیتی ہے **یاکلون** سے مراد قبضہ و تصرف میں لانا ہے کھانیکا لفظ مبالغۃً ارشاد ہوا **باطل** ناحق بطریق حرام۔ رشوت۔ چوری۔ مکر۔ حیلہ فریبی ظلم وغیرہ لیکن باعتبار علم و درویشی کے باطل سے مراد یہ ہے کہ فیصلے رشوت لیکر ناحق کرتے مال وجاہ کے طمع پر حکم حق چھپاتے ناروا کو روا بتاتے فتوی غلط یا حق پر سکوت ہوتا یا اپنا تقدس اور علم حصول زر و عادی مدارج کا ذریعہ ٹھہراتے کہا صاحب تفسیر کبیر نے کہ ہمارے زمانیکے ناموس و خاندان والے دیکھے جائیں تو معلوم ہو کہ یہ آیت خاص انھیں کی شان میں ہے تقوی و طہارت میں فرشتہ صفات اور مال مردم خوری میں شیطان کی سی دانو گھات۔ بظاہر دنیا و مافیہا سے قطع نظر مگر اینہمہ از ہر لقمۂ نان مخوردہ زر اچیدہ و ان اہل اسلام اور نبی علیہ السلام کی متابعت سے روکنا عوام کو بہکانا حق کے طرف آنے نہ دینا آنحضرت کے اوصاف و نبوت سے وحشت دلانا جسطرح اب دنیا دار عالم اور رنگے فقیر اپنی مریدونکو طلب حق و اتباع شرع سے باز رکھتے

ہین یہ تو چاہتے ہی نہین کہ ہمارا معتقد دوسرے کی بات سنکے کسی اور کو کچھ دے بلکہ اپنا بندۂ خاص بنانا
منظور ہے حق نمائی کو آڑ بنا رکھا ہے ہمین کوئی روایت نہین ملی کہ اسلاف کبار اپنے کسی معتقد کو حق طلبی اور
صحبت علماء سے روکتے ہون بلکہ خود ترغیب دلاتے حق ڈھونڈھتے حق بتاتے آیت مین تین امر این سے یہود
و نصاریٰ کے پورے گمراہی اور یہ کہ امید اصلاح بھی مفقود ہے عموماً خدا کا بیٹا قرار دیا ہے عوام نے علما کو رب
بنا لیا ہے بڑون نے حرام خوری پر کمر باندھی ہے اب کون حق بتائے اور کسکی اصلاح ہو ع مژدہ باد اے مرگ
عیسے آپ ہی بیمار ہے ٭ جس قوم مین خواص حرام خور حق پوش ہو جائینگے آپ کو عوام سے بچا ئینگے انکی یہی
حالت ہوتا ہے۔ افسوس کہ اسی کا آج اسلام کو بھی درد ہے ۲ طمع زر و جمع مال و بخل کی مذمت اور سخاوت
کی ترغیب ہے ۳ مسائل زکوۃ کی تصریح اور نہ دینے والونکی تفضیح۔ اور اسمین کئی بحثین ہین **بحث اول** الذین
سے اہل کتاب ہی مراد ہین جیسا کہ امیر معاویہؓ سے منقول ہے یا ہر زکوۃ نہ دینے والا مخاطب ہے جیسا کہ ابوذر کا
قول اور منشاء عموم حکم ہے اور یہی صحیح ہے **بحث دوم** آیت اختیار فقر و کمال سخاوت سے متعلق اور جمع
مال و کثرت درہم و دینار کی حرمت و مذمت پر ناطق ہے پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا آیت زکوۃ سے جیسا کہ بخاری نے
کتاب التفسیر مین عبداللہ بن عمرؓ سے اور صاحب تفسیر احمدی نے بعض مفسرین سے نقل کیا ہے اور اس بنا پر کنز
اپنے لغوی معنے پر ہے یعنے مال مدفون و جمع کردہ اور جواب دیا گیا کہ آیت احکام زکوۃ سے متعلق اور غیر منسوخ ہے
اور کنز مجازاً بمعنے مال غیر مزکے مستعمل ہے جیسا کہ مذہب ہے جمہور کا اور مختار ہے مجتہدین و محدثین کا کہا بخاری نے
مَا اُدِّیَ زَکٰوتُہٗ فَلَیْسَ بِکَنْزٍ جسکی زکوۃ دیجائے وہ کنز نہین ہے اور استنباط کیا اسے احادیث صحیحہ سے اور
در منثور مین آنحضرت سے بھی روایت ہے کہ فرمایا جس مال سے زکوۃ دیجائے وہ کنز نہین پس کنز بمعنے مال غیر
مزکے خواہ حقیقت شرعیہ ہے خواہ مجازاً ہر نوع وعید شدید منع زکوۃ پر ہے نہ جمع مال پر اور آیات زکوۃ متعدد اور سابق
ہین اس آیت آخر النزول سے اور انہین جنت کے وعدے موجود ہین حالانکہ زکوۃ نہین ہے مگر غنی پر۔ پھر اللہ تعالیٰ
نے اپنے نبی کریم کو آیت مکی مین جو باتفاق اس سے مقدم ہے فرمایا وَوَجَدَکَ عَائِلًا فَاَغْنٰی اور پایا آپکو مفلس تو مالدار
کر دیا اگر غنا پر وعید ہوتی تو نہ آپ کو عطا ہوتا نہ محل امتنان مین مذکور۔ اور مال کو بہ لفظ خیر و فضل تعبیر فرمایا ہے
اور حضور نے حضرت عثمان کو جنگ تبوک مین تمام لشکر کے سامان کر دینے پر مَا عَلٰی عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ ہٰذِہٖ
کی سند عطا فرمائی یہ دولت آپکو دولت ہی کے بدولت ہاتھ آئی اگر آپ مالدار نہوتے تو نہ بیر رومہ کو خرید کر
وقف کر سکتے نہ مسجد نبوی بڑھاتے نہ لشکر تبوک کے کارسازی ہوتی۔ پس ضرور ہوا کہ لفظ کنز کی تاویل کیجائے
اور تاویل اولیٰ ہے نسخ سے **بحث سوم** ذہب و فضہ کے تخصیص سے کئی امر مفہوم ہوے ۱ زکوۃ مین اصل یہی
ہین باقی انکے فروع و تابع ۲ ذہب و فضہ لفظ عام ہے کسی بیان و قید کا محتمل نہین پس زیور۔ برتن تبر سکہ

جو ہو سب مین زکوۃ ہوگی ۳ اوراس وجہ سے کہ عام خطاب مین عورتین بھی داخل ہوتی ہین عورتون پر بھی زکوۃ ہے اور رازی کی تحسین کی صاحب تفسیر کبیر نے حالانکہ وہ شافعی ہین بحث چہارم آیت زکوۃ مجمل ہے تفسیر اسکی احادیث سے کی گئی و ممکن ہے کہ قرآن سے ہی استنباط کیا جائے وجوب زکوۃ اس مین چار امر شرط ہین ۱ اسلام اسلیے کہ انفقوا فی سبیل اللہ عبادت ہے اور انعام اسکا جنت اور یہ بے اسلام غیر معتبر ۲ عقل ۳ بلوغ۔ اسلیے کہ ترک مین وعید عذاب ہے اور عذاب بے فہم خطاب غیر ثابت اور مجنون وصغیر قابل خطاب وعذاب نہین ہوتا ہے ۴ آزاد ہونا اس سبب سے کہ خرچ کا حکم غیر کے مال مین نہین ہو سکتا اور مملوک مالک نہین ہوتا ادا اس مین سات شرطین ہین ۱ نیت اس لیے کہ عبادت ہے اور عبادت بے نیت باطل ۲ نصاب ۳ فراغ۔ اس لیے کہ کنز جمع اور تمول کو چاہتا ہے اور نصاب سے کم مین صاحب کنز ہونا ممکن نہین اور مال مشغول بحاجت کو کنز بنانا متعذر ہے ۴ نمو ۵ حولان حول اور یہ کلمہ ذہب وفضہ سے ماخوذ ہے اس لیے کہ یہ اور مالون سے بوصف نمو ممتاز ہین اور نمو کا حساب بدون اتمام سال موجب حرج ۶ مسکین کو دو ۷ اُسے مالک بنا دو یہ لام ملک والفاظ قرآنی سے ظاہر ہے بحث پنجم ذہب وفضہ کی تخصیص باعتبار وصف نمو ہے اس لیے کہ سوائے نمو کے دوسرے اوصاف قابل وجوب زکوۃ نہین شکر ازدیاد نعمت پر اور خرچ افزونی دولت پر مناسب ہے اور توضیح اسکی یہ ہے کہ تمام اموال دو قسم ہین مقاصد جنسے کوئی فائدہ متعلق ہے اور سوائے چاندی سونے کے تمام چیزین مقصود ہین دو سائل جنکا بڑا فائدہ یہی ہے کہ مبادلہ کیا جائے اور دوسرے اشیا کے حصول کے ذریعے ہین اور یہ چاندی سونا ہے پس یہ دونون موضوع ہین تجارت ومبادلے کے لیے اور دوسرے مال کسی کام مین لانے کے لیے ہین اور کوئی نہ کوئی چیز ارزان ہوتی ہی رہتی ہے اُسکے اعتبار سے چاندی سونا نامی مان لیا گیا اور جبکہ امتیاز وحساب اسکا ہر آئین دشوار تھا لہذا ایک سال جو ادنی مدت زمانہ ہے آسانی کے لیے معین ہوا پس علت وجوب زکوۃ نمو ہے اور نمو معتبر ہے سال مین قیاس مال تجارت اور سوائم مین بھی وہ جانور مادہ و نر جو اکثر مفت چرین زکوۃ واجب ہے اسلیے کہ یہ مثل چاندی اور سونے کے ہین مبادلے اور افزونی مین اور حاجت خاص سے غیر متعلق ہونے مین نہین واجب سوائے ان کے دوسرے مال مین اگرچہ لاکھون کا ہو اسلیے کہ وہ نمو وتجارت کے لیے نہین ہین ف ظاہر آیت بتارہی ہے کہ ملا کنز چاندی سونا ہے اور بخیل اسیکا حریص ہوتا ہے ۲ مال کثیر خصوصاً چاندی سونا جمع کرنا اور اسکی حرص رکھنا اور بخل اختیار کرنا موجب عذاب ہے

يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ

اُسدن سلگائی جائیگی اُسپر آگ جہنم کی پھر داغے جاینگے اُس سے ماتھے اُنکے اور پہلو اُسکے

وَظُهُورُهُمْ ۭ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝

اور پیٹھین اونکی یہ ہے وہ کہ جمع کیا تم نے اپنی جانون کے لیے پس چکھو جو تھے تم جمع کرتے

یعنی عذاب الیم اُسدن ہوگا جب اُسی خزانے کو آگ مین گرم کرکے بخیلون کی پیشانیان اور پہلو اور پیٹھین داغی جائینگی (اور فرشتے) کہینگے یہ وہی سب ہے جسے تمنے جمع کیا تھا اپنے فائدے کے لیے پس آج چکھو (مزا) اوسکا جو تم جمع کرتے تھے **درمنثور** ابوہریرہ نے آنحضرت سے روایت کی کہ وہ چاندی یا سونا جسکا حق ادا نہین کیا گیا پتر بنایا جائیگا اور دوزخ کی آگ مین گرم کرینگے اور قیامت کے دن جو پچاس ہزار برس کا ہے بخیل کی پیٹھ پہلو پیشانی اُس سے داغین گے اور یہ اُس وقت تک برابر رہیگا جب تک فیصلہ ہو کر جنت یا دوزخ کا حکم نہ ملے۔ اور ابن مسعود نے کہا کہ اس طرح عذاب نہ ہوگا کہ ایک درم دوسرے درم سے چھو جائے بلکہ بقدر ان درہم و دینار کے اوسکی کہال وسیع کردی جائیگی کہا ابن عباس نے کہ وہ مال کہیگا مین وہی تیرا مال ہون جسکے لیے تونے بخل کیا تھا **مسلم** ابوذر نے آنحضرت سے روایت کی کہ وہ مال جمع کرنے والے پشت سے داغے جائینگے کہ پسلیون سے نکل جائیگا اور گدی کا داغ ماتھے سے نکل جائیگا **مشکوٰۃ** ابوذر سے روایت ہے کہ مین آپکی خدمت مین گیا آپ کعبے سے تکیہ لگائے تھے فرمایا هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ وہ نقصان پانے والے ہین خدائے کعبہ کی قسم مین نے کہا آپ پر میرے ماں باپ تصدق ہون یہ کون ہین فرمایا وہ ہین جو مال بہت جمع کرتے ہین مگر وہ جسنے ہر طرف خرچ کر ڈالا اور حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ آنحضرت کے مرض الموت مین میرے پاس چھ یا سات دینار تھے آپ نے مجھے حکم کیا کہ اونھین خرچ کر ڈالو مین آپ کی تیمارداری مین مشغول رہی پھر آپنے مجھسے پوچھا کہ وہ دینار کیا کیے مین نے عذر کیا کہ آپ کی خدمت سے فرصت نہ ملی آپنے طلب فرمائے اور ہاتھ مین رکھے اور کہا کیا تمکو گمان ہے کہ اللہ کا پیغمبر اللہ کے سامنے جائے اور یہ مال اُسکے پاس ہو (رواہ احمد) اور ابوہریرہ سے مروی ہے کہ حضور بلال کے پاس تشریف لے گئے اُنکے پاس ایک ڈھیر خرمے کا دیکھا فرمایا اے بلال یہ کیا ہے کہا مین نے جمع کیا ہے فرمایا تو ڈرتا نہین کہ قیامت مین اسکا دھوان دوزخ کی آگ مین دیکھے اَنْفِقْ يَا بِلَالُ وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِي الْعَرْشِ اِقْلَالًا خرچ کر ڈال اے بلال اور رب العرش سے کم کر دینے کا خوف نکر۔

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

بیشک گنتی مہینون کی پاس اللہ کے بارہ مہینے ہین کتاب مین اللہ کی وقت خلق آسمان

وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ۭ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ڏ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ

زمین ہے اُنسے چار حرام ہین یہ دین درست ہے پس نہ ظلم کرو اونمین جانونپر اپنی

بیشک مہینون کا شمار اللہ کے نزدیک بارہ مہینے سے ہے کتاب اللہ یعنے لوح محفوظ یا حکم مرقوم مین زمین و آسمان کی پیدایش کے دن سے اون مین چار حرام ہین یہ شمار و حرمت دین درست و حساب صحیح ہے اس مین تجاوز و بیشی و کمی اور نافرمانبرداری سے اپنی جانون پر ظلم نہ کرو الشہور سال اس لیے کہ عام ہے جملہ مہینون کو شامل اور بارہ سے زائد تکرار ہے پس مراد اس سے سال کامل اربعۃ بااحادیث صحیحہ و اتفاق علما۔ رجب۔ ذی قعدہ۔ ذی الحجہ۔ محرم مراد این دین سے خواہ طریق استوار و حکم پروردگار مراد ہے یعنے تمہارے عبادات اور تعین ایام عبادات کے لیے یہی طریق درست قرار پایا ہے اور اشہر حرم کی تعظیم دین قوم ہے خواہ حساب مراد ہے جیسا کہ ذکر کیا صاحب تفسیر کبیر نے۔ بہرکیف یہ حساب امر دینی ہے ظلم سے مراد (نسی) اور تغیر تبدل ہے یعنے بدل دینا ایام حج کا اور یہی ظاہر و مناسب مقام ہے یا گناہ و اقتال وغیرہ بکثرت آیات مین کئی بحثین ہین۔ شمار و تعین واضح رہے کہ عالم اسباب اور مقام عبودیت مین دو امر سب سے زیادہ ضروری تھے اول فصلون اور موسمون کا بدلنا جس سے خزان و بہار سردی۔ گرمی۔ برسات۔ کیفیت لیل و نہار پیدا ہو اور بسبب اختلاف طبائع و حاجات ہر کام کے لیے ایک وقت معین ملے دوم عرض حاجات و اداے عبادات کے اوقات تاکہ حُسن قبول و شرف رضا حاصل اور محض آزادی کہ جب جی چاہا کچھ کرلیا یا بالکل مجبوری کہ دفعۃً کوئی حکم آگیا باطل ہو گویہ تمام تاثیرین وابستہ مشیت خاص ہین کسی کو سر مو دخل نہین مگر ترحم بحال عباد و سلسلۂ نظم عالم ایجاد ان سب کی علامتین معین فرما دین اس طرح کہ جب حضرت شاہنشاہ مطلق چاہتا ہے کہ زمانے مین تاریکی طاری ہو آفتاب کو حکم دیتا ہے کہ وہ ایک موزون اور معین روش سے طے مراحل کرتا ہوا شبستان مغرب مین داخل ہو اور یہی رفتار اور قربت آمد شب کی خبر دیتی ہے اسی پر دوسرے وقتون کی تبدیل کا قیاس ہے مگر معاذ اللہ ایسا نہین کہ یہ تارے بیچارے خود بجذب ذاتی و تاثیر مستقل کچھ کرسکتے ہین پس ہماری معاش کا سلسلہ گردش نجوم و دورہ شمسیہ کے مفوض کیا اور ہمین اس تبدل و تغیر کی وجہین بھی سمجھا دین تاکہ اندھون کی طرح نہین بلکہ دیکھ بھال کر کام کرین اور غار تقلید سے عروج تحقیق پر ترقی کرین اور اپنی رضا کا ضابطہ منازل قمریہ سے متعلق فرمایا اور اسکے وجوہ و علل سے عوام کو اطلاع نہ دے کہ مبادا دلیر ہون اور ہماری رضا و ترحم کو متعلق بعلل و معلول بغرض جان کر سزاوار عذاب دائم بنجائین اسی لیے جب صحابہ نے ہلال کی ماہیت پوچھی ارشاد ہوا تم کو اس سے کیا یہ جان لو کہ تمہارے حساب اور حج کے لیے ہے اور یہ دعوی کہ فصلی حساب متعلق بشمس ہے جمہور محاسبین و حکما کے نزدیک مشاہد و ادیان سابقہ مین مسلم اور یہ بیان کہ

اوقات عبادت قمر سے واسطہ رکھتے ہین قرآن مجید و احادیث و اجماع امت سے ثابت اور یہی تعین ممکن کہ شمسی جنتریون سے ہمارے اسلامی اوقات بدون تکلف بعید و تغیر خفیف معلوم ہو سکین پس امور دین و شعار اسلام و حقوق عباد مین یہی قمری حساب مقبول ہوگا جیسا کہ فرمایا یہ حساب عنداللہ معلوم و محفوظ بہر قوم - اور طریق محمود ہے - اور فصلی ضرورتون مین سال شمسی سے شمار اور استفادہ مباح ہے یا اللہ کے ارشاد کہ عدد سنین و حساب جاننے کے لیے شمس و قمر ہین بظاہر فائدے سے خالی رہتا **احکام** ۱ سال بارہی مہینے کا ہوتا ہے نہ کم نہ زیادہ پس لوند باطل ہے ۲ جبکہ باخبار صحیحہ و اجماع اُمت ثابت ہے کہ مہینا ۲۹ سے کم اور ۳۰ سے زائد نہین ہوتا تو ۲۸ یا ۳۱ وغیرہ کا حساب بھی غلط ہوا ۳ سال ۳۵۴ دن سے زیادہ نہ ہوگا پس تعین اوقات عبادات و مدت شرعیہ مثل عدت - و وقت ادائے دیت و سال عمر و بلوغ و حقوق عباد جیسے تنخواہ کرایہ - وعدہائے داد و ستد مین دوسرے حسابون پر مدار بدعت ہے اور گناہ ۴ اپنے معاملات مین اگر فریقین کسی دوسرے حساب پر اتفاق کرلین تو اون کے حق مین وہی حساب بدون کراہت کے معتبر ہوگا تاکہ حقوق مین اختیار اور معاملات مین وسعت باقی رہے ۵ اگر پہلے سے کوئی فیصلہ نہ ہوا ہو تو دوسرے حساب سے حکم جائز نہ ہوگا ۶ ولی - وکیل - متولی وقف - وصی - امین - بدون اجازت و ضرورت دوسرے حساب سے معاملہ کرین تو تصرف نافذ ہے اور نقصان مین ضامن مالک چاہے تو دعوی کر سکتا ہے اس لیے کہ گویہ تصرف باختیار شرعی تھا مگر اس تبدیل کے لیے نہ کوئی ضرورت شرعی تھی نہ اذن پس اس خاص تصرف مین خائن اور ضامن ہوگا البتہ کچھ نفع ہو تو نہ مسترد ہوگا اس لیے کہ فریق ثانی کی رضا سے تھا اور نہ یہ متصرف خود پا سکتا ہے اس لیے کہ اسنے اپنے نفس کے لیے کیا ہی نہین اور نہ معاملہ فسخ ہوگا اس لیے کہ تصرف مباح باختیار صحیح ہے پس مالک یعنے نابالغ یا موکل وغیرہ کے ملک مین جائز اور حلال طور پر آجائے گا ۷ کوئی اشتہار و قانون اور دستور العمل بدون اذن صریح ہمارے حسابات مین موثر نہ ہوگا اسلیے کہ منصوص شرعی معروف تر ہین - صرف ہماری رضا - یا ضرورت فصلی موثر و معتبر ہے ۸ مسلمانون کو دفتر حساب و تاریخ خطوط اور دستاویزات وغیرہ مین یہی اسلامی ماہ و سال لکھنا چاہیے ورنہ کراہت بلکہ شبہہ بدعت سے خالی نہین ۹ البتہ مطابقت کے لیے دوسری تاریخ جائز ہے - سُنا مین نے بعض مشائخ سے کہ وہ تاریخ اسلامی کو موخر و مرادف لکھنا پسند نہ کرتے تھے بلکہ یہ مقدم و اصل اور دوسرے موخر و تابع ہو ۱۰ علم حساب اور بقدر ضرورت فن نجوم سیکھنا مستحب ہے للحساب عند اللہ علم شریف ہے **لطیفہ** بعض اوقات مین برکات خاص عطا ہوئے ہین **لطیفہ**

دنیا میں مرجوع آخرت ہے جس طرح آفتاب روشن گر قمر لطیفہ قمر بشرف خدمت دینی مرتبے میں آفتاب سے ممتاز ہے اشہر حرم جمہور کے نزدیک ان میں لڑائی شروع کرنا حرام تھا مگر یہ حکم منسوخ ہوگیا۔ اور محققین اُسے غیر منسوخ جانتے ہین اور ایسا ہی سنا مین نے اپنے مولانا رحمہ اللہ سے

مسئلہ اگر دشمن پہل کرے تو لڑنا باتفاق جائز ہے **مسئلہ** اگر پہلے سے لڑائی ہو رہی ہو تو ماہ حرام کے آنے سے موقوف کر دینا لازم نہین **مسئلہ** اگر ظن غالب ہو کہ دشمن موقع تلاش کر رہا ہے یا مقدمات جنگ دونو جانب سے مہیا ہون تو بھی یہ جنگ ابتدائی اور ممنوع نہ ہوگی۔

وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَافَّةً ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ

اور لڑو مشرکون سے سب جیسے وہ لڑتے ہین تم سے سب کے سب اور جان لو بیشک اللہ ساتھ ہے پرہیزگارون کے

مشرکون کو سب مل کر مارو جس طرح وہ مل جل کر تم سے لڑتے ہین اور جان لو کہ اللہ پرہیزگارون کے ساتھ ہے اگرچہ قتال تمہارا بحسب احکام الٰہی ہوگا مدد ملے گی **احمدی و کبیر** جمہور اس آیت کو ناسخ حرمت قتال ماہ حرام بتاتے ہین اسلیے کہ اسمین قتال کسی وقت کے ساتھ خاص نہین اور ممکن ہے کہ کہا جاے۔ جملہ آیات قتال مخصوص ہین تو اسکی تخصیص بھی مشکل نہین یہ (کما) یعنے (اذا) سے لیئے جب وہ لڑین پس نہ خلاف ہے نہ نسخ **مسئلہ** کافہ سے سمجھا گیا کہ بوقت نفیر جہاد جمع ہو جانا چاہیے یہ نہ شرط ہے کہ لڑائی مین جائے ایک ایک بہادر نکلے خواہ ایک بار دھاوا ہو جائے جائز ہے۔

إِنَّمَا النَّسِيءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ ۖ يُضَلُّ بِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُحِلُّونَهُ عَامًا وَيُحَرِّمُونَهُ

نہین تاخیر مگر زیادتی کفر مین بہکائے جاتے ہین اس سے وہ کافر ہوئے حلال کرتے ہین اُسکو ایک برس اور حرام کرتے ہین

عَامًا لِّيُوَاطِئُوا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ فَيُحِلُّوا مَا حَرَّمَ اللَّهُ ۚ زُيِّنَ لَهُمْ سُوءُ أَعْمَالِهِمْ

دوسرا برس تاکہ موافق کرین گنتی اُسکی کہ حرام کی اللہ نے پس حلال کرین جو حرام کیا اللہ نے اچھی دکھائی گئی ان کو برے کام اون کے

وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ

اور اللہ نہین رہنمائی کرتا قوم کافر کی

نسی تاخیر یا نسیان۔ توضیح یہ ہے کہ مدت سے یون تھا کہ قوم ملک عرب باتباع ابراہیم علیہ السلام چار مہینون کے پابند تھے مگر جب تین ماہ برابر ماہ حرام ہوتے اور لڑائی کی ضرورت پڑتی یا حج ایسے موسم مین آتا کہ سفر و تجارت نہ ہو سکے تو لحاظ عدۂ شہور شمسیہ بدل ڈالتے محرم کو حلال اور صفر کو حرام یا ذی قعدہ کو حج اور ذی حجہ خالی کر دیتے اس پھیر بدل کو (نسی) کہتے جس سے مہینے اپنی جگہ سے ٹل گئے حساب بدل گئے ہو گو چنانچہ حضرت ابوبکر نے حجۃ الوداع سے پہلے جو حج کیا وہ ماہ ذی قعدہ مین تھا معالم کہا مجاہد نے ہر مہینے مین دو دو برس حج دور کیا کرتا اور بوجہ حساب شمسی تیسرے برس ایک مہینا بڑھ جاتا

۵ع

لہذا اسکی ممانعت فرمائی اور کہا کہ سال بارہ ماہ کا ہے اور نسی کفر مین بڑھائی گئی اس سے کفار بہکائے جاتے ہین ایک ماہ کو ایک سال حرام دوسرے سال اسی کو حلال بنا لیتے ہین تا کہ مطابقت اور تکمیل کرین اللہ کے حرام کیے ہوئے دنون کی یعنے مثلاً محرم کو حلال کرکے صفر سے اوس کی گنتی پوری کرتے اونکے برے کام اون کے آنکھون مین اچھے دکھائے گئے ہین اور اللہ کفار کو رہنمائی نہین کرتا اب یہ خود پسندی اور گمراہی کیونکر ہوئی **بخاری** اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ کَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ آنحضرت نے حجۃ الوداع مین فرمایا کہ اب زمانہ ویسا ہی ہو گیا جیسا بروز خلقت زمین و آسمان تھا یعنے اونکا بدلا ہوا حساب درست کر لیا گیا یہ حج آپ کا ذی الحجہ مین واقع ہوا اُس دن سے آجتک حساب صحیح دائر و سائر ہے اور رہے گا **مسئلہ** اوقات عبادت کے بدلنا حرام اور دوسرے وقت اونکی جگہ قرار دینا بدعت ضالہ ہے **مسئلہ** قضا سے صرف بار وجوب اوتر جاتا ہے ثواب ادا نہین ملتا اسلیے کہ عبادت فرض مین دو جانب ہین ۱ وجوب یہ ذمہ داری قضا کر لینے سے بھی اوتر جاتی ہے ۲ ثواب و قبول یہ انعام رضا پر موقوف ہے اور اوسکے علامات وہی ایام و اوقات معینہ ہین نہیں دوسرے وقتون مین ملنا مشکل **مسئلہ** اوقات سنن و ادعیہ ماثورہ کے برابر دوسری عبادتین نفل و اذکار و اوراد نہین ہو سکتین اس لیے کہ اون مین علامت قبول وہی تعلیم موجود ہے اور ان مین مجہول و مفقود **قیاس** نسی کی ممانعت کی دو علتین ہین ۱ تعین تشریعیہ کا باطل کرنا ۲ محض رائے سے غیر منصوص کو منصوص مین داخل کرنا پہلا وصف موجب حرمت اور دوسرا بدعت ہے جہان دو نو جمع ہون وہ بعینہ مثل نسی ممنوع ہے جیسے زکوۃ ترک کر کے دوسرے نذر و نیاز یا مصارف لازم ٹھہرا لینا اور جہان ایک ہی وصف ہے حرمت یا بدعت کا الزام قائم ہے پس لہذا ایسی گوشہ نشینی کہ حضور جمعہ جائز نہ سمجھا جائے کسی کی ایسی تعظیم کہ مشابہ طواف کعبہ و احرام حج یا حرم مکہ کے ہو۔ عمداً نماز کا وقت ٹال کر قضا پڑھنا۔ نہانے کے عذر بارد سے دن چڑھے تک منتظر رہنا۔ بعذر مصنوعی رمضان مین قضا اور کسی آسان فصل مین ادا۔ مباح امور کو واجب یا موجب ثواب بنا لینا ممنوع ہے **ف** چونکہ نسی زیادہ تر بدعت کے مشابہ ہے لہذا معلوم ہوا کہ بدعتی کی ہدایت مشکل ہے اور کیونکر ہو وہ تو آپ کو بڑا نیک جانتا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ

اے ایمان والو کیا ہے تمکو جب کہا جائے تم سے نکلو راہ مین خدا کی بوجھل ہو جاتے ہو تم

اِلَى الْاَرْضِ اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

طرف زمین کے کیا خوش ہوئے تم حیات دنیاوی پر آخرت سے بس نہین فائدہ حیات دنیاوی کا

فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ ۝ اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّيَسْتَبْدِلْ

آخرت میں مگر تھوڑا اگر نہ نکلوگے عذاب کریگا تم پر عذاب دردناک اور بدل دیگا

قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوْهُ شَيْـًٔا ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

قوم دوسری کو اور نہ بگاڑ سکوگے تم اسکا کچھ اور اللہ ہر شے پر قادر ہے

مفسرین متفق ہین کہ یہ آیتین جنگ تبوک سے تعلق رکھتے ہین ماہ رجب سنہ ۹ ہجری مین جب آپنے جنگ طائف سے فراغت پائی اور مدینے مین آئے معلوم ہوا کہ ہرقل شاہ روم نے ایک زبردست لشکر بغرض مقاتلہ مومنین عرب بھیجا ہے ارشاد ہوا کہ لشکر اسلام مین کمر بندی ہو جائے پیشقدمی کرنے والا اپنے بستر ہی کو مدفن پائے یاران جانثار مہاجرین وانصار تیار ہوے چونکہ گرمی سخت تھی اور اصحاب تہیدست نہ زاد میسر نہ راحلہ ممکن - باغ بار بار میوے تیار سال تمام وجوہ سے دلون مین سستی آئے اور چاہا کہ یہ سفر دراز اس لوہ اور دھوپ مین ملتوی رہے باغون کی ٹھنڈی ہواؤن اور سایون مین بسر ہو خطاب سراپا عتاب نازل ہوا - اے ایمان والو تم کو کیا ہو گیا ہے کہ جب تم سے کہا جاے کہ اللہ کی راہ مین جہاد کو نکلو زمین مین بوجھل ہو جاتے ہو قدم آگے نہین بڑھاتے کیا تم نے حیات فانی اور دنیاوی زندگانی پسند کرلی اور آخرت کے طلب وجستجو نہین رہی اگر ایسا ہے تو حیات دنیاوی کا فائدہ بمقابل آخرت بہت ہی کم کالعدم ہے اگر تم نہ نکلوگے اللہ تم پر دردناک عذاب کرے گا (دنیا مین یا دین مین) اور بدل دے گا دوسری قوم جو تمھارے سوا ہو اور تم اللہ کا کچھ نہ بگاڑ سکوگے اللہ ہر امر پر قادر ہے **ف** آیت مین کئی امر ہین ۱ قتال کی رغبت اور حیات دنیا سے نفرت ۲ اور درصورت تساہل وعدول حکمی عذاب اور معزولی دوسرون کی سرفرازی ۳ تمھاری مخالفت سے اللہ اور اسکے انتظام مین کوئی خلل نہ پڑے گا وہ اپنا کام جس طرح چاہے کرسکتا ہے ۴ وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے **معالم** ایک قبیلہ عرب نے ہمراہی سے انکار کیا عذاب امساک باران مین گرفتار ہوئے اور اس قوم کا جنسے بدلنے کا ذکر ہے اختلاف ہے کہا گیا اہل فارس ہین اور کہا گیا اہل یمن ہین **ف** بات یہ ہے کہ عذاب عام ہے دنیاوی ہو یا دینی اور ضرور ہے کہ امام کا نا فرمان مقابلہ دشمن سے روپوش دنیا مین ذلیل مفلس مجبور ہو اور آخرت مین بھی سزاوار سزا اور ایسے ہی فارس ویمن کے تخصیص کی کوئی وجہ نہین اللہ جسے چاہے سرفراز فرمائے مگر اصحاب سے نہ عذر و سستی ہوئی نہ دوسری قوم اون کی جگہ پاسکے بلکہ اونکی جگہ اونکا نظیر بھی پیدا کرنا غیرت الٰہی نے منظور نہ فرمایا **مسئلہ** امام جو حکم دے اطاعت واجب ہے

مسئلہ مصالح ملکی مین امام کا مقابلہ جائز نہین ہان مشورہ عرض کرنا بہتر ہے **نکتہ** جب کوئی قوم ادائے امر الٰہی مین تغافل وتساہل کرتی ہے اللہ اوس کی جگہ دوسرون کو بدل دیتا ہے عام ازین کہ وہ ان سے بدتر ہون یا بہتر جیسا کہ طلاق غیر حاکم سے ظاہر ہے

اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ

اگر نہ مدد کرو گے رسول کی پس تحقیق مدد کی ہے اسکی اللہ نے جب نکالا اوسکو اُنھون نے جو کافر ہوئے کہ دوسرا تھا دو کا جب وہ دونون غار مین تھے جب کہا

لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا

رسول نے اپنے ساتھی سے نہ غم کر بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے پھر اُتارا اللہ نے سکینہ اس پر اور مدد دی اُسکی ایسے لشکر سے کہ نہ دیکھا تم نے

وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ۗ وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ

اور کر دی بات اُنکی جو کافر ہوئے نیچی اور بات اللہ کی وہی اونچی ہے اور اللہ غالب ہے حکمت والا

ثانی اثنین جب دو ہون تو ہر ایک شخص اوس مجموعی کا دوسرا سمجھا جائے گا یہان مراد آنحضرت ہین **سکینہ** سکونت واطمینان ویقین کامل اور نور ایمان اور فہم وعرفان ہے اور ایک قسم کے فرشتے ہین جنکا نام ہے سکینہ ذاکر وقاری پر اون کا ظہور ہوتا ہے **جنود** سے مراد ملائکہ جو بدر مین اترے یا اعانت غیب بدون اسباب اے لوگو اگر تم نہین مدد کرتے رسول کے (تو کیا پروا ہے) پس مدد کر چکا ہے اُس کی اللہ جب اوسے کفار مکہ نے وطن مالوف سے بے یار ومددگار نکال دیا وہ آنحضرت لیکن وہ رسول دو کا دوسرا تھا یعنی ایک ابوبکر دوسرا ہمارا پیغمبر اور تمام قوم مخالف تھی یہ دونون غار ثور مین مخفی تھے اور قوم در غار تک آگئی تو ہمارا رسول اپنے ساتھی ابوبکر کو تسکین دلاتا تھا کہ میری بیکسی پر حزن وملال نکرو اللہ ہم سب کے ساتھ ہے پھر اللہ تعالے نے اپنے پیغمبر یا اُنکے دوست ابوبکر پر اپنا سکینہ نازل فرمایا اور جنگ بدر مین ایسے لشکر سے مدد کی جسے تم نہین دیکھ سکتے اور کفار کی بات پست اور اللہ کی بات اونچی ہوگئی اللہ غالب ہے جو چاہے کرے حکمت والا ہے اُس کے کامون مین خامی اور نقص کی گنجایش نہین **واضح رہے** کہ آیت مین یہ تعلیم ہے کہ کبھی یہ نہ سمجھنا ہم کچھ کر سکتے ہین اللہ اپنے کامون مین کسی کا محتاج نہین تمھاری شرکت تمھارے ہی مراتب بڑھانے کے لیے ہے یہ وعدہ کہ اللہ اپنے دین اور پیغمبر کی مدد ضرور اپنے گا کوئی شریک ہو یا نہ اور اُسکے متعلق ایک واقعۂ غار ثور دوسرا قصۂ جنگ بدر ذکر فرمایا تاکہ آیندہ ایسی ہی امید رکھین

۲ طریق نصرت۔ کبھی محض بیکسی مین محافظت رہی جیسا کہ غار ثور مین ہوا اور کبھی فرشتے بھیجے جس طرح
بدر مین ۳ آنحضرت کے بھیجے معین و خادم کی مدح وثنا۔ اور توضیح اسکی یہ ہے **قصۂ غار** جب
قریش نے حضور کے قتل پہ ایکا کیا اور آپ مع ابو بکر غار ثور مین آکر چھپے کفار نشان قدم ڈھونڈھتے
ڈھونڈھتے آگئے او پتا بتانے والے نے کہدیا کہ آپ یہان سے آگے نہین بڑہے دیکھا تو
غار کے در پہ مکڑی نے جالا لگایا تھا اور کبوتر نے جھونجھ بنا کر انڈا دیا سمجھے کہ آدمی کا یہان گذر نہین ہوا
مایوس واپس آئے **بخاری** جب کفار سر پر آگئے تو حضرت ابو بکر نے کہا یا رسول اللہ اگر یہ لوگ پاؤن کی
طرف دیکھین تو ہمکو دیکھ لین فرمایا مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا اون دو آدمیون کی نسبت تمھارا
کیا گمان ہے جنکا تیسرا اللہ ہو یعنی اللہ اونکا معین اور ساتھی ہو روضۃ الاحباب مین ہے کہ
غار کے کثرت دم و مار دیکھ کر ابو بکر کو حضرت کی تکلیف پر رنج ہوا بہر حال آپ نے تسکین دی کہ بے غم
رہو اور آپ نے کبوتر کو دعا دی اوسی کی نسل ابتک حرم مکہ مین شکار و آزار سے بے غم بسر کرتے
ہین **در منثور** آپ نے فرمایا مکڑی کو نہ مارو یہ اللہ کا لشکر ہے کہا ابو نعیم نے جب طالوت داؤد
علیہ السلام کی جستجو مین تھا مکڑی نے آپ کو جالے مین چھپایا اور حضور کیلیے بھی اسکی خدمت مقبول ہوئی
منقول ہے کہ جب آپ غار سے نکلکر مدینے کی طرف چلے سراقہ گھوڑا دوڑا کر آ پہونچا حضور نے بنگاہ
تیز دیکھا زمین نے گھوڑے کے پاؤن نگل لیے سراقہ چلایا عذر کیا آپ کے ترحم سے جانبر ہوا اور
بدر مین فرشتون کا آنا کفار کی شکست مذکور ہوچکی فرمایا جب ان حالون مین ہمارا پیغمبر غالب رہا
اور دشمن کچھ نہ کر سکا تو اب کسی کے پہلو تہی سے کیا بگڑے گا **فضائل ابو بکر صدیق** ۱ یہ امر
آپ ہی کے لیے خاص ہے کہ قرآن مین ۲ اس تصریح سے کہ کسی کو مجال انکار نہ ہو ۳ اوس
تفصیل سے کہ گنجایش تاویل نہ رہے ۴ اس تقریر سے کہ دوسری مدح اسکے ہم پلہ نہ ہوسکے مذکور
ہوا۔ اس امر پر اجماع ہے کہ غار سے غار ثور اور اخراج سے سفر ہجرت اور صاحب سے ابو بکر مراد ہین
یہ خبر ہے اس مین ارادہ عموم بھی باطل اور ایک ہے بار ایسا ثابت ہونے سے شک و تردد جہل
زائل۔ نہ مخالف کا خلاف نہ موافق کا اختلاف مراد آیت ظاہر و صاف ہے پس **اول** آپ کا
صاحب رسول و مونس پیغمبر ہونا اور اوس معیت اور مسکینی مین جو رسول اللہ کے لیے تھی جسکا احسان
جتایا گیا شریک رہنا اس قطعیت سے ثابت ہے کہ منکر کو ایمان کی خیر منانا چاہیے **دوم** آپ
ناصر پیغمبر و منصور من اللہ ہین اس لیے کہ آپ کی صحبت کو ذکر نصرت مین بیان فرمایا اور آنحضرت کو
منصور قرار دے کر ابو بکر کو شریک کر دیا پس آنحضرت عبارۃً منصور ہین اور ابو بکر اشارۃً چنانچہ یہ

دونون وصف تمام اصحاب سے بڑھ کر آپ سے ظاہر ہوئے ابتدائے نبوت سے آخر تک مال جان اولاد کا تصدق کرنا محتاج بیان نہین ہر بزم و رزم مین موجودگی ثابت ہے جب حضور نے انتقال فرمایا اور اطراف عرب مین مدعیان نبوت اور اصحاب ردت نے سر اوٹھایا جس کی تصریح صفحہ (۳۶۵) جلد اول مین گذری اصحاب دم بخود تھے دلیر و مدبر متحیر کیا کرین اور کیا نہ کرین مگر اسد اللہ کے شیر دلاور جانشین پیغمبر نے وہ نشان جو فتح شام کے لیے دست مبارک نبوی سے باندھا گیا تھا شام کی طرف روانہ کر کے رومیون کو دفعتہً چونکا دیا اور بنفس نفیس اعراب خانہ خراب کے گوشمال کی طرف توجہ فرمائی یہ کس درجہ کی نصرت تھی جس کی نسبت حضرت علی نے فرمایا وَاللّٰہِ لَئِنْ اُصِبْنَا بِکَ لَا یَکُوْنُ لِلْاِسْلَامِ نِظَامٌ قسم خدا کی اگر ہم پر آپ کی مفارقت کی مصیبت پڑی تو اسلام کا انتظام نہ ہو سکے گا اور بعض اصحاب سے بھی منقول ہے کہ اگر ابو بکرؓ نہ ہوتے تو دین حق نظام نہ پاتا پھر فتوح متواترہ و شکست قیاصرہ واکاسرہ کیسی منصوریت تھی **سوم** اللہ نے آپ کو اپنے محبوب کے لقب اور معیت مین ایسا شریک کر دیا کہ امتیاز ممکن نہین (ثانی اثنین) ہر ایک دو کا دوسرا تھا پس یہ مبارک لقب پیغمبر اور ابو بکر دونون کے لیے ہے اور ایسے ہی کلمہ (ان اللہ معنا) بتا رہا ہے کہ عام معیت نہین جس مین ہر مخلوق داخل ہے بلکہ وہ خاص معیت جو اپنے محبوب کریم کے لیے محفوظ رکھی گئی تھی جو حاصل ترک عالم و دورے ماسوا و فنا سے کلی ہے بطفیل نبی کریم ابو بکر کو عطا ہوئی جس کا فخر ان کی ہستی کے ساتھ ہے معلوم ہوا کہ جو جو الطاف خداے اس غار سرا پا رفعت و افتخار مین پیغمبر پر ہوے اور جو مہمانداری اس غریب الوطن مسافر منزل قرب کے میزبان کریم نے فرمائی اوس مین یار غار بھی ہم نوالہ و ہم پیالہ بنائے گئے اب کون مرتبہ اسکے ہم پایہ ہو سکتا ہے **چہارم** آپ کی صحبت اور تعشق اور جان نثاری پر اللہ و رسول کی گواہی ہے منکر جاہل کو ذلت در رسیاہی ہے **نکتہ** (ثانی اثنین) شاہد ہے صحت مسئلہ فنافی الرسول پر ورنہ ایک لقب کا دو پر صادق آنا چہ معنی دارد اور اسی پر قیاس کیا گیا مسئلہ فنافی الشیخ (صاحبہ) سے مصاحب و ہمنشین ہونا ثابت اور (لاتحزن) سے عاشق زار ہونا ظاہر

شبہات منکرین (پہلا) صحبت موجب شرف نہین قرآن مین مومن کو کافر کا صاحب کہا ہے **جواب** وہان الزام و نفرت ہے اور یہان اتحاد و نصرت وہان ذکر عذاب ہے اور یہان نزول سکینہ اگر دل مین ذوق ہو تو اس اضافت کا مزا ملے (جب کہا اپنے ساتھی سے) (**دوسرا**) لاتحزن نہی تحریمی ہے معلوم ہوا کہ یہ حزن انکا بطور عصیان تھا تب تو ممانعت کی گئی **جواب** اگر اس سے معصیت مان لی جائے تو اس نہی کا کیا جواب ہے جو موسیٰ پر نازل ہوئی تھی (لاتخف) نذر و خیر ہم تو غیر نبی کو معصوم

نہین کہتی مگر حضرت موسیٰ تو نبی معصوم بالاتفاق تھے (از تفسیر کبیر) ۱۲ اگر ہم مان لین کہ نہی تحریمی ہے تو بھی قبل نہی دعوی عصیان باطل ۱۲ نہی بمعنی نفی بطور تعلیم و تسکین ہے کہ تم رہو محل حزن نہین اللہ معین ہے اور عصیان موجب نزول سکینہ نہین ہو سکتا ۱۲ یا نہی تنزیہی ہے یعنی استقلال بہتر ہے اضطراب سے (تیسرا) کلمہ حزن سے معلوم ہوا کہ آپ نرم دل غیر شجاع تھے جواب غلط ہے حزن اور ہے خوف اور یہ دونون ایک جگہ جمع نہین ہوتے معرکہ تیغ و تیر مین کوئی دوست و عزیز پر نظر بھی نہین ڈالتا اپنی جان کی فکر ہوتی ہے اور جسکا بیٹا مرا پڑا ہو اور سیر شیر جھپٹے تو پھر بیٹے کو یاد بھی نکرے گا ایسا سہم جائیگا کلمہ حزن سے معلوم ہوا کہ اونھین مطلق خوف نہ تھا کمال شجاعت ثابت ہو گئی پھر حزن اپنے حال پر بھی نہین سکتا اسلیے کہ حزن تھا تو بیکسی و مجبوری کا اور یہ سبب بخوف دشمن ہوتا ہے اور جب خوف نہ رہا تو پھر حزن کاہے کا ایسا ضرور ہے کہ یہ حزن بحال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوگا اور ایسے وقت مین جب کہ آدمی کو اپنی جان کی پڑ جاتی ہے رسول خدا کا اس درجہ خیال کہ غایت قلق و ملال پیدا ہو دلاسے اور تسکین کی نوبت آئے نہین ممکن مگر اوسی سے جو اپنی ہستی فنا کر چکا ہو اور کسی کی یاد مین آپ کو بھلا دیا ہو اور یہ ثبوت ہے کمال عشق و محبت رسول اللہ کا اور بے شک حضرت ابو بکر نے آپ کو اس ارشاد کا مرقع بنا کر دکھا دیا کہ اللہ و رسول کو جان سے زیادہ چاہنا ایمان ہے اب بتاؤ یہ حزن سعادت ہے یا معصیت اب آپ کا منع کرنا زجر جا کما نہ تھا یا شفقت مربیانہ یا تعلیم مرشدانہ کہ استقلال اضطراب پر فائق ہے اور جس حال مین اللہ کی معیت ہو وہ محل سرور ہے یا حزن و ملال کے لائق ہے نکتہ ممکن ہے کہ کہا جاے حضرت ابو بکر کا حزن حال ظاہر پر نہ تھا بلکہ فیضان صحبت خاص سے نظر وسیع اور فکر رفیع ہوئی قرب نبوی دیکھا عظمت حضرت جبروت ملاحظہ کی اپنا وجود نیست و نابود پایا دل مین آیا کہ کہان وہ علوے شان اور کہان یہ عجز و امکان - کہان نبی معصوم کہان عبد جہول و ظلوم - اب قرب وصل معلوم دامہۂ عشقیہ طاری ہوے جان مضطر اور دل قابو سے باہر گیا حضرت حق سے دلجوئی کا خطاب آیا اپنے محبوب لاثانی کا ثانی فرما کر دوئی مین وحدت کا جلوہ دکھایا صحبت خاص کی خبر دی نبی محبوب سے تسکین و تشفی کرائی کہ اے ابو بکر رنج نکرو جس طرح آج غار تاریک مین مصاحب و شریک ہو قیامت تک یونہین رہو گے اور دنیا و دین مین تم کو مصاحب بنائینگے پھر بکمال عنایت سکینہ نازل کیا کہ دل ٹھہرے جذب عشق حد سے نہ بڑھے ابھی تو ان سے کام لینا ہے اگر یہی نرم دلی رہے تو نظم برہم ہوگا اور جنود غیب یعنی فیضان لاہوت و انوار ذات سے مدد کی جس کی رویت مقدور بشر نہین (پانچوین) کہا صاحب تفسیر کبیر نے کہ اکثر امور مین حضرت ابو بکر پیغمبر کے ثانی یعنے قدم بقدم تھے ۱۲ (دعوت خلق

کہ جب حضور نے کلمۂ توحید ظاہر فرمایا ابوبکر ایمان لائے اور طلحہ و زبیر و عثمان وغیرہ کو ہدایت کر کے مسلمان کیا ۲ ہر حال مین حضور کے ہمراہ رہے ۳ امامت نماز آپ کی حیات مین کی ۴ مدفن مین بھی دوسرا درجہ ملا ۵ حلم و عفو و تدبیر و شجاعت و نصرت و اتفاق و رجوع خلق وغیرہ مین آپ یادگار پیغمبر بلکہ عکس جمال انور تھے - **لطیفہ** اور یہ مرتبہ کمال فنا فی الشیخ کا ہے جس کا اصول آپ کے حق مین قطعی و یقینی ہو گیا **نکتہ** معلوم ہوا کہ سلامت نفس بڑی کامیابی ہے غار ثور سے بسلامت نکل آنے کو اللہ تعالے نے نصرت فرمایا **نکتہ** جیسا کہ مشہور ہے کہ فن جنگ سے دو امر اہم ہین ۱ دشمن کو مغلوب کرنا ۲ قابو مین آکر نکل جانا اس آیت سے ثابت ہو گیا **ربط** جب سستی کرنے والون کے عتاب و خطاب سے فراغت ہوئی بطور تحکم و جزم حکم فرمایا کہ جس حال مین ہو جہاد کے لیے نکلو

اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

نکلو ہلکے اور بوجھل اور جہاد کرو مالون سے اپنے اور جانون سے اپنی راہ مین اللہ کی

ہلکے اور بوجھل سفر کرو اور اللہ کی راہ مین مال سے اور جان سے جہاد کرو

ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○

یہ اچھا ہے واسطے تمہارے اگر ہو تم جانتے

۴۱ یہ جہاد تمھارے حق مین اچھا ہے اگر تم سمجھتے ہو دنیا مین ملک - مال - عزت - آخرت مین رضاے حق اور جنت مراد خفاف و ثقال سے عموم حکم ہے یعنے جس حال مین ہو بیکار یا کامون مین مشغول - تنگدست یا غنی جوان - تیز رو یا پیر سست رفتار **واضح رہے** کہ مسئلہ جہاد دو طرح پر ہے **فرض کفایہ** یعنی کوئی گروہ اسلامی کفار سے لڑا کرے اب سب کے سب سبکدوش ہو گئے اور اگر سب خاموش رہین تو گنہگار ہون گے **فرض عین** (یعنے کفار کی چڑہائی ہو + فرض ہر ایک پہ لڑائی ہو + بیرے دین سب نفیر عام کرین + مرد و زن مل کے ازدہام کرین + ایک ہو جائین سب نہ ڈرے بیے + جان دین دین مصطفے کے لیے + اگر حاضرین کافی نہون یا تساہل کرین تو اون کے قریب والے پھر اُن کے قریب والون پر یہانتک شرقاً و غرباً فرضیت عام ہو جاتی ہے کچھ تمیز و تخصیص نہین رہتی - صاحب ہدایہ نے اس آیت کو اسی پر محمول کیا اور غزوہ تبوک بھی بغرض منع پیش قدمی روم تھا **الحقہ** ظاہر آیت سے سمجھا جاتا ہے کہ جب تک دم مین دم اور کیسے مین دینار و درم رہے میدان جنگ مین قدم اور مشغلۂ تیغ دو دم رہے اسلیے کہ خفاف و ثقال ابن عباس و حسن و قتادہ و مجاہد کے تفسیر مین عام ہے مجرد چلو یا مع اسباب و عیال بے سامان و تنگدست یا فارغ البال - جوان تیز رو یا پیر سست نہتی یا ہتیار بند - تندرست یا مریض دردمند - بخوشی خاطر یا باجبار مشغول ہو یا بیکار چونکہ یہ عموم

صرف مومنین پر گران تھا بلکہ شریعت میسرہ و استطاعت متمکنہ و مصالح نظمیہ کے بھی خلاف تھا
تعیین معنی مین مفسرین مختلف ہوگئے **احمدی** کہا گیا یہ حکم غزوۂ تبوک سے خاص ہے **اتقان**
آیت منسوخ ہے اور کہا گیا اگر عام مراد لی جاوے تو منسوخ اور صرف تندرست توانا مراد لیے جائین تو
غیر منسوخ ہے **غرائب** ابن ام مکتوم نے کہا یا رسول اللہ کیا مجھے بھی حکم خروج ہے فرمایا تم ثقیل ہو
یا خفیف کسی صورت مین تخفیف نہین۔ آپ گھر مین گئے ہتھیار لگائے اور نکلکر ہمراہ رکاب ہوئے
تب دوسری آیت مین مریض و نابینا کے معافی کا حکم آیا کہا گیا (انفروا) امر استحبابی ہے وجوبی نہین
اسلیے کہ حکم جہاد نفس اور مال سے متعلق ہے پس مال کافی و نفس صحیح مراد ہوگا تاکہ مفید غرض ہو اور کلمۂ
خیر بھی استحباب کا مشعر ہے **غرائب** کہا صفوان بن عمرو نے کہ مین نے ایک شیخ دمشقی کو دیکھا
پلکین آنکھون سے لٹک آئین تھین مگر سوار قاصد میدان کارزار تھے مین نے کہا اے عم بزرگوار اللہ
نے آپ کو معذور فرمایا ہے شیخ نے پلکین اوٹھائین اور یہ آیت پڑھکر کہا اے بھتیجے اللہ کا حکم تو
عام ہے آگاہ ہو جسے اللہ دوست چاہتا ہے اوسی پر تشدد و ابتلا فرماتا ہے۔ سعید بن مسیب کے
پیرانہ سالی سے ایک آنکھ بے نور ہوگئی مگر لڑائی پر کمر باندھی لوگون نے کہا آپ معاف کیے گئے
مین فرمایا اللہ سب کو حکم دیتا ہے ثقیل ہو یا خفیف قوی ہو کہ ضعیف اگر نہ لڑسکونگا حفظ اموال و کثرت
جماعت تو مجھسے ہوگی۔ ابو طلحہ اسی حکم سے باوجود کبیر سنی لشکر شام مین گئے اور تا دم آخر مجاہد رہے
ف اگر آیت اپنے عموم پہ باقی اور امر وجوب پر دال ہے تو تاویل صاحب ہدایہ اصح ترین تفاسیر
ہے اور اگر لفظ خفاف و ثقال مجمل و مبہم مانکر انکی تفسیر کی جستجو کی جاوے تو ضرورت در راے امیر پر
مفوض ہے ایسا ہی سمجھا جاتا ہے صاحب تفسیر کبیر کے راے سے کہ جسے امام حکم دے وہ
بلا عذر نکلے اور ظاہر ہے کہ کبھی تندرستون مین بھی انتخاب ہوتا ہے اور کبھی معذورین سے اعانت کی
ضرورت پڑتی ہے پس راے امام پر تفویض کرنا اولی ہے مگر بقرینہ خصوصیت تبوک و نسخ و استحباب
قابل التفات نہین آیات قتال ابتدائی بطور فرض کفایہ ہین تمام رعایتین ملحوظ رہینگی اور بضرورت
دفاع و فرضیت عین یہ آیت ہر کلمہ گو کو مقابلے پہ کھڑا کر دے گی پس آیت محکم ہے منسوخ نہین۔
نکتہ مال کو نفس پر خواہ اس لیے مقدم کیا کہ ادنی مالی ہے اور اعلے نفس یا یہ کہ نفس سے اعانت
خاص ہے اور مال سے کفالت عام یا یہ کہ اعانت مالی مین زن و مرد سب شریک ہین اور نفس مین
ایسا نہین اسی لیے فرمایا فقہا نے کہ اگر بیت المال مین مال نہ ہو تو جعل یعنے لوگون سے کچھ لینا جائز
ہے ذٰلکم یعنی جہاد کرنا ترک و تساہل اور نامردی سے خیر ہے یا بنفسہ خیر ہے اور ممکن ہے کہ باعتبار

انجام ونتیجہ جملہ اعمال سے خیر ہو اسلیے کہ غلبۂ اسلام ہوا تو یہ کلید فتح ابواب خیرات ونفاذ احکام آلہی ہے
اسلام اور اسلام والے اسی کے ظل امن وذامن دوست مین بعافیت تمام بسر کرتے ہین اور اگر شہادت
ملے تو خاتمہ بخیر ہوا اور یہ خیر الاعمال ہے ہیں عزت دولت ملک ومال سب اسی سے ملتا ہے جیسے تو
غازی مرے تو شہید ہر حال مین کامیاب وسعید **بخاری** فرمایا لَغَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ
خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا صبح یا شام کو اللہ کی راہ مین جانا دنیا ومافیہا سے خیر ہے **مسلم** فرمایا
رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ خَيْرٌ مِّنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ سرحد اسلام کی محافظت ایک رات دن کرنا ایک مہینے
کی صوم وصلوٰۃ سے بہتر ہے **بخاری** جس نے کسی غازی کا سامان کر دیا یا اُسکے گھر کا محافظ و
نگران رہا گویا خود لڑا **مسلم** فرمایا حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ كَحُرْمَةِ اُمَّهَاتِهِمْ
مجاہدین کی عورتین گھر مین رہجانے والون پر مثل مان کے باحرمت ہین یعنے اون پر نظر ایسی ہے
جیسے مان پر نظر کرنا اور اون کی کفالت وعظمت مان کے برابر ہے۔ آنحضرت سے سوال کیا گیا
کون آدمی افضل ہے فرمایا رَجُلٌ يُّجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بِمَالِهِ وَنَفْسِهِ وہ آدمی جو اللہ کی راہ مین
مال اور جان سے جہاد کرے **مشکوٰۃ** بہترین معاش یہ ہے کہ جہاد مین قائم یا غنیمت پر قابض ہو
بخاری آپ فرماتے ہین لَا يَدْخُلُ هٰذَا بَيْتَ قَوْمٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الذُّلَّ یہ یعنے
آلات کشت کاری کسی قوم کے گھر مین نہین داخل ہوتے مگر اللہ اوس گھر مین ذلت دلاتا ہے
ف معلوم ہوا کہ معاش کے وہ تمام طریقے جو مغلوبی اور مشغولی طاری کرین بمقابلۂ جہاد ومردانگی ذلت ہین

لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيْبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ وَلٰكِنْۢ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ

اگر ہوتا مال نزدیک اور سفر متوسط البتہ ہمراہ ہوتے تیرے مگر دور معلوم ہوئی انپر مشقت

وَسَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ يُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ

اور قسم کھائینگے اللہ کی اگر قوت رکھتے ہم ضرور چلتے ساتھ آپکے ہلاک کرتے ہین اپنی جانون کو اور اللہ جانتا ہے

اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۵

کہ وہ جھوٹے ہین

ع

عرض مال اسباب **قریب** سہل الوصول **قاصد** میانہ **بعدت** دور یعنی مشکل وگران **شقہ** مشقت یعنے اگر کوئی مال
غنیمت ملنے کی امید ہوتی اور سفر بھی دور نہوتا جیسا کہ بدر مین ہوا تو یہ منافق آپ کے ساتھ ہو لیتے
مگر اس قدر مشقت اوٹھانا گرمی مین جانا اون پر گران گزرا اب وہ لوگ آپ سے قسمین کھا کھا کر عذر
کرین گے کہ ہم چلنے پر قادر نہین۔ پیادہ پا ہین یا گھر مین دوسرا منتظم نہین یا کوئی اور وجہ ہے
اور اگر ہم چل سکتے تو ضرور آپ کے ساتھ چلتے۔ اس مخالفت اور نفاق وکذب سے اپنی جان کو

ہلاک کرتے ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ وہ جھوٹے ہیں۔

عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا

معاف کرے اللہ تجھسے کیوں اجازت دی تونے اونکو یہانتک کہ ظاہر ہو جاتے تجھپر کہ وہ سچے ہیں

وَتَعْلَمَ الْكٰذِبِيْنَ

اور جان لیتا تو جھوٹوں کو

معاف کرے اللہ آپ سے کیوں اجازت دی اون کو جب تک ظاہر ہوا آپ پر حال اون کا جو سچے ہیں اور جو جھوٹے ہیں۔ تاکہ سچوں کو اجازت دی جائے جھوٹوں کی پیش نہ جائے۔ بعض لوگوں نے حضور سے عذر کیے آپ نے منظور فرمائے عتاب آیا کہ بے جانچ و تحقیقات کیوں رخصت دی گئی۔ **مسئلہ** حاکم کو حقوق سلطنت میں بدون تحقیقات کوئی تصرف کرنا نہ چاہیے **مسئلہ** ضرورت شرعیہ عیب یعنی معیوب نہیں **مسئلہ** امور غیر منصوصہ میں اجتہاد پیغمبر سے بھی ثابت اس لیے کہ اجازت اگر مصرح ہوتی تو الزام نہ آتا اور اگر صاف ممانعت ہوتی تو آپ سے خلاف حکم ممکن نہ تھا پس یہ اجتہاد تھا **مسئلہ** پیغمبر اور مجتہد کے اجتہاد میں فرق یہی ہے کہ پیغمبر اپنی غلطی سے مطلع کیا جاتا ہے اور مجتہد کے لیے یہ لازم نہیں **مسئلہ** مجتہد اگر خطا کرے تو عاصی نہ ہوگا جیساکہ کلمۂ عفا اللہ سے امید ہوتی ہے **وہم** کلمہ عفو اور ممانعت چاہتا ہے کہ آپ سے فعل گناہ کا ہوا **دفع** اجازت اور قبول کسی قاعدے سے نہ گناہ تھی نہ اب ہے البتہ بمقتضا احتیاط تفحص لازم ہے یہ عفو ترک احتیاط و اولیٰ سے ہے نہ ارتکاب ممنوع۔ اور انبیا کی نسبت اسی حزم و احتیاط اور افضل کا ترک گناہ ہے اور کلمۂ (عفاک) بمقام تعظیم دعا مستعمل ہوتا ہے جیساکہ تفسیر کبیر میں ہے **معالم** کہا سفیان بن عیینہ نے دیکھو نوازش و لطف کہ عفو کو منع پر مقدم فرمایا **ف** یہ تعلیم تھی نہ عتاب۔ خطایا آپ کے کمال بردباری پردہ پوشی۔ جیسا مروت۔ ترحم پر تنبیہ کی کہ ریاست میں کچھ سیاست بھی چاہیے۔

لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ

نہیں رخصت مانگتے آپ سے جو ایمان لاتے ہیں اللہ پر اور روز آخرت پر یہ کہ جہاد کریں مالوں سے اپنے

وَاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ۝ اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

اور جانوں سے اپنی اور اللہ دانا ہے پرہیزگاروں کا نہیں رخصت مانگتے آپ سے مگر وہ کہ نہیں ایمان لاتے

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُوْنَ ۝

اللہ پر اور روز آخرت پر اور شک میں پڑے دل اون کے پس وہ اپنے شک میں متردد ہیں

آپ سے نہ عذر کرتے اور نہ رخصت مانگتے ہین جو اللہ اور قیامت پر ایمان لائے ہین اس امر مین کہ مال وجان سے جہاد کرین اور اللہ پرہیزگارون سے خوب واقف ہے نہین رخصت مانگتے مگر وہی جو اللہ اور قیامت پر ایمان نہین لائے اور اون کے دلون مین شکوک ہین استقامت ویقین نہین **ف** حقوق اللہ مین عذر علامت نفاق اور مستعدی نشان خلوص سے ہے **مسئلہ** کسی حیلہ شرعی سے ناجائز گلوخلاصی جائز نہین **مسئلہ** جب قاضی کو شک ہو کہ اس امر مین حیلہ شرعی کیا گیا تو تحقیقات کا اختیار ہے **مسئلہ** حیلے حرام سے بچنے کے لیے ہین نہ حرام کو حلال کرنے کے واسطے

وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ

اور اگر چاہتے وہ نکلنا البتہ تیار کرتے اسکے لیے سامان مگر بُری جانی اللہ نے آمادگی اون کی

اور وہ لوگ چاہتے تو سامان سفر مہیا کر سکتے تھے مگر اللہ تعالے کو پسند نہ آیا کہ یہ منافقین

فَثَبَّطَهُمْ وَقِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ

پس باز رکھا انکو اور کہا گیا بیٹھو ساتھ بیٹھنے والوں کے

جائین پس توفیق نہ دی گئی اور کاہلی اور خوف اور تردد اون پر غالب ہو گیا اور اون کے دلون مین ڈال دیا گیا کہ گھر مین بیٹھ رہے **ف** آیت دلالت کر رہی ہے کہ خدمت اوسی کو دی جاتی ہے جسے محروم بنانا منظور ہوتا ہے بدون خلوص وارادت توفیق نہین عطا ہوتی خیر و شر دونو اللہ ہی کی طرف سے ہین گو انجام ہر امر کا تقدیر الٓہی پر ہے مگر اسباب اُسکے علامات سے ہین اسی لیے منافق روک دیے گئے کہ سعادت صوری سے بھی محروم رہین۔

لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا وَّلَاَاوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ

اگر نکلتے وہ تم مین نہ زیادہ کرتے تمھارے لیے مگر برائی اور رکھتے درمیان مین تمھارے فساد

يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ ۚ وَفِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ

ڈھونڈتے تمھارے لیے فتنہ اور تم مین ہین مخبر اُن کے اور اللہ جانتا ہے ظالمون کو

یعنی وہ منافق اگر تمھارے ساتھ چلتے تو کچھ فائدہ نہوتا مگر خرابی بڑھتی آپس مین جھگڑے سے فتنے برپا کرتے عذر وحیلے۔ تردد دلون مین ڈالتے اپنے تمام اقوال و افعال سے تمھارے بہکانے اور پھسلانے کی جستجو کرتے اور تمھارے لشکر مین اون کے مخبر یعنی دوست ہمراز خبر رسان موجود ہین اور اللہ ظالمون کو خوب جانتا ہوئے ہے۔

لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ وَقَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ حَتّٰى جَآءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ

بیشک چاہا تھا فتنہ پہلے سے اور الٹ دیے آپکے لیے کام یہانتک کہ آگیا حق اور ظاہر ہوا

یعنی ان منافقون نے اس **اَمۡرُ اللّٰهِ وَهُمۡ كٰرِهُوۡنَ ۝** سے پہلے بھی فتنہ چاہا جنگ
احد سے کئی سو آدمی ابن ابی **حکم اللہ کا اور وہ بیزار تھے** منافق پھیر لے گیا) اور آپ کی
تدبیرون اور کامون کو پھیر دیا (یعنے آپ کے دین کے انعدام وابطال مین سعی کرتے رہے) یہانتک
کہ امر حق یعنے فتوحات اسلام آگئے اور اللہ کا امر ظاہر ہوا گو منافق دل مین برا مانا کیے پس اے
نبی کریم اب بھی ان کی ہمراہی سے نفع نہ ہوتا در منثور آپ جنگ تبوک کے لیے عموماً ترغیب دلاتے
(ایک دن جند ابن قیس سے کہا تجھے رغبت ہے کہ رومی لڑکیان پائے بولا میری قوم کو معلوم ہے
کہ مین عورتون کا بہت مشتاق ومتمنی ہون تو آپ مجھے رومی عورتون کے فتنے مین نہ ڈالیے
اجازت دیجیے کہ یہین رہون آپ کی مال سے مدد کرون گا ارشاد ہوا۔

وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّقُوۡلُ ائۡذَنۡ لِّىۡ وَلَا تَفۡتِنِّىۡ ؕ اَلَا فِى الۡفِتۡنَةِ سَقَطُوۡا ؕ وَاِنَّ

اور ان مین سے وہ ہے کہ کہتا ہے کہ اذن دیجیے مجھے اور نہ فتنے مین ڈالیے مجھے آگاہ ہو فتنہ ہی مین گر پڑے وہ اور بیشک

اون منافقین سے وہ بھی ہین **جَهَنَّمَ لَمُحِيۡطَةٌ ۢ بِالۡكٰفِرِيۡنَ ۝** جو آپ سے کہتے کہ ہمین
اجازت دیجیے ہم ہمراہ نجائین **جہنم گھیرے ہے کافرون کو** اور اس بے سامانی وسفر بعید
وحر شدید وجنگ روم کے فتنے مین مبتلا نہ کیجیے اے نبی کریم آپ مطلع ہوجائین کہ وہ فتنے ہی مین
گر پڑے **ف** جند ہو یا اور کوئی بد اعتقاد حکم عام ہے منافق کی مراد فتنے سے خواہ مشقت سفر وجہاد ہو
یا یہ کہ نمانا تو معصیت پیغمبر اور مانا تو جان کا خطرہ ہے یا تمسخر وتکذیب ہے کہ کیسے فتح وغنیمت اور کہان کی
حور جنت آپ اس لالچ مین میری جان نہ لین اور دوسرا فتنہ خواہ تفضیح وذلت خواہ مومنین کی کامیابی کی
حسرت ہے یا یہ کہ گناہون مین غرق ہو گئے اب ہدایت نہ ہوگی یا مصائب دنیاوی وعذاب اُخروی
سے نہ بچینگے جس سے وہ بھاگتے ہین اوس مین گرین گے۔ **نکتہ** دین کو مصیبت اور اطاعت کو بلا
سمجھنے والے امن مین نہین رہ سکتے صحابہ سر بکف سینہ سپر ہمیشہ منصور ومظفر رہے منافقون نے
جس قدر راحت وامن کی تمنائین بڑھائین نشانہ تیر بلا ہوئے **شعر** فنا بن کے شکل ثبات آئی پیش +
یہ بھاگے تھے جس سے وہ بات آئی پیش +

اِنۡ تُصِبۡكَ حَسَنَةٌ تَسُؤۡهُمۡ ۚ وَاِنۡ تُصِبۡكَ مُصِيۡبَةٌ يَّقُوۡلُوۡا قَدۡ

اگر پہونچے آپکو بھلائی بری لگے اونکو اور اگر پہونچے آپ کو مصیبت کہین بیشک

اَخَذۡنَاۤ اَمۡرَنَا مِنۡ قَبۡلُ وَيَتَوَلَّوْا وَّهُمۡ فَرِحُوۡنَ ۝

اختیار کی تھی ہم نے تدبیر اپنی پہلے سے اور پھرین وہ خوشیان کرتے

اگر آپ کو کامیابی ہو اور غنیمت ہاتھ لگے اور کوئی مصیبت پہونچے کہیں ہم تو پہلے ہی سے اپنے کام میں
احتیاط ودوراندیشی کرکے علٰحدہ ہو گئے تھے اور منھ پھیرے خوش خوش چلے جاتے ہیں یعنی
نہ اتحاد میں شریک ہوں نہ آخر میں حال پرسی کریں بلکہ خوشیاں منائیں باتیں بنائیں (حسنہ
ومصیبت) سے مراد دنیاوی نفع وضرر ہے منافقوں کو اخروی معاملات پر کب نظر ہے۔

قُلْ لَّنْ یُّصِیْبَنَآ اِلَّا مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَنَا ۚ ھُوَ مَوْلٰىنَا ۚ وَعَلَى اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝

کہدیجیے نہیں پونہچتا ہم کو مگر وہی جو لکھا اللہ نے ہمارے لیے وہ مولی ہمارا ہے اور اللہ ہی پر بھروسا کرتے ہیں ایمان والے

آپ کہدیجیے ہمیں وہی پیش آتا ہے جو ہمارے اللہ نے مقدر ہمیں کر دیا اور اللہ ہر حال میں ہمارا مولی وحامی
ہے ایمان والے تو اللہ ہی پر بھروسا کرتے ہیں **ف** ۱ مخاطب قل کا محذوف کیا تاکہ حکم عام ہے دشمنوں کو
جواب خادموں کو تعلیم ہو ۲ آیت بعبارۃ النص بتا رہی ہے کہ بے مشیت الٰہی کچھ نہیں ہوتا خیر ہو یا شر
امر اہم ہو یا احقر ۳ فضل خدا پر اعتماد تقدیر پر بھروسا مومنین کا شیوہ ہے ۴ جہاں ایسے ذکر آئیں جو
اختیار غیر و مجرد تدبیر کا اثر دل پر ڈالیں یہ مجازی صورتیں پردہ حقیقت سے سرکائیں وہاں ایسے تصور
اور ایسے کلمے جو جبروت ہیبت اور کمال قدرت کی نورانیت پھیلائیں مستحب ہونگے جیساکہ یہاں تعلیم ہوئی

قُلْ ھَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَآ اِلَّآ اِحْدَی الْحُسْنَیَیْنِ ۭ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِکُمْ اَنْ یُّصِیْبَکُمُ اللّٰہُ

کہدیجیے نہیں انتظار کرتے تم ساتھ ہمارے مگر ایک دو نیکیوں کا اور ہم انتظار کرتے ہیں ساتھ تمہارے یہ کہ پونہچائے تم کو اللہ

بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِہٖٓ اَوْ بِاَیْدِیْنَا ڮ فَتَرَبَّصُوْٓا اِنَّا مَعَکُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ ۝

عذاب پاس سے اپنے اور ہاتھوں سے ہمارے پس انتظار کرو ہم بھی ساتھ تمہارے منتظر ہیں

آپ کہدیجیے کہ اے منافقو تم ہمارے حق میں جس امر کے منتظر ہو وہ دو نیکیوں سے ایک نیکی ہے (اسلیے
کہ تمہاری تمنا ہماری تباہی ہے اور یہاں خواہ فتحیابی خواہ ثواب سعی ہے ہر طرح فضل الٰہی ہے) اور ہم تمہارے
لیے منتظر ہیں کہ تم پر اللہ اپنا عذاب لائے یا ہمارے ہاتھوں سے گوشمالی دلائے بس اب تم منتظر رہو اور ہم بھی
منتظر ہیں **ف** ۱ وہم انتظار شر وطلب ضرر میں کیا نیکی ہے جسکی تعلیم ہوئی **دفع** یہ جواب ہے ۲ مفسدوں کی
خرابی موجب عبرت اور ایسی تمنا وسیلۂ نصرت ہوتی ہے اور یہ بہت بڑی نیکی ہے **ف** اشارۃ النص سے
معلوم ہوا کہ مومن گھاٹے میں نہیں رہتا اگر تدبیر راست آئے مظفر ومنصور رہے ورنہ سعی وتحسین پر مثاب
ومغفور **نکتہ** قبض وبسط دونوں عنایت سے خالی نہیں طالب مستقل المزاج عارف چاہیے

قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ کَرْھًا لَّنْ یُّتَقَبَّلَ مِنْکُمْ ۭ اِنَّکُمْ کُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ۝

کہدیجیے خرچ کرو خوشی یا ناخوشی سے نہ قبول کیا جائیگا تم سے بیشک تم ہو قوم گناہگار

معالم یہ جواب ہے جند بن قیس کا جسنے کہا کہ مجھے رہنے دیجیے اعانت مالی کردونگا ارشاد ہوا آپ اُس سے کہدیجیے خوشی سے خرچ کرو یا ناخوشی سے قبول نہ کیا جائیگا بیشک تم لوگ حکم سے باہر نکلجانیوالے ہو **بحث** طوعاً سے رضا مراد نہیں کہ آخر آیت کا خلاف لازم آئے بلکہ کلمۂ طوعاً و کرہاً ناچاری اور بے اختیاری اور بیدلی مین مستعمل ہوتا ہے پس معنی یہ ہوے کہ خوشی سے تو خرچ ہی نہ کرینگے اور مجبوری و بیدلی کا معاملہ قابل قبول نہین اور کہا گیا کہ (طوع) سے مراد یہ ہے کہ بدون جبر سردار قوم لینے نام یا گلو خلاصی یا دفع الزام یا احتیاط و انجام کے لحاظ سے دین اور (کراہت) سے جبر قوم یا تشدد پیغمبر مراد ہے **بحث** کہا معتزلہ نے کہ فاسق کی عبادت ضائع و حبط ہے جیسا کہ فرمایا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ۝ **جواب** فسق بمعنے خروج عن الطاعۃ دو درجے پر ہے ۱ (مِنْ كُلِّ وَجْهٍ) یعنی کسی امر مین مطیع نہین یہ کافر ہے ۲ (مِنْ وَجْهٍ) یعنی بعض امور مین مطیع بعض مین عاصی یہ مومن ہے اور اس مین اختلاف ہے اہل سنت انھین مومن کہتے ہین اور انکے اعمال صحیح جانتے ہین اور معتزلہ کفر و ایمان مین ایک مرتبہ قائم کرتے ہین اور آیت مین ۱ فسق مطلق مذکور ہے جو فرد کامل کی طرف منصرف ہوتا ہے پس مراد فسق من کل وجہ یعنے کفر ہوگا ۲ اگلی آیت مین تفسیر و تصریح وارد ہوے کہ وجہ عدم قبول صرف کفر ہے وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ اِلَّا اَنَّهُمْ كَفَرُوْا ۳ اور اگر فسق ہی مراد ہو تو فسق مخصوص و مخل مراد ہوگا مثلاً نماز مین طہارت سے بدحلیا طی وقت و اجبات سے بے پروائی صوم مین غیبت لقمۂ حرام اور صرف جہاد مین اکراہ نفاق یا حیلۂ جانبری وغیرہ یہ بیشک موجب رد و اضاعت ہین پس نہ ثابت ہوا وہ جو دعوے کیا معتزلہ نے اور اگر ایسا ہوتا تو لازم آتا کہ ایک عمل دوسرے عمل کے لیے شرط قرار پائے

وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا

اور نہ منع کیا انکو کہ قبول کیے جاوین اونسے خرچ اونکے مگر یہ کہ وہ کافر ہوگئے ساتھ اللہ کے اور اوسکے رسول کے اور نہین

يَأْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ۝

پڑھتے نماز مگر کسل سے اور نہین خرچ کرتے مگر جبر سے

بحث جبکہ صرف کفر رد عمل کو کافی ہے تو چار وصف کیون ذکر فرمائے ۱ فسق ۲ کفر ۳ کسل ۴ کراہت **جواب** ۱ اسلیے کہ منافقون کے خوب پردہ دری ہو ۲ معلوم ہو کہ یہ نفاق کی علامتین ہین کسالی جمع کسلان یعنے سست و کاہل اور اسکی دو صورتین ہین ۱ یہ کہ نماز کو غیر ضروری اور محض بیکار سمجھ کر سستی کرے یہ کفر ہے ۲ فرض جانتا ہے مگر شامت اعمال سے سستی کرتا ہے پھر کسل کبھی ادا مین ہوتا ہے یعنے گاہے گاہے پڑھ لی یہ فسق ہے اور کبھی اُس کے اہتمام و شروط مین مثلاً طہارت یا حضور مسجد یا تلاش جماعت یا قرأت و ارکان و توجہ قلب مین یہ موجب حرمان و قلت ثواب ہے پھر اگر جماعت مل گئی

تو پڑھلی اور اکیلے ہوئے تو واحد قہار کا خوف اور زیادہ پڑہی **تنبیہ** جب کسل نماز پر یہ عتاب و وعید ہے تو ترک کا کیا حال ہوگا نماز کی تمام اعمال سے زیادہ تاکید ہے حضرت غوث الاعظم نے آنحضرت سے بروایت عبادہ بن صامت نقل کی کہ جسنے اچھا وضو کیا اور نماز کے رکوع و سجود و ارکان و شروط اچھی طرح ادا کیے نماز کہتی ہے اللہ تیری محافظت کرے جس طرح تونے میری محافظت کی پھر آسمان پر چڑہتی ہے اور نور اُسکے ساتھ ہوتا ہے یہان تک کہ حضور حق سبحانہ تعالی مین حاضر ہوتی ہے اور نمازی کی سفارش کرتی ہے اور اگر نماز بے احتیاطی و بیدلی سے پڑھلی گئی تو کہتی ہے اللہ تجھے ضایع کرے جیسا کہ تو نے مجھے ضایع کیا پھر آسمان پر صعود کرتی ہے جب آسمان تک پہونچتی ہے دروازے نہین کھلتے پھر پرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر نمازی کے منہ پر پھینک ماری جاتی ہے آور حضرت علی سے مروی ہے جو اپنے نماز مین سُستی کرتا ہے اللہ تعالی اوسے پندرہ عذابون مین مبتلا کرتا ہے دمرنے سے پہلے چھ عذاب ہیں ۱ اُسکا نام نیکون مین نہ ہوگا ۲ برکت حیات یعنی زندہ دلی نہین رہتی ۳ رزق مین برکت نہین رہتی ۴ اعمال خیر قبول نہین ہوتے بلکہ نمازہی کی تکمیل مین محسوب ہوجاتے ہین ۵ دعا مستجاب نہین ہوتے ۶ بزرگون کی دعا سے محروم رہتا ہے اور مرتے وقت تین عذاب ہوتے ہین ۷ پیاسا مرتا ہے اگرچہ اُسکے حلق مین ساتون دریا چھوڑ دیئے جائین ۸ دفعۃً مرجاتا ہے دیکھنے والکی حسرت دل مین رہجاتی ہے اگرچہ مدتون بیمار رہے ہو ۹ دنیا کے پتھر اور لکڑیان اُسپر لاد دی جاتی ہین یعنے جان دہ بھاری ہوجاتا ہے اور تین عذاب قبر مین ۱۰ تاریکی ۱۱ تنگی ۱۲ نکیرین کے جواب مین عجز اور تین عذاب حشر مین ۱۳ اللہ تعالی سے ایسی حالت مین ملے گا کہ وہ اُسپر غضبناک ہوگا ۱۴ محاسبہ نہایت سخت ہوگا ۱۵ حضور حق سبحانہ تعالی سے دوزخ کی طرف لوٹایا جائے گا ہان وہ شاہنشاہ کریم و رب رحیم مالک ہے بروا جاہے بخشدے

فَلَا تُعْجِبْكَ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيٰوةِ

پس نہ تعجب مین ڈالین آپکو مال اونکے | اور نہ اولاد اونکی | نہین چاہا | اللہ نے مگر یہ کہ عذاب کرے اُنھین اسکے حیات

الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ أَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُونَ ○

دنیا کی مین اور نکلین جانین اُنکی | اور وہ کافر ہون

پس اُنکے مال اور اولاد کی کثرت آپکو تعجب مین نہ ڈالے کہ نافرمانبردارون پر یہ عطا اور پسند نہ آئے کہ انکی حالت اچھی ہے اسلیئے کہ اللہ تعالی نے یہی چاہا کہ انکا تمول انکے حق مین بلاے جان ہوجاے دنیا مین اسی کے ذریعے سے عذاب ہو اور جان نکلتے وقت اسی کی محبت اور اسی کے تصور مین کافر مرین **کبیرہ** غایت تفضیح و کمال تعذیب سے پہلے عقائد باطلہ و اعمال واہیہ کا ذکر فرماکر مایوس کردیا کہ یہ کچھ کرین بھی تو آخرت مین کام نہ آئیگا یہی دنیا اس مین انکی کامیابی بھی ذریعہ عذاب و بلا ہے خسر الدنیا والآخرہ **ف** منافق کفار سے بھی بدتر حالت مین ہے ملے قرآن مین ہے إِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ منافق دوزخ کے

نیچے کے طبقے مین ہونگے ۔ ارشاد ہوا کہ کفار کے لیے دنیا جنت ہے اور منافقین کے حق مین عذاب کہ کفار ایک آزادی اور اطمینان سے بسر کرتے ہین اور منافق نہ ادہر کے نہ ادہر کے دل مین کچھ زبان پر کچھ ضیق مین رہتے ہین ملانے کوئی بھی راضی نہین ہوتا اسلیے کہ انکا اعتماد کسی کو نہین رہتا **سوال** اولاد و مال لطف حیات و زینت دنیا و موجب نشاط ہین عذاب کس طرح ہون گے **جواب** آدمی تین قسم کے ہین ۱ جو دنیا کو فانی اور آخرت کو جاودانی سمجھے ہوئے ہین ۲ وہ جسکو دنیا ہی مقصود ہے ۳ وہ جنھین گو دنیا سے تعلق ہو مگر نام و شجاعت و عزت پر دم دیتے ہین پس طالب آخرت کو دنیاوی سامان پر بحسب مقتضائے طبع توجہ ہو مگر نیا اسقدر کہ رات دن اسیکا دہیان رہے اور طالب نام خدا پرستون کے برابر نہ سہی تاہم جان و مال فدا کر دینے پر شگفتگی آمادہ ہوجاتا ہے اور ان دونون کی نظیرین مومنین خالص اور پہلوانان نامور کے کارنامون مین موجود ہین البتہ محض امور دوست دنیا پرست راحت و سلامتی کا خواہان بزدل دنیا کے جھوٹے نقصان کو بھی عذاب الیم جانتا ہے اس لیے کہ اسکا حاصل عمر یہی مال و اولاد ہے اگر ان مین کوئی نقصان آیا تو یہ زندہ در گور ہے نہ اسے آخرت کا اعتقاد کہ وہان کی امید رکھے نہ نام و اعزاز پر اعتماد کہ دل خوش کرلے ۔ اور نفاق کی اصلی صفت یہی بزدلی و راحت طلبی ہے منافق اس لیے آپ کو مومن کہتا ہے کہ مسلمانون کے تلوارون سے آنکھ نہ ملانا پڑے اور انکے صدقات اور غنایم کی فضلی کھائین اور کافر اس لیے رہتا ہے کہ وہ آخرت کو کچھ نہیں سمجھتے تو اوسے ماننے بے اصل شئے کیونکر ضروری جانے جب یہ معلوم ہوگیا تو تمام عمر منافق کے حفظ و جمع و تحصیل مال مین گزرے گی اسپر زکوٰۃ و صدقات اور بعض نفقات مین چار و ناچار مال صرف کرنا پڑیگا یہ عذاب نہین تو کیا ہے پھر مرتے وقت ادہر ملائکہ عذاب جان کھینچ رہے ہین ادہر مال و اولاد کے دائمی جدائی کیسا عذاب الیم ہے جیسا اکثر دنیا پرستون کے مرتے وقت دیکھا گیا **الحاصل** دنیا مین مال کا عذاب ہونا خواہ باعتبار تحصیل و حفظ و محبت شدید ہے خواہ بحیثیت مصارف واجبہ ۔ خواہ یہ کہ یہی مال انپر وبال ہوگا اگر کافر غالب ہوئے تو انھین مومن سمجھکر دشمن ہونگے اور مسلمان انھین منافق و ضعیف الایمان جانکر حقیر جانینگے دونون مال کے خواہان اور اسکے حفظ و منع سے درپے ایذا و ہلاک جان ہونگے اور اولاد کی پرورش غایت محبت اور ان کے فراق کا صدمہ اور اسکے قطع نظر ضرور نہین کہ وہ بھی منافق ہون کافر ہوئے تو مخالف اور مومن ہوئے تو انکے دشمن چنانچہ اکثر منافقون کی اولاد حضور مین ایمان لائی اور اجلۂ اصحاب و مخلص خدام مین شمار کی گئی عبداللہ جو بدر مین حاضر اور خالص مومن تھے ابن ابی منافق کے بیٹے تھے اور حنظلہ جنکو بعد شہادت جنگ احد مین فرشتون نے نہلایا ابو عامر فاسق کے بیٹے تھے ۔ اور بڑا عذاب انپر یہ ہے کہ مسلمانون کو ایسے دشمن رکھتے ہین اور زبان سے اونھین کی خوشامد کرنا پڑتی ہے حاصل یہ ہے کہ مومن جبکہ تمام اسباب

دنیا کو جو وقت فانی یقین کرتا ہے اوسکے فنا پر اُسے زیادہ حسرت و مصیبت کیونکر ہوگی اور پھر آخرت کی امید بھی ہے
اور منافق تو دنیا کو باقی و مقصود اصلی اور آخرت کو تصور خیالی سمجھے ہوئی ہے اوسے اسکی جدائی مین جو عذاب
نہ ہو وہ تعجب ہے (خلاصہ تفسیر کبیر) **مسئلہ** کفار یا فساق کے مال و نعمت دیکھ کر اون کے حال کو اچھا جاننا
ویسے ہی کیفیت کی تمنا کرنا حرام ہے **مسئلہ** منافق دنیا مین جھگڑا مومن اور آخرت مین کافر ہے
جیسا کہ فرمایا اونکے جان بحالت کفر نکلتی ہے **نکتہ** اشارۂ قرآنی سے معلوم ہوا کہ ظاہر دنیا باطن
کے خلاف ہے جیسے بہروپئے کچھ کا کچھ دکھاتے ہین دنیا کے بھی مصنوعی تماشے نظر آتے ہین ورنہ دولت
جو اسباب راحت ہے اور اولاد جو روح نشاط ہے عذاب نہ ہوتے پس دانا انجام بین کبھی اس
زوال صدوری سامان کے دلکش لباس اور نظر فریب زیور و آرایش پر فریفتہ نہین ہو سکتا۔

وَيَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ إِنَّهُمْ لَمِنكُمْ وَمَا هُم مِّنكُمْ وَلَٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَفْرَقُونَ ○

اور قسمین کھاتے ہین اللہ کی کہ وہ تم مین سے ہین اور نہین وہ تم مین سے گروہ قوم ڈرنے والی ہین

منافق قسمین کھا کھا کر کہتے ہین واللہ باللہ ہم تو تمھارے معین مومن اہل دین ہین اور حال یہ ہے کہ
وہ نہ مومن ہین نہ معین بات یہ ہے کہ یہ ڈرپونک لوگ ہین جسے زبردست پایا اوسکا کلمہ پڑھنے لگے
ف معلوم ہوا کہ سا زیادہ قسمین کھانا علامت کذب ہے اور زیادہ خوف نشان نفاق ہے منافق
جری و قوی دل نہین ہوتا تجربہ آنکھون سے دکھا رہا ہے کہ عموماً اہل تشیع انہین صفات سے موصوف
ہین۔ واللہ باللہ حضرت عباس کی قسم امام حسین کی قسم مولا علی کی قسم غرض ایک بات اور ہزار قسم
انھین کا شیوہ مستمر ہے یہی فرقہ ہے جسے ہر آن تقیے پر نظر ہے۔ شجاعت انکی مشہور اور استقامت و
وفا ان کی معلوم۔ جرأت۔ ثبات۔ وفا۔ خلوص۔ صدق۔ صفا۔ اگر کسی نے انہین دیکھا ہو تو ذرا ہمکو بھی بتائے
ہماری بھی عمر انھین کی ہمسایگی مین گزری ہے نہین نہ پسند آئین اور نہ عجب مین ڈالین تم کو ان کے
وثائق ان کی دولت و ری ان کی اولاد ان کی ظاہری زرق برق۔ نہ حب آل ان کے دل مین ہے
نہ نور ایمان آب و گل مین تو حود کچھ اور ہے اور مذکور کچھ اور محبت مین عداوت مدح مین ہجو ملیح کا لطف

لَوْ يَجِدُونَ مَلْجَأً أَوْ مَغَارَاتٍ أَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا إِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُونَ ○

اگر پائین جائے پناہ یا کوئی غار یا جائے دخول البتہ پھر جائین طرف اسکے اور وہ جلدی کرتے ہوئے

یعنی منافق بمجبوری آپکے ساتھ ہین ہان مین ہان ملاتے ہین اگر اونھین کوئی ایسی جگہ ملجائے جہان پناہ
لین تمہارے خنجر ان خونریز و نیزہ ہائے تیز سے بیخوف ہو جائین یا جنگل یا پہاڑ کا غار چھپنے کو
مل جائے یا اور کوئی راہ بچنے کی نظر آئے البتہ اُسی کی طرف بعجلت و تمرد تمام چلے جائین مگر کیا کرین مجبور ہین

وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ فَإِنْ أُعْطُوا مِنْهَا رَضُوا وَإِنْ لَمْ يُعْطَوْا

اور کچھین وہ ہین کہ آپ پر طعن کرتے ہین تقسیم صدقات مین پس اگر دیے جاوین ان مین سے خوش ہو جاتے ہین اور اگر نہ دیے جاوین صدقہ

مِنْهَا إِذَا هُمْ يَسْخَطُونَ

اسوقت برا کہین

مشارق مین بخاری سے مروی ہے کہ ایک بار حضرت نے کچھ مال تقسیم کیا تو ذوالخویصرہ بولا انصاف سے تقسیم کیجیے آپ نے

فرمایا اگر مین انصاف نہ کرونگا تو کون کریگا حضرت فاروق کھڑے ہوئے اور عرض کی اجازت دیجیے کہ اس منافق کی گردن اڑا دون فرمایا اسے چھوڑ دو اسکے چند ساتھی ہون گے کہ اون کے نماز کے سامنے تم اپنی نماز کو حقیر اور اون کے روزون کے آگے اپنے روزے ناچیز خیال کروگے قرآن پڑھینگے مگر حلق سے نیچے نہ اترے گا یعنے دل مین اثر نہ ہوگا اسلام سے اس طرح نکل جائینگے جیسے تیر [illegible] سے پار ہو جاتے اور اسکی [illegible] اور [illegible] اور لکڑی اور پرون کوئی اثر نہ ہو ایسے ہی یہ اسلام سے کورے اور ایمان سے بے اثر نکل جاینگے انکی شناخت یہ ہے کہ ان مین ایک مرد سیاہ رو ہوگا ایک بازو اوسکا مضغہ گوشت یا پستان زن کے مثل ہوگا یہ لوگ اُس گروہ پر خروج کرینگے جو بہتون خلق ہونگے اور ایک روایت مین ہے کہ یہ لوگ اختلاف اور نفاق کے زمانے مین ظاہر ہونگے معالم ذوالخویصرہ ایک مرد تمیمی تھا نام اسکا حرقوص بن زہیرہ یہی اصل خوارج کا ہے کہا ابوسعید نے مین گواہی دیتا ہون کہ یہ حدیث حضرت سے سُنی اور مین گواہی دیتا ہون کہ حضرت شیرخدا امام ہدے علی مرتضےٰ نے اوس خارجی کو قتل کیا مین اس معرکے مین شریک تھا جب بعد صلح شامیان خارجیون نے آپ سے سرکشی کی اور آپ کی شمشیر خارا شگاف سے مقتول و مخذول ہوے مین نے اسی صورت کا آدمی دیکھا الحاصل اوسکی طعن کی رد مین ارشاد ہوا بعض اون منافقین سے وہ ہین جو آپ پر طعن و عیب گیری کرتے ہین تقسیم صدقات مین اگر انھین کچھ دیجیے تو خوش ہین نہین تو ناراض بدگو ہین **ف** عیب چینی دو طرح پر ہے ۱ نصیحت یعنے خدا و رسول کے حکم یا کوئی اور اچھی بات بدون اپنی غرض و نفسانیت کے بیان کردے ۲ عیب گیری - وہ قول و فعل جو اپنی ضرر و نفع کے لحاظ سے یا محض اوس کے ذلیل و قائل کرنے کے لیے ہو پس نصیحت واجب ہے اگر ضرورت و قدرت ہو ورنہ مستحب ہے فرمایا الدِّينُ النَّصِيحَةُ دین خیرخواہی و نصیحت مسلمین ہے اور عیب گیری حرام فرمایا الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ يَدِهِ وَلِسَانِهِ مسلمان وہی ہے جسکے ہاتھ اور زبان سے مسلمان سلامت رہین مسئلہ بقصد توہین نہ بغرض نفع و ضرر خاص امیر و امام پر طعن حرام ہے اسلیے کہ افعال منافقین سے ہے

وَلَوْ أَنَّهُمْ رَضُوا مَا آتَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ

اور اگر وہ خوش ہوتے اوسپر کہ دیا انکو اللہ نے اور رسول نے اسکے اور کہتے کافی ہے ہمکو اللہ

سَيُؤْتِينَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗٓ اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ ۝ ع

اب دیتا ہے ہم کو　اللہ　فضل سے اپنے　اور رسول اُسکا　ہم　طرف　اللہ کے رغبت کرنیوالے ہین

اگر وہ لوگ اُس سے جو اللہ اور اُسکے رسول نے اُنکو دیا ہے راضی رہتے اور کہتے ہم کو اللہ کافی ہے دے گا مال اللہ اپنے فضل سے اور اُسکا رسول ہم اللہ ہی کی طرف راغب ہین (تو یہ اُن کے حق مین اچھا ہوتا) **ف** یہ تعلیم ہے رضا و قناعت کی اور اشارہ ہے کہ مومنین کو اللہ دیتا ہے اور جواب (لو) محذوف فرمایا تاکہ وسعت رہے ربط میں الزام و ارشاد کے فیصلہ کر دیا کہ تم رسول پر الزام دیتے ہو جواب دندان شکن لو اور سر جھکاؤ۔

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ

نہین ہین　صدقے　مگر واسطے فقرا کے　اور مساکین کے　اور صدقے پر کام کرنے والوں کے　اور مؤلفۃ　قلوب کے

وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۭ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَ

اور آزاد کرانے مین گردنون کی اور اداے قرض مین　اور　راہ مین　اللہ کے اور مسافر کے لیے　فرض ہے　اللہ کی طرف سے　اور

اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝

اللہ　دانا　حکیم ہے

صدقے نہین ہین مگر فقیرون کے لیے اور مسکینون کے لیے اور تحصیل مال زکوۃ مین کام کرنے والون کے لیے اور اُنکے لیے جنکی تالیف قلوب امام مصلحت سمجھے اور غلامون کے آزاد کرانے اور تاوان سے چھڑانے کے لیے اور اللہ کی راہ مین سعی کرنے والون اور مسافرون کے لیے یہ فرض ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ دانا و حکیم ہے **صدقات** واضح رہے کہ جملہ مصارف دو وجہ پر ہین ۱ عوض ۲ بلا عوض) ۔ بے عوض خرچ بھی خواہ موجب ثواب ہین یا نہین پس جو خرچ موجب ثواب نہ ہو وہ اگر ضرورت سے زائد ہو مگر اجازت کے خلاف نہ ہو **مباح** ہے جیسے کھانے پینے مین نفاست و تکلف ۔ زینت و تفریح کے جائز اسباب ۔ اور اگر ضرورت سے زائد اور اجازت کے خلاف ہو **فضول** ہے جیسے فرش پر کرسی یا تخت وغیرہ بچھا کر بیٹھنا یا اوسیر مثل زمین کے جوتی پہنکر چلنا ایک متوسط درجے سے زیادہ جھاڑ ۔ فانوس دیوارگیری لگانا زیادہ روشنی اور تقاریب کے تکلفات اور اگر کوئی خاص ممانعت وارد ہو جیسے قمار و خمر و زنا و غنا مین خرچ کرنا **ممنوع** ہے اور مصارف موجب ثواب دو طور پر ہین اول **مستحب** جنکے ترک پر وعید اور فعل کی تاکید مزید نہ ہو اور یہ مستحب خواہ **شرع** سے ہے یعنے بدون عوض و بدل جیسے طعام دعوت ۔ ہبہ ۔ وصیت ۔ باہمی تحفہ و ہدایا ۔ عام مسلمانون سے احسان اسلام کے ترویج و علوم کے سامان رفاہ عام ۔ امن خلائق ۔ اقارب و احباب سے سلوک اپنے اہل و عیال مین توسیع رزق وغیرہ ۔ اسمین غنی و فقیر بلکہ کافر و مومن سب شریک ہین خواہ **صدقہ** ہے اگر نیت تصدق کر لی جاوے یہ مخصوص لفقرا ہے اور بنی ہاشم پر عار و ننگ دوم **واجب** جسکے فعل کی تاکید اور ترک پر وعید ہو

اور یہ خواہ حق العبد ہے جیسے نفقات ازواج واولاد واقارب فقیر و وظائف عمال سلطانی و تقسیم غنایم و خراج و خمس معاون خواہ حق اللہ ہیں جیسے صدقۂ فطر و کفارہ وعشر و زکوۃ و نذر جو فقرا کے لیے مخصوص ہو اور یہ صدقہ واجبہ ہے اسکے ادا میں تین امر لازم ہیں ۱۔ نیت ۲۔ مصرف یعنی جنکو حکم ہے انھیں کو دے ۳۔ اسلام یعنی یہ صدقات کفار پر لازم نہیں ہوتے ہیں اور سواے زکوۃ کے ذمی کو دینا جائز ہے پس آیت میں اسی صدقے کے مصرف مذکور ہیں فقیر جسکے پاس مال ہو مگر نصاب سے کم مسکین جسکے پاس کچھ نہ ہو۔ اور اسکے برعکس بھی منقول ہے جامع مقاتل و سدی نے کہا فقیر وہ مفلس جو خانہ نشین رہے سوال نہ کرے اور مسکین دریوزہ گر۔ کہا قتادہ نے فقیر محتاج اپاہج مسکین جو اپاہج نہو کہا مجاہد نے ہیں محتاج کے عزیز یا اقارب موجود ہیں وہ فقیر ہے والا مسکین ہے عامل سے وہ لوگ مراد ہیں جو امام کی طرف سے وصول و فراہمی اموال زکوۃ میں سعی کرتے رہیں ۔ ان میں فقر مشروط ہے نہ آٹھواں حصہ معین اور امام شافعیؒ کے نزدیک آٹھواں حصہ انکا ہے اسلیے کہ جملہ آٹھ مستحق مذکور ہیں لیکن بلا اسقاط حق مؤلفۃ القلوب سے لائق تھا کہ ساتواں حصہ انکو ملتا ۔ اگر ایسا مانا جاے تو لبسا اوقات عامل دستیاب نہونگے جبکہ بوجہ کمی مال اونکا حصہ بہت کم ہو اور گاہے گاہے بہت کچھ لے جائینگے اور یہ دونوں امر کے خلاف ہیں پس آیت میں مستحقین کا ذکر ہے نہ تقسیم سہام مسئلہ عامل کو بقدر اجرت دیا جائیگا (ہدایہ) مولفۂ قلوب وہ نومسلم جنکو اخلاق و مال سے مطیع اور اسلام پر مطمئن بنانا مقصود ہو ۔ یہ حصہ حضور اقدس نے دیا اور بعد فتح مکہ وحنین نومسلمون کی تالیف قلوب فرمائی مسلم ہے جب حنین میں لڑائی ہوئی بارہ ہزار مجاہد تھے مگر سب کے سب مقابلے سے ہٹ گئے حضور نے دو بار پکارا داہنی طرف آواز دی یامعشر الانصار یہ جان نثار بولے لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَبْشِرْ نَحْنُ مَعَکَ یارسول اللہ آپ کو خوش خبری ہو کہ آپ کی فدائی آپکے ساتھ ہیں بائیں جانب آواز دی یامعشر الانصار ایسا ہی جواب ملا پھر آپ اپنی سواری سے اترے اور کفار بھاگ گئے اور بہت غنیمت ہاتھ لگی۔ آپنے مہاجرین اور نومسلمون کو دیدی اور اپنے خادمان جان نثار انصار کو کچھ نہ دیا۔ بعض نے کہا کہ سختی میں تو ہم بلائے جائیں اور مال دوسرے ماریں۔ حضور کو یہ خبر ملی سب کو جمع کیا اور فرمایا یہ کیا بات ہے سب خاموش ہو رہے ارشاد کیا تم راضی نہیں کہ لوگ مال لے کر جائیں اور تم محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اپنے ساتھ لے جاؤ اور اپنے گھرون میں رکھو سب خوش ہو گئے اور عرض کی ہاں یارسول اللہ یہ تو دلی آرزو ہے پھر فرمایا اگر تمام دنیا ایک راہ چلے اور انصار ایک راہ چلیں تو میں انصار کی راہ اختیار کروں۔ مگر زمانۂ ابوبکر صدیق میں باجماع حصۂ مولفۃ القلوب ساقط ہو گیا اسلیے کہ ضرورت تالیف قلوب کرنے کی باقی نہ تھی یوں ہی اسلام کا جمال دلفریب اور دبدبۂ اقتدار کافی نظر آیا ف ممکن ہے کہ اسقاط حق مؤلفۃ القلوب بعلت استغنا ہو پھر جب کبھی وہی ضرورت عود کرے حکم بھی عود کرائے

مسئلہ تالیف قلوب تو مسلم اولیٰ و افضل ہے **فی الرقاب** یعنی آزادی رقبے مین مال صدقے کا خرچ بظاہر لفظ سے تو وہی ہے جو امام مالک کا مذہب ہے کہ وہ لونڈی غلام جنکے مالک روپیہ لیکر آزاد کرنے پر آمادہ ہون اس مال سے آزاد کرائے جائین مگر حنفیہ کے نزدیک عمل ظاہر پر متعذر ہے اسلیے کہ اگر غلام کو مال دین تو تملک نہین ہے وہ سب مولی کا ہے اور مولے کو دین تو غلام کی تملیک معدوم ہے حالانکہ اصل اسمین تملیک ہے اور ایسے حاجت مال پانے والی یعنی مولی کی نسبت متحقق نہین پس ضرور ہوا کہ مراد مکاتب ہون یعنے وہ غلام یا لونڈی جنکے مالکین نے اونہین اس شرط پر اختیار کسب وغیرہ دیا ہے کہ جب اسقدر مال ادا کردین آزاد ہو جائین انکا بدل کتابت دیکر آزاد کرنا مراد ہے اور اسمین تملیک و حاجت دونون بجز مکاتب متحقق ہین اور عموم لفظ ارادہ مکاتب سے مخل نہین کرتا **غارم** یعنے مدیون کہا شافعیہ نے وہ دین جو اصلاح ذات البین اور دفع فساد باہمی وامور خیر مین عائد ہوے ہون مگر نہ صیغہ مقتضی خصوص ہے نہ قرینہ موجود نہ کوئی وجہ شرعی مانع بلکہ زکوٰۃ کی غرض یعنے دفع حاجت بدرجۂ اولےٰ ثابت ہے البتہ دیون معصیت کا اخراج جیساکہ اکثر مفسرین نے ذکر کیا تخصیص عقلی قابل تسلیم ہے مال زکوٰۃ نظم و اصلاح مومنین کے لیے ہے نہ تائید مفسدین کے واسطے **فی سبیل اللہ** امام محمد کے نزدیک حاجی اور مفتی ابو یوسف کے نزدیک غازی ہے اور کہا بعض فقہا نے کہ طلبۂ علم بھی ہین اور کہا بعض نے ہر امر خیر مین سعی کرنے والا داخل ہے مگر کلمۂ سبیل اللہ مین ذکا سے حاجی بعبرت عرف اس معنی مین ظاہر آ داخل ہے اور غازی اور طلبۂ علم مین بتبعًا یہ معنی زائد واکمل ہین مگر دوسرے امور خیر بدون ثبوت معنے زائد داخل کردینا محل کلام ہے **ھما لطم** راہ خدا مین چلنے والے دو طور پر ہین ۱ وہ جنکو بوجہ کمال شغل وفائت انہماک دوسرے مکاسب و مصالح کی فرصت نہین ۔ وہ جنکو کسب و تلاش کا موقع کافی طور پر ملتا ہے ۔ پھر قسم اول خواہ ایسے کام مین مشغول ہے جسے مال سے تعلق نہین جیسے زاہد و عابد وغیرہ انہین اگر کچھ حق ہے تو بوجہ فقر ۔ اور اگر ایسے مقصود کے درپے ہین جو مال سے متعلق ہے جیسے حج جس مین زاد راہ کا امر ہے اور جہاد جس مین تہیۂ اسباب و آلات پر ترغیب دلائی گئی ہے یا طالب علم جسے مطالعہ ودرس کے لیے کتب کی ضرورت ہوا کرتی ہے یہ سب آدمی مستحق ہین **ابن السبیل** مسافر جس کے ساتھ مال نہ ہو **فریضہ** منصوب ہے فعل محذوف سے یعنے معین و مقدر جنکا ترک معصیت ہو **علیم** اس تعین و تخصیص کے فوائد سے آگاہ **حکیم** پختہ بات کرنے والا **سوال** کہا فقہا نے وجہ استحقاق صدقہ فقر و احتیاج ہین پھر یہ آٹھ قسمین کیون بیان کی گئین اگر ہر جگہ فقر ملحوظ ہے تو ذکر و تطویل بے سود اور اگر کچھ اور منظور ہے تو شرط فقر باطل **جواب** بیشک فقر و حاجت اصل ہے مگر جبکہ حاجت مال سے کوئی مخلوق

خالی نہین لہذا وجوہ حاجت کا ذکر فرمایا کہ نہ عموم ہو نہ حرمان ۔ پھر فقر معتبر تین طور پر ہے ۱ (فقر ذاتی) اور یہ مکاتب مین ہے اس لیے کہ غلامی مشابہ ہے عدم وموت کے اور آزادی مثل ہے وجود وحیات کے ۲ (فقر ذاتی) اور یہ مسکین مین بالفعل موجود ہے اور فقیر مین بالقوا ۔ اور حکماً مدیون اور مسافر مین ہے اور فقر عامل مین علتہ اس لیے کہ جب ابواب مکاسب مسدود ہو گئے فقر لابدی ہے ۳ (فقر دینی) یعنے تحصیل ذخیرہ ثواب مین حاجت ہو اور یہ حاجی و غازی و طالب العلم مین جو بوجہ کمال شوق رضاے الٰہی و فرط جوش محبت اپنی مقاصد مین بدنی قوت کے ساتھ مالی اسباب کی بھی محتاج ہوتی ہین اور مولفۃ القلوب کی ضرورت بسبب نقصان و عدم اطمینان پیدا ہوتی ہے تاکہ مال موجب طمانیت و زیادت ایمان ہو

احکام ۱ فقیر و مسکین کو اسقدر دینا کہ خود صاحب نصاب ہو جاے مکروہ ہے ۲ عامل صدقہ اگرچہ غنی بھی ہو مستحق ہے ۳ ہاشمی کسی حیثیت سے صدقہ لینے کا مجاز نہین ۴ مدیون اگرچہ مالدار ہو مگر سب مال ادائے دین کو کافی نہ ہو یا بعد ادا قدر نصاب سے کم بچے تو مستحق ہے ۵ حاجی و غازی اگرچہ مالدار ہون مگر بوجہ زاد سفر یا اسباب حرب وغیرہ مین ضرورت ہو مستحق ہے ۶ مسافر اگرچہ وطن مین غنی ہو مگر سفر مین مفلس ہو اور مال منگا نہ سکے تو مستحق ہے ۷ آیت مین انحصار ہے کہ ان کے سوا دوسرا مستحق نہ ہو ۸ کہا شافعیہ نے ہر قسم کے مستحقین سے تین آدمی ضرور پائین اور ہمارے نزدیک ان تین سے کل یا بعض کو دینا کافی ہے ۹ بیان مصرف زکوۃ ہے نہ تقسیم دلائل اسکی توضیح وغیرہ کتب اصول مین ہے اور خود صاحب تفسیر کبیر نے بھی شافعیہ کو جواب معقول دیے ہین **سوال** تخصیص بنی ہاشم کیونکر جائز ہوا **جواب** یہ تخصیص اخبار مشہورہ یا اجماع معروف سے ہے ۲ آیت مین ابہام نہین کہ اخبار آحاد سے اوسکی تخصیص جائز نہ ہو جس طرح تعین فقر و بیان صفات دیگر مسلم ہے ایسے ہی بنی ہاشم کا اخراج ثابت ۳ جب کہ بنی ہاشم بوجہ قرابت رسول اللہ و استحقاق خلافت تمام صدقات مان لیے گئے تو یہ مستحق کیونکر ہو سکتے ہین۔

وَمِنْهُمُ الَّذِينَ يُؤْذُونَ النَّبِيَّ وَيَقُولُونَ هُوَ أُذُنٌ قُلْ أُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ

اور انمین سے وہ ہین کہ ایذا دیتے ہین نبی کو اور کہتے ہین وہ کان ہے کہدیجے کان بھلائی کا ہے تمہارے لیے

يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ

ایمان رکھتا ہے اللہ پر اور سچا جانتا ہے مومنون کو اور رحمت ہے انکے لیے کہ ایمان لائے تم مین سے

وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

اور جو ایذا دیتے ہین رسول کو خدا کے ان کے لیے عذاب دردناک ہے

اور نمین بعض ایسے ہین کہ نبی کریم کو ایذا پہونچاتے ہین اور کہتے ہین اون کے تو کان ہین آپ کہدیجیے کہ یہ کان تمھارے حق مین بہتر ہین وہ پیغمبر اللہ پر ایمان لاتا ہے اور مومنین کی بھی تصدیق کرتا ہے اور ایمان والونکے حق مین رحمت ہے اور جو لوگ رسول خدا کو ایذا پہونچاتے ہین اون کے لیے دردناک عذاب ہے **معالم** منافقین آنحضرت کی نسبت کلمات ناشایستہ کہا کرتے تو بعضون نے کہا ایسا نہ کہو مبادا آپ کو خبر ملجائے تو مشکل ہو جلاس بن سوید بولا جو چاہو کہو اگر خبر ملے گی تو ہم قسم کھالین گے مکر جائینگے آپ تو سراپا گوش ہین جو کہو سن لیتے ہین ہمارے قول و قسم کی بھی تصدیق کرین گے (اذن) اُسے کہتے ہین جو کم عقل و ناتجربہ ہو جو سنا مان لیا تحقیق و تفتیش سے تعلق نہین ارشاد ہوا تمھارے ہی قول کے موافق آپ کا (اذن) ہونا تمھارے لیے اچھا ہے اگر تم مومن ہو تو نبی کی تصدیق تمھارے حق مین برکت و رحمت ہے اگر منافق ہو تو جان بچے اور امن ملے پس مومن کے لیے موجب ستر و اعتبار ہے منافق کی جان بچتی ہے نہین تو جینا دشوار ہے **درمنثور** آیت نبتل بن حارث منافق کی شان مین ہے وہ آپ کو (اذن) کہتا تھا **ف** حاکم کا محکومین کے بات پر اعتماد کر لینا اور زیادہ تحقیق نہ کرنا خیر ہے جیسا کہ آیت مین گزرا اور شرع بھی ہے کہ صفحہ ۲۰۴ مین گزرا اور مطابقت یون ہے کہ اگر یہ سادگی حمق و غفلت سے ہے تو بری اور مصلحت و دور اندیشی و عفو و کرم سے ہے تو اچھی ہے وہان منافقون کو مومنین سے جدا کرنا منظور تھا اور یہ بھی تھا کہ بوقت ضرورت درگزر کرنے سے عام عفو کا دروازہ کھلجاتا۔ اور یہان کوئی غرض متعلق نہ تھی پس جب حق قضا و حق خلق تعلق ہو تحقیق و تجسس لازم ہے اور جب ایسا نہ ہو تو ستر و عفو اولی **مسئلہ** ایذائے پیغمبر معصیت و کفر ہے درمختار مین ہے کہ مسلم ہے تو توبہ قبول ہو اور ذمی ہے تو درصورت اعلان و عود قتل کیا جائے کہا شامی نے توبہ قبول نہ ہونا مقبول نہین **ف** بیشک حضور سراپا عفو تھے آپ کی زندگی مین کیا کیا گستاخیان آپ سے نہین کی گئین اور عفو ہوئین اور ہجو و مدح انبیا حقوق اللہ سے ہین نہ پیغمبر سے صلہ متعلق ہے نہ گلہ اونکا وجود اون کا تعلق تعلقات سبحانی مین فنا تھا **ہان** یہ ضرور ہے کہ حق اللہ متعلق بذات اللہ اقرب الی العفو ہوتے ہین اور حقوق اللہ متعلق بنجاصان خدا البعید تر ہین عفو سے

الثلثۃ

يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ لِيُرْضُوكُمْ وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَقُّ أَنْ يُرْضُوهُ

قسمین کھاتے ہین اللہ کی واسطے تمھارے تاکہ راضی کرین تمکو اور اللہ اور رسول اُسکا مستحق زیادہ ہے یہ کہ خوش کرین اوسے

	إِنْ كَانُوا مُؤْمِنِينَ	
اور عمدہ لوگ گدھے سے بھی بدتر ہین اگر نہ انکا شر ہو نا قرین قیاس سمجھے نہ آپکا	اگر ہین مومن	ابن کثیر ایک منافق بولا واللہ یہ اشراف قول محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حق ہو لیکے

صادق ہو نا تیقن - دوسرے آدمی نے کہا واللہ ارشاد حضور حق ہے تو گدھے سے بھی بدتر ہے - پیغمبر حضور میں پہونچی تو منافق مکر گیا قسمیں کھانے لگا مومن مخلص نے کہا اے اللہ سچے کی تصدیق کر یہ آیت نازل ہوئی کہیں جب لشکر ظفر پیکر تبوک سے واپس آیا تو منافقین قسمیں کھا کھا کر اپنے عذر بیان کرنے لگے تاکہ مومنین کو راضی کریں ارشاد ہوا یہ منافق اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ تم کو اے مسلمانو خوش کریں اور راضی کرنا تو اللہ کا ہے جو عالم الغیب اور قادر مطلق ہے یا اسکے رسول کا راضی کرنا ہے جسکی رضا ایمان جسکی ناخوشی عذاب نار ہے جو اللہ کی تعلیم سے تمہارے قلوب و اعمال پر بھی مطلع ہوتا رہتا ہے ہیں اگر مومن ہو تو اللہ و رسول کو راضی کرو

ف اول اس میں قسم کھانے کی مذمت ہے اگرچہ سچی بھی ہو اسلیے کہ قسم اوسی کے لیے ہے جو واقف نہ ہو اور اللہ تعالیٰ عالم الغیب اور رسول مؤید من اللہ ہے باقی رہے عوام صرف انکا راضی کرنا کوئی عمدہ بات نہیں اسی لیے کہا امام ابو حنیفہ نے کہ نکول بذل ہے اقرار نہیں یعنے جب مدعی گواہ نہ لا سکے اور مدعا علیہ پر حلف عائد ہو اور مدعا علیہ (نکول) یعنے قسم کھانے سے انکار کرے تو یہ اقرار بحق مدعی نہیں جس سے سمجھا جائے کہ مدعا علیہ ظالم و کاذب تھا بلکہ اُسنے اپنا مال خرچ کر کے آپ کو قسم سے بچایا جیساکہ مروی ہے سعید بن جبیر سے کہ اُنھوں نے کہا کہ میں نے اپنی قسم ستر ہزار دینار کو خریدی اور اگر قسم کھاتا تو راست ہوتے (ترغیب) **دوم** آنحضرت کے شرف قرب کا بیان ہے کہ آپکی رضا کو اپنی رضا سے متصل فرمایا اور یہ کمال قرب و قبول ہے کہ ایک کی رضا و غضب دوسرے کی رضا و غضب ہو گیا نہ وہ ضمیر اگر قریب یعنی رسول کی طرف راجع ہے تو رضاے رسول پر رضاے الٰہی موقوف ہوے جیسا کہ فرمایا مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ جسنے پیغمبر کی اطاعت کی وہ اللہ کی اطاعت کر چکا اور اگر بعید یعنی اللہ کی طرف ہے یا ہر واحد کی طرف ہے تب بھی وہی مضمون اتحاد ظاہر ہے **سوم** اسمیں اشارہ خفی ہے کہ رسول کو تمہارے قلوب و اعمال پر اطلاع دیجاتی ہے ورنہ کیا ضرورت تھی کہ رضاے مومنین ہوا اور رضاے رسول نہ ہو حالانکہ آپ زیادہ تر قسم اور قول کی تصدیق کرنے والے تھے جیسا کہ فرمایا يُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِينَ اور یہ حالت لفظ سے مومن کی بھی

أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّهُ مَن يُحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَأَنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا

کیا نہیں جانا انہوں نے یہ کہ جو خلاف کرے اللہ سے اور رسول سے اسکے لیے بیشک ہے آگ دوزخ کی ہمیشہ رہے اسمیں

	ذَٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيمُ	
کبھی دار العلوم و ہان کہا جاتا ہے سعی و توجہ استاد سے بے پروائی کرے	یہ رسوائی بڑی ہے	جہاں تعلیم مقصود ہو اور رشد کرد یا وجود تو کہتے ہیں اب تک نہ سمجھے

حاصل مدتوں سے انکو پیغمبر خدا تعلیم کر رہے ہیں اور نہ سمجھے کہ جو اللہ و رسول کے خلاف کیے اُسے آگ دوزخ کی ہے وہ اسمیں ہمیشہ رہے اور یہ رسوائی بڑی ہے **درمنثور** اس رسوائی کی شرح حضرت ابوبکر صدیق نے

خطبے مین یون فرمائی کہ میدان حشر مین ایک بندہ حاضر کیا جائیگا جسے دنیا مین مال وصحت عطا ہوئی تھی اور
اُسنے ناشکری کے ارشاد ہوگا اِس دن کے لیے کیا لایا ہے جب وہ کچھ نہ پائیگا اسقدر روئیگا کہ آنسو بہ نکلینگے پھر دوبارہ
اُسے شرم دلائی جائیگی پھر خون سے رویگا تیسری بار اپنے ہاتھ کہنیون تک چبائیگا پھر غیرت دلائی جائے گی
تو پھوٹ پھوٹ کر رویگا آنکھون کی پتلیان رخسارون پر بہکر آجائینگی ہر گال دس دو حجر ایک ایک فرسخ کا ہو جائیگا
کہے گا اے رب دوزخ ہی مین بہیجدے کہ ان جگر دوز طعنون سے بچون **ابو سعود** حاد خلاف ہوا باب
مفاعلۃ سے ہے مودا اسکا حد اور محاورہ یہ ہے کہ دو آدمی ہون اور ہر ایک جانب مخالف میل کرے **بحث**
من عام ہے اور حاد خاص معلوم المعنی ہمیں ضرور ہے کہ ذرا خلاف کیا اور خالد النار ہوا اور یہ خلاف اجماع ہے
جواب مَن تو عام ہے مگر حاد مین خفا ہے ادنی خلاف ساقط اور اعلیٰ داخل ہوگا **توضیح** اسکی یہ ہے کہ تمام
مخالفت مین ممکن نہے نہ موافقت کہ شان الوہیت ورسالت مقتضی ہے کہ بندے صرف تعمیل ارشاد مین
خلاف نہ ہون دوسرے احوال سے علاقہ نہین اور ارشاد کی دو قسمین ہین رضا یعنے بجالانے مین انعام ہے
ترک مین الزام نہین اور یہ درجہ (عدم موافقت) کا ہے تحکم یعنے ضرور کرو اسمین کبھی خلاف بلا قصد ہو جاتا
ہے مثلا نماز فرض ہے اور آدمی نے دوسرے شغل مین وقت صرف کر دیا اس خیال سے نہین کہ مین نمازی
نہ ہونگا بلکہ اسلیے کہ جو کرتا ہون وہ کیے جاؤن گا یہ ادنی خلاف ہے کبھی خلاف ہی کرنا مقصود ہوتا ہے جیسے
کفار منافقین کو اور یہ کامل درجہ خلاف ورزی کا ہے اور اسی کی سزا جہنم اور خلود ہے اس لیے کہ مطلق فرد
کامل کی طرف منصرف ہوتا ہے اور کمال خلاف یہی ہے یہ معنی حاد چاہتے ہین کہ جانب خلاف مقصود ہو
اسناد فعلی یعنے (خود خلاف کیا) قصد وارادے کو چاہتی ہے ورنہ یون وارد ہوتا کہ جس سے خلاف صادر
ہوگی) کافی تھا باب مفاعلۃ چاہتا ہے کہ دونون جانب سے بعد و خلاف ہو اور یہ کفر ہی پر صادق آتا ہے
یہان یہ نہین بس نہ غیر کامل مخالف کامل ہے نہ خالد النار اور جملہ کا ذ مخالف کامل ہین اور خالد النار **استنباط**
دو سزائین مذکور ہوئین نار جہنم خلود پس اگر خلاف وقصد دونون ہین تو نار و خلود دونون ہین اور
اگر صرف خلاف ہے تو سزاوار نار ہوا مگر دائما نہین اور یہ مرتبہ ہے اہل فسق وبدعات کا اور خلاف کا
قصد ہے مگر سرزد نہین ہوا جیسے کوئی کافر بلغ یا عاقل ہوتے ہی مرگیا تو خلود ہے باعتبار قصد کے
اور جس طرح قصد خلاف کو مخالفت لازم ہے خلود کو دخول نار لازم۔ اور اگر نہ خلاف کیا نہ قصد خلاف
تو نہ نار ہے نہ خلود البتہ علوے مدارج وکثرت تنعم اختیار موافقت سے متعلق ہے **تنبیہ** علانیہ گناہ کبیرہ

کرنے والا جیسے تارک صوم وصلوٰۃ - شراب خوار - زانی - راشی - سود خوار - قمار باز - داڑھی منڈانے والا نیچا پائجامہ پہننے والا - اور فاسق وفاجر وبدعتی وغیرہ انسے ایک ایک نوع کا قصد مخالفت پایا جاتا ہے ان کے خاتمہ بخیر ہونے کا البتہ خوف ہے گو حق سبحانہ تعالے رحیم اور اوسکا رسول کریم ہے

يَحْذَرُ الْمُنَافِقُونَ أَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُورَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِي قُلُوبِهِمْ

ڈرتے ہین منافق یہ کہ اوتاری جاوے اُنپر کوئی سورت خبر دے اونکو اس سے کہ ہے دلون مین اُنکے

قُلِ اسْتَهْزِئُوا إِنَّ اللَّهَ مُخْرِجٌ مَا تَحْذَرُونَ ○

کہدے جی کہ ہنسی کرو بیشک اللہ نکالنے والا ہے اُسیکا کہ ڈرتے ہو تم

منافق ڈرتے ہین کہ مبادا اُنکے حق مین کوئی سورت اُترے اور جو دل مین چھپائے ہوئے ہین وہ کھل جائے آپ اے نبی کریم اُن سے کہدیجیے کہ ہنسے جاؤ اللہ تعالے اُس راز کو ضرور ظاہر کردے گا جس سے تم ڈرتے ہو معالم کہا ابن عباس نے ستر منافقون کے نام مع ولدیت اوتارے گئے پھر منسوخ کردیے گئے کہ اُن کی اولاد جو مومن ہوں ندامت نہ اٹھائین استہزوا یعنے یہ ڈر بھی اُن کا یقین سے نہ تھا بلکہ تمسخر سے تھا کیونکہ یقین کرنا تو ایمان سے تھا

وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَ

اور اگر پوچھین آپ اُنسے کہینگے نہ تھے ہم مگر بحث کرتے اور کھیلتے کہدے کیا بیا اللہ اور ایتو نسو اُسکی اور

رَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ

پیغمبر سے اُسکے ہو تم تمسخر کرتے

خوض غوطہ لگانا - باتین کرنا یہان مراد ہے جھوٹی اور دل لگی کی باتون سے اگر آپ اون سے پوچھین اور اون کی بیہودہ باتون سے سوال کرین تو صاف کہدین گے ہم تو جھوٹھ موٹھ باتین کرتے تھے اور کھیلتے تھے آپ کہدیجیے کہ اللہ سے اور اُسکی آیتون اور پیغمبر سے کیا تمسخر واستہزا کرتے ہو یعنے اگر تمھاری بات مان لی جاے تو بھی اللہ ورسول سے استہزا ہوگا اور یہ اُس سے زیادہ ممنوع ہے کبیر کہا ابن عمر نے کسی منافق نے کہا کہ ہم نے دروغگو نامرد - خوفناک زیادہ ان سے نہین دیکھے مراد اوس کی حضور اور مومنین تھے ایک مسلمان نے کہا تو جھوٹا منافق ہے اور حضور کو خبر دینے گیا کہ آپ پہ وحی آچکی تھی جب اوس سے پوچھا گیا تو یہ عذر لغو کیا کہا قتادہ نے بوقت لشکر کشی تبوک منافق ہنستے تھے کہ رومیون کا ملک ودولت لینے کی ہوس رکھتے ہین بوقت مراجعت جب الزام دیا گیا تو بولے ہم تو یون ہی کہتے تھے احمدی اللہ ورسول سے استہزا نفاق وکفر ہے -

لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ إِنْ نَعْفُ عَنْ طَائِفَةٍ مِنْكُمْ نُعَذِّبْ

نہ عذر کرو بیشک کفر کیا تمنے بعد اپنے ایمان کے اگر معاف کرین ہم ایک گروہ سے تم مین سے عذاب کرینگے ہم

ع ۸

اے منافقو عادہ نہ کرو بیشک **طَائِفَةً بِأَنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ** تمنے کفر کیا اظہار ایمان سکے بعد اگر کسی گروہ کو بسبب اُسکے | دوسرے گروہ کو اس لیے کہ وہ تھے گنا ہگار | ندامت و توبہ کے بخشدینگے تو دوسرے گروہ کو جنکے دل ویسے ہی سخت ہین ہم عذاب کرینگے اسلیے کہ وہ مجرم ہین - یہ جواب ہے منافقین کے فریب آمیز عذرخواہیون کا کہ یہان سماعت ہوگی تو دادسی کی جس نے سچے دل سے توبہ کی - **ابن کثیر** آپ نے منافقون کو بلاکر یہ آیتین سُنائین اور فرمایا کیا تم نے ایسا ایسا کہا ہے قسم کھاگئے کہ ہرگز نہین **معاطم** بن حمیر اشجعی جو اسوقت تک وہ نہین مین تھے صدق دل سے تائب ہوسکے اور دعا کی اے اللہ مجھے اپنی راہ مین شہید کر اللہ نے اون کے عذر قبول فرمائے اور وہ جنگ یمامہ مین شہید ہوئے یہ ہنستے تھے مگر باتین نہ بناتے **و** پھر یہ کیون ارشاد ہوا کہ تم نے ایمان کے بعد کفر کیا حالانکہ وہ مومن نہ ہوے تھے **دفع** یہ اونھین کے منھ سے اونکا قائل کرنا ہے کہ اگر تم اپنے بیان کے موافق تھے تو یہ افعال کفر کے ہوے اور اگر مومن نہ تھے تو بھی یہ عذر عبث ہے **ف** یہ ارشاد کہ ہم ایک کو بخشین گے تو دوسرے پر عذاب کرینگے امید دلاتا ہے کہ دل سے نادم ہو یا ان بخشنے تدبیر نہین لگتی او دلاتا ہے نہ فریب سے جان بچا نا بحضور شاہنشاہ قادر غیب دان ممکن نہین

الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ

منافق مرد اور منافق عورتین ایک ایک کا جنس ہے دوسرے کا حکم کرتے ہین گناہ کا اور منع کرتے ہین

عَنِ الْمَعْرُوفِ وَيَقْبِضُونَ أَيْدِيَهُمْ نَسُوا اللَّهَ فَنَسِيَهُمْ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ هُمُ الْفَاسِقُونَ

نیک باتون سے اور بند کرتے ہین اپنے ہاتھ بھولگئے اللہ کو پس بھلا دیا اونکو اللہ نے بیشک منافق وہی نافرمان ہین

ایک منافق دوسرے کا ساتھی - ہے مرد ہون یا عورتین - یہ بُرائیون کی طرف لوگون کو متوجہ کرتے ہین اور اچھی باتون سے روکتے ہین اور اپنے ہاتھ ادائے زکوٰۃ و صدقات و اعانت اسلام و خدمت مومنین سے روکتے ہین اللہ کو بھولے ہوئے ہین اللہ بھی اونھین میدان حشر مین بلا دیگا پھر کچھ فریادرسی نہ ہوگی یا دنیا مین عطائے توفیق و نزول برکات و قبول عذر و مغفرت سے محروم کردیے گئے - بے شک منافق حکم سے نکل جانیوالے ہین -

وَعَدَ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا هِيَ حَسْبُهُمْ

وعدہ کیا اللہ نے منافق مردون اور منافق عورتون سے اور کافرون سے آگ کا دوزخ کے ہمیشہ رہنے والے اُسمین یہ آگ کافی ہے انکو

اللہ تعالیٰ نے منافق مرد و منافق عورتون	**وَلَعَنَهُمُ اللَّهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُقِيمٌ**	اور کافرون سے وعدہ کرلیا ہے کہ
اُن کے لیے دوزخ کی آگ ہے	اور رحمت سے دور کیا انکو اللہ نے اور انکو عذاب کائمی ہے	اُس مین ہمیشہ رہینگے یہی آگ

اونکے لیے غایان ہے اور اللہ نے اونھین اپنی رحمت سے دور کردیا ہے اور انکے لیے دردناک عذاب ہے

كَالَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ كَانُوٓا أَشَدَّ مِنكُمْ قُوَّةً وَأَكْثَرَ أَمْوَالًا وَأَوْلَادًا فَاسْتَمْتَعُوا

مثل انکے کہ تھے پہلے تمسے تھے سخت تم سے زور مین اور زیادہ مال اور اولاد مین پھر نفع اوٹھایا اونھون

بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُم بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِينَ مِن قَبْلِكُم بِخَلَاقِهِمْ وَخُضْتُمْ

اپنے حصے سے پس نفع لیا تمنے بھی اپنے حصے سے جیسے کہ نفع اوٹھایا اونھون نے کہ تھے پہلے تمسے سے اپنے اور باتین بنائین تمنے

كَالَّذِي خَاضُوا أُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ

جیسے باتین بنائین اونھون نے یہ لوگ ہین کہ مٹ گئے عمل اونکے دنیا مین اور آخرت مین اور یہی نقصان پانے والے ہین

یعنے اے منافقو تم بھی بلاے دنیاوی اور عذاب اخروی مین مبتلا ہوگے مثل اون لوگون کے جو تم سے پہلے تھے اور قوت ومال واولاد مین تم سے زیادہ تھے اور اپنے دنیاوی حصے سے فائدے اوٹھائے تو تم بھی اپنے حصے سے جو تمھارے مقدر مین ہے نفع اوٹھاو جیسے وہ اپنے حصے سے نفع اوٹھا گئے اور بحث بیجا وقیل وقال عبث مین پڑے رہو جس طرح وہ بق بق وزق زق مین رہے یعنے منافق یہ وہی لوگ ہین جن کے اعمال دنیا وآخرت مین ضایع ہوے دنیا مین بوجہ نفاق وفریب ہر طرف ذلیل تدبیرین ناتمام سب کیا بیر د آخرت مین کافرون کے ساتھ دوزخ مین گرفتار آور یہ لوگ اپنی تجارت مین نقصان پانے والے ہین نہ سرمایۂ حیات سود مند نہ نقد عمل بکار آمد

أَلَمْ يَأْتِهِمْ نَبَأُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ وَقَوْمِ إِبْرَاهِيمَ وَأَصْحَابِ مَدْيَنَ

کیا نہین آئی پاس انکے خبر اونکی جو تھی پہلے انکے قوم نوح اور عاد اور ثمود اور قوم ابراہیم اور صاحب مدین کے

وَالْمُؤْتَفِكَاتِ أَتَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَٰكِن كَانُوٓا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ

اور الٹے ہوئے لائے اونکے پاس پیغمبر انکے نشانیان پس نہ تھا اللہ کہ ظلم کرتا اونپر مگر تھے وہ جانونپر اپنے ظلم کرتے

اے منکرو کیا تم کو اون لوگون کا حال نہین معلوم ہوا جو تم سے پہلے گزر چکے ہین وہ نوح کی قوم ہے جو پانی مین ڈوب کر تری اور امت عاد ہے جو ہوا سے تند سے برباد ہوئی اور قوم ثمود کی ہے جو زلزلے کے عذاب مین ہلاک ہوئی اور قوم ابراہیم کے یعنے نمرود جنسے نعمتین سلب کرلی گئین اور نمرود کو خدائی کا مزا چکھایا اور مدین والے امت شعیب ہین جو سائبان کے عذاب سے مرے اور موتفکت یعنے پھرنے والے وہ قوم لوط ہے جو الٹ پلٹ کر جہنم واصل ہوے ان سب کے پیغمبر

[illegible]

کھلی کھلی نشانیاں اور زبردست معجزے لیکر آئے اور کوئی عذر نہ سمجھنے کا باقی نہ رکھا پس اللہ نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا مگر وہ خود اپنی جانون پہ ظلم کرنے والے تھے نافرمانی کی جہنم کے سزاوار قرار دیے گئے **ف** معلوم ہوا کہ اگلون کے حالات سے عبرت اختیار کرنا لازم ہے ورنہ تارک پر الزام نہ ہوتا۔

وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۤءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ

اور مومن مرد اور مومن عورتین ایک دوسرے کی دوست ہین دوسری کی حکم کرتے ہین نیکی کا

وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ

اور منع کرتے ہین گناہ سے اور قائم کرتے ہین نماز اور دیتے ہین زکوٰۃ اور اطاعت کرتے ہین

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰۤئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ

اللہ کی اور اسکے رسول کی یہ لوگ ہین کہ رحم فرمائیگا اونپر اللہ بیشک اللہ غالب حکمت والا

اور ایمان والے مرد اور عورتین یہ سب آپس مین ایک دوسرے کے ولی اور دوست ہین یہ حکم کرتے ہین شرعی امور کا اور روکتے ہین برے کامون سے اور نماز اچھی طرح پڑھتے ہین اور زکوٰۃ ادا کرتے ہین اور اللہ و رسول کی اطاعت کرتے ہین یہ لوگ قریب ہے کہ اللہ رحمت کرے ان پر بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے **ف** اس آیت مین کئی فائدے ہین علامات مومنین آپس مین محبت رکھنا اچھی باتین بتانا بری باتون سے روکنا نماز و زکوٰۃ کا ہر امر مین اطاعت خدا و رسول **نکتہ** اس تعمیم سے معلوم ہوا کہ صرف چند فرائض پر کفایت نہین ہو سکتی ہر دم منتظر حکم و آمادہ خدمت رہنا چاہیئے **نکتہ** جب اطاعت نشان ایمان ہے تو معصیت سلب ایمان اور آمرمیانِ محبت **مسئلہ** بعد آنحضرت کے اطاعت رسول یہی ہے کہ علمائے ربانی و خلفائے اسلامی کی اطاعت کی جائے انجام مومنین استحقاق رحمت خلعت قبول تاج رضا بہشت برین حصول مدعا احکام ہر مسلمان کا حق دوسرے پر ہے اقارب پر صلہ رحم تکفل نفقات مساکین۔ ولایت و نگرانی نابالغ ولایت نکاح ارث۔ خلیفہ پر جان۔ مال۔ آبروی رعایا کی حفاظت اون کے اصلاح و رفاہ پر توجہ بیکس و عاجز کی حمایت اسلیے کہ (اولیا) جمع ولی بمعنی نزدیک دوست۔ و حاکم و متکفل ہے اور ہر حال مین بجمل حسب تفسیر احادیث و اجتہاد ہر شخص کی ولایت و حقوق جداگانہ ہین **مسئلہ** امام وقت ہر صغیر بے وارث کا ولی ہے اس لیے کہ یہ ولایت عام مسلمانون کے ذمے ہے اونکی طرف سے امام ذمہ دار ہوا **مسئلہ** کسی مسلمان پر حلال نہین کہ دوسرے مسلمان کو قول یا فعل یا قصد مجرد سے ضرر پہونچائے اس لیے کہ دوستی و تکفل و حمایت علامت ایمان ہے البتہ حق ستانی امر آخر ہے **اقتباس**

جب کہ منافقین وکفار ایک گروہ اور مؤمنین ایک گروہ قرار پا گئے پس وہ سلوک اور وہ محبت جو باہمی مسلمانوں میں ثابت ولازم ہے کفار سے رکھنا نہ چاہیے اور وہ عناد وتشدد جو کفار کی نسبت مقتضاے اسلام ہے مسلمان سے جائز نہ ہوگا تاکہ امتیاز باقی رہے اور یہی معنے ہیں موالات کفار ومراعات اسلام کے رابطے مؤمنین کی نشانیاں فرماکر اس رحمت کی تفصیل فرمائی جس کا اونھیں امیدوار کیا ہے

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا

وعدہ کرلیا ہے اللہ نے مومن مردوں اور عورتوں سے جنتوں کا جاری ہیں تلے انکے نہریں ہمیشہ رہنے والے اوس میں

وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ۭ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ

اور گھر پاک باغات عدن میں اور رضا اللہ کی بڑی ہے یہ وہی کامیابی بڑی ہے

اللہ تعالیٰ نے ایمان والے مردوں اور عورتوں سے وعدہ کرلیا ہے جنتوں کا جنکے تلے نہریں جاری ہیں ہمیشہ رہیں گے نہ نکلنے کا ڈر نہ فنا کا خوف اور محل پاکیزہ جنات عدن میں ملینگے اور سب سے بڑھکر اور بہتر اللہ کا خوش ہو جانا ہے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے ﴿ف﴾ دوسری آیتوں میں انعام ورحمت کی خبر سناتی ہیں اور آیت وعدہ رحمت باری میں زیادہ تر انہار روح بخش قلوب سے انہار میں مسافر بہتر ہیں کہ بہشت کی نہروں کا نہ پانی سڑے نہ مزا بدلے اور آپ نے فرمایا کہ مشک کے پہاڑوں سے نکلی ہیں اور دوسری روایت میں ہے کہ جنت عدن سے یہ نہریں جاری ہیں فرمایا یہ نہریں بالاے زمین رواں ہیں عمق میں نہیں **مساکن طیبہ** درمنثور میں ابوہریرہ وحصین بن عمران سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنت میں موتی کے محل ہیں ہر ایک میں ستر گھر یاقوت سرخ کے ہر گھر میں ستر بیت زمرد سبز کے ہر بیت میں ستر فرش ہر رنگ کے ہر ایک پر ایک حور سیاہ چشم جلوہ گر اور ستر خوان نعمت بچھے ہوئے اور ستر خوب صورت خادم کمربستہ خدمت کو اس قدر قوت دیجائیگی کہ ان تمام حوران دلفریب اور اغذیہ روح بخش سے متمتع ہو **عدن** کہا صاحب تفسیر کبیر نے کہ عدن کے بیان میں دو قول ہیں ایک یہ کہ عدن نام ہے ایک مقام کا جو جنت میں ہے جیسا کہ صاحب معالم نے کہا کہ کہا عمرو بن عاص نے جنت میں ایک محل ہے جس کا نام ہے عدن اس کے گرد برج ہیں اور پانچ ہزار دروازے اور کہا عطا بن سائب نے عدن ایک نہر ہے اوسکے دونوں کنارون پر باغ سرسبز کہا ابن مسعود نے وسط جنت میں محل ہے۔ کہا مقاتل نے عدن جنت کا اعلیٰ درجہ ہے اس میں نہر تسنیم جاری ہے اور گرداگرد جنان اور محل ہیں یاقوت اور موتی اور ... سے میوہ لٹکتے ہیں اور اس میں مشک اور ... ہے کہا ابن عباس نے عدن ... ہے اور یہ ایک شہر ہے یا یہ کہ عدن صفت ہے۔

جنت کے معنی اسکے قریب یا جگہ جیسا کہ روایت ہے ابن عباس سے کہ عدن معدن سے مشتق ہے جہان مقیم ہمیشہ رہین آور اس بنا پر سیۃ مقتین عدن ہین **محکمت** صاحب درمنثور ومعالم اور دوسرے مفسرون نے باتفاق روایت کی کہ عدن مخصوص ہے پیغمبرون اور صدیقون اور شہیدون کے لیے۔ اور آیت سے ظاہر ہے کہ تمام مومن اوسمین داخل ہونگے جیسا کہ عموم لفظ وسیاق سے ظاہر ہے **حل** اگر عدن بحسب قول ثانی جنت کا وصف ہے تو ہر مؤمن اوسکا مستحق ضرور ہوگا۔ اور اگر کسی خاص مقام کا نام ہے جیسا کہ روایات سے ثابت اور اس قول سے کہ وہ مخصوص بانبیا وصدیقین وشہدا ہے مفہوم ہے تو تاویل کی جائے گی کہ جنت تو عموماً عطا ہوگی اور وہین خلود وسکونت ہے مگر عدن اور رضاے خاص سے بھی بقدر منصب سرفراز ہون گے اور انبیا وصدیق وشہید عدن مین ساکن اور رضا مین مستغرق رہینگے واللہ اعلم **کبیر** جنت سے مراد باغ اور مساکن سے مراد قصر ومحل تا کہ عطف مین مغایرت پائی جاے اور گلگشت ومین محل تفریح وہر ہور وقصور رجاے استراحت ہو **رضوان اللہ** کا خوش ہونا پس یہ **نعمت** تمام نعمتون سے کہ ذکر وتصور مین آسکین بدرجہا افضل ہے اسی لیے ارشاد ہوا (اکبر) بصیغۂ تفضیل اور مضاف الیہ محذوف ہے یعنے من کل شئی یا من ذلک المذکور **نکتہ** جس طرح ذات بابرکات حق سبحانہ تعالیٰ تمام چیزون سے افضل واکبر ہے ایسی ہی رضاے الٰہی تمام نعمتون سے بڑھکر اسی لیے کلمۂ (اکبر) ذکر فرمایا **لطیفہ** عطایاے الٰہیہ کے چار درجے ہین ۱ دنیاوی نعمتین یہ گو بنظر رضا وقبول ہون جیسے حضرت یوسف یا حضرت سلیمان پر یا زمانۂ خلافت مین ہمارے حضور کے اصحاب پر مگر فانی اور اعتباری ہین زیادہ وقعت نہین رکھتین ۲ لذائذ بہشت گو وہ باقی اور مقصود ہین مگر تلذذ نفس وجسم کے لیے ہین مراتب علیاے روح کو نہین پا سکتے ۳ لقاے شریف جسکی امیدون نے قیامت برپا کر رکھی ہے گو سعادت عظمیٰ ومراتب علیا سے ہے مگر طالب مشتاق متلذذ ہوتا ہے ۴ رضاے خاص اس مین حضرت محبوب متلذذ ومحفوظ ہوتا ہے اور فرق تلذذ حبیب وتلذذ محبوب کا ظاہر ہے جسکا دل بنا ہوا ہے وہ اس مزے سے ماہر ہے **شعر** اے کہ مقصود ومدعا طلبی + دم مزن دیگر از خدا طلبی + بے رضا خواہش لقاست حرام + تو لقا از پے رضا طلبی + پس بہشت مین عطیات محبوب سے تلذذ ہے اور دیدار مین ذات محبوب سے اور رضا مین تلذذ برضا وتلذذ محبوب ہے **ع** ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا + جنت وثواب اسلیے مطلوب ہے کہ محل رضا وجلوہ گاہ لقا ہے عین مقصود ومدعا ہے مگر رضا ایسی صفت نہین جسکا اثر دونو جانب نہ ہو یہ یقین کہ زید ہمسے راضی ہے دلیل ہے کہ ہم بھی اوس سے راضی ہین پس کمال رضاے الٰہی اونھین کے لیے ہے جو دنیا مین اُسکی رضا ہی کا دم بھرتے رہے ہرچند رضاے محبوب نہ اختیاری ہے نہ کسبی مگر اپنے دل کا خوش رکھنا اور

اوسکی ہر ادا کو لذیذ جاننا اپنے تمام ارادے تمام اختیار بلکہ قوت امتیاز وحس ادراک کو بھی فنا کر دینا اور مقام عبودیت تامہ مین سر جھکانا آخر کار موجب محبت و رضاے محبوب ضرور ہوجاتا ہے مسلم فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حق تعالی جنتیون سے کہے گا کیا تم ہم سے راضی ہو عرض کرینگے ہمکو کیا ہوا ہے کہ راضی نہ ہون ہم کو وہ دیا جو کسی کو نہین دیا ارشاد ہوگا اس سے بھی افضل دون گا عرض کرینگے اے رب اب اس سے زیادہ کیا ہے فرمائے گا مین اپنی رضا تم پر حلال کیے دیتا ہون پھر کبھی ناخوش نہ ہون گا ذلک سے مراد یہ تمام انعام یا صرف رضا ہے۔

يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ

اے پیغمبر جہاد کیجیے کافرون اور منافقون پر اور سختی کیجیے اُنپر ۱ اور ٹھکانا اونکا دوزخ ہے اور برا ٹھکانا ہے

اے پیغمبر کفار اور منافقون پر جہاد کیجیے اور اون پر سختی کیجیے اُنکا ٹھکانا دوزخ ہے اور بُری جگہ ہے

ف بظاہر منافق و کافر دونون کے قتل کا حکم ہے مگر ایسا نہین بحالت اقرار ایمان امان واجب ہے لہذا مفسرین نے مختلف تاویلین کین کہا گیا جہاد سے مراد زبانی تشدد و سرزنش ہے لیکن کفار کے حق مین یہ کافی نہین اور کہا گیا مراد اجراے حد و ہے مگر یہ حکم عام ہے مومن و منافق دونون مین۔ اور کہا گیا کہ کافرون سے لڑو اور منافقون کو فہمائش کرو۔ یہ جمع درمیان حقیقت و مجاز جائز نہین ہان یہ کہا جاے کہ منافق واجب القتل ہین مگر اس وجہ سے کہ ثبوت شرعی غیر ممکن ہے حکم نافذ نہین ہوسکتا اور فائدہ یہ ہے کہ منافق و کافر دونون ایک حال مین سمجھے جائین اونسے نفرت اون کی توہین دلون مین قرار پکڑے اُن سے اجتناب اور نفرت کرین اور اگر کبھی کوئی منافق اقرار کرلے کہ میرا اسلام زبانی ہے اوسکا سر اوڑا دین اور آنحضرت باوجودیکہ منافقون کے حال سے مطلع کردیے گئے تھے اسلیے خاموش رہے کہ حجت ظاہر شرع مقصود تھی اور اخبار غیب سے پردہ دری موجب ابتلاے عام ہوجاتے یا یہ کہا جاے کہ جہاد لغت مین مشقت و سعی ہے اور شرع مین وہ سعی جو اصلاح و دفع شر کے لیے کی جاے اور سعی اصلاح بسبب اختلاف احوال مختلف ہوتی ہے جس طرح علاج کبھی قطع عضو و اخراج دم سے ہوتا ہے اور کبھی دوسرے آسان ذریعون سے کافر کھلا منکر ہے اُسے تلوار سے ڈرایا تاکہ انکار ظاہر اور شر فرد ہو اور منافق کی اصلاح قلبی مقصود ہے جسپر زور نہین چل سکتا ہان ننگ و عار تنفر توہین نصیحت سے کچھ کام نکلے تو نکلے پس بطور عموم مجاز ہر مقام پر معنی مناسب لیے جائینگے اور اُسی کی طرف میل کیا ہے صاحب تفسیر کبیر نے **لطیفہ** نفس امارہ منافق ہے اور شیطان کافر ان دونون پر جہاد واجب اور تشدد لازم۔

يَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ

قسم کھاتے ہین اللہ کی نہین کہا اور بیشک کہنے کلمے کفر کے اور کفر کیا بعد اپنے اسلام کے

وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا وَمَا نَقَمُوْا اِلَّا اَنْ اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ

اور قصد کیا اوسکا کہ نہ پایا اور نہین دشمنی کی مگر یہ کہ غنی کردیا انکو اللہ نے اور اسکے رسول نے فضل سے اپنے

فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا

پس اگر توبہ کرین ہوگا اچھا واسطے اونکے اور اگر روگردانی کرین عذاب کریگا انپر اللہ عذاب دردناک

فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَا لَهُمْ فِى الْاَرْضِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ

دنیا مین اور آخرت مین اور نہین واسطے انکے زمین مین کوئی دوست اور نہ مددگار

معالم کہا ابن عباس نے آپ ایک پتھر کے تلے رونق افروز تھے کہ فرمایا ایک آدمی آئیگا اور تمکو دیکھیگا شیطان کی آنکھون سے اُس سے بات نکرنا تھوڑی دیر گزری تھی کہ ایک مرد کرنجا آیا آپ نے اوسے بلاکر کہا تو نے ہمین کیون برا بھلا کہا وہ چلا گیا اپنے ساتھیون کو لایا سب نے قسمین کھائین کہ اوسنے ایسا نہین کہا اللہ تعالی نے اوس کی تکذیب نازل فرمائی اور کلبی نے کہا جلاس بن سوید نے کہا تھا کہ اگر آپ سچے ہین تو مین گدھے سے بھی بدتر ہون جب آپ جنگ تبوک سے واپس آئے عامر بن قیس نے حضور مین عرض کیا جلاس مکر گیا آپ نے فرمایا اچھا میرے منبر کے قریب قسم کھاؤ دونون قسمین کھا گئے مگر عامر نے ہاتھ اُٹھاکر کہا اے رب اپنے پیغمبر پر میری تصدیق نازل فرما آپ نے فرمایا مومن امین ہوتا ہے جبرئیل یہ تصدیق لے کر آئے جب توبہ کا ذکر آیا تو جلاس کھڑے ہوئے اور عرض کی اے رسول کریم اللہ تعالے مجھے توبہ کی بشارت سُناتا ہے عامر سچے ہین اور مین توبہ کرتا ہون آپ نے توبہ قبول کی اور وہ مومن خالص ہو گئے **الحاصل** اللہ کی قسمین کھاتے ہین کہ ہم نے رسول کو برا بھلا یا اور کوئی خلاف بات نہین کہی اور بے شک کلمات کفر کے کہے ہین اور اپنے اسلام زبانی کے بعد کافر ہو گئے اور قصد کیا ایسی بات کا جس مین کامیاب نہ ہوے (یہ خواہ منافقون کی تمنا کا ذکر ہے کہ ہمیشہ مومنین کی خرابی کے خواہان اور بہکانے کے درپے رہتے تھے یا اُس ارادے کا ذکر ہے جو بوقت واپسی تبوک منافقون نے کیا کہ آپ کو تنہائی مین شہید کرین یا یہ کہ مدینے سے ان ذلیلون کو نکالدین اور ابن ابی منافق کو شاہی عرب کا تاج پہنائین بہرحال وہ اپنے ارادون مین ناکام رہے اور مومنین سے دشمنی نہین کی مگر اسی حسد و رشک سے اللہ نے اپنے فضل اور اپنے رسول کی برکت سے افلاس وجہل دولت و مغلوبی اُن کی دور کی غنیمتون سے تونگر۔ فتوح سے قوی

اسلام وتقویٰ سے معززکردیا پھر اب بھی وہ نادم ہوکر باز آئین توبہ کرین تو ان کے حق مین اچھا ہے (اور گویا صلاس کی طرف اشارہ ہے) اور اگر روگردانی کرین مثل ابن ابی وغیرہ کے توبہ سے پہلے یا بعد تو اللہ انھین دنیا مین فضیحت و رسوا و خائف و مغلوب کرے گا - اور آخرت مین جہنم ہے اور عاقبت تو وہ ہاتھ اٹھا بیٹھے مگر روے زمین پر بھی کوئی اونکا دستگیر نہین - مومن بوجہ کفر دشمن اور کافر وفریب و دغا سے غیر مطمئن ہین **مسئلہ** منافق کہ یہ بظاہر مقر تھا حقیقۃً ایمان نہ لایا تھا مرتد کی طرح قتل کیا جاے - کافر سمجھکر غلام یا ذمی نہ بنائینگے اسلیے کہ اقرار اول تصدیق کا مستحق زیادہ ہے انکار ثانی سے اور اگر وہ دروغ تھا تو اسکے راستی کب قابل قبول ہے - اور ممکن ہے کہ جانبری کے لیے ایسا کہتا ہو اسی لیے فرمایا بعد اسلام کے کافر اور بعد ایمان کے مرتد ہو گئے - یہ قیامت مین کفار کے ساتھ اور دنیا مین مرتدون کے ہمراہ ہوگا

وَمِنْهُم مَّنْ عَاهَدَ اللَّهَ لَئِنْ آتَانَا مِن فَضْلِهِ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُونَنَّ مِنَ الصَّالِحِينَ

اور اونمین ز وہ ہین کہ عہد کیا اللہ سے اگر دے ہم کو فضل سے اپنے بیشک ہم دینگے ہم اور ہو جائینگے ہم نیکو کاروں سے

فَلَمَّا آتَاهُم مِّن فَضْلِهِ بَخِلُوا بِهِ وَتَوَلَّوا وَّهُم مُّعْرِضُونَ ﴿۷۶﴾ فَأَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا

پس جب دیا اونکو فضل سے اپنے بخل کیا ساتھ اسکے اور پھر گئے اور وہ منھ پھیرنے والے تھے پس نتیجہ دیا انکو نفاق کا

فِي قُلُوبِهِمْ إِلَىٰ يَوْمِ يَلْقَوْنَهُ بِمَا أَخْلَفُوا اللَّهَ مَا وَعَدُوهُ وَبِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ ۝

دلونمین انکے اس دن تک کہ ملین اللہ سے اسوجہ سے کہ خلاف کیا اللہ سے جو وعدہ کیا اس سے اور بسبب اسکے کہ تھے جھوٹ بولتے

أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ وَأَنَّ اللَّهَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ۝

کیا نہ جانا بیشک اللہ جانتا ہے بھید اونکے اور مشورے انکے اور اللہ جاننے والا ہے چھپے ہوے امورکا

اور ان مین سے وہ بھی ہین جنھون نے اللہ سے عہد کیا اگر ہم کو اپنے فضل سے عطا فرماے (یا مال و مراد) تو ہم خیرات کرین اور نیکو کار ہو جائین پھر جب اللہ تعالیٰ نے انھین اپنے فضل سے دیا بخل کیا اور پیٹھ پھیری اعراض کرتے ہوئے (یعنے عمل بھی چھوڑا اور اسکی پروا بھی نہ کی یہ سخت ترین معاصی ہی) پھر اللہ نے نتیجہ دیا اونکو نفاق قلبی کا جو اس دن تک باقی رہے جسدن وہ اللہ سے ملین اور یہ اس لیے ہوا کہ اللہ کے وعدے کے خلاف کیا اور اوس کے حکمون کو جھٹلاتے تھے کیا نہ جانا کہ اللہ تعالیٰ اُن کے راز اور مشورے سب جانتا ہے اور بے شک اللہ تمام چھپی ہوئی باتون کا جاننے والا ہے کبیر اکثر مفسرین نے کہا کہ سبب نزول آیت ثعلبہ بن حاطب ہے اس نے حضور سے درخواست کی کہ میرے لیے تونگری کی دعا فرمائیے آپ نے فرمایا مال قلیل جسپر تو شکر کرے کثیر سے جسکی تجھے طاقت نہو بہتر ہے ثعلبہ نے پھر کہا کہ مین اسکا حق ادا کرونگا آپ نے فرمایا اگر مین چاہتا میرے ساتھ پہاڑ چاندی

سونے کے سنگریزے چلتے پھرتے اُسنے وہی التجا کی آپ نے دعا فرمائی برکت ہونے لگی اُسکی بکریان اسقدر بڑھین کہ
مدینہ چھوڑکر جنگل مین رہنے لگا اور حضوری مسجد سے محروم رہا چندے جمعہ مین حاضر ہوا کیا جب در مال بڑھا
جمعہ بھی تشریف لے گیا آپ نے ایک دن اسکا حال پوچھا لوگون نے عرض کیا تین بار فرمایا ثعلبہ ہلاک ہو جب
زکوٰۃ واجب ہوئی تو عامل صدقہ روانہ ہوے ایک شخص مع دامنہ ہمایون ثعلبہ اور ایک مرد سلیمی کے پاس گئے
ثعلبہ بولا یہ تو جزیہ کے مثل ہے اچھا تم سب جگہ ہو کر یہان بھی آنا - وہ مرد سلیمی کے پاس گئے انھون نے
اپنی عمدہ عمدہ اونٹ چھانٹ کر عامل کے حوالے کیے وہ بولے یہ فرض نہین ہے کہ عمدہ مال چھانٹ دیا جائے مرد
سلیمی نے کہا میری خوشی یہی ہے پھر وہ عامل ثعلبہ کے پاس آیا اُسنے کہا مجھے حکم دکھاؤ وہ فرمان معلے دکھایا گیا
پڑھکر بولا یہ بھی جزیہ کی بہن ہے خیر تم جاؤ مین غور کرون جب یہ عامل حضور مین آئے آپنے سلیمی کے لیے دعاے
برکت فرمائی اور ثعلبہ کے حق مین کہا خرابی ویلا کی ہے ثعلبہ کے لیے - پھر جب یہ آیت اُتری اُسکا کوئی رشتہ‌دار
ساتھ تھا حضور کا ارشاد اور قرآن کا نزول اوس سے ذکر کیا ثعلبہ یہ سنکر حاضر ہوا اور زکوٰۃ لایا آپ نے
فرمایا اللہ نے تیرے صدقے کے لینے سے منع کیا ہے وہ بہت رویا سر پر خاک ڈالی آپ نے فرمایا یہ تیری
شامت اعمال کا نتیجہ ہے تو نے ہماری نصیحت نہ سُنی پھر جب آپ انتقال فرما گئے وہ ابوبکر صدیق کی
خدمت مین زکوٰۃ لایا آپ نے بھی رد کردی حضرت عمر اور حضرت عثمان کی عہد خلافت مین یونہین مردود رہا اور
مرگیا وفات سے عدم قبول صدقہ گو کسی ظاہر دلیل سے جائز نہین مگر ممکن ہے کہ خاصہ رسول ہو یا اسکا کفر
ثابت ہو گیا ہو اور کافر پر صدقہ نہین ہے اور خلفاے راشدین نے بھی آپ کے حکم کی تعمیل کی ہوا یہ حکم ہر
بدعہد بخیل منافق کے لیے ہے اور معلوم ہوا کہ بدعہدی اور تکذیب سے نفاق پیدا ہوتا ہے یہ بعض گناہون
کی سزا عذاب نار یا دنیا مین تکلیف وعار ہے اور بعض کی شامت سے دل سیاہ ہو جاتا ہے توبہ کی توفیق
نہین ملتی دوسرے گناہ سرزد ہونے لگتے ہین اور یہ بدترین عذاب دنیاوی ہے -

اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقٰتِ وَالَّذِيْنَ

جو طعن کرتے ہین رغبت کرنیوالون پر مومنین سے صدقون مین اور اوپر جو

لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ

نہین پاتے مگر مشقت اپنی پھر ہنستے ہین اُن سے ہنستا ہے اللہ اون سے اور واسطے اونکے عذاب ہے دردناک

جو لوگ طعن وعیب گیری کرتے ہین بخوشی تمام صدقہ دینے والون پر اور اون پر جو مزدوری کے سوا اور کچھ نہین
پاتے یہ منافق اون پر ہنستے ہین اور اللہ تعالیٰ اُن سے ہنسی کرتا ہے یہ سمجھتے ہین کہ ہمنے مومنین کو دھوکا دیا
دونون طرف اچھے رہے اور یہ نہین جانتے کہ مومنین اونھین ساتھ لیے ہین بوقت کامیابی اُن سب پر ڈالی

کرین گے یا آخرت مین پل صراط اور باب جنت پر انھین چھوڑ دین گے اور کسی مقام پر اون کی رعایت و مروت نہ کی جائیگی یا جب تک پورا غلبہ نہین ہوتا یہ تالیف قلوب ہے پھر کون انھین پوچھیگا۔ یہ آیت منافقین کی رد مین ہے تفصیل اسکی کتب احادیث و تفاسیر مین اس طرح ہے کہ جب تبوک پر چڑہائی کی اور ستر ہزار یا چالیس ہزار مجاہدین خنجر گزار جمع ہوے جن مین سے دس ہزار سوار تھے روپیہ نہ تھا کہ انکا سامان کیا جاسے آپ نے اصحاب کو ترغیب دلائی کہ مالی اعانت بھی کرین اپنی اپنی ہمت اور وسعت کے موافق مال نذر کرنے لگے حضرت ابوبکر نے کل مال حاضر کیا حضرت عمر نے آدہا مال دیا حضرت عثمان کا قافلہ تجارت بعزم شام تیار تھا یہ بڑے نفع والی سوداگری سمجھ کر قصد شام ملتوی فرمایا اور دو سو اونٹ مع بار اور پھر ایک ہزار مثقال سونا پیش کش کیا حضرت نے دعا دی اے اللہ عثمان سے راضی ہو مین بھی اُن سے راضی ہون۔ عبدالرحمن بن عوف نے آدہا مال یعنے چار ہزار درم نذر کیے۔ ابو عقیل نے رات بھر آب کشی کی دو صاع خرما مزدوری مین ملا آدہا لڑکے بالون کو کھلایا آدہا نذر اللہ کیا کہا گیا کہ یہ ایک صاع تھا اور مسلم مین آدہا صاع مروی ہے منافق ہنسنے لگے کہ عبدالرحمن ناموری چاہتے ہین اور ابو عقیل کا مال حقیر اللہ و رسول کے قبول کے قابل نہین ارشاد ہوا کہ (مطوعین) یعنے عبدالرحمن اور (صاحب جہد) یعنے ابو عقیل پر طعن کرنے والون سے اللہ تمسخر کرے گا یعنے اس طعن و تمسخر کی سزا دے گا یا مومنین مین رکھکر کفار کے ساتھ حشر کرے گا **ف** طعن و بدظنی و تمسخر اور نیکیون پر ہنسنا شیوۂ منافقین ہے

اِسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ اَوۡ لَا تَسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡؕ اِنۡ تَسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ سَبۡعِيۡنَ مَرَّةً فَلَنۡ يَّغۡفِرَ اللّٰهُ

بخشش مانگین آپ انکے لیے یا نہ بخشش مانگین اگر بخشش مانگین آپ انکے لیے ستر بار تو بھی نہ بخشیگا اللہ

لَهُمۡؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ كَفَرُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖؕ وَاللّٰهُ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الۡفٰسِقِيۡنَ ع

اونکو یہ اسلیے ہے کہ انھون نے کفر کیا اللہ اور اسکے رسول سے اور اللہ نہین راہ دکھاتا قوم نافرمان کو

آپ مغفرت مانگین یا نہ اور اگر ستر بار مغفرت مانگینگے اللہ تعالی نہ بخشے گا اون کو یہ عدم مغفرت اس لیے ہے کہ اونھون نے کفر کیا اللہ و رسول سے اور اللہ تعالی نافرمانبردارون کو راہ راست نہین دکھاتا **استغفار** اللہ تعالے سے اوس گناہ کی بخشش مانگنا جس کی جزا عالم آخرت سے متعلق ہو پس نماز جنازہ بدرجۂ اولی ممنوع ہوگی اور یہ سفارش کہ اے فلان منافق کو فلان بلاے دنیاوی سے بچاے یا بادشاہ اس کی خطا معاف کرے اس ممانعت سے خارج ہے **سبعین** یہ عدد نہ اس آیت مین اپنے حقیقی معنون مین مستعمل ہے نہ دوسری خبرون مین بلکہ کنایہ ہے کہ کل سے کم اور زیادہ سے زیادہ اسلیے کو ستر کا جزو اول یعنے سات اصول اعداد کے دو تہائیون سے زیادہ ہے اور جزو دوم یعنے دس

حاشیہ: [illegible]

تناسب اعداد تھی ایک اعتبار سے کلیت اور دوسری نسبت سے کثرت مل کر ایسی ایک مقدار حاصل ہوئی جو کل سے کم ہو اور زیادہ سے زیادہ ہو اور یہ وجہ کہ سات کا عدد کیون اختیار کیا اور دس ہی کے عدد مین ضرب دیا گیا ظاہر ہے اکثر بڑی چیزین سات ہین - آسمان - زمین - نجوم سیارہ - ایام دوزخین - وہ بہشتین جن مین جنتی رہین گے پس سات کا عدد مقبول و شریف ہے اور طاق بھی ہے جس کی نسبت ارشاد ہوا اِنَّ اللّٰہَ وِترٌ یُحِبُّ الوِترَ اللہ واحد ہے اور طاق کو دوست رکھتا ہے اور دس سے ضرب دینے مین دوسرے عدد سے استعانت نہین بلکہ ایک صفر بڑھا دیا جاتا ہے **استغفر** سے اختیار و شاباشت نہین ہوتا کہ چاہو تو کفار کے لیے دعاے خیر کرو بلکہ بکمال غضب ہو تاکید کنایۃً ممانعت فرمائی کہ سعی بے سود اور دعاے مردود ہے اسکی باقی تصریح صفحہ ۲۶۹ مین آتی ہے **فاسق** سے مراد کافر ہے اسی لیے نسبت فعل کفر عدم مغفرت کی خبر مذکور ہوئی **مسئلہ** کسی شخص کے بظن نفاق دعاے مغفرت ممنوع نہین ہو سکتی اگرچہ نفاق کفر ہے مگر یقین نفاق غیر ممکن **ہدایت** سے مراد توفیق خیر یا رہنمائی بہشت یا وہ راہ دکھانا جس سے جنت ملے **لطیفہ** چونکہ آیت مین پیغمبر کی طرف بھی خطاب مین تشدد ہے کہ آپ سعی و سفارش کرین یا نہ مگر ہم توجہ نہ کرین گے لہٰذا علت بیان کردی کہ وہ صرف اللہ ہی سے منکر نہین بلکہ آپ سے بھی منکر ہین اور آپ کے حقوق آپ کے دشمنون کی سرکوبی غیرت و انتقام الٰہی سے متعلق ہے آپ اپنی خطا بخش ہی نہین سکتے اس لیے کہ آپ کا کرم عام ہے اور عفو پر حریص ہین مگر اللہ تعالیٰ آپ کے حقوق کا محافظ ہے

فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْٓا اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ

خوش ہوے پیچھے چھوڑے گئے اپنے بیٹھ رہنے سے خلاف رسول اللہ کے اور برا جانا کہ جہاد کرین اپنے مالون

وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ ؕ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ؕ لَوْ كَانُوْا

اور جانون سے راہ مین اللہ کی اور بولے نہ سفر کرو دھوپ مین کہدیجیے آگ دوزخ کی سخت تر ہے گرمی مین اگر وہ ہوتے

	يَفْقَهُوْنَ ؏	
خوش ہوے پیچھے رہجانے والے		جو جنگ تبوک مین ہمرکاب رسول اللہ
نہ گئے اور برا جانا کہ جان و مال سے	سمجھتے	راہ خدا مین جہاد کرین اور آپس مین

کہتے کہ اس لوہ اور دہوپ مین سفر نہ کرو اے نبی بشیر و نذیر آپ ان سے کہدیجیے دوزخ کی آگ تمھارے اس دنیا کے گرمی سے سخت تر ہے اس سے بچنا اور اُس مین گرنا یہ کیا سمجھ ہے آیت مین اُن منافقون کا ذکر ہے جو بحیلہ و حوالہ ساتھ نہ گئے دل مین خوش تھے۔

[illegible]

کہ مشقت سفر و معرکہ بنی اصفر و زخم تیغ و خنجر سے بچے رسول اور اون کے ساتھی دھوپ لو مین پہاڑون میدانون مین تشنہ لب آبلہ پا پریشان دحیران اور ہم باغون کی ٹھنڈک مکانون کے سایہ مین اپنے اہل وعیال دوست واحباب کے ساتھ براحت دامان **ف** عبارۃً معلوم ہوا کہ دوزخ کی حرارت دنیا کی حرارت سے بدرجہا بڑھے ہوے ہے جیسا کہ انس بن مالک سے مروی ہے

اِنَّ نَارَكُمْ هٰذِهٖ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِّنْ نَارِ جَهَنَّمَ وَلَوْلَا اَنَّهَا اُطْفِئَتْ بِالْمَاءِ مَرَّتَيْنِ مَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا وَاِنَّهَا لَتَدْعُوا اللّٰهَ اَنْ لَّا يُعِيْدَهَا فِيْهَا

(رواہ ابن ماجہ) بے شک تمھاری یہ آگ دوزخ کی آگ سے ایک حصہ ہے ستر حصون سے اور اگر یہ آگ دو بار پانی مین نہ بجھائی جاتی تم اس سے کبھی فائدہ نہ اوٹھا سکتے اور یہ آگ اللہ سے دعا مانگتی ہے کہ پھر اُسے دوزخ کی آگ مین نہ داخل کرے اور اشارۃً بتا دیا کہ یہ پیچھے رہجانے والے سزاوار نار ہوگئے **مسئلہ** جو شخص بوقت ضرورت جہاد مین امام کا ساتھ نہ دے اسے وعید کا سزاوار ہوگا **قیاس** جمعہ وجماعت یا اور کسی فرض کے ادا کرنے مین دھوپ یا جاڑے وغیرہ کا عذر موجب برات نہین ہوسکتا اس لیے کہ مصائب دنیاوی جو تعمیل امر الٰہی مین ہون مصائب اُخروی سے جو مخالفت وترک مین معین ہین نہایت کم ہین **وہم** مخلف کے معنے (چھوڑا گیا) اور یہ منافق خود رہگئے تھے انھین (متخلف) خود رہجانے والا۔ کہنا چاہیے تھا **دفع** کہا صاحب تفسیر کبیر نے کہ بعض کو تو خود حضرت نے چھوڑ دیا تھا اس لیے کہ اُن کے ہمراہی موجب فساد واغوا تھے اور بعض گو خود رہگئے تھے مگر دوسری آیت مین ممانعت ہوگئی کہ اب وہ چلین تو بھی نہ لے جاؤ **ف** ممکن ہے کہ کہا جاے او نھین توفیق الٰہی نے چھوڑ دیا تھا۔ جو پیچھے بعد ہے ۱۲

فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ○

ہیں چاہیے کہ ہنسین کم اور روئین بہت یہ بدلا ہے اوسکا کہ تھے کماتے

اے نافرمانبردارو تھوڑے دن ہنس بول لو پھر مسلمانون کی کامیابی اور منافقون کی فضیحت وخرابی پر بہت کچھ رونا پڑے گا۔ یا دنیا مین یہ عیش فانی غنیمت جانو مرے اور ہمیشہ کے لیے رونا ہے اور یہ تمھارے فعلون کی سزا ہے **ترغیب** آپ نے اصحاب کو ہنستے کھیلتے دیکھ کر فرمایا اے لوگو تم ہنستے ہو اور دوزخ پس پشت موجود ہے جو مین جانتا ہون اگر تم جانتے تو تھوڑا ہنستے اور بہت روتے اور کھانا پینا چھوڑ کر جنگل کی طرف نکل جاتے اور اللہ سے پناہ مانگتے **معالم** آپ نے فرمایا اے لوگو روؤ اور نہ رو سکو تو رونے کی صورت بناؤ اور بہ تکلف روؤ بے شک دوزخی دوزخ مین

اسقدر روئینگے کہ اُن کے آنسو رخساروں پر نہروں کی طرح بہینگے پھر جب آنسو ہو چکینگے بعقدر
خون بہے گا کہ چاہو تو کشتی سینچ رف یہ آیت اگر بطور خبر ہے تو یہ شبہہ کفار کی خوشی قلیل اور غم طویل کا
اور حکم ہے تو مطلب یہ ہے کہ دنیا کی خوشی غم دین پر غالب نہ آنے پائے۔ اور کثرت ضحک بھی خلاف اولی
ہوگا پس یہ دونون امر استحبابی ہونگے

فَإِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ إِلَىٰ طَائِفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَأْذَنُوكَ لِلْخُرُوجِ فَقُلْ لَّنْ

پس اگر پھیرے تجھے اللہ طرف کسی گروہ کے اونمین سے پھر وہ اجازت مانگین آپ سے واسطے نکلنے کے پس کہدیجیے نہ

تَخْرُجُوا مَعِيَ أَبَدًا وَلَنْ تُقَاتِلُوا مَعِيَ عَدُوًّا إِنَّكُمْ رَضِيتُمْ بِالْقُعُودِ

نکلو تم میرے ساتھ کبھی اور نہ لڑو میرے ساتھ کسی دشمن سے بیشک تم خوش ہوے ہو بیٹھ رہنے پر

پھر جب اللہ آپ کو اُن منافقوں کے گروہ کی طرف پھیر لائے (یعنے باعانت الٰہی جنگ

أَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوا مَعَ الْخَالِفِينَ ۝

پہلی مرتبہ پس بیٹھے رہو ساتھ پیچھے رہنے والوں کے

تبوک سے آپ مدینے میں آئیں) اور دوسرے کسی جہاد میں یہ منافق آپ سے رخصت طلب کریں
کہ ہم کو بھی ہمراہ لے چلیے تو آپ کہدیجیے تم ہمارے ساتھ نہ جاؤ اور ہمارے ہمراہ کسی دشمن سے ۳
نہ لڑو تم تو پہلی بار بیٹھ رہنے پر خوش ہوے تھے اب اُنھیں رہجانے والون کے ساتھ بیٹھے رہو وہ ہم
جب وہ خود آمادہ ہوں تو امر حق سے روکنے کی کیا وجہ اس لیے کہ بحکم ظاہر کافر نہیں کہہ سکتے کہ ادائے
اوامر اُسپر نہو اور بعد تسلیم اسلام روک نہیں سکتے دفع مراد یہ ہے کہ مدعا ان تو یہ بحالت نفاق بطمع مال یا
بخوف ضرر تمھاری ہمراہی پر آمادہ ہوں گے تم ایسی خدمت قبول نہ کرنا اور اسی پر اشارہ کر رہا ہے لن
تخرجوا ولن تقاتلوا اس لیے کہ لن میں تاکید نفی اور خبر آیندہ ہوتی ہے یعنی ہرگز ایسے زمان آیندہ میں بھی
خروج وقتال مخلصانہ نہ پایا جاے گا اور خوشامد منافقانہ معتبر نہیں۔ یا یہ کہ کوئی خدمت قبل توبہ قبول
نہ کرو پس یہ ممانعت عدم قبول عذر وندامت و اسلام پر مبنی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ اُن سے
خلوص نہ ہوگا یا یہ کہ بحالت نفاق اون کی بات نہ سنی جاے **مسئلہ** امام کو چاہیے کہ جس پر
نفاق اور فتنہ پردازی کا گمان ہو اُسے مصالح ملکی اور مشورہ اُمور میں داخل نہ دے

وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِ ۖ إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللّٰهِ

اور نہ نماز پڑھ کسی پر اونمین سے کہ مرا کبھی اور نہ کھڑا ہو قبر پر اسکی بیشک وہ کافر ہوے اللہ

وَرَسُولِهِ وَمَاتُوا وَهُمْ فَاسِقُونَ ۝ وَلَا تُعْجِبْكَ أَمْوَالُهُمْ وَأَوْلَادُهُمْ ۚ إِنَّمَا

اور ساتھ رسول کے اور مرے اس حال مین کہ وہ فاسق تھے اور نہ اچھے معلوم ہون تجھے مال اُنکے اور اولاد اون کی نہیں

يُرِيدُ اللّٰهُ اَنْ يُّعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝

چاہا اللہ نے یہ کہ عذاب کرے اُنپر ساتھ اُسکے دنیا مین اور نکل جاوین جانین اونکی اس حال مین کہ وہ کافر ہون

اور منافق مرے تو اوس کے جنازے کی نماز نہ پڑہایئے اور نہ کبھی قبر پر کھڑے ہوجیے بیشک اُنھون نے اللہ ورسول سے کفر کیا ہے اور بحالت فسق مرے ہین اور آپ کو اونکے مال واولاد اچھے نہ معلوم ہون تعجب مین نہ ڈالین اللہ نے تو یہی چاہا ہے کہ ان کے مال واولاد سے اونپر دنیا مین عذاب کرے اور اُنکی جان کفر کی حالت مین نکلے یہ آیت ابن ابی بن سلول منافق کی موت مین نازل ہوئے بخاری نے روایت کی کہ جب ابن ابی مرا اس کا بیٹا مومن خالص خادم جان نثار اصحاب وانصار سے تھا بمقتضاے محبت یا اداے حق پدری) خواستگار ہوا کہ حضور کا قمیص مقدس جو جسم اطہر سے مس ہوا ہے کفن کے لیے عنایت ہو نبی کریم نے قبول فرمایا پھر عرض کی کہ حضور نماز پڑہائین آپ تو رحمۃ للعالمین ہین کھڑے ہوگئے عمر فاروق نے دامن پکڑا اور کہا یا رسول اللہ آپ اسکی نماز سے منع کیے گئے ہین ارشاد ہوا مجھے اختیار دیا گیا ہے چاہون استغفار کرون چاہون نہ کرون ستر بار تک مغفرت نہ ہوگی مین اس سے زیادہ استغفار کرونگا عمرؓ نے کہا وہ منافق تھا آپ نے اسکا جواب نہ دیا اور نماز پڑہانا چاہے تب یہ آیت نازل ہوئی کہ آپ اونپر نماز نہ پڑھیے تیسیر پھر آپ نے کسی منافق پر نماز نہ پڑہائی مسئلہ نماز جنازہ ہر مومن کے لیے ثابت ہے ورنہ ممانعت نہ ہوتی (احمدی) مسئلہ کافر کے دفن وغیرہ مین لغرض اداے حق اسلام وسنت پیغمبر قیام منع ہے نہ مطلق اسلیے کہ لاش کافر کا دھونا اور کپڑے مین لپیٹنا اور زمین مین دبا دینا ثابت ومروی ہے پس لاتقم سے مراد قیام اہتمام ہے نہ مطلق قیام وہم حضور کا یہ ارشاد کہ مجھے اختیار دیا گیا ہے چاہون استغفار کرون یا نہ کرون جیسا کہ فرمایا اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سیاق قرآن کے موافق نہین ہے ورنہ کفر وایمان بھی اختیاری ہوجاتا جیسا کہ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ حالانکہ اس سے اختیار بالاتفاق سمجھا نہین گیا دفع ان دونون مین اتحاد نہین ہے کفر ہر حال مین قبیح پس اختیار کا سمجھنا ممنوع اور استغفار جملہ اعمال میں حسن مگر بعض صورتون مین ممنوع ہونے سے کلیۃً ممانعت نہوگی پس تاویل اختیار بجا ودرست ہے وہم آپ نے فرمایا کہ ستر بار سے زیادہ استغفار کرون گا اس سے مفہوم مخالف کا معتبر ہونا سمجھا گیا دفع نہین ستر بار کا بے سود ہونا آیت سے پایا گیا اور اس سے زیادہ سے سکوت رہا پس حکم اصلی یعنی استغفار کا مفید اور خیر ہونا عود کرایا یہ امید باعتبار اصلیت استغفار ہے نہ باعتبار مفہوم مخالف وہم منافق دنیا مین مومن اور اللہ کے نزدیک کافر ہے تو حضور نے باوجود علم منافق کے لیے استغفار کیون کیا جس سے سمجھا جاتا ہے کہ استغفار بحق کفار جائز ہو دفع حضور حکم ظاہر پر مامور تھے اور بحسب ظاہر کسی منافق کو قطعاً کافر نہین کہ سکتے

اور یہ نماز و استغفار وغیرہ بھی سب حکم ظاہر تھا و نیز حضور نے ایسے منافق کو جو منافقون کا سردار تھا قمیص خاص کیون عطا فرمایا **دفع** ارباب سیر نے بیان بہت وجوہ نقل کیے ہین مثلاً ابن اُبی نے حضرت عباس کو بحالت اسیری بدر اپنا قمیص پہنایا تھا حضور کو منظور نہ ہوا کہ اسکا احسان آپ کے عم بزرگوار پر رہجاے۔ اور یہ کہ اسکا بیٹا بڑا مومن خالص تھا اوسکی خوشی بھی مقصود تھی اور یہ کہ حضور کا اخلاق ضعیف الایمان پر عمدہ اثر ڈالے اور ایسا ہی ہوا کہ کثیر آدمی ان عنایتون کو دیکھکر مسلمان ہو گئے **مسئلہ** مجتہد کو چاہیے کہ وعید ہاے عذاب مین تاویل اختیار کرے اور وعدہ انعام مین توسیع جیسا کہ سمجھا گیا حضور کے طرز استدلال سے **مسئلہ** معلوم ہوگیا کہ کوئی شے بے محل نفع نہین دیتی تبرک رسول اور دعاے مقبول اُسکے کفر یا بد اعتقادی سے اُسے مفید نہ ہوئی **مسئلہ** جب تک احتمال اسلام باقی ہو نماز جنازہ ساقط نہ ہوگی باہتمام شان پڑھائی جاے یا کسی اور طرح **ہان** اسقدر منقول ہوا کہ آنحضرت بعد ممانعت کے خود نماز جنازہ سے مین قدرے توقف فرماتے اور حضرت عمر بھی اسکا لحاظ رکھتے ہین سلطان و قاضی یا وہ پیشواے قوم جنکی نماز موجب سعادت دائمی سمجھے جاتی ہو کسی شریر فاسق پر خود نماز نہ پڑھے دوسرون سے پڑھوادے کہ دیکھنے والون کو عبرت اور فسق و فجور سے احتراز ہو۔ تو مضائقہ نہین۔ مگر بالکل نماز نہونا موجب معصیت ہے۔ آیہ لاتعجبک سے آخر تک صفحہ ۲۶۹ مین ابھی گزرچکی ہے وہین اُسکی تفسیر دیکھیے تکرار بیفائدہ ہے

وَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ اسْتَاْذَنَكَ اُولُوا الطَّوْلِ

اور جب اوتاری جاے کوئی سورت کہ ایمان لاؤ اللہ پر اور جہاد کرو ساتھ اُسکے رسول کے رخصت مانگیں تجھسے صاحب مقدرت

مِنْهُمْ وَقَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ ۝ رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ

اونمین کے اور کہین چھوڑ ہمکو رہین ہم ساتھ بیٹھ رہنے والون کے خوش ہوے کہ رہین ساتھ پیچھے رہجانے والونکے اور مہر کردیگئی

عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝

دلونپر اون کے پس وہ نہین سمجھتے

اور جب کوئی سورت یعنے حکم اُترے کہ اللہ پر ایمان لاؤ اور اوس کے پیغمبر کے ساتھ جہاد کرو مالدار تو نامنافقون سے عذر خواہی کرین اجازت مانگین کہ ہم کو چھوڑ دیجیے ہم گھر مین رہین اور اس بات پر راضی ہوگئے کہ پیچھے رہ جانے والون کے ساتھ رہجائین اور اون کے دلون پر مہر کردی گئی بس وہ کچھ بھی نہین سمجھتے **سورۃ** سے مراد حکم **الوالطول** کی تخصیص اس لیے ہے کہ ضعیف اور مسکین کا عذر قبول کے قابل ہوا کرتا ہے اور اشارہ ہے کہ جہاد اور مجاہدی سے زیادہ جان چرانے والے وہی ہوتے ہین جنھین اللہ تعالے نے بہت کچھ دیا ہے بس مال وبال ہے نہ ذریعہ حسن مآل **طبع** یعنی توفیق خیر ساب کرلی گئے نافہم ہوگئے۔

لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاُولٰٓئِكَ

مگر رسول اور وہ جو ایمان لائے ساتھ اسکے جہاد کیے اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے اور وہی ہیں

لَهُمُ الْخَيْرٰتُ ؗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ

کہ واسطے انکے نیکیاں ہیں اور وہی ہیں رستگار تیار کیے اللہ نے واسطے انکے باغ

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ ع ۱۱

کہ جاری تلے انکے نہریں ہمیشہ رہنے والے اونمین یہ کامیابی بڑی ہے

البتہ رسول اور اُن کے ساتھی یعنے اُنکے اعتقاد اور حکم کے موافق ایمان لائے والے مال وجان سے جہاد کرتے ہین یہی لوگ ہین جنھیں خیرات حاصل نجات میسر ہے اُنکے لیے وہ باغ تیار کیے گئے ہین جنمین نہرین رواں ہین اُنمین ہمیشہ رہین نہ خوف زوال ہے نہ فنا کا ملال اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے **ف** معلوم ہوا کہ احکام مشکلہ مین عذر و تساہل علامت نفاق اور آمادگی نشان خلوص و استحقاق ہے کہا ابن عباس نے کہ خیرات سے وہ انعام مراد ہین جنھیں اللہ ہی جانے **ابو سعود** خیرات سے مراد حورین ہین جیسا کہ خود فرمایا خَيْرٰتٌ حِسَانٌ خوبصورت حورین **ف** خیرات جمع خیر بطور عموم خواہ جمیع خیرات مراد ہین دینی و دنیاوی اور ذکر جنت بطور تخصیص بعد التعمیم ہے یا یہ کہ یہ خیر جنت کی غیر ہے جیسا کہ عطفا واو عاطفہ کا پس مراد اس سے حکمت ولایت خلافت کمال علوم تکمیل نفس حسن اخلاق مراتب ولایت وغیرہ ہے جس کی انتہا اور تفصیل اللہ ہی جانے اور علماے امت و اولیاے اسلام اور شجاعان عرب و خلفاے عادل اس وعدے کے مصداق ہین۔

وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِيْنَ كَذَبُوا

اور آئے عذر خواہ اعراب سے تاکہ رخصت دیجاے انکو اور بیٹھ رہے جنھوں نے جھٹلایا

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

اللہ کو اور اسکے رسول کو پہونچے گا انھین جو کافر ہوے اونمین سے عذاب دردناک

اور اعراب عذر کرتے ہوئے آپ کے پاس آئے کہ آپ ان کو رخصت دیدین اور ہمراہ نہ لیجائین اور جو اللہ و رسول کو جھٹلاتے تھے وہ بیٹھ رہے تو انھین سے کافرون کے لیے عذاب دردناک ہے **معذرون** مین تین قول ہین ۱ بہ تشدید ذ اور یہ عام قرات ہے باب تعذیر سے بمعنی تقصیر یعنے عذر بیجا وغیر کافی کرنیوالے اور بے عذر بیٹھ رہنے والے دونون مبتلاے عذاب ہونگے ۲ بتخفیف ذ باب اعذار سے یعنی صاحب عذر یہ بھی ایک قرات ہے اور اسی کو ابن کثیر نے ترجیح دی اور کہا یہ عذر خواہ بنی غفار کے آدمی تھے یعنی صاحب

حاشیہ: یعنی تہجی ثقات ... بیکوں سے بخواہ ...

عذر حاضر ہو کر رخصت طلب ہوئے اور وہ جو خدا اور رسول کو جھٹلاتے تھے بے عذر بیٹھ رہے انمین سے
کافرون کے لیے عذاب ہے اور من تبعیضیہ سے معلوم ہوا کہ صحیح عذر کرنے والے ماخوذ نہین ۱۲ اصل اسکی تعذرون
تھی ت۔ ذ مین مدغم ہوگئی اسکے معنی کبھی عذر صحیح اور کبھی عذر باطل دونون آتے ہین جیسا کہ تفسیر کبیر مین
ہے معالم یہ لوگ عذر خواہ عامر بن طفیل کے گروہ والے تھے آپ نے فرمایا اللہ نے مجھے تمھارے
حال سے خبر دیدی اور تمھاری شرکت سے بے پروا کر دیا کبیر یہ لوگ عامر بن طفیل او غطفان کے
گروہ کے تھے آپ سے عرض کی اگر ہم ہمراہ چلین تو دوسرے ارد گرد کے لوگ لوٹ مار کرین گے
آپ نے اجازت دیدی ربط اظہار غضب اور عذر منافقین کے بعد مومنین معذور کی طرف التفات ہوا

لَیْسَ عَلَی الضُّعَفَاءِ وَلَا عَلَی الْمَرْضٰی وَلَا عَلَی الَّذِیْنَ لَا یَجِدُوْنَ مَا یُنْفِقُوْنَ

نہین ہے ناتوانون پر اور نہ بیمارون پر اور نہ اُنپر جو نہین پاتے وہ کہ خرچ کرین

حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ مَا عَلَی الْمُحْسِنِیْنَ مِنْ سَبِیْلٍ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

تنگی جبکہ خیر خواہی کی اللہ کی اور اسکے رسول کی نہین محسنین پر کچھ الزام اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

جو کمزور بیمار ہین اور جو تہیدست زاد راحلے سے عاجز ہین اُنپر کوئی تنگی نہین جب وہ اللہ ورسول کی
خیر خواہی کرین یا دوسرونکو اللہ ورسول کے لیے نصیحت کرتے رہین احسان کرنیوالونپر الزام نہین ہوتا اور
اللہ بخشنے والا مہربان ہے نصیحت خیر خواہی درمنثور حواریون نے حضرت عیسیٰ سے پوچھا کہ اللہ کیواسطے
خیر خواہ کون ہے فرمایا جو اللہ کا حق آدمیون پر مقدم کرے اور جب اُسے دو ضرورتین پیش آئین ایک دینی دوسری
دنیاوی تو دین کو پہلے انجام دے کبیر یہان نصیحت سے یہ مراد ہے کہ وطن مین رہین اور مجاہدین کے اہل وعیال کی
نگرانی کرین خبرین پہونچائین جو اعانت گھر بیٹھے کر سکین اُٹھا نرکھین جامع نصیحت سے مراد خلوص ہے یعنی اللہ و
رسول پر بخلوص ایمان لائے ہون ف ممکن ہے کہ مفعول یہ اسکا محذوف ہو یعنی نہ جائین مگر جہاد زبانی سے خاموش
نہون دوسرونکو اللہ ورسول کے واسطے نصیحت وتعلیم خیر کرتے رہین آپ دوام ثابت ہونگے ۱ یہ کہ رخصت بقدر عذر
ہے چلنے اور لڑنے سے معذور رہین دل وزبان تو قابو مین ہے نیت خالص رکھین تعلیم اسلام وامر بالمعروف ونہی عن المنکر
سے سکوت نکرین ۱۲ یہ نصیحت احسان ہے پس وہ محسن ہوکے الزام سے بری رہینگے کما اصحاب تفسیر نے کہ ابن ام مکتوم
جو نابینا تھے اور معقل بن یسار اور صخر بن خنساء وغیرہ مفلس حضن تھے اور محرومی رکاب سعادت انتساب پر افسوس
کرتے تھے بری الذمہ کیے گئے احمدی یہ آیت ناسخ ہے (انفروا خفافاً وثقالاً) کی اُسمین سبکو جہاد کرنے کا حکم ہے
اور اسمین معذور مستثنی کیے گئے ف صفحہ ۲۳۰ مین لکھا گیا کہ آیت مذکور عام ہے نہ نسخ کی حاجت محسن
نکوکار کبیر اصل احسان لا الہ الا اللہ کہنا ہے پس ہر مومن محسن ہے لیکن نفی الزام اسی واقعے کے ساتھ خاص ہے

یعنے جو الزام منافقین پر لگائے گئے وہ مومنین پر نہیں احمدی معنی آیت یہ ہین کہ مومن عذرخواہ بشرط نصیحت محسن ہین اور جملہ محسنین الزامون سے بری ہین پس حکم عام ہوگیا **ف** محسنین پر الف لام جنس یا استغراق کا مفید عموم ہے اور سبیل نکرہ مثبتہ ہے بطور بدل ہر سبیل یعنی الزام کو شامل پس مراد یہ ہے کہ کسی محسن پر کوئی الزام نہین مگر ہمیشہ نہین بلکہ اُسی فعل احسان مین جیسے امین۔ وکیل۔ ولی۔ قاضی۔ مجتہد۔ طبیب مشیر نقصانون کے الزام سے بری ہین اور اس کلمے سے بہت مسئلے نکلتے ہین **مسئلہ** معلوم ہوگیا کہ شر ذریعہ خیر نہین ہوسکتا اسلیے کہ شر کو الزام لازم اور خیر سے ستقی ہے **مسئلہ** نیکی پر قادر نہونے کی حسرت بھی نیکی ہے اسی سیے ان معذورون کو محسن فرمایا **مسئلہ** شیخ فانی اور نابالغ اور عورتین ضعف کے تحت مین داخل ہین **مسئلہ** مفلسون کی برئیت اُسی حد تک ہے کہ انھین مال کی ضرورت ہو لیکن جبکہ دشمن سر پر آگیا تو ہر ایسا شخص جو لڑ سکتا ہے معذور نہوگا

وَّلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ تَوَلَّوْا وَّأَعْيُنُهُمْ

اور نہ اونپر کہ جب آئے آپکے پاس کہ سوار کردین آپ انکو کہا آپنے نہین پاتا مین کہ سوار کرون تمکو اوسپر پھرے اور آنکھین انکی

تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا أَلَّا يَجِدُوا مَا يُنفِقُونَ

بہاتی تھین آنسو حسرت سے یہ کہ نہین پاتے وہ کہ خرچ کرین

اور اُنپر بھی الزام نہین جو خدمت نبوی مین حاضر ہوے کہ آپ اُنھین سوار کردین آپنے کہا میرے پاس ایسی سواری نہین کہ تمکو سوار کردون مجبوری پھرے ایسی حالت مین کہ انکی آنکھون سے آنسو جاری تھے کمال حزن وملال سے کہ مال نھین پاتے جو اپنے زاد وراحلے مین خرچ کرین ارباب تفسیر واصحاب حدیث نے روایت کی ہے کہ حضور کی خدمت مین مخلص جان نثار بھی آتے اور آپسے درخواست کرتے کہ ہمین سواری عنایت ہو آپ فرماتے سواری نہین ہے وہ روتے حسرت زدہ پھرتے **ابن کثیر** یہ سات انصاری تھے اور کچھ اور بھی تھے انکا نام حزن بکا سے (باکی) رونے والا ہوگیا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تمنے مدینے مین ایسے بھی لوگ چھوڑے ہین کہ جس وادی کو تمنے طے کیا اور جس راہ مین تم چلے اجر مین وہ بھی تمھارے شریک تھے اُنھین عذر نے ہمراہی سے روک لیا **ف** معلوم ہوا کہ حسرت اور شوق کی مشقت تمام مشقتو نپر بڑھی ہوئی ہے ورنہ گھر بیٹھنے والے مجاہدین محنت کش کے شریک ٹھہرائے جاتے یہ تحصیل رضائے حق کے لیے ظاہری اسباب موقوف علیہ نہین کچھ نہو خلوص وحسرت واسید وبیم۔ گریہ وبکا تو بدون اسباب ظاہر ممکن ہین۔

إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ وَهُمْ أَغْنِيَاءُ رَضُوا بِأَن يَكُونُوا مَعَ الْخَوَالِفِ

نہین الزام مگر اونپر جنھون نے آپسے اذن مانگا اور وہ مالدار تھے خوش ہوے رہ جائین ساتھ پیچھے رہنے والون کے

وَطَبَعَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ

اور مہر کردی اللہ نے دلونپر اونکے پس وہ نہین جانتے

الزام ان اذن مانگنے والونپر ہے جو تو انگر ہین اور چاہتے ہین کسی طرح جان بچا کر رہجائین اللہ نے اُنکے دلون پر مہر کردی ہے وہ فوائد وانجام سمجھتے ہی نہین یہ اشارہ ہے منافقین کی طرف **معالم** خوالف سے مراد عورتین اور لڑکے ہین

پارۂ یازدہم یَعْتَذِرُوْنَ سورۂ توبہ

تمہید جب لشکر اسلام بعزم دفع روم و تسخیر شام تبوک کی طرف روانہ ہوا چند منافق بطمع غنیمت بفساد نیت ہمراہ ہو چلے باقی عذر باطل کرکے رہگئے یہ سمجھتے تھے کہ کہان یہ گروہ بے سامان اور کہان روم کی فوج قیصر کی عظمت و شان کامیابی کیسے زندہ پھرنا دشوار ہے اور ادہر بامداد الٰہی و ہیبت حق کسی نے دم نہ مارا نہ مانع پیش آیا نہ مقابل سدرہ ہوا آنحضرت کو یہ خبر کہ رومی عرب پر چڑھائی کرنے والے ہین بے اصل معلوم ہوے بفتح و فیروزی مراجعت فرمائی نوبت بہ نیزہ و تیغ نہ آئے منافق گھبرائے حضور مین حاضر ہوتے قسمین کہاتے عذر بارد و حیلہا ے لغو کرتے کہ ہم مجبوری سے رہگئے تھے حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر غیور مجسم حلم و مروت کو جواب صاف تعلیم فرمایا۔

يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَيْهِمْ قُلْ لَّا تَعْتَذِرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكُمْ

عذر کرتے ہین آپ کی طرف جبکہ پہرے آپ انکی طرف کہدیجیئے نہ عذر کرو ہرگز نہ یقین کرینگے ہم تمہیر

قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ مِنْ اَخْبَارِكُمْ وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ

بیشک خبردار کردیا ہمکو اللہ نے خبرون سے تمہاری اور دیکھیگا اللہ کام تمہارے اور رسول اوسکا

ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ

پہر پھیرے جاؤگے تم طرف دانا ے غیب اور حاضر کے پہر جتا دیگا تم کو جو تھے تم کرتے

منافق آپ کے پاس عذر خواہی کرتے ہین آپ کہدیجیے کہ ہم تمہارے قول کی ہرگز تصدیق نکرینگے اللہ تعالیٰ نے ہمکو تمہارے حالات مخفیہ سے مطلع کردیا ہے اور اب اللہ اور رسول تمہارے اعمال آیندہ دیکھیگا کہ اسے نفاق پر قائم رہتے ہو یا نادم ہوکر توبہ کرتے ہو پھر (بعد موت) دانا ے نہان و آشکارا کے حضور مین تم حاضر کیے جاؤگے وہ تمکو تمہارے اعمال کی جزا و سزا سے مطلع کردیگا اگر نفاق پر قائم رہے تو درک اسفل ہے اور نادم و تائب ہوئے خلوص و ایمان اختیار کیا تو بہشت و رضا ے حضرت عز و جل و ہم عذر سے منع کرنا خلاف اصل ہے دفع اعتذار کبھی بمعنے عذر باطل آتا ہے اور یہان یہی مراد ہے اور عذر باطل عقلاً و نقلاً قابل رد ہے جو ندامت و توبہ بعد اقرار و اعتراف ہو وہ قابل قبول ہے اور یہ دروغ و حیلہ جوئی بیکار و فضول سیری یعنے نفاق تو دیکھ چکے تاہم در توبہ کھلا ہے ابھی تک توبہ و انفعال پر نظر ہے غیب اسلیے کہا کہ نہ نفاق او سپر مخفی ہے نہ خلوص حالانکہ یہ دونون امر غیر ظاہر ہین

سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ فَاَعْرِضُوْا

قسمین کہائینگے اللہ کی تم سے جب پہروگے تم انکی طرف تاکہ درگزر کرو تم اوسے پس منہ پہیر لو

عَنْهُمْ ۖ إِنَّهُمْ رِجْسٌ ۖ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝

اونسے بیشک وہ نجس ہین اور ٹھکانا اونکا دوزخ ہے عوض دیا انکا کہ تھے کماتے

آپ سے اللہ کی قسمین کھائینگے جب آپ اُنکی طرف مراجعت فرمائینگے تاکہ آپ اُنکی خطا وقصور سے چشم پوشی فرمائین اے مسلمانون اُنکی طرف سے منھ پھیر لو یہ لوگ نجس ہین (اپنے اعتقاد مین) اور انکا ٹھکانا دوزخ ہے یہ نجاست اور جہنم انکے اعمال کا پھل اور انکے کیے کی سزا ہے **ف** آیت مین کمال غیظ وغضب کا اظہار ہے کہ نجسون سے منھ پھیر لو نہ عذر سنو نہ انکے حال کا تفحص کرو کچھ واسطہ نرکھو یہ تو دوزخی ہین پہلا اعراض اول بمعنی عفو واعراض ثانی بمعنے رد وترک وقطع تعلق ہے **معالم** کہا ابن عباس سے یہ اسّی منافق تھے جنکے حق مین یہ آیت اُتری آپ نے فرمایا کہ انسے ملنا جلنا چھوڑ دو ملامت ترک کرو رجس اپنے معنی حقیقی پر نہین بلکہ مراد واجب الاحتراز۔ گمراہ کنندہ۔ ایذا رسان۔ سب لیس ایسون کے قریب نہ جانا چاہیے **مسئلہ** ایسی قسم جسکی مکذب شرع یا مشاہدہ ہو مردود ہے

يَحْلِفُونَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۖ فَإِن تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَىٰ عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ ۝

قسم کھاتے ہین تمسے کہ خوش ہوجاؤ ونسے پس اگر خوش ہوجاؤگے اونسے توبیشک اللہ نہین راضی ہوینگا قوم نافرمان سے

اے مومنو تم کو قسمین کھلا کر پھسلاتے مناتے ہین کہ راضی کرلین تم ہرگز اُنسے راضی نہونا اون کے قول وقسم سچ نہ جاننا) اور اگر تم راضی ہوجاؤگے تو اللہ تعالیٰ ہرگز راضی نہ ہوگا نافرمانبردارون سے **معالم** ابن اُبی نے قسمین کھائین کہ اب کبھی مین ساتھ نچھوڑونگا حضور راضی ہوجائین حق سبحانہ تعالےٰ نے عام مومنین کی طرف خطاب کرکے منع کردیا کہ تم اسکی بات نہ سننا اور تم کبھی اس سے راضی نہ ہوسگے **ف** آنحضرت کی طرف اسلیے خطاب نہ فرمایا کہ آپ کی رضا بے سود نہ قرار دی جاے

الْأَعْرَابُ أَشَدُّ كُفْرًا وَنِفَاقًا وَأَجْدَرُ أَلَّا يَعْلَمُوا حُدُودَ مَا أَنزَلَ اللَّهُ عَلَىٰ

دہقانی سخت ہین کفر اور نفاق مین اور قابل ہین کہ نہ سمجھین حدین اُسکی کہ اتارا اللہ نے

رَسُولِهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝

اپنے رسول پر اور اللہ دانا پختہ کار ہے

الاعراب اعراب دہقانی الف لام عہد خارجی ہی اور مراد اس سے منافق وکفار اطراف ودیہات (کبیر) **حدود** جمع حدّ وہ سزائین جو شارع نے معین کردین جیسے حد زنا وحد سرقہ مگر یہان مراد احکام ومعانی ہین یہ لوگ بوجہ وحشت صحرانشینی وخفت عقل۔ وعدم صحبت علما۔ وعدم سماع وعظ وکثرت نفاق وکفر دوسرون سے زیادہ جاہل ونادان رہنے کے سزاوار ہین نہ خود علم ہے نہ سیکھنے کے ذریعے مہیا نہ توفیق طلب **حاصل** مدینے کے اردگرد کے گنوار بڑے منافق سخت کافر محض جاہل ہین۔

فسماے خلق ... [illegible]

عام طور پر ایسا نہین جیساکہ اگلی آیتون سے ظاہر ہے کہ بعض اعراب زکوٰۃ کو تاوان جانتے ہین
اور بعض ایمان لاتے اور مال کو بامید ثواب خرچ کرتے ہین **مسئلہ** اسی بنا پر فرمایا علمانے
کہ دیہقانی شہری کا امام نہ بنے یعنے غالباً وہ ناشایستہ جاہل ہوگا پس یہ اکثریہ ہے نہ کلیہ

وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآئِرَ ؕ عَلَيْهِمْ
اور بعض دیہقانی وہ ہین کہ ٹھہراتے ہین اُسکو خرچ کیا تاوان اور انتظار کرتے ہین تمھارے لیے گردشین اونھین پر

دَآئِرَةُ السَّوْءِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ
گردش بد ہے اور اللہ سنتا جانتا ہے

بعض گنوار وہ ہین کہ خرچ مال کو راہ خدا مین تاوان سمجھتے ہین صدقہ فطر و قربانی و زکوٰۃ و انفقات عیال خصوصاً اعانت
مجاہدین و ضروریات دین و خدمت طلبہ یہ سب تاوان اور جبر سمجھکر ادا کرتے ہین اور اسی کے منتظر رہتے
ہین کہ کب مسلمان گردش روزگار مین مبتلا ہون اونھین پر بری گردشین ہون گی اور اللہ سنتا ہے
دلون کی بات اور جانتا ہے جو ہونے والا ہے مغرماً تاوان یعنے خرچ بیسود و بے ثواب جانتے ہین
مسئلہ مصارف شرعی کا تاوان جاننا اور فرائض اسلامی کو تکلیف و جبر تصور کرنا اور یہ تمنا کہ فلان کو
یہ آفت پہونچے علامات نفاق و اسباب ابتلا سے ہے

وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ
اور بعض دیہقانی وہ ہین کہ ایمان لاتے ہین اللہ پر اور پچھلے دن پر اور ٹھہراتے ہین جو خرچ کیا موجب ثواب پاس اللہ کے اور دعا

الرَّسُوْلِ ؕ اَلَآ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ؕ سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ع ۱۲
رسول کی آگاہ ہو بیشک یہ موجب ثواب ہے انکے لیے اب داخل کریگا اونھین اللہ رحمت مین اپنی بیشک اللہ غفور رحیم ہے

کچھ اعرابی وہ ہین جو اللہ و رسول پر ایمان لاتے ہین اور جو مال خرچ کرتے ہین اوسے موجب ثواب الٰہی
و دعاے رسالت پناہی یقین کرتے ہین خبردار ہو کہ یہ فہم و خرچ اون کے حق مین ثواب ہے اب
اللہ اونھین اپنی رحمت مین داخل کرے گا بے شک اللہ غفور رحیم ہے **تمہید** منافقین کی
تفضیح اور مومنین کی انعام کے بعد اجلۂ اصحاب کی خصوصیت کا ذکر فرمایا۔

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ
اور جو بڑھ جانے والے سب سے پہلے مہاجرین اور انصار سے اور جنھون نے پیروی کی انکی ساتھ احسان کے راضی ہوا اللہ اونسے

وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ
اور راضی ہوئے وہ اللہ سے اور تیار کیے انکے لیے باغ جاری تلے اونکے نہرین رہنے والے اونمین ہمیشہ یہ کامیابی بڑی ہے

اور سابق و اول مہاجرین و انصار سے اور اُنکے تابع مومنین نیکوکار سے اللہ راضی اور وہ اللہ سے

خوش انکے لیے جنتین تیار ہین جنمین نہرین جاری ہمیشہ رہینگے نہ مرنیکا کھٹکا نہ نکلنے کا غم یہ بڑی کامیابی ہے
ف آیت ظاہر ہے کہ اُمت محمدی کے تمام طبقے اگلے ہون یا پچھلے اللہ کے مقبول اور وارث بہشت ہین
اور نص ہے کہ اصحاب باصفا تمام اُمت کے امام و پیشوا تھے آیت مین کئی تاویلین ہین ۱ آیا سابقیت
داولیت صرف بعض کے لیے ہے جیسا کہ مقتضا ہے لام عہد کا ۲ یا ایک گروہ مہاجر و انصار کا اس
انعام سے مخصوص ہے جیسا کہ روایات سے ثابت ہوگا ۳ یا تمام مہاجرین و انصار مراد ہین جیسا کہ
لام استغراق و جنس چاہتا ہے **مگر** شکل اول باطل ہے اسلیے کہ عہد خارجی کے لیے ایسے مذکور کی حاجت
ہے جو اسے متعین و مخصوص کردے حالانکہ جو مومنین مذکور ہوچکی ہین وہ اعراب و عوام ہین پس بجاے تخصیص
کے اور تعمیم ہوگئی ۔ اور عہد ذہنی کے واسطے کوئی روایت صحیح حضرت شارع سے چاہیے ورنہ کلام درجۂ
اجمال سے بڑھکر متشابہ ہوجائیگا اور شکل دوم صحابہ مفسرین و اقوال تابعین سے ثابت اور مقام کے
مناسب اور قیاس سے قریب ہے **معالم** کہا سعید بن مسیب وغیرہ نے کہ سابق و اول وہ اصحاب ہین
جنھون نے بیت المقدس اور کعبے کی طرف حضرت کے ساتھ نماز پڑھی اور کہا عطا نے اصحاب بدر ہین اور
کہا شعبی نے صاحب بیعت رضوان ہین اور یہ وہ مذہب ہے جسکی ترجیح پر دل شہادت دیتا ہے
انھین کی سعی و جان نثاری موجب ہدایت عام و ترویج اسلام ہوئی اور بعد صلح حدیبیہ کے اللہ تعالیٰ نے
اسلام کو نصرت غیر سے بے پروا کردیا اور فتح مکہ سے ہجرت واجب نرہی تو مناسب ہے کہ یہ فضل اوّلیت و
اولویت انھین پر تمام ہوجاے اور اس صورت مین مِن تبعیضیہ ہوگا ۔ اور باقی اصحاب و مہاجرین و انصار
بھی انکے تابع باحسان قرار پائینگے اور شکل سوم بھی اس اعتبار سے کہ مِن بیانیہ ہے اور لام استغراق و جنس
جمیع مسمیات کو شامل ہوتا ہے قاعدے کے موافق ہے پس تمام مہاجر و انصار سابق اور دوسرے مومنین ا ر
انکے تابع و لاحق ہونگے کہا صاحب تفسیر کبیر نے اسی کی طرف ایک قوم گئی ہے اور زیادہ زور دینے والا
تخصیص کا دشمنان اصحاب کے سوا اور کون ہوسکتا ہے لیکن مشکل تو یہ ہے کہ یہ اولیت اگر ایک فرد مین مانی جاے
تو وہ سواے ابوبکر صدیق کے اور پر صادق نہ آئیگی اسلیے کہ سب سے پہلے جو اسلام لائے وہ عورتون مین
خدیجۃ الکبریٰ تھین اور بچون مین علی مرتضے ۔ اور جوانون مین صدیق باصفا اور موالی مین زید حبیب رسول خدا
ان سب مین اعتبار و افتخار اگر ہے تو ابوبکر ہے اور آپ ہی کی ترغیب و تحریص سے اجلۂ اصحاب مثل
عثمان و زبیر و عبد الرحمن و سعد و طلحہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمان لاتے گئے **دوم** سابق و اول سے
کیا مراد ہے ۔ باعتبار معنی حقیقی ایک ہی فرد سابق و اول ہوسکتا ہے اور مذکور صیغۂ جمع ہے اور کہا جاے
کہ فرد نوعی مراد ہے یعنے عورتون مین حضرت خدیجہ اور اطفال مین علیؓ اور رجال مین ابوبکرؓ اور موالی مین

زید۔ تو خدیجہ مہاجرہ نہ تھین اور یہ سب انصار نہ تھے۔ بس ضرور ہے کہ یا سابقیت اضافی مراد ہو
یعنے دوسرون سے سابق یا یہ کہ ہجرت مین سابق او نصرت مین اول۔ اور یہ وصف بھی حضرت
صدیق مین کامل تر ہے آپ نے حضور ہی کے ساتھ ہجرت کی اور ہر قسم نصرت مین سابق و حاضر
رہے۔ یا یہ کہ قبول ایمان و تعمیل امر و افعال خیر و اعمال صالحہ مین سب سے بڑھکر اور سب سے
پہلے۔ پھر یہ سب معانی گو عام و وسیع ہین مگر گروہ اصحاب پر تمام ہوگئے نہ کوئی اونسے اول ہوسکتا ہے
نہ سابق بلکہ برابر بھی ہونا محال ہے جیسا کہ حدیث مین وارد ہوا کہ اصحاب کا ایک مد دوسرونکے پہاڑ برابر
سونا خرچ کرنے سے افضل ہے **سوم** کہا حسن نے انصار مرفوع ہے السابقون پر معطوف یعنے سابق مہاجرین
اور انصار تابع باحسان ہین اور ذکر کیا اس قراءت کو صاحب تفسیر کبیر و ابن کثیر وغیرہ نے **احکام**
مسئلہ پیغمبر کے سوا کوئی معصوم نہین اسلیے کہ اصحاب کی اتباع مین احسان کی قید فرمائی جس سے
شبہ خارج ہے اور پیغمبر کی اتباع مطلق ہے فاتبعونی یحببکم اللہ **نکتہ** اتبو شاید اہل تشیع بھی نکہین گے کہ
اصحاب سابق و اول نہ تھے اسلیے کہ وہ حضرت علی کو معصوم اور مطلقاً واجب الاتباع سمجھے ہین اور
یہان دوسری بات پیدا ہوگئی **مسئلہ** اقوال و افعال اصحاب اگر بدون رد و انکار منقول ہون
واجب الاتباع ہین ورنہ محل نظر تاکہ مضمون احسان فروگذاشت نہ ہو اور یہی مذہب ہے **مسئلہ**
صحابہ مین جو باہمی مشاجرات ہوئے ہمکو روا نہین کہ ایک کی اتباع سے دوسرے پر زبان کھولین
اسلیے کہ ہم احسان مین تابع ہین بس حضرت معاویہ اور اونکے ہمراہیو نپر طعن یا اور و نکے طریق پر
معاذ اللہ امام برحق علی مرتضےٰ کی منقصت شان ہرگز ہرگز جائز نہین۔ کہا بعض مفسرین نے کہ مراد
اتباع سے یہ ہے کہ اونکے حق مین دعاے خیر کرے اور مدح و ثنا کرتا رہے **مسئلہ** اصحاب کبار
مقتداے اُمت ہین اور تمام صلی تابع مخالف ان کا قرآن کا منکر ہے **مسئلہ** تابعیت یعنی صحبت صحابی
گو فضل ہے مگر نہ ایسا کہ غیر تابعی انکے برابر نہ ہوسکے اسلیے کہ والذین اتبعوہم عام ہے ہر تابع کو شامل **نکتہ**
صفت اتباع باحسان دو گروہ ہونکے حصے مین ہے (ایک گروہ علما) اہل حدیث پوری جانچ کرتے رہے کہ
اونھون نے کیا کیا اور وہ کیسا تھا مجتہدین نے واجب العمل اور قابل ترک کو جدا کر دیا اور ہمیشہ مین انکے
آثار اور اتباع کے مقلد رہے **لطیفہ** شاید اسی بنا پر علماے حنفیہ نے استحسان قیاس پر مقدم رکھا ہے
(دوسرا گروہ صوفیہ) احسان حقیقی تو انکا کام ہی ہے ہجرت ان کی ترک تمنا و خودی دنیا مین
رہنا اور دنیا سے باہر نصرت انکی قہر نفس۔ اظہار و اختیار حق۔ اللہ و رسول کی محبت کو دل مین جگہ
دینا حملات شیطان و معرکات نفس مین وہ سرفروشی اور تیغ بازی کہ غیر کیا خیال غیر بھی تو باس

نہ آسکے کفار و منافقین یعنے نفس و شیاطین سے لڑ بھڑ کر کسی کو قتل کرین کسی کو اسیر کسی پر جزیہ باندھین
کبھی کبھی صلح بھی کرین آخر کار کعبۂ دل پر قابض اور اطراف و اکناف اعضا پر مسلط اللہ ہی اللہ رہجاے
جان و جہان کیا بلکہ ماسوائے محبوب فدائے محبوب کرین۔ اللہ کا راضی ہونا یہ ہے کہ اپنے بندے کو اپنا بنا لے
التفات بے محل محبت فانی طلب باطل سب دور کر کے خلوت خانۂ خاص مین بار دے اسباب خودی
و تعلقات ہستی جو حجاب و موانع ہین فنا کر دے نعمت باقی و لذت دائمی سے سرفراز فرمائے بندہ کا راضی ہونا
اسکے تین درجے ہین ۱ یعنے دل مانے یا نہ مانے مگر اتباع امر لازم و مقدم جانے اور یہ مبتدی صاحب مقام
تقوی ہے ۲ تقدیر الٰہی و احکام حضرت حق ایسے بامزہ و محبوب ہوجائین کہ نفسانی خواہشون کی طرف
التفات ہی نہو یہ متوسط ہے مقام لاخوف علیہم ولا ہم یحزنون پر اسلیے کہ جو پیش آئے وہ با مر رب ہے اور
امر رب بہمہ طور لذیذ و محبوب تو اس عیش دائم و لذت قائم مین غم و شکایت و اندوہ کیسا ۳ کمال توحید و
عرفان مین ایسا مستغرق ہو کہ یہ تمام کائنات ذاتی و صفاتی اور جملہ حوادث حرکاتی و سکناتی نہ تصور
بلکہ بحضور نظر فعل و امر حضرت حق دکھائی دین نہ اسباب کا حجاب ہو نہ وسائل کا دخل اور اس مقام پر
وفور عشق و ذوق قرب ایسا خود رفتہ کر دے کہ تمام عوارض و حوادث کرشمۂ لطف و ادائے محبوبانہ بنکر
لذت حیات بخش عطا کرین یہ منتہائے کمال ہے کہا امام حجۃ الاسلام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے مقام رضا سے
کوئی مقام فائق نہین اور فرمایا حقیقت رضا یہ ہے کہ کمال بیہوشی و وفور عشق مین کسی طرف خیال ہی نرہے

وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْأَعْرَابِ مُنَافِقُونَ ۖ وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ۖ مَرَدُوا عَلَى النِّفَاقِ قف

اور انمین سے جو گرد تمہارے ہین اعراب سے منافق ہین اور بعض اہل مدینہ سرکشی کرنیوالے ہین نفاق پر

لَا تَعْلَمُهُمْ ۖ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ۚ سَنُعَذِّبُهُم مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّونَ إِلَىٰ عَذَابٍ عَظِيمٍ ۝

آپ نہین جانتے انکو ہم جانتے ہین انکو عذاب کرینگے ہم اونپر دو بار پھر وہ پھیرے جاینگے طرف عذاب عظیم کے

وقف منزل

جو لوگ تمہارے گرداگرد ہین دہقانیون سے اون مین بعضے منافق ہین اور بعض مدینے والے بھی نفاق
پر سرکشی کرتے ہین آپ اونھین نہین جانتے ہین اب ہم اونپر عذاب کرینگے دو بار پھر آخرت مین بڑا عذاب
ہوگا ممن آہ سے اعراب گرداگرد مدینہ مراد ہین اور اہل مدینہ سے منافق جو ابن ابی وغیرہ کے ساتھ تھے
یہان من دونون جگہ مین بمعنے بعض ہے یعنی نہ سب گنوار نہ سب شہری خالص ہین بلکہ منافق بھی ہین
لاتعلمہم سے خواہ یہ مراد ہے کہ آپ سب کو نہین جانتے جہانتک بتا دیے گئے آپکو معلوم ہین یا آپ نے
نہ سب کو دیکھا ہے نہ سب کو پہچانتے ہین یا آپ اپنے علم سے نہین جانتے جبتک ہم نہ بتا دین اور ممکن ہے
کہ اس مین خبر ہو آنے والی منافقون کی جو ہنوز پیدا یا بالغ نہین ہوے تھے اور جنہون نے آپ کے بعد

موقع پاکر بہت کچھ رخنہ اندازیان کین مرتین کہا صاحب تفسیر کبیر نے پہلا عذاب بقول ابن عباس مرض اور مصائب ہے یہ مؤمنین کے حق مین کفارۂ معاصی ہین اور منافق وکافر کے لیے عذاب وانتقام یا فضیحت ورسوائی ہے جیسا کہ انس سے مروی ہے کہ آپ ایک دن کھڑے ہوے اور خطبے مین فرمایا اے فلان تو منافق ہے نکل جا اے فلان تو بھی منافق ہے نکل جا اسی طرح بہتون کو راندہ بارگاہ کر دیا یا بقول مجاہد دنیا مین قتل و قید ہو یا اوس کا کفر ہے یا بقول حسن وجوب زکوۃ و صدقات اون کے حق مین جبکہ ثواب نہین عقاب ہین یا جانکنی کا عذاب جیسا کہ منقول ہے کہ فرشتے اون کے منھ اور پشت پر مارینگے اور طرح طرح کی ذلت و عذاب سے روح نکالینگے۔ دوسرا عذاب قبر کا ہے پھر تیسرا دوزخ مین ہوگا **ف** ممکن ہے کہ کہا جاے کہ ظہور نفاق کامل طور پر ابتداے خلافت صدیق اکبر مین ہوا اور سرکوبی بھی خوب ہی کی گئی یہ عذاب اول تھا اور دوسرا عذاب قبر ہے۔

وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ
اور دوسرون نے اقرار کیا اپنے گناہون پر ملا دیا کیے عمل نیک اور دوسرے

سَيِّئًا ۭ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ
بدکو قریب ہے کہ اللہ توبہ قبول فرماے اونکی بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

بعضے وہ بھی ہین جو اپنے قصور پر نادم اور مقر ہین اونھون نے اچھے کام برے کامون کے ساتھ ملا دیے تھے اللہ تعالی اونکی توبہ قبول کریگا وہ غفور رحیم ہے **بخاری** آپ نے فرمایا کہ مجھے دو فرشتے خواب مین لے گئے ایسا شہر دیکھا جسکی اینٹین سونے چاندی کی تھین کچھ لوگ دیکھے جنکا جسم کچھ بدصورت کچھ خوشنما تھا فرشتون نے اونسے کہا اس نہر مین غوطہ لگاؤ نہائے اور خوب صورت ہوگئے وہ قبح باقی نرہا یہ وہ لوگ تھے جنھون نے نیکیون کے ساتھ بدیان بھی کین تھین **ابن کثیر** یہ آیت اون کے حق مین نازل ہوئی جو جنگ تبوک مین ہمراہ نہ گئے اور بلا عذر رہگئے مگر مؤمن خالص اور بدل نادم تھے اور یہ لوگ نو یا سات یا پانچ تھے **درمنثور** یہ دس تھے جب خبر مراجعت لشکر اسلام سنی کمال شرم وحیا سے آپکو ستون مسجد مین باندھ دیا اور یہ بندھے ہوے سات تھے جب حضور اودھر سے نکلے پوچھا لوگون نے عرض کی ابولبابہ اور اونکے ساتھی ہین بامید قبول و عقدہ کشائی رسول دست بستہ حاضر ہین آپ نے فرمایا بخدا مین نہ کھولونگا اور نہ عذر سنونگا جبتک اللہ تعالی حکم نہ کرے جب یہ خطاب پرعتاب اون عذرخواہون نے سنا بولے واللہ ہم اسی طرح رہینگے جبتک اللہ تعالی نہ کھولے کہا صاحب معالم نے کہ سات دن تک یونہین بندھے رہے یہانتک کہ غش آیا اور گر پڑے رحمت حق نے جوش مارا اور

یہ آیت نازل ہوئی ابولبابہ نے کہا میری توبہ سے ایک یہ بھی ہے کہ اپنے اُس گھر سے جدا ہوجاؤن جہان یہ خطا کی ہے اور تمام مال نذر اللہ کرون درمنثور آپ نے فرمایا مجھے حکم نہین دیا گیا کہ تمھارا مال لے لون ارشاد ہوا

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ط اِنَّ صَلٰوتَكَ

لے مالون انکے سے صدقہ کہ پاک کرے انکو اور صاف کرے انکو ساتھ اسکے اور دعا کر اونپر بیشک دعا تیری

اے نبی کریم آپ اُنکے مالون سے صدقات قبول فرمائین کہ یہ صدقہ دینا اونکو پاک و مزکی کردے

سَكَنٌ لَّهُمْ ۖ وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝

تسکین ہے واسطے انکے اور اللہ سنتا جانتا ہے

اور اون کو دعاے خیر و برکت دین بیشک آپ کی دعا اونکے حق مین موجب تسکین و اطمینان ہوگی اور اللہ دعا سنتا اور خلوص قلب کو جانتا ہے **ف** آیت شان نزول پر محمول کیجاے تو آپکی قبول و دعا کا موجب برکت و عفو گناہ ہونا ظاہر ہے **مگر** جب اصول قواعد سے عام حکم دیا جاے (اور یہی صحیح ہے) تو تکلف وتاویل سے چارہ نہین پس **خذ** امر وجوبی ہے امام کو قبول صدقات مین تردد و توقف جائز نہین **اموال** سے ہر مال مراد نہین بلکہ وہی جس سے تمول حاصل ہو۔ مال غیر نامی معرض ہلاک مین ہے اور مشغول بحاجت پس جانب خدمت وقیام وحق نفس غالب البتہ مال نامی وفاضل مین جانب تمول ظاہر اور وہی بیان مراد ہے۔ اسی لیے کہا فقہا نے اگر کوئی کہے میرا تمام مال مساکین پر صدقہ ہے تو اموال زکوۃ ہی مراد ہونگے تاکہ ایجاب عبد ایجاب الٰہی پر مرجح نہ ہونے پاے اور فرع کی خیریت اصل پر لازم نہ آئے **ہان** وصیت و میراث مین نہ حاجت رہتی ہے نہ حق نفس تمام اموال بحکم لغت مراد ہوجاسینگے **پھر** (اموال) جمع اور عام ہے اور جملۂ اموال زکوۃ کو بھی شامل اسی لیے چاہیے کہ صدقہ لینے والا اوسط مسے کا مال لے تاکہ جانب خسیس ونفیس دونون کو شامل رہے اور اوسی مال مین زکوۃ واجب ہوگی جسمین ملک تام ہے تاکہ نسبت ضمیر (ہم) کی صحیح ہوجائے **صدقہ** لفظ خاص ہے معنے اسکے معلوم مگر قسمین متعدد ہین صدقہ فرض۔ واجب۔ نفل پس اگر صرف زکوۃ بہائم وعشر مراد ہو تو امام پر وصول اور مالک پر ادا واجب ہے اور درصورت توقف و تردد حق جبر حاصل اور اگر ہر صدقہ مراد ہو تو بحسب درخواست امام کو رد کرنا جائز نہین **پھر** صدقہ نکرہ مطلقہ ہے قلیل و کثیر دونونکو شامل اور دونون کے حکم مساوی **طہارت وتزکیہ** کے معنی قریب قریب ہین **کبیر** تزکیہ مین مبالغہ ہے یعنی خوب طہارت۔ یا طہارت سے عفو گناہ اور تزکیہ سے نمو یعنی افزونی مال بھی مراد ہے اسلیے کہ صدقات سے مال طاہر گناہ معاف برکت زائد ہوتی ہے **ترمذی** وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ

كَمَا تُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ صدقہ گناہوں کو اس طرح بجھاتا ہے جس طرح پانی آگ کو **ف** اس میں بھی دو تاویلیں ہیں ۱؎ یہ کہ صدقہ بسبب اطاعت کے اُنکو طاہر کرے اب ضمیر (بہا) کا فعل صدقہ کی طرف پھریگا اور فاعل تطہر کا صدقہ ہوگا ۲؎ آنحضرت مخاطب ہیں اور (بہا) سے مراد صدقہ یعنے آپ طاہر کریں اور صورت یہ ہے کہ حدیث میں صدقے کو اوساخ الناس یعنی مال آدمیونکا فرمایا ہے تو جس طرح میل چھوٹنے سے جسم کو پاک کر دیتا ہے ایسے ہی چھڑانے والا بھی مطہر ہے پس صدقہ اور امام جو باعث ادا اور علامت قبول اور متکفل تقسیم مناسب ہے دونوں مطہر ہیں ... بڑا مال کنز خبیث وبال آخرت نہ ہو اور تزکیہ سے برکت مقصود ہے کہ صرف سے کم نہ ہو یا یہ کہ صدقہ ... اور حق مسکین ادا کرنے سے مال پاک دل طاہر گناہ عفو ہوں - اور جب اللہ و رسول کی اطاعت و ... تقیر کر ... خواہش نفس و حب مال پر مقدم کریں تو صفائے قلب تزکیہ نفس حاصل ہو وصل ... استغفار ... سراسر انجیا ... ہے **احمدی** عامل صدقہ لیتے وقت کہے آجَرَكَ اللّٰهُ فِيمَا أَعْطَيْتَ وَبَارَكَ اللّٰهُ فِيمَا أَبْقَيْتَ اللہ تجھے اس مال میں ثواب دے جو خرچ کیا اور اُس میں برکت دے جو باقی رکھا **سوال** صلوٰۃ مخصوص بحضرت رسالت ہو یا ہر مومن کے لیے عام **حل** اسکی دو صورتیں ہیں تبعاً یعنے آپ کے نام پاک کے ساتھ کسی اور کو شریک کر لینا جیسے صلے اللہ علی محمد و آلہ و صحبہ یہ باتفاق جائز تعلیم درود نماز ... قدیم اسکا ثبوت وسعت کرم نبوی اسکا مقتضی **مستقل** اسمین قول مختلف ہین کہا صاحب تفسیر کبیر نے ہمارے اصحاب سوائے آنحضرت کے کسی اور پر درود کی اجازت نہیں دیتے اور کہا مالک نے کہ آپ کے سوا کسی اور پیغمبر پر بھی درود جائز نہیں مگر یہ مذہب امام مالک کا غیر مشہور ہے اور ابن عباس سے دو روایتیں ہیں ایک یہ کہ آپ کے سوا کسی پر صلوٰۃ نہیں دوسرے یہ کہ سوائے انبیا کے کسی پر صلوٰۃ نہیں **تحقیق** معنے کے اعتبار سے صلوٰۃ دعائے رحمت ہے اور یہ عموماً ... و حقوق اسلام ... اصل ادعیہ ماثورہ ہے اور لفظ کے رو سے بھی قرآن میں عام استعمال ہوا ہے فرمایا هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ اور احادیث صحیحہ میں مسلم سے مروی ہے کہ آپ کے پاس جو صدقہ لاتا فرماتے اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِمْ اور فرمایا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ آلِ أَبِي أَوْفَىٰ **شفا** حضرت علی نے حضرت عمر کو کہا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ اور انس بن مالک اپنے دوستوں کو غیبوبت کی حالت میں کہتے اللّٰهُمَّ اجْعَلْ مِنْكَ عَلَىٰ فُلَانٍ صَلَوَاتٍ پس نہ تخصیص معنوی ہے نہ لفظی - اور آیت میں صیغہ امر (صل علیہم) موکد ہے احتمال مجاز و تاویل نہیں اسلیے کہ محل جزا میں ہے پس ان تمام تعمیمات کے ساتھ منع اور تخصیص کے لیے کوئی وجہ نہیں مگر ممانعت ان بزرگوں کی بھی ایک معنی لطیف اور فرق نازک پر مبنی ہے **ف** جو لفظ

صلوٰۃ بقصد تعظیم و تعبد و امید برکت بدون کسی شرط و قید کی عمر مین ایک بار فرض اور عند الذکر واجب اور دوامًا مستحب سمجھا جاے وہ خصیصہ جناب رسالت ہے نہ دوسرے کے لیے ثابت اور نہ جائز جیساکہ قرآن مین ہے لَا تَجْعَلُوْا دُعَاءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا رسول کو اس طرح نہ پکارو جس طرح آپس مین ایک دوسرے کو پکارتے ہو اور ظاہر فرق صلوٰۃ ہی ہے اور یہ بیان شفا کی عبارت سے مؤید ہے اور بمعنی صلوٰۃ یعنے ترحم و استغفار یا بغرض دعا یا بوقت اداے صدقہ بطور جزاے شکر خدمت نہ مخصوص ہے نہ ممنوع اور کہا صاحب نسیم الریاض نے کہ روافض نے علیؓ پر صلوٰۃ ایجاد کی کہ آپ کی تعظیم تمام اصحاب سے بڑھکر یا بمقابلۂ پیغمبر کی جاے پس انھین تمام اعتبارات صحیحہ سے بعض اکابر نے منع کیا تاکہ فرق و امتیاز باقی رہے لیکن عموم قرآنی سے جواز ہر حال مین ثابت اور باعتبار ادب و تعظیم نبوی کراہت یا ترک افضل لازم ہے **نکتہ** امام جو اپنے لیے صدقہ نہین لیتا ہے بلکہ امین و ناظم ہے دعاے خیر پر مامور ہوا تو فقیر بدرجۂ اولی اداے شکر دعاے خیر پر مامور ہوگا اور اسی جگہ سے مشایخ نے بعد فراغ صاحب دعوت کے حق مین دعاے خیر و برکت اختیار فرمائی ہے **ان صلاتک** آہ معلوم ہوا کہ دعاے رسول بحق اُمت و دعاے امام بحق رعایا و دعاے مشایخ بحق تلمیذ و مرید و دعاے اکابر بحق اصاغر وعدۂ قبول رکھتی ہے اور وقت اداے صدقہ محل قبول ہے اشارۃً معلوم ہوا کہ بغرض حصول دعاے خیر بزرگون کی خدمت کرنا چاہیے اور عبارۃً ظاہر ہے کہ آنحضرت تزکیۂ اخلاق خدام و صفاے قلوب مومنین و عطاے مقام رضا و تسکین پر مخصوص و مامور تھے کیونکہ آنحضرت کے وفات کے بعد جب بعض نے اداے زکوٰۃ سے عذر کیا تو یہی آیت اون کی حجت تھی کہ وجوب زکوٰۃ مشروط بقبول دعا ہے اور یہ مرتبہ غیر نبی مین متیقن نہین پس نہ قبول ہے نہ وجوب **جواب** اے یہ تمسک باجماع صحابہ مردود ہوا اور حضرت ابوبکرؓ نے جہاد و قتال کیا یہان تین امر مذکور ہین صدقہ قبول کرنا۔ طہارت و تزکیہ۔ دعا کا موجب سکینہ ہونا پس صدقہ قبول کرنا فعل امام ہے اور طہارت و تزکیہ اثر فعل صدقہ یہ دونون امر مخصوص نہ تھے ہان قبول دعا یہ بھی باعتبار غالب و اکثر ہر مؤمن خصوصًا امام المؤمنین کے لیے حاصل اور کہا قتادہ نے کہ سکینہ بمعنی وقار ہے جیساکہ احادیث مین بھی وارد ہوا اور شک نہین کہ دعاے امام بحق رعایا موجب وقار و سکون قلوب ہے مگر یہ قبول ایک وصف ہے ان کی دعا کا شرط وجوب زکوٰۃ نہین وجوب زکوٰۃ متعدد مقامات سے بلاشرط ثابت ہے یہ وصف موقوف علیہ کیونکر ہو سکتا ہے۔

أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَأْخُذُ الصَّدَقَاتِ وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ

کیا نہیں جان چکے کہ بیشک اللہ وہی قبول کرتا ہے توبہ بندوں سے اپنے اور لیتا ہے صدقے اور بیشک اللہ وہی توبہ قبول کرنے والا مہربان

کیا وہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرتا ہے اپنے بندوں سے اور صدقے قبول فرماتا ہے اور اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ یہ حکم بطور اطمینان و ترغیب توبہ و صدقات نازل فرمایا ترمذی مَا تَصَدَّقَ أَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا الطَّيِّبَ إِلَّا أَخَذَهَا الرَّحْمَٰنُ بِيَمِينِهِ وَإِنْ كَانَتْ تَمْرَةً فَتَرْبُو فِي كَفِّ الرَّحْمَٰنِ حَتَّىٰ تَكُونَ أَعْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ کوئی شخص صدقہ نہیں کرتا پاک مال سے اور اللہ قبول نہیں فرماتا مگر مال پاک مگر لے لیتا ہے اوسے اللہ اپنے دست رحمت مین اگرچہ ایک خرما بھی ہو بڑھتا ہے کف رحمٰن مین یہانتک کہ ہو جاتا ہے بڑا پہاڑ سے **ف** حکم دست رحمت متشابہات

وَقُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ ۖ وَسَتُرَدُّونَ إِلَىٰ عَالِمِ الْغَيْبِ

اور کہدیجیے کام کیے جاؤ دیکھیگا اللہ کام تمہارے اور رسول اوسکا اور ایمان والے اور تم پھیرے جاؤگے طرف دانا کے مخفی

وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ

اور ظاہر کے پھر بتا دیگا تمکو جو تھے تم کرتے

آپ کہدیجیے کہ کام کرو تمہارے کام دیکھینگے اللہ اور رسول اور مومن اور جلد (پہنچنے مرتے ہی)

اللہ تعالیٰ جو دانا ہے عیان و نہان ہے اوسکے پاس تم حاضر کیے جاؤگے وہ تمکو تمہارے تمام اعمال کے رد و قبول یا نیت و خلوص و ریا سے مطلع کر دیگا اور اوسکا بدلا دیگا ابن کثیر مروی ہے کہ زندون کے اعمال اوسکے اقارب مردہ پر عالم برزخ مین پیش کیے جاتے ہین جیسا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے اعمال تمہارے عزیز و اقارب کو قبرون مین دکہائے جاتے ہین اگر اچھے عمل ہوتے ہین تو اوس سے خوش ہوتے ہین اور بُرے ہوتے ہین تو کہتے ہین اے اللہ اونہین توفیق دے کہ نیکی کرین اور اونکو موت نہ دے جبتک راہ راست پر ہدایت نہ کرلے۔ اس صورت مین یہ اطلاع دائمی ہی اللہ تو ہر حال مین دانا سے راز ہی آنحضرت پر بھی اعمال امت عرض کیے جاتی ہین اور اقارب بھی مطلع ہوتے ہین کبیر اس مین ترغیب کہ ایسے اچھے کام کرو جس طرح مورد طعن ہوے سزاوار مدح ہو اور تخویف ہی کہ اس توبہ و قبول پر بھول نجاؤ آیندہ بہوش و گوش عمل کرو **ترغیب** ابوذر سے مروی ہی کہ آپنے فرمایا مَنْ أَحْسَنَ فِيمَا بَقِيَ غُفِرَ لَهُ فِيمَا مَضَىٰ وَمَنْ أَسَاءَ فِيمَا بَقِيَ أُخِذَ فِيمَا مَضَىٰ وَمَا بَقِيَ جسنے اچھے کام عمر باقی مین کیے اوسکے گناہ گذشتہ بخشدیے جاینگے اور جسنے بُرے کام آیندہ کیے وہ پکڑا جائیگا گناہان گذشتہ و آیندہ دونو مین **ف** لے توبہ کے بعد جانچ کا منتظر رہے اور نہایت احتیاط سے بچے لے گناہ مخفی کی توبہ مخفی کرے اور پردہ فاش نہ کرے اور کہلے ہوے گناہ کی توبہ ظاہر طور پہ کرے تاکہ مسلمانون نے اسے بغاوت و مخالفت مین

دیکھو وہ بارگاہ خیال کیا تھا اب مطیع و مقبول ہیں **ترغیب** معاذ کو آپنے تعلیم فرمایا وَاَحْدِثْ لِکُلِّ ذَنْبٍ تَوْبَۃً اَلسِّرُّ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِیَۃُ بِالْعَلَانِیَۃِ اے معاذ ہر گناہ کے لیے توبہ کیا کرو مخفی گناہ کی توبہ مخفی اور گناہ ظاہر کی توبہ ظاہر ہو مسئلہ مؤمنین کی شہادت امر معتبر ہے جیسا کہ وارد ہوا جسے مسلمان اچھا جانیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہے ؟ یہ تمنا کہ مسلمان مجھے صالح جانیں اگر ریا و تفاخر سے نہ ہو بلکہ بغرض محبت اہل اسلام و دعاے مؤمنین ہو تو محمود ہے اسی لیے فرمایا کہ رسول اور مؤمنین دیکھینگے یعنے تم آپ کو اپنا اچھا ظاہر کرو

وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَاِمَّا يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝

اور دوسرے امیدوار ہین واسطے حکم اللہ کے خواہ عذاب کرے اونپر خواہ توبہ عطا کرے انکو اور اللہ دانا پختہ کار ہے

اور دوسرے وہ ہین جو ہنوز امیدوار امر رب غفار ہین کہ خواہ اونپر عذاب کرے یا توبہ قبول فرمائے اور اللہ تعالی خلوص قلب سے آگاہ اور مصالح مین حکیم ہے **معالم** پہلا اشارہ ہے منافقون کی طرف جو قبول توبہ سے محروم رہے اور دوسرا اشارہ ہے اون تین آدمیون کی طرف جنھون نے آپ کو مسجد مین باندھا تھا اور آخر کار توبہ قبول ہوئی انکی تفصیل آتی ہے **ابن کثیر و معالم** ابو عامر ایک راہب تھا ایام جاہلیت مین نصرانی ہو گیا اور کتب آسمانی پڑھے لوگ اسکے علم و عبادت سے تکریم و تعظیم کرتے جب حضور اقدس نے مدینہ کو نورانی فرمایا اور جوق جوق آدمی مسلمان ہونے لگے اسے رشک و حسد ہوا پھر بدر کے فتح سے اور بھی جلا اور کہا کہ جو قوم لڑے گی اون کے ساتھ ہو کر آپ سے لڑونگا احد مین مشرکون کے ساتھ تھا حضرت حنظلہ جنکو بعد شہادت کے فرشتون نے غسل دیا اسی کے بیٹے تھے پھر جب ہوازن مین مسلمان فتحیاب ہوے ابو عامر ہرقل شاہ روم کی طرف بھاگ گیا کہ حضور کے مقابلہ پر اونکو آمادہ کرے اور منافقون کو جو مدینے مین تھے لکھا کہ تم ایک مسجد تیار کرو مین جب آونگا تو اوس مین نماز پڑھونگا اور تم منتظر وقت رہو اسی لیے اسکا نام ابو عامر فاسق ہوا - یہ بارہ منافق تھے جو اس مسجد کے بنانے پر مستعد ہوے حضور سامان لشکر تبوک کر رہے تھے کہ یہ مفسد آئے اور کہا ہمنے یہ مسجد بنائی ہے کہ بیمار بڈھے - معذور - ابر و باد مین وہین نماز پڑھ لین آپ ایکبار تشریف لے چلین اور اس مقام کو متبرک کر دین فرمایا ابتو مین عازم سفر ہون بعد واپسی دیکھا جائیگا پھر جب آپ نے صحیح و سلامت مراجعت فرمائی مدینے کے قریب آگئے تھے کہ جبرئیل آئے اور منافقین کے فریب سے مطلع کیا اور یہ آیتین لائے

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

اور جنھون نے بنایا مسجد کو واسطے ضرر اور کفر اور تفرقہ کرانے کے مومنین مین

فَلِلنَّصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَا

اور کمین گاہ بنائی کو واسطے اسکے کہ لڑا اللہ سے اور رسول سے اسکے پہلے سے اور البتہ قسمین کھاتے ہین کہ نہین چاہا ہمنے

اِلَّا الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ؕ

مگر نیکی اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ جھوٹے ہین نہ کھڑا ہو تو اوسمین کبھی

جن منافقین نے مسجد اسلیے بنائی کہ ضرر پہونچائین اور کفر کرین اور مومنین مین تفرقہ ڈالین اور اللہ و رسول سے لڑنے والے کے لیے کمین گاہ تیار کر رکھین جو پہلے سے حارب و دشمن تھا اور قسمین کھاتے ہین کہ ہمنے تو نیکی ہی کا قصد کیا ہے اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق جھوٹے ہین آپ اوس مسجد مین کبھی نہ کھڑے ہون مسجد سے وہ مکان مراد ہے جسے منافقین نے مسجد قبا کے پاس مسجد قرار دیا تھا اسی کا نام مسجد ضرار ہوگیا ضرارا سے ضرر مسجد قبا مراد ہے کہ اوسکی جماعت ٹوٹے یا ضرر مومنین و اسلام مراد ہے کفرا یعنے بغرض تقویت کفر تفریقا یعنے تفریق جماعت مؤمنین ارصاد یعنی انتظار و وقت من حارب سے مراد ابو عامر فاسق اور ہر دشمن خدا اور رسول من قبل سے اشارہ ہے عداوت قدیمی ابو عامر کی طرف لیکن یہ قید احترازی نہین کہ جو قبل سے دشمن نہ ہو اوسکے لیے جائز ہو جاوے اور ممکن ہے کہ قبل سے مراد قبل بنائے مسجد ہو اسلیے کہ اگر بوقت بنا نہ وہ دشمن خدا ہو نہ آثار ضرر و فریب ثابت تو آیندہ کے لیے کوئی حکم نہین ہوسکتا الحسنیٰ نماز و عبادت یا ترفق بحال مسلمانان و خیر خواہی اسلام کاذبون یعنے اس فریب اور بیان مین کہ ہمنے قصد خیر و راحت معذورین کیا ہے دروغگو ہین یا یہ کہ وہ کاذب ہی ہین۔ اور بیشک کافر منافق سچے نہین ہوسکتے اسلیے کہ اکثر و اہم و اعظم امور آخرت و متعلقات خدا و رسول مین جب وہ کاذب قرار پائے تو دوسرے سچائی یا جھوٹھ قابل اعتبار نہین لا تقم نہی تحریمی ہے اور مراد مجاز ہے یعنے لا تنصرہ ولا تلتفت الیہ ولا تکن معہم اور اگر لا تقم بمعنے حقیقی ہو تو نماز اور اہتمام وغیرہ دلالۃً ممنوع اور اعانت و شراکت و التفات قیاسًا حرام ہے ابدا تاکید نہی ہے اسلیے کہ بظاہر نماز و مسجد کا نام مؤمنین کا دل نرم کرنے والا تھا لہذا بتاکید تمام دائمی ممانعت فرمائے ابو سعود آپنے بعد نزول آیت مالک بن دخشم و معن بن عدی و عامر بن سکن اور وحشی کو حکم دیا کہ جاؤ اور اوسے منہدم کرکے جلاؤ اور پائخانہ بناؤ تعمیل ارشاد کی گئی اور وہ بنائے کفر و فساد جلا کر خاک سیاہ کردی گئی اور ابو عامر شام مین مرگیا درمنثور جب بنی عمرو و بنی عوف نے مسجد بنائی اور حضور کو بلوا کر نماز پڑھوائی تو بنی غنم کو

[illegible]

حسد تھا اور یہ مسجد ضرار بنائی - مدارک جو مسجد ناموری اور ریا کی غرض سے نئی تیار ہو یا مال حرام سے بنائی جاوے اسی حکم سے ملحق ہے احمدی عجب ہے کہ ہمارے زمانے کے مسلمان صرف نام ونشان کے لیے ہر طرف ایک مسجد تیار کراتے ہین اللہ تعالی نے مسجد ضرار کے چار وصف بیان فرمائے ۱ مقصد ضرر رسانی ۲ تفریق جماعت ۳ دشمنان خدا کے لیے موقع ومحل ۴ کفر اور اوسکی تقویت پس جس مسجد مین یہ سب یا بعض وصف دلائل ظاہرہ ووجوہ مسلمہ سے پائے جائین وہ مسجد نہین اسلیے کہ حرمت مسجد امر شرعی ہے نہ صورت وتعیین عرفی پس بناے فاسد وطریق ممنوع سے ثابت نہ ہوگی البتہ مجرد ظن وقیاس پر کسیکی نیت کا اندازہ کر لینا حرمت وآداب مسجد کو ساقط نہ کریگا اوسکا تدارک روز جزا پر موقوف ہے مسئلہ اگر مسجد قدیم چھوٹی یا دور ہو یا کسی معقول وجہ سے نمازیون کو حاضری سے محرومی کاربار مین ہرج آمد ورفت مین دقت ہو تو دوسری مسجد بنا لینا جائز ہے اسلیے کہ قصد غیر ہے اضرار نہین مسئلہ کفار کی بنائی ہوئی مسجد مسجد نہین مسئلہ نماز کو جہان تک مال سے تعلق ہے وہ صرف طہارت ونجاست کے اعتبار سے ہے مثلاً آب وضو وغسل جاے نماز ولباس وغیرہ ان سب مین طہارت کے سوا نہ ملک شرط ہے نہ حلت البتہ ممنوع چیزون کے استعمال کا مواخذہ دار رہیگا نماز مین ہو یا خارج اور نہی قرآنی یعنی لا تقم خواہ مخصوص بجناب رسالت ہے تاکہ فساد قوی اور رحمت متوجہ نہ ہو یا محمول ہے التفات واہتمام وعظمت پر یعنے آپ اوسکی پروا نکرین مسئلہ جب زمین مملوکۂ کفار پر باجماع امت نماز جائز ہے اور زمین مغصوبہ مین بھی فاسد نہین سمجھے گئے تو دوسرے اموال بدرجۂ اولی موجب فساد نماز نہون گے - البتہ ایسی چیزین مسجد نہین بن سکتین اسلیے کہ اوسکے لیے شروط وقبول حق لازم ہے مسئلہ نماز کا جواز امور باطنیہ پر موقوف نہین پس طہارت ظاہر یعنی کسی نجاست کا نہونا کافی ہے اور طہارت باطن یعنی محرمات سے اجتناب مشروط نہین قبول ومزید ثواب کے لیے مفید ہے ف مسجد کے تین متعلق ہین ۱ فرش وغیرہ جو عارضی تعلق رکھتے ہین ۲ در ودیوار وعمارت مسجد جو مثل جزء کے ہین ۳ زمین مسجد اور یہی اصل ہے جیسا کہ فقہ مین مقرر ہے کہ تحت الثری سے آسمان تک وہ ہوا ہے جو مقابل مکان کعبہ ہے نہ بنا پس زمین مسجد اگر ملک غیر سے ہو تو اس وجہ سے کہ تقرب کا فر جائز نہین یا مال حرام سے ہو تو اسوجہ سے کہ اللہ تعالی سواے حلال کے قبول نہین فرماتا اوسے حکم مسجد نہ دیا جائیگا - اور عمارت مسجد اگر مال کا ذریعہ خبیث سے ہو تو وہ زمین مسجد رہیگی اور بانی بے شبہ گنہگار ہوگا اور اوسکا ازالہ اولی ہے اسلیے کہ تطہیر مساجد ماموربہ ہے اور ایسے مال خبیث کے فرش وغیرہ ضرور دفع کرائے جائین مسئلہ مال کافر مسجد اور ایسے عبادات مین جو مخصوص اہل اسلام ہین جیسے حج وغیرہ جائز نہین (شامی) مسئلہ اسم ورسم ونسبت بدون معنے موثر وحکم معتبر

عرفی یا فرضی طور پر کوئی شئے نسبت خلا کسی مکان کا نام مسجد یا کربلا یا کعبہ رکھ لیا جاوے یا کوئی آدمی بہ اسم محمد یا ابراہیم یا موسی شہرت پائے یا کسی تصویر کی نسبت کہا جاوے کہ فلان نبی یا ولی کی ہے تو ان سب صورتون مین کوئی حکم جدید نہ دیا جائیگا جس طرح تعزیہ اور تصویر قابل امحا و کسر ہے ذمین سر مورتعات نہ ہوگی یا کوئی جانور کسی بزرگ کے نام سے ذبح ہو یا کھانا قبر پر چڑہایا جاوے یا حضرت حسین مظلوم علیہ السلام کے نام کے فقیر یا سید سالار کا جھنڈا یا بی بی کی صحنک برسوم ممنوعہ یا حضرت علی کا روزہ وغیرہ یہ سب امور ویسے ہی مٹانے اور توہین کے قابل ہین جیسے بدون ان نامون اور نسبتون کے ہوتے اور اسی بنا پر اس مکان کا نام بسبب عرف مسجد ہوا مگر جیسی خدمت کی گئی وہ گذرے ہوے صفحہ مین آپ نے دیکھی یعنے جلانا گرانا۔ پاخانہ بنانا البتہ جب کوئی مکان بہ نیت مسجد وقف ہو یا کوئی جانور ہدی مکہ قرار دیا جائے یا کسی کاغذ پر قرآن لکھا جائے یا کپڑا چادر کعبہ بنایا جائے یا کھانا نذر اللہ کرکے ثواب اوس کا کسی ولی یا نبی پر بھیجا جائے تو ان تمام صورتون مین وہ نسبت معتبر ہے اور اسے پہلی حالت سے معظم تر سمجھینگے

لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ۭ فِيْهِ رِجَالٌ

البتہ وہ مسجد کہ بنائی گئی ہے تقوی پر پہلے دن سزاوار تر ہے کہ کھڑا ہو تو اوسمین اوسمین مرد ہین

البتہ وہ مسجد جو اول روز سے بر بنا سے تقوی و طہارت ہے زیادہ وہ سزاوار ہے کہ

يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ۝

دوست رکھتے ہین پاک رہنے کو اور اللہ دوست رکھتا ہے طہارت کرنیوالونکو

آپ اوسمین نماز پڑھین اوسمین وہ مردان خدا ہین کہ پاک و صاف رہنا پسند کرتے ہین اور اللہ پاک رہنے والون کو دوست رکھتا ہے مسجد تقوی ابو شیخ اور ضحاک اور عروہ کی روایت مین مسجد قبا ہے اور مسلم و احمد و ترمذی و نسائی و ابو شیبہ وغیرہم نے ابو سعید خدری سے اور بعض نے ابی بن کعب و زید بن ثابت سے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہی میری مسجد یعنے مسجد مدینہ مسجد تقوی ہے اور کہا ابن کثیر نے یہی صحیح ہے رجال جمہور مفسرین کی روایت سے ثابت ہے کہ مراد انصار ہین جب یہ آیت اوتری تو آپ نے پوچھا اللہ تعالی نے تمہاری مدح و ثنا کی بتاؤ تم کیونکر طہارت کرتے ہو بولے پانی سے آبدست لیتے ہین اور بعض روایتون مین آیا کہ نماز کے لیے وضو جنابت سے غسل پانی سے استنجا کرتے ہین فرمایا اس عادت کو لازم کرلو۔ اور کہا ابن کثیر وغیرہ نے مسجد تقوی سے اگرچہ مسجد قبا مراد ہو تو بھی مسجد مدینہ بدرجہ اولی مسجد تقوی ہے ف عموم آیت چاہتا ہے کہ ہر مسجد جو جائز طور پر بنائی جاوے اور تمام آدمی جو طہارت کو لازم و محبوب بنالین اس خطاب کے مستحق ہین اسلیے کہ حکم متعلق بوصف ہے نہ متعلق بذات جس خصوص بے ضرورت ہے ایسی ہی خصوصیت رجال جمین مرد عورت سب اس

وصف حکم من شامل ہین بلکہ کلمہ رجال بھی بحسب وصف ہے مسئلہ جب نیت خیر اور مال طاہر اور
بنائے تقوی سے مسجد بنائی گئی ہو پھر نہ متولی فاسق سے اوسکو ضرر پہونچ سکتا ہے نہ دوسرے کے
فساد سے اسلیے کہ تاسیس یعنی بنا تقوی پر تمام ہوگئے **نکتہ** اولی ہے کہ مسجد کی بنا کسی متبرک متقی سے
کرائین جیسا کہ مروی ہے کہ حضور نے مسجد قبا کا پہلا پتھر خود رکھا **افسوس** ہمارے زمانے کے خوشامدی
قومی ہمدرد اون مکانون کی بنا جو عام فائدے کے لیے بنائے گئے ہون اور جنسے ثواب وخیر کی توقع
رکھین امراہی سے کراتے ہین گو وہ کافر وفاسق کیون نہون **اول یوم** سے مراد ابتدا اور بنا ہی **احق** ہے
معلوم ہوا کہ افضل ہے واجب نہین **یتطہروا** صیغہ مبالغہ ہے یعنی اعلے درجے کی طہارت پسند کرتے
ہین گو بحسب شان نزول طہارت مخصوص پر حمل کیا جاے مگر حکم اسکا عام ہے پس نجاسات ومحارم
وحدوث سے طہارت اور اس طرح کہ طریق مسنون وآداب مستحبہ فوت نہ ہونا۔ اور لقمہ حرام سے بچنا
نجاست کذب سے احتراز آلایش معاصی سے دوری۔ اخلاق ذمیمہ خصوصاً کفر۔ شرک۔ حسد۔ کینہ
بخل سے اجتناب یہ تمام امور موجب محبوبیت ہین **ترغیب** ابن عمر سے مروی ہے کہ جو رات کو
طاہر سوتا ہے اوسکے بالون مین ایک فرشتہ شب باشی کرتا ہے اور اوس کے حق مین استغفار
کرتا رہتا ہے۔ اور ہمیشہ باوضو رہنے کے فوائد مشاہد اور فضائل منقول ہین **ربط** بعد تفضیح مسجد ضرار
وفضائل مساجد تقوے ومومنین اخیار اون مفسدونکی مثال بیان فرمائی۔

أَفَمَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَىٰ تَقْوَىٰ مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ أَمْ مَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ

آیا وہ جسنے ڈالی　بنیاد اپنی　تقوی پر　اللہ سے اور رضا پر　اچھا ہے یا وہ جسنے　ڈالی　بنیاد اپنی

عَلَىٰ شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ○

کنارے پر گڑھے　گرنے والی کے　پس لے گرا اوسے　آگ مین دوزخ کی　اور اللہ نہین　رہنمائی کرتا　قوم　ظالم کی

آیا وہ شخص جسکی بنا تقوی اور طلب رضا پر ہو اچھا ہے یا وہ جسکی بنا ایسے گڑھے پر ہو جسکا کنارہ گرا
چاہتا ہو پھر لے گرے وہ کنارہ اسی دوزخ کی آگ مین اور اللہ قوم ظالم کی رہنمائی نہین کرتا **افمن** الخ سے
مومن خالص مراد ہے **بنیانہ** بنائے مسجد وانجام۔ تدبیر کار۔ ومقصود۔ وصرف ہمت **تقوی** ترک
معاصی **رضوان** عبادت واطاعت **من** الخ بانیان مسجد ضرار **شفا** الخ نفاق وکفر وفریب اسلیے کہ
جس طرح کنارہ غار یا پہاڑ کی گھاٹی گرتی ہو اوسپر کھڑا ہونے والا معرض ہلاک مین ہے ایسے ہی نفاق والے

اب گرے تب گرے یہ دہ کھلا تو مارا ور عار نہین تو مرے اور نار ہے

لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِي بَنَوْا رِيبَةً فِي قُلُوبِهِمْ إِلَّا أَنْ تَقَطَّعَ قُلُوبُهُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ع ۱۳

ہمیشہ رہیگی بنیاد اونکی جو بنائی شک دلونمین اونکے مگر یہ کہ ٹکڑے ٹکڑے ہوجائین دل انکے اور اللہ دانا حکیم ہے

یہ بناے شر یعنی مسجد ضرار جو اونھون نے بنائی اون کے دلون مین شک و کفر پیدا کرنے والی رہیگی ہان اگر اون کے دل پارہ پارہ کردیے جائین یعنے موت آجاے تو نہ وہ خود رہینگے نہ صلاحیت شک نہ شک اور جیتے جی تو یہ غصہ یہ ندامت یہ نفاق اون کے دل سے نہ نکلیگا اللہ تعالی داناے امور و مدبر کار ہے **روضۃ الاحباب** نبوت کے گیارھوین سال مدینے سے اوس و خزرج کے چند آدمی آکر ایمان لائے اور آپ سے بیعت کی حضور نے مصعب بن عمیر کو اونکے ہمراہ کردیا کہ احکام و عقائد سکھائین تیرھوین سال تہتر آدمی حاضر ہوے اور بخوف قریش رات کو پہاڑ کی گھاٹی مین جمع ہوے آپ نے اونھین قرآن سنایا **ابن کثیر** عبداللہ بن رواحہ نے کہا یا رسول اللہ آپ اس بیعت مین اپنے رب کے شروط اور اپنے حقوق بیان فرمائین ارشاد ہوا حق اللہ یہ ہے کہ کسی کو شریک نہ کرو اور اوسکی بندگی کرو اور میری شرط یہ ہے کہ اپنے نفوس اور اموال کی طرح میری حفاظت کرتے رہو وہ بولے پھر ہمین کیا ملیگا ارشاد ہوا جنت ملیگی وہ جانثار بولے رَبِحَ الْبَيْعُ لَا نُقِيلُ وَلَا نَسْتَقِيلُ یہ سوداگری تو بڑے نفع کی ہے نہ ہم بیع توڑین نہ ہم اسکے توڑنے کی درخواست کرین **منقول ہے** کہ آپ نے فرمایا کہ وعدہ کرو ہر حال مین اطاعت کرینگے خوش ہون یا ناخوش۔ راہ خدا مین مال خرچ کرینگے تنگی ہو یا فراخ دستی۔ شرعی امور کا حکم کرینگے۔ برائیون سے منع کرینگے۔ اللہ کے معاملے مین کسی کی ملامت کی پروا نکرینگے اور پیغمبر خدا کی اعانت اور اپنے جان و مال کی طرح دشمنون سے حفاظت کرینگے۔ بعد اس بیعت کے انصار نے عرض کی حضور مدینے چلین فرمایا حکم الٰہی کا منتظر ہون۔ انصار بولے یا رسول اللہ ہم سے اور اقوام عرب سے عہد ہین آج ہم اونسے قطع کردین ایسا نہ ہو کہ جب اللہ تعالی آپ کو غالب و منصور کرے آپ اپنی قوم کی طرف التفات فرمائین اور ہمین چھوڑدین حضور یہ سنکر ہنس پڑے اور فرمایا نہین تم ہمسے ہو اور ہم تم مین سے ہم لڑینگے جس سے لڑوگے اور صلح کرینگے جس سے صلح کروگے **درمنثور** سعد بن زرارہ نے حضور کا دست مبارک پکڑ کر حاضرین سے کہا کچھ جانتے ہو تم کہ اللہ کے رسول سے کس امر پر بیعت کرتے ہو بالتحقیق تم بیعت کرتے ہو کہ عرب و عجم بلکہ جن و انس جو ہو سب سے لڑو انصار بولے ہم لڑین گے جو حضور سے لڑے اور صلح کرینگے جو حضور سے صلح کرے **شعر** جس طرف ہوتا ہے تو اے جان جان ✦ دل بدل لیتا ہے پہلو اوس طرف

اسی کو بیعت عقبۂ ثانیہ کہتے ہین مفسرین نے کہا کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے اون سچے بندون کی تسکین اور دعا ہوسے کی توضیح وتکمیل مین یہ آیت نازل فرمائی۔

إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۚ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ

بیشک اللہ نے خریدین مومنون سے جانین اونکی اور مال اونکے اسپر کہ انکے لیے جنت ہے لڑتے ہین راہ مین

اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ ۖ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنجِيلِ وَالْقُرْآنِ ۚ وَمَنْ أَوْفَىٰ

اللہ کی پس مارتے اور مارے جاتے وعدہ اس خامت پر سچا ہے توریت اور انجیل اور قرآن مین اور کون زیادہ پورا کرنے والا

بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ ۚ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُم بِهِ ۚ وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ

اپنا اقرار اللہ سے پس خوش ہو اپنی بیع سے جو کی تمنے ساتھ اسکے اور یہ کامیابی بڑی ہے

بیشک اللہ نے مومنون کی جانین اور مال اس قیمت پر خریدے ہین کہ اونکو جنت عطا فرمائیگا اللہ کی راہ مین لڑتے ہین مارتے اور مرتے ہین یہ وعدہ جنت حق ہے لکھا ہے توریت انجیل۔ قرآن مین اور اللہ سے زیادہ وعدہ پورا کرنے والا کون ہے اے بیچنے والو اس بیع سے خوش ہو اور یہ جنت یا ہمارا وعدہ بہت بڑی کامیابی ہے اشتری کنایہ ہے حسن طلب اور کمال اہتمام والتفات سے جسطرح خریدتے وقت مبیع مقصود اور ادائے ثمن منظور اور شوق وطلب موجود ہوتا ہے ورنہ حضرت رب العالمین کو اپنے بنائے ہوئے غلامون سے بیع وشرا کیسی لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شعر | دل ترا جان تری۔ بندۂ فرمان ہم بھی تیرا ہی تو ہے یہ جو کچھ ہے ہمارا کیا ہے | پس یہ وہم کہ کسی بندۂ جان فروش کا اللہ تعالیٰ پر کچھ حق ہو باطل ہوگیا **اموال** خواہ اسلیے کہ جہاد مین مال کی ضرورت ہے خواہ یہ کہ جب آدمی شہید ہوا مال بھی جاتا رہے **فیقتلون** الخ یعنے دونون حالتون پر جنت ہے غالب ہو یا مغلوب **فی التورات** الخ اس سے معلوم ہوا کہ حکم جہاد جدید نہین اگلے انبیا پر بھی تھا پس طعن عبث مردود ہوگیا کہ مسلمان ظلم کرتے ہین **ف** آیت مین کمال تسکین اور تالیف و تاکید ہے لفظ (خرید) جو دلالت کرتا ہے کہ ادائے قیمت واجب ہے لمہ (بِاَنَّ) جس سے معلوم ہوا کہ ادائے عوض کی تصریح ہے ہے یہ کہ تم بک چکے قبول امر و فدائے مال وجان مین عذر کرنا بے ایمانی آخرکار کمزوری مار کھانے کی نشانی ہے اللہ اپنے ملک قدیم اور اس بیع جدید سے جو چاہے تصرف کرے ہم کون جو روکین اور عذر کرین و ہم بائع مختار ہے کہ بدون وصول ثمن

بیع نہ سے پس بدون بہشت پاؤ جان دینا کیون لازم ہوگی وقع اسی لیے لفظ وعدہ مذکور ہے اور بیع موجل مین مبیع رک نہین سکتا ہے (لہم) یہ لام ملک کا ہے یعنی مستعار یا ہبہ کے طور پر نہین جو کبھی واپس ہوسکے بلکہ ملک دمیراث ہوجائیگی اور ہر حال مین غالب ہون یا مغلوب زندہ رہین یا شہید ہون سے توریت وانجیل دو شاہد عدل ہو اور قرآن تمسک معلوم ہوا کہ یہ حکم قدیم ہے اور معاملات سابق اسیلیے کہ توریت انجیل کی گواہی خبر دے رہی ہے کہ حضرت موسی کے زمانے مین جہاد تھا پس یہ اوہام ناقصہ کہ آپکا دین مجرد تلوار سے شایع ہوا یا دین کو خونریزی سے کیا تعلق محض بے اصل ہوگئے افسوس کہ جس تلوار سے دین مع سابق کی ترویج محمود جانین اوسی تلوار سے دین محمدی پر حملے ہون سے کلمہ حقاً سے اور بھی تاکید فرمائی سب سے زیادہ جملۂ استفہامیہ اطمینان بخش اور جوش افزا ہے کہ کون ہے جو اللہ سے زیادہ وفائے عہد کرسکے شہ یہ بھی اطمینان دیدیا کہ اس سودے مین تم کو بہت فائدہ ہے خوش رہو اور یہ معاملہ مبارک ہے پچھتانے کی بات نہین اور اس سے وعدے اور عطائے جنت مین بڑی کامیابی ہے **شعر** میان مصحفی بیچتے تھے جو دل کو + تو لاؤ خریدار پیدا ہوا ہے + **مسئلہ** بیع موجل جائز ہے جیسا کہ لفظ وعدے سے ظاہر ہے **مسئلہ** بے دیکھے چیز بیان وتعریف پر بک سکتی ہے **مسئلہ** بیع مقائضہ یعنی مبادلہ مال بالمال جائز ہے **مسئلہ** قاضی مال رعیت بولایت عامہ بیع سکتا ہے جیسے مال مدیون کا

اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السّٰٓائِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ

توبہ کرنے والے عبادت کرنے والے حمد کرنے والے راہ خدا مین چلنے والے رکوع کرنیوالے سجدہ کرنیوالے حکم کرنیوالے

بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

نیک باتون کے اور منع کرنے والے برائیون سے اور نگہبان احکام خدا کے اور خوشخبری سنادیجیے ایمان والون کو

تائب گناہون سے نادم ہو کر قصد ترک مصمم کرنے والا **عابد** اللہ کو مستحق تعظیم جانکر اوسکے بتائے ہوئے طریقے کے موافق اوسکی پرستش کرنے والا **حامد** اللہ کو مستحق حمد جانکر اوس کی ثنا وصفت کرنے والا **سائح** راہ خدا مین چلنے والا یعنی تارک دنیا جو دائماً مثل مسافر بسر کرے جیسا کہ تعلیماً فرمایا کُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ دنیا مین اس طرح جی جیسے تو غریب الوطن ہے کہ وہ زیادہ سامان اور بہت اہتمام اور بھروسا نہین کرتا بلکہ ہر دم پا برکاب رہتا ہے یہ ادنی درجہ ہے خدا پرستی کا یا تو راہ رو ہے کہ سوائے منزل کے نہ کسی طرف توجہ ہے نہ تعلق یہ اعلی درجہ ہے خدا طلبی کا **راکع وساجد** نمازی **آمر** واجبات شرعی پر حکم کرنیوالا **ناہی** ممنوعات سے روکنے والا **حافظ** نہایت احتیاط سے احکام الہی کا لحاظ رکھنے والا **حدود** وہ دائرۂ شرعی جس سے باہر نکلنا حرام ہے یعنی اتباع امر وحفظ حقوق اللہ وعباد ونظم سیاست وانتظام

خلاف ابن کثیر کہا ابن عباس نے کہ سائح قرآن مین بمعنی روزہ دار آتا ہے - اور اکثر مفسرین نے سائح کو بمعنے روزہ دار روایت کیا مگر باعتبار معنی عام - ہر سفر دین و دنیا خیر اس مین داخل ہے حج یا دوسرے مقامات مقدسہ کی زیارت - اکابر دین کی ملاقات - سفر جہاد مسلمانون کی کارسازی مین دواد وش یا طلب علم **تاویل** تائبون کے رفع مین قول مختلف ہین کہا صاحب تفسیر کبیر نے کہ خواہ امر فوع علی المدح ہے یعنی المومنین ہم التائبون الخ یا جملہ مستانفہ ہے خبر اسکے (اہل الجنۃ) محذوف ہے یا یہ صفات بدل ہین یقاتلون سے یا تائبون مبتدا اور عابدون الخ خبر یا **ف** تائبون الخ مبتدا خبر محذوف (مومنون) اور بشر المومنین مظہر ہے موضع مضمر مین **خلاصہ** مومنین مجاہد تائب و عابد وغیرہ ہین تائب و عابد وغیرہ بھی ہین مگر مومنین مذکور یعنی مجاہدین کو بالتخصیص بشارت ہوا سمین ایک خصوصیت زائدہ مجاہدین کی نکلتی ہے مومنین جنکا اللہ بدلہ سب مقاتلہ کرتے ہین اور تائب و عابد وغیرہ توبہ کرنے والے عابد وحامد وغیرہ ہین تائب و عابد وغیرہ مومنین ہین اور مومن سزاوار بشارت **ربط** جب اللہ تعالے نے منافقین وکفار کے قبائح ذکر فرمائے اور اونسے اجتناب واحتراز کا حکم دیا بغرض تکمیل اور رعایت تنفر ارشاد ہوا کہ صرف یہی نہین بلکہ نبی بھی خیر خواہ نہو یہان اور وہان الگ رہو

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي

نہین ہے پیغمبر کو اور اونھیں جو ایمان لائے کہ استغفار کرین واسطے مشرکین کے اگرچہ ہون صاحب

یعنے نبوت اور ایمان کے سزاوار

قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ۝

قرابت بعد اسکے کہ کھل گیا بیشک وہ صاحب نار ہین

نہین کہ بعد علم اس امر کے کہ مشرک جہنمی ہین اونکے لیے طلب مغفرت کرین اگرچہ وہ قرابت والے بھی ہون **مسئلہ** مشرکین کے لیے دعاے مغفرت حرام ہے **وہم** جہنمی ہونے کا علم مرنے کے بعد ہوتا ہے توچاہیے کہ زندگی مین کافر کے لیے استغفار جائز ہو **دفع** کافر بحالت کفر ہر حال مین یقین ہے کہ دوزخی ہوگا پس دعا کیجاے تو ہدایت وایمان کے ساتھ **وہم** مغفرت کے لیے استغفار ممنوع ہے کافر کی ممانعت نہین **دفع** جب منافقین کے حق مین ممانعت اوپر گذر چکی تو کافر بدرجہ اولی داخل ہین ہر کافر مشرک ضرور ہوتا ہے ثبوت اسکا صفحہ (۳۹۳) جلد اول مین گزرا **عذر** شان نزول مین قرابت حضرت نبوی کا مذکور کیا گیا ہے چونکہ تفسیر آیت اوسپر موقوف نہین سکوت وترک اولی سمجھا گیا سواے اونکے جو بوجہ ظاہر مخالفت خدا اور رسول کے دشمن قرار دیے گئے جیسے ابوجہل وابولہب باقی اقارب ومعاونین حضرت رسالت کچھ ہی کیون نہون اونکی توہین دل قبول نہین کرتا ہے

نفی الجملہ نسبتے بتو کافی بود مرا + بلبل ہمین کہ قافیہ گل شود بس ست

پر قطعی ہے کہ اونکی تحقیر نہ اللہ و رسول کو محبوب نہ دین سے متعلق۔ نہ عرصات محشر مین داخل حساب ہے پھر
ہم کیون دخل در معقولات بحث بیجا اپنے ذمے لین اور دل کب مانتا ہے **شعر** پای سگ بوسید مجنون خلق
پرسید اینچہ بود + گفت این سگ گاہ گاہی کوی لیلے رفتہ بود + **کبیر** حضرت علی نے سنا کہ ایک شخص اپنے
مشرک مان باپ کے لیے استغفار کرتا ہے فرمایا تو مشرک کے لیے استغفار کرتا ہے بولا حضرت ابراہیم نے نہین کی جو آیت نازل ہوئی

وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ إِلَّا عَن مَّوْعِدَةٍ وَعَدَهَا إِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا

اور نہ تھی استغفار ابراہیم کی واسطے اپنے باپ کے مگر سبب ایک وعدے کے کیا وعدہ باپ سے پھر جب

تَبَيَّنَ لَهُ أَنَّهُ عَدُوٌّ لِّلَّهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ ۚ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ

ظاہر ہو گیا ابراہیم کو کہ وہ دشمن ہے اللہ کا بیزار ہوئے اوس سے بیشک ابراہیم تھے نرم دل بردبار

اور ابراہیم کا استغفار کرنا اپنے باپ کے لیے بسبب اوس وعدے کے تھا جو ابراہیم نے اپنے باپ سے کیا تھا
پھر جب ابراہیم کو ظاہر ہو گیا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے آپ اوس سے بیزار و کنارہ کش ہوئے بیشک ابراہیم نرم
دل مجمد متحمل تھے **کبیر** یہ فعل حضرت ابراہیم کا بسبب وعدے کے تھا اور وہ بھی بعد اطلاع ترک کیا گیا اب
کسیکو اوس سے حجت جائز نہین ہے **معالم** ابراہیم نے اپنے باپ سے وعدہ کیا تھا کہ مین تمہارے لیے طلب
بخشش کرونگا اور امید یہ تھی کہ وہ ایمان لائے قرآن مین اسکا مذکور ہے **کبیر** آزر نے ایمان لانے کا وعدہ
کیا تھا اور ظاہر ہونے سے خواہ یہ غرض ہے کہ آزر کے ایمان لانے سے مایوسی ہوئی یا بطور وحی معلوم
ہوا ہو کہ وہ کافر مریگا **ابن کثیر** سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ قیامت مین آزر حضرت ابراہیم کے سامنے
آئیگا چہرے پر تاریکی و سیاہی آپ سے کہیگا دنیا مین آپکا کہنا نہ مانا مگر اب نافرمانبرداری نکرونگا آپ
کہینگے اے رب تو نے وعدہ فرمایا تھا کہ قیامت مین رسوا نہ کرونگا باپ کے عذاب و توہین سے کیا رسوائی
زیادہ ہے ارشاد ہوگا دوسرے جانب تو دیکھو نظر پھیرا تھا کہ آزر بصورت ضبع مسخ کر کے دوزخ مین پھینکا
جائیگا اور آپ کو خیال بھی نرہیگا **بحث** حدیث مین وارد ہوا کہ کوئی شرط و وعدہ خلاف قرآن واجب الوفا
نہین اسلیے کہ اللہ کی شرط احق ہے اور یہان حضرت ابراہیم کا وعدہ استغفار مشرک مین عذر قرار پایا **جواب** وہ
وعدہ قابل وفا نہین ہوا اول سے ممنوع ہوا اور حضرت ابراہیم ایسے وعدے اولاً منع نہ کیے گئے تھے بلکہ وقت وفا
یعنے استغفار ممانعت کی گئی لہذا آیت ایسے ممنوع وعدونکا پورا کرنا جائز نہ نکلا اواہ نرم دل درد مند **معالم**
ابن عباس نے کہا مؤمن تائب۔ ابن مسعود نے کہا۔ دعا کرنے والا۔ قتادہ اور حسن نے کہا بندون پر رحیم
مجاہد نے کہا بزبان حبشہ یقین کرنے والے کو اواہ کہتے ہین **درمنثور** حدیث مین خاشع و متضرع کے معنے
آئے ہین کہا مجاہد نے فقیہ باریک فہم۔ کہا ابو عامر نے کثیر الذکر۔ تاریخ بخاری مین ہے کہ اواہ وہ

جسکا دل اللہ کے ساتھ متعلق ہے حلیم بردبار متحمل - انکے باپ نے کہا تھا اے ابراہیم تم میرے بتون سے نفرت کرتے ہو اگر باز نہ آؤگے تو سنگسار کرونگا - فرمایا سلام ہو تجھ پر مین تیرے لیے اپنے رب سے طلب آمرزش کرونگا - آپ کی رحمدلی اسقدر تھی کہ جب قوم لوط پر عذاب آیا اور ملائکہ آپکے پاس آئے اور آپ سے حکم الٰہی بیان کیا آپ نے اونسے اس باب مین گفتگو کی یہانتک کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ابراہیم قوم لوط کے بارے مین ہم سے مجادلہ کرتا ہے قصہ اسکا پارہ ۱۳ سورۂ ابراہیم مین آئے گا -

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ ؕ

اور نہین ہے اللہ کہ گمراہ کردے کسی قوم کو بعد اسکے کہ راہ دکھائی اونھین یہانتک کہ ظاہر کرے اونکے لیے وہ کہ بچین (اوس سے)

اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ

بیشک اللہ ہر شئے پر دانا ہے

یعنے جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو ہدایت فرمائے اوس کے بعد اونھین کسی فعل کی وجہ سے گمراہ نہین قرار دیتا جبتک یہ نہ بتادے کہ اونھین کن کن باتون سے بچنا چاہیے اللہ ہر شئے سے خبردار ہے کبیر مسلمان پہلے اقارب مشرکین کے لیے بھی استغفار کرتے اس ممانعت سے ڈرے ارشاد ہوا ہم بدون بیان مواخذہ نہین کرتے - اور کہا بعض نے کہ اس تشدد و تنفر پر جو منافقین و کفار مذکور ہوئے خود جواب فرمایا کہ ہمکو کسی پر سختی منظور نہین اسلیے کہ ارحم الراحمین ہین مگر جب بعد اطلاع و ممانعت وہ سرکشی و بغاوت کرین معالم جب قبلہ بیت المقدس منسوخ ہوا اور کعبہ قبلہ قرار پایا اور شراب حرام ہوئی تو وہ لوگ جو اس سے پہلے حاضر ہو کر کہین چلے گئے تھے بطور سابق بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے اور شراب پیتے بعد مدت مطلع ہوے تو ڈرے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال باطل نہ کریگا اوسکی تصدیق مین یہ آیت نازل ہوئی لیضل کہا صاحب تفسیر کبیر نے خواہ راہ جنت سے بہکا نامراد ہے جو کفار کے لیے لازم ہے خواہ یہ کہ گمراہی مین ڈالنا یعنی ابواب توفیق کا بند کردینا معالم مین ہے کہ حکم بالضلالت - قبل اعلام و بیان مواخذہ نہین ہے وہم آیت سے مفہوم ہوتا ہے کہ جہل عذر ہو دفع جہل اصلی عذر ہے جیساکہ ابتدائے اسلام مین تھا اور جہل عارضی یعنی کسی حکم شرعی کو بعد ازانکہ علما مین شائع کتب مین موجود ہو سستی سے حاصل نہ کرنا ہرگز عذر نہین اسلیے کہ واجبات کا دریافت کرنا امر عقلی ہے اسکا ترک موجب عفو نہین ہوسکتا -

اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

بیشک اللہ کے واسطے ہے ملک آسمان اور زمینون کا جلاتا ہے اور مارتا ہے اور نہین واسطے تمہارے سوای اللہ کے

مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ

حمایتی اور نہ مددگار

عموماً خطاب فرمایا کہ اے منافقو اور کافرو کس خیال مین ہو اور اے ایمان والو ترک موالات کفار سے کیون افسردہ ہوتے ہو بادشاہت آسمان و زمین کی اللہ ہی کے لیے ہے وہی پیدا کرتا ہے اور زندہ رکھتا ہے اور مارتا ہے اور تمہارے لیے اللہ کے سوا کوئی حمایتی اور مددگار نہین

لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ

بیشک خوش ہوا اللہ پیغمبر پر اور مہاجرین اور انصار پر ایسے جنہون نے اتباع کی نبی کی وقت عسرت مین

مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۙ

بعد اسکے کہ قریب تھا کہ کج ہون دل ایک گروہ کے اونمین سے پھر مہربان ہوا اونپر بیشک اللہ اونپر مہربان رحیم ہے

اللہ تعالی نے پیغمبر اور مہاجرین و انصار کے جو تنگی کے وقت یعنی جنگ تبوک مین آپ کے تابع ہوے توبہ قبول فرمائی جبکہ ایک گروہ کے دل شدت و حوادث سے کج ہونے لگے تھے پھر اونکی توبہ قبول فرمائی اللہ تعالی مہربان اور رحیم ہے تاب رجوع کی۔ کہا صاحب تفسیر کبیر نے کہ پیغمبر پر توبہ ترک اولی مین ہے جیسا کہ دوسرے مقام پر ارشاد ہوا کہ آپنے منافقونکو کیون اجازت دی چونکہ اس سفر مین تہیدستی زیادہ تھی اور مقابلہ ایک بڑی زبردست بادشاہ کا تھا منافقین طرح طرح کی باتین بناتے تھے اور بعض بعض اصحاب خالص کو بھی زلت ہوگئی تھی لہذا فرمایا کہ ہمنے معاف کیا عسرۃ تنگی کبیر اس سفر مین عسرت بہت تھی (سواری) دس دس آدمیون کے حصے مین ایک اونٹ تھا نوبت بنوبت اوترتے چڑہتے (زادراہ) ایک ایک خرمے پر جماعت کی جماعت صبر کرتے اس طرح کہ ایک نے چوسا پھر دوسرے نے چوسا یہانتک کہ گٹھلی رہگئی۔ آٹا ایسا خراب بدبو کہ لقمہ منہ مین رکھا اور ناک بند کرلے ایسی بدبو آتی (پیاس) یہ کہ اونٹون کے لید نچوڑی جاتی اور کہا گیا کہ مراد ساعت عسرت سے جنگ خندق ہے جسکی قرآن مین خبر ہے کہ نظر خیرہ ہوئی اور کلیجے منہ کو آئے ف باعتبار لفظ ہر عسرت و تنگی مین ثابت قدم رہنے والے کو یہ مژدۂ عفو ثابت ہے زیغ کجی کہا صاحب تفسیر کبیر نے کہ مراد اس سے وہ وسوسے ہین جو اس تنگی و سختی سے قلوب مین آئے اور متابعت رسول کا ترک کرنا چاہتے پھر نادم ہوکر اتباع پر ثابت قدم ہوئے ف پہلے توبہ آنحضرت اور تمام مہاجرین کی نسبت تھی جس سے صرف ترک افضل و خطرۂ نفس مراد ہے اور دوسری توبہ بحق بعض ہے جنسے کچھ لغزشین ہوگئین اور آخر مین اپنی رحمت و محبت کا ذکر فرمایا کہ دل مطمئن ہوجائین۔

وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ؕ حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ

(رجوع برحمت کی) اون تین پر جو پیچھے چھوڑے گئے یہانتک کہ تنگ ہوگئی اونپر زمین باوجود وسعت کے اور تنگی کی اونپر

اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْۤا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ اِلَيْهِ ؕ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۠

جانون نے اونکی اور گمان کیا کہ نہین جای پناہ اللہ سے مگر اوسی کی طرف پھر توجہ کی اللہ نے اونپر تاکہ توبہ کرین بیشک اللہ وہ توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہے

اور توبہ قبول فرمائی اون تین شخصون کے جو پیچھے چھوڑ دیے گئے اور ہمرکاب سعادت نجاسکے اور کمال ندامت یا عتاب رسول و ترک و تہاجر مومنین سے اونپر زمین اپنی وسعت کے ساتھ تنگ ہوگئے اور دم گھٹنے لگا اور وہ جان گئے کہ اللہ کے عذاب سے بچاؤ اور ٹھکانا نہین ہے مگر اوسی کے فضل و کرم کی طرف پھر حق سبحانہ تعالی اونکی طرف متوجہ ہوا کہ باز آئین اور توبہ کرین اور اللہ توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہے بخاری کعب ابن مالک سے مروی ہے کہ جب

حضور جنگ تبوک کی تیاری کرنے لگے اور عموماً حکم تھا کہ جان نثاران حضور ہمراہ چلیں مین روز قصد کرتا کہ سامان
درست کرون اور چلون مگر یون ہی دن تمام ہوتا یہانتک کہ حضور تبوک چلے گئے اور مجھے یاد بھی نہ فرمایا ایک دن
تبوک مین ارشاد ہوا کہ کعب کا کیا حال ہے ایک مرد بنی سلمہ نے کہا اوسے خوش پوشاکی اور راحت طلبی اور
غرور نے روک رکھا معاذ بن جبل بولے تو نے غلط کہا واللہ ہم تو اوسے اچھا ہی جانتے ہین۔ اور مین یہان مدینے
مین روز قصد کرتا کہ آج چلون کل چلون آخر کار خبر رجعت لشکر اسلام شایع ہوئی اب دل مین ٹھہرائی کہ عذر غلط
کر کے حضور کو راضی کر لونگا اور اپنے اہل مشورت سے بھی اسپر اتفاق کرالیا مگر جب حضور آگئے (برکت قرب
شریف) میرے دل سے وہ تمام فریب و دروغ فراموش ہوگیا اور قصد کر لیا کہ حضور مین سوا سچ کے کچھ نہ کہونگا
الحاصل آپ مسجد مین آئے اور بعد ادا دوگانہ نفل رونق افروز ہوئے لوگ آتے اور جھوٹی قسمین کہا کہا کر اپنی
بیقصوری ظاہر کرتے آپنے اونکے بیان پر قبول ظاہر کیا اور اللہ سے طلب بخشش کی (یہ وہی ہین جنکی نسبت صفحہ
۲۹۷ مین ممانعت مذکور ہوئی کہ اگر آپ راضی ہون تب بھی اللہ راضی نہوگا) کعب کہتے ہین کہ مین بھی سامنے گیا
اور سلام کیا میری طرف دیکھکر غضبناک طور پر تبسم فرمایا اور کہا آگے آ مین آگے گیا اور بیٹھا ارشاد فرمایا تجھے
کسنے ہمراہی سے روکا کیا تو سواری نہ خرید چکا تھا مین نے عرض کی بخدا اے کریم اگر کسی اور کے سامنے ہوتا
اپنی طلاقت بیان سے بچ جاتا راضی کر لیتا اللہ تعالیٰ نے مجھے تقریر فصیح و بیان وسیع عطا فرمایا ہے اور بخدا اے
کریم مین جانتا ہون کہ اگر باتین بناؤن تو آپ کو خوش کر لونگا مگر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوجائیگا اور سچ
بولونگا تو گو آپ ناخوش ہونگے مگر امیدوار عفو ہون بخدا مجھے کوئی عذر نہ تھا اور نہ دوسرے مجھ سے زیادہ قوی
تھے آپ نے فرمایا یہ سچ بولا اب اوٹھ یہانتک کہ اللہ فیصلہ کر دے جب مین اوٹھا تو لوگون نے کہا تجھسے یہ بھی
نہو سکا کہ حضور کو عذر کر کے منا لیتا اور آپ کی استغفار تیرے حق مین کافی ہوتی میرے دل مین آیا کہ پھر کچھ
تدبیر کرون مین نے کہا اور بھی کوئی اس جرم راست بیانی مین میرے ساتھ ہے یا نہ لوگون نے کہا ہان مرارہ
بن ربیع اور ہلال بن امیہ (یہی تین رہجانے والے ہین جنکی توبہ اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی) مین نے کہا
یہ دونون مرد صالح ہین اور بدر مین شریک تھے انکی اقتدا و اتباع سزاوار ہے۔ پھر حکم محکم جناب رسالت پناہی
نافذ ہوا کہ مومنین خالص ان مجرمین صادق سے کلام و سلام چھوڑ دین۔ لوگ کنارہ کش ہوئے گویا مین
اوس زمین مین نہ تھا جہان کے رہنے والے مجھے پہچانتے ہون پچاس دن یونہین گذر گئے اور میرے دونون
ساتھی یعنی ہلال و مرارہ زار زار روتے اور گھر مین بیٹھ رہے مگر مین جوان تیز رو تھا گھر سے نکلتا اور مسجد
مین جاکر نماز مین شریک ہوتا اور بازار مین پھرتا کوئی مجھ سے بات نہ کرتا اور مین نماز پڑھکر حضور کی مجلس
مین آتا اور سلام کرتا دیکھتا کہ آپ نے جواب سلام مین لب روح پرور کو جنبش دی یا نہ پھر آپکے

پاس نماز پڑھنے لگتا اور کنکھیون سے دیکھتا جب مین نماز مین مشغول ہوتا وہ قبلہ جہان دکعبۂ ایمان میری طرف خفیہ التفات فرماتے اور جب مین قصد مشاہدہ جمال کرتا چشم پوشی کرتے جب زمانہ طویل گزرا ایک دن مین ابوقتادہ اپنے چچا زاد بھائی کے باغ کی دیوار پھاندکر اندر گیا اور اونکو سلام کیا ابوقتادہ نے جواب نہ دیا مین نے کہا اے ابوقتادہ تمھین خدا کی قسم تم جانتے ہو کہ مین اللہ اور رسول کو چاہتا ہون کچھ جواب ندیا پھر مین بیٹھا اور قسمین دینا شروع کین تو کہا اللہ اور اللہ کا رسول دانا تر ہے تب مجھسے ضبط نہ ہوسکا بے اختیار آنسو نکل آئے اور اوٹھکر چلا اور بازار مین آیا ناگاہ ایک نبطی پوچھ رہا تھا کہ مجھے کعب بن مالک کا پتا بتادو لوگون نے بات تو نکی صرف اشارے سے بتایا کہ وہ یہ ہے اوسنے مجھے شاہ غسان کا خط دیا اوسمین لکھا تھا کہ ہمنے سُنا ہے تمھارے صاحب نے تم پر ظلم کیا اور اللہ تعالی نے تمکو خوار اور ضائع نہین بنایا ہے تم ہمارے پاس آؤ ہم ہر طرح حاضر ہین مین نے کہا یہ بھی ایک امتحان اور ابتلا ہے تو مین نے وہ خط شاہی تنور مین ڈالدیا پھر جب چالیس دن گزر گئے تو حضور انور کا دوسرا فرمان جاری ہوا کہ کعب تو اپنی بی بی سے علحدہ ہوجا مین نے کہا کیا ارشاد ہے آیا طلاق دون یا کیا کرون کہا نہین صرف کنارہ کش رہو جبتک اللہ تعالی فیصلہ نہ کرے اور مرارہ اور ہلال کو بھی یہی حکم ہوا مین نے اپنی بی بی سے کہا کہ تا نزول حکم الٰہی اپنے گھر چلی جاؤ۔ ہلال کی بی بی حضور مین آئی اور عرض کیا کہ ہلال بڈھے ہین مین خدمت کرتی ہون تو کیا آپ اسے بھی پسند نہین فرماتے ارشاد ہوا خدمت کرو مگر ہم بستر نہو وہ بولین حضور اونکو اس طرف حس و حرکت نہین ہے اور جب سے عتاب رسول و خدا مین آیا ہے رونے سے فرصت نہین مجھسے بھی میری بی بی نے کہا کہ جس طرح زوجۂ ہلال کو اجازت ملے تو بھی اجازت حاصل کرلے مین نے کہا مین اس باب مین عرض نہ کرونگا نہین معلوم کیا جواب ملے اور مین خود اپنے کام کرسکتا ہون پھر دس دن اور گزرے اور پچاس پورے ہوے پھر جب مین نے پچاسوین دن نماز فجر ادا کی ناگاہ ایک پکارنے والے کی مبارک آواز سنی کہ کوہ بلند سے پکارتا تھا یا کعب بن مالک اَبْشِر اے کعب مالک کے بیٹے خوشخبری ہو تجھے مین یہ سنتے ہی سجدے مین گرپڑا اور سمجھ گیا کہ فرح و سرور کا وقت آگیا اور صورت یہ ہوئی کہ بعد نماز فجر آنحضرت پر یہ آیت مذکور اُتری جب آدمی مطلع ہوے تو دوڑے کہ اپنے اپنے دوست کو مبارکباد سُنائین (چنانچہ کعب کے لیے حضرت ابوبکر صدیق آمادہ ہوے تھے) مین نے یہ بشارت سُنی اور اپنے کپڑے اوتارکر بشیر کو پہنا دیے بخدا میری ملک مین وہی دو کپڑے تھے پھر دو کپڑے قتادہ سے مستعار لیکر حاضر حضور ہوا جوق جوق آدمی مجھسے ملتے اور مبارکباد دیتے مسجد شریف مین گیا تو گرد و پیش اصحاب بیٹھے تھے ابوطلحہ کھڑے ہوکر دوڑے اور مجھسے مصافحہ کیا اور مبارکباد سُنائی مین نے حضور کو سلام کیا دیکھا کہ چہرۂ نورانی خوشی سے چمک رہا ہے اور آپ کی عادت سے

تھا کہ جب خوش ہوتے چہرہ مبارک ایسا چمکنے لگتا گویا چاند کا ٹکڑا ہے اس علامت سے آپکی رضا و خوشنودی ہم پہچان لیتے تھے حضور اقدس نے فرمایا اَبْشِرْ بِخَیْرِ یَوْمٍ مَرَّ عَلَیْکَ مُنْذُ وَلَدَتْکَ اُمُّکَ خوش ہو اُس دن جو تیرے تمام عمر کے دونن سے اچھا ہے۔ مین نے عرض کی یہ بشارت حضور کی عطیات سے ہے یا اللہ تعالیٰ کی عنایات سے فرمایا نہین بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔ مین نے عرض کی یا رسول اللہ مین اپنا تمام مال شکر قبول مین نذر کرتا ہون فرمایا کچھ رہنے دے یہ تیرے حق مین اچھا ہے (تاکہ سوال و فقر سے بچے) مین نے عرض کی جو مال خیبر مین ملا ہے وہ رہیگا۔ اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے سچائی کے بدولت نجات دی اب کبھی بات نہ کرونگا مگر راست۔ اور کوئی راست بیانی مین گرفتار بلا نہین ہوتا سعدی راستی موجب رضائے خداست کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست ❊ ف آیت مین پہلے عام طور پر قبول توبہ نازل ہوئی پھر بالتخصیص ان تین کا ذکر فرمایا خواہ اسلیے کہ انکی توبہ سب کے بعد قبول ہوئی۔ یا یہ دوسرے توبہ کرنے والون سے علیحدہ تھے۔ یا یہ کہ جس طرح انکی رسوائی اور ندامت زائد شرف قبول و کرامت عفو بھی اکثر و ظاہر ہو اور اسی رعایت سے پانچ بار آیت مین توبہ کا ذکر فرمایا۔ عموماً پہلی آیت مین جس سے یہ متعلق ہے۔ خصوصاً ان تین کے لیے مکرراً ان لفظون سے کہ پھر اللہ اونکی جانب متوجہ ہوا تعلیماً کہ دوام ثبات و استغفار حاصل صفائی قلب و خشوع و خضوع کامل ہو۔ بغرض اطمینان و نشاط صفات رحمت و محبت کو متوسط کیا۔ نکتہ ثم تاب بصیغہ ماضی اور لیتوبوا مستقبل اسلیے ہے کہ توجہ الٰہی قدیم و سابق ہے رجوع عبد پیرو اور جب تک ادھر سے تحریک و اجازت نہ ہو اوسے مجال عرض و سعادت التجا کہان اسی کا نام توفیق رکھا گیا ہے اور دوسری بشارت یہ ہے کہ یہ لوگ آیندہ بھی توفیق توبہ و دولت قبول و عفو سے کامیاب رہینگے خلفوا بصیغہ مجہول نسبت فعل اون کی طرف نکی تاکہ ندامت و الزام کم ہو ضاقت زمین تنگ ہونے سے محاورے مین کمال بیچارگی و حیرت مراد ہے اور تنگی نفس سے سکرات موت و شدت مصائب ربط قبول و عفو کے بعد وہ اصول سکھلائے کہ ذلت سے بچین قرب حاصل ہو فرمایا

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ۝	اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچون کے ساتھ ہو لو نہ یخوف
اے ایمان والو ڈرو اللہ سے او رہو ساتھ سچون کے	رہو کہ تساہل تعیش

مین مخالفت امر الٰہی ہو جاے نہ منافق و کاذب ہو کہ غلط بیانیون سے ظاہر طاہر اور دل نجس ہو بحیث (تقوی) پرہیزگاری گو مجبر و تقویٰ ایمان سے مقدم و سابق ہے وہی انسان کو تدبیر کار و طلب امن کا جو یا بناکر ایمان کی طرف جھکاتا ہے اسلیے فرمایا ہدی للمتقین۔ قرآن ڈرنے والون کا ہادی ہے مگر مراتب نفع و ضرر سمجھ کر حزم و احتیاط سے کام لینا برکت ایمان سے حاصل ہوتا ہے جیسا کہ یہان فرمایا اے ایمان والو

ڈرو اور جبکہ تقوی آلہ ذریعہ قرب و صدق کا ہے فرمایا سچون کے ساتھ ہو جاؤ۔ اور جبکہ بقاے صدق و دوام امن
و رضا تقوی ہی پر موقوف ہے متقی کو سب سے مکرم فرمایا اِنَّ اَکرَمَکُم عِندَ اللہِ اَتقٰکُم تقوی گویا تجارت ہے اور
دوسرے اعمال صالحہ و مقامات قرب دولت و مال۔ گو تجارت تابع و طفیل مال ہے مگر بقا و افزونی اسی پر موقوف ہے
لہذا تجارت تابع بھی ہے اور مقدم بھی متقی اور عوام مومنین کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص کنارۂ پل پر چلے کہ ذرا چوکا
اور دریا مین اور دوسرا وسط راہ مین چلے کہ گرے بھی تو پل ہی پر رہے پھر اسکے مراتب و مقام ہین بضرر دشمن سے
بچنا حزم و تدبیر ہے اور حاکم کے عذاب سے ڈرنا خدمت و طاعت اور اسکے عطیات سے محرومی کا خوف زہد
و عبادت اور عنایات محبوب سے ناکام رہنے کا ڈر حب طلب ہے البتہ ناخوشی و بے پروائی کا اندیشہ بحضور آقا
عبودیت و بنسبت محبوب صدق ہے صدق (رہتیا نہی) کیمیاے سعادت تین ہے کہ صدق کا تعلق چھ چیزون سے
ہے زبان نیت قصد وفاے عہد باطن و ظاہر یکسان کرنا صفات محمودہ یعنی توکل محبت خوف
و رجا کی حقیقت اپنے نفس مین قائم کرنا اور غنیۃ الطالبین مین ہے کہ اللہ تعالی نے داؤد علیہ السلام پر وحی بھیجی
کہ جو میری تصدیق کرتا ہے مین اسکی سچائی خلق مین ظاہر کرتا ہون تو صدق یکسان کرنا ہے ظاہر و باطن کا
اور سچ بولنا ہے محل خوف مین جہان بدون کذب رہائی نظر نہ آئے اور قول و فعل مین مطابقت دینا۔ اور اللہ
تعالی کا عہد پورا کرنا۔ اور مخلوق کی نظر مین قدر و اعتبار رہنے نہ ہونے کی پروا نہ کرنا اور احوال مخفیہ کے
اظہار سے بے پروا رہنا کہا ذوالنون مصری نے کہ صدق سیف اللہ ہے جس پر رکھی جائے اوسے دو ٹکڑے
کردے۔ صادق کو آئینہ دیا جاتا ہے جسمین عجائبات دنیا و آخرت کے دیکھ لیتا ہے یعنے قلب صافی و کشف صحیح و معرفت
صحیح) ابن کثیر صادقین سے مراد محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب ہین۔ کہا ضحاک نے ابو بکر و عمر ہین
فضائل اسکے احادیث مین اسقدر ہین کہ بیان سے باہر بلکہ ایمان تصدیق ہے اور اسلام صدق ف آیت مین دو امر ہین
وجوب تقوی ادنی درجہ اسکا لا الہ الا اللہ ہے سچون کی معیت یا خود سچا بننا اور ادنی اسکا ترک نفاق ہے پس ادای امر تو ایمان خالص سے
ہو جاتا ہے باقی مراتب بہ خلوص عنایات الہی پر موقوف ہین نکتہ اسمین اشارہ ہے کہ شیوخ کامل و ائمہ مجتہدین کی اقتدا و صحبت اختیار
کرو نکتہ یہ بھی اشارہ ہے کہ سواے اہل سنت کے کوئی اہل حق نہین اسلیے کہ تمام پیغمبرون کی تصدیق جو تمام سچون کے سردار ہین۔
مسلمانون کی سوا کسے نصیب ہے پھر تمام اصحاب و صلحاے امت کی تعظیم انہین کا شیوہ ہے اور بعض کا ترک اور بعض کا اختیار عموم قرآنی سے مردود

مَاكَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ
نہ تھا واسطے مدینہ والونکے اور جو گرد اونکے ہین گنوارون سے یہ کہ پیچھے رہجائین رسول اللہ سے
وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا
اور نہ یہ کہ رغبت کرین اپنی جانون مین (چھوڑکر) آپکی ذات کو یہ اسلیے ہے کہ نہین پہونچتی اونکو پیاس اور نہ رنج اور نہ

مَخْمَصَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَئُونَ مَوْطِئًا يَّغِيظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُونَ مِنْ عَدُوٍّ

بھوک راہ مین اللہ کے اور نہین چلتے کسی جگہ کہ غصے مین لاے کافرونکو اور نہین پاتے دشمن سے

نَّيْلًا إِلَّا كُتِبَ لَهُم بِهِ عَمَلٌ صَالِحٌ ۚ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ۝

کوئی چیز مگر لکھا جاتا ہے اونکے لیے ایک کام نیک بیشک اللہ نہین ضائع کرتا ثواب نیکی کرنے والون کا

نہ مدینے والونکو جائز تھا نہ اُنکے ارد گرد رہنے والون کو کہ رسول اللہ کو چھوڑ دین اور اپنی جان کے حفظ و رحت کی طرف مائل اور رسول کی ذات شریف سے غافل رہین۔ اور یہ یعنی آپ کے ہمراہی اور جان نثاری کا وجوب اسلیے ہے کہ اُنکو اوس راہ مین کوئی مصیبت یا پیاس یا بھوک نہین پہنچتی اور کہین چلتے پھرتے نہین کہ کافر دیکھ دیکھکر غصے مین آئین پیچ وتاب کھائین اور دشمن سے کوئی رنج۔ زخم۔ قید۔ قتل۔ فتح۔ شکست وغیرہ انکو نہین ملتی مگر اُنکے لیے ایک نیکی لکھ جاتی ہے بیشک اللہ مزدوری نیکونکی ضائع نہین کرتا **مسئلہ** ہر مسلمان پر واجب ہے کہ امام وقت کی اطاعت و حفاظت مین مستعد رہے اسلیے کہ یہ نصرت نہ مخصوص عرب تھی نہ متعلق شان رسالت بلکہ نصرت دین و ضرورت و مصلحت اسلام مقصود ہے **ذٰلک** کو لفظ حکم سابق کی طرف اشارہ ہوا اور اسکا ما بعد علت حکم مذکور مگر ایسا نہین بلکہ ترغیب و تحریص کے طور پر فرمایا ہے اسلیے کہ تحصیل ثواب امر محبوب ہے اور ترک موجب حرمان ہے نہ باعث عصیان اور یہان ترک و تخلف حرام و اتباع و نصرت واجب۔ ظما یعنی تشنگی وغیرہ کا ذکر بنظر کثرت وقوع ہے نہ یہ کہ انہین امور سے ثواب متعلق ہو بلکہ حکم عام ہے ہر فعل موجب اجر ہے اور یہ تمام نکرے تحت نفی مفید عموم ہین **یطئون** سے مراد نقل و حرکت خفیف **نیلا** ہر امر کو شامل ہے بحالت ثبات و اطاعت شکست۔ فتح مارنا مرنا سب ثواب ہے **عمل صالح** پر اکتفا کی اور کوئی کلمہ مبالغے کا مذکور نفرمایا کہ مقابلہ ہر فعل خفیف و بزرگ کا ہو سکے اور ثواب عظیم مین ایسا عموم نرہتا **احمدی** مروی ہے کہ ابو خیثمہ اول ہمراہی سے رہگئے تھے بعد روانگی مجاہدین اپنے باغ مین گئے اون کی بی بی نے فرش بچھایا اور خرمے اور آب سرد پیش کیا تو آپ نے کہا سایہ گنجان ہے اور خرمے پختہ ہین اور پانی ٹھنڈا ہے اور عورت خوب صورت ہے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دھوپ اور لو مین ہین یہ اچھی جگہ نہین ہے اوٹھ کھڑے ہوئے اور ناقہ کسا تلوار اور نیزہ اوٹھایا اور تیز ہوا کی طرح روانہ ہو کر حضور کو جا لیا حضور نے راہ کی طرف نظر فرمائی دیکھا کہ ایک سوار دلیر آرہا ہے بطور تمنا فرمایا یہ سوار ابو خیثمہ ہوتا پھر جب آپ نے اونہین دیکھا خوش ہوئے اور اونکے حق مین طلب مغفرت فرمائی

وَلَا يُنفِقُونَ نَفَقَةً صَغِيرَةً وَّلَا كَبِيرَةً وَّلَا يَقْطَعُونَ وَادِيًا إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ

اور نہین خرچ کرتے کچھ چھوٹا اور نہ بڑا اور نہین طے کرتے کوئی میدان مگر لکھا جاتا ہو واسطے اونکے

اور کوئی خرچ قلیل (مثل | لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ | تفیل کے) اور خرچ کثیر (مثل
عثمان و عبد الرحمن کے) | تاکہ جزا دے انکو اللہ اچھا اوسکا کہ تھے کرتے | نہین کرتے اور کوئی سفر

دراز نہین کرتے مگر اُن کے لیے لکھ لیا جاتا ہے تاکہ اللہ تعالی اُنھین اُنکے اعمال سے اچھا عوض دے۔ یا ان
اعمال سے جو بدون جہاد کرتے اچھا دے **مشکوۃ** رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا
محافظت حد اسلامی ایک دن کی راہ خدا مین دنیا سے اور جو اُسپر ہے سب سے بہتر ہے (متفق علیہ) **بخاری**
مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ کسی بندے کے پاؤن پر راہ خدا مین غبار نہین بیٹھا اور آگ
اسے مس کرے یعنی ایسا نہین ہو سکتا **نسائی** مَنْ اَنْفَقَ نَفَقَةً فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ كُتِبَ لَهُ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ
جسنے کچھ اللہ کی راہ مین خرچ کیا اُسکے حق مین سات سوگنا ثواب لکھا جائیگا **ترمذی** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ
ایک شخص آپ کے اصحاب سے پہاڑ کی گھاٹی پر گزرا اُسمین چشمۂ شیرین دیکھکر بہت خوش ہوا اور کہا اگر گوشہ نشین
ہوکر یہان بیٹھ رہتا تو کیا اچھی بات تھی پھر حضور مین ذکر کیا فرمایا بیشک جہاد مین رہنا گھر کے ستر برس کی نماز سے
افضل ہے کیا تم نہین دوست رکھتے کہ اللہ تعالی تمھارے گناہ بخشے اور جنت مین داخل کرے لڑو اللہ کی
راہ مین اگر اونٹنی پر بھی چڑھکر لڑوگے تو جنت واجب ہو جائیگی۔ اور آپ نے فرمایا اللہ کے نزدیک دو قطرے
اور دو نشانون سے زیادہ محبوب کوئی شے نہین ہے ایک قطرۂ اشک جو بخوف خدا نکلے دوسرا قطرۂ خون جو راہ خدا مین بہے
اور ایک نشان جو جہاد مین پہونچے (مثل ضرب و زخم وغیرہ کے) دوسرا نشان جو ادائے فرائض مین ہو (جیسے وضو
مین پانون پھٹنا یا داغ پیشانی وغیرہ) **ابو داؤد** فرمایا قَفْلَةٌ كَغَزْوَةٍ یعنی جنگ و فتح یا بحسب مصلحت جہاد سے
پھرنا مثل لڑائی کے ہے **ربط** جب متخلفین کے حق مین عتاب ہوا تو مومنین سب کے سب آمادہ ہوے فرمایا

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَافَّةً ۚ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ
اور نہین لائق مسلمانونکو کہ سفر کرین سب کے سب پھر کیون نہین نکلتی ہر گروہ سے اونکے ایک جماعت

ع لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ۝
تاکہ سمجھ حاصل کرین دین مین اور ڈراوین قوم کو اپنی جب پھرین طرف اونکے شاید وہ بچین

احمدی آیت کی دو تفسیرین ہین ۱ مومنین کی شان نہین کہ سب کے سب جہاد کے لیے چلے جائین اور دوسرے
نظم و نسق معطل و حفظ حدود ملتوی چھوڑین (چونکہ یہ امر حزم و تدبیر کے خلاف تھا فرمایا کہ شان ایمان کے ایسی بد احتیاطی
نہین ہے) کیون نہین ہر جماعت کثیر سے ایک گروہ قلیل جہاد کو نکلتا تاکہ باقی ماندہ علم دین سیکھین اور اپنی قوم کو ڈراتے
رہین جب یہ بعد فراغ علم اپنی باقی ماندہ قوم کی طرف رجوع کرین تاکہ وہ گناہون سے بچین ۲ مومنین کی
شان نہین کہ سب کے سب جہاد کو نکل پڑین بلکہ ہر جماعت کثیر سے کچھ لوگ سیر و سفر کرین اور پیغمبر کی ہمراہی

یا علما کی صحبت مین فقہ سیکھین اور جب پھرین تو باقی لوگون کو ڈرائین تاکہ وہ معاصی سے بچین اور یہ معنے بلا تکلف
اوصاف مین مسئلہ ضرور ہے کہ تمام ضروری سامان تیار رہے ہر قسم کے آدمی موجود رہین تاکہ رفاہ خلق وصحت نفوس
ونظم عالم وقوت اسلام مین فتور نہ آئے مثلاً - سپاہی اہل قلم - خدمت پیشہ - مدبر - علما - اہل حرفہ - تاجر - ملازمت
پیشہ - کسان سب قسم کے آدمی موجود رہین (شامی) اور ظاہر ہی کہ جب تمام مسلمانونکا سفر جہاد مین نکلنا منع
ٹھہرایا تو دوسرے کامون مین ایسی توجہ کیونکر جائز ہوگی مسئلہ ہر شہر اور گروہ سے ایک کافی مقدار کا علم
دین سیکھنے پر آمادہ ہونا واجب ہے ورنہ سب عاصی ہونگے پس علم دین فرض کفایہ ہی مسئلہ امر بالمعروف ونہی
عن المنکر بھی فرض کفایہ ہی اور اہل علم اسکے بالتخصیص ذمہ دار ہین گو دوسرے مقامون پر ہر مسلمان اس کا
مخاطب ہے مسئلہ جس قوم مین علما نہ ہون یا ہون مگر تعلیم دین ووعظ خلق وامر بالمعروف بقدر کفایت نکرین
سب عاصی ہونگے مسئلہ طالب علمی کی غرض تفقہ فی الدین وامر بالمعروف ہی نہ حصول جاہ وجمع زر ومباحثہ
وجدال وغیرہ احمدی کہا فخر الاسلام نے کہ آیت سے علم وعمل دونونکے حکم ظاہر ہین اسلیے کہ تفقہ علم ہی اور (انذار)
عمل ہی مسئلہ یہ حکم بوقت نفیر عام نہین یعنی جب کفار کی چڑھائی ہو اور بوجہ قلت یا ضعف یا تساہل امام عموماً خروج کا
حکم دی تو خروج ہر ہر فرد پر فرض ہو جائیگا ف یہ تخصیص آیت ہی سے مستفاد ہی کہ بطور فوج کشی عام خروج سے روکا مگر حفظ
کے لیے روک نہین احمدی پہلے معنونکے اعتبار سے خبر مشہور اور دوسری تقریر پر خبر آحاد کا قابل قبول ہونا اور حجت ہونا سمجھا گیا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُمْ مِنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوا فِيكُمْ غِلْظَةً ط

اے ایمان والو لڑو انسے جو قریب ہون تمسے کافرون سے اور چاہیے کہ پاوین تم مین کرارا پن

ای ایمان والو اُن کافرونسے	وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ۝	لڑو جو تمسے قریب ہون جسطرح
آنحضرت اور آپکے اصحاب نے	اور جان لو بیشک اللہ ساتھ ہے تقوے والون کے	اولاً قریش ویہود واطراف عرب کو

فتح کرکے پھر شام اور عراق اور مصر پر چڑھائی کی بعد ازان دور دور کے شہر قبضے مین لائے) اور یہ بھی ضرور ہی کہ
کفار تمکو شجاع - دلیر سخت کوش ثابت قدم پائین مسئلہ جہاد مین ترتیب چاہیے باعتبار قرب ملک شدت کفر کے مشرکین
کے ہوتے ہوے اہل کتاب سے لڑنا ضرور نہین اور قریب چھوڑ کر بعید پر نہ دوڑین مگر جہین کوئی خاص مصلحت ہو اسلیے
کہ وجوب نفس قتال مین ہی نہ دوسرے صفات مین پس قرب وبعد خارج از ضرورت ہی مسئلہ اظہار شجاعت وجلادت
تا بہ اختیار واجب ہے مسئلہ معلوم ہوا کہ یہ نرمی اور تہذیب جو ہمارے زمانے مین شائع ہی جس مین کفر واسلام ایک نظر سے
دیکھا جاتا ہی مذموم اور موجب شکست اسلام ہی مسئلہ تمام افعال خیر مین خفا افضل ہی مگر بمقابلہ کفار شجاعت کا اظہار
افضل ہی اسلیے فرمایا کہ وہ تمکو ایسا پائین اور اسلیے آنحضرت نے فرمایا کہ اکڑ کر چلنا اللہ کو محبوب نہین مگر صف قتال
مین اور حج مین فرمایا کہ اضطباع کرین تاکہ کفار پر رعب پڑے - اور جان لو کہ اللہ پرہیزگارون کے ساتھ ہی - اس سے معلوم ہوا

ربع

کہ تقوی کی حالتین مختلف ہین جہاد کا تقوی ترک عذر وبدعہدی و ترک نامردی وغیرہ ہے

وَإِذَا مَا أُنزِلَتْ سُورَةٌ فَمِنْهُم مَّن يَقُولُ أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هَٰذِهِ إِيمَانًا ج فَأَمَّا الَّذِينَ

اور جب اوتاری جاتی ہے کوئی سورت پس ان منافقین سے وہ ہے کہ کہتا ہے کسکا تم سے بڑہایا اسنے ایمان پس لیکن جو لوگ

اور جب کوئی آیت قرآنی اوتاری جاتی ہے آمَنُوا فَزَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَهُمْ يَسْتَبْشِرُونَ تو ان منافقین سے بعض وہ ہین جو دوسرے منافقون یا ضعیف ایمان لائے ہین تو بڑہایا انکو ایمان مین اور وہ خوشیان مناتے ہین ایمان والون سے بطور تمسخر و مضحکہ وطعن کہتے ہین اس آیت نے تم مین سے کسکا ایمان بڑہایا جواب ارشاد ہوا کہ جو ایمان والے ہین انکا ایمان بڑہادیتی ہے اور وہ خوش ہین

وَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا إِلَىٰ رِجْسِهِمْ وَمَاتُوا وَهُمْ كَافِرُونَ ۝

اور لیکن وہ جنکے دلون مین مرض ہے پس بڑہائی اونکی نجاست نجاست پر اور مرے حالانکہ وہ کافر تھے

ہان جنکے دلون مین کفر و نفاق کی بیماری ہے انکے حق مین نزول قرآن سے نجاست پر نجاست زیادہ ہوتی ہے اور بحالت کفر مرتے ہین یعنی مومن کا ظرف پاک ہوتا ہے فوائد عمل حاصل ہوتے ہین تصدیق و یقین سے دلمین نورانیت ایمان مین تازگی آتی ہے منافق کے لیے بسبب انکار کے نجاست سابق پر نجاست لاحق زیادہ ہوتی ہے اور اپنے انکار مین فی النار ہوتے ہین

أَوَلَا يَرَوْنَ أَنَّهُمْ يُفْتَنُونَ فِي كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوبُونَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُونَ ۝

آیا نہین دیکھتے کہ وہ فتنہ مین ڈالے جاتے ہین ہر سال ایک یا دو بار پھر نہین توبہ کرتے اور نہ وہ نصیحت مانتے ہین

کیا نہین دیکھتے کہ ہر سال ایک دو بار کوئی نہ کوئی بلا آجاتی ہے پھر بھی نہ توبہ کرتے ہین نہ عبرت اختیار کرتے ہین یہ کمال شقاوت و بیدلی سبب معالم تنزیل سے مراد کہا مجاہد نے قحط اور بدبختی۔ کہا قتادہ نے جہاد کہا مقاتل نے جہاد مین انکا نفاق ظاہر اور رسوائی عام ہوتی ہے کہا عکرمہ نے کبھی ایمان لاتے ہین کبھی منافق ہوجاتے ہین

ف مطلب یہ ہے کہ راحت و رنج سے اللہ کی کھلی کھلی نشانیان دیکھتے ہین اور نہ نادم ہوتے ہین نہ عبرت پکڑتے ہین

وَإِذَا مَا أُنزِلَتْ سُورَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ هَلْ يَرَاكُم مِّنْ أَحَدٍ ثُمَّ انصَرَفُوا ۚ صَرَفَ اللَّهُ

اور جب اوتاری جاتی ہے کوئی سورت دیکھا ایک نے انکی طرف ایک کے کیا دیکھتا ہے تمکو کوئی پھر پھرے پھیر دیے اللہ نے

قُلُوبَهُم بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُونَ ۝

دل اونکے اسلیے کہ وہ قوم نادان ہین

جب کوئی سورت اُترتی ہے تو ایک منافق دوسرے کو دیکھتا ہے اور آپسمین کہتا ہے کوئی مسلمان تو نہین دیکھتا اگر کسی کو نپایا تو پھرے اور اللہ نے اُنکے دل پھیر دیے اور دروازے توفیق کے بند کر دیے اور یہ اسلیے ہے کہ وہ بے سمجھ نادان لوگ ہین ف بیان فرمایا کہ وہ خود پھر گئے پھر کہا اسنے پھیر دیا اسمین اشارہ ہے کہ کسب عزم بندے کی طرف ہے اور خلق اللہ کی جانب سے ہے

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم

بیشک آگیا تمہارے پاس رسول نفوس سے تمہارے شاق ہے اوسپر وہ کہ رنج مین ڈالے تمکو حرص کرنے والا ہے تم پر

اے لوگو تمہارے پاس وہ پیغمبر آگیا جو | بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ | تمہاری جنس اور قوم سے ہے تمہارا رنج
وملال اُسے گران گذرتا ہے تمہاری | ساتھ مومنون کے شفیق مہربان | بہبود و نجات وہدایت پر حریص ہے

ایمان والون پر نہایت شفیق کمال مہربان مِنْ اَنْفُسِكُمْ اگر اشارہ خاص لیا جاے تو بنی ہاشم مراد ہین یا قریش
یا عرب اسلیے کہ حضور ہاشمی قریشی عربی تھے اور بہتر ہے کہ اس فیض عام مین تمام بشر داخل کرلیے جائین اور مراد نفس سے
جنس ہو یعنی جنس بشر سے ہے کہ تمہارا ہمدرد و ہمراز ہو تمکو اُسکی نسبت سے فخر و امتیاز حاصل ہو اُسکے حضور مین باعتبار
دوسرونکے تقرب زیادہ ہو (عنتم اور علیکم) کی ضمیر عام ہے یعنی کوئی بشر کیون نہو آپ کو اُسکی خرابی اور معصیت ناگوار
اور اُسکی ہدایت محبوب ہو مگر مومنین کے ساتھ بالتخصیص مہربان ہین **حاصل** بیشک آگیا تمہارے پاس رسول عالی قدر
تم مین سے یا تمہارے شریف و طاہر لوگون سے گران ہے اُسپر وہ چیز جو تمکو رنج مین ڈالے۔ حریص ہے تمہاری ہدایت
اور نجات اور آسانی پر مومنین پر نہایت شفیق کمال مہربان رسول مین تنوین تعظیم کی ہے یعنی نہایت
عظیم الشان رسول جسکی تعریف و تحدید تمہارے فہم سے اعلیٰ تر ہے انفس بضم فا جمع نفس یعنی جنس و نسل و
قوم اور بفتح فا بمعنی نفیس تر و شریف و کریم تر دونون قرأتین ہین (معالم) کم سے بطور تخصیص مراد بنی ہاشم یا
قریش یا اہل مکہ یا تمام عرب اور بعنوان تعمیم تمام انسان پس یہ احسان تمام آدمیون پر ہے بمقابلہ اور مخلوق کے
اور تمام عرب پر ہے بہ نسبت دوسرے آدمیون کے اور قریش یا ہاشمیون پر ہے باعتبار عرب کے پھر آپ کا
نفیس تر ہونا ہر اعتبار سے مسلم ہے دُرِّ منثور فرمایا انا انفسکم نسبا وصہرا وحسبا مین تم سب سے دادہال
ونانہال اور سسرال مین بہتر ہون اور فرمایا اللہ نے اولاد ابراہیمؑ سے اسمٰعیل کو اور اولاد اسمٰعیل سے بنی کنانہ کو اور
اولاد بنی کنانہ سے قریش کو اور قریش سے بنی ہاشم کو اور اُنہین سے مجھے برگزیدہ فرمایا پھر عنتم وعلیکم سے
تمام آدمی بلکہ مخلوق مکلف مراد ہے اسلیے کہ آپ پر سب کا رنج گران تھا اور ہر ایک کی ہدایت کے خواہان تھے
جن ہون یا بشر فرمایا ان هذا الدين يسر یہ دین آسان ہے و بعثت بالحنيفة السمحة مین امر حق و آسان
لیکر آیا ہون اور ہدایت کی یہ کیفیت تھی کہ وارد ہوا لعلك باخع نفسك کیا ان کی رہنمائی کے لیے آپ اپنی
جان ہلاک کردینگے۔ مگر رافت و رحمت مومنین کے لیے خاص ہے اسمین دوسرونکا حصہ نہین دُرِّ منثور عکرمہ
نے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میرے پاس جبرئیل آئے اور کہا اللہ تعالیٰ نے آپ پر
سلام فرمایا ہے اور اُس فرشتے کو جو پہاڑونکا داروغہ ہے بھیجا ہے اور حکم دیا ہے کہ بے حکم حضور کچھ نہ کرے اوس فرشتے
نے بھی کہا مجھے حکم ہے کہ بے حکم حضور کچھ نکرون آپ فرمائین تو ان کفار ایذا رسان پر پہاڑ رکھدون سب پس جائین
اور فرمائیے تو زمین دھنس جائے اور کہیے تو سنگ باری ہو مین نے کہا اے ملک جبال شاید ان کی نسل سے
کوئی کلمہ گو پیدا ہو فرشتے نے کہا آپ اسم بامسمیٰ ہین جیسا کہ آپ کو اللہ تعالےٰ نے رؤف رحیم فرمایا۔

ع ۱۶

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

پھر اگر منہ پھیرین تو کہہ دیجیے کافی ہے مجھکو اللہ نہین کوئی معبود سواے اوسکے اوسی پر بھروسا کیا مینے اور وہ رب ہے عرش عظیم کا

پس اگر ان احسانون پر بھی منہ پھیرین نافرمانی کرین تو آپ کہہ دیجیے مجھے بس اللہ کافی ہے نہین کوئی معبود مگر وہی اُسی پر مین نے بھروسا کیا اور وہ پروردگار ہے عرش عظیم کا **ف** بعد بیان مومنین ومنافقین کے پیغمبر کے جلالت قدر کمال ترحم وخیرخواہی کا ذکر کیا کہ دل نرم ہو محبت جوش مارے اور آنحضرت کی طرف خطاب ہے اگر اسپر بھی نمانین تو آپ ہمارے ہی کرم پر بھروسا کیجیے **ابن کثیر** ابی بن کعب نے کہا یہ آخر ہے اُسکا جو قرآن سے نازل ہوا - ابوداود سے مروی ہے کہ جو صبح شام حسبی اللہ سے آخر تک سات بار پڑھا کرے اللہ اُسکی ہر مہم آسان کردیگا

سورۃ یونس — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — مکیۃ

شروع کرتا ہون مین نام سے اللہ کے بڑا مہربان رحمت کرنیوالا

کبیر اسکا نام سورۂ یونس ہے اگرچہ حضرت یونس کا تفصیلی قصہ بیان نہین مگر اسلیے کہ یہان اُنکا نام ہی یا ایک خصوصیت یعنی بوقت نزول عذاب رہائی اُنکی قوم کے لیے مذکور ہے - اسمین دلائل توحید اور زعم باطلہ اہل کفر وشرک کی تردید اور نصائح مؤثرہ وبے ثباتی دنیا کے نظائر بیان فرمائے ہین مکہ معظمہ مین نازل ہوئی مگر کہا ابن عباس نے کہ وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهٖ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِيْنَ مدنی ہے حق مین یہود کے اُتری اسمین ایکسو نو آیتین ہین **تیسیر** مقامات تنزیل مین ہے کہ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مدنی ہے - مقاتل نے دو اور آیتین مدنی ٹھہرائی ہین فان کنت فی شک سے حاصل یہ ہے کہ اسباب اہل مکہ آپ کی رسالت پر کمال تعجب کیا کرتے کہ اگر اللہ کو کوئی رسول کرنا تھا تو آدمیون سے کیون ہوا

الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ○ اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ

یہ آیتین ہین کتاب استوار کی کیا ہی آدمیون کو حیرت یہ کہ وحی کی ہمنے طرف کسی مرد کے اونمین سے

اَنْذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ

کہ ڈرائے آدمیونکو اور خوشخبری سنا دیجیے اونہین جو ایمان لائے کہ واسطے اونکے قدم صدق ہے نزدیک رب کے پاس کہا کافرون نے

اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ ○

بیشک یہ جادوگر کھلا ہوا ہے

وقف النبی علیہ السلام

الٓر حروف مقطعات سے ہے اُنکی مراد جو اللہ کے نزدیک ہو مسلم اور تاویل سے سکوت اسلم **تلک** (یہ) **کبیر** خواہ اسی سورت کی طرف اشارہ ہے خواہ اون آیتون کی طرف جو اول مذکور ہوئین - اور کتاب سے خواہ قرآن مراد ہے - خواہ وہ قرآن جو لوح محفوظ مین ہے خواہ کتب سابقہ یعنی توریت وانجیل وغیرہ مگر کہا ابن کثیر نے ہم اس تیسری تاویل کی کوئی وجہ اور معنی نہین جانتے **ف** صاف یہ ہے کہ یعنی سورۂ یونس قرآن کی آیتین ہین **حکیم** صاحب حکمت یا حاکم یا محکمہ پس قرآن حکمت ہی

اور مضبوط و استوار اور حلال و حرام مین حاکم بھی للناس بقول ابن عباس رضی اللہ عنہ اہل مکہ ہین اور عموم لفظ مین تمام
آدمی داخل رجل گو نکرہ ہے ہر رجل پر صادق آسکتا ہے مگر آپ ہی کی ذات مقدس مراد و مقصود ہے خواہ
اسلیے کہ فرد کامل آپ ہی ہین اور مطلق فرد کامل کی طرف منصرف ہوتا ہے یا یہ کہ آپ کمال عظمت و وسعت
دائرۂ تعریف و نحو ید محاورہ مین نہین آسکتے لہذا نکرہ چھوڑا یا بوجہ کمال ظہور کے تبادر اذہان پر کفایت کی گئی
یا یہ کہ جب مطلق رجل کی طرف وحی مستبعد نہین تو سید الرجال کی طرف بدرجہ اولی جائز ہوگی قدم صدق
دُرِ منثور مین ہے کہ کہا ابن عباس نے وہ خوبیان جنکا ذکر مقدم ہوا یا اجر خیر جو مقدم ہوگئے - کہا ابن مسعود نے
اعمال مقدمہ اور آثار قدم جو جماعت و مسجد اور کار خیر کے لیے اوٹھین - کہا ربیع نے سچائی کا ثواب کہا حسن نے
وہ مصیبت جو پیغمبر کی اطاعت یا محبت یا تباہی مین پہونچے کہا حسن اور زید بن اسلم اور ابو سعید خدری اور
حضرت علی نے قدم خیر ہمارے شفیع مقدم نبی اکرم ہین کہ محشر مین شفیع ہونگے ف گو قدم صدق رتبہ عبادت
استقامت - تقوی - مقام صدیقین - اور زینہ پیش قدمی ہے مگر یہ پچھلی تفسیر نہایت دلکش ہے جنکے
آپ حامی و شفیع ہون اُنھین ایک کیا ہزار بشارتین دیجیا ہین اور لائق مقام یہ ہے کہ قدم صدق سے
قول راست جو حقیقت مین تصدیق کتاب و رسول ہے مراد ہو یعنی وہ لوگ مبشر ہین جو کتاب و پیغمبر کی
تصدیق مین پیش قدمی کرتے ہین حاصل یہ آیتین قرآن کی ہین جو عقلی و نقلی اصول سے استوار خیر و شر کا
حاکم ہے کیا آدمیونکو تعجب ہے کہ ہمنے ادمین انھین مین سے ایک مرد پر اس قرآن کو بھیجا کہ دوسرونکو آنیوالے
عذاب اور یوم حساب سے ڈرائے اور آپ اُنکو خوشخبری سنادین جنکی نیکیان سابق اور صدق ثابت یا جنکے
آپ حامی ہین اور کفار کہتے ہین کہ آپ کھلے کھلے جادوگر ہین - یعنی قرآن اور رسول کی تصدیق کرنے والے
مستحق بشارت اور اسمین شک کرکے باتین بنانے والے موصوف بکفر ہین لطیفہ اس مین اشارہ ہے ابوبکر
کی طرف جو مومن اول اور صدیق اکبر ہین اور اُن تمام سابقین بالایمان کی طرف جنکی تصدیق مقدم
ہوئی یا اُنکی طرف جنکی تصدیق اونکی موت پر مقدم ہے ف آیت ضرورت نبوت و رد مطاعن پر دلیل
واضح ہے اسلیے کہ حضرت خالق و حاکم کی شان مقتضی ہے کہ اُسکے غلام اُسکے غضب سے ڈرین رضا کے امیدوار رہین اور
یہ امر کہ وہ راضی کیونکر ہو اور کب غضب ناک ہوگا بدون تعلیم مدرک ہی نہین ہوسکتا کیونکہ اُسکی ذات و صفات
قیاس و ادراک سے کہین بالا ہین اسلیے فرمایا ہمنے قرآن اُتارا جو ہماری حکم بتائے لیکن یہ تعلیم دو ہی طرح سے ممکن تھی یا یہ کہ
فرداً فرداً ہر شخص کو معلوم ہوجاے اور یہ طریقہ سلسلۂ انتظامی کے مخالف تھا اسلیے کہ نوع انسان بدون کسی منتظم زبردست
کے خود بخود کسی اُصول کی پابندی نہین کرسکتے یا یہ کہ کسی ایک کے ذریعے سے تعلیم ہو اور یہی شان ہے پیغمبر کی لہذا
فرمایا کہ ایسے بدیہی اور ضروری امر پر تعجب اور متحیر کیون ہورہا یہ وہم کہ ہم مین سے پیغمبر کیون ہوا کسی فرشتے کو کیون

دیکھنا عبث ہے اسلیے کہ ترحم وعنایت ربانی لیے تمام بندون کو کسی غیر جنس کے ہاتھ مین جو نہ ہمدرد ہو نہ شفیق نہ رازدان کیونکر سپرد کرتی پھر ایسے مطاعن کہ ساحر ہین یا کاذب محض نافہمی و تعصب و شرارت نہین تو کیا ہی

إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ

بیشک رب تمھارا اللہ ہے جسنے بنائے آسمان اور زمین چھ دن مین پھر مسلط ہو گیا عرش پر

يُدَبِّرُ الْأَمْرَ ۖ مَا مِن شَفِيعٍ إِلَّا مِن بَعْدِ إِذْنِهِ ۚ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۝

تدبیر کرتا ہے کامونکی نہین کوئی سفارشی مگر بعد اسکی اجازت کے یہ اللہ رب تمھارا ہے پس عبادت کرو اوسکی کیا نہین سوچتے

بیشک تمھارا رب اللہ ہی جسنے آسمان و زمین پیدا کیے چھ دن مین پھر عرش پر تجلی خاص فرمائی اور تمام امور عالم کا انتظام کرتا ہی کوئی سفارشی نہین ہی مگر اُسکے اذن و اجازت سے یہ اللہ تمھارا رب ہی بس اُسکی بندگی کرو کیا تم نہین سوچتے سمجھتے۔ آسمان و زمین کا چھ دن مین بنانا اور استواء عرش کی تفسیر اور توضیح صفحہ (۲۰۳ و ۲۰۶) مین گذر گئی یدبر الامر یعنے باوجود اس رفعت و عظمت کے تمام امور جزئی و کلی خود انجام دیتا ہی کوئی ذرہ بے حکم نہین ہلتا شفیع معالم مین ہی کہ نضر بن حارث کہتا تھا قیامت مین لات عزی میری سفارش کرینگے اور یون بھی کفار بتون کو شفیع جانتے تھے جیساکہ آگے آتا ہی پس رد کر دیا کہ یہ زعم باطل ہی **فــ** ظاہر آیت رد شفاعت غیر اللہ سیاق ابطال زعم مشرکین مین سے ہے اور اشارۃ النص سے شفاعت صلحا ثابت اسلیے کہ استثنا تکلم بالباقی ہے پس خلاصہ یہ ہے کہ بعض شفیع ہین بعد اذن کے اور وہ شفیع ماذون ہمارے حضور ہین اور بعد آپ کے دوسرے انبیا و صلحا جیساکہ حدیث مین وارد ہوا

٤٠

ذٰلک الخ یعنی جسمین ایسی صفات جلیلہ اور قدرت کاملہ ہو وہ رب ہونے کے سزاوار ہے نہ بت بیجان

إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا ۖ وَعْدَ اللَّهِ حَقًّا ۚ إِنَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا

اوسیکی طرف بازگشت تم سبکی ہی وعدہ اللہ کا حق ہی بیشک وہی ابتدا کرتا ہی خلق کی پھر پھیریگا اوسے تاکہ بدلا دے اونھین جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ بِالْقِسْطِ ۚ وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيمٍ وَعَذَابٌ أَلِيمٌ

اور کیے کام نیک انصاف سے اور جنہون نے کفر کیا اونکے لیے شربت ہے حمیم سے اور عذاب دردناک ہے

بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ۝

بسبب اوسکے کہ تھے کفر کرتے

شراب نوشیدنی حمیم گرم کردہ **حاصل** تم سبکی بازگشت اللہ کی طرف ہے وعدہ اللہ کا حق ہے وہ خلق کی ابتدا کرتا ہے اور پھیر پھیریگا تاکہ مومنین نیکوکار کو جزائے خیر بکمال انصاف دے کہ کوئی چھوٹا بڑا عمل ضائع نجانے پائے اور کافرون کو کھولتا پیپ اوٹتا ہوا اور عذاب دردناک نصیب ہو یہ اُنکے کفر کی سزا ہے

هُوَ الَّذِي جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَاءً وَالْقَمَرَ نُورًا وَقَدَّرَهُ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوا عَدَدَ

وہی ہے وہ جسنے بنایا سورج کو چمکتا اور چاند کو روشنی اور معین کین اوسکے لیے منزلین تاکہ جانو تم گنتی

السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ؕ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ○

برسونکی اور حساب نہین پیدا کیا اللہ نے یہ مگر ساتھ حق کے ظاہر کرتا ہے آیتین قوم دانا کے لیے

وہی ذات پاک ہے جسنے آفتاب کو ضیا اور ماہتاب کو نور بنایا، اور ہر ایک کے لیے منزلین معین کین جنھین بروج کہتے ہین اور انھین کے ذریعے سے تم پہچان لو عدد برسون کے اور حساب فصلون کے اللہ نے یہ سب حق پیدا کیا ہی اور اپنی نشانیان جاننے والونپر ظاہر کرتا ہی **بحث** جامع البیان مین ہی کہ اصلی روشنی ضیا ہے اور عارضی نور کہا ابو سعود نے ضیا اقوی ہی نور سے **ف** یہ تاویل اوہ اسلیے ہی کہ تخصیص بے وجہ نہو یا یہ کہ بحسب مسئلہ حکمت نور قمر نور شمس سے مستفاد قرار پائے لیکن نور اسماء حسنیٰ سے ہے اور ضو نام پاک نہین تو کیونکر ہو سکتا ہے صفات باریتعالیٰ عارضی ہون **ہان** یہ دونون فائدے ہم نفس صیغے سے نکال سکتے ہین (ضیاء) مصدر بھی ہی بروزن قیام اور جمع ضوء بھی بروزن فعال پس کثرت نور شمس مین یعنی جمعیت مفہوم ہو سکتی ہے اور نور مین معنے جمعیت نہین پس اکتساب قلیل کا کثیر سے امر قیاسی ہی اور نور موجب سکون و برودت و جمال ہے قمر کو اس صفت سے مخصوص فرمایا جلال الدین سیوطی رحمہ نے در منثور اور حبائک مین مختلف اخبار سے نقل کیا چاند نور سے اور سورج نار سے پیدا ہوا منھ انکے آسمان کی طرف اور پشت زمین کی جانب ہے زمین کی طرح آسمانون کو بھی نورانی کرتے ہین آفتاب ایک حصۂ نور ہے عرش کے ہزار حصہ نور سے

اِنَّ فِي اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ ○

بیشک بدلنے مین رات اور دن کے اور اسمین کہ پیدا کیا اللہ نے آسمانونمین و زمین مین البتہ نشانیان ہین قوم پرہیزگار کو

بیشک رات دن کے بدلنے اور آسمان و زمین کی مخلوق مین ڈرنے والونکے لیے بہت کچھ نشانیان ہین جنسے اپنی اور تمام مخلوق کے عجز و فنا اور حق سبحانہ تعالیٰ کے وجود قدرت و بقا کو پہچان لیتے ہین۔ ابو سعود تقویٰ والون کی تخصیص اسلیے فرمائی کہ جو ڈرتا ہے وہ تدبیر نجات کا جویا ہوتا ہے نڈر غافل کو کیا پڑی ہے کہ نظر و فکر کرے **آیات** بصیغۂ جمع اسلیے فرمایا کہ انتظام معاش مین بھی انھین طریقون سے عبرت و تجربہ و تدبیر حاصل ہوتی ہے اور اصلاح معاد بھی ممکن ہے اور مقام عرفان و سلوک و کشف علوم بھی اسی ذریعے سے ہوتا ہے۔ اور بیشک یہ اختلاف دلالت کرتا ہے کہ یہ سب عاجز محکوم فانی ہین اور کوئی ذات قادر و علیم باقی انپر حاکم اور انکی متصرف ہے اور یہی امور موجب اقرار توحید و الوہیت و تذکر فنا و حشر و نشر و عواقب امور ہو کر کتاب و پیغمبر کی طرف محتاج کرتے ہین اور کبھی کمال قدرت و عظمت موجب ہیجان مادۂ محبت و باعث غلبۂ عجز و عبودیت ہو جاتا ہے **مسئلہ** ان دونون آیتون سے علم نجوم و حساب و دیگر علوم طبعیات و حکمت کے سیکھنے سکھانے کا جواز ثابت ہے مگر قید اتقا نے ان تمام تعلیمون کو ضرورت تک محدود اور اصلاح معاد و معاش مین بشرط اتباع منقولات مقصور کر دیا اور اسی کی تاکید اگلی آیتون سے ظاہر ہوتی ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا وَالَّذِیْنَ

بیشک جو لوگ نہین امید رکھتے ہمارے ملنے کی اور راضی ہوے ساتھ حیات دنیاوی کے اور مطمئن ہوگئے اوسپر اور وہ

هُمْ عَنْ اٰیٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ

جو نشانیون سے ہماری بیخبر ہین وہی لوگ ہین کہ ٹھکانا اونکا آگ ہے بسبب اوسکے کہ تھے کماتے

جو لوگ ملنے کی امید نہین رکھتے یعنی یہ امید نہین ہی کہ قیامت مین بحضور حق سبحانہ تعالی حاضر ہونگا اور اُسکے دیدار اور جنت کی نعمتون سے کامیابی ہوگی اور صرف دنیاوی زندگی پر خوش اور اُسکی محبت اور مشغولی مین بیفکر طلب آخرت سے بیخبر ہین اور ہماری نشانیون اور حکمون کی طرف خیال نہین کرتے اونکا ٹھکانا دوزخ ہی یہ سزا ہی اُنکے اعمال کی ف دنیا سے راضی ہونا یہ کہ سعادت قبول و نعمت اخروی کی تمنا و طلب نرہے اور اطمینان یہ کہ زوال و فنا و انجام کی پروا نرہے اور آیات سے خواہ دلائل الوہیت مراد ہین یا آثار عذاب و قصص اقوام سابقہ ہر حال یہ آیت رغبت دنیا و سرور دنیاوی اور زیادہ اطمینان و بے پروائی آخرت سے منع کرتی ہی ابن ماجہ عبداللہ بن مسعود نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا مَنْ جَعَلَ الْهُمُوْمَ هَمًّا وَاحِدًا هَمَّ الْمَعَادِ كَفَاهُ اللّٰهُ هَمَّ دُنْیَاهُ وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُوْمُ اَحْوَالَ الدُّنْیَا لَمْ یُبَالِ اللّٰهُ فِیْ اَیِّ وَادٍ هَلَكَ مشکوۃ مین ابن ماجہ سے مروی ہی جسنے تمام فکرون کو ایک فکر آخرت بنا لیا اللہ تعالے اوسکے مشکلات دنیاوی کو آسان کردیتا ہی اور جو دنیا ہی کی فکر مین متردد اور مستغرق ہوجاتا اللہ تعالی بھی پروا نہین کرتا کہ کس جنگل مین ہلاک ہوجائے اور ابوہریرہ نے آنحضرت سے روایت کی اَلدُّنْیَا مَلْعُوْنَةٌ مَلْعُوْنٌ مَا فِیْهَا اِلَّا ذِكْرُ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ اَوْ عَالِمًا اَوْ مُتَعَلِّمًا دنیا اور جو دنیا مین ہی سب رحمت سے دور ہی مگر اللہ کا یاد کرنا اور جو اللہ دوست رکھے یا عالم یا طالب علم - اور فرمایا اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ دنیا مومن کے لیے محبس ہی اور کافر کے لیے جنت ہی بخاری وَاللّٰهِ لَا الْفَقْرَ اَخْشٰی عَلَیْكُمْ وَلٰكِنْ اَخْشٰی عَلَیْكُمْ اَنْ تُبْسَطَ عَلَیْكُمُ الدُّنْیَا كَمَا بُسِطَتْ عَلٰی مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ امام بخاری اور مسلم دونون نے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بخدا یہ ڈر نہین کہ تم محتاج و مفلس ہوجاؤ ہان یہ ڈر ہے کہ دنیا زیادہ نہ ہوجائے جس طرح اگلے لوگون پر ہوئی پھر تم رغبت کرو اُسکی جس طرح اونھون نے رغبت کی اور اونھین کی طرح تم بھی ہلاک ہوجاؤ

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ یَهْدِیْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِیْمَانِهِمْ تَجْرِیْ مِنْ

بیشک جو ایمان لائے اور کین نیکیان رہنمائی کریگا اونکو رب اونکا بسبب اونکے ایمان کے جاری

صاف صاف یہ ہے یَهْدِیْهِمْ	تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ۝	تفسیر آیت مین اقوال مختلف ہین
مرجع الذین ہے اور لا فی جنات	تلے اونکے نہرین باغون مین نعمت کے	یعنے ایصال الی المطلوب اور تحتہم کا

دنیا طلبی مین
دوسرا نکتہ
اور فکر عقبی
دنیا طلبی کی
حرمت دنیا طلبی
شیخ سیری
بیفائدہ

خواہ حال ہے فاعل امنوا سے خواہ ظرف ہے تجری کا اور تجری سے جملہ مستانفہ ہے یا صفت ہے مومنین کی یا حال ہے فاعل یہدیہم سے یعنی جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے اُنھیں اُنکے رب نے اپنے مطلوب مدعا کی طرف رہنمائی کی اور اُس سے ملا دیا اور اُتھا لیکہ وہ جنات نعیم مین ہین اور اُنکے تلے نہرین جاری ہین یا وہ اپنے مطلوب سے ملے اونکے تلے یعنی اُن مکانونکے تلے جنمین وہ ہین نہرین جاری ہین اور وہ نہرین نعمت کے باغون مین ہین یا بایمانہم ایمان کے نور یا برکت یا ثواب سے جیسا کہ وارد ہوا یسعیٰ نورھم بین ایدیہم اُنکا نور اُنکے سامنے چلیگا درمنثور مین فرمایا کہ جب مومن قبر سے نکلیگا اوسکے نیک اعمال نہایت خوبصورت بنکر سامنے آئینگے یہ کہیگا تو کون ہے وہ جواب دیگا مین تیرا عمل نیک ہون پھر یہ نور رہنما سے جنت ہوگا ۔

دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ؏

پکارنا اونکا جنت مین سبحانک اللہم ہے اور باہمی دعا اونکی اُسمین سلام ہے اور آخر دعا اونکی یہ ہے الحمد للہ رب العالمین

یعنی بہشتی بہشت مین پکارینگے اے اللہ ہم تیری پاکی کرتے ہین اور آپس مین ایک دوسرے کی تحیت سلام ہے اور دعای خیر انکی الحمد للہ کہنا ہے کہا صاحب معالم و ابن کثیر نے کہ جب بہشتیونکو اشتہا ہوگی کہینگے سبحانک اللہم دس ہزار خادم ظروف طلائی مین طعامہاے جدید ولذیذ لیے ہوے حاضر ہوجائینگے بہشتی اونھین کھائینگے اور حمد الٰہی بجا لائینگے اور آپس مین جب ملاقات ہوگی یا فرشتے ملینگے یا حضور حق سبحانہ تعالی ہوگا سلام کرینگے مگر صاحب تفسیر کبیر نے کہا کہ ذکر الٰہی کو علامت طلب اکل وشرب بنانا کمال خساست ہے بلکہ بوجہ کمال صفا ونہایت نورانیت یہ اذکار مفرح قلب و سرور بخش روح ہونگے اور سبحان اللہ شعار ملائکہ ہے تو اولاد آدم کی سعادتمند بھی اُسیکا وظیفہ کرینگے اور سلام گو بوقت ملاقات ملائکہ و زیارت مومنین وحضوری رب العالمین کہا جائیگا مگر یہ اشارہ ہے سلامت دائم ونعمت قائم پر کہ وہ آفات ومہلکات سے سلامت رہے اور ایسی نعمتین پائین اور اون اذکار سے مشرف ہوے جیسا کہ حسن بصری سے مروی ہے کہ اہل جنت کو حمد وتسبیح کا اسطرح الہام ہوگا جیسا دنیا مین آدمیونکو سانس سیب ایسی نعمتونپر حمد ادا کرینگے یا جب بوجہ شغل نعمات والتفات مخلوقات مراتب علیا سے گونہ تنزل ہوگا پھر حمد وتسبیح سے عروج حاصل ہوگا تو کہینگے الحمد للہ ف اللہ تعالی نے بہشتیون کی تین علامتین بیان کین ۱ تسبیح ۲ سلام ۳ حمد معلوم ہوا کہ جو تسبیح دائم مین مصروف ہین اور جن کی زبان اور ہاتھ سے بندگان خدا سلامت رہتے ہین اور آخر امر انکا حمد پر ہوتا ہے اسلیے کہ جو حادثہ پیش آتا ہے اگر محبوب ومرغوب ہے تو حمد ضرور ہے اور اگر مکروہ نظر آیا تو ثبوت اجر یا توفیق صبر والہام رضا وتسلیم پر شکر واجب ہے یہ اہل جنت ہین یا یہ کہ اونکے جملہ معاملات معاد مین سلامتی ونفع رسانی ہے اور اللہ سے تسبیح وحمد خوانی نکتہ اولاً نعماے بہشت کا ذکر فرمایا کہ طالبان لذت متوجہ ومشتاق ہون اور امیدوار رہین پھر بندگان خاص اور عاشقان صادق کی طرف خطاب ہوا کہ تمھارے لیے ہم ہین اور ہمارا ذکر نہ دنیا مین تمکو غیر سے تعلق تھا نہ آخرت مین حجاب لذات حائل ہونگے نکتہ معلوم ہوا کہ تسبیح خالق وسلام خلق سے مدارج بلند ہوتے ہین اور ضرورت اداے شکر پڑتی ہے نکتہ معلوم ہوا کہ جنت مین ذکر وعبادت بے تکلیف وحسد نہین ۔

اسیلیے فرمایا کہ تسبیح اول وحمد آخر انکی شعار وعادت سے ہوگا۔ اور صبر ومشقت کا ذکر نہ فرمایا نکتہ اول دخول جنت یا کسی نعمت کے وصول مین تسبیح کیا کرینگے اور آپسمین بوقت زیارت جواب سلام اور اُن نعمتون کے شکر مین حمد وثنا بجا لاینگے

وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ إِلَيْهِمْ أَجَلُهُمْ ۖ فَنَذَرُ

اگر جلد ہی بھیجتا اللہ آدمیون کے لیئے شر مثل عجلت اونکی کے خیر کو البتہ ختم ہوجاتی طرف لوگون کے مدت ذکی پس چھوڑ دیتے ہین ہم

الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ

او نھین جو نہین امید کرتے ہماری ملنے کی اونکی سرکشی مین بہکے ہوئے

پھر اس صورت مین حق سبحانہ تعالیٰ نے شبہات منکرین کو رد کیا ہے پہلا شبہہ نبوت اسطرح اوٹھایا کہ سوائے جاحد منکر کے کسی انصاف والے کو تردد نرہے دوسرا شبہہ کفار کا کہ اگر آپ حق پر ہین تو ہمپر عذاب نازل ہوجائے جیسا کہ نضر بن حارث نے کہا کہ اگر محمد صلے اللہ علیہ وسلم حق پر ہین تو ہمپر آسمان سے پتھر برسا اسکے لیئے ارشاد ہوا اگر اللہ تم شر بھی اُسی عجلت سے ظاہر کر دیتا جیسا کہ تم خیر کو بعجلت مانگتے ہو تو کب کا فیصلہ ہوجاتا اور انکی مدتین جو دنیاوی حیات اور عیش و تلذذ کے لیے مقرر کیے گئے ہین منقضی و تمام ہوجاتین پس اسیلیے ہم وقت معینہ سے عجلت نہین کرتے اور چھوڑ دیتے ہین کفار عاصی کو کہ وہ اپنے کفر وانکار و شرارت مین بہکے رہین معالم کہا ابن عباس نے مراد بد دعا ہے جو آدمی بحالت غضب کرتا ہے اپنے اہل وولد یا نفس پر اور ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ای اللہ مین نے تجھسے عہد لیا ہے جو خلاف نہ ہوگا۔ مین تو آدمی ہون جس مومن کو مین ایذا دون یا گالی دون یا مارون یا بد دعا کرون تو وہ مری بُرائی اُسکے حقمین رحمت و دعائے خیر کر دے اور موجب تقرب و ثواب کا قیامت مین بنا دے استعجالھم مفعول مطلق ہے یعنے مثل استعجال اُنکے کے اجل وعدہ موت شبہہ فرمایا کہ ہم عجلت نہین کرتے حالانکہ امتہائے سابقہ کے عذاب قرآن مین مذکور ہین اور کفار کے لیے عذاب دنیاوی کے وعدے بھی موجود ہین دفع یا یہ مراد ہے کہ وقت معینہ سے پہلے بحسب درخواست عباد ایسا نہین کرتے یا یہ کہ جو عذاب وسزا اُس جرم کی ہے وہ دنیا مین نہین کرتے اور یہ بطور تنبیہ وتہدید کے ہے اسیلیے کہ دنیا کا کوئی سخت سے سخت عذاب دوزخ کے سامنے بمنزلہ عیش کے ہے

وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْبِهِ أَوْ قَاعِدًا أَوْ قَائِمًا فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهُ

اور جب چھو لیا انسان کو بُرائی نے پکارا ہمکو اپنی کروٹ پر یا بیٹھا یا کھڑے پھر جب کھولدیا ہمنے اوس سے اوسکی مصیبت کو

مَرَّ كَأَنْ لَمْ يَدْعُنَا إِلَىٰ ضُرٍّ مَسَّهُ ۚ كَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

چلا گیا گویا کہ نہ پکارا تھا ہمکو طرف برائی کے کہ لاحق ہوئی تھی اوسی طرح ایسا دکھایا گیا اچھا فضول کارونکو وہ کام کہ تھے کرتے

اور جب پیش آئے آدمی پر کوئی مصیبت تو لیٹے یا کھڑے یا بیٹھے یعنی ہر حال میں عنوان ہمکو پکارتا ہے پھر جب وہ بلا رفع کر دیتے ہین پہلے طریقے پر چلنے لگتا ہے دیعنے ناشکری وغفلت) گویا اس مشکل مین ہمسے کبھی درخواست ہی نہ کی تھی ایسے ہی فضول کارونکو انکے اعمال اچھے دکھا دیے جاتے ہین (تاکہ مغرور خوش رہین اور شرارت بڑھتے بڑھتے انھین ہلاک کر دے بعنا ماتھے اسکی

تقریر یہ ہے کہ طبع حیوانی ایذاء سے نافر اور عقل انسانی تدبیر خلاص کی مقتضی ہے اور لاچار ہاتھ پانون مارتا ہے بہر صورت جب طرح
ہارا تو نور عقل و معرفت جو ہر انسانکی فطرت مین ہے اُس زبردست احکم الحاکمین کی طرف جھکا دیتا ہے جسے پیدا کنندہ اور تمام عالم کا
مدبر و خالق جانتا ہے اور یہ دلیل واضح ہے الوہیت مطلقہ کی اور حجت قاطعہ ہے کہ بشر دیدہ و دانستہ انکار کرتا ہے چاہے تو سمجھے اور
یہ وہ کلیہ قاعدہ ہے جسکے خلاف نہین کرتا مگر ایسا وہ سیاہ دل جسکا چراغ فطرت صرصر شرک کفر سے بالکل بجھ چکا ہو کہ مردہ دلت
بھی نکلا ہو تو فرضی نام اور بے روح اجسام کو نہ وہ سخت بیہوش جسے ایذا سے حس ہی نہو نہ وہ امید وار جسے کسی کشود کار کا انتظار
باقی رہے زیادہ توضیح و تمثیل اسکی آیۂ بحر مین آتی ہے یہ وقت کئی امر معلوم ہوئے ۱۔ وہشت خلائق کرا آخر تھکانا دین ہے ۲۔ یہ کہ ہر انسان
ادراک توحید الوہیت رکھتا ہے اور وہ شخص جسنے ایسی جگہ جیسا رش پانی موجہان کوئی تنا نیوالا نہ ہو اسپر بھی اقرار توحید
واجب ہے جیسا کہ مذہب ہے امام ابو حنیفہ کا ۳۔ رحمت و عنایت کہ ادھر رجوع کی اُدھر مشکل آسان فرمائی ۴۔ اشارہ کہ ہر حال
اور ہر عنوان اور پوری توجہ سے دعا مقبول ہی ہوجاتی ہے ۵۔ انسانکی غفلت و حق فراموشی کہ ادھر بلا ٹلی اور ویسے ہی تھے ۶۔
نتیجہ ناشکری سلب معرفت و عقل ہے کہ اپنی برائی بھی بھاتا ہے ۷۔ معلوم ہوا کہ رحمت مین فراموش کاری اور صرف مصیبت
مین یاد شان مؤمنین خوش اعتقاد سے نہین صحیح مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ
تین آدمی بنی اسرائیل کے تھے ایک کوڑھی دوسرا گنجا تیسرا اندھا اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ انکا امتحان لے ایک فرشتہ بھیجا
وہ کوڑھی کے پاس آیا اور کہا تو کیا چاہتا ہے بولا رنگ و جلد خوبصورت اور اس کوڑھ کا دفع ہونا فرشتے نے
ہاتھ ملا فوراً اچھا ہوگیا اور نہایت خوبصورت بنگیا پھر پوچھا کس قسم کا مال مطلوب ہے بولا اونٹ یا گائے راوی کو
شک ہے تو اوسے ایک اونٹنی حاملہ دیکر کہا اللہ برکت عطا کرے پھر گنجے سے ایسی ہی پرسش کی اوسنے بال اچھے اور گائین
مانگین اسکا گنج اچھا ہوگیا اور ایک حاملہ گائے دی اور اندھے کے پاس گیا اوسنے آنکھین اور بکریان مانگین یہ بھی بینا
ہوگیا اور ایک بکری حاملہ ملی پھر ان تینون کے جانور جنے اور بڑھتے بڑھتے جنگل بھر ہوگئے پھر فرشتہ بصورت سائل
بشکل کوڑھی کے پاس آیا اور کہا مین مسافر مسکین ہون سامان راہ نہین ہے اللہ کے سوا کوئی سہارا نہین مین تجھسے
سوال کرتا ہون بواسطہ اُس ذات پاک کے جسنے جلد اور صورت اچھی دی اور اونٹ عطا فرمائے کہ مجھے پہونچا دے
بولا میرے ذمے حقوق و خرچ بہت ہین فرشتے نے کہا مین تجھے کچھ پہچانتا ہون کیا تو کوڑھی محتاج نہین تھا اللہ نے
تجھے یہ سب عنایت کیا بولا غلط یہ مال باپ دادے سے مین نے پایا ہے فرشتے نے کہا اگر تو جھوٹھا ہے تو اللہ تجھے
ویسا ہی کردے جیسا تو تھا پھر گنجے کے پاس آیا اور یہی جواب پایا پھر اندھے کے پاس آیا وہی سوال کیا اس
مرد بینا دل نے کہا بیشک مین اندھا تھا اللہ تعالیٰ نے آنکھین دین جو تیرا جی چاہے اس مال خدا داد سے لے اور
جسقدر خوشی مین آئے رہنے دے مین تیرا ہاتھ نہین پکڑتا فرشتے نے کہا تیرا مال تجھے مبارک رہے اللہ نے
تمکو آزمایا تو وہ دونون خراب ہوئے اور بدستور کوڑھی اور گنجے ہوگئے اور تجھ سے اللہ راضی ہوا۔

وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا الْقُرُونَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوا وَجَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ

اور بیشک ہلاک کر ڈالا ہمنے قومون کو پہلے تمسے جب ظلم کیا اونھون نے اور لائے اونکے پاس پیغمبر اونکے

بِالْبَيِّنَاتِ وَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ ۝

کھلی نشانیان اور نہ تھے کہ ایمان لاتے ایسے ہی سزا دیتے ہین ہم قوم گنہگار کو

اور ہمنے ان لوگونکو جو آپکے پہلے تھے جیسے ثمود و عاد و فرعون و نمرود وغیرہ عذاب سے ہلاک کیا مگر کب جبکہ انھون نے کفر شرک مظالم کیے اور ہمارے پیغمبر انکے پاس آگئے اور دلائل و معجزات اونکو معقول کر دیا اب شبہہ و تردد نرہا بجز انکار تعصب شرارت کے اور وہ ایسے ہوگئے کہ ایمانکی امید انسے منقطع ہوگئی۔ اور ہم گنہگارونکو ایسے ہی سزا دیتے ہین ای نبی کریم آپ کے ساتھ مخالفت کرنیوالے بھی ایسے ہی عذابونکے منتظر رہین **ف** معلوم ہوا کہ جس قوم مین یہ چار صفتین ہون وہ گرفتار عذاب ہوگی ۱ ظلم و گناہ کرین ۲ انکے پاس پیغمبر یا ناصح و احکام الٰہی آجائین تاکہ جہل و بیخبری کا عذر نرہے ۳ اللہ تعالے اونکو واقعات اور حوادثات سے یا نور عقل و فہم سے یا تعلیم و وعظ سے ایسا یقین دلادے کہ تردد و شبہے کی گنجائش نہو اسلیے کہ دل ہر شخص کا اول تابع حق ہوتا ہے مگر تعصب و شرارت و عمداً حق پوشی اوسے محجوب و تاریک کردیتی ہے ۴ اسکے حالات و آثار سے امید توبہ و توقع قبول منقطع ہوجائے۔ **ہلاک** سے وہ عذاب مراد ہے جو ٹل نسکے پس وہ گرفت جو عاصی نادم و خاطی ساہی کے فعل پر ہوتی رہے ایسی نہین ہوتی جو ٹل نسکے **ظلم** کفر شرک۔ حدود شرعی سے تجاوز۔ دنیا مین کسی کی حق تلفی مالی ہو یا بدنی۔

ثُمَّ جَعَلْنَاكُمْ خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ مِنْ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ ۝

پھر بنایا ہمنے تمکو قائم مقام زمین مین بعد اونکے تاکہ دیکھین ہم کیونکر کرتے ہو تم

پھر اونکے بعد تم کو زمین پر پیدا کیا بسایا اسلیے کہ دیکھین تم کیا کرتے ہو یعنی اگر اونھین کی سی شرارت کروگے غارت ہوگے اطاعت کروگے تا حیات دنیا دی عزت و راحت سے بسر کروگے آخرت مین بہشت پاؤگے **ف** ہر بشر بغرض امتحان مخلوق ہوا ہے پس بیکاری جائز نہین۔

وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ ۙ قَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا ائْتِ

اور جب پڑھی جائین اونپر آیتین ہماری کھلی کھلی کہین وہ جو نہین امید رکھتے ہماری ملاقات کی لا

بِقُرْآنٍ غَيْرِ هَٰذَا أَوْ بَدِّلْهُ ۚ قُلْ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أُبَدِّلَهُ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِي ۖ

قرآن سواے اسکے یا بدل ڈالے اسکو کہدیجیے نہین ہے مجھے یہ کہ بدلون اوسے طرف سے اپنے جی کے

إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ ۖ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝

نہین پیروی کرتا مین مگر اوسی کا کہ وحی کیا گیا طرف میری مین ڈرتا ہون اگر نافرمانبرداری کرون اپنے رب کی عذاب سے اوس دن کے کہ بڑا ہے

اور جب انپر ہماری کھلی نشانیاں پڑھی جاتی ہین تو وہ لوگ جو امید وار لقا ے مبارک نہین اور قیامت پر ایمان نہین رکھتے
کہتے ہین آپ کوئی دوسرا قران لائیے یا اسکو بدل دیجیے (معالم مین مروی ہے کہ پانچ مشرک مثل ولید بن مغیرہ کے آپ سے
کہنے لگے کہ آپ ایسا قرآن لائین جسمین لات و عزی کی ہجو نہو اور انکی پرستش کی ممانعت نہو یا خود اپنے دل سے ایسی
نصائح بیان فرمائیے تو ہم ایمان لائین رد آ ارشاد ہوا) آپ کہدین کہ یہ نہ میری شان ہے نہ مجھی حق کہ اپنے دل سے کچھ بدلون
گھٹاؤن بڑھاؤن مین تو اسکی پیروی کرتا ہون جو مجھپر حکم بھیجا گیا مین ڈرتا ہون کہ اگر حکم کے خلاف کرون اور کچھ بیشی و کمی کرون تو
عذاب قیامت مین مبتلا ہو جاونگا مسئلہ عالم کو جائز نہین کہ کسی شرعی حکم کو حاکم کی رعایت یا کسی نفع کے لحاظ سے متروک
و مسکوت عنہ کر دے البتہ فتنہ اور خوف حاکم سے سکوت امر آخر اور جائز ہے مسئلہ احکام شرعی کی تبدیل موجب نار ہے مسئلہ
بدعت حرام ہے اسلیے کہ جب پیغمبر کو نئی بات نکالنے کا حق نہ ہوا تو اب کون ہے جسے یہ حق ہوگا **بحث** کہا صاحب اکلیل
نے کہ بعض نے اسی آیت سے حجت کی کہ حدیث سے قرآن کا منسوخ کرنا جائز نہین **جواب** مین کہتا ہون کہ یہ حجت
دو امرون پر موقوف ہے ۱ جبکہ نسخ تبدیل قرار دی جاے حالانکہ ہمارے نزدیک نسخ تکمیل و توضیح و اظہار توقیت حکم ہے مثلاً
حکم سکوت و صبر چودہ سال کے لیے تھا پندرھوین سال نبوت کے حکم قتال آگیا تو گویا اصل یہ تھا کہ اے مسلمانو نہ
لڑو کفار سے چودہ برس تک بعد ازان یہ حکم نرہیگا۔ آیات قتال نے یہ وقت جو ہم پر مخفی تھا ظاہر کر دیا اور دوسرا جزو اس
حکم کا (یعنے آج سے حرمت قتال باطل۔ و وجوب صبر ساقط ہوا) بیان فرمایا پس یہ تبدیل ہے یا تکمیل ۲ جب یہ مان بھی لین
کہ حدیث پیغمبر پیغمبر کے دل کی بات ہے بلکہ ہم تو اسے وحی غیر متلو کہتے ہین یعنی وہ احکام الٰہی ہین جو بذریعہ جبرئیل آپ پر القا نہین ہوے
بلکہ اونکے معنی یا لفظ قلب مین آگئے۔ پس حدیث سے آیت کا منسوخ کرنا نہ تبدیل ہے نہ پیغمبر کے دل کی بات وَمَا
يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى پیغمبر اپنے جی سے کوئی بات نہین کہتے اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى مگر اللہ انپر حکم نازل فرماتا ہے

قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ

کہدیجیے اگر چاہتا اللہ نہ پڑھتا مین قران تمپر اور نہ بتاتا تمکو وہ پس مین تو رہ چکا ہون تم مین ایک مدت پہلے اس سے

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝
کیا نہین سمجھتے

آپ کہدیجیے اگر اللہ تعالی نہ چاہتا تو مین یہ قرآن نہ تمپر پڑھتا نہ تمھین اسکے معنی بتاتا اس سے پہلے ایک عمر
یعنے چالیس برس تک مین تم مین رہا اور کبھی کوئی بات نہین کہی تو کیا تم اتنا بھی نہین سمجھتے یعنے اگر دل سے کچھ گڑھنا
ہوتا تو پہلے کون مانع تھا آپ چالیس برس تک مکے مین رہے چونکہ مبعوث و مامور بامر رسالت نتھے کسی سے کچھ تعرض نکیا مگر اخلاق
محمود اور سچائی آپ کی اسدرجہ تھی کہ کفار آپکو محمد امین کہتے اور تمام امور مین آپکی مداح تھے یہ عداوت اظہار حق سے پیدا ہوئی مسئلہ
استصحاب حال حجت لازمی اور دافعہ ہے جیسا کہ مذہب حنفیہ کا اسلیے کہ اللہ نے آپکے عدم افترا ے زمان سابق کو دلیل عدم افترا زمان حال قرار دیا

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝

پس کون ظالم زیادہ اوس سے کہ تہمت باندہے اللہ پر جھوٹ یا جھٹلاے آیتین اوسکی تحقیق بات یہ ہے کہ نہین فلاح پاتے گنہگار

اوس سے بڑھکر ظالم کون ہے جو اللہ پر بہتان باندھے اور اوسکے احکام و آیات کو جھٹلائے بات تو یہ ہے کہ گناہگار رستگاری نپائینگے کذبا قید احترازی نہین اسلیے کہ ہر افترا جھوٹ ہوتا ہے پس خواہ بیان تقریر ہے خواہ تاکید خواہ بیان واقعہ اور ممکن ہے کہ کہا جائے جو شخص سچ سمجھکر کسی تاویل و روایت پر اعتماد کرکے حق سبحانہ تعالے کی نسبت کوئی امر غلط کہہ جائے تو وہ کافر نہوگا جیسا کہ اکثر مسائل اختلافیہ مین ہے لیکن یہ تقریر اصول مین نہین چل سکتی اسلیے کہ بوجہ کمال وضوح و تقویت اجماع جانب مخالف پر سچا گمان نہین جا سکتا۔

وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا

اور پوجتے ہین سوای اللہ کے اوسکو کہ نہ ضرر دے اونکو اور نہ نفع دے اونکو اور کہتے ہین یہ سفارشی ہمارے ہین

عِنْدَ اللّٰهِ قُلْ أَتُنَبِّئُونَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ سُبْحٰنَهُ

پاس اللہ کے کہدیجیے کیا خبر دیتے ہو تم اللہ کو اوسکی کہ نہین جانتا آسمانون مین اور نہ زمین مین پاک ہے وہ

وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝

اور برتر ہے اوس سے کہ شریک کرتے ہین

اور یہ کفار اللہ کے سوا ایسونکی پرستش کرتے ہین جو نہ انکا کچھ بگاڑ سکین نہ بنا سکین بیسود محض ہین اور کہتے ہین کہ یہ ہمارے سفارشی ہین اللہ تعالے کے حضور مین آپ کہدیجیے کہ کیا تم اللہ تعالی کو ایسی خبر سناتے ہو جسکا وجود نہ آسمانو نمین معلوم ہوتا ہے نہ زمین مین منہوم معلوم ہوتا ہے پاک منزہ ہے اور برتر اس سے کہ تم شریک کرتے ہو **ف** بت پرستی کی تردید مین دو دلیلین فرمائین **اول** یہ کہ نفع و ضرر نہین پہونچا سکتے اسلیے کہ جب ضرر پر قادر نہین تو کیون ڈرین اور جب نفع کے مختار نہین تو کس لیے جھکین اور ظاہر ہے کہ قدرت نفع و ضرر غیر پر بدون استقلال ذات محال جو خود اپنے وجود اور بقا اور وقوع ارادہ پر قادر نہو دوسرے کے لیے کیا کر سکتا ہے اور بت بلکہ جملہ مخلوق کا مستقل موجود و باقی ہونا عقلاً محال قرار پاچکا ہے تو خود نافع و ضار بھی نہونگے نہ معبودیت کے سزاوار **دوم** یہ کہ انکو سفارشی سمجھنا ایسی بات ہے جسکا وجود آسمان و زمین مین نہین چونکہ کفار مدعی تھے ثبوت انہین کے ذمے تھا اسقدر انکار انکے تکذیب کو کافی ہوگیا۔ اور جب یہ دونون امر رد ہوگئے تو فرمایا اللہ منزہ اور پاک ہے تمہارے اس تمام شرک و افترا سے **وہم** لَا يَعْلَمُ سے نفی علم الہی سمجھی جاتی ہے **دفع** کما صاحب تفسیر کبیر نے یہ لفظ ایسے مقام پر بولا جاتا ہے جہان کسی شئے کی نفی منظور ہو ہم نہین جانتے یعنے وہ شئے موجود ہی نہین اگر ہوتی تو ہم بھی جان لیتے **ف** ممکن ہے کہ کہا جائے کہ علم الہی غلط و خلاف واقعہ نہین ہوتا اگر ایسے مزخرفات سے علم الہی متعلق ہوتا تو یہ بھی ثابت ہوتے پس معلوم ہوا کہ انکا وجود بھی نہین ہے **مسئلہ** معلوم ہوا کہ ثبوت ذمہ مدعی ہے اَلْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِيْ اور مدعا علیہ پر انکار اور اوسکے تقویت کو قسم وَالْيَمِيْنُ عَلٰى مَنْ أَنْكَرَ چونکہ کفار مدعی معبودان باطل و شفاعت کاذب کے تھے صرف انکار فرمایا کہ وہ نافع ہین نہ ضار کیونکر معبود ہوسکے اور شفاعت کا وجود ہی نہین کس طرح ثابت ہوگی لیکن اس انکار کو اس کلمے سے کہ ہم زمین و آسمان مین نہین جانتے قائم مقام قسم کے کردیا۔

وَمَا كَانَ النَّاسُ إِلَّا أُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوا وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ

اور نہ تھے آدمی مگر گروہ واحد پھر مختلف ہوگئے اور اگر نہوتا کلمہ کہ پہلے ہوگیا تیرے رب کیطرف سے البتہ فیصلہ ہوجاتا انمین

فِيمَا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝
جسمین کہ اختلاف کرتے تھے

اول آدمی ایک گروہ ایک دین و مذہب پر تھے پھر آپسمین مختلف ہوگئے اور اگر وعدہ پروردگار کا سابق نہوگیا ہوتا تو جس امر مین یہ لوگ اختلاف کرتے ہین فیصلہ ہوجاتا کہا گیا حضرت آدم کے زمانے مین۔ کہا گیا حضرت نوح سے پیشتر اور کہا گیا بعد طوفان نوح کے جبکہ سوائے اولاد نوح کوئی نرہا تھا سب موحد خدا پرست تھے کلمہ سے مراد وعدہ و حکم یعنی اگر انتقام ایک مدت پر معین نہوچکا ہوتا اور ہر شئے کا اندازہ نہوگیا ہوتا تو انکے اختلاف کا فیصلہ ہوجاتا اور حق و باطل کھل جاتا اور اہل باطل دوزخ مین اور اہل حق جنت مین داخل ہوجاتے

وَيَقُولُونَ لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّنْ رَّبِّهِ ۚ فَقُلْ إِنَّمَا الْغَيْبُ لِلَّهِ فَانْتَظِرُوا إِنِّي مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِينَ

اور کہتے ہین کیون نہین اوتاری جاتی اُسپر کوئی نشانی اوسکے رب سے پس کہدیجیے نہین ہے غیب مگر اللہ کے لیے پس انتظار کرو مین بھی ساتھ تمھارے منتظر ہون

ع

اور اہل مکہ کہتے ہین کہ اگر آپ پیغمبر برحق ہین توکیون نہین کوئی نشانی اوتاری جاتی یعنی فرشتہ آئے یا کفار پر عذاب نازل ہو توآپ اے رسول کریم کہدیجیے کہ ایسی نشانی کا اُترنا یا نہ اُترنا غیب کی بات ہے اور علم غیب اللہ ہی کو ہے تم بھی انتظار کرو اور مین بھی منتظر ہون حق و باطل کا فیصلہ ہو ہی جائیگا دنیا مین ہو یا آخرت مین

وَإِذَا أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْ بَعْدِ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُمْ إِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ فِي آيَاتِنَا ۚ قُلِ اللَّهُ أَسْرَعُ

اور جب چکھاتے ہین ہم آدمیونکو رحمت بعد سختی کے کہ چھو گئی انکو ناگاہ اونکے لیے حیلہ ہے بیچ نشانیون ہماری کہدیجیے اللہ جلد باز زیادہ ہے

مَكْرًا ۚ إِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُونَ مَا تَمْكُرُونَ ۝
داؤمین بیشک فرستادے ہمارے لکھتے ہین جو مکر کرتے ہو تم

اور آدمیون کا یہ حال ہے کہ جب انپر کوئی رحمت کرتے ہین مثلا پانی برسایا اولاد ہوئی صحت عطا کی مال دیا مراد بر آئی بعد مصیبت و قحط و خشک سالی و بیماری و افلاس وغیرہ کے تو ایک حیلہ نکال لیتے ہین کوئی مسخراپن کرتا ہے کوئی اپنی تدبیر کوئی کسی معبود باطل پر حوالہ کرتا ہے بہرکیف شکر و اقرار و بندگی کی جگہ انکار و شرک و تکبر کرتے ہین توآپ اُنسے کہدیجیے اللہ کا داؤ اور تدبیر بہت تیز ہے یعنی نہ موقع فرار نہ فرصت تدبیر نہ مجال عذر اور یہ بھی نہین کہ بھول چوک سہو انکار اخفا کی امید رکھو اُسکے رسول یعنی ملائکہ اُنکے مکر و فریب سب لکھ لیتے ہین ابن کثیر مکر سے مراد استدراج ہے یعنی کرے آدمی گناہ اور دولت و عزت بلکہ منھ مانگی مراد پائے تو ضرور سمجھے گا کہ میرے کام میری سمجھ اچھی ہے نہین تو کامیابی نہوتی اور اُسکا گناہ و کفر بڑھتے بڑھتے ایسی حد تک پہونچا دیگا کہ فرعون قارون کی طرح قابل ترحم بھی نرہے اور خسر الدنیا والآخرۃ ہو ف گو فرشتے نیک و بد سب لکھتے ہین جس کا ذکر اپنے مقام پر آئیگا مگر یہان مکر ہی کا ذکر کیا اسلیے کہ بحث اُسی سے تھی ربط اپنی رحمت اور انسان کی حق فراموشی کا اجمالی بیان کرکے ایک ایسی مثال بیان فرمائی جسکے تصور سے اسکا یقین دل مین آجاتا ہے

هُوَ الَّذِي يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ حَتَّىٰ إِذَا كُنتُمْ فِي الْفُلْكِ وَجَرَيْنَ بِهِم بِرِيحٍ طَيِّبَةٍ

وہی ہے جسنے چلایا تم کو خشکی مین اور دریا مین یہانتک کہ جب تھے تم کشتی مین اور لے چلین اونکو اعانت ہوا کے موافق کے

وَفَرِحُوا بِهَا جَاءَتْهَا رِيحٌ عَاصِفٌ وَجَاءَهُمُ الْمَوْجُ مِن كُلِّ مَكَانٍ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ أُحِيطَ

اور خوش ہوا وس سے آگئی ہوا مخالف اور آئی اونپر موج ہر جگہ سے اور سمجھے وہ کہ بیشک وہ گھر گئے

بِهِمْ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ لَئِنْ أَنجَيْتَنَا مِنْ هَٰذِهِ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ

اوسمین پکارا اللہ کو خالص کرنے والے واسطے اوسکے دین کو البتہ اگر بچا یگا تو ہمکو اس سے ہو جاینگے ہم شکر گزاروں سے

وہی ہے جسنے خشکی اور تری مین تمکو سیر و سفر کے اسباب اور سامان عطا کیے (بعض انہین سے یہ ہی) کہ جب تم کشتی پر ہوتے ہو اور کشتیان تمکو لے چلتی ہین ہوا ے نرم و طلیب کے ذریعے سے ۔ تو خوش ہوتے ہو اور ناگاہ ہوا ے تند و باد مخالف چلی اور پانی مین تلاطم ہوا اور ہر جانب سے موجین بلند ہوئین اور خوف غالب ہوا کہ ہم گھر گئے ساحل نجات دشوار ہے تو اللہ کو خالص دلسے بدون شرک و نفاق کے پکارنے لگتے ہین اور کہتے ہین اے اللہ اگر تو ہمکو اس بلا سے بچا لے تو ہم شکر گزار ہو جائینگے عبادت کرینگے مساکین کو کھانے کھلائینگے **ف** اشارۃ النص سے واضح ہے کہ تمام حرکات عباد اللہ ہی کے مخلوق ہین اور اقتضاء النص سے مفہوم ہوا کہ سکون بھی اوسی کے حکم سے ہے اسلیے کہ ممکن نہین کہ خالق سکون غیر خالق حرکات ہو اسلیے کہ سکون و حرکت مین تضاد ہے اور امر تضاد کا در مختلف اختیار دون مین رہنا محال پس خالق ہر سکون و حرکت وہی ہے اب نہ کوئی شے غیر حرکت و سکون ہے نہ کوئی دوسرا خالق ۔ دعوا یہ کلیہ نہین بعض وہ بھی ہین جو مرتے دم تک شرک نہین چھوڑتے اور جواب اسکا صفحہ (۳۱۴) مین گزر گیا کہ وہ سیاہ دل جن مین عقل و عرفان کی روشنی کیسی شمع مردہ کا دھوان بھی نہین اور وہ غافل جو مرتبہ انسانیت سے گزر گئے ہون اور امید وار منتظر ایسا نہین کرتے باقی سب پر یہی گزرتی ہے **مخلصین** اس سے لازم آتا ہے کہ وہ کافر نہین حالانکہ ایسا کہنے والا اگر ہلاک ہو جائے تو نہ مسلم سمجھا جاتا ہے نہ بعد خلاص مرتد اور جواب یہ ہے کہ یہ ایمان اضطراری یا نجات دنیاوی کے لیے ہے نہ اقرار و ایمان و طلب نجات اخروی کے لئے اقرار مشروط معدوم ہی مفید حکم ایمان نہین ہے (لئن الخ) دعوا اللہ کا بیان ہے اور معنی یہ ہین درانحالیکہ بچانے مین کسی کو شریک نہ جانتا تھا کہتا ہے مین شاکر و مطیع ہونگا اگر بچا لے پس یہ اخلاص ایمان و توحید مین نہین بلکہ پکار اور مشکل کشائی مین ۔ اور بوجہ تعلیق شرط نجات نہ شکر موجود ہے نہ معتبر المعلق بالشرط لا ینعقد سببا جو بات کسی شرط سے معلق ہو وہ سبب ہی نہین ہوتی گویا زبان سے کہی نہین گئی پس دعا ثابت و اقرار شکر و ایمان غیر موجود ۔ کفر باقی و اسلام مفقود ۔

ف جب شرط کرنیوالا مومن ہو تو بوجہ وجود ایمان و لزوم اقرار یہ عہد جدید اگر امور واجبہ سے ہے جیسے نماز پڑھنا شراب نہ پینا تو تبرک و توسل اور مفید تاکید ہے عہد جدید نہین اور اگر واجبات سے نہین جیسے نذر نوافل و صدقات یا عہد ترک تساہل لغویات تو یہ تحت نذر مین داخل اور بوقت کامیابی واجب ہے البتہ اگر کسی نے امور واجبہ کا عہد کیا اور نیت یہ تھی کہ کام پورا ہو تو کرون نہین تو نہین فاسق و عاصی ہوگا۔

اور کافر مین چونکہ اسلام و اقرار موجود ہی نہین ہوتا کچھ اعتبار نہ کیا جاےگا۔

فَلَمَّآ اَنْجٰىهُمْ اِذَا هُمْ يَبْغُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰٓي اَنْفُسِكُمْ

پھر جب بچا لیا ہمنے اونکو ناگاہ وہ سرکشی کرتے ہین زمین مین ناحق اے آدمیو نہین سرکشی تمھاری مگر اپنی ہی جانون پر

مَّتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۡ ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ

فائدہ ہے حیات دنیاوی کا پھر ہماری طرف مرجع تمھارا ہے پھر ہم بتادینگے تمکو وہ کہ تھے تم کرتے

پھر جب ہمنے اُن کو اُس طوفان اور موج ہلاک سے چھڑا لیا زمین مین ناحق سرکشیان یعنی خلاف و معاصی و شرک و کفر و ظلم کرتے پھرتے ہین۔ اے آدمیو یہ سرکشی تمھاری جانون پر پڑےگی حیات فانی کے فائدے اوٹھا لو پھر ہماری طرف پھرنا ہے تاکہ ہم تمکو تمھارے افعال کی برائی بھلائی اور سزا اور جزا سے خبردار کردین۔ بعض مفسرین نے اس آیت کے تحت مین نکات معارف و استعارات تصوف ذکر فرمائے گو بظاہر دلکش ہین مگر مقام عتاب الزام و خطاب مشرکین و کفار اللہ کے دوستون کے ذکر سے مانع ہے

اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَاۗءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَاۗءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ

نہین مثل زندگی دنیاوی کے مگر مثل پانی کے کہ اوتارا ہمنے اوسے آسمان سے پھر ملگئی ساتھ اوسکے سبزی

الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ ۭ حَتّٰٓي اِذَآ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَ

زمین کی اوس سے کہ کھاتے ہین آدمی اور جانور یہانتک کہ جب لیلی زمین نے شادابی اپنی اور

ازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَآ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَآ ۙ اَتٰىهَآ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا

آراستہ ہوگئی اور جان لیا صاحب زمین نے کہ وہ قادر ہین اوسپر آگیا اوسے حکم ہمارا رات یا دن مین پھر کردیا ہمنے اوسے

حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ ۭ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ

کٹا ہوا گویا کچھ نہ تھی کل ایسی ہی ظاہر کرتے ہین نشانیان اوس قوم پر جو فکر کرتے ہین

اخذت یعنی اظہرت زخرف حسن و تازگی۔ سبزی اور زردی اور سرخی یعنی برگ و بار و گل و ریحان حصید مقلوع خشک و خراب یعنی مثال دنیا کے زندگی کی ایسی ہے کہ جیسے اللہ پانی آسمان سے برسائے اور اسکی وجہ سے ہر قسم کے درخت مختلط اوگین جو آدمی کھاتے ہین یعنی ساگ اور پھل وغیرہ اور جو جانور کھاتے ہین یعنے پتی بھوسا۔

ککڑی وغیرہ پھر جب زمین اچھی طرح اپنے پھل پھول نکالے درخت سرسبز کھیت تیار باغ شاداب ہوں اور اوسکی زیب و زینت ظاہر ہوا اور اسکے مالک جان لین کہ اب ہم اسکے مالک اور اس سے متمتع ہوگئے دفعۃً حکم الٰہی آجائے یعنی بہت گرے اولے برسیں۔ پالا پڑے آندھی چلے بہا آئے اور کوئی بلا ارضی و سماوی پہونچے اور وہ سب ہلاک ہو جائے گویا کل یہان کچھ تھا ہی نہین نام نشان نہ رہے (اسی طرح دنیا کا معاملہ ہے ہر شخص کا خاتمہ موت پر ہو جاتا ہے اور قیامت مین تمام دنیا کا خاتمہ ہو جائے گا) ہم اسی طرح اپنی قدرت کے آثار اور تمھاری فنا کے دلائل ظاہر کرتے ہین مگر اونکے لیے جو فکر کرتے ہین۔

وَاللّٰهُ يَدْعُوٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ؕ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○

اور اللہ بلاتا ہے طرف جنت کے اور راہ دکھاتا ہے جسے چاہے طرف راہ راست کے

دنیا جس مین تم ہمہ تن مصروف ہو اسکی یہ حالت ہے اور حق سبحانہ تعالیٰ جس سے تم بے پروا اور غافل ہو وہ تم کو سلامتی کے گھر یعنی جنت کی طرف بلاتا ہے اور جسے چاہتا ہے اپنے فضل سے سیدھی راہ پر لگا دیتا ہے دار السلام جنت کا نام ہے اس سے پہلے دنیا اور اوسکی آفتین مذکور ہوئین لہذا فرمایا ادھر تو یہ ہلاکت ہے اور اللہ کی طرف سلامتی بخاری آپنے فرمایا میرے خواب مین فرشتے آئے اور کہا اپنے صاحب کے لیے کوئی مثل کہو ایک نے کہا آپ تو سو رہے ہیں دوسرا بولا آنکھین سوتی ہین اور دل بیدار ہے تو کہا ایک شخص نے گھر بنایا اور اسمین دسترخوان بچھایا اور ایک بلانے والا بھیجا تو جسنے اوسکے بلانے کو قبول کیا گھر مین آیا اور خوان نعمت سے کھایا اور جسنے اوسکی بات نہ سنی نہ گھر مین آیا نہ کھانا پایا پھر کہا گھر جنت ہے اور بلانے والے محمد ہین صلے اللہ علیہ وسلم جسنے آپکی اطاعت کی اللہ کی اطاعت کی جسنے آپکی عدول حکمی کی اللہ کی عدول حکمی کی اور آپ درمیان مومن و کافر کے فرق ہین ابن کثیر نے جابر سے یہ روایت کی کہ یہ فرشتے میکائیل و جبریل تھے اور مالکِ خانہ اللہ تعالےٰ ف میرے نزدیک یہ آیت عبرت دلانیوالی ہے مومنین کی کہ وہ شاہنشاہ بلائے اور غلام حاضری مین توقف کرے اور جلانے والی ہے منکرین کی کہ وہ اس دعوت اور نعمت سے محروم ہوگئے اور تنبیہ ہے واسطے دنیا پرستون کے کہ وہ طالب آفات ہین اور مژدۂ جان بخش ہے عاشقون کو کہ خلوت خانۂ خاص مین اون کے لیے اشارے ہو رہے ہین

لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ؕ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ

واسطے اونکے جنھون نے نیکی کی نیکی ہے اور زیادہ اور نہ ڈھانکے گی منہ کو اونکے تاریکی اور نہ ذلت وہی صاحب جنت ہین وہ اوسمین ہمیشہ رہنے والے ہین

جنھون نے اچھے کام کیے اُنکو نیکی ملیگی اور کچھ زیادہ اور خوف محشر سے اُنکے چہرہ پر آثار ذلت اور تاریکی کے نہ ہونگے وہ جنت والے ہین اُسی مین ہمیشہ رہینگے حُسنٰی بظاہر یہ لفظ خفی ہے اور حسن دنیاوی بوجہ نقصان غیر موجود اور حسن آخرت بوجہ کمال داخل ہے اور اسی بنا پر معالم مین ابن عباس سے مروی ہے کہ مراد حُسنٰی سے دس گنے

سیات سو درسے تک ثواب ہو ابن کثیر حسنیٰ سے مراد جنت اور مغفرت اور اسکی نعمتین اور یہ مسلمانون سے موعود ہے باقی رہی خیر دنیا نہ یہ ضروری ہو نہ ثواب عمل اور ممکن ہو کہ الحسنیٰ بوجہ لام استغراق جمیع نعمات کو شامل ہو زیادۃ یہ مجمل ہے تفسیر اسکی ابن کثیر نے اجلہ اصحاب مثل ابوبکر صدیق وغیرہم سے یہ کی کہ حسنیٰ جنت ہو اور زیادتی دیدار الٰہی اور اسی آیت کے تحت مین حضور اقدس سے مروی ہے کہ فرمایا جب جنتی جنت مین داخل ہو جاینگے خطاب ہوگا تمھارا ایک وعدہ اور ہو تعجب سے عرض کرینگے اب کیا باقی ہو حساب کی زحمت عرصات کی شدت دوزخکی حرارت سے نجات پائی جنت مین داخل ہوئے پھر حجاب اوٹھ جائیگا اور وہ جمال دلآرا نظر آئیگا واللہ کہ کوئی چیز اُس سے لذیذ و عزیز تر نہ ہوگی ف اور ممکن ہو کہ حسنیٰ سے ثواب اعمال اور زیادۃ سے مجرد کرم و افضال مراد ہو یرھق الخ یہ علامتین اہل نار و عار کی ہین اللہ تعالیٰ محسنین کو اس سے بچا لیگا۔ بخلاف دوزخیون کے کہ اُنکے مُنھ کالے آنکھین کرنجی ہونگی خالدا اہل جنت اور کفار کی نسبت بمعنی دوام و مومنین گناہگار کے لیے بمعنی مکث طویل آتا ہی

وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ

اور جنھون نے کمائین برائیان بدلا برائی کا مثل اوسکے ہو اور چھالیگی اونکو ذلت نہین واسطے اُنکے اللہ سے

مِنْ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَاۤ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ؕ اُولٰٓئِكَ

کوئی بچانے والا گویا ڈھانک لیے گئے منھ اونکے ٹکڑے سے شب تاریک کے یہ

اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ

صاحب دوزخ کے ہین اسمین ہمیشہ رہین گے

جنھون نے برائیان کین تو برائی کا بدلا اُسکے مثل ہے کہ انعام ثواب بین کمی اور انتقام آیندہ مین زیادتی نہوگی اور خواری معصیت کی اون کے چہرون سے نمایان ہوگی اور اللہ کے عذاب سے کوئی بچانیوالا نہوگا اُن کے چہرے ایسے سیاہ ہونگے گویا اندھیری رات کے ٹکڑے نے اُنھین ڈھانک لیا ہے یہ دوزخی ہین اسی مین ہمیشہ رہینگے مسئلہ قصاص انتقام مین مساوات شرط ہو اور تجاوز حرام اسلیے ہمارے فقہا نے کہا کہ جن زخمون مین مساوات ممکن نہو جیسے ہڈی یا زبان وغیرہ ان مین قصاص نہین ارش یعنے عوض مالی ہے مسئلہ ظالم سے بعد انتقام فعل ظلم کی ذلت دور نہین ہوتی جیسا کہ بعد ذکر جزا فرمایا کہ انکے چہرونپر ذلت چھائی ہے بخلاف مظلوم کے کہ اُسے انتقام لینے مین کوئی عار نہین گو بعد انتقام دونون ایک حالت پر ہوجائین مگر حیثیتین مختلف ہین۔

وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ اَنْتُمْ وَشُرَكَآؤُكُمْ ۚ

اور جب جمع کرینگے ہم اون سبکو پھر کہین گے ہم اونسے جنھون نے شریک کیا ٹھہرے رہو تم اور شریک تمھارے

فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ وَقَالَ شُرَكَآؤُهُمْ مَّا كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ ۝

پھر جدائی کردینگے بیچ اونکے اور کہا اونکے شریکون نے نہ تھے تم ہمکو پوجتے

(حاشیہ: ۹ تفسیر بعض سورۃ یونس ... نصاری ... ہمیشہ ... حال ہے ... [illegible])

اور جسدن ہم ان سب کو عرصات محشر مین جمع کرینگے پھر مشرکین کو حکم ہوگا یہین ٹھہرے رہو اور ہر ہر گروہ علیحدہ علیحدہ ہو جائیگا مومن مومن کے ساتھ کافر کافر کے ہمراہ اور اون کے شرکا جنکو معبود بنا رکھا تھا بولینگے تم اسے مفتر و خاص کر ہمکو پوجتے نہ تھے

فَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغٰفِلِيْنَ ۝

پس کافی ہے اللہ　گواہ　درمیان ہمارے اور تمہارے تحقیق تھے ہم　پرستش سے تمہاری غافل

اے مشرکو ہمارے تمہارے درمیان مین اللہ کی گواہی کافی ہے ہمکو اس امر کی خبر نہ تھی کہ تم ہماری پرستش کرتے ہو **ف** ان دونون آیتون مین دو امر قابل حل ہین **اول** شرکا سے کون مراد ہین کبیر چونکہ مقام الزام و توہین ہے اصنام و جن و شیاطین وغیرہ مراد ہین **ف** نہ عموم لفظ اس تخصیص کو قبول کرتا ہے نہ توہین و تذلیل سے شرکا کو تعلق ہے جبکہ وہ انکار کر رہے ہین بلکہ دوسرے مقامات مین ملائکہ و انبیاء سے بھی ایسی باز پرس مذکور ہے اور اُنکے عذر منقول۔ **دوم** اگر یہ شرکا شیاطین و بت وغیرہ ہین تو اُنکی دونون باتین کہ تمنے ہماری پرستش نہین کی اور ہمکو اس عبادت کی خبر نہ تھی جھوٹی ہون یا سچی قابل التفات نہین ہان اگر ملائکہ و انبیا و صلحا بھی داخل ہین تو یہ کذب قابل نظر ہے اور جواب یہ ہے کہ تمنے ہمارے حکم و رضا سے ایسا نہین کیا کہ تمہاری بندگی ہماری طرف منسوب ہوتی تو گویا نہ یہ عبادت ہماری ہوئی نہ ہمنے لے جانا نہ تمہاری پرستش ہماری حقیقت و ذات کے اعتبار سے نہ تھی بلکہ باعتبار شان الوہیت یا حق شفاعت و علم حاضر و قدرت غالب تھی اور وہ محض افترا و کذب تھا پس یہ تمام امور اوسی وصف فرضی کی طرف منسوب ہوئے ہمسے کیا اور اسی طرف کلمہ ایا نا یعنے خاص ہمکو مشیر ہے پس عبادت سے مراد عبادت ذات اور غفلت سے مراد بے پروائی و بے تعلقی و عدم رضا۔ **نکتہ** اس تقریر مین دو فائدے ہین ۱ یہ کہ اے مشرکو دیکھا اپنے معبودون کا حال تمسے نفرت یہ اور غفلت اسقدر ۲ تنبیہ یہ ہے کہ جو حضرات پوجے جاتے ہین اُن پر ناکردہ خطا کا بار جواب ہے وائے بر حال اُن کے جو اس سے راضی ہو جیسا کہ ہمارے زمانے کے بعض مشائخ صورت اور علماے دنیا پرست

هُنَالِكَ تَبْلُوْا كُلُّ نَفْسٍ مَّاۤ اَسْلَفَتْ وَرُدُّوْۤا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝

وہان پائے گا　ہر نفس جو کر چکا　اور پھیرے جائینگے طرف اللہ کے کہ مالک ہے اونکا سچا اور گم ہوا اونسے جو تھے تہمت باندھتے

یعنے اسوقت جسنے جو کیا ہے اُسکا بدلا پائیگا اور اللہ تعالیٰ کے حضور مین پھیرے جائینگے کہ وہی اُن سبکا سچا مالک ہے اور جو کچھ دنیا مین دل سے گڑھتے یا سُنے سُنائے پر اعتماد کرتے تھے وہ سب بھول جائینگے **معالم** یہان مولیٰ سے مراد مالک و آقا ہے اور اس حکم مین کافر و مومن سب داخل ہین اور جہان فرمایا کہ کافرونکا کوئی مولیٰ نہین وہان ناصر و مددگار کے معنے ہین اور یہ مخصوص ہے مومنین کے لیے **ربط** بعد بیان سوء انجام و فضائح کفار پھر ایک زبردست دلیل اثبات

تقریر سے انکو حق پسندی کی طرف توجہ دلائی

قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ

کہیے کون رزق دیتا ہے تمکو آسمان اور زمین سے آیا کوئی مالک ہے سماعت اور بصارت کا اور کون نکالتا ہے زندہ مردہ سے

وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝

اور نکالتا ہے مردہ زندہ سے اور کون انجام دیتا ہے کاموں کو پھر کہینگے اللہ پھر کہیے کیا نہیں ڈرتے

آپ اے رسول کریم پوچھیے کہ کون آسمان سے رزق دیتا ہے (بذریعہ باران وحرارت وبرودت وتبدیل موسم کے) اور زمین سے (بواسطۂ نباتات واثمار وحیوانات کے) کون تمہارے کان آنکھ کا مالک ہے (چاہے دے چاہے چھین لے) کون زندہ مردہ سے نکالتا ہے (یعنے انڈے سے بچہ۔ نطفہ سے حیوان تخم سے درخت۔ زمین سے سبزہ معدوم سے موجود) اور مردہ زندہ سے (یعنی میت ومعدوم کرتا ہے درخت سبز خشک کرڈالتا ہے) کون تمام امور کا انجام دینے والا خالق وحاکم ہے اسکے جواب میں کہینگے کہ اللہ ہے۔ پھر اب کہیے ایسے رب رحیم۔ قادر۔ زبردست۔ حکیم سے بھی نہیں ڈرتے

فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۚ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝

پس یہی اللہ رب ہے تمہارا سچا پھر کیا ہے بعد حق کے مگر گمراہی پھر کہاں پھرے جاتے ہو

جسمین ایسے صفات جلیلہ ہوں وہ تمہارا سچا اللہ اور پروردگار ہے اور ثبوت حق کے بعد اب کیا باقی رہا مگر باطل وضلالت تو حق چھوڑ کر کدہر جاتے ہو ف یہ عجیب وغریب استدلال ہے پہلے وہ صفات بیان کیے جنکے بدون ربوبیت قائم ہی نہو سکے پھر ایکبار کہدیا جسمین یہ اوصاف ہون وہی اللہ ہے اب اگر کہو کہ یہ صفات ضرورت ربوبیت سے نہین تو حمق ثابت ہوا اگر کسی فرد معین مین قرار دو تو دعوی باطل اور دیوانگی ہے ناچار ہو کر یہی کہنا پڑیگا کہ ایسی کوئی ذات ضرور ہے پھر اوسی کا نام اللہ اور رب ہے اب بتاؤ کیا عذر وموقع انکار رہا اسپر بھی ادھر اودھر نظر کرو اور وحدانیت کے قائل نہو تو۔

كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ فَسَقُوْۤا اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝

ایسے ہی ثابت ہوگئے کلمے تیرے رب کے اوپر جو نافرمان ہوئے بیشک وہ نہیں ایمان لائینگے۔

کبیر جس طرح ہماری وحدانیت وربوبیت ثابت ہوگئی یا جس طرح بعد حق کے ضلال اور بعد دلائل کے انکار کا حمق عیان ہونا ثابت ہے ایسی ہی تیرے رب کے کلمات یعنی تخویف عذاب ثابت اور حق ہے انپر جو نافرمان ہین اور وہ ایمان نہ لائینگے وہم فسق وکفر سے نفی ایمان اگر مسلم ہے تو ارسال رسل عبث ف مع مراد اس سے فسق تقدیری وکفر دائم ہے جسکی نسبت حجاب وارشاد ہوا آنکھ کان دل ہین مگر بیہودہ ربط اسکے بعد دوسری دلیل کی طرف متوجہ کیا کہ اپنے اشرف کیا ہو تو وہ سہی۔

قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ قُلِ اللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝

کہیے کیا ہے کوئی تمھارے شریکوں سے جو ابتدا کرے خلق کی پھر پھیرلے اوسے کہدیجیے اللہ پیدا کرتا ہے خلق کو پھر اعادہ کریگا اوسکا پھر کہاں بہکے جاتے ہو

(یہ دوسری دلیل ہے) آپ کہیے کیا تمھارے شرکا سے یعنی جنکی بندگی اللہ تعالیٰ کے ساتھ یا اُسکے علاوہ کرتے ہو کوئی ایسا ہے جو مخلوق کو بنائے پھر مار کر جلائے آپ خود بتا دیجیے کہ اللہ ایسا ہے کہ پیدا کرتا ہے پھر مار کر جلائے گا پس کدھر پھرے جاتے ہو ادھر آؤ **ف** اس مرتبہ یہ نفرمایا کہ وہ اقرار کرینگے اسلیے کہ کفار مخاطب معاد کے منکر تھے بدأ ابتدأ پیدا کرنا **افک** افترا۔ پھرنا۔ اور پھیرنا

قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ ؕ قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ ؕ اَفَمَنْ يَّهْدِيْٓ

کہیے کیا ہے کوئی شریکوں سے تمھارے وہ کہ رہنمائی کرے طرف حق کے کہدیجیے اللہ رہنمائی کرتا ہے واسطے حق کے کیا پھر جو رہنمائی کرتا ہے

اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى ۚ فَمَا لَكُمْ ۟ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۝

طرف حق کے مستحق تر ہے یہ کہ پیروی کیا جاوے یا وہ کہ نہ راہ پا سکے مگر یہ کہ راہ دکھایا جاوے پس کیا ہے تم کو کیسا حکم کرتے ہو

(یہ تیسری دلیل ہے) آپ کہیے تمھارے معبودون سے کوئی ایسا بھی ہے کہ حق کی طرف رہنمائی کر سکے چونکہ اسکا بھی انکار ممکن نہ تھا فرمایا آپ ہی کہدیجیے کہ اللہ ہی رہنمائے حق ہے اور جب یہ مسلم ہو گیا تو پوچھیے کہ جو حق کی طرف رہنما ہو وہ پیروی اور اطاعت کا مستحق ہے یا جو خود ہی راہ نپاتا ہو مگر جب کوئی اُسے راہ بتائے پھر اسے منکرو تمکو کیا ہو گیا ہے یہ کیا کر رہے ہو کیسا فیصلہ کرتے ہو کہ اللہ کا ساجھی بناتے ہو

(۴۲) وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا ؕ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝

اور نہیں پیروی کرتے اکثر اونکے مگر ظن کی بیشک ظن نہیں بے پروا کرتا حق سے کچھ بیشک اللہ جانتا ہے اوسکو کہ کرتے ہیں

یہ لوگ صرف وہم و گمان ہی کی پیروی کرتے ہیں کوئی حجت و دلیل نہیں اور حال یہ ہے کہ صرف گمان امر حق و ثابت کے مقابلے میں کچھ فائدہ نہیں دیتا اور اللہ تعالیٰ اُنکے تمام افعال جانتا ہے **واضح** رہے کہ جب آدمی کو کسی شے کا نصیحت حاصل ہوتا ہے اور اُسکا ہوتا نہونے کی نسبت ضعیف ہے تو **وہم** ہے اور دونوں جانبیں برابر ہیں تو **شک** ہے اور ہونے کی دلیل نہونے سے قوی تر ہے تو **ظن** ہے اور نہونیکا گمان و وہم بھی نہو تو **یقین** ہے۔ اور یہ تقسیم اصطلاح علوم میں معتبر ہے قرآن میں کبھی ظن بمعنی یقین آیا ہے جیسا کہ ابھی گذرا (وظنوا) صفحہ (۳۱۹) میں اور کبھی معنی وہم و شک درمیان یہی مراد ہے بقرینہ مقابلہ حق پس یہ وہم کہ قیاس ظنی ہے اور ظن غیر معتبر پس قیاس حجت شرعی نہیں معدوم ہو گیا۔ اسلیے کہ قیاس کا ظن ہونا بمعنے اصطلاحی ہے اور ایسا ظن مدار انتظام عالم و ابتدائی معاملات ہے۔ نہ یہ کلیہ کہ احتمال سے استدلال باطل ہو جاتی ہے احکام یقینیہ و دعاوی ضرورت میں معتبر ہے اسلیے کہ یقین و ضرورت اسکے لیے شرط ہے کہ دوسری طرف کا وہم بھی نہ رہے **ف** آیت استنباط مسائل فقہی و عمل دلائل میں اصل کبیر ہے۔ یقین شک سے زائل نہیں ہو سکتا ۔ قیاس بمقابلۂ نص معتبر نہیں ۔ اخبار آحاد سے اطلاق قرآنی کی تقیید اور زیادت جائز نہیں ۔ وہ دلائل جو ثبوت یا دلالت میں ظنی ہوں قطعی کے معارض و مقابل نہ ہوسکینگے تفصیل اسکی علم اصول ...

امر ثابت وحق سے متعلق ہین اُنمین دلائل ظنیہ کافی نہین ہے مسائل فقہیہ مین اختلاف اجتہادی معتبر ہے اسلیے کہ
اجتہاد ظن سے اور بیان ظن مفید اور مسائل اعتقادیہ مین تاویل واختلاف ممنوع اسلیے کہ اسکا مدار یقین پر ہے بس
فرقِ ضالہ مثل روافض وخوارج ونواصب کے دائرۂ اہل حق سے خارج ہوگئے ہے یہ بھی سمجھا گیا کہ جب کوئی دلیل
قطعی موجود نہ ہو دلائل ظنیہ پر عمل ممتنع نہین اسلیے کہ عدم کفایت ظن بمقابل حق مذکور ہے نہ مطلقاً

وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ
اور نہین یہ قرآن کہ بنایا جاے غیر اللہ سے اور لیکن سچا کرتا ہے اوسکا جو سامنے اوسکے ہے اور بیان ہے کتاب کا

لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ
کہ نہین شک اوسمین طرف سے پروردگار عالم کی

یہ قرآن ایسا نہین ہے کہ غیر خدا سے بن سکے ہان جو اسکے آگے کتب آسمانی ہین اُنکی تصدیق کرتا ہے اور تفصیل ہے احکام مکتوبہ کی اسمین کسی قسم کا شبہہ نہین ہے
پروردگار عالم کا اوتارا ہوا ہے **کتاب** سے بعض مفسرین کے نزدیک مراد مکتوب یعنی فرائض وواجبات ومحرمات
مکتوبہ یا (لوح محفوظ) اسلیے کہ اصل کتاب وہی ہے یا ہر کتاب آسمانی اسلیے کہ خلاصہ علوم وتفسیر احکام وحقائق توحید
اور اصول تقہ اسمین موجود ہین **ف** اسمین پانچ صفتین قرآن کی مذکور ہوئین نہ ممکن ہی نہین کہ دوسرے سے بن سکے
گو یہ دعوے باقرار مخالف ومشاہدہ متوارث مسلم ہے تاہم فصاحت کلام وصداقت اخبار واستحکام کلیات وعدم
اختلاف اسمین اسدرجہ کا ہے کہ امکان بشر سے باہر ہے ذوق سلیم جان سکتا ہے کہ ایسے بر ارفر مفصل ومختصر سہل ودشوار
... ومکلف یہ اخبار غیب یہ دلائل مقبول کسی بشر سے نہ ظاہر ہوسکے نہ اب ممکن ہین نہ اگلی کتابون کا مصدق ہے
نہ احکام الٰہی کا بیان کرنیوالا ہے یہ یقینی ہے اسمین شبہہ وشک نہین ہے اللہ کی طرف سے ہے بشر کا کلام نہین۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ
کیا کہتے ہین کہ افترا کیا اوسے کہیے لیس لاؤ کوئی سورت مثل اوسکے اور بلالو جسے بلا سکو تم سواے اللہ کے اگر ہو تم سچے

اگر اب بھی کچھ تردد باقی ہے اور کہتے ہین کہ قرآن بطور افترا بنا لیا ہے تو آپ کہدیجیے کوئی ایک سورت ہی اسکی سی
بنالاؤ اور تم اکیلے نہین بلکہ خدا کے سواجسے جسکو بلا سکو اگر سچے ہو بعد بیان اوصاف ودعویٰ حقانیت عام اشتہار
دیدیا کہ اگر کوئی شک ہے تو تم بلکہ تمام عالم ایک سورت تو بنالائین **ف** ظاہر ہے کہ یہ اور مثل اسکے اور بھی
آیتین باواز بلند منکرون کو سنائی جاتی تھین اگر کچھ بھی اونمین دم ہوتا جواب دیتے پھر جب پیشوایان کفر وائمہ
انکار سے سکوت کے سوا اور کچھ نہو سکا تو ان نوخیزون کی کون سنتا ہے اور حقانیت قرآن پر یہ دلیل مسکت ودعوی مسلم ہے
وہم اس دعوی کا حاصل تو یہی ہے کہ قرآن کا مثل نہین ہوسکتا تو اگر کسی شی کا بے مثل وبے نظیر ہونا منزل من اللہ
اور واجب التصدیق وواجب الاطاعت ہونے کے لیے دلیل کافی ہو تو ایسے اہل کمال اور بھی پائے جاسکتے ہین
جنکے کمال کا نظیر پایا نہین گیا تو کیا ایسے لوگ دعوی کرنے سے پیغمبر مان لیے جائینگے **دفع** کمال دو حالت

خالی نہین خواہ امور فانیہ سے ہے جیسے علم منطق ہیئت نحو صرف وغیرہا تو اسکی نسبت ایسا دعوی بے محل ہے اور اگر امور آخرۃ باقیہ سے ہے جیسے زہد تقوی۔ تہذیب یا طریق خدا پرستی تو اسکی دو صورتین ہین ایک یہ کہ یہ امور ماخوذ و مستفاد ہون کسی دین قدیم سے تو بیشک یہ سب اوس دین کی حقانیت پر دلیل ہونگے اور اگر غیر ماخوذ ہون اور کرے وہ صاحب کمال دعوی نبوت اور نہ پایا جاے اسکا برابر یا افضل تو بیشک دلیل ہوگی کہ یہ امر تعلیم الٰہی ہے لیکن نہین پایا گیا اور نہین پایا جا سکتا ایسا کوئی امر مفروض بجز دین اسلام کے اور یہ ایسا دعوی ہے جسکے ثابت کرنیکے لیے علماء اسلام ہمیشہ اور ہر وقت تیار ہین۔

بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِيطُوا بِعِلْمِهِ وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيلُهُ ۚ كَذَٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۖ فَانْظُرْ كَيْفَ

بلکہ جھٹلایا اوسے کہ نہ گھیرا اوسکے علم کو اور نہ آئی اونکے پاس تاویل اوسکی ایسا ہی جھٹلایا اونھون نے جو پہلے تھے اونسے پس دیکھ کیونکر

كَانَ عَاقِبَةُ الظَّالِمِينَ ۝ وَمِنْهُمْ مَنْ يُؤْمِنُ بِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِهِ ۚ وَرَبُّكَ أَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِينَ

ہوا انجام کار ظالمون کا اور اونمین سے وہ ہے کہ ایمان لایا اوسپر اور اونمین وہ ہے کہ نہ ایمان لایا اوسپر اور رب تیرا دانا تر ہے مفسدین کا

ع

بلکہ جسے نہین سمجھے اور جہانتک انکی فہم ناقص نہین پہونچی اور تاویل وبیان اسکا نہین حاصل ہوا اُسے جھٹلاتے ہین ایسا ہی اُنھون نے بھی جھٹلایا جو اُنسے پہلے گزر گئے پھر آپ دیکھیے کہ ظالمونکا انجام کار کیونکر ہوا انمین بعض وہ ہین جو آپ پر ایمان لاتے ہین اور وہ بھی ہین جو ایمان نہین لاتے اور تیرا رب مفسدین کو خوب جانتا ہے معالم تاویل سے مراد وعدۂ قرآنی ہے اور عذاب کفر و انکار وہم جب کفار کی لاعلمی مسلم ہے تو عدم تصدیق کا الزام نازیبا دفع شرط وجوب تصدیق علم من وجہ نہ علم من کل وجہ اور منتفی علم من کل وجہ ہے جیسا کہ (لم یحیطوا) سے واضح ہے پس ایمان بالغیب واجب اور الزام ثابت

وَإِنْ كَذَّبُوكَ فَقُلْ لِي عَمَلِي وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ ۖ أَنْتُمْ بَرِيئُونَ مِمَّا أَعْمَلُ وَأَنَا بَرِيءٌ مِمَّا تَعْمَلُونَ ۝

اور اگر جھٹلاوین تجکو تو کہدیجیے میرے لیے عمل میرا اور تمھارے لیے عمل تمھارا تم بری ہو اوس سے کہ کرتا ہون مین اور مین بری ہون اوس سے جو تم کرتے ہو

اگر آپکو یہ لوگ جھٹلائین تو کہدیجیے کہ تمھارے لیے تمھارے اعمال ہین اور ہمارے لیے ہمارے افعال تم ہمارے طریق سے منکر ہم تمھاری راہ و رسم سے بیزار ہین ف اگر مراد یہ ہے کہ ایک کو دوسرے سے تعارض و تعلق نہین تو یہ آیت حکم جہاد سے منسوخ ہے اور یہ بیان واقعہ سمجھا جاے اسلیے کہ نہ ایک کے گناہ دوسرے پر پڑ سکتے ہین اور نہ کفر و اسلام مین اتفاق ممکن ہے تو نہ جہاد کی ممانعت ہے نہ ضرورت نسخ۔

وَمِنْهُمْ مَنْ يَسْتَمِعُونَ إِلَيْكَ ۚ أَفَأَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوا لَا يَعْقِلُونَ ۝ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْظُرُ

اور بعض اونمین سے وہ ہین کہ کان لگاتے ہین طرف تیرے کیا تو سناویگا بہرے کو اور اگرچہ ہوین بے سمجھ اور اونمین سے وہ ہین کہ دیکھتے ہین

إِلَيْكَ ۚ أَفَأَنْتَ تَهْدِي الْعُمْيَ وَلَوْ كَانُوا لَا يُبْصِرُونَ ۝ إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا

طرف تیرے کیا تو رہنمائی کریگا اندھے کی اگرچہ ہون نہ دیکھتے بیشک اللہ نہین ظلم کرتا آدمیون پر کچھ

وَلَٰكِنَّ النَّاسَ أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ

مگر آدمی اپنی جانون پر ظلم کرتے ہین

بعض کافر وہ ہین جو آپکی طرف کان لگاتے ہین کون جانے کہ سننے سے اور سمجھ بوجھکر مانینگے مگر ایسا نہین آپ امید نہ لگائین کہ آخر مایوسی کا صدمہ اُٹھائین یہ سمع و

ہی نہین رکھتے تو آپ کیا بہری کو سُنا دینگے اور وہ بہرا جو سمجھ بوجھ بھی نہ رکھتا ہو کہ اشارہ ہی سمجھلے اور بعض وہ ہین جو آپکی طرف ٹکٹکی لگائے ہین کیا آپ اندھونکو راہ راست دکھا دینگے اگرچہ اُنکو بصیرت قلب نہ ہو کہ اسکی ہدایت سے ادراک و تعقل کر سکین دیکھو بہرے اور اندھے فہم سریع اور عقل سلیم کے ذریعے سے کام نکالا کرتے ہین اور غالبًا انہین یہ قوتین اللہ تعالیٰ نے زیادہ عنایت فرمائی ہین لہذا اسکی بھی نفی کی کہ کفار مین اسکی بھی صلاحیت نہین ۲ بیشک اللہ تعالیٰ آدمیونپر ظلم نہین کرتا بلکہ وہ لوگ خود ہی اپنی جانونپر ظلم کرتے ہین یبصرون کہا مفسرون نے یہان مراد بصیرت قلب و معرفت عقل ہے انفسہم اسکی تقدیم سے حصر کا فائدہ نکلا یعنے یہ ظلم اُنکا خاص ہے اُنھین کے لیے دوسرون پر اسکا اثر نہ پڑیگا **ف** گویہ آیتین کفار کے حق مین اُتری ہین اور کفار کی شان مین ہین مگر نہایت مناسب ہوتا اگر یون کہا جائے کہ آیۂ اولیٰ مین مومنین و کافرین کا ذکر کیا اسمین منافقین کی طرف اشارہ ہوا کہ بظاہر آنکھ کان لگائے ہین مگر دل سے دور اب اُنپر وہی عذاب جو کفار پر ہو کوئی ظلم نہین

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَأَنْ لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُونَ بَيْنَهُمْ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ

اور جسدن جمع کریگا انکو گویا نہ ٹھہرے تھے مگر ایک گھڑی دن سے پہچانینگے آپسمین بیشک ٹوٹا پایا اُنھون نے

اور جب قیامت مین اللہ آدمیونکو اُٹھائیگا تو یہ تمام عمر دراز و مدت طویل دنیا کی ایسی معلوم ہوگی

كَذَّبُوا بِلِقَاءِ اللَّهِ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ۝

کہ جھٹلایا ملنے کو اللہ کے اور نہ تھے راہ پانے والے

گویا ایک گھڑی بھر رہے تھے جیسے خواب کے حالات۔ ایک دوسرے کو پہچان لینگے کہا صاحب معالم نے کہ قبر سے اُٹھکر پہچانینگے پھر جب ہول محشر و ہنگامۂ قیامت دیکھینگے ہوش گم ہوجائینگے اور کہا بعض نے کمال ہیبت و ہول سے مجال تکلم نہوگی۔ ارشاد ہوتا ہے کہ بیشک جو لوگ حضوری حق سبحانہ تعالیٰ اور حشر و نشر کی تکذیب کرتے تھے اور راہ راست پر نتھے بڑے گھاٹے مین پڑے

وَإِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللَّهُ

اور خواہ دکھائین ہم تجھے کچھ اوسکا کہ وعدہ کرتے ہین ہم اونسے یا وفات دین ہم تجھے پس ہماری طرف بازگشت اونکی ہے پھر اللہ

بعد شرارت کفار بغرض تسکین قلب حضرت سید المرسلین ارشاد فرمایا اے نبی حبیب خواہ ہم ان عذابون سے جنکا کفار کو خوف دلایا ہے

شَهِيدٌ عَلَى مَا يَفْعَلُونَ ۝

گواہ ہے اوسپر جو وہ کرتے ہین

کوئی عذاب دنیا مین نازل کرین اور آپ بھی دیکھ لین اور خواہ آپ کو وفات دین اور آپ کو اونکی خرابی نہ دکھائین دونون حالون مین اُن سب کو ہمارے ہی حضور مین آنا ہے اور ہم اونکے کامون کی جزا و سزا سے خوب واقف ہین نہ عذاب دنیاوی اونھین آخرت مین موجب تخفیف ہوگا اور نہ نجات دنیاوی علامت بریت **ف** معلوم ہوا کہ کفار کو دنیا مین سزا ملنا لازم نہین۔

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَسُولٌ فَإِذَا جَاءَ رَسُولُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝

اور واسطے ہر امت کے ایک رسول ہے پھر جب آگئے رسول اونکے فیصلہ کیا گیا اونمین انصاف سے اور وہ نہ ظلم کیے جاینگے

اسے نبی کریم ہر امت کے لیے ایک پیغمبر ہے پھر جب اُنکا پیغمبر آگیا اُنمین فیصلہ حق کر دیا جاتا ہے اور یہ سب انصاف سے ہوتا ہے اُنپر یعنے کفار پر ظلم نہین ہوتا کہ سزا جرم سے زیادہ ملے یا انبیا پر ظلم نہین ہوتا کہ اُنکی سعی رائگان یا ثواب کم یا مخالف سر سبز ہون پس یہ اُمت بھی بصورت خلاف ورزی اُسی سزا کی منتظر رہے **ف** رسول ہونے سے یہ لازم نہین آتا کہ ہر امت کا پیغمبر اُنمین موجود بھی ہو اسلیے کہ اکثر زمانہ یا ملک انبیا سے خالی بھی رہا بلکہ یہ ضرور تھا کہ ہر وقت اور ہر امت مین ایک پیغمبر کی تصدیق و اتباع لازم کی گئی تھی وہ مانین اور جانین یا نہ اور ہو سکتا ہے کہ ہنگامۂ حشر مراد ہو کہ وہان ہر امت کا فیصلہ اُسکے پیغمبر کے الزام کے بعد ہوگا۔

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ قُل لَّا أَمْلِكُ لِنَفْسِي ضَرًّا وَلَا نَفْعًا إِلَّا

اور کہتے ہین کب ہے یہ وعدہ اگر ہو تم سچے کہدیجیے نہین مالک مین اپنی ذات کا ضرر مین اور نہ نفع مین مگر

مَا شَاءَ اللَّهُ ۗ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ ۚ إِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً ۖ وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ۝

جو چاہے خدا واسطے ہر امت کے ایک مدت ہے جب آئی مدت اون کی نہ دیر کرینگے ایک دم اور نہ تعجیل کرینگے

آپ سے کہتے ہین کہ یہ وعدۂ عذاب کب ہے اگر آپ سچے ہین تو بتائین آپ جواب دیجیے مین تو اپنی جانکا بھی مالک نہین ہون نفع ہو یا ضرر ہان جسقدر اللہ چاہے ہو (مجھے تمپر اختیار کہان سے آیا) ہان ہر امت کے لیے ایک وقت معین ہے جب وقت آجاتا ہے پھر نہ کوئی دیر کر سکتا ہے اور نہ مدت سے پہلے کچھ ہونا ممکن ہے اسکی تفسیر سابق مین گذر گئی ربط کفار کے بیجا سوال کا جواب باصواب دیا گیا کہ تم پوچھنے والے کون اور مجھے وعدے کا اور عذاب لانے کا کیا حق وہ شاہنشاہ قادر ہے جب چاہے عذاب کرے ہان اسقدر ضرور ہے کہ وہان ہر امر کے لیے وقت معین ہے اُنمین تقدیم تاخیر نہین ہوتی بعد ازان تخویف و تہدید شروع کی کہ یہ تمام قیل و قال بیجا ہے۔

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُهُ بَيَاتًا أَوْ نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُونَ ۝

کہدیجیے بتاؤ تم اگر آجاے تمپر عذاب خدا رات کو یا دن کو کس چیز کی جلدی کرتے ہین اوس سے گنہگار

کہدیجیے تم یہ تو بتاؤ اگر تمپر عذاب الٰہی دفعۃً رات کو آجاے یا دن کو (تو کوئی صورت بچاؤ کی سمجھے ہو) یہ قوم مجرم اللہ تعالےٰ سے کس چیز کی جلدی کر رہے ہین اور اُن کا اُس مین کیا فائدہ ہے **ف نکتہ** آیت اشارہ کرتی ہے کہ انسان توبہ معاصی اور ندامت اور اختیار فعل خیر مین ایک دم کا توقف نہ کرے اس لیے کہ عذاب کے لیے کوئی علامت اور مہلت شرط نہین تو ضرور ہے کہ گناہ ہوتے ہی معاً جسقدر جلد ممکن ہو توبہ کرلے۔

أَثُمَّ إِذَا مَا وَقَعَ آمَنتُم بِهِ ۚ آلْآنَ وَقَدْ كُنتُم بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ ۝ ثُمَّ قِيلَ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ

کیا پھر جب واقع ہوا (عذاب) ایمان لاؤگے تم اُسپر اب اور تحقیق تھے تم ساتھ اوسکے جلدی کرتے پھر کہا گیا واسطے اونکے جو ظلم کرتے تھے چکھو عذاب دائمی

کیا جب عذاب آجائیگا تب ایمان لاؤگے اب یعنی بوقت عذاب ایمان لانے سے فائدہ ہی کیا ہوگا اور تم اس سے پہلے اسی عذاب کی جلدی

هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ۝
نہ بدلا دیے جاؤگے مگر اوسکا کہ تھے تم کماتے

کرتے تھے (یعنہ عذاب کہا جائیگا) اے ظالمو عذاب دائم چکھو اور تمکو اوسی کی سزا دی گئی ہے جو تم کرتے تھے ظلم زیادتی میں مسئلہ ایمان یاس یعنے جب ملائکہ عذاب آجائیں اور دم نکلنے لگے مقبول نہیں **نکتہ** آیت اشارہ کر رہی ہے کہ جب تک کسی فعل کی سزا واقع نہ ہو ندامت و توبہ مفید ہے اور جب بلا آگئی اب ندامت کا فائدہ عفو میں ہوگا مگر بلا ٹلنا مشکل **وہم** یہ ارشاد کہ عذاب خلد چکھو عذاب اخروی کے لیے مخصوص ہے دنیا اور اوسکے تمام متعلق فانی ہیں **دفع** کفار کے عذاب پر دنیا میں بھی یہ صادق آتا ہے اسلیے کہ جو بلا مومن پر دنیا میں آتی ہے موت سے منقطع ہوجاتی ہے اور کافر کو تو مرنے پر بھی عذاب ہی کا سامنا ہے کیفیت بدل جاتی ہے نہ عذاب

وَيَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ ؕ قُلْ اِيْ وَرَبِّيْٓ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ؕۚ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝
اور استفسار کرتے ہیں آپسے کیا حق ہے یہ عذاب کہدیجیے ہاں قسم ہے اپنے رب کی بیشک وہ حق ہے اور نہیں تم عاجز کرنے والے

اور آپ سے پوچھتے ہیں کیا یہ تمام چیزیں سچ ہیں آپ جواب دیجیے قسم اپنے پروردگار کی یہ حق ہے اور تم اللہ سے بھاگ کر چھپ اور بچ نہیں سکتے

وَلَوْ اَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي الْاَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهٖ ؕ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا
اور اگر ہوتی واسطے ہر جان کے جسنے ظلم کیا وہ جو کہ زمین میں ہے البتہ فدیہ کرتا اس سے اور چھپائی ندامت جب دیکھا

الْعَذَابَ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝
عذاب اور حکم کیا گیا انمیں انصاف سے اور وہ نہ ظلم کیے جائینگے

اور اگر ہوتا ہر نفس مجرم کے لیے وہ مال جو تمام زمین میں ہے تو فدیہ کردیتا دیتے اپنی عوض وہ مال عزیز جسپر جان دیتا تھا جسنے خدا سے چھڑایا۔ دینا قبول کرتا یہ بیان ہے حسرت وشدت روز قیامت کا) اور چھپائی شرمندگی جبکہ دیکھا عذاب اور انمیں فیصلہ انصاف سے کیا گیا اور وہ ظلم نہ کیے جائینگے۔ **اَسَرُّوْا** یعنے خفا و اظہار دونوں طرح آیا ہے۔ یعنے شرم مخلوق وخوف طعنہ زنی سے چھپائینگے یا کمال بیتابی سے اُن کی ندامت ظاہر ہوجائیگی۔

اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝
وہ ہو بیشک واسطے اللہ کے ہے جو آسمانوں میں ہے اور زمین میں آگاہ ہو بیشک وعدہ اللہ کا حق ہے مگر اکثر اونکے نہیں جانتے

جو کچھ آسمان میں ہو یا زمین میں سب اللہ کی مملوک ہے اور اللہ کا وعدہ سچا ہے بعد مرنے کے جینا اور قیامت کا

هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝
وہی جلاتا ہے اور مارتا ہے اور اوسکی طرف رجوع کروگے

حساب وجزا وسزا حق ہے مگر اکثر لوگ جانتے نہیں اور وہی جلاتا ہے اور مارتا ہے اور اوسی کی طرف رجوع کروگے

ع ۵ وقف النبی علیہ السلام

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ ۙ وَهُدًى

اے آدمیو تحقیق آگئی تمھارے پاس نصیحت تمھارے رب کی طرف سے اور شفا اوسکی جو سینون مین ہے اور ہدایت

وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝

اور رحمت واسطے مومنون کے

اے آدمیو تمھارے پاس آگئی پروردگار کی طرف سے نصیحت اورشفا سینہ اور ہدایت اور رحمت ایمان والون کے لیے اورمراد شفا سے نور ایمان وفروغ عرفان یا کفر ونفاق واخلاق ذمیمہ کا دفعیہ پس یہ سب صفتین قرآن کی ہین یا پیغمبر حبیب رحمان کی بحمدلہ کریم آپ شفاء قلوب ہین اور حیات روح۔ آپ نصیحت مفید ہین اور چراغ ہدایت وثناء آپ مجسم رحمت ہین آپ ایمان وہدایت ہین

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝

کہہ دیجیے فضل سے اللہ کے اور رحمت سے اوسکی پس اوسکے ساتھ چاہیے کہ خوش ہو وہ بہتر ہے اوس سے کہ جمع کرتے ہین وہ

آپ کہیے کہ یہ سب اللہ کے فضل اور رحمت سے ہے پس اسپر فرحناک اور مسرور ہون یہ بہتر ہے اون تمام چیزون سے جو دنیا مین جمع کرتے ہین یعنی یہ قرآن یا نبی رحمٰن اللہ کے فضل ورحمت سے ہمین عطا ہوا اوہم اوسکے اہل قرار پائے تو ایسی نعمت خداداد پر چاہیے کہ مومنین خوش ہون اور دنیا کی تمام چیزون سے بہتر ہے ف فضل قرآن ہے اور رحمت نبی رحمٰن انھین دو پر خوش اور مسرور رہین اہل ایمان

قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا ؕ قُلْ

کہدیجیے کیا دیکھا تمنے جو اوتارا اللہ نے تمپر رزق پھر بنالیا تم نے اوس سے حرام اور حلال کہدیجیے

آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ۝

کیا اللہ نے حکم دیا تمکو یا اللہ پر افترا کرتے ہو

آپ اُن سے پوچھیے کہ جو رزق ثمرات وحیوانات سے اللہ تعالیٰ نے تمکو عطا فرمایا کیا اسے تم نے دیکھا اور سمجھے پھر تم نے بعض کو اُسمین سے حرام ٹھہرایا اور بعض کو حلال آپ کہدیجیے کیا اللہ نے تمکو اسکی اجازت دی یا تم اللہ پر افترا باندھتے ہو اسکی توضیح تفسیر آیۂ بحیرہ وغیرہ مین گزر گئی مسئلہ حلت وحرمت امر شرعی ہے عقل کو اسمین دخل نہین

وَمَا ظَنُّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى

اور کیا گمان کیا انھون نے جو افترا کرتے ہین اللہ پر جھوٹھ دن قیامت کے بیشک اللہ صاحب فضل ہے

النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝

آدمیون پر مگر اکثر اونکے نہین شکر کرتے

جو لوگ اللہ تعالیٰ پر افترا کرتے ہین اور جھوٹی تہمت لگاتے ہین وہ روز قیامت اپنے لیے کیا سمجھے ہوئے ہین کیا وہ چھوڑ دیے جائینگے کیا وہ اس گستاخی کی سزا نہ پائینگے تحقیق اللہ تعالیٰ فضل والا ہے آدمیون پر مگر بہت آدمی تو نا شکرے ہین وانھین اس تفضل وترحم سے کیا فائدہ اور کیا امید ربط بعد ان تمام دلائل کے بغرض تسکین نبی محبوب وتنبیہ کفار غافل اپنے علم وسیع کا ذکر فرمایا

ع ۶
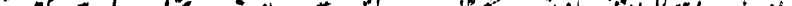
وَمَا تَكُونُ فِي شَأْنٍ وَّمَا تَتْلُوا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا

اور نہین تو کسی شان مین اور نہین پڑھتا اُس سے کچھ قرآن اور نہین کرتے تم کوئی کام مگر ہوا ہم

عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي

تمپر شاہد جب در آتے تھے تم اسمین اور نہین دور ہوتا رب سے تیرے برابر کسی ذرے کے

الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَلَآ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرَ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝

زمین مین اور نہ آسمانون مین اور نہ چھوٹا اس سے اور نہ بڑا مگر ہے کتاب ظاہر مین

اور آپ اے نبی کریم کسی احوال مین نہین ہوتے اور نہ کوئی آیت قرآن کی پڑھتے ہین اور نہ تم اے آدمیو کوئی کام کرتے ہو مگر اللہ تعالیٰ تمپر شاہد و حاضر ہوتا ہے جب تم اُس کام مین ہوتے ہو اور علم الٰہی سے کوئی چیز ذرے کے برابر بھی غائب نہین ہوتی زمین مین ہو یا آسمان مین یا ذرے سے چھوٹی یا بڑی ہو مگر سب کتاب واضح مین موجود ہے یعنی نہ آپکا حال نہ کسی بشر کے افعال بلکہ کوئی شئے زمین مین ہو یا آسمان مین خورد ہو یا بزرگ علم الٰہی سے غائب ہے اور نہ کتاب یعنی لوح محفوظ سے خارج شان یعنی احوال منہ یعنی من قرآن چونکہ قرآن تمام کتاب کو بھی کہتے ہین اور ایک آیت کو بھی لہذا یہ کہنا صحیح ہے کہ قرآن سے قرآن پڑھا یعنی کامل سے کوئی ٹکڑا یعزب غرب بمعنے دور شدن مراد غائب ہونا کتاب مبین لوح محفوظ جسمین تمام امور مذکور و مرقوم ہین ف چونکہ کفار کا بڑا شبہہ آپکی رسالت مین بعد ازان قرآن کی تصدیق مین تھا لہذا آپ کے تمام حرکات و سکنات اور مخصوص تلاوت قرآن کا ذکر فرما کر کہا کہ ہمسے مخفی نہین بعد ازان فرمایا کہ تمھارے احوال ذرہ ذرہ ہم جانتے ہین تو اس تعصب و ہٹ دھرمی سے فائدہ دل مین قائل اور زبان سے منکر۔ پھر آیت مین کئی فائدے ہین مسئلہ اللہ تعالیٰ تمام ذات وصفات جواہر و اعراض کا عالم ہے کلی ہون یا جزئی مسئلہ جملہ حوادث کا علم اول سے بھی ہے اور بوقت حدوث یعنی ازل سے جانتا ہے کہ زید سے فلان فلان حرکات و سکنات صادر ہونگے جیساکہ (فی کتاب مبین) سے واضح ہے اور جب وہ امر ہونے لگتے ہین جانتا ہے جیساکہ (اذ تفیضون فیہ) سے ظاہر ہے

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝

آگاہ ہو بیشک اولیاء اللہ کے نہ خوف ہے اونپر اور نہ وہ غمناک ہونگے وہ کہ ایمان لائے اور ہین پرہیزگار

لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ

اُنکے لیے بشارت ہے زندگی دنیاوی مین اور آخرت مین نہین بدلنا ہی واسطے کلمات الٰہی کے یہ

خبردار ہو جاؤ کہ اللہ کے دوستونکو نہ آنے	هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝	والے تہلکات کا خوف ہے اور نہ چھوٹنے والی
چیزونکا رنج جو ایمان لائے اور پرہیزگار ہین	وہی کامیابی ہے بڑی	اُنکے لیے دنیا مین فتوحات اور غلبہ و اعزاز

یا خدا یعنی رحمت توکل - قبول دعا وسرور معرفت - تماشائے عجائب غرائب وکشف علوم ووعدہ ہائے دیدار وقربات غیر مترقبہ کی بشارت ہے اور آخرت مین ان وعدون کی حقیقت اور کامیابی کی خوشخبری - اللہ تعالی کے احکام اور وعدون مین تبدیل وتغیر نہین ہو سکتا اور یہ بشارت مذکورہ بڑی کامیابی ہے **ف** جس طرح ولایت کے مدارج مین ادنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنا اور اعلی اللہ ہی جانے بظاہر جان وجہان کو بھلا کر اوسی کی یاد مین خود فراموشی اور کمال رضا وتسلیم مین طلب وتمنا سے چشم پوشی ہے ایسے ہی مراتب حزن وخوف کے بھی مختلف ہین عوام مومنین کے لیے حزن ترک مال وعیال ومصائب جسمانی وخوف آخرت وعذاب وناکامی منتفی ہے اور خواص کے لیے عدم حزن وخوف یہ ہے کہ حزن ہوتا ہے ناکامی مدعا مین اور یہان استدعا ہی نہین ع دل ہی نہین رہا ہے جو کچھ آرزو کرین + اور خوف ہوتا ہے امر مکروہ سے اور جب سوائے محبوب کے دوسرے کا وہم ہی نہین تو محبوب اور اوسکے تمام عشوہ وادا محبوب ہین خوف کیسا۔

وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ إِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيعًا ۚ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝

اور نہ رنج مین ڈالے تجھے　قول اون کا　بیشک غلبہ واسطے اللہ کے ہے پورا　وہی　سنتا　جانتا ہے

اے حبیب محبوب آپ کو کفار کی ہرزہ درائی اور خودرائی مغموم ومحزون نہ کرے عزت اور غلبہ اللہ ہی کے لیے ہے اور دوسری جگہ فرمایا کہ عزت اللہ اور مومنین کے لیے ہے اور اللہ تعالی اونکے لاف وگزاف اور آپ کی نصیحتین سنتا ہے اور اون کی شرارت اور آپ کے تحمل کو جانتا ہے۔

(۴۳)

أَلَا إِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ ۗ وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِينَ يَدْعُونَ

آگاہ ہو بیشک واسطے اللہ کے ہے جو آسمانون مین　اور جو　زمین مین ہے　اور وہ کہ پیروی کرتے ہین　جو کہ　پکارتے ہین

مِنْ دُونِ اللّٰهِ شُرَكَاءَ ۚ إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ۝

سوائے　اللہ کے شریک　نہین پیروی کرتے　مگر　گمان کے　اور نہین　وہ　مگر　اٹکل کرتے

وما یتبع کہا ابو سعود نے اسکی تین تاویلین ہین ۱ (مائے نافیہ) نہین پیروی کرتے اونکی جنھین پکارتے ہین اللہ کے سوا شریک سمجھکر نہین پیروی کرتے مگر وہم وگمان کی ۲ (مائے استفہامیہ) کس چیز کی پیروی کرتے ہین جو لوگ غیر خدا کے شریک ٹھہراتے ہین۔ پھر خود جواب دیا نہین پیروی کرتے مگر گمان کی ۳ (مائے موصولہ) اللہ کے لیے آسمان وزمین ہے اور وہ بھی جسکی پیروی کرتے ہین اور جنھین اللہ کا شریک سمجھے ہین جب یہ سب معبود غیر اللہ اللہ کے مملوک اور اونکی اتباع وہمی وظنی ہے تو کفار کی حماقت اور اونکے قول کا ابطال محتاج بیان نہ ہا ظن گمان ووہم خرص اندازہ - اٹکل **حاصل** واضح رہے کہ جو کچھ آسمان وزمین مین ہے اور جنھین کفار نے غیر خدا کے معبود بنائے ہین ملائک ہون یا انبیا یا صلحا یا سنگ

وحجر وشیطان جن وشیطان بشریہ بھی سب اللہ کے مملوک ومخلوق ہین۔ لیس یہ دلیل ظاہر ہے
الوہیت وتوحید پر ورد صریح ہے کفار پر۔ یہ مسئلہ خرص یعنے انداذہ شرع مین اسیقدر معتبر کہ حق مبہم کو
بیان کردے۔ یا قلوب کی خلش دور کردے۔ یا باہمی رضا سے کچھ واجب یا ساقط کرے مثلاً زید نے مشترک
کھیت چرا لیا دوسرے شریک کے پاس بھی کوئی دلیل ایسی نہین جس سے صحیح مقدار معلوم ہو بمجبوری
تخمین پر فیصلہ ہوگا۔ یا متروکہ مجہول المقدار پر برضاے فریقین فیصلہ ہوسکتا ہے لیکن اثبات
و اسقاط حق مین تخمین کا کچھ اعتبار نہین زید کہے مین نے عمرو کی تھیلی جو غصب کی اُس مین سو ہی
روپیہ تھے اسلیے کہ وزن اسی قدر معلوم ہوتا تھا یا جو گاڑی چھین لی او سیر بیس ہی من غلہ تھا
اسلیے کہ عادت یہی جاری ہے یہ انداذہ عمرو کے دعویٰ زائد کا مانع نہین ہوسکتا پس عشر و فطرہ
وزکوٰۃ اگر تخمینے سے ہو تو دینے والے کی خوشی بشرط تخمین زائد جائز اور بہ تخمین ناقص یا بجبر ناجائز
اسلیے کہ زیادتی مین برضاے مصدق صدقۂ نفل ہوجائے گا اور کمی اور جبر مین خلاف تعین منصوص
اور اموال ربویہ مین تخمین ہر حال مین باطل ہے اسلیے کہ بیشی وکمی دونون حرام ہین اور حق
اللہ کا ہے اگرچہ بندہ راضی ہو مگر اللہ کی رضا کسی صورت مین تصور کرنا ابطال نص ہے

هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ

وہی ہے جسنے بنائی تمھارے لیے رات کہ آرام کرو اوس مین اور دن دکھانے والا بیشک اسمین نشانیان ہین

لِّقَوْمٍ يَسْمَعُونَ ۝

اس قوم کو کہ سنتے ہین

اللہ وہ ہے جسنے رات بنائی کہ آرام ملنے آئے تھکن دور ہو اغراض مخفیہ ومقاصد مکنونہ کا موقع ملے اور دن بنادیا کہ ہر شئے خوب نظر آئے اس سیاہی اور سفیدی مین اُسکی
قدرت اور ہمارے عجز وفنا کی نشانیان ہین اُنکے لیے جو سُنتے ہین یعنی گوش وہوش رکھتے ہین کہا بعض نے کہ سننے سے
مراد تدبیر وغور ہے یسمعون اسلیے فرمایا کہ مدار ہدایت زائد تر سمع پر ہے ف ظاہری معنی کافی ہین عبرت
اور تصور کبھی نظر سے کبھی حس سے کبھی سُننے سے حاصل ہوتا ہے بلکہ سُننے سے زیادہ تر اسلیے کہ آدمی وہ باتین
وہ قواعد وعلوم سُن سکتا ہے جو خود نہ جان سکتا تھا اور اسمین اشارہ ہے کہ ہدایت امر نقلی وسمعی ہے نہ عقلی۔

قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا ۗ سُبْحَانَهُ ۖ هُوَ الْغَنِيُّ ۖ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ إِنْ

کہتے ہین اختیار کیا اللہ نے فرزند پاک ہے وہ وہ بے پرواہ ہے اُسیکا ہے جو آسمانون مین ہے اور جو زمین مین ہے نہین

عِندَكُم مِّن سُلْطَانٍ بِهَٰذَا ۚ أَتَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝

پاس تمھارے کوئی دلیل اسپر کیا کہتے ہو اللہ پر کہ نہین جانتے

کہا اللہ نے اولاد لینے حضرت عیسیٰ یا حضرت عزیر کو بیٹا یا ملائکہ کو بیٹیان بنالیا ہے اور وہ پاک

اور غیر مستحق و بے پرواہے اوسکے مملوک و مخلوق ہے جو شی آسمانون مین ہے اور زمین مین - تمھارے
پاس اے مشرکو اس دعوی پر کوئی دلیل نہین ہیہ کیا اللہ پر وہ بات کہتے جو جیا سنتے نہین -

قُلْ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ ۝ مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ
کہدیجیے بیشک جو افترا کرتے ہین اللہ پر جھوٹھا نہ نجات پاوینگے کچھ فائدہ ہے دنیا مین پھر

إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيدَ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ۝ ع
طرف ہمارے بازگشت اونکی ہو پھر چکھاوینگے ہم اونکو عذاب سخت سزا مین اوسکی کہ تھے کفر کرتے

نصف الربع

آپ کہدیجیے کہ جو لوگ اللہ تعالی پر بہتان و افترا باندھتے ہین اونھین فلاح نہین ہان دنیا مین
تھوڑے دنون کے لیے تھوڑا سا نفع ہے پھر ہمارے پاس اُنھین پھرنا ہے پھر ہم اونکو عذاب
الیم چکھاوینگے اور یہ سزا ہے اُسکی کہ وہ کفر کرتے تھے متاع مین تنوین تقلیل کی ہے اور
اور اشارہ ہے کہ متاع دنیا ایک تو خود ہی قلیل ہے دوسرے تنوین کے لیے اور بھی قلیل ہے

وقف لازم

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ نُوحٍ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ إِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَقَامِي وَتَذْكِيرِي
اور پڑھیے آپ اُنپر خبر نوح کی جب کہا اپنی قوم سے اے قوم اگر ہے کہ گران پڑا تمپر رہنا میرا اور وعظ میرا

بِآيَاتِ اللَّهِ فَعَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْتُ فَأَجْمِعُوا أَمْرَكُمْ وَشُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ أَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ
ساتھ آیتون اللہ کے پس اللہ پر توکل کیا مین نے پس جمع کرو کام اپنے اور شرکا کو اپنے پھر نہ رہیگا کام تمھارا تمپر

قصہ اس کا متعدد مقامون پر گران و ناگوار مقام

غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوا إِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُونِ ۝
مخفی پھر فیصلہ کرو طرف میرے اور نہ مہلت دو مجھے

اگر گزرے کبر قیام اجمعوا جمع کرو

اور عزم مستحکم کرو اور سامان کرو شرکاءکم وہی جنکو خدا کے سوا شریک الوہیت یا ربوبیت
سمجھے تھے غمۃ غم ابر و غبار یعنی مخفی اقضوا قضا سے یعنی جو کرنا ہے کر ڈالو تنظرون
بکسر نون اصل مین تنظرونی تھا یاے متکلم محذوف کردی گئی حاصل آپ ان کو حضرت
نوح کا قصہ سنائیے جب نوح نے اپنی قوم سے کہا اے لوگو اگر تم کو میرا رہنا ناگوار گزرتا ہے
تو مین اللہ ہی پر بھروسا کیے ہوئے ہون تم اپنے سامان تدبیرین ارادے مجتمع کرو اور اپنے
معبودون کو جنھین حمایتی جانتے ہو اونھین بھی جمع کرو پھر تم پر تمھارے کام مخفی و دشوار نہین
یعنے جو تدبیر کرنا ہے کر لو پھر میری نسبت جو کرنا ہو کر گزرو اور مجھے مہلت نہ دو و رعایت نکرو

فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَأَلْتُكُمْ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ
پس اگر رو گردانی کروگے تم تو نہین مانگا مین نے تمسے کوئی عوض نہین بدلہ میرا مگر اللہ پر اور حکم دیا گیا ہون مین یہ کہ ہوجاؤن

یعنے اگر تم میری نصیحت سے روگردانی کرو گے | مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ | تو یعنے تم سے کوئی اجرت نہین طلب کی جو
موجب توحش ہوتا مین نقصان مین رہون | فرمانبردارون سے | میری اجرت تو اللہ پر ہے اور مجھے اللہ تعالیٰ نے
حکم دیا ہے کہ فرمانبردار ہو جاؤن ف ۔ جو امر دین مین واجب ہون انپر اجرت نہین اور رسالت انبیا پر واجب تھی
لہذا فرمایا مین اجرت تم سے نہین مانگتا پھر فرمایا مجھے وجہ افسردگی کی کیا ہے اجرت اللہ دیگا اور مامور بھی ہون

فَكَذَّبُوْهُ فَنَجَّيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَجَعَلْنٰهُمْ خَلٰٓئِفَ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

پھر جھٹلایا اونھون نے پھر نجات دی ہمنے اسکو اور اونکو ساتھ تھے اسکے کشتی مین اور بنایا ہمنے اونکو خلیفہ اور ڈبو دیا ہمنے انکو جنھون نے جھٹلایا

یعنے قوم نے حضرت نوح کو جھٹلایا تو ہمنے نوح کو اور نوح کے ساتھیونکو | بِاٰيٰتِنَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝ | آیتون کو ہماری پھر دیکھ کیسا ہوا انجام ڈرائے ہوون کا | کشتی پر بٹھا کر پار لگا دیا

طوفان سے بچا لیا اور زمین پر خلیفہ بنایا یعنے انھین کی اولاد تمام عالم مین پھیل گئی حضرت آدم کی نسل انھین سے باقی رہی اور ڈبو دیا اونھین جنھون نے ہمارے احکام کو جھٹلایا تھا تو آپ اسے حبیب کریم دیکھیے کہ انجام کار اس قوم کا کیسا ہوا جسے حضرت نوح نے ڈرایا تھا
(اسکا قصہ اپنے مقام پر آئے گا)

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا

پھر بھیجے ہمنے بعد اوسکے پیغمبر طرف اونکی قوم کے پھر لائے پاس انکے کھلی نشانیان پھر نہ تھے

لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۭ كَذٰلِكَ نَطْبَعُ عَلٰي قُلُوْبِ الْمُعْتَدِيْنَ ۝

کہ ایمان لائے اُسپر کہ جھٹلایا اوسے پہلے سے ایسے ہی مہر کر دیتے ہین ہم دلون پر حد سے تجاوز کرنے والون کے

یعنے بعد طوفان و انتقال نوح کے ہم نے اور بھی پیغمبر بھیجے یہ اپنی اپنی قومون مین ہمارے الوہیت اور وحدانیت کے دلائل ظاہر لائے وعظ کیے معجزے دکھائے مگر جسے وہ پہلے جھٹلا چکے تھے اوسپر ایمان نہ لانا تھا نہ لائے اور ہم حد سے بڑھ جانے والے نافرمان دلون پر اسی طرح مہر لگا دیتے ہین ابواب توفیق مسدود اور اسباب ہدایت مفقود ہو جاتے ہین۔

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى وَهٰرُوْنَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ىِٕهٖ بِاٰيٰتِنَا فَاسْتَكْبَرُوْا

پھر بھیجا ہمنے بعد اونکے موسیٰ اور ہارون کو طرف فرعون کے اور اوسکے سردارون کو ساتھ اپنی نشانیونکے تو بڑائی کی

وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ۝ فَلَمَّا جَاۗءَھُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْٓا اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝

اور تھے قوم مجرم پھر جب آگیا اونکے پاس حق پاس سے ہمارے بولے بیشک یہ البتہ جادو ہے کھلا کھلا

یعنے ان پیغمبرون کے بعد ہم نے حضرت موسیٰ و حضرت ہارون کو اور اوسکے مدبران

مملکت کی طرف بھیجا تو اُنھون نے کبر و انکار کیا اور قوم عاصی تھی پھر جب امر حق ہمارے پاس آگیا تو کہنے لگے یہ تو جادو ہے حق یعنے معجزات ظاھر یا دلیل مسکت

قَالَ مُوسَىٰ أَتَقُولُونَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءَكُمْ ۖ أَسِحْرٌ هَٰذَا وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُونَ ۝

کہا موسیٰ نے کیا تم کہتے ہو حق کو جبکہ آگیا تمھارے پاس کیا جادو ہے یہ حالانکہ چھٹکارا پاتے نہین جادوگر

کہا موسیٰ نے کیا تم امر حق کو جبکہ آگیا سحر کہتے ہو حالانکہ ساحر خیر و فلاح نہین پاتا یعنے مین ساحر ہوتا تو صاحب فلاح نہ ہوتا **ف** اسلیے کہ فلاح اخروی ایمان و تقویٰ پر موقوف ہے اور سحر مفضی بکفر یا فسق یا اضاعت عمر ہے اور فلاح دنیوی خواہ باعتبار محاسن اخلاق و قبول خلق و نفع رسانی خواص و عوام ہوتی ہے اور سحر بنفسہ اس سے دور۔ ساحر بد خلق خبیث النفس لئیم الطبع نفع سے زیادہ ضرر رسان۔ اکثر مبغوض خلق ہوتا ہے اسلیے کہ بناے سحر اُنھین افعال و عقائد و عزائم پر ہے جو عقلاً مذموم و نقلاً ممنوع ہین اور غالب تعلیم اسکی شیاطین سے ہے تفصیل جلد اول صفحہ ۵۷ مین گزری پس اُسے مدح عوام تہذیب اخلاق تکمیل نفس کہان نصیب خواہ فلاح باعتبار دولت و ثروت ہوتی ہو گو یہ ممکن ہے مگر ایسا سنا نہین گیا بہرحال ساحر کا فلاح نہ پانا عقلاً ثابت و باعجاز قرآنی مسلم ہے

قَالُوا أَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا وَتَكُونَ لَكُمَا الْكِبْرِيَاءُ فِي الْأَرْضِ

بولے کیا آیا تو ہمارے پاس کہ پھیر دے تو ہمکو اوس سے کہ پایا ہمنے اوسپر باپ دادا کو اپنے اور ہو تم دونون کو بڑائی زمین مین

وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِينَ ۝

اور نہین ہم تیرا ایمان لانے والے

فرعونی بولے کیا تم اس لیے ہمارے پاس آئے ہو کہ ہم کو اس طریقے سے پھیر دو جسپر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا اور بڑائی اور عظمت تم دونون کو زمین مین ہو اور ہم تم پر ایمان نہ لائینگے **ف** معلوم ہوا کہ رد حق بھی اس لیے ہوتا ہے کہ عظمت و عزت دوسرے کو نہ مل جائے اور ادعاے حق بھی اکثر ایسے ہی طمع پر اہل ریا کیا کرتے ہین اور جو دعوی اور انکار ایسے تعصبات و تلویثات سے پاک ہو غالباً اللہ تعالیٰ اوسکا معین ہوتا ہے

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُونِي بِكُلِّ سَاحِرٍ عَلِيمٍ ۝ فَلَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُم مُّوسَىٰ أَلْقُوا مَا أَنتُم مُّلْقُونَ ۝

اور کہا فرعون نے لاؤ میرے پاس سب جادوگر سیانے پھر جب آئے جادوگر کہا اونسے موسیٰ نے ڈالو جو تم ڈالنے والے ہو

فَلَمَّا أَلْقَوْا قَالَ مُوسَىٰ مَا جِئْتُم بِهِ السِّحْرُ ۖ إِنَّ اللَّهَ سَيُبْطِلُهُ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ ۝

پھر جب ڈالا اُنھون نے کہا موسیٰ نے جو لائے تم وہ جادو ہے بیشک اللہ مٹا دیگا اوسے بیشک اللہ نہین سنوارتا کام مفسدونکا

اور فرعون نے حکم دیا کہ میرے پاس تمام جادوگر میرے مُلک کے جو بڑے ہوشیار علم سحر مین یکتاے روزگار ہین حاضر کرو پھر جب یہ جادوگر حاضر ہوے کہا اُنسے موسیٰ نے تم جو ڈالتے ہو ڈالو یعنے اپنا جادو کرو جب اونھون نے

جادو ڈالا اور عصا سے رسیون کو اژدھون کی صورت کرکے حضرت موسیٰ کی طرف چلایا حضرت موسیٰ
نے کہا یہ جو تم نے کیا جادو ہے اور اللہ تعالیٰ اسے مٹا دیگا اللہ تعالیٰ مفسدین کے کام درست نہین کرتا

اور جو امر حق ہے اوسے اپنے کلمات طیبہ سے

وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝

اور ثابت کرتا ہے اللہ حق کو اپنے کلمون سے اگرچہ برا مانا کرین گنہگار

ثابت کردے گا اگرچہ گنہگار نافرمانبردار برا مانا کرین اس قصے کی تفصیل متعدد مقامون پر گذر گئی

فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰٓى اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰى خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهِمْ

پھر نہ ایمان لایا موسیٰ پر مگر ایک شخص قوم سے اوسکی خوف سے فرعون کے اور اونکے سردارون کے

اَنْ يَّفْتِنَهُمْ ؕ وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِى الْاَرْضِ ۚ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ ۝

کہ فتنہ مین ڈالے اونکو اور بیشک فرعون سراوٹھائے تھا زمین مین اور بیشک وہ فضول کارونسے تھا

پس موسیٰ پر کوئی ایمان نہ لایا مگر بعض اولاد قوم موسیٰ یا قوم فرعون سے فرعون اور اوس کے
سردارون کے خوف سے کہ مبادا انھین بلا و عذاب مین نہ مبتلا کردین اور دین حق سے پھیر دین اور
بیشک فرعون زمین مین سرکشی اور تکبر کرنیوالا تھا اور فضول کار تھا ذُرِّيَّةٌ اولاد کہا ابو سعود نے
مراد بعض قوم ہے چونکہ یہ ایمان والے کمزور اور قلیل تھے ذریۃ فرمایا یا یہ کہ بڈھے ایمان نہ لائے کچھ
لڑکے راہ پر آگئے تھے اور کہا گیا کہ مراد آسیا اور خازن اور اوسکی بی بی اور مشاطہ تھی اور وہ مرد
مومن جو قوم فرعون سے تھا اور آپ کو چھپائے رکھتا تھا قصے انکے اپنے اپنے مقامون پر آئینگے
قَوْمِهٖ صاحب تفسیر کبیر نے کہا کہ ممکن ہے ضمیر موسیٰ کی طرف پھرے یعنے یہ چند مومن قوم موسیٰ سے تھے اور
جائز ہے کہ فرعون کی طرف ہو یعنی قبطیون سے صرف چند ایمان لائے تھے عَالٍ علو سے ہے اور علو و تکبر اسکا ظاہر ہے
خدائی کا دعویٰ کیا آسمان کی سیر کا عزم ہوا اور علو کیا ہوگا مُسْرِفٌ فضول کار مراد ظالم و عاصی

وَقَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا

اور کہا موسیٰ نے اے قوم اگر ہو تم ایمان لائے اللہ پر تو اوسی پر بھروسا کرو

یعنے موسیٰ نے فرمایا اے لوگو اگر تم ایمان لائے ہو اللہ پر تو اوسی پر بھروسا کرو اگر تم فرمانبردار ہوگئے ہو

اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ۝

اگر ہو تم فرمانبردار

ف یا یہ مراد ہے
کہ اگر تم ایمان لائے ہو تو توکل کرو اگر مسلم یعنے مومن ہو یا یہ کہ ایمان لائے ہو تو بھروسا بھی کرو اور
بھروسا کرنا نشان اسلام ہے پہلی تقریر مین اسلام عین ایمان ہوتا ہے اور اس تقریر پر ایمان
پھر اعتقاد ہے اور اسلام اطاعت و اعمال چونکہ توکل بھی ایک عمل ہے لہذا مسلم فرمایا

فَقَالُوْا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَنَجِّنَا

پس بولے اللہ پر بھروسا کیا ہمنے اے رب ہمارے نہ بنا تو ہم کو فتنہ واسطے قوم ظالم کے اور نجات دے ہم کو

مومنین نے کہا ہمنے اللہ ہی پر بھروسا کر لیا اے پروردگار ہم کو محل فتنۂ قوم ظالم نہ بنا اور رہائی دے ہمکو اپنی رحمت سے قوم کافر سے

بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

رحمت سے اپنی قوم کافر سے

ف بعد اقرار توکل اللہ تعالی سے توفیق طلب کی اور دعا مانگی فتنة کہا ابو سعود و صاحب معالم و تفسیر کبیر نے محل فتنہ وجاے وقوع عذاب ف فتنہ مصدر بمعنی مفتون یعنے معذب و مغلوب بھی ہو سکتا ہے

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً

اور حکم بھیجا ہمنے طرف موسی کے اور اوسکے بھائی کے یہ کہ بنا لو اپنی قوم کے لیے مصر مین گھر اور بناؤ اپنے گھرون کو قبلہ رو

اور وحی کی ہمنے طرف موسیٰ کے اور اوسکے بھائی ہارون کے کہ اپنی قوم کے لیے مصر مین گھر بنا لو اور اپنے گھرون کو قبلہ رو

وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

اور قائم کرو نماز اور بشارت سناؤ مومنونکو

رکھو اور نماز قائم کرو اور ایمان والون کو خوشخبری سناؤ نجات اخروی یا غلبۂ دنیاوی اور فتوحات کی معالم بنی اسرائیل اپنے کنیسون مین نماز پڑھتے تھے پھر فرعون نے موسی کی ضد پر کنیسے گروانا شروع کیے اور نماز سے روکا تو حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ گھرون مین چھپکر نماز پڑھ لیا کرو کہا ابن عباس نے بنی اسرائیل کعبہ کی طرف نماز پڑھا کرتے تھے احکام ی معلوم ہوا کہ گھرون مین مصلے یعنی ایک طاہر اور اچھی جگہ بغرض نماز بنانا مستحب نکتہ معلوم ہوا کہ گھرون مین نماز کا بحالت عذر بھی اگلون پر جواز نہ تھا اور ہمارے لیے فضیلت نہین ہر بلد پہلا حکم بنسبت بنی اسرائیل جو قرآن مین مذکور ہے نماز ہی ہے یہ بشارت مظہر ہے کہ حکم قبلہ و نماز عمدہ انعامات سے ہے

وَقَالَ مُوْسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

اور کہا موسی نے اے رب ہمارے تو نے دی فرعون کو اور اوسکے سردارونکو زینت اور مال حیات دنیا کی مین

رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ ۚ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓي اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰي قُلُوْبِهِمْ

اے رب تاکہ بہکائین راہ سے تیری رب ہمارے مٹا دے مال اونکے اور سختی ڈال اونکے دلونپر

جب موسیٰ نے ملاحظہ فرمائی تو بد دعا کی اور کہا اے

فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۝

پس نہ ایمان لائینگے جبتک نہ دیکھین عذاب دردناک

یہ کفر و شقاوت

پروردگار تونے فرعون اور اوسکے مصاحبون کو دنیا کی زندگی مین مال و زینت عطا کی (کیا) اسلیے کہ تیرے بندون کو تیری راہ سے بہکائین اے رب اونکے مالونکو مٹا دے اور اونکے دلون پر مہر کر دے شقاوت طاری کر کہ پھر کبھی ایمان ہی نہ لائین جب تک موت یا قیامت کا دردناک عذاب نہ دیکھ لین

لیضلوا بیان ہے تاکہ دعاے بد کرنے کا موقع ہے۔ فلا یؤمنوا اسلیے فرمایا کہ اگر ایمان لائیگا وہم بھی باقی رہے گا تو نہ دعاے بد قابل قبول ہوگی نہ ایسے نبی جلیل کی سزاوار شان ہوگی۔

قَالَ قَدْ اُجِیْبَتْ دَّعْوَتُکُمَا فَاسْتَقِیْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِیْلَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ

فرمایا بیشک قبول کی گئی دعا تم دونون کی بس ثابت قدم رہو اور نہ درپے ہو اونکے راہ کے جو نہین جانتے

حق سبحانہ تعالےٰ نے فرمایا ہمنے تم دونون کی دعا قبول کرلی تو تم دونون ثابت قدم رہو اور کج نہ ہو اور نادان جاہلون کی راہ پر نہ چلنا **معالم** حضرت موسیٰ دعا کرتے تھے اور حضرت ہارون آمین کرتے تھے اور اقران دعاؤن کے اور ذکر عذاب ہاے متواترہ کے صفحہ ۸۹ مین گزر گئے **مسئلہ** جس کی دعا قبول ہو اوسے اپنے صدق و ثابت قدمی مین ترقی کرنا چاہیے

وَجٰوَزْنَا بِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْیًا وَّعَدْوًا حَتّٰٓی اِذَآ اَدْرَکَهُ

او پار کیا ہمنے بنی اسرائیل کو دریا سے پھر پیچھا کیا اونکا فرعون نے اور لشکر نے اوسکے سرکشی اور تعدی کر یہانتک کہ جب پالیا اوسکو

الْغَرَقُ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِیْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

ڈوبنے نے کہا ایمان لایا مین کہ بات یہ ہے نہین معبود سوائے اوسکے کہ ایمان لائے اوسپر بنی اسرائیل اور مین فرمانبردارونسے ہون

پھر جب بنی اسرائیل فرعون کے مظالم سے عاجز ہوے اور مشیئت ایزدی اوسکے ہلاک سے متعلق ہوئی ارشاد ہوا کہ اے موسیٰ اپنی قوم کو لیکر مصر سے نکل جاؤ تمام بنی اسرائیل راتا رات نکلے اور دریا کے پاس فرعون بھی مع لشکر اونکے پیچھے آپہونچا دریا بحکم رب جلیل اس طرح خشک ہوگیا کہ بارہ راہین اوسمین نکلین ادہر اودہر پانی مثل دیوار کے درمیان مین راہ خشک بنی اسرائیل اوس سے بعافیت پار ہوگئے تفصیل اسکی صفحہ ۳ جلد اول مین گزری **حاصل** بنی اسرائیل کو ہمنے دریا سے پار کردیا اور فرعون اور اوسکا لشکر اونکے پیچھے ہولیا یہ تعاقب بوجہ سرکشی و ظلم تھا۔ پھر جب بنی اسرائیل پار ہوگئے اور فرعونی سب کے سب دریا مین آگئے حکم ہوا کہ دریا جیسا تھا ویسا ہی ہوجائے پانی برابر اور فرعونی فی النار والسقر ہوئے اور فرعون ڈوبنے لگا اور کہنے لگا مین ایمان لایا بات حق یہی ہے کہ کوئی معبود برحق نہین مگر وہی جسپر بنی اسرائیل ایمان لائے ہوئے ہین اور مین بھی مطیع و فرمانبردارون سے ہون (اسکے متعلق بحث اگلی آیت مین آتی ہے)

آٰلْئٰنَ وَقَدْ عَصَیْتَ قَبْلُ وَکُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِیْنَ

اب اور بہ تحقیق نافرمانبرداری کی تونے پہلے اور تھا تو فساد کرنے والون سے

اوسکے اقرار و ایمان کی تردید مین ارشاد ہوا اب (ایمان و عذر) حالانکہ تو اس سے پہلے نافرمانبرداری کرچکا ہے اور فساد پھیلاتا تھا اس مقام پر کئی بحثین ہین **اول** (روایات) **ترمذی** ابن عباس سے

حضور سے روایت کی کہ مجھسے جبرئیل نے کہا جب فرعون ڈوبنے لگا اور کہا آمنت الخ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم
کاشکے آپ دیکھتے (تو بہت خوش ہوتے) کہ مین نے دریا کی مٹی لی اور فرعون کے منھ مین بھر دی اس
خوف سے کہ کہین دریاے رحمت جوش زن نہ ہو اور ایک روایت مین ہے کہ کہین نام پاک جو نور
قلب صافی وطہارت ارواح طیبہ ہے اوسکی زبان نجس پر نہ آجائے اور کہے لا الٰہ الا اللہ اور رحمت دستگیری
فرمائے۔ کہا بعض مفسرین نے یہ روایت بے اصل ہے اسلیئے کہ اگر جبرئیل نے اپنی طرف سے ایسا کیا تو
اونکی شان منع خیر اور اعانت شر کی نہین اور امر الٰہی ہو نہین سکتا۔ ادھر موسیٰ و ہارون ہدایت پر
مامور اودھر جبرئیل روکنے پر آمادہ۔ اور اُس حال مین توبہ اگر مفید تھی تو ایمان سے روکنا اور جبرئیل
ایسے ملک مقرب سے غیر ممکن اور اگر مفید نہ تھی تو فعل عبث بے سود ہے **ف** ترمذی نے اس
حدیث کے بعد کہا حسن وغریب وصحیح ہے پس ایسے توہم جائز نہین اور شبہو کا جواب یہ ہے کہ نہ وہ وقت
ایمان بالغیب اور قبول توبہ کا تھا کہ منع خیر لازم آتا اور نہ امر الٰہی تھا کہ شبہہ واقع ہوتا بلکہ جبرئیل علیہ السلام
نے اُس کا ایمان مردود وعذر مکروہ پاکر پسند نہ فرمایا کہ نام پاک زبان نجس ونا پاک پر آئے اور یہ جوش
رحمت کا خیال کمال علم ومعرفت وقرب وعلوے جبرئیل پر دال ہے اسلیئے کہ اُسکی شان لاابالی ہے
جو چاہے کر ڈالے اور یہ غیظ وغضب خدا کے دشمن پر خیر ہے شر نہین جیسا کہ سیوطی رحمہ نے ابو الشیخ
سے حدیث ابو امامہ مین روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرئیل نے کہا جیسا کہ مجھے
دو چیزون سے بغض ہوا اور ناپسند آئین کسی سے نہین ہوا ۱ ابلیس سے جبکہ سجدے سے سرتابی کی
اور فرعون سے جب ڈوبتے وقت اظہار ایمان کیا مین ڈرا کہ مبادا بحر رحمت جوش مارے تو مٹی اُسکے
منھ مین بھر دی پھر دیکھا پایا حضرت ارحم الراحمین کو کہ مجھسے بھی زیادہ تر فرعون پر غضبناک تھا اور میکائیل کو
حکم دیا کہ اُسے مطاع کردو کہ اب تیرا عذر نہ سُنا جائے گا **دوم** (تاویل آیت) فرعون نے تین بار اقرار کیا
۱ (آمنت) ۲ (باللہ الذی الخ) ۳ انا من المسلمین پھر کیا وجہ تھی کہ ایمان قبول نہ ہوا کہا صاحب تفسیر کبیر نے
کہ علما نے اسکے سہ وجہین ذکر کی ہین ۱ جب عذاب الٰہی آجائے تو ندامت نفع نہین دیتی ۲ اُسنے یہ کلمات
بغرض دفع بلا کہے تھے نہ اظہار عبودیت واقرار ربوبیت سے ۳ صرف اقرار توحید کافی نہین رسالت پر ایمان
شرط ہے اور فرعون صرف الوہیت کا مقر ہوا تھا مسئلہ عند الموت نہ توبہ مفید ہے نہ ایمان مقبول کبیر منقول ہے
کہ ایک بار جبرئیل بصورت انسان فرعون کے پاس آئے اور پوچھا کہ بادشاہ اوس غلام کے حق مین کیا
حکم دیتا ہے جسنے اپنے مولی کی نعمت مین پرورش پائی اور کفران نعمت کیا اور خود مولی بن بیٹھا۔ فرعون نے
کہا مولی اوسے دریا مین ڈبو دے پھر جب فرعون ڈوبنے لگا جبرئیل نے وہ فتوی اُسے دکھایا

ع

فَالْيَوْمَ نُنَجِّيكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُونَ لِمَنْ خَلْفَكَ آيَةً وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ آيَاتِنَا لَغَافِلُونَ

پس آج نجات دینگے ہم تجھے بدن سے تیرے کہ ہو اسکے لیے جو تیرے پیچھے ہو نشانی اور بیشک بہت آدمی ہماری نشانیون سے بیخبر ہیں

یعنے قبول عذر و ایمان تو نہین ہو سکتا البتہ تیرا جسم دریا سے بچا لیا جائیگا اسلیے کہ دوسرے آدمیون کے لیے نشان عبرت ہو اور اکثر آدمی ہماری قدرت سے بیخبر ہین ابن کثیر کہا ابن عباس نے بعض بنی اسرائیل کو فرعون کے ہلاک مین شک ہوا تو اللہ تعالی نے دریا کو حکم دیا کہ اُسکا جسم بے روح کنارے پر پھینکدے سب دیکھ لین کہ جھوٹی خدائی ایسی ہوتی ہے کبیر بعض قراءتون مین ننحیک بجائے مہملہ آیا ہے یعنے کنارے کردینگے یا ننجیک کے معنے یہ ہین کہ ہم تیرے جسم کو مقام بلند پر ڈالدینگے ف ہر حال جو معنے ہون نجات کے لیے کوئی وجہ ضعف بھی قائم نہین ہو سکتی لہذا الیوم سے یعنے یوم غرق اور نجات جو کفار پر حرام ہے وہ نجات یوم قیامت سے ہے (بدن) اسلیے کہ اصل عذاب و ثواب کا روح پر ہے بدن جماد بیحس ہے ہان محل اُس کا بدن ہے ہان بعد عذاب اور ایمان پھر نجات کے کیا معنے - بہرکیف یہ نجات یعنے خلاص بطور ہے جس سے اُسکی رسوائی اور اُس کے ماننے والون کی عبرت اور آیندہ ایسی گستاخی سے احتراز اور مومنین مظلومون کی تسلی مقصود ہوئی۔ کہا صاحب تفسیر کبیر نے کہ کلمہ نجات استہزا ہے یعنی کیا ایسی امید ہے کہ تو بچ جاوئے یہ تاویل تو خوب تھی اگر روایتین موجود نہ ہوتین۔

وَلَقَدْ بَوَّأْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ مُبَوَّأَ صِدْقٍ وَرَزَقْنَاهُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ فَمَا اخْتَلَفُوا

اور تحقیق جگہ دی ہمنے بنی اسرائیل کو مقام صدق مین اور روزی دی ہمنے اُنکو پاک چیزون سے پھر نہ مختلف ہوئے

حَتَّىٰ جَاءَهُمُ الْعِلْمُ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ

یہانتک کہ آیا اُنکو علم بیشک رب تیرا فیصلہ کریگا اُنمین دن قیامت کے اُسمین کہ تھے جسمین اختلاف کرتے

یعنے ہمنے بنی اسرائیل کو مقام صدق مین جگہ دی اور پاک چیزون سے روزی عطا فرمائی پھر جب تک اُن مین علم یعنے توریت یا تعلیم موسوی و شریعت حقہ نہ آئی مختلف نہ ہوے اور بعد علم بجائے اتفاق و الفت کے اختلاف و معاصی اون مین پیدا ہوے اور پروردگار عالم اُن مین بروز قیامت فیصلہ کریگا جس بات مین اختلاف کررہے ہین اُسکی تحقیق و توضیح ہو جائیگی مُبَوَّأَ صِدْقٍ کہا بعض نے بیت المقدس و ملک شام اور کہا گیا مصر - اور طیبات سے رزق حلال و نفیس مراد ہے کبیر عرب کا قاعدہ ہے کہ جس بہتر کامل چیز کو صدق سے موصوف کرتے ہین پس یہ معنی ہوئے کہ مقام اونکو عمدہ اور راحت بخش مقام دیے ف ممکن ہے کہ کہا جائے مقام انبیا۔ مقام برکت و مقام

ابراہیم یعنی شام و بیت المقدس دیا یا جس مقام اور طریق صدق پر یہ لوگ تھے اُنھین بھی ہدایت کی

فَاِنْ كُنْتَ فِىْ شَكٍّ مِّمَّاۤ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ فَسْئَلِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ

پس اگر ہے تو شک مین اُس سے کہ اُتارا ہمنے طرف تیری پوچھ اُون سے کہ پڑھتے تھے کتاب کو پہلے تجھسے

لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۙ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الَّذِيْنَ

بیشک آگیا تیرے پاس حق رب سے تیرے پس نہ ہو تو شک کرنے والون سے اور نہ ہو تو شامل اونکے

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوْنَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝

کہ جھٹلایا آیتون کو اللہ کی پس ہوجائیگا تو نقصان پانیوالون سے

پس اگر آپ شک مین ہین اُس چیز مین کہ ہمنے آپ کی طرف اُتاری ہے یعنی اُنپر تاری تھی جو لوگ آپ سے پہلے کتاب یعنی توریت و انجیل کی قرارت کرتے تھے (تو اس شک کو دور کرو) اسلیے کہ بیشک آگیا آپ کے پاس امر حق و دلیل معقول و حجت ثابت آپ کے رب کی طرف سے پس ہرگز نہ ہون آپ شکیون سے اور نہ اُن مین سے ہون جنھون نے ہماری آیتین جھٹلائین اور ایسا کیجیے گا تو آپ نقصان پانیوالون سے ہوجائینگے۔ ف مفسرین مختلف ہین کہ مخاطب اس کا کون ہے معالم عرب کا دستور ہے کہ خطاب ایک شخص سے کرتے ہین اور مراد دوسرا ہوتا ہے پس یہان مخاطب عام آدمی یا اہل شک ہین اور دوسرے وجوہ بھی تفاسیر مین مذکور ہین جو خالی از تکلف نہین صاف یہ ہے کہ قرآن حق ہے آپ کو تردد کا وہم بھی آئے تو آنے دیجیے اِس سے یہ وہم کہ کیا آپ کو کچھ تردد تھا۔ محض بے بنیاد ہے نہ لائق جواب نہ قابل اعتماد۔ قرآن مین ایسے خطابات کثیر ہین۔ یَاۤ اَیُّھَا النَّبِیُّ اتَّقِ اللّٰہَ وَلَا تُطِعِ الْکٰفِرِیْنَ آپ اللہ سے ڈرین اور کافرون کے مطیع نہ ہون یا لَئِنْ اَشْرَکْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُکَ اگر کبھی شرک کیا تو نیکیان مٹادی جائینگی۔ حضرت نے فرمایا تمنے کہدیا تھا کہ مجھے پوچھو اور فائدہ انکا مزید تاکید و تخویف ہے کہ جب نبی معصوم و رسول محبوب ایسے خطاب و عتاب سے مخاطب ہون تو دوسرے کس شمار و قطار مین ہین اور اظہار جلالت و الوہیت ہے کہ یہ امر دوسرا ہے کہ پیغمبر ہمارے فضل و کرم سے امن و عصمت مین ہین اور معاصی کے قریب ہم اون کو نہ جانے دینگے ورنہ مقام عبودیت مین کوئی مستثنی نہین جو دم مارے سزا پائے پس ایسی تعلیمات اور اظہار عظمت حضرت الوہیت مین وہی تردد کرینگے جو علو شان و استغنائے حضرت صمد سے چشم پوشی کیے ہوے ہون سعدی ؎ کہ از فعل بد سند و قول ✤ اُولو العزم راتن بلرزد ز ہول ✤ نظامی خفراست در کار یعنے انبیاء ہالے ✤ کہ با شاہ خویشے ندارد کسے

إِنَّ الَّذِينَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ وَلَوْ جَاءَتْهُمْ كُلُّ آيَةٍ

بیشک وہ لوگ کہ ثابت ہوگئے اوپر کلمے تیرے رب کے نہ ایمان لاوینگے اگرچہ آجاوے انکے پاس ہر نشانی

حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ۝

یہانتک کہ دیکھین عذاب دردناک

کلمات سے مراد تقدیر ومشیت وعلم ازل جیسا کہ حدیث مین وارد ہوا کہ اللہ نے کچھ لوگ پشت پدری مین جنت کے لیے اور کچھ دوزخ کے لیے پیدا کر دیے ہین اور امام احمد نے روایت کی کہ اللہ تعالیٰ نے ذریت آدم اپنے ید قدرت مین لی داہنے والون کے حق مین فرمایا یہ جنت کی طرف ہین اور مین کچھ پروا نہین کرتا اور بائین والون کے لیے کہا یہ دوزخ کی جانب ہین اور مین بے نیاز ہون **حاصل** یعنے جن بدبختون پر ہمارے کلمات عذاب ثابت ہو چکے اور وہ علم ازلی مین جہنمی لکھے گئے وہ ایمان نہ لائینگے اگرچہ اون کے پاس تمام دلائل اور نشانیان آجائین ہان جب عذاب دیکھینگے آنکھ کھل جائے گی۔ چونکہ یہان امید ہوتی تھی کہ بعد عذاب متنبہ ہون اور عذر کرین شاید کچھ فائدہ ہو اوسکی نفی عادت جاری سے فرمائی۔

فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ آمَنَتْ فَنَفَعَهَا إِيمَانُهَا إِلَّا قَوْمَ يُونُسَ لَمَّا آمَنُوا

پس کیون نہ کوئی بستی ایمان لائی کہ نفع دیتا اُسے ایمان اُسکا مگر قوم یونس جب ایمان لائی

كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَىٰ حِينٍ ۝

کھولدیا ہمنے اونسے عذاب رسوائی کا زندگی مین دنیا کی اور نفع دیا ہمنے انکو ایک وقت تک

آیت مین دو ترجمے ہین **اول** بحسب رائے صاحب تفسیر خازن لولا بمعنے (ہلا) ہے یعنی عذاب دیکھنے کے بعد کیون نہ لوگ ایمان لائے کہ اُنکو اُنکا ایمان نفع دیتا مگر قوم یونس ایمان لائی اور ہمنے اُنسے عذاب رسوائی دنیا دور کر دیا اور ایک وقت تک زندہ اور برخوردار رکہا اس صورت مین ترغیب ہے کہ اے لوگو تم بھی ایمان لاکر جان بچاؤ **دوم** بحسب تحریر تفسیر کبیر وابو سعود لولا بمعنے (ما) ہے یعنے عذاب دیکھکر کوئی قریہ ایمان نہ لایا کہ اُسکے ایمان نے اُسے نفع دیا ہو مگر قوم یونس ایمان لائی اور اونسے عذاب رسوا کنندہ دنیا کا دور کر دیا گیا اور ایک وقت تک اُن کو زندہ رکھا اس مین تخصیص ہے۔ **بحث** سوائے وقت یاس جب ملائکہ عذاب نظر آئین اور دم نکلنے لگے ہر وقت توبہ وایمان مقبول ہے پھر تخصیص قوم یونسؑ کیا ہوئی **جواب** عذاب وہ ہے کہ معذب پر باب توفیق بند ہوتے جائین بجائے عجز وعذر وندامت ورجوع کے کفر۔ انکار۔ شکایت۔ شرارت بڑھتی جائے پھر ہر معذب قوم ایمان کیسا کفر مین غلو کرتی گئی مگر قوم یونسؑ کہ اُنکی عین عذاب مین ہدایت نے دستگیری کی

توفیق نے رہنمائی فرمائی رحمت الٰہی جوش مین آئی پس ایمان اورون کا خواہ تسخر تھا خواہ نفاق خواہ بوقت یاس وبمشاہدۂ ملائکۂ عذاب اور ایمان ان کا خلوص وعجز سے تھا قبل وقوع عذاب۔ قصہ اسکا مفصلاً سورۂ انبیا مین آتا ہے اجمالاً یہ ہے کہ حضرت یونسؑ نینوا کے رہنے والے اور اُنکے پیغمبر تھے قوم نے کہنا نہ مانا آپنے خبر دی کہ عذاب آئے گا اور تین دن باقی ہین جب کچھ آثار عذاب مرتب ہونے لگے آپ شہر سے نکل گئے بعد آپ کے عذاب نمودار ہوا قوم چونکی اور میدانون مین نکلی اور اللہ اور اللہ کے رسول پر ایمان لائی اور رو رو کر توبہ کی رحمت الٰہی جوش مین آئی عذاب ہٹ گیا حضرت یونسؑ کی جستجو کرنے لگے اور بعد تشریف آوری یونس علیہ السلام ایمان لائی لہذا ارشاد ہوا کہ سواے اس سعادت نصیب قوم کے اور کوئی جانبر نہوا **بحث** حیات دنیا کی قید سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا ہی مین یونسؑ کی قوم کو نجات ملی **جواب** دنیا کا ذکر بوجہ عذاب موجودہ کے تھا اور نجات اخروی ایمان کے ذکر سے خود بخود متوقع ومفہوم ہوتی ہے

اے نبی کریم آپ کیون متردد و محزون ہوتے ہین تمام امور ہماری مشیئت سے ہین۔ اگر چاہتا آپکا پروردگار تو تمام زمین والے یعنے جن وانس سب ایمان لاتے۔

وَلَوْ شَاۤءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِی الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِیْعًا
اور اگر چاہتا رب تیرا البتہ ایمان لاتے جو زمین مین ہین سب کے سب

اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰی یَكُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ ۝ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ

آیا تو مجبور کرے گا آدمیون کو یہانتک کہ ہو جاوین مومن اور ممکن نہین کسی جان کو

اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَیَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَی الَّذِیْنَ لَا یَعْقِلُوْنَ ۝

کہ ایمان لائے مگر حکم سے اللہ کے اور ڈالتا ہے نجاست اُنپر جو نہین سمجھتے

تو کیا آپ آدمیون کو مجبور کرینگے کہ خواہ مخواہ ایمان لائین کوئی جان ایمان نہین لاسکتی مگر بحکم خدا تعالیٰ اور اللہ نجاست یعنی عذاب نادانون پر ڈالتا ہی رجس نجاست مراد عذاب ہے **لا یعقل** نادان مراد کافر وفاسق مسئلہ معلوم ہوگیا کہ کفر وایمان اور تمام امور اللہ کی مشیت سے ہین صرف بندہ کا سب ہے خیر ہو یا شر

قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَا تُغْنِی الْاٰیٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا یُؤْمِنُوْنَ ۝

کہدیجیے دیکھو جو ہے آسمانون مین اور زمین مین اور نہین کام آتی نشانیان اور ڈرانا قوم بے ایمان کو

آپ ان کفار سے جو دلائل ومعجزات کے خواہان رہتے ہین کہدیجیے دیکھو تو کیا کیا طلسمات قدرت ونشان الوہیت زمین وآسمان مین ظاہر ہین اور یہ نشانیان اور ڈرانا اُن کو فائدہ نہین دیتا جو ایمان نہین لاتے یعنے یہ نشانیان انکو کبھی کافی نہ ہونگی۔

فَهَلْ يَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ

پس نہین منتظر ہین مگر مثل اونکے دنونکے جو گذرے پہلے اونسے

قُلْ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ۝

کہدیجیے پس منتظر رہو ہم بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والون سے ہین

کیا یہ لوگ اگلی قومونکا سا عذاب چاہتے ہین (اگر ایسا ہی) تو کہدیجیے اچھا تم عذاب کے منتظر رہو ہم بھی منتظر ہین

ثُمَّ نُنَجِّيْ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ ۚ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

پھر بچا لینگے ہم اپنے پیغمبرونکو اور اونکو جو ایمان لائے ایسے ہی حق ہے ہمارے فضل پر بچانا ایمان والون کا

ع

یعنی انتظار کرین جب غضب الٰہی جوش مار یگا اور عذاب ظاہر ہوگا ہم اپنے پیغمبرون اور ایمان والون کو بچا لینگے اور ہمارے فضل وکرم کا مقتضی یہی ہے کہ مومنین کو نجات دین شبہہ رسلنا صیغہ جمع حالانکہ بعد آپکے کوئی پیغمبر نہین حل یا یہ قصص ماضیہ پر محمول ہے یا یہ کہ عذاب قیامت پر یا یہ کہ رسل بمعنی لغوی ہے ہر معلم خیر ساعی حق واعظ وناصح

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِيْ فَلَآ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ

کہدیجیے اے آدمیو اگر ہو تم شک مین میرے دین سے تو نہ بندگی کرونگا ان کی کہ

تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ ۚ

تم پوجتے ہو سوائے اللہ کے لیکن بندگی کرونگا اللہ کی جو وفات دیتا ہے تم کو

اے لوگو اگر تم کو میرے دین کے حق ہونے مین کچھ شک وتردد ہے (تو تم مختار ہو مگر) مین عبادت نہ کرون گا اون کی جنھین تم اللہ کے سوا پوجتے ہو مین تو اوس اللہ کی عبادت کرتا ہون جو تم کو وفات دیتا ہے دفع وہم اہل مکہ قطعاً منکر تھے فی شک کیون فرمایا دفع اس مین اشارہ ہے کہ یقین شان حق سے ہے ناحق پر گو کیسا ہی اعتقاد ہو مگر دل قائم نہین اور اسی تردد کا نام شک ہے یا یہ کہ اعتقاد مین شک وانکار دونون کا ایک حکم ہے یتوفکم اس قید سے عظمت وہیبت معبود حق کی ظاہر ہے کہ جسکے اختیار مین موت ہے اُس سے بے پروائی نادانی ہے

وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۚ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝

اور حکم دیا گیا مین کہ ہون مومنون سے اور یہ کہ قائم کرون منہ اپنا واسطے دین کے مائل بحق ہوکر اور نہ ہوجاؤن مین مشرکون سے

اور مجھ کو حکم دیا گیا ہے کہ ایمان والون سے ہوجاؤن اِس مین دلالت ہے لزوم اجماع واتحاد پر اور یہ کہ مین اپنا رخ دل اور توجہ کامل دین کی طرف کرون اور اونکا یک حق کی طرف رغبت اور باطل سے متنفر یعنی دامین اشارہ ہے ثبات ودوام پر کہ امر ایمان قابل سقوط نہین اسپر قیام ودوام بھی فرض ہے اور ظاہری ایمان بھی کافی نہین

خلوص چاہیے تاکہ باطل سے نفرت و اجتناب ہو اور حق کی طرف دل جھکے اور ممکن ہے کہ اقامت دین سے عمل مراد ہو کہ دل بھی مومنون کا سا ہو جائے اور اعمال جوارح بھی مائل بحق ہوں پھر فرمایا کہ صرف اسیقدر کافی نہیں بلکہ مجھے حکم ہے کہ مین مشرکون سے ہرگز ہرگز نہ ہوں پس آیت کے اشارون سے وہ ایمان خارج ہو گیا جو بالفرض کسی فلسفی کو محض نور عقل سے حاصل ہوا ہےلیے کہ نیت مومنین نہیں پائی گئی۔ اور بعد ایمان اگر بے پروائی اور تساہل کرے یا نفاق رکھے یا بعد ایمان مثل فرق ضالہ حق کی طرف میل اور باطل سے اجتناب نہ ہو وہ بھی خارج ہو گیا۔ اور وہ لوگ بھی خارج ہیں جو آپ کو مسلمان موحد کہتے ہیں مگر باتباع کفار یا بفریب شیطان تبہ کلا قسم قسم کے شرک مین گرفتار ہیں سواے خدا کے کسی اور کو بھی مستقل تعظیم کے قابل اور حاجت روا سمجھتے ہیں۔ چونکہ امر شرک نہایت اشد تھا مکرر ممانعت کی اور دلیل الزام بیان فرمائی۔

وَلَا تَدْعُ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۖ فَإِن فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِّنَ الظَّالِمِينَ ۝

اور نہ پکار سوائے اللہ کے اسے کہ نفع دے گا تجھے اور نہ ضرر دے گا تجھے پس اگر کیا تونے تو بیشک تو اب ظالمون سے ہے

اور اللہ کے سوا انکو پکار جو نہ فائدہ دے سکیں نہ ضرر پھر اگر ایسا تونے کیا تو ظالمون سے ہو جائیگا ظالم یہان بمعنی کافر و مشرک ہے۔ قید عدم نفع و ضرر بیان واقعہ ہے اسلیئے کہ غیر اللہ کا نفع و ضرر پر قادر ہونا غیر ممکن ہے

وَإِن يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ ۖ وَإِن يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ ۚ يُصِيبُ

اور اگر پہونچائے تجھے اللہ برائی تو نہیں کھولنے والا اسکا مگر وہی اور اگر چاہے تیرے لیے خیر تو نہیں کوئی رد اسکے فضل کا پہونچاتا ہے

بِهِ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۚ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝

اسے جسے چاہے بندون سے اپنے اور وہ غفور رحیم ہے

اگر اللہ تعالے تجھے ضرر پہونچائے تو اسکا دفع کرنے والا سوا اسکے اللہ کے دوسرا نہیں اور اگر خیر کا ارادہ کرے تو کوئی اسکے فضل کا ٹالنے والا نہیں جسے چاہے اپنے غلامون سے ضرر یا خیر پہونچائے اور وہ بخشنے والا مہربان ہے یعنی دوسرے کو نفع و ضرر مین کچھ اختیار نہیں نہ اللہ کے عذاب کو ٹال سکتا ہے نہ اوس کی رحمت کو روک سکتا ہے مس چھو جانا ہے کا ضمیر ضرر و خیر دونون کی طرف ہے۔

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمُ الْحَقُّ مِن رَّبِّكُمْ ۖ فَمَنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي

کہدیجیے اے آدمیو بیشک آگیا تمھارے پاس حق تمھارے رب سے پس جو راہ پر آیا نہیں راہ پاتا ہے مگر

لِنَفْسِهِ ۖ وَمَن ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۖ وَمَا أَنَا عَلَيْكُم بِوَكِيلٍ ۝

اپنے نفس کے لیے اور جو بہکا نہیں بہکتا ہے مگر اپنے نفس پر اور نہیں ہم تمپر داروغہ

اے لوگو تمہارے پاس حق یعنے اسلام و کتاب و رسول آگیا تمھارے رب کی طرف سے

تو جو راہ راست پر آوے گا اپنے فائدے کے لیے اور جو گمراہ ہوگا اُس کا ضرر بھی اُس کی ذات کو ہے اور ہم تم پر داروغہ نہیں ہیں کہ تمھارے نیک و بد کا اثر ہم پر پہونچے

وَاتَّبِعْ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتَّىٰ يَحْكُمَ اللَّهُ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ

اور پیروی کر اُسکی کہ وحی کیا گیا طرف تیری اور صبر کر یہانتک کہ حکم کرے اللہ اور وہ اچھا ہے حکم کرنے والونکا

اور جو احکام آپ پر آوے ہیں اُن کے تابع رہیں اور صبر کریں کفار کے طعن و انکار سے تعرض نہ کریں یہانتک کہ اللہ حکم قتال دے یا عذاب نازل فرمائے یا بروز حشر فیصلہ کرے اور وہ تمام حکم کرنے والوں سے اچھا ہے معالم کہا ابن عباس نے کہ یہ آیت حکم جہاد سے منسوخ ہے

سُورَةُ هُودٍ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ مَكِّيَّةٌ

ابتدا کرتا ہوں میں نام سے اللہ مہربان رحیم کے

اس سورت کا نام سورۂ ہود ہے ایکسو تیئیس آیتیں ہیں مکے میں نازل ہوئی معالم اتم الصلوٰۃ الحمد فی سے

الٓرٰ ۚ كِتَابٌ أُحْكِمَتْ آيَاتُهُ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِن لَّدُنْ حَكِيمٍ خَبِيرٍ

کتاب ہے مضبوط کی گئیں آیتیں اُسکی پھر جدا کی گئیں پاس سے حکیم خبردار کے

الر حروف مقطعات سے ہے مراد اس کی اللہ جانے کتاب قرآن احکمت استوار کردہ شدہ اس کے دو معنی ہیں ۱ اصطلاحی وہ آیت جو ظہور معنے کے ساتھ نسخ و تاویل کی محتمل نہ ہو ۲ لغوی۔ استوار اختلاف و نقض و تعارض سے یا ضعف ترکیب رکاکت الفاظ اجمال و احتمال معنوی غلط و خطا سے محفوظ آیاتہ جمع آیت اگر باعتبار عموم لفظ کے تمام آیتیں مراد ہیں تو معنے دوم لیے جائیں گے یا یہ کہ قرآن مجید باعتبار مجموع محکم ہے یا یہ کہ دوسری کتاب سے منسوخ نہیں ہوسکتا اور ایک آیت کا دوسری آیت یا حدیث پیغمبر سے نسخ بمنزلہ ضمیمہ و بیان ہے۔ اور اگر بحسب تقسیم سورۂ آل عمران آیات سے صرف آیات توحید و اصول احکام و اخلاق مراد ہیں تو بلا شبہہ محکم اور غیر قابل نسخ ہے فصلت جدا جدا کی گئی یعنے حق و باطل و حرمت و حلت یا اخلاق و احکام یا اصول و فروع میں علحدہ علحدہ بیان واضح اور تقریر روشن ہے یعنی یہ کتاب ہے جسکی آیتیں محکم فارغ از احتمال بیش و کم حق و باطل کی تفصیل احکام کی توضیح حکیم خبیر دانائے جزو کل کے پاس سے نازل ہوئی اس کی تصدیق و اتباع عقلاً و نقلاً واجب ہے پھر تفصیل احکام فرمائی

أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۚ إِنَّنِي لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ ۝ وَأَنِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ

کہ نہ پرستش کرو مگر اللہ کی بیشک میں تمکو اس ہی ڈرانے والا اور بشارت سنانیوالا ہوں اور یہ کہ استغفار کرو رب سے اپنے

ع ۱۱

فضیلت: حدیث نبوی ہے سورۂ ہود جمعہ کے روز پڑھو ... (حاشیہ جزوی طور پر ناخوانا)

ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَیْهِ یُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّ یُؤْتِ كُلَّ ذِیْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ

پھر رجوع کرو طرف اسکے فائدہ دیگا تمکو فائدہ اچھا مدت نامزد تک اور دیگا ہر صاحب فضل کو فضل اُسکا

وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ كَبِیْرٍ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

اور اگر منہ پھیروگے پس مین ڈرتا ہون تمپر عذاب سے بڑے دنکے طرف اللہ کے جائے رجوع تمہاری ہی اور وہ ہر شئے پر قادر ہے

اننی سے مراد آنحضرت یعنی آپ کہدیجیے منہ اللہ تعالیٰ یا کتاب یعنی منجملہ احکام منفصلہ اول یہ ہی کہ بندگی کرو کسی کی مگر اللہ کی بندگی کرو دوم یہ کہ اپنے گزرے ہوئے گناہون کی بخشش مانگو اپنے رب سے پھر بندہ غفلت و نافرمانبرداری سے توبہ کرو اور اللہ کی طرف توجہ اور رجوع کرو مین تم کو اس کتاب کی مخالفت یا اللہ کی معصیت سے ڈرانے والا ہون اس طرح کہ اگر شرک کیا اور استغفار و توبہ نہ کی اور اطاعت سے روگردان ہوئے تو بڑے دن یعنے قیامت کے عذاب مین گرفتار ہوجانے کا خوف ہے (قیامت کا دن بحق اہل معاصی پچاس ہزار برس کا ہوگا) اور کتاب کی پیروی کے فضائل اور اللہ کی اطاعت اور ترک شرک و طلب عفو و توبہ و ندامت کے فوائد کی خوشخبری سُناتا ہون اور وہ دو امر ہین ۱ سعادت و عزت و کامیابی دنیاوی جو ایک معین وقت یعنی عمر تک ہی ۲ ہر صاحب فضل یعنی صاحب عمل خیر و اعتقاد صحیح و نیت خیر و قدم ثابت کو اُسکے فضل و عمل کا انعام و عوض بقدر مرتبہ عنایت ہوگا۔ اور خوب سمجھے رہو کہ تمہارا بازگشت اللہ ہی کی طرف ہے اگر نیک عمل کیے ہین تو اُسی کی حضور مین انعام پاؤگے اور اگر عاصی ہو تو اُس سے نہ بھاگ سکوگے اور وہ ثواب و عذاب دونون پر قادر ہے دانا و ماہر ہے (واضح رہے ربط معنوی کے لیے آیت مین تقدیم و تاخیر کی ضرورت تھی وہ ظاہر کردی گئی) متاع حسن باعتبار اجل مسمی حُسن اخروی کو شامل نہین اس لیے کہ وہان جملہ اُمور باقی اور غیر منتہی ہین پھر کلمہ حُسن مین خفا ہے اگر مراد ہے کہ کوئی خوبی ہو چھوٹی یا بڑی انھین ملجائیگی تو کوئی کافر اس سے محروم نہ نکلے گا فائدہ تخصیص کیا ہوا اور اگر تمام خوبیان داخل ہین تو کسی بشر مین نہ ملین گی اب تردد ہوا کہ متاع حسن جو اہل طاعت کے لیے موعود ہے کیا ہے اور اصولی طور پر اعلےٰ درجے کی خوبیان داخل و موعود اور ادنی درجے کے فائدے غیر مقصود پھر حُسن دنیاوی گو فانی ہون دو قسم کی ہین ایک وہ جو صرف شہوات نفسانی و لذات فانی سے متعلق ہین نہ وہ بنفسہ کمال سمجھے جاتی ہین نہ اُنکے آثار حسنہ باقی رہتے ہین جیسے اکل و شرب و دولت وغیرہ دوسرے وہ جن کے آثار حسن باقی اور وسیلۂ سعادت ابدی سمجھے جاتے ہین جیسے تکمیل نفس۔ تہذیب۔ اخلاق تحصیل علوم وغیرہ اول ادنیٰ اور غیر معتبر دوم اعلیٰ اور وعدۂ انعام مین داخل۔ پھر یہ حسن گو کافر و مسلم دونون مین پائے جاتے ہین مگر نظر تام

(۴۵)

و فہم ناقص مین۔ عقل سلیم اور فکر صحیح اسے بدون ایمان جائز نہین رکھتی اسلیے کہ (جہل) یعنی صانع حقیقی سے بیخبری (کذب) یعنے انکار حق (کفر) یعنے پروردگار کی ناشکری (ذلل) یعنی غیر مستحق و معبود کی بندگی (تمرد) یعنے خالق و حاکم کی معصیت (دناءت) یعنے لذات فانیہ سے دلبستگی (یاس) یعنے سعادت دائمی سے مایوسی وغیرہ یہ تمام قبح لوازمات کفر سے ہین اب حسن کہان۔ پس معلوم ہوا کہ یہ فضائل و کمالات و محاسن مومنین کو دنیا مین عطا ہوتے ہین اور آخرت مین بقدر حسن ثواب و نتیجہ عطا ہوتا ہے **ذی فضل** صاحب عمل خیر و اعتقاد حق **فضلہ** یعنے ثواب فضل۔ تاکہ دنیاوی کوششون کے ثمرات مساوی نہ ہون بلکہ سست اور تیز رو مین امتیاز رہے۔ اس مین ترغیب ہے کہ طالب عالی ہمت جی توڑ توڑ کر محنت کرین **لطیفہ** اس مین اشارۂ نازک ہے کہ لذت پسند تماشا دوست بندون کے لیے ان کی تمنا کے موافق حور و قصور لذت و سرور اور دل دادہ و جگر سوختہ۔ مشتاق لقا بندگان رضا کے لیے نہ دنیا مین تعلقات و اسباب و اشیا سے کام تھا نہ آخرت مین ادھر ادھر توجہ دلائی جائے گی بلکہ فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْكٍ مُّقْتَدِرٍ مقام صدق مین شاہنشاہ قادر کے مقرب اور تلذذ حضور مین محو ہون گے

أَلَآ إِنَّهُمْ يَثْنُونَ صُدُورَهُمْ لِيَسْتَخْفُوا مِنْهُ ۚ أَلَا حِينَ يَسْتَغْشُونَ ثِيَابَهُمْ

آگاہ ہو وہ دوہراتے ہین سینے اپنے کہ چھپین اس سے آگاہ ہو جبکہ لپیٹتے ہین کپڑے اپنے

يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ

وہ جان لیتا ہے اوسے کہ چھپاتے ہین اور ظاہر کرتے ہین بیشک وہ دانا ہے راز سے سینون کے

ثنا دُہرانا اور تہ کرنا یَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ سے عرب کسی امر کا چھپانا مراد لیتے ہین۔ **منہ** سے مراد آنحضرت **یعنی** آپ خبردار ہو جائین کہ منافق آپ سے نفاق و کفر چھپاتے ہین تاکہ دل کی بات آپ سے مخفی رکھین آپ آگاہ رہین کہ جب وہ خلوت اور تنہائی مین اپنے کپڑے لپیٹتے ہین اور نہایت پوشیدگی سے کوئی کام کرنا چاہتے ہین اللہ تعالی اون کے چھپے اور کھلے بھید جانتا ہے وہ دانا ہے امور و واقف ما فی الصدور ہے یہ آیت منافقین و کفار کی شان مین ہے کہ تم کچھ کرو مگر اللہ سے تمہارے راز مخفی نہین رہ سکتے **ف** اگر آدمی اس آیت کا تصور رکھے اور اپنے ہر خلوت و مجلس اور خطرۂ قلب و حدیث نفس مین اللہ تعالے کو حاضر و ناظر یقین کرے اور ایسا سمجھے کہ وہ دیکھ رہا ہے تو غالباً گناہ کی جرأت نہ ہو کچھ شرم کچھ خوف پھر توفیق کی مدد بے شک گناہ سے بچنے کو یہ عمل مجرب ہے۔

تمام شد

ربط مومنین و کفار کی جزا و سزا سے سورت شروع کرکے وسعت ربوبیت و احاطۂ علم کا ذکر فرمایا اور یہ کہ
عام رزق رسانی اور آغاز و انجام کی کارسازی ایک ہی ذات مبدء فیض و برکات سے متعلق ہے

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ۚ كُلٌّ فِي كِتَابٍ مُبِينٍ

اور نہین کوئی جانور زمین مین مگر اللہ پر ہے رزق اسکا اور جانتا ہو ٹھکانہ اسکا اور جاے امانت اسکی سب ہے کتاب واضح مین

دابۃ لغت مین ہر جانور کو کہتے ہین کہا صاحب تفسیر کبیر نے باتفاق مفسرین یہان یہی مراد ہے اور
اصطلاح مین چارپایہ یا گھوڑا **کتاب مبین** مراد لوح محفوظ یعنی کوئی ذی روح نہین مگر اللہ نے اپنے فضل
سے اپنی طرف اُسکا رزق کرلیا ہے یعنی وہی ضامن اور متکفل ہے **مستقر** آغاز و انجام یا مکان وگور یا
وہ صُلب جسمین اُسکا نطفہ سپرد کیا گیا اور وہ رحم جہان اُسنے قرار پکڑا یا جنت مین جائیگا یا نار مین یہ تمام
اُمور لوح محفوظ مین ہین آیت مین کمال ربوبیت و علم کا مذکور ہے اور بہت بڑا اطمینان اور وعدہ اپنے
غلامون کو دیا ہے کہ اصل حاجت یعنی رزق کے ضامن ہم ہین اور ہر جگہ تمہارے حال سے خبردار
در منثور ابو موسیٰ و ابو مالک و ابو عامر چند اشعریون کے ساتھ ہجرت کرکے حضور کی خدمت مین آئے
اور زاد راہ باقی نہ تھا ایک شخص کو بھیجا کہ حضور سے درخواست کرے فرستادے نے رسول خدا کو
دیکھا کہ یہی آیت کریمہ پڑھ رہے تھے دل مین کہا اشعری کیڑے مکوڑون سے اللہ کے نزدیک
خوار نہین جب انھین رزق دیتا ہے انکی خبر نہ لے گا۔ حضور سے کچھ عرض نہ کی اور پھر آیا اور اپنے
ساتھیون سے کہا بشارت ہو تم کو کہ فریادرس آگیا لوگ سمجھے کہ حضور نے کچھ وعدہ کیا ہے دفعۃً
دو آدمی آئے گوشت کا کاسہ اور روٹیان پیش کین خوب شکم سیر کھایا اور اون دونون مردون
سے کہا ہم خوب کھا چکے اب تم یہ طعام حضور مین لے جاؤ بعدازان جب حاضر خدمت ہوئے
اُس کھانے کی تعریف کی کہ ایسا لذیذ ہم نے کبھی نہ کھایا تھا آپ نے فرمایا مین نے کچھ نہین بھیجا
تھا پھر تمام قصہ حضور مین عرض کیا گیا ارشاد فرمایا کہ یہ رزق اللہ تعالیٰ نے عنایت کیا اور
تفسیر کبیر مین ہے کہ جب حضرت موسیٰ اپنی بی بی صاحبہ کو بحالت دردزہ جنگل مین تنہا چھوڑ کر آگ
لینے گئے اور یہان کلام الٰہی سُنا تو کچھ کچھ تعلق تھا کہ واللہ اعلم اس بیچاری پر کیا گذر رہی ہے حکم ہوا
کہ عصا ایک پتھر پر مارو عصا مارا تو ایک شگاف ہوا اور اس مین سے ایک پتھر نکلا اُسپر عصا مارا
اُس مین سے ایک پتھر نکلا اسی طرح تیسرا پتھر نکلا اس تیسرے پتھر پر عصا مارا تو ایک کیڑا نکلا جو چیونٹی کے

برابر تھا اور اسکے منھ مین کوئی شئے دبی تھی جو مثل غدلک کے تھی پھر آپ کے سمع سے حجاب [illegible]
آپ نے سنا کہ وہ کیڑا کہتا تھا پاک ہے جو مجھے دیکھتا ہے اور میرا کلام سنتا ہے اور میرا مقام
جانتا ہے اور مجھے یاد کرتا ہے بھولتا نہین **بحث** جبکہ ہر جاندار کا رزق اللہ کے ذمہ ہے پھر
بعض کی عمر رزق حرام مین گزرتی ہے اور بعضے فاقہ کشی مین گزارتے ہین اور بعض بھوک سے
ہلاک ہوجاتے ہین **جواب** رزق حلال ہو یا حرام قلیل ہو یا کثیر خوشگوار ہو یا بدمزہ یہ
سب رزق موعود ہین کوئی وصف و مقدار اور وقت و عنوان مخصوص نہین

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا

اور وہی ہے جسنے بنائے آسمان اور زمین چھ دنون مین اور تھا عرش اسکا پانی پر تاکہ آزمائے تمکو کون تم مین سے اچھا کرے کام مین

وہی ذات جامع الصفات ہے جسنے ساتون آسمان اور زمین چھ دن مین بنائے اور مرتب کیے
(تفصیل اسکی صفحہ ۶۰ مین ہے) اور تھا عرش اس کا پانی پر یہ آفرینش اس لیے ہوئی کہ تمہارا
امتحان کرے کہ تم مین سے کون اچھے کام کرتا ہے **ف** یہ مسئلہ ابتداے آفرینش ہے اسکے متعلق
احادیث مین خبرین وارد ہین **بخاری** عمران بن حصین سے روایت ہے کہ حضور مین اول امر سے
سوال کیا گیا فرمایا کان اللہ ولم یکن قبلہ شئ وکان عرشہ علی الماء ثم خلق السموات والارض وکتب
فی الذکر کل شئ تھا اللہ اور نہ تھی اس سے پہلے کوئی شئے اور تھا عرش اسکا پانی پر پھر
پیدا کیے آسمان اور زمین اور لکھی لوح محفوظ پر ہر شئے ۔ کہا عمران نے کہ ابھی اسیقدر ارشاد ہوا تھا
ناگاہ ایک آدمی نے کہا اپنی اونٹنی کی خبر لو بھاگ گئی مین ادھر چلا اور بخدا اچھا ہوتا اگر مین یہ اسرار سنتا
اور اونٹنی چلی جاتی **ترمذی** کہا ابو رزین نے مین نے عرض کی یا رسول اللہ قبل پیدا کرنے خلق کے
اللہ تعالی کہان تھا فرمایا فی عماء ما تحتہ ہواء وما فوقہ ہواء وخلق عرشہ علی الماء
عما مین ستلے اور اوپر اس کے ہوا اور عرش کو پیدا کیا پانی پر **عماء** کہا یزید نے جو ترمذی کے شیخ کے
شیخ ہین کہ معنی عما کے یہ ہین کہ اسکے ساتھ کوئی شئے نہ تھی ایسا ہی ہمارے شیوخ یعنے حماد وکیع و
شعبہ وابو عوانہ بھی کہتے تھے اور کہا بعض علما نے کہ عما کی کیفیت اللہ ہی جانے ہوا سے مراد خلوی
محض یعنے کچھ نہ تھا حاصل حدیث بخاری یہ ہے کہ اللہ سے پہلے کوئی شئے نہ تھی اور عرش اس کا
پانی پر تھا پھر آسمان و زمین بنائے گئے اور حدیث ترمذی مین یہ تصریح زائد ہے کہ اللہ تعالے
(عما و ہوا) یعنے لامکان مین تھا پھر عرش کو پیدا کیا پانی پر لائے آب کہا صاحب تیسیر نے کہ یہ مراد نہین
کہ عرش پانی پر دھرا تھا بلکہ یہ آسمان و زمین وغیرہ نہ تھے پانی تھا **در منثور** کہا ابن عباس

رضی اللہ نے کہ پانی ہوا پر تھا معالم کہا کعب نے ایک یاقوت سبز پیدا کیا پھر نظر ہیبت سے دیکھا وہ پانی بن گیا اور تھرتھرانے لگا پھر ہوا پیدا کر دی (یعنے اُسی حرکت سے) اور پانی کو ہوا پر قائم کیا پھر عرش پانی پر رکھا کہا صاحب تفسیر کبیر نے بہتر ہے کہ حدیث مشہور پر اعتماد کیا جائے اور وہ یہ ہے کان اللہ وماکان معہ شئ ثم کان عرشہ علے الماء اللہ تعالی تھا اور اُسکے ساتھ کوئی شئے نہ تھی پھر تھا عرش اُسکا پانی پر **ف** آیت مین اشارہ ہے کہ پانی عرش کے ساتھ یا متصل مخلوق ہوا ہے اور یہ وہم ہو ہی نہین سکتا کہ عرش قدیم ہو اس لیے کہ عرش مخلوق و مربوب ہے اور یہ سب امور اُس کے حدوث پر شاہد ہین **در منثور** جب آسمان و زمین کو پیدا کیا تو یہ پانی دو حصہ ہو گیا آدھا تحت عرش رہا اوسے بحر مسجور کہتے ہین اوس سے ایک قطرہ بھی نہین ٹپکتا بعد نفخ صور کچھ ترشح ہوگا جس سے اجسام بوسیدہ درست ہو جائینگے اور نصف زمین زیرین کے تلے ہے اسکا نام باقی ہے **لیبلوکم** یہ متعلق ہے خلق سے یعنے اسلیے یہ تمام اشیا پیدا کیے کہ تمہاری عقول و اعمال کا امتحان ہو آیا خالق و رب کو پہچانتے ہو یا نہ آیا اُسکی اطاعت کرتے ہو یا نہ **در منثور** کہا ابن عمر نے کہ حضور نے اس آیت کو پڑھکر فرمایا کہ عمل سے مراد عقل ہے **ف** عمل بیان عام ہے فعل قلب ہو یا فعل جوارح ہر طرح کا امتحان مشروط ہے اور حسن سے مراد حسن شرعی ہے

وَلَئِنْ قُلْتَ اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝

اور اگر کہے تو بیشک تم اُٹھائے جاؤ گے بعد موت کے البتہ کہینگے وہ جو کافر ہوئے نہین یہ مگر جادو کھلا ہوا

اور اگر کہے تو کہ تم لوگ مرنے کے بعد زندہ کیے جاؤ گے تو (ہماری ایسی قدرتین دیکھنے پر بھی) کفار کہینگے یہ قرآن یا یہ قول تو جادو سا معلوم ہوتا ہے یعنے ایسے متعجب ہون جیسے کوئی جادو سے تعجب کرتا ہے

وَلَئِنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰٓى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ مَا يَحْبِسُهٗ ؕ اَلَا يَوْمَ

اور اگر متاخر کرین ہم اونسے عذاب زمانہ معینہ تک البتہ کہین کسنے روک رکھا اسے آگاہ ہو جسدن

يَاْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝

آئیگا وہ اونپر نہین وہ پھیرا گیا اون سے اور گھیر لے گا اونکو وہ کرتے اُس سے مسخرا پن کرتے

امۃ کہا ابو سعود نے (امۃ) سے مراد حصۂ وقت (معدودۃ) شمار کردہ یعنے وقت مقرر **مصروف** صرف کردہ شدہ پھیرا گیا یعنے ممنوع یہ خبر ہے لیس کی اسم اُس کا ضمیر جو راجع ہے عذاب کی طرف **یعنی** اگر منکرین پر نزول عذاب مین ایک وقت معین تک توقف ہو تو تم سے کہین کس نے اُس عذاب کو روک رکھا کیون نہین آتا (بعد ازان ارشاد ہوا) آپ آگاہ ہون کہ جسدن

ع ۱۷ ع ۱۵ ع

وہ عذاب معین آجائے گا کوئی اُسے روک نہ سکیگا اور بیشک وہ عذاب جس کے ساتھ ہنسی ٹھٹھکر باتین بناتے تھے اونکو گھیرے گا مسئلہ عذاب الٰہی سے تمسخر کرنا موجب نزول عذاب کا ہے

وَلَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ ۚ اِنَّهٗ لَيَئُوْسٌ كَفُوْرٌ

اور اگر چکھاتے ہین ہم آدمی کو اپنی طرف سے نعمت جدا کرلیں ہم اُسے اُس سے بیشک وہ بڑا ناامید ناشکر ہوجاتا ہے

وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ ۭ

اور اگر چکھاتے ہین ہم اُسے نعمتین بعد تکلیف کے کہ چھو گئی اُسے البتہ کہے گا وہ گئین برائیان مجھسے

اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ۙ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ

بیشک وہ خوش ہونے والا اترانیوالا ہے مگر جنھون نے صبر کیا اور کین نیکیاں وہی ہین

لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ

کہ ان کے لیے بخشایش ہے اور ثواب بڑا

کہا بعض نے کہ انسان سے مراد کافر ہے پس آیت سابق سے مرتبط ہے اور اگر بسبب لفظ مراد جنس انسان ہے اور یہی مذہب قوی ہے تو اس مین مقتضائے طبع انسانی کا ذکر ہر بہرکیف زمانے کا تغیر آدمی کا تلون اور حق فراموشی اسباب ومجاز سے تعلق مذکور ہے مگر بعض اس کلیہ سے مستثنیٰ بھی ہین فرمایا اگر آدمی کو ہم اپنے فضل وکرم سے کوئی خوشی وکامیابی عطا کرین پھر اُسے دور کرین اور مصیبت وافلاس مین چھوڑ دین تو بڑا ناامید اور سخت ناشکرا ہوجاتا ہے نہ ہمارے کرم کا امیدوار نہ اگلے احسانونکا شکرگذار بلکہ شکایات بیجا اور خفگی بے محل اُس سے ظاہر ہوتی ہے پھر اگر سختی کے بعد رحمت عطا کرین تو ہماری طرف التفات نہین کرتا ان لذات فانیہ اور اسباب مجازیہ پر بھول کر کہنے لگتا ہے میرے بُرے دن گئے اور بہت خوش ہوتا ہے اتراتا پھرتا ہے ہان اس حق فراموشی اور بیہوشی سے مومن نیک کار مستثنیٰ ہین اور یہ بھول چوک کی مغفرت اور نیکیون پر ثواب عظیم بھی انھین کے لیے ہین **ف** یئوس وکفور وفخور بروزن فعول بصیغہ مبالغہ اس لیے فرمایا کہ انسان مین یہ اُمور طبعی ہین بالکل دور ہونا مشکل البتہ غلو اور کثرت ان کی مذموم ہے۔

فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَضَاۗىِٕقٌۢ بِهٖ صَدْرُكَ اَنْ يَّقُوْلُوْا لَوْلَآ

پس شاید تو چھوڑنیوالا ہے بعض حکم کو کہ وحی کیا گیا طرف تیرے اور تنگ ہوتا ہے اُس سے سینہ تیرا یہ کہ کہتے ہین کیون نہ

اُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ جَاۗءَ مَعَهٗ مَلَكٌ ۭ اِنَّمَآ اَنْتَ نَذِيْرٌ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ

اتارا گیا اسپر خزانہ یا آیا ساتھ اسکے فرشتہ نہین تو مگر ڈرانیوالا اور اللہ ہر شے پر وکیل ہے

ف جب کفار کے کلمات ناشایستہ وتمسخرات واہیہ سے حضور کا ملال زیادہ ہوا تو بغرض

تسکین فرمایا بعض مشرکین نے کہا اگر آپ ہمارے پاس ایسا قرآن لائین جس مین ہمارے بتون کی مذمت نہ ہو اور ان مواہی کلمات و تمسوات سے حضور کا ملال بڑھا تو بغرض تسکین ورد مشرکین ارشاد ہوا شاید آپ بعض وحی یقینی کو چھوڑ دین گے اور آپ کا سینہ تنگ ہوگا یعنی غایت درجے کا ملال اور صدمہ اپنے دل پر رکھینگے اس لیے کہ وہ کیون کہتے ہین کہ کیون نہین ہم پر خزانۂ غیب نازل ہوتا یا اس رسول کے ساتھ فرشتہ آتا کفار ایسے ہی معجزے طلب کرتے اور باتین بناتے جنکی تصریح گذر گئی تو اس کے جواب مین ارشاد ہوا آپ اے نبی کریم صرف ڈرانے والے ہین اور ہر شے پر قدرت اللہ ہی کو ہے پس آپ ابلاغ رسالت کر دیجیے اور کچھ خیال نہ فرمایئے کوئی مانے یا نہ ملنے یہ تو ہمارا ہی کام ہے اور ہمین سب کے وکیل و کفیل ہین

اَمۡ یَقُوۡلُوۡنَ افۡتَرٰىهُ ؕ قُلۡ فَاۡتُوۡا بِعَشۡرِ سُوَرٍ مِّثۡلِهٖ مُفۡتَرَیٰتٍ

کیا کہتے ہین افترا باندھا اوسے کہدیجیے پس لاؤ دس سورتین مثل اسکے افترا کی ہوئین

وَّادۡعُوۡا مَنِ اسۡتَطَعۡتُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ ۝

اور پکارو اوسے کہ بلا سکو تم غیر اللہ کے اگر ہو تم سچے

کیا کہتے ہین کہ آپ نے قرآن دل سے گڑھ لیا پھر آپ کہدیجیے اگر یہ زعم ہے تو تم بھی دس سورتین دل سے گڑھی ہوئی مثل قرآن کے لاؤ اور پکار دجسے پکار سکو تم غیر خدا سے اگر ہو تم سچے اسلیے کہ قرآن اگر قول بشر ہے تو دوسرے بشر سے بھی اسکا جواب ممکن ہے **بحث** سورۂ بقر اور سورۂ یونس مین ایک سورت طلب فرمائی اور یہان دس **جواب** کہا صاحب معالم وبیضاوی وکبیر وغیرہ نے کہ سورۂ بقر مدنی ہے اور سورۂ یونس سورۂ ہود سے موخر بہر حال سورۂ یونس مقدم ہے اسمین دس سورتین طلب کین جب عاجز ہوئے تو ایک پر کفایت کی گئی اور کہا بعض نے کہ وہ غیر محدود ہین اور یہ محدود یعنے اگر تمام قرآن کا جواب نہین ہوسکتا تو اسیقدر سہی **ف** میرے نزدیک یہ بھی ایک طریقہ ہے عاجز کرنے کا کہ مختلف تعداد مین بیان کر دین یعنے یہ قید بھی کچھ نہین کہ ایک آیت ہو یا دو اجی جسقدر ہو سکے بنا لاؤ۔

فَاِلَّمۡ یَسۡتَجِیۡبُوۡا لَكُمۡ فَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّمَاۤ اُنۡزِلَ بِعِلۡمِ اللّٰهِ وَاَنۡ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ

پھر اگر نہ جواب دین تم کو تو یقین کرلو نہین اتارا گیا مگر علم سے اللہ کے اور یہ کہ نہین کوئی معبود مگر وہی

فَهَلۡ اَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ۝

پس کیا تم فرمانبردار ہوتے ہو

واضح رہے کہ تاویل آیت مین مفسرین مضطرب ہین اور پچھلا قول میرے نزدیک نہایت صاف تکلف سے دور ہے

۱ مخاطب حضور ہین اور جمع تعظیماً ہے ۲ مومنین مخاطب ہین۔ ۳ یعنے اگر کفار تم کو

جواب نہ دیسکین اور مثل قرآن نہ لاسکین تواب مزید اطمینان وکمال علم تم کو حاصل ہوا کہ
قرآن اللہ ہی کے علم سے اوتارا گیا ہے اور اوسی کا بھیجا ہوا ہے اور جب اسیرا اعتقاد مستحکم
ہوگیا تو یہ بھی یقین ہوگیا کہ غیر خدا کوئی معبود نہین اس لیے کہ تصدیق قرآن عین تصدیق
رسول والوہیت حضرت رحمٰن ہے پس ایسی تصدیق و توضیح کے بعد کیا تم مطیع ہوگے یعنی
ضرور ہوگے اور مراد علم و اسلام سے کمال یقین قلب کی تسکین ہے جیسا کہ جابجا فرمایا تمھارا
ایمان زیادہ ہو) اور یہ وہم باطل ہے کہ ایمان بالقرآن و توحید و قبول اسلام مشروط بنایا گیا
اس لیے کہ وہ شرط جس کا وجود محال ہو حقیقۃً تعلیق نہین بلکہ ایک قسم کی تاکید ہے جیسا کہ فرمایا کفار
دوزخ سے نہ نکلینگے جب تک اونٹ سوراخ سوزن مین نہ درآئے حالانکہ اون کا
خروج کسی حال مین ممکن نہین پس تعلیق بالمحال محال ہے ایسے ہی مثل قرآن کا لانا
خواب وخیال ہے اگر کفار تم کو جواب نہ دیسکین تو اے منکرو جان لو کہ قرآن کلام باری ہے
اور اللہ ہی معبود برحق ہے تو کیا اب تم ایمان لاؤ گے ۱۲ اور یہی قول اسلم ہے پس اے
منکرو اگر وہ تمام تمھارے حمایتی جنھین خدا کے سوا پکار رو اور تالیف مثل قرآن مین معین
ٹھراؤ تم کو جواب نہ دین اور اون سے کچھ نہ ہوسکے تو یقین کرلو کہ قرآن منزل من اللہ ہے
ورنہ جواب ہو ہی جاتا اور اللہ ہی معبود بحق ہے تو کیا اب تم مطیع ہوتے ہو کہ تمھاری
گذشتہ خطائین معاف کی جائین یا ایسے دلائل ظاہر کے بعد بھی کچھ تردد باقی ہے کہ
محض نادان بے ایمان قابل سزا سمجھے جاؤ **ف** قرآن کا یہ معجزہ دائمی اور حقانیت اسلام
کی دلیل قطعی ہے جسکا جواب نہ کبھی ہوا نہ ہوگا۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ

جو ہے چاہتا ہے زندگی دنیاوی اور زینت اسکی پورے کرینگے ہم طرف انکی کام اونکے اسمین اور وہ دنیا مین نہ خسارہ پاینگے

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

وہ ہین کہ نہین اونکے لیے آخرت مین مگر آگ اور مٹ گیا جو کیا دنیا مین اور باطل ہوا جو تھے کرتے

جو حیات دنیا اور اوسکی زینت کا خواہان ہے اوسے اوسکے کام کے ثمرات دنیا ہی مین
پورے کردیتے ہین اور اون کے حق گھٹائے نہین جاتے اون کے لیے آخرت مین آگ کے
سوا کچھ نہین جو دنیا مین کیا تھا سب اکارت گیا اور ضائع و باطل ہے جو کچھ وہ کیا کرتے
تھے **کبیر** کہا گیا مخاطب اس کے منافق یا کفار ہین مومنین کو ایسا جواب خشک

مل نہین سکتا اور اعمال سے مراد وہ اعمال خیر ہین جنکا توقع کفار سے جائز ہے جیسے سخاوت عدل
رحمت رسانی رفاہ عام وغیرہ تو اسکے فائدے اونکو یہین مل جاتے ہین اور کہا گیا کہ مومن وکافر
سب مراد ہین مگر اعمال سے مراد اعمال ریائی ہین ف مومن ریائی کی نسبت دوام نار ثابت نہین ہے
البتہ اگر نفس ایمان واسلام ہی نہین رہا تو ناری ہے لیکن وہ مومن نہین منافق ہے عموم لفظ
چاہتا ہے کہ مراد عام رہے اور خصوص معنے یعنے دنیا پرستی خود بخود کافر یا منافق مین پائی جائیگی
پس نہ خلاف ظاہر ہوگا نہ ضد اصل مسلم ارادہ گو ہر بشر بالطبع حیات وزینت کا آرزومند ہوتا ہے
مگر اصل مقصود وتمامی ہمت وعمدہ مقاصد اُسکا آخرت ہی ہے اسلیے کہ ارادے کی چار قسمین ہین
۱ (خالص) وہ جو ایک ہی مقصود ٹھہرائے دوسرے کی پروا نہ ہو جیسے بعض زاہد جو دنیا سے کوسون
بھاگتے ہین یا واعظ ومدرس صادق جنکو رضائے خدا ورسول ورجوع وقبول دونون حاصل ہین مگر
دل ایک ہی جانب ہے یا دنیا دار جنکو اپنے تمام رسوم بلکہ اسلامی امور مثل عیدین وختنہ ونکاح
وغیرہ مین بھی دنیا کی نامورى یا باپ دادا کی تقلید مقصود ہے اگر مفت کا ثواب مل جائے تو خیر یہ بھی
سہی ۲ (ضمنی) یعنی اصل مقصود کچھ اور ہے اور تبعاً دوسرے فائدے بھی ملحوظ ہون جیسے غازی کا مقصود
غلبہ وثواب ہے اور ضمناً غنیمت بھی عزیز ہے اگر ملے تو مسرور اور نہ ملے تو شاکر وصبور ۳ (متردد)
جسمین شک ہو کہ خالص ہے یا مشترک اسمین دو امر مراد ہوتے ہین مگر ایک زیادہ دوسرا کم ایک
مؤخر دوسرا مقدم جیسے ہمارے زمانے کے بعض طلبہ جنھین بعد علم اگر دنیا نہ ملے تو افسردہ اور کچھ کچھ
اپنے ناکامی پر نادم ۴ (مشترک) یعنے دونون امر برابر مقصود وملحوظ ہون ناکامی مین حسرت اور طلب
مین سعی برابر ہو پس آیت مین یہی ارادۂ خالص وطلب کامل مراد ہے اس لیے کہ ارادۂ مطلق فرد
کامل کی طرف پھرتا ہے نہ ارادۂ ضمنی ومتردد ومشترک کی طرف اور بے شک ایسا دنیا کا ارادہ ایمان
کے ساتھ جمع نہین ہوسکتا اور ایسا ارادہ (نہ مقتضائے طبع بشری ہے نہ قرین عقل ونظر بلکہ بحکم
نفس وشیطان حیلہ گر حیات دنیائے فانی کے قیام کا تصور ارادۂ صحیح کا مانع ہے اور زینت سے
لذات فضول وہوا وہوس نامعقول مراد ہے چنانچہ قرآن مین وارد ہوا کہ دنیا انکی آنکھون مین مزین کی گئی
جو شیطان کی راہ پر ہین اعمال جمع عمل عام ہے اور بوجہ اطلاق عمل صحیح وتدبیر صائب معتبر ہے پس
یہ ارشاد کہ اونکے عمل ضائع نہ ہونگے انھین تدبیر واعمال کی نسبت ہے جنکے لیے مانع وعارض ونقص
ثابت نہو پس یہ وہم نہ رہا کہ ہر تدبیر وعمل مین دنیا پرست کامیاب نہین ہوتے اسلیے کہ جو تدبیر صائب

(۴۶)

وعمل کامل نہو وہ اس وعید مین داخل نہین آیتہ مومنین کی دنیاوی کا ابطال [illegible] واجب
نہین بلکہ انعام وتفضل ہے نکتہ شاید اسی وجہ سے دنیاوی امور مین کفار زیادہ کامیاب نظر آتے
ہین فیہا خواہ متعلق حبط ہے اور ضمیر راجع آخرت کی طرف یعنے ضائع ہوگئے عمل آخرت مین
خواہ متعلق صنعوا ہے اور ضمیر راجع دنیا کی طرف یعنے ضائع ہوا جو دنیا مین کیا مسئلہ دنیا کو
امر اہم ومقصود اصلی بنانا جائز نہین مسئلہ زیادہ تمول وتزین غیر محمود ہے مسئلہ
ریا ارادہ خیر کو باطل وغیر معتبر کردیتا ہے ورنہ اعمال ریائی بالکل باطل وساقط نہ ہوتے مسئلہ
وہ اعمال جو محض دنیاوی فائدون کے لیے پڑہائے جاتے ہین گو ذکر وتلاوت پر شامل ہون
موجب ثواب وحسن آخرت نہ ہون گے مسئلہ کوئی پیشہ یا نوکری یا تجارت جس مین تحصیل
در مقصود اور عمل خیر موجود ہو جیسے کتابت قرآن تعلیم خیر کی نوکری کتب دین کی تجارت وغیرہ
اگر اس خیال سے ہے کہ ظاہر مین خدا پرست کہلاؤن اور دنیا کماؤن تو عاصی ہے اور اس
وجہ سے کہ جہان اور تدبیرین جائز ہین یہ بھی سہی تو جائز اور اس شوق مین کہ معاش بھی تعلق
الٰہی سے خالی نہ رہے موجب ثواب ہے جیسا کہ ارادے کے مفہوم سے ظاہر ہے بحث
آیۃ مین کوئی دلالت نہین کہ جسکے بعض اعمال دنیا کے لیے ہون اور بعض خدا کے لیے وہ بھی اس
وعید کا سزاوار ہے اس لیے کہ صرف اعمال دنیاوی کے لبطلان پر آیت دال ہے اور جہنم بوجہ
بے ایمانی وتمیدستی ہے پس جب کوئی اور عمل خیر گو وہ صرف توحید ورسالت کا اقرار ہی ہو موجود ہے
تو امید مغفرت منقطع نہین ہوسکتی حاصل ۱۔ دنیا ودنیا پرستی کی مذمت ۲۔ اعمال ریائی ومقاصد
دنیاوی کا ابطال ۳۔ کفار کو دنیا مین فائدۂ عمل جو چاہے ملے آخرت مین تہیدستی ومحرومی ہے مشکوٰۃ
إِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً يُعْطِي بِهَا فِي الدُّنْيَا وَيَجْزِي بِهَا فِي
الْآخِرَةِ وَأَمَّا الْكَافِرُ فَيُطْعَمُ بِحَسَابِ مَا عَمِلَ بِهَا لِلّٰهِ فِي الدُّنْيَا
حَتّٰى إِذَا أَفْضٰى إِلَى الْآخِرَةِ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَةٌ يُجْزٰى بِهَا
(رواہ مسلم) بے شک اللہ نہین ظلم کرتا کسی مومن پر نیکی مین دنیا مین اس کا پھل دیتا ہے اور
آخرت مین ثواب عطا ہوتا ہے مگر کافر کو دنیا مین بحساب عمل خیر جو اللہ کے لیے کیے ہون فائدہ مل جاتا
ہے پھر جب آخرت ہوگی نہ ہوگی اسکے لیے کوئی نیکی کہ اوس کی جزا دی جاوے بخاری قال
ان مما اخاف من بعدی ما یفتح علیکم من زہرۃ الدنیا وزینتہا (رواہ مسلم بن ماجہ)
تمہارے اپنے بعد وہ شئے ہے کہ کھولدی جاوے تم پر دنیا کی زیب وزینت - ترمذی

لیس عند اللہ بمنزلۃ جناح بعوضۃ حُبُّ الدنیا رأس کل خطیئۃ یعنی اللہ کے نزدیک ایک مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں محبت دنیا کی تمام گناہوں کا سر ہے مشکوٰۃ

اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا

کیا جو ہو دلیل پر اپنے رب کی طرف سے اور جو پیچھے اسکے گواہ اس سے اور پہلے سے اسکے کتاب موسیٰ کی امام

وَّرَحْمَةً ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ۚ

اور رحمت وہی ایمان لاتے ہیں ساتھ اسکے اور جو کفر کرے اس سے گروہوں میں سے پس آگ وعدہ گاہ اسکی ہے

فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۗ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝

پس نہ ہو تو شک میں اس سے بیشک وہ حق ہے سب سے تیرے اور لیکن اکثر آدمی نہیں ایمان لاتے

آیت میں بعض لفظ مجمل ہیں جنکی تفسیر میں مفسرین مختلف ہوگئے ۱ (من) آنحضرت یا مومنین یہود یا عام مومن ۲ (بینہ) دلیل ظاہر و مذہب حق یا عقل سلیم یا قران ۳ (شاہد) جبرئیل یا قرآن یا آنحضرت اور درمنثور وغیرہ میں ہے کہ کہا حضرت علی نے آنحضرت بینہ پر ہیں اور میں شاہد ہوں یا عقل صحیح حاصل کیا برابر ہے وہ ایمان والا جو مذہب حق اور دلیل ظاہر پر ہو اپنے رب کی طرف سے اور اس کے پیچھے اُسکے بیان کا مصدق گواہ یعنے قرآن یا عقل سلیم موجود ہو یا دوسرے مومنین اُسکی تصدیق کرتے ہوں اور اوس سے پہلے کتاب موسیٰ جو امام و رحمت ہے اُسکے مذہب کی شہادت دے چکی ہو یہ لوگ ایمان لانے والے ہیں امر حق یا قرآن پر اور جو اُس سے کفر یا انکار کرے قوموں اور گروہوں سے یعنے تمام سے جو منکر ہو تو دوزخ اُسکا وعدہ گاہ ہے پس آپ شک و شبہ میں نہ رہیں وہ حق و ثابت ہے آپ کے پروردگار کی طرف سے مگر اکثر آدمی ایمان نہیں لاتے افمن کا مقولہ متعلق ہے مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الخ کا یعنے دنیا طلب اور مومن حق کیا برابر ہو جاویگا خواہ متعلق ہے (ومن یکفر بہ) کا یعنے وہ مومن و کافر برابر ہونگے

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؕ اُولٰٓئِكَ يُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّهِمْ وَيَقُوْلُ

اور کون ظالم زیادہ اوس سے کہ بہتان باندھے اللہ پر جھوٹا یہ لوگ پیش کیے جائینگے اپنے رب پر اور کہینگے

الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۚ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۝

گواہ یہی ہیں جو جھوٹ بولے سب پر اپنے آگاہ ہو لعنت اللہ کی ظالموں پر ہے

الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا ۖ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ

جو روکتے ہیں راہ سے اللہ کی اور ڈھونڈتے ہیں اس کی کجی اور وہ آخرت سے ابھی منکر ہیں

اوس سے ظالم زیادہ کون جو اللہ پر جھوٹا افترا باندھے (اُس کے لیے شریک یا ولد قرار دے یا جو اوسنے نہین فرمایا وہ منسوب کرے) یہی لوگ قیامت مین اپنے رب کے حضور مین پیش کیے جائینگے اور گواہ یعنے ملائکہ جو نامۂ اعمال لکھتے ہین یا انبیا جو اپنی امت پر گواہ ہونگے یا ہاتھ پاؤن زبان وقت اور وہ مخلوق جس نے یہ کفر اونسے دیکھا ہے کہین گے اونھین نے اللہ پر افترا باندھا تھا خبردار ہو جاؤ کہ لعنت اور پھٹکار ہے اللہ کی اُنپر جنھون نے ظلم کیا اور اللہ کی راہ سے دوسرون کو روکا اور اُس مین کجی چاہی ۰ وہ اپنی آخرت اور حساب کتاب اور زندہ ہونے سے منکر تھے یبغونھا راہ کو ڈھونڈھتے تھے

أُولَٰئِكَ لَمْ يَكُونُوا مُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِنْ دُونِ اللّٰهِ

وہی ہین کہ نہین کم ہونیوالے زمین مین اور نھین اُنکو سوائے اللہ کے

مِنْ أَوْلِيَاءَ ۘ يُضَاعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ۚ مَا كَانُوا يَسْتَطِيعُونَ السَّمْعَ

کوئی حمایتی دوچند کیا جائیگا اُنپر عذاب نہین سکتے ہین سننا

وَمَا كَانُوا يُبْصِرُونَ ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ

اور نہین دیکھتے وہی ہین جنھون نے خسارہ مین ڈالا جانون کو اپنی اور گم ہوا

عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝ لَا جَرَمَ أَنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْأَخْسَرُونَ ۝

اُن سے جو تھے افترا باندھتے بیشک وہ آخرت مین نقصان پانے والے ہین

یہ لوگ یعنے دنیا پرست مفتری اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بھاگ کر بچنے والے نہین تمام زمین مین اور نہ اونکا سوائے خدا کے کوئی ولی اور دستگیر ہے عذاب اُنپر دونا ہوگا نہ وہ سن سکتے ہین کہ نصیحت قبول کرین اور نہ دیکھ سکتے ہین کہ قدرت کاملہ دیکھین یہ وہ لوگ ہین جنھون نے اپنی جانون کو نقصان مین ڈالا اور جو کچھ افترا باندھا تھا وہ ضائع اور باطل ہوگیا کچھ کام نہین آتا ثابت ہوگئی یہ بات کہ آخرت مین وہی خسارہ پانے والے ہین (من دون اللہ) متعلق ہے ولی کا یعنے وہ اولیا جو خدا کے سوا قرار دیے ہین سب کے سب بیکار بےسود ہین ان کا ہونا نہ ہونا برابر یہ مراد نہین کہ اللہ ولی ہے بغیر او سکا نہین اس لیے کہ اللہ تعالےٰ کی حمایت مخصوص با ایمان سے ہے (یضاعف) سے یہ غرض نہین کہ سزا جرم سے زیادہ ہوگی بلکہ سزا دم بدم

برحق بجا سے گی نرمی اور کمی نہ ہوگی اسی لیے صیغۂ مضارع فرمایا کہ استمرار پر دلالت کرے

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ ۙ اُولٰۤىِٕكَ اَصْحٰبُ

بیشک جو ایمان لائے اور کام کیے نیک اور رجوع کیا طرف اپنے رب کے وہی صاحب

الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

جنت ہین وہ اسمین ہمیشہ رہینگے

اخبات فروتنی کرنا دل کا مطمئن ہونا یہان خواہ خشوع والخضوع مراد ہے جیسا کہ منقول ہے قتادہ سے خواہ تسکین قلب مراد ہے یعنی اللہ پر توکل و اطمینان کرنا جیسا کہ کہا ہے بعض نے خواہ خوف دائم ہے جیسا کہ مروی ہے ابن عباس سے یعنی وہ لوگ کہ ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور اللہ تعالی سے ڈرے۔ رجوع کیا اُسکے وعدون پر تردد و شک نہ رہا دل مطمئن ہوگیا وہ جنت والے ہین ہمیشہ اُسی مین رہینگے

مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ كَالْاَعْمٰى وَالْاَصَمِّ وَالْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ ۭ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ ع۲

مثل دونون فریقون کی مثل اندھے اور بہرے اور بینا اور شنوا کے ہے کیا برابر ہین دونون مثل مین کیا نہین نصیحت حاصل کرتے

یعنے دنیا پرست مفتری کی مثال ایسی ہے جیسے اندھے بہرے اور مومنین نیکوکار ایسے ہین جیسے صاحب گوش وچشم تو کیا یہ دونون برابر ہوجائینگی مثال مین اتنا بھی نہین سوچتے یعنی جس طرح اندھے اور آنکھ والے مین مناسبت نہین اور بہرے اور سُننے والے کی برابری نہین ایسے ہی مطیع و عاصی مین فرق ہے
ربط مزید توجہ و سہولت علم کے لیے اگلون کے واقعات بیان فرمائے کہ اپنا قیاس اسی پر کرین۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ ۡ اِنِّىْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنِّىْٓ

اور تحقیق بھیجا ہمنے نوح کو طرف اُنکی قوم کے مین واسطے تمہارے ڈرانیوالا ظاہر ہون کہ نہ پرستش کرو مگر اللہ کی مین

اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ۝

ڈرتا ہون تمپر عذاب یوم دردناک سے

ہمنے نوح کو اُنکی قوم کی طرف بھیجا تو نوح علیہ السلام نے کہا مین تمھارے لیے کھلا کھلا ڈرانے والا ہون سوائے اللہ کے کسی کی پرستش نہ کرو مین تم پر عذاب یوم الیم یعنے عذاب قیامت سے ڈرتا ہون یعنے ایسا نہو کہ بوجہ پرستش غیر خدا و ترک احکام رب جل وعلے تمپر بڑا عذاب آجائے۔

فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ

پھر کہا سرداروں نے جو کافر ہوئے قوم سے اُسکی نہین دیکھتے ہم تجھ کو مگر بشر مثل ہمارے اور نہین دیکھتے ہم تجھکو کہ پیروی کی تیری مگر ان لوگون نے

هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّاْيِ ۚ وَمَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍۢ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِيْنَ ۝

کہ وہ کمینے ہین ہم مین سے ظاہر نظر مین اور نہین دیکھتے ہم واسطے تمھارے اپنے اوپر کوئی فضل بلکہ جانتے ہین ہم تم کو کاذب

[illegible]

سرداران قوم نوح نے کہا جو کافر تھے ہم تو آپ کو اپنا سا آدمی دیکھتے ہین اور آپ کے تابع سوائے
اراذل کے اور نہین جن کی رذالت ظاہر ہے یا انھون نے بے سمجھے بوجھے آپ کی تابعیت
اختیار کرلی ہے اور ہم تم کو اپنے سے افضل نہین پاتے بلکہ ہم تم کو جھوٹا ہی جانتے ہین۔

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ رَحْمَةً

کہا اے قوم بھلا دیکھو تم مجھے اگر ہون مین دلیل پر اپنے رب کی طرف سے اور دی ہو مجھے رحمت

مِّنْ عِنْدِهٖ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ ۭ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَاَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ ۝

پاس سے اپنے پھر چھپائی گئی ہو تمپر کیا چپکا دینگے تملوہم رحمت حالانکہ تم اوس سے ناخوش ہو

کہا نوح نے اے لوگو مجھے یہ بتاؤ اگر مین دلیل قوی پر ہون اپنے رب کی طرف سے اور اللہ تعالے نے اپنے پاس سے مجھ پر رحمت فرمائی ہو اور وہ دلیل صحیح و رحمت وسیع تم پر مخفی رہی ہو تو کیا مین زبردستی تمھارے دامن سے باندھ دون گا اور ایسی حالت مین کہ تم اوسے ناپسند کر رہے ہو یعنے اگر مین صادق ہون تو تم رحمت سے محروم رہوگے اور مین بدون سعی و طلب خود کسی کو خدا ہ پر لا سکتا ہون نہ رحمت الٰہی مین شریک کرسکتا ہون۔

وَيٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَي اللّٰهِ وَمَآ اَنَا

اور اے قوم نہین مانگتا مین تم سے اس ہدایت پر کچھ مال نہین مزدوری میری مگر اللہ پر اور نہین مین

بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ۝

ہنکانے والا انکا جو ایمان لائے بیشک وہ ملنے والے ہین رب سے اپنے لیکن مین دیکھتا ہون تمکو قوم جاہل

اے لوگو مین تم سے کچھ مال نہین مانگتا میری مزدوری تو اللہ تعالی کے فضل پر ہے اور مین ہکانیوالا نہین بے شک وہ لوگ اپنے رب سے ملنے والے ہین لیکن مین تم کو جاہل پاتا ہون یعنی نہ مین کچھ مال و زر مانگتا ہون کہ امیر و فقیر کا امتیاز کراون بس تمھارا یہ خیال کہ مین فقرا سے مومنین سے کنارہ کش ہون جہل صریح ہے **ف** تعلیم دین و وعظ پر معاوضہ نہ لینا مساکین و غریب آدمیون کو حضوری مجلس و التفات خاص سے محروم نہ رکھنا سنت انبیاء ہے۔

وَيٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝

اور اے قوم کون مدد کرے گا میری اللہ سے اگر نکالدون مین انکو کیا پس نہین سوچتے

اے لوگو اگر مین ان غریب کم وسعت والون کو اپنے پاس سے نکالدون تو کون میری نصرت و حمایت کرے گا اللہ کے مقابلے مین کیا اتنا بھی نہین سمجھتے۔

وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّيْ مَلَكٌ

اور مین نہین کہتا تمسے کہ پاس میرے خزانے اللہ کے ہین اور نہین جانتا مین غیب کو اور نہین کہتا مین کہ مین فرشتہ ہون

وَّلَآ اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ تَزْدَرِيْٓ اَعْيُنُكُمْ لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ۭ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِيْٓ

اور نہین کہتا مین واسطے انکے کہ حقیر جانتے ہین آنکھین تمھاری نہ دیگا ان کو اللہ نیکی اللہ زیادہ جانتا ہے اسکا کہ

اَنْفُسِهِمْ ښ اِنِّىْٓ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

جو انکے جیون مین ہے مین اسوقت بیشک ظالمون سے ہونگا

اور مین نہین کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہین اور نہ یہ کہ مین دانائے غیب ہون اور مین نہین کہتا کہ مین فرشتہ ہون اور نہین کہتا مین جنکو تم بچشم حقارت دیکھتے ہو انکو اللہ تعالےٰ خیر عنایت نہ فرماے گا اللہ جانتا ہے جو انکے دلون مین ہے (اگر مخلص و صادق ہین تو بلاشک خیر دنیا و دین ان کا حصہ ہے اور ریا و ریب سے تو خواری اور ذلت مین کلام نہین لیکن مین ایسا کہون تو) اسوقت ظالم ہوجاؤن گا **ف** یہ بھی سُنت قدیم ہے کہ آپ کو مجبور و عبد عاجز سمجھے اور رحمت حق کسی کی نسبت ثابت یا منتفی قطعاً نہ کرے۔

قَالُوْا يٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ

بولے اسے نوح تحقیق جھگڑا کیا تونے ہمسے پھر زیادہ کیا تونے جھگڑا ہمارا پس لے آ اُسے کہ وعدہ کیا تونے

اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝

اگر ہے تو سچون سے

کفار بولے اے نوح آپ نے ہم سے جدال کیا اور یہ تنازع حد سے گزار دیا خیر اب وہ عذاب جس کا ہم سے وعدہ کیا ہے لے آئیے اگر آپ سچے ہین **ف** معلوم ہوا آپ کو کوسنا اور بلا کا سزاوار بنانا طریقہ کفر سے ہے۔

قَالَ اِنَّمَا يَاْتِيْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَاۗءَ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝ وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِيْٓ اِنْ اَرَدْتُّ

کہا نہ لائیگا تمپر عذاب مگر اللہ اگر چاہیگا اور نہین تم بچنے والے اور نہ نفع دیگی تمکو نصیحت میری اگر چاہون مین

اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يُّغْوِيَكُمْ ۭ هُوَ رَبُّكُمْ ۣ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

یہ کہ نصیحت کرون تمکو اگر ہے اللہ کہ چاہتا ہے یہ کہ بہکائے تم کو وہ رب تمہارا ہے اور طرف اوسیکے رجوع کروگے

حضرت نوح نے کہا عذاب تو اللہ ہی چاہے لائے اور تم اللہ کے عذاب سے بچنے والے نہین اور نہ میری نصیحت تم کو نفع دے گی اگرچہ مین چاہون کہ تم کو نصیحت کرون اور اگر اللہ چاہے کہ تم کو بہکائے وہی تمہارا رب ہے اور اوسی کی طرف بازگشت ہے **ف** آیت نص ہے کہ ہدایت و ضلالت بلکہ ہر خیر و شر اللہ کی طرف سے ہے دوسرے وسائل ہین نہ فاعل

ع أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ ۖ قُلْ إِنِ افْتَرَيْتُهُ فَعَلَيَّ إِجْرَامِي وَأَنَا بَرِيءٌ مِّمَّا تُجْرِمُونَ ع

کیا کہتے ہیں کہ افترا کیا ہے اسنے کہدیجیے اگر دل سے گھڑ لیا ہے تو مجھپر ہے گناہ میرا اور مین بری ہون اُس سے کہ گناہ کرتے ہو تم

معالم کہا ابن عباس نے کہ یہ بھی متعلق قصۂ نوح علیہ السلام ہے۔ کہا مقاتل نے یہ آنحضرت اور آپ کی اُمت سے متعلق ہے **حاصل**۔ کیا کفار کہتے ہین کہ احکام الٰہی و امر رسالت دل سے بنا لئے آپ کہدیجیے اگر مین نے وحی دل سے گھڑ لی ہے تو میرا اسکا گناہ ہے اور مین بری ہون اُس سے کہ تم گناہ کرتے ہو یعنی میرا کذب تو میرے ذمہ ہوگا تم خبر لو کہ یہ صریح تکذیب کسکے سر جائے گی

وَأُوحِيَ إِلَىٰ نُوحٍ أَنَّهُ لَن يُؤْمِنَ مِن قَوْمِكَ إِلَّا مَن قَدْ آمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ

اور وحی کی گئی طرف نوح کے شان یہ ہے کہ نہ ایمان لائیگا قوم سے تیری لیکن وہ کہ ایمان لا چکا پس نہ رنج کر اُسکا کہ وہ کرتے

ہمنے نوح پر وحی کی کہ جو ایمان لا سکے وہ لا چکے باقی اب کوئی ایمان نہ لائے گا تو آپ ان کفار کے بُرے کامون پر ملول نہ ہوا کرو **ابن حاتم** نے انس سے روایت کی مدتون حضرت نوح نے قوم کے مظالم اُٹھائے اسقدر آپکو مارتے کہ آپ بیہوش ہو جاتے کپڑے مین لپیٹ کر گھر مین پھینکدیتے اور سمجھتے کہ مر گئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ اچھے ہو جاتے اور دعوت حق شروع کرتے ایک دن ایک بُڈھے نے اپنے چھوٹے بچے سے کہا بیٹا اس بڈھے یعنی نوح علیہ السلام کو پہچان رکھ شاید تجھے بہکائے اُس لڑکے نے کہا اپنی لاٹھی دے مجھکو دے دی اور حضرت نوح پر لاٹھی ماری آپ نے عرض کی اے رب بصیر دیکھ تیرے بندے مجھسے کیا سلوک کرتے ہین اگر تجھے انپر توجہ ہے تو انھین ہدایت کر ورنہ مجھے انسے جلد نجات دے کہ مین بد دعا کرون ارشاد ہوا کہ اب کسی کی قسمت مین ایمان نہین آپ نے بد دعا کی
ف آیت مین اشارہ ہے کہ جب نصیحت و انتظار بیسود ہے بد دعا کیجیے انتقام لیا جائے

وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا ۚ إِنَّهُم مُّغْرَقُونَ

اور بنا کشتی ہماری آنکھون کے سامنے اور ہماری وحی سے اور نہ گفتگو کر مجھسے آگے باب مین کہ ظلم کیا بیشک وہ ڈوبنے والے ہین

ہماری تعلیم و ارشاد سے کشتی بنا ہم ہمارے پیش چشم اور ہمسے ان ظالمون کی نسبت درخواست ترحم نہ کرنا یہ سب کے سب ڈوبنے والے ہین **در منثور** ابن عباس سے مروی ہے کہ جب نوح کو کشتی بنانے کا حکم ہوا عرض کیا اے رب لکڑی کہان ہے فرمایا درخت بوؤ تو ساکھو کا درخت بویا اور بیس برس تک منتظر رہے جب درخت تیار ہوا کاٹا اور سکھلایا اور بحسب تعلیم الٰہی کشتی تیار کی چھ سو گز طول اور تین سو تینتیس گز عرض اور ساٹھ گز بلندی اور تین درجے بنائے ایک مین چارپائے دوسرے مین طیور اور طبقہ اعلیٰ مین بنی آدم اعین جمع عین یا مراد اس سے حضور و توجہ یا صفات متشابہات سے ہے مثل وجہ کے

وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَأٌ مِّن قَوْمِهِ سَخِرُوا مِنْهُ قَالَ إِن تَسْخَرُوا مِنَّا

اور بناتے تھے کشتی اور جب گزرتا اوسپر کوئی سردار اسکی قوم کا تمسخر کرتے اس سے کہا اگر ہنستے ہو مجھے

فَإِنَّا نَسْخَرُ مِنكُمْ كَمَا تَسْخَرُونَ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَن يَأْتِيهِ عَذَابٌ

پس بیشک ہم بھی دل لگی کرتا ہوں تمسے جسطرح تم دل لگی کرتے ہو اب جان لوگے کون ہے کہ آتا ہے اوسپر عذاب

اور نوح کشتی بناتے مشرکین کا گذر اُنسے ہوتا

يُخْزِيهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ۝

کہ رسوا کرے اوسکو اور اوترآئے اوسپر عذاب قائم رہنے والا

اور جب کوئی سردار کہتا نوح نبوت سے نجار ہوئی کہنے لگے حضرت نوح نے کہا تم ہمسے ہنستے ہو اور ہم بھی تمہاری طرح ہنستے ہین اب تم جان لوگے کہ کس پر رسوا کرنے والا عذاب آتا ہے اور کون عذاب دائمی مین گرفتار ہوتا ہے **ف** معلوم ہوا کہ مقبولان خدا پر تمسخر موجب نزول عذاب دنیا و بلاء آخرت ہے اور اسباب و تدبیر پر توجہ سنت انبیا ہے جیسا پیشہ نجاری حضرت نوح سے ہے اور اطاعت عبادت و ذکر پر مقدم ہے ورنہ آپ ذکر اور نماز ہی مین مشغول رہتے صناعت کشتی مین تیس برس صرف وقت نہ فرماتے یہ تعمیر و تحمل ہوتا

حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّورُ

یہانتک کہ جب آیا حکم ہمارا اور جوش مارا تنور نے

یعنے عذاب آگیا اور تنور تک رہا کہ ہمارا حکم نے جوش مارا پانی اُبلا روے زمین سے یعنی آب ہوگیا امر عذاب یا وہ وقت وعدہ جو نوح سے درباب ہلاک قوم کیا تھا **ابن کثیر** کہا ابن عباس نے تنور سے مراد روے زمین یعنے تمام زمین سوتے کی طرح اُبل نکلی۔ کہا علی نے تنور سپیدۂ صبح یعنے صبح ہوئی اور عذاب آیا کہا قتادہ نے جزیرہ مین ایک چشمہ بنام عین الورد تھا تنور اُسی سے مراد ہے شعبی نے قسم کھاکر کہا کہ تنور کوفے مین تھا اور کشتی وہان تھی جہان اب مسجد کوفہ ہے کشتی وسط مسجد مین اور تنور باب کندہ کے داہنے طرف **معالم** کہا حسن نے یہ تنور پتھر کا تھا کہا مقاتل نے یہ تنور آدم کا نوح کے پاس شام مین بمقام عین الوردہ تھا کہا ابن عباس نے کہ تنور ہند مین تھا

قُلْنَا احْمِلْ فِيهَا مِن كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا مَن سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ

کہا ہمنے لادلے اوسمین ہر قسم کے جوڑے سے دو دو اور اپنے اہل کو مگر وہ کہ سابق ہوا اوسپر وعدہ

ہم نے کہا اُسے کے جانور کا جوڑا

وَمَنْ آمَنَ ۚ وَمَا آمَنَ مَعَهُ إِلَّا قَلِيلٌ ۝

اور جو ایمان لایا اور نہین ایمان لائے ساتھ اوسکے مگر کم

نوح کشتی پر ہر قسم یعنے ایک نر اور ایک مادہ سوار کرلو تا کہ نسل باقی رہے اور اپنے اہل و عیال کو لے لو مگر وہ جنکے حق مین ہمارا علم و حکم سابق و ناطق ہو چکا ہے (انہین بچ سکتے انہین سوار نہ کرو) اور انکو سوار کرلو جو ایمان لائے اور وہ

ایمان نہ لائے تھے مگر تھوڑے آدمی **زوجین** سے مراد جانورین **معالم** اللہ تعالے نے نوح کے پاس
تمام وحوش وطیور جمع کر دیے آپ ہاتھ مارتے داہنے ہاتھ مین نر بائین مین مادے آتے اور کشتی پر سوار
کر دیتے **عرائس** گدھے کے سینے سے شیطان چمٹ گیا اوسکے پاؤن نہ اوٹھتے تھے حضرت نوحؑ نے
کہا تیری خرابی ہو جا کشتی مین گرچہ شیطان بھی تیرے ساتھ ہو اب تو شیطان نے گدھے کو چھوڑا
اور نا دین جا بیٹھا جب نوح نے اوسے دیکھا فرمایا اے اللہ کے دشمن تجھے یہان کون لایا بولا حضور
ہی نے تو فرمایا تھا کہ جا ناؤ مین اگرچہ شیطان تیرے ساتھ ہو فرمایا نکل اے دشمن خدا بولا مین نہین
جانے کا اہل سے مراد اہل وعیال واقارب **الا** سے آپ کا بیٹا مستثنے ہوگیا جسکا ذکر آئے گا

وَقَالَ ارْكَبُوا فِيهَا بِسْمِ اللَّهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ۚ اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

اور کہا سوار ہو کشتی مین | ہمکو ہی نام خدا کے ہے چلنا اوس کا | اور ٹھہرنا اوسکا | بیشک رب میرا غفور رحیم ہے

جب جانور اور آدمی جمع ہوگئے حضرت نوحؑ نے کہا سوار ہو کشتی مین اللہ کے نام کی برکت سے چلنا
اور ٹھہرنا اس کا ہے اور میرا رب غفور اور مہربان ہے **مسئلہ** ہر کام مین بسم اللہ الرحمن الرحیم
کہنا مسنون ہے مگر کشتی پر سوار ہو تو وقت بسم اللہ مجریہا ومرسیہا کہنا چاہیے

یعنی جب سوار ہوے اُنکے ساتھیون کو | **وَهِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ** قف — اور کشتی لیچلی اُنکو موج مین مثل پہاڑ کے | تو کشتی نوح اور لے چلی ایسی موج

مین جو پہاڑ کی طرح بلند تھی **ف** موج کو باعتبار ارتفاع وقوت جبل سے تشبیہ دی
عرائس پانی عالمگیر ہوگیا اور کشتی چھ مہینے تک تمام زمین پر سیر کیا کی اور کہین
جاے قرار نہ تھا جب مکۂ معظمہ کے قریب آئی بعظمت بیت اللہ طواف کرنے لگی اور
سات طواف کیے اور اللہ نے بیت کو اوٹھا لیا تھا کہ غرق سے محفوظ رہے اور سنگ
اسود حضرت جبرئیل نے جبل ابو قبیس مین مخفی کر دیا بعد طواف یہ کشتی کوہ جودی پر گزری
اور وہان ٹھہری اور ابن عباس سے مروی ہے کہ عوج بن عنق بھی غرق نہ ہوا اُسکے
گھٹنون تک پانی تھا اور قعر بحر سے مچھلی پکڑ کر آفتاب کی حرارت سے بھون لیتا تھا
ف بیشک ایسی روایت بحدیث صحیح ثابت نہ ہو عموم قرآنی رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ
مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا کی تخصیص نہین ہو سکتی واللہ اعلم **القصہ** اسی طوفان مین
حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کنعان کو دیکھا کہ غوطے کھا رہا ہے تو کمال شفقت
پدری وامید عفو وترحم الٰہی سے سمجھے کہ یہ بھی میرے اہل سے ہے نجات کا مستحق ہے عرض کی

وَنَادَىٰ نُوحٌ ابْنَهُ وَكَانَ فِي مَعْزِلٍ يَا بُنَيَّ ارْكَب مَّعَنَا وَلَا تَكُن مَّعَ الْكَافِرِينَ ۝

اور پکارا نوح نے اپنے بیٹے کو اور تھا ایک کنارے مین اے میرے چھوٹے بیٹے سوار ہو ساتھ ہمارے اور نہ ہو ساتھ کافرون کے

اور نوحؑ نے اپنے بیٹے کو دیکھا کہ وہ مومنین سے علیحدہ یا کفار سے الگ ایک جانب مین تھا بمقتضائے شفقت پدری آواز دی اے بیٹے ہمارے ساتھ سوار ہوے اور کافرون کے ساتھ مت رہ

قَالَ سَآوِي إِلَىٰ جَبَلٍ يَعْصِمُنِي مِنَ الْمَاءِ ۚ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ إِلَّا

کہا اب پناہ لونگا طرف پہاڑ کے کہ بچائیگا مجھے پانی سے کہا نہین کوئی بچانیوالا آج حکم سے اللہ کے مگر

مَن رَّحِمَ ۚ وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِينَ ۝

جسپر رحم کیا اور حائل ہوئی درمیان مین دونو کے موج پس ہو گیا ڈوبنے والون سے

کنعان بن مین کسی نوحؑ بولا پہاڑ کی طرف پناہ لونگا وہ مجھے پانی سے بچائے گا حضرت نوحؑ نے فرمایا آج کوئی اللہ کے حکم و عذاب سے بچانے والا نہین ہے مگر جس پر اللہ تعالے رحم کرے وہی بچیگا ع الکش یہ باتین ہوتی تھین کہ پانی بڑھا اور کنعان کوہ بلند پر چڑھا اور نوحؑ اور اُنکے بیٹے کے درمیان مین موجہ آگیا اور اُسے ڈبو دیا الا اتم اسکی تاویل مین تاویلین مختلف ہین ابو سعود کوئی مکان بچانے والا نہین مگر وہ مکان جو محل رحمت ہے یعنی کشتی کسیکو نہین بچانیوالی مگر وہ ذات جسنے رحم کیا یعنے اللہ تعالی یا وہ جسنے اپنی جان پر رحم کیا ایمان و اطاعت سے یا کوئی کسی کو بچا نہین سکتا مگر اُسے جسپر اللہ نے رحم کیا **ف** معلوم ہوا کہ مطلق سعی محمود ہے کامیابی کی امید ہو یا نہ اسلیے کہ نوحؑ کو وحی سے معلوم تھا کہ اب کوئی ایمان نہ لائے گا۔

وَقِيلَ يَا أَرْضُ ابْلَعِي مَاءَكِ وَيَا سَمَاءُ أَقْلِعِي وَغِيضَ الْمَاءُ وَقُضِيَ الْأَمْرُ وَاسْتَوَتْ

اور کہا گیا اے زمین نگل لے پانی اپنا اور اے آسمان بازرہ اور سوکھا گیا پانی اور تمام ہو گیا حکم اور ٹھہر گئی کشتی

عَلَى الْجُودِيِّ ۖ وَقِيلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝

جودی پر اور کہا گیا لعنت ہو واسطے قوم ظالم کے

ربع

اور کہا گیا حق سبحانہ تعالے کی طرف سے کہنے والے ملائکہ موکل تھے اے زمین اپنا پانی نگل جا اور اے آسمان اپنے کام سے باز آ یعنے پانی نہ برسا اور اس حکم کے ساتھ ہی پانی خشک ہو گیا اور امر الٰہی جو درباب غرق و ہلاک کفار تھا پورا ہو گیا اور کشتی حضرت نوح علیہ السلام کی جودی پہاڑ پر جا کر ٹھہری اور کہا گیا لعنت ہو قوم ظالم پر یعنی رحمت الٰہی سے دور ہو جائین کا ف **کِ** یہ اشارہ ہے اُس پانی کی طرف جو زمین سے اُبلا تھا یا بعد اجتماع سب پانی زمین کی طرف منسوب ہو گیا **اقلعی** صیغہ امر مونث اقلاع کام سے باز رہنا یعنے بارش موقوف کر **جودی** نام ہے پہاڑ کا **معالم** زمین موصل کے پاس ہے مقر الکش کما مر

دوسرے پہاڑون نے سربلندی کی کہ ڈوبنے سے بچین پانی پندرہ گز اونچا ہو گیا مگر جودی نے سر جھکایا اور امتثال امر کے لیے فروتنی کی غرق سے محفوظ اور نبی اللہ نوح کا جائے قرار بنایا گیا۔

وَنَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ

اور پکارا نوح نے اپنے رب کو پھر کہا اے رب بیشک میرا بیٹا ہے میرے اہل سے اور بیشک وعدہ تیرا حق ہے اور تو بڑا حاکم سب حاکموں پر

پھر بقیہ احوال کنعان بن نوح کا ارشاد ہوتا ہے یعنے نوح اور اونکے بیٹے کنعان کے درمیان میں موج آگیا تو نوح بوجہ شفقت پدری چیخ اوٹھے اور عرض کی اے میرے پروردگار میرا بیٹا میرے اہل یعنے میرے طریق پر ہے اور بیشک تیرا وعدہ جو میرے ہمراہیون سے نجات کی بابت تھا حق ہے اور تو جو چاہے کرے تمام حاکمون پر حاکم ہے۔

قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ

کہا اے نوح بیشک وہ نہین اہل سے تیرے تحقیق اسکا عمل ہے نالایق پس تو ہرگز سوال نکر اسکا کہ نہین تجھے اسکا

فرمایا اے نوح	**عِلْمٌ اِنِّيْٓ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝**	اللہ تعالے نے
سے نہین اُسکے	علم مین نصیحت کرتا ہون تجھکو کہ ہوجائے تو جاہلون سے	وہ تیرے اہل

عمل اچھے نہین پس تو ہرگز سوال مکر اوس چیز کا جس کا تجھے علم نہین یعنے جبکہ اس کی عدم اہلیت یا انجام کار یا مصلحت الہی کو نہین جانتے تو اسکے متعلق سوال نکرو اے نوح ہم تم کو اس بات سے نصیحت کرتے ہین کہ تم جاہلون سے نہ بن جاؤ **ف** یہان کئی بحثین ہین **اول** کہا صاحب تفسیر کبیر نے کہ بعض کے نزدیک کنعان نوح کا بیٹا نہ تھا مجازا بیٹا کہا لیکن ظاہر کلام باری تعالے اسکی تردید کرتا ہے اور بے وجہ قوی تاویل و مجاز ناجائز **دوم** حضرت نوح نے کافر کے لیے کیون سفارش کی **جواب** مقتضاے شفقت پدری تھا کبیر **ف** امر ممنوع مین مقتضاے طبع ملحوظ و معتبر نہین یا وہ منافق تھا نوح سمجھے کہ شاید مسلمان ہو (کبیر) **ف** اسکی تائید کلام سے ہے کلمہ مِنْ اَهْلِيْ اور ذکر وعدۂ حق سے کہ وعدۂ نجات مخصوص مومنین تھا اور یہ ارشاد کہ اُسکے عمل اچھے نہین اور تم اُسکی طلب نہ کرو جسکا علم نہین اسی کے شاہد ہین اور اگر آپ اُسے کافر جانتے تو تواب و غفور کہتے احکم الحاکمین نہ کہتے پس کوئی الزام نہین ہے **سوم** (عمل) خواہ بمعنے عامل ہے یعنے عامل و عملہ غیر صالح **ابن کثیر** کہا عکرمہ نے انہ عمل عملا غیر صالح **کبیر** یا بمعنے ذو عمل ہے **چہارم** عدم علم کا اطلاق باطل اور ناجائز پر بھی قرآن مین آتا ہے یعنے نہ مانگ امر باطل و ناروا **ف** یہ بیان ہے مستثنی مجہول کا نہ تخصیص متاخر ہے عام کی

قَالَ رَبِّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِکَ اَنْ اَسْـَٔلَکَ مَا لَیْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ

کہا اے رب مین پناہ مانگتا ہون تجھسے یہ کہ سوال کرون تجھسے اسکا کہ نہین مجھے ساتھ اسکے علم

وَاِلَّا تَغْفِرْ لِیْ وَتَرْحَمْنِیْٓ اَکُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝

اور اگر نہ بخشے تو مجھے اور نہ رحم کرے تو مجھ پر ہوجاؤنگا مین خسارہ پانے والون سے

کہا نوح نے اے رب مین تجھسے پناہ مانگتا ہون اس بات سے کہ اوس امر کی تجھسے خواستگاری کرون جس کا مجھے علم نہین یا جو امر باطل و ناروا ہے اور اگر تو مجھے نہ بخشے اور نہ رحم کرے تو مین نقصان پانے والون سے ہوجاؤن گا۔

قِیْلَ یٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَکٰتٍ عَلَیْکَ وَعَلٰٓی اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَکَ ؕ وَاُمَمٌ

کہا گیا اے نوح اتر ساتھ سلامتی کے ہماری طرف سے اور برکتون کے تجھ پر اور گروہون پر تمہارے ساتھیون کے اور گروہ ہین

ابن اثیر جب کشتی ٹھہری ہوا کو حکم ہوا پانی خشک ہونے لگا کہا گیا اے نوح

سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ یَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝

کہ برخوردار کرینگے ہم انکو پھر چھو جائیگا انکو ہماری طرف سے عذاب دردناک

اترئیے سلامتی اور برکت کے ساتھ کہ ہماری طرف سے آپ پر ہے اور آپ کے ساتھیون کے گروہ پر ہے یعنے اُن کے بعض اولاد پر جو مومن ہون گے اور بعض وہ لوگ ہین جنکو ہم دنیا مین کچھ فائدہ دیتے رہین گے پھر خواہ دنیا مین خواہ بوقت موت یا بروز حشر عذاب دردناک ہماری طرف سے انکو مس کرے گا **ف** معلوم ہوا کہ بعض اولاد ہمراہیان نوح سلامت و برکت مین ابداً رہینگے اور وہ گروہ مطیع ہے اور بعضے دنیا کی لذتین پائینگے پھر جہنم مین جائینگے اور وہ گروہ عاصی ہے

تِلْکَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهَآ اِلَیْکَ ۚ مَا کُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ وَلَا قَوْمُکَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا ۛ

یہ غیب کی خبرون سے ہے کہ وحی کرتے ہین ہم اسے طرف تیری نہ جانتا تھا اسکو تو اور نہ قوم تیری پہلے اسکے

یہ قصہ مذکور غیب کی خبرون سے ہے جو ہم نے آپ پر وحی کی نہ آپ اوسے

فَاصْبِرْ ۛ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِیْنَ ۝

پس صبر کر بیشک انجام کار پرہیزگارون کیلیے ہے

جانتے تھے اور نہ آپ کی قوم یعنے قریش و اہل مکہ اس نزول سے پہلے پس آپ صبر کیجیے اور حسن عاقبت متقیون کے لیے مخصوص ہے جس طرح نوح اور انکے ساتھیون کے لیے حسن انجام ہوا **بحث** قصۂ نوح کو ابناء غیب کہنا اور یہ دعوی کہ قبل نزول معلوم نہ تھا خلاف ظاہر ہے اس لیے کہ جو علم کسی ذریعے سے حاصل ہو سکے غیب نہین اور یہ واقعہ سماع سے معلوم ہو سکتا ہے اور علم اسکا کتب قدیم مین موجود ہ زبان عوام پر شایع تھا **جواب** ملا غیب سے مراد غیب

اضافی ہے حقیقی نہیں ۔ بعض تفاصیل اخبار غیب سے ہیں کل نہیں اور او ن میں سے کفر کنعان وسلام و برکت نوح و بعض اولاد نوح علیہ السلام و تمتع کفار وغیرہ ہے یا یہ خبرین آپ کو بطور اخبار غیب معلوم ہوئین اس لیے کہ وحی تعلیم غیب سے ہے ذرایع اکتساب علم سے نہیں پس جو وحی سے معلوم ہو وہ بطور غیب معلوم ہوا قوم سے خواہ مراد اہل مکہ ہیں تو غالباً وہ ان خبرون سے ناواقف تھے یا یہ کہ جملہ تفاصیل وحکم سے نہ آپ نہ آپ کی اُمت کوئی آگاہ نہ تھے اب تمام عالم مراد لینا جائز ہوگا فاصبر فا جزا اس لیے ہے کہ جب یہ معلوم ہو چکا تو اب صبر لازم ہے۔

وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا مُفْتَرُونَ

اور طرف عاد کے بھائی اُنکا ہود کہا اے قوم بندگی کرو اللہ کی نہیں واسطے تمہارے کوئی معبود سوائے اُسکے نہیں تم مگر افترا کرنے والے

اور قوم عاد کی طرف اُن کے بھائی ہود پیغمبر کو بھیجا کہا ہود نے اے لوگو اللہ کی عبادت کرو تمہارے لیے کوئی معبود اُس کے سوا نہیں ہے تم نہیں ہو مگر افترا پرداز یعنے یہ متعدد معبودون کو ٹھہرانا تہمت باندھنا ہے یا حضرت واحد قہار پر شراکت کا الزام افترا ہے حقیقت قوم عاد و بیان حضرت ہود (صفحہ ۶۸ مین گزر گیا۔

يَا قَوْمِ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى الَّذِي فَطَرَنِي ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ

اے قوم نہیں مانگتا مین تمسے اس ہدایت پر مزدوری نہیں اجر میرا مگر اوپر جسنے پیدا کیا مجھے کیا نہیں سمجھتے

اے لوگو مین اپنی اس وعظ و نصیحت پر کوئی اُجرت تمسے نہیں مانگتا میری مزدوری تو اوس ذات پر ہے جس نے مجھے پیدا کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے ف نصیحت کہ خالی ہو از غرض ہو دار و ے تلخست و دفع مرض +

وَيَا قَوْمِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُم مِّدْرَارًا وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً

اور اے قوم طلب بخشش کرو رب سے اپنے پھر رجوع کرو طرف اسکے بھیجیگا آسمان کو تمپر برسنے والا اور بڑھائیگا تمکو قوت مین

إِلَىٰ قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِينَ

طرف تمہاری قوت کے اور نہ منھ پھیرو بحالت گنہگاری کے

اے لوگو استغفار کرو اپنے رب سے یعنے ایمان لاکر اور سزاے کفر سے عفو چاہو پھر گناہون اور بت پرستیون سے باز آؤ اللہ تعالیٰ تم پر پانی برسائے گا تین برس سے جو قحط پڑا تھا اور عورتین بانجھ ہو گئین تھین یہ بلا دور ہو جائے گی اور جو قوت جسمانی تم کو عطا ہوئی اسپر دوسری قوت ایمانی یا مالی و بدنی زیادہ کردی جاوے گی اور بحالت عصیان و جرم روگردانی نہ کرو ف ایمان و تقوے کے ساتھ وسعت رزق و ازدیاد قوت و عظمت امر موعود ہے۔

قَالُوْا يٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَّمَا نَحْنُ بِتَارِكِيْٓ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ○

بولے اے ہود نہین لایا تو ہمارے پاس کوئی دلیل اور نہین ہم چھوڑنے والے اپنے معبودون کو تیرے کہنے سے اور نہین ہم واسطے تیرے ایمان لانیوالے

عاد بولے اے ہود ہمارے پاس لائے

اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ ؕ

نہین کہتے ہم مگر آسیب پہونچایا ہے تجھکو کسی معبود نے ہمارے بری طرح

آپ کوئی دلیل تو نہین اور ہم صرف آپ کے کہنے سے اپنے معبود نہین چھوڑنے کے اور ہم آپ پر ایمان نہ لائینگے ہم کچھ اور نہین کہتے مگر یہی کہ ہمارے کسی معبود نے آپ کو برے طور پر آسیب پہونچا کر دیوانا دیوتون کر دیا ہے **بینہ** سے مراد وہ معجزہ اور عجائب جو دہ چاہتے تھے **اعتراک** جمع شدن وہجوم کردن مراد آسیب رسانی

قَالَ اِنِّيْٓ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَاشْهَدُوْٓا اَنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ○ مِنْ دُوْنِهٖ

کہا مین گواہ بناتا ہون اللہ کو اور گواہ ہو تم سب مین بری ہون اُس سے کہ شریک کرتے ہو تم سوائے اللہ کے

ہود نے کہا مین اللہ کو سب گواہ رہو کہ تم جو

فَكِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ ○

پس داؤ کرو تم سب مجھپر پھر نہ مہلت دو مجھے

گواہ بناتا ہون اور تم غیر اللہ کو شریک کرتے ہو مین اوس سے بیزار ہون پس تم سب ملکر مجھپر داؤ کرو اور مہلت بھی نہ دو یعنے مین تمہاری باتون سے بیزار ہون تم جو کر سکو میری ایذا رسانی مین بلا توقف دانتظار کر گزرو۔

اِنِّيْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ ؕ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا ؕ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○

مین نے بھروسا کیا اللہ پر جو رب میرا اور رب تمہارا نہین کوئی دابہ مگر وہ پکڑنے والا ہے اوسکی پیشانی بیشک رب میرا راہ راست پر ہے

مین نے بھروسا کیا اللہ پر جو میرا اور تمہارا سبکا رب ہے کوئی چلنے والا نہین مگر اللہ اسکی چوٹی تھامے ہے یعنی قادر و حکمران ہے عرب کے محاورے مین بمعنی اختیار و قدرت و تسلط مستعمل ہے بیشک میرا رب صراط مستقیم پر ہے کہا مفسرین نے کہ اللہ تعالیٰ طریق حق وصدق وعدل پر ہے پس کاذب ناحق کوش کو خوار کریگا اور حق پرست کو کامگار **ف** اللہ تعالیٰ ہر شئے پر قادر ہے اور صراط مستقیم پر رہنمائی فرماتا ہے یا اوسکا پانا بدون راہ راست ممکن نہین

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖٓ اِلَيْكُمْ ؕ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّيْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۚ

پھر اگر منہ پھیرو گے تو تحقیق پہونچا دی مین نے تمکو وہ کہ بھیجا گیا مین ساتھ اوسکے طرف تمہاری اور جانشین کریگا رب میرا دوسری قوم کو

پس اے لوگو اگر تم تم کو وہ احکام پہونچا

وَلَا تَضُرُّوْنَهٗ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ○

اور نہ بگاڑ سکو گے تم اُسکا کچھ بیشک رب میرا ہر شئے پر نگہبان ہے

روگردانی کرو تو مین چکا جسکے ساتھ مین بھیجا گیا تھا اور اللہ تعالیٰ تملو مٹا کر دوسرون کو تمہارا جانشین کریگا اور تم اُسکا کچھ بگاڑ نہ سکوگے میرا رب ہر شئے پر نگہبان ہے یعنے مین اپنا ذمہ پاک کر چکا تم مانو یا نہ تمہارے عذاب و ہلاک سے

حق سبحانہ تعالیٰ کا کچھ ضرر نہ ہوگا اور وہ ہر شے پر محافظ ہے مجھے تمہاری بیجا عداوت سے پروا نہین

وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُوْدًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَنَجَّيْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ

اور جب آگیا حکم ہمارا نجات دی ہمنے ہود کو اور انکو جو ایمان لائے ساتھ اُسکے رحمت سے اپنی اور نجات دی ہمنے اُنھین عذاب سخت سے

اور جب ہمارا امر یعنی عذاب موعود آگیا صرف حضرت ہود اور اُنپر ایمان لانے والون کو ہمنے نجات دی اپنی رحمت سے اور (صرف دنیا مین نہین بلکہ) نجات دی ہم نے اُنکو عذاب غلیظ یعنے عذاب نار سے

وَتِلْكَ عَادٌ جَحَدُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهٗ وَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ

اور یہ عاد ہین کفر کیا نشانیون کو سب کی اپنے اور کہا نہ مانا رسولون کا اُسکے اور پیروی کی حکم ہر سرکش لڑنے والے کے

یہ قوم عاد ہے جنھون نے اللہ کی آیتون کو جھٹلایا اور اللہ کے پیغمبرون کی نافرمانبرداری کی اور سرکش لڑنے والون کے پیرو ہو گئے ف ظالم و فاسق کی اعانت و اطاعت مذموم و معصیت ہے اگر جبر و اکراہ نہ ہو

وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اَلَآ اِنَّ عَادًا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ۭ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ

اور پیچھا کیے گئے اس دنیا مین لعنت کا اور دن قیامت کے آگاہ ہو بیشک عاد نے کفر کیا رب سے اپنے آگاہ ہو ہلاکی ہے عاد قوم ہود کی

اتبعوا پیچھا کیے گئے یعنی انجام کار لعنت ہوا یا اُنکے بعد اُنپر ہمیشہ نفرین ہوا کرے گی الا بعدا لعنت تو اول ہی کافی تھی مگر مکرر اس لیے ذکر کیا کہ کمال نفرت و غضب سمجھا جائے یا یہ کہ پہلی لعنت باعتبار عذاب دنیا اور دوسرے باعتبار عذاب آخرت مصرح ہو جائے حاصل دنیا مین بھی لعنت اُنکے پیچھے ہوئی اور قیامت کے دن بھی ملعون ہونگے (پھر بغرض غایت تنبیہ و اظہار نفرت فرمایا) جان لو کہ عاد نے کفر کیا اپنے پروردگار سے اور خوب جان لو کہ رحمت سے دوری یا ہلاکی ہے عاد یعنے قوم ہود کو۔

وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ هُوَ اَنْشَاَكُمْ

اور طرف ثمود کے بھائی انکا صالح کہا اے قوم بندگی کرو اللہ کی نہین واسطے تمہارے کوئی معبود سوا اُسکے اور اُسنے پیدا کیا تم کو

مِّنَ الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ۭ اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ

زمین سے اور آباد کیا تم کو اسمین پس طلب بخشش کرو اسکی پھر توبہ کرو طرف اسکے بیشک رب میرا نزدیک ہے قبول کرنیوالا

اور بھیجا ہمنے قوم ثمود کی طرف اُنکے بھائی صالح کو کہا صالح نے اے لوگو اللہ کی بندگی کرو تمہارے لیے سوائے اللہ کے دوسرا معبود نہین ہے اُسی نے تم کو پیدا کیا زمین سے یعنی آدم کو زمین سے بنایا اور تم کو زمین مین آباد کیا پس طلب بخشش و عفو کرو اُس سے اور اوس کی طرف رجوع کرو پچھلے گناہون سے طلب عفو اور آیندہ کے لیے توبہ کرو بیشک میرا رب قریب ہے یعنی تمہارے عذر اور نیتین اور ارادے جان لیگا مجیب ہے دعا قبول فرمائے گا یہ درخواست و ندامت کا مسموع

وہ مردود نہ ہوگی ثمود اور حضرت صالح کے متعلق تحقیق و حالات صفحہ ۱۷ میں گزر گئے

قَالُوْا يٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَآ اَتَنْهٰىنَآ اَنْ نَّعْبُدَ

بولے اے صالح بتحقیق تھا تو ہم مین امید کیا گیا پہلے اس سے کیا تو روکتا ہے ہمکو کہ بندگی کرین

مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وَاِنَّنَا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ

اُسکی کہ بندگی کرتے تھے باپ دادے ہمارے اور حالانکہ ہم شک مین ہین اس سے کہ بلاتا ہے تو ہمکو طرف اُسکے شبہے مین ڈالنے والا

بولے اے صالح تم تو ہم مین امیدگاہ تھے (یعنے سردار قوم) اور اہل الرائے اور صاحب شورہ وارشاد وہدایت ومنافع واصلاح امور مین) پہلے اس سے (یعنے اظہار نبوت ودعوت توحید سے پہلے ہم تم کو ایسا جانتے تھے) کیا تم ہم کو (باوجود اس صدق ودیانت ودانش وفطرت) منع کرتے ہو کہ ہم اون معبودون کی بندگی نہ کرین جن کی پرستش ہمارے باپ دادے کرتے آئے ہین حالانکہ ہم لوگ ابھی تک اوس امر مین جو تم تعلیم کرتے ہو (یعنے توحید واقرار رسالت وغیرہ مین) شک کر رہے ہین (اور ایسا شک) جو شبہہ اور تردد مین ڈالے۔

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ مِنْهُ رَحْمَةً (۴۸)

کہا اے قوم بتاؤ تم مجھے اگر ہون مین دلیل پر رب سے اپنے اور دی ہو دے مجھے اپنی طرف سے رحمت

فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَيْتُهٗ فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ غَيْرَ تَخْسِيْرٍ

پس کون مدد کریگا میری اللہ سے اگر عدول حکمی کی مین اُسکی تو نہ زیادہ کیا تمنے مجھے سوائے خسارے کے

حضرت صالح نے کہا اے لوگو مجھے یہ بتاؤ اگر مین ہون دلیل ظاہر حق (یا بہت پیارے) رب کی طرف سے اور مجھے میرے رب نے اپنی جانب سے رحمت عطا کی ہو۔ تو میری کون مدد کریگا اللہ کے مقابلے مین اگر مین نافرمانبرداری کرون تو ایسی حالت مین تم سوائے خسارے کے میری نسبت کچھ زیادہ نہ کرسکوگے آیت مین چند سوال ہین **سوال** جبکہ عقائد مین تردد وشک عوام مومنین کو جائز نہین تو حضرت صالح نے باوجود نبوت کیون ایسا فرمایا کہ (اگر مین دلیل پر ہون) **جواب** کفار نے شک ظاہر کیا تو آپ نے فرمایا خیر تم اپنے ہی خیال پر بتاؤ کہ اگر مین حق پر ہون تو عدول حکمی مین مجھے عذاب الٰہی سے کون بچائے گا یہ بت تو خود ہی جماد و مجبور رہین پس تم سوائے نقصان کے مجھے کیا فائدہ دے سکتے ہو۔ اور میرے اصول پر مجھے امید نفع ہے **سوال** (تزید) سے وہم ہوتا ہے کہ خسارہ حضرت صالح مین موجود تھا اسلیے کہ زیادتی شئے معدوم کی نہین ہوسکتی اور یہ امر عصمت نبوت کے منافی ہے **جواب** مزید علیہ اعمال ہے نہ خسارہ یعنے

اعمال مین جو بڑھاؤگے وہ خسارہ ہی ہوگا تخسیر بروزن تفعیل منسوب طرف خسارے کے

وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا

اور اے قوم یہ اونٹنی اللہ کی ہے واسطے تمھارے نشانی پس چھوڑ دو اُسے کھاوے زمین مین اللہ کے اور نہ چھوؤ تم اوسے

بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ ۝

برائی سے پس لے لے تم کو عذاب نزدیک والا

اور اے لوگو یہ اونٹنی جو حسب درخواست قوم و دعا سے حضرت صالح پہاڑ سے نکل تھی) تمھارے حق مین دلیل ظاہر ہے پس اسے چھوڑ دو اللہ کی زمین مین چرے اور اسے ضرر نہ پہونچاؤ نہین تو عذاب قریب تم پر آجاے گا یعنے اُس کے آنے مین دیر نہ لگے گی۔

فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ ۝

پھر کوچہ کاٹے اُسکے تو کہا کھاپی لو گھر مین اپنے تین دن یہ وعدہ ہے نہ جھٹلایا گیا

جب ناقۃ اللہ ظاہر ہوا اور حضرت صالح نے اوس کی تعظیم وتحفظ کا حکم دیا تو بدمعاش قوم نے اُسے قتل کر ڈالا اسلیے کہ ناقے کی ہیبت سے اُنکے جانور بھاگتے تھے اور اس کے خورد ونوش سے وہ بھوکے رہجاتے (صفحہ ۳۰) پھر حضرت صالح نے فرمایا تم پر عذاب آگیا اور بچاؤ مشکل ہے تین دن اور جیتے رہوگے اور یہ وعدہ عذاب ایسا نہین جسے کوئی جھٹلا سکے۔

فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ

پھر جب آگیا حکم ہمارا بچالیا ہمنے صالح کو اور جو ایمان لائے ساتھ اُسکے رحمت سے اپنی اور بچالیا رسوائی سے اُس دن کی

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ۝

بیشک رب تیرا وہی قوی و غالب ہے

پھر جب امر یعنے عذاب ہمارا آگیا روز اول منھ سب کے زرد ہوگئے دوسرے دن لال ہوگئے تیسرے دن کالے ہوگئے چونکہ یہ آثار حضرت صالح کے بتائے ہوئے تھے قوم بیدل ہوئی گھبرائی اپنے اپنے گھرون مین جا چھپی صبح ہوئی اور حضرت جبرئیل نہایت ہیبت وجلال سے ظاہر ہوئے اور ایک نعرہ مارا کہ پہاڑ ہلگئے ہوا جنبش مین آئی زلزلہ اوٹھا دوسرے نعرہ مین پتے پھٹ گئے اور مردہ ہوکر اوندھے زانوؤن کے بھل گر پڑے مگر اللہ تعالی نے حضرت صالح اور آپ کے ساتھیون کو بچالیا اپنی رحمت سے اور بچالیا اُسدن کی ذلت وخواری سے اللہ تعالی قوی ہے جو چاہے کرے اور غالب ہے اپنے ارادے مین

وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝ لا

اور لے لیا اُنہین جنھون نے ظلم کیا چیخ نے تو صبح کو ہوگئے گھرون مین اپنے زانوؤن کے بھل پڑے ہوئے

ظالمین یعنی کفار کو چیخ نے حضرت جبرئیل کی لے لیا اور ہلاک ہوگئے گھرون مین اوندھے زانوؤن کے بل گر پڑے

ع

كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَاۤ اِنَّ ثَمُوْدَاۡ كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ

گویا نہ بسے تھے وہین آگاہ ہو بیشک ثمود نے کفر کیا سب سے اپنے آگاہ ہو ہلاکت ہے واسطے ثمود کے

یعنے ایسے معدوم ہوگئے کہ گویا کبھی اس مقام پر تھے ہی نہین (یہ تاکید آ فرمایا) جان لو کہ ثمود نے پروردگار عالم سے کفر کیا اور جان لو کہ ثمود کو رحمت سے دوری ہے

وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَاۤ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ

اور تحقیق لائے فرستادے ہمارے ابراہیم کے پاس بشارت بولے سلام ہے کہا سلام ہے

فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ

پھر نہ ٹھہرا کہ لایا گوسالہ بریان

ابن کثیر جب حضرت لوط کی نافرمانی امت کی بیباکیان حد سے بڑھ گئین وعذاب کا حکم آگیا جبرئیل ومیکائیل واسرافیل بصورت نوجوانان خوش جمال گئے پہلے حضرت ابراہیم کی خدمت مین حاضر ہوے اور سلام کیا آپنے سلام کا جواب دیا اور معاً برسم مہمان نوازی گوسالہ بریان حاضر کیا چونکہ یہ فرشتے تھے ہاتھ نہ بڑھایا اور کہا اے خلیل جلیل ہم کھانا مفت نہین کھاتے جب تک اس کی قیمت نہ ادا کرلین حضرت خلیل تو مہمان نوازی مین اپنا نظیر نہ رکھتے تھے بپاس خاطر مہمانان عزیز فرمانے لگے ہان اس کی قیمت ہے فرشتون نے کہا کیا قیمت ہے فرمایا ابتدا مین بسم اللہ کہو اور آخر مین الحمد للہ جبرئیل نے یہ عشق یہ شوق وذوق دیکھ کر میکائیل کی طرف نظر کی اور کہا کہ انھین کا حق ہے کہ اللہ تعالی اپنا خلیل بنائے **ف** مہمان نوازی سنت انبیا سے ہے

فَلَمَّا رَاٰۤ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ قَالُوْا

پھر جب دیکھے ہاتھ انکے نہین قریب ہوتے طرف کھانے کے اجنبی سمجھا انکو اور چھپایا انسے ڈر کر بولے

لَا تَخَفْ اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ

نہ ڈر ہم بھیجے گئے ہین طرف قوم لوط کے

یعنے جب ابراہیم نے دیکھا کہ انکے ہاتھ کھانے کی طرف دراز نہین ہوتے اجنبی سمجھے اور دل مین اپنے ڈر پایا اسلیے کہ اس زمانے کا دستور تھا کہ اگر کھانا نہ کھاتے تو مہمان دوست نہ سمجھا جاتا بلکہ شر وفساد کا گمان ہوتا ملائکہ بولے اے خلیل آپ نہ ڈرین ہم قوم لوط کی طرف اللہ کے فرستادہ فرشتے ہین

وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ۙ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ

اور بی بی انکی کھڑی تھین پھر ہنسین تو خوشخبری دی ہمنے انکو اسحاق کی اور پیچھے اسحاق کے یعقوب کی

حضرت سارہ آپ کی بی بی کھڑی ہوئی یہ تماشا دیکھ رہی تھین اس خیال سے کہ عجیب مہمان ہین ہم سب کمربستہ انکی خدمت کو حاضر خوان بچھا ہوا اور وہ دست کش ہنسین چونکہ وقت اظہار راز آگیا تھا

ملائکہ نے بی بی صاحبہ کو مژدہ دیا کہ تم سے اسحاق پیدا ہونگے اور وہ بھی صاحب اولاد ہونگے یعنے یعقوب انکے بیٹے ہونگے یہ بشارت مستمر واجراے نسل کی تھی نہ صرف ایک لڑکے کی۔

قَالَتْ يٰوَيْلَتٰٓى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِيْ شَيْخًا ۭ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عَجِيْبٌ

بولیں خرابی ہو میری کیا مین جنونگی حالانکہ مین بڑھیا ہوں اور یہ شوہر میرا بڈھا ہے بیشک یہ شئے عجیب ہے

معاذاللہ انکار سے نہین کمال سرور اور تعجب سے بولین بھلا میرے لڑکا پیدا ہوگا مین بڈھی ہوگئی اور ابراہیم میرے شوہر بڈھے ہین اس سن وسال مین اولاد کا ہونا ایک عجیب بات ہے معالم سارہ ننبے برس کی تھین اور ابراہیم ایک سوبیس برس کے۔

قَالُوْٓا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ۭ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

بولے کیا تعجب کرتی ہو تم حکم سے اللہ کے رحمت اللہ کی اور برکتین اسکی تمپر اے گھر والو بیشک اللہ صاحب حمد مجید ہے

ملائکہ نے کہا تم کو اللہ کے حکم پر تعجب آتا ہے اللہ کی رحمتین اور برکتین تمپر ہین اے ابراہیم کے گھروالو بیشک اللہ تعالی محمود ہے اور بزرگی والا ہے وہ اپنے بندونپر ایسے ہی انعام کرتا ہے ایسے ہی عجیب وغریب عنایتون پر اس کی حمد وعظمت کی جاتی ہے **ف** حضرت اسحق کی مان سارہ کی بہت تفضیلت اس مقام سے ثابت ہے اور یہ کہ ملائکہ نے انھین اللہ کی طرف سے رحمت وبرکت پہونچائی جیسا کہ ابوہریرہ نے روایت کی قَالَ اَتٰى جِبْرَئِيْلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهٖ خَدِيْجَةُ قَدْ اَتَتْكَ فَاقْرَءْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا عَزَّ وَجَلَّ وَمِنِّيْ وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ فِيْهِ کہا آئے جبرئیل نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اے رسول اللہ یہ خدیجہ ہین کہ آپ کے پاس کھانا پانی لے کر آرہی ہین تو آپ پروردگار عالم کا سلام انھین پہونچا دین اور میرا سلام بھی اور آپ انکو خوشخبری سنا دین کہ انکو جنت مین ایک گھر خولدار موتی کا یا سونے کے سینٹھونکا جس مین جواہر جڑے ہون عنایت ہوگا جس مین غل وشور ورنج وملال نہین (رواہ مسلم) اور حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے يَا عَائِشُ هٰذَا جِبْرَئِيْلُ يَقْرَاُ عَلَيْكِ السَّلَامَ فَقَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَقَالَتْ هُوَ يَرٰى مَا لَا اَرٰى اے عائشہ یہ جبرئیل تم کو سلام کررہے ہین آپ نے کہا جبرئیل پر سلام اور اللہ کی رحمت وہ دیکھتے ہین اسے کہ مین نہین دیکھتی ملا اہل بیت کا اطلاق ازواج پر ثابت ہوا پس آیت تطہیر سے امہات مومنین کا خارج کرنا اللہ تعالے سے مقابلہ ہے۔

فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الرَّوْعُ وَجَاءَتْهُ الْبُشْرَىٰ يُجَادِلُنَا فِي قَوْمِ لُوطٍ

پھر جب جاتا رہا ابراہیم سے ڈر اور آئی اونکو خوشخبری جھگڑا کرنے لگے ہمسے قوم لوط مین

إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَحَلِيمٌ أَوَّاهٌ مُّنِيبٌ

بیشک ابراہیم بردبار دردمند رجوع کرنے والے تھے

جب ابراہیم نے جانا کہ یہ فرشتے ہین خوف دل سے نکل گیا اور خوشخبری آئی تو ہم سے قوم لوط کے ہلاک و عذاب کے بارے مین جھگڑا شروع کیا بیشک ابراہیم بُردبار تھے نرم دل تھے اللہ کی طرف رجوع کرنے والے تھے اواہ کثیر التاسف دردمند یعنے ترس کھانے والا معالم جب ملائکہ نے ابراہیمؑ کو بشارت سُنائی یہ بھی کہا کہ ہم قوم لوط پر عذاب لائے ہین آپنے کہا یہ تو بتاو کہ اگر اُن مین پچاس خداپرست ہون گے تب بھی عذاب آئے گا بولے نہین فرمایا اچھا چالیس یہان تک کہ کہا ایک خداپرست ہوگا تب بھی عذاب آئے گا ملائکہ نے کہا نہین فرمایا پھر اُنمین تو لوط پیغمبر موجود ہین اب عذاب کیسا اس لیے فرمایا کہ وہ بڑے بردبار اور ترس کھانے والے اور بحالت معاصی اللہ کے عفو کی طرف رجوع کرنے والے تھے

يَا إِبْرَاهِيمُ أَعْرِضْ عَنْ هَٰذَا ۖ إِنَّهُ قَدْ جَاءَ أَمْرُ رَبِّكَ ۖ وَإِنَّهُمْ آتِيهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُودٍ

اے ابراہیم منھ پھیرے اس سے بیشک شان یہ ہے کہ آگیا حکم تیرے رب کا اور بیشک آنے والا اُنپر عذاب نہ پھیرا گیا

ارشاد ہوا اے ابراہیم تم اس سفارش سے باز آؤ حکم الٰہی آگیا اب عذاب ٹل نہین سکتا

وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِيءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَقَالَ هَٰذَا يَوْمٌ عَصِيبٌ

اور جب آئے فرستادے ہمارے لوط کے پاس خفا ہوا آنکے آنے سے اور تنگ ہوئے بسبب انکے دلمین اور کہا یہ دن سخت ہے

اور جب ہمارے فرشتے لوط کے پاس آئے (قوم کی بدسلوکی و بدفعلی کے خوف سے) غمگین و تنگ دل ہوئے اور کہا یہ دن سخت ہے ابن کثیر یہ فرشتے ابراہیم سے رخصت ہوکر بصورت جوان حسین و نوخیز دوپہر کے وقت نہر سدوم پر جو مسکن قوم لوط تھا پونہچے کہا بعض نے کہ خود لوط سے ملاقات ہوئی اور کہا ابن عدی نے کہ حضرت لوطؑ کی صاحبزادی اونکو ملین اُنھون نے کہا اے لڑکی کوئی ہے کہ ہم ٹھہرین وہ بولین تم یہین توقف کرو اور شہر مین داخل نہونا جب تک مین واپس نہ آؤن اور معًا اپنے پدر بزرگوار کو خبر کی کہ بعجلت اپنے مہمانون کی حفاظت کیجیے ایسا نہو قوم بدسلوکی کرے آپ تشریف لائے اور بمقتضاے مہمان نوازی ساتھ تو لے چلے مگر دل مین نہایت مشوش و غمگین راہ مین کئی بار اشارے اور کنائے مین کہا اے لوگو تم کو معلوم ہے کہ اس شہر کے آدمیون سے بڑھکر روے زمین پر بدافعال خبیث مین نہین جانتا تاکہ وہ واپس

جائین ادہر مین اس محلے سے بچون یہان حکم تھا کہ جب تک تین بار و بروا ینے چار بار پیغمبر اُسکے خبث پر گواہی نہ دے لین تم ہلاک نہ کرنا پھر بار جبرئیل فرشتون سے کہنے کہ خیال کرو جب شہر کے دروازے پر پونہچے تو لُوطؑ سے ضبط نہوسکا کمال حیا و غیرت سے رو دیے جبرئیل نے ملائکہ سے کہا اب عذاب ثابت ہوگیا الحاصل اسی طرح حضرت لُوطؑ کے مکان مین یہ مہمان عزیز آگئے

وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ یُهْرَعُوْنَ اِلَیْهِ ؕ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ ؕ

اور آئے اُسکے گھر پر قوم اُسکی دوڑتی طرف اُسکے اور پہلے سے تھے کرتے برے فعل

آپ کی بی بی جو مومنہ نہ تھی اور فساق قوم سے سازش رکھتی تھی یہ حال دیکھ کر قوم مین گئی اور اُنھین خبردار کیا اور کہا ایسے خوب صورت لڑکے کبھی نہ دیکھے ہون گے یہ بدکردار دوڑتے ہوئے حضرت لُوطؑ کے مکان پر آئے اور گھیر لیا اور چاہا کہ کسی طرح اُن مہمانون کو اپنے لے لین۔ اور یہ لوگ تو پہلے ہی سے بدفعلی یعنی لواطت کرتے تھے تفصیل اس کی صفحہ ۲۸ مین گزری جب آپ نے دیکھا کہ یہ لوگ نمانین گے اور خواہ مخواہ مہمانون کو فضیحت کرین گے فرمایا

قَالَ یٰقَوْمِ هٰۤؤُلَآءِ بَنَاتِیْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِیْ ضَیْفِیْ ؕ

کہا اے قوم یہ لڑکیاں ہین میری یہ پاک تر ہین واسطے تمہارے پس ڈرو اللہ سے اور نہ رسوا کرو مجھے میرے مہمانون مین

کہا اے لوگو یہ میری بیٹیان موجود ہین انسے نکاح کرلو یہ تمہارے حق مین پاک و حلال

اَلَیْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِیْدٌ ۝

کیا نہین تم مین سے کوئی مرد لائق

ہین پس اللہ سے ڈرو اور مجھے میرے مہمانون کی رسوائی و ایذا رسانی سے خوار و فضیحت نکرو کیا تم مین سے کوئی ایک مرد بھی لائق نہین ابن کثیر کہا مجاہد نے کہ بنات سے بنت صلبی مراد نہین بلکہ قوم کی عورتین اس لیے کہ نبی بمنزلۂ باپ کے ہے اور حضرت لُوطؑ کے لڑکی نہ تھی ف لمہ بنت کا اطلاق شاگرد امتی وغیرہ پر مجاز ہے اور مجاز بھی قلیل الاستعمال ہے جبتک بروایات صحیحہ نہ ثابت ہو کہ لُوطؑ کے گھر بیٹیان نہ تھین اور معنے حقیقی متعذر نہون ارادۂ مجاز کا جواز نہین اور کوئی محذور اسمین مفہوم نہین ہوتا اس لیے کہ کلمۂ اطہر و اتقوا صاف طور پر بتا رہا ہے کہ یہ ارشاد بغرض نکاح تھا نہ معاذاللہ بطور سفاح اور سیاق آیت بھی اسکے خلاف ہے عرائس آپ کی دو لڑکیان تھین بڑی کا نام ریث تھا اور چھوٹی کا نام رغیث مسئلہ اسباب شر شر نہین اگر بہ نیت اشیا و شر نہون جیسا کہ اس قصے مین ہے ملائکہ کا بصورت دلفریب آنا گو قوم کی آلودگی کا سبب تھا مگر بیان اقامت حجت منظور تھی اغوا کا کیا ذکر لہذا ملائکہ کی یہ خوشنمائی بتقبیح تھی نہ شر

قَالُوا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِي بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَإِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيدُ ۝

بولے البتہ جانتا ہے تو نہیں ہمارا لڑکیوں میں تیری کوئی حق اور بیشک تو جانتا ہے جو ہم چاہتے ہیں

وہ قوم مستحق اللوم بولی اے لوطؑ آپ تو جانتے ہین کہ ہم کو آپ کی صاحبزادیون مین کچھ حق نہین یعنے ہم کو عورتون کی طرف التفات نہین اور آپ تو خوب جانتے ہین ہم جو قصد کرتے ہین جسکے خواہان ہین۔ جب حضرت لوطؑ نے یہ بیحیائی کے جواب سُنے اور اُنکے ارادے دیکھے کہ چاہتے ہین دیوار اُچک کر کسی طرح مکان مین آجائین مضطر ہوگئے اور کمال اضطراب و قلق مین کہنے لگے

قَالَ لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً أَوْ آوِي إِلَىٰ رُكْنٍ شَدِيدٍ ۝

کہا کاشکے ہوتی مجھے تمپر کوئی قوت یا پناہ لیتا مین طرف رکن مضبوط کے

کہا کاشکے مجکو قوت ہوتی کہ اس شر و فساد کو دفع کر دیتا یا ممکن ہوتا کہ کسی مستحکم مقام مین پناہ گزین ہوتا کہ اِنکی دست اندازیون سے بچتا مسلم آپ نے فرمایا رَحِمَ اللّٰہُ لُوْطًا لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَىٰ رُكْنٍ شَدِيدٍ اللہ تعالے لوط پر رحم کرے کہ وہ رکن شدید کی طرف پناہ گزین تھے کہا مفسرین نے مراد رکن شدید سے ذات پاک حضرت واحد قہار ہے حضرت لوطؑ کی بیقراری و بے اختیاری فرشتون نے دیکھی تو تسکین دی اور کہا

قَالُوا يَا لُوطُ إِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَصِلُوا إِلَيْكَ ۖ فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِنَ اللَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ

بولے اے لوط ہم فرستادے ہین ربکے تیری ہرگز نہ پہونچینگے وہ طرف تیرے پس لیجا اپنے اہل کو ایک حصے مین رات سے اور نہ التفات کرے

مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا امْرَأَتَكَ ۖ إِنَّهُ مُصِيبُهَا مَا أَصَابَهُمْ ۚ إِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ۚ أَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيبٍ ۝

تم مین سے کوئی مگر زوجہ تیری شان یہ ہے کہ پہونچنے والا ہے اُسے وہ کہ پہونچیگا قوم کو بیشک وعدہ گاہ اُنکی صبح ہے کیا نہین صبح نزدیک

یہ مہمان ملائکۂ رحمٰن بولے اے لوطؑ ہم اللہ کے بھیجے ہوئے ہین فساق قوم آپ تک نہ پہونچین گے تو آپ کچھ رات رہے سے اپنے ساتھیون کو لیکر نکل جائیے اور کوئی آپکے گروہ کا منہ پھیر کر نہ دیکھے مگر اپنی عورت دیکھے گی اس لیے کہ جو عذاب تمام قوم پر آنے والا ہے اُسپر بھی آئے گا اور وقت نزول عذاب وقت صبح ہے کیا صبح نزدیک نہین ؟ اسمین دو تاویلین ہین لے امراۃ برفع تا دمعالم یس استثنا ہے التفات سے یعنے کوئی التفات نکریگا مگر تمہاری عورت جیسا کہ مروی ہے کہ جب پتھر برسنے لگے تو عورت نے مُنہ پھیر کر دیکھا اور کہا افسوس میری قوم ہلاک ہوئی ایک پتھر آیا اور اُسے بھی ہلاک کر دیا لے امراۃً بنصب تا یس استثنا ہے (اسر سے) یعنے سب کو لے جائیے مگر عورت کو چنانچہ مروی ہے کہ اپنی قوم پر خلیفہ کیا اور گھر مین چھوڑا بہرحال جب تک روایت کمال صحت کو نہ پہونچے لیسے معنی جو

شان انبیا مین سرمو وہم مخالفت امر ثابت کرے لینا نہ چاہیے **صحیح** تفسیر کبیر مین ہے کہ ملائکہ نے کہا کہ یہ عذاب صبح کو آئے گا حضرت لوطؑ نے عجلت کی تب کہا کہ آپ کیون مستعجل ہین کیا صبح کچھ دور ہے **معالم** پھر فرشتون نے کہا آپ بیٹھ رہین اور دروازہ کھولدین دروازہ کھلتے ہی وہ لوگ گھس آئے جبریل نے حق سبحانہ تعالے سے اذن چاہا اور اجازت ملی تو آپ اپنی اصلی صورت مین کھڑے ہوگئے اور دونون بازو کھولدیے آپ پر ایک حمائل جڑاؤ موتیون کی تھی اور دانت نہایت براق تھے اور پیشانی نورانی تھی اور ایک جامہ مثل مرجان کے تھا اور پاؤن سبزی مائل پھر آپ نے اُن کو بازو مارے سب کے سب نابینا ہوگئے اور بھاگے کہتے ہوئے کہ لوطؑ کے گھر مین بہت بڑے جادوگر ہین بعد ازان لوطؑ اپنے ہمراہیان مومن کو لیکر شہر سے باہر ہوگئے

فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ۵

پھر جب آگیا حکم ہمارا کر دیا ہمنے بلند کو اُسکے پست اوسکا اور برسائے ہمنے اوسپر پتھر کنکر سے

مَّنْضُوْدٍ ۙ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ؕ وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ۵ ع

تہ بتہ نشان کیے ہوئے پاس سے تیرے رب کے اور نہین یہ ظالمون سے دور

سجیل مٹی شکھائی ہوئی یعنے کھنگر **منضود** تہ بتہ یعنے ایک دوسرے پر جما ہوا **ابن کثیر** یعنے ایک پتھر کے بعد دوسرا پتھر گرنا **مسومہ** داغ دیا گیا **معالم** کہا ابن جریج نے ہر پتھر پر نام ایک کا لکھا تھا اور عکرمہ نے کہا اُنپر سرخ خط تھے حسن نے کہا مہرین تھین اور کہا گیا جس پر مارا گیا اوسکا نام لکھا تھا **حاصل** جب حکم آگیا اور عذاب موعود آیا حضرت جبریلؑ نے اپنا بازو زمین کے ساتوین طبقے تک پہونچایا یہ چار شہر تھے اور ہر شہر مین ایک لاکھ کی آبادی پھر آپ نے ایک پر پر اُنکو اُٹھا لیا اور اسقدر بلند کیا کہ آسمان اول کے فرشتے مرغ اور کتون کی آواز سنتے تھے پھر اُسے اُلٹ دیا پس اُنکے اوپر والے کو تلے کر دیا اور اُنپر پتھر سخت مٹی کے پے درپے برسائے جنپر نشان و نام تھے اور یہ عذاب ظالمون سے دور نہین اب بھی ہوسکتا ہے **عرائس** مجاہد سے پوچھا گیا کہ اس قوم سے کوئی بچا بھی بولے نہین مگر ایک شخص مکے مین تھا اُسکے نام کا پتھر آیا تو ملائکہ حرم اُسکی طرف متوجہ ہوئے اور کہا اے پتھر پھر جا اسلیے کہ یہ مرد اللہ کے حرم مین ہے پتھر ٹھہرا رہا چالیس دن بعد وہ شخص جب اپنے کام سے فارغ ہو کر نکلا بیرون حرم قدم رکھا تھا کہ پتھر نے سر توڑ دیا

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ

اور طرف مدین کے بھائی اُنکا شعیب بولا اے قوم بندگی کرو اللہ کی نہین واسطے تمہارے کوئی معبود سوائے اُسکے

وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِنِّي أَرَاكُمْ بِخَيْرٍ وَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُحِيطٍ ۝

اور نہ کم کرو کیل اور وزن بیشک میں دیکھتا ہوں تمکو اچھائی میں اور میں ڈرتا ہوں تمپر عذاب سے دن گھیرنے والے کا

اور ہم نے بھیجا مدین کی طرف اُن کے بھائی شعیب کو کہا شعیب نے اے لوگو اللہ کی پرستش کرو تمہارے لیے کوئی معبود اُسکے سوا نہیں اور وزن و کیل کم نکرو (نہ کسی کو کم دو نہ زیادہ لو یہ بلا قوم شعیب میں تھی) میں تم کو اچھی حالت میں پاتا ہوں معالم کہا ابن عباس نے مراد خیر سے تونگری و فراغ بالی ہے میں تم پر اُس دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں جو گھیر لے گا اور مجرم کو بیچارہ و بیکس کردے گا یعنے قیامت اور ممکن ہے کہ مراد وہ دن ہو جب اللہ کا عذاب آجائے اس لیے کہ کسی بلا سے آدمی رہا نہیں ہوسکتا جب تک اللہ تعالے مدد نہ فرمائے۔

وَيَا قَوْمِ أَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ

اور اے قوم پورا کرو کیل اور وزن انصاف سے اور نہ گھٹاؤ آدمیوں سے چیزیں اُنکی

وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ۝

اور نہ پھرو زمین میں فساد کرتے

اے قوم ناپ اور تول پوری کرو انصاف سے اور آدمیوں کے مال نہ گھٹاؤ اور زمین میں فساد نہ پھیلاؤ ف آیۂ اول میں عبادت کا حکم اور شرک اور کم دینے کی ممانعت کی آیۂ دوم میں وفاے کیل و میزان و ترک فساد کی ہدایت فرمائی پس یہ تاکید خواہ مفید تاکید ہے یا مفید تصریح یعنے کمی نہ کرو اور پورا بھی دو۔

۹۴

بَقِيَّتُ اللَّهِ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۚ وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيظٍ ۝

باقی بچا ہوا اللہ کا بہتر ہے تمہارے لیے اگر ہو تم مومن اور نہیں ہوں میں تمپر نگہبان

معالم بقیۃ اللہ سے خواہ عبادت خواہ مال حلال مراد ہے حفیظ نگہبان یا ذمہ دار - جواب دہ یعنے جو مال حلال حق سبحانہ تمکو اپنے فضل و رحمت سے دے اور بعد اداے حقوق اللہ و حقوق العباد بچے وہ بہتر اور بابرکت ہے تمہارے حق میں اگر تم مومن ہو اور میں تمہارا محافظ و جواب دہ نہیں

النصف

قَالُوا يَا شُعَيْبُ أَصَلَاتُكَ تَأْمُرُكَ أَنْ نَتْرُكَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا أَوْ

بولے اے شعیب کیا نماز تیری حکم کرتی ہے تجھے یہ کہ چھوڑ دیں ہم اُسے کہ بندگی کرتے تھے باپ دادے ہمارے یا

أَنْ نَفْعَلَ فِي أَمْوَالِنَا مَا نَشَاءُ ۖ إِنَّكَ لَأَنْتَ الْحَلِيمُ الرَّشِيدُ ۝

یہ کہ نہ کریں ہم مالوں میں اپنے جو چاہیں بیشک ہر آئینہ تو بردبار لائق ہے

وہ لوگ بولے اے شعیب کیا آپکی نماز نے آپکو حکم دیا ہے کہ ہم چھوڑ دیں اُن معبودوں کو جنکی

ہمارے باپ دادے پوجتے تھے اور چھوڑ دینا کہ کون اپنے مالون مین جو چاہین دبلکہ آپ کے تعلیمی اصول کے پابند ہو جائین) بیشک آپ حلیم و رشید ہین معالم کہا ابن عباس نے حضرت شعیب نماز بہت پڑھتے تھے اور یہ کلمے قوم نے بطور تمسخر کہے کہ یہ کیسی نماز اور کیسا حلم و رشد ہے کہ ان امور سے روکتا ہے یا یہ کہ تم اپنے زعم مین آپ کو ایسا سمجھتے ہو **ف** وان نفعل معطوف ہے ماپر

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَرَزَقَنِيْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا

کہا اے قوم بتاؤ تم اگر ہون مین دلیل پر جانب اپنے رب کے اور دیا مجھے اپنی طرف سے رزق اچھا

وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَآ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ

اور نہین چاہتا ہون یہ کہ مخالفت کرون مین تمھارے طرف اسکے کہ منع کرتا ہون مین تمکو اس سے نہین چاہتا ہون مگر اصلاح

مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ

جہان تک سکون مین اور نہین توفیق میری مگر ساتھ اللہ کے اوسی پر بھروسا کیا مین نے اور طرف اوسیکے رجوع کرتا ہون مین

کہا اے لوگو یہ تو بتاؤ کہ اگر مین دلیل ظاہر اور حق ثابت یعنی نبوت پر اپنے رب کی طرف سے ہون اور اللہ نے مجھے رزق حسن دیا ہو (ابوسعود) جواب محذوف ہے یعنی کیا اب بھی مجھے ایسا سمجھو گے اور یہی کلمات کہو گے پس جب کہ ایسا جائز نہین تو بعد دلائل واضحہ و براہین صریحہ کے یا بدون تحقیق و تردید کافی کے ایسی جرأت و تمسخر امر خوفناک ہے اور مین یہ نہین چاہتا کہ خواہ مخواہ تمھارے خلاف ہی کرون اور جس سے منع کرتا ہون اُسی پر اصرار ہے بلکہ مین نہین چاہتا مگر اصلاح جہان تک میری وسعت و قوت ہے اور میری توفیق نہین مگر اللہ سے اور اللہ ہی پر مین نے بھروسا کیا اور اوسی کی طرف رجوع کرتا ہون **رزق** سے یہان مراد نبوت و حکمت ہے (ابوسعود) یا رزق حلال (ابن کثیر) معالم شعیب کے پاس مال بہت تھا یا رزق سے مراد علم و معرفت ہے **ف** ماتوفیقی الخ مین اشارہ ہے کہ میرا یہ کام بتوفیق الٰہی ہے پس انکار نشان کفر و تباہی ہے۔

وَيٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِيْٓ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَآ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ اَوْ قَوْمَ

اور اے قوم نہ برانگیختہ کرے تمکو مخالفت میری اسپر کہ پہونچے تمکو مثل اوسکا کہ پہونچا قوم نوح کو یا قوم ہود کو یا قوم

صٰلِحٍ وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ

صالح کو اور نہین قوم لوط کی تم سے دور اور استغفار کرو رب سے اپنے پھر توبہ کرو طرف اُسکے بیشک رب میرا رحیم محبت کرنیوالا

اور اے لوگو میری دشمنی اور مخالفت تمھین ایسی باتون پر نہ آمادہ کر دے کہ تمکو وہ بلا پہونچے

جو پہونچی قوم نوحؑ کو غرق سے اور قوم ہودؑ کو ہواے تند سے اور قوم صالحؑ کو صاعقہ سے اور قوم لوطؑ تم سے کچھ دور نہین سامنے کا معاملہ ہے اور اپنے کفر یا گناہ گذشتہ کی مغفرت مانگو پھر آیندہ مخالفت و معصیت سے باز آؤ توبہ کرو ہمارا رب بیشک مہربان ہے بخشنے کا محبت کرنیوالا ہی توبہ کرنے والون سے راضی ہو جائیگا **ف** اسمین اشارہ ہے کہ تکرار معصیت سے تکرار عذاب ہو سکتا ہے یعنی اگر عمل قوم نوحؑ یا ہودؑ و صالحؑ و لوطؑ واقع ہونگے تو وہ عذاب جو اُنپر آیا تھا آ سکتا ہے

قَالُوا يَٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيرًا مِّمَّا تَقُولُ وَإِنَّا لَنَرَىٰكَ فِينَا

بولے اے شعیب نہین سمجھتے ہم بہت اسکا کہ تم کہتے ہو اور دیکھتے ہین ہم تمکو اپنی قوم مین

ضَعِيفًا ۖ وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنَٰكَ ۖ وَمَآ أَنتَ عَلَيْنَا بِعَزِيزٍ

کمزور اور اگر نہ بنی برادری تیری البتہ سنگسار کرتے ہم تجھے اور نہین تو ہمپر غالب

رہط وہ گروہ جو تین سے دس تک ہو اور یہان گروہ اقارب مراد ہے کہ شاید وہ لوگ شعیبؑ کی حمایت کرین اور لڑین **یعنے** قوم نے کہا اے شعیب ہم یہ بہت باتین جو آپ کیا کرتے ہین سمجھتے ہی نہین اور ہم تم کو اپنے گروہ و قوم مین ناتوان پاتے ہین صرف اُن چند آدمیون کا خیال ہے جو آپ کی برادری یا متبع ہین اگر ایسا نہوتا تو ہم سنگسار کرتے اور تم کچھ ہم پر غالب قوی نہین ہو لا الفتۃ یہ تقریراً کہا کہ ہم قابل غور نہین سمجھتے۔

قَالَ يَٰقَوْمِ أَرَهْطِىٓ أَعَزُّ عَلَيْكُم مِّنَ ٱللَّهِ وَٱتَّخَذْتُمُوهُ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا ۖ إِنَّ رَبِّى بِمَا تَعْمَلُونَ مُحِيطٌ

کہا اے قوم کیا گروہ میرا غالب ہے تمپر اللہ سے اور لے لیا تم نے اسے پیچھے اپنے پشت پناہ بیشک رب میرا اُسکو کہ تم کرتے ہو گھیری ہوئے ہے

ظہری منسوب بسوے ظہر وہ چیز کہ پشت کی طرف ہو **یعنے** اے لوگو تعجب ہے کہ میرا گروہ تم پر اللہ سے بھی غالب آیا اون کے ڈر سے مجھسے مزاحمت نہین کرتے ہو اور اللہ کو پس پشت ڈال لیا کچھ ڈر ہی نہین بیشک ہمارا رب تمھارے تمام افعال کو محیط ہے۔

وَيَٰقَوْمِ ٱعْمَلُوا۟ عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنِّى عَٰمِلٌ ۖ سَوْفَ تَعْلَمُونَ مَن يَأْتِيهِ

اور اے قوم کیے جاؤ اپنی جگہ پر مین بھی عمل کرتا ہون اب جان لوگے کس پر آتا ہے

عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَمَنْ هُوَ كَٰذِبٌ ۖ وَٱرْتَقِبُوٓا۟ إِنِّى مَعَكُمْ رَقِيبٌ

عذاب رسوا کرنیوالا اور کون وہی جھوٹا ہے اور انتظار کرو مین بھی ساتھ تمھارے منتظر ہون

اے لوگو تم کام کیے جاؤ اپنی جگہ پر مین بھی اپنی جگہ پر کام کرتا ہون اب تم کو معلوم ہو جاے گا کون ہے جس پر ذلیل کرنے والا عذاب آتا ہے اور کون کاذب ہے اور تم انتظار کرو۔

انجام اس کفر وشرارت کا کیا ہوتا ہے اور مین بھی تمھارے ساتھ منتظر ہون

وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَاَخَذَتِ الَّذِيْنَ

اور جب پہنچا امر ہمارا نجات دی ہمنے شعیب کو اور جو ایمان والے ساتھ اُسکے رحمت سے ہماری اور پکڑلیا اُنکو

ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۙ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۗ اَلَا

کہ ظلم کیا چیخ نے پس صبح کی گھرونمین اپنے اوندھے زانو کے بل پڑے تھے گویا نہ بسے تھے وہ اُسمین آگاہ ہو

ع ٨

عذاب آگیا شعیبؑ کو	بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ ۠	اور جب ہمارا حکم
جو ایمان والے اُنکے	ہلاکی ہے واسطے مدین کے جسطرح ہلاک ہوئے ثمود	تو نجات دی اور

ساتھ تھے اپنی رحمت سے اور ظالمون کو صیحہ نے لے لیا اپنے گھرون مین اسطرح اوندھے پڑے تھے گویا کبھی تھے ہی نہین آگاہ ہو کہ رحمت سے دوری ہے اصحاب مدین کے لیے جس طرح رحمت سے دور ہوئی قوم ثمود **ع** **ف** **عرائس** سے پہلے ابر سردی مسلط ہوئی تہ خانون مین پناہ لی یہان گرمی نے ستایا جنگلون مین گئے ایک ابر اٹھا ہوا سے سرد و نرم چلی سب ابر کے تلے جمع ہوئے ناگاہ آگ پیدا ہوئی اور زلزلہ آیا سب جل بھن گئے۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۙ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاتَّبَعُوْٓا

اور تحقیق بھیجا ہمنے موسےٰ کو ساتھ اپنی نشانیون اور دلیل ظاہر کے طرف فرعون کے اور اسکے سردارونکے پس پیروی کی

موسیٰ کو بھیجا اپنی	اَمْرَ فِرْعَوْنَ ۚ وَمَآ اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيْدٍ ۝	اور بیشک ہم نے
ظاہر کے ساتھ	حکم فرعون کی اور نہین حکم فرعون کا درست	نشانیون اور دلائل

فرعون اور اُس کے سردارون کی طرف تو سردارون نے فرعون کے حکم کی پیروی کی اور حکم فرعون کا درست نہ تھا **ف** بار بار تکرار نام بغرض کمال توضیح وتصریح ہے

يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ۭ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ۝

آگے ہوگے چلیگا اپنی قوم کے دن قیامت کے پھر وارد کریگا انھین آگ مین اور برا ہی گھاٹ اُتارا گیا

قیامت کے دن فرعون اپنے پیرو ونکے آگے آگے ہوگا اور انکو دوزخ پر کھڑا کردیگا اور یہ فرودگاہ بری ہے **ف** اسی طرح ہروہ شخص جسنے کسیکو بہکایا ہو اور مفسدونکا پیشوا تھا اپنی ذریات کو لے کر داخل جہنم ہوگا ورد مصدر بمعنے جاے ورود المورود صفت یعنی وہ گھاٹ جو مورود کفار ہے برا ہے اور مراد اس سے دوزخ

وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ۝

اور پیچھا کیے گئے اس دنیا مین لعنت کا اور دن قیامت کے بری ہے بخشش جو بخشش کی گئی

لعنۃ دنیا میں اور قیامت میں اُن کا پیچھا لعنت سے کیا گیا ہے یعنی لعنت خدا انکے درپے ہے
یا انجام انکا رحمت سے دور ہے برا ہے وہ انعام جو دیا گیا ف گھاٹ اور انعام انکی تفضیح
و تحقیر کے لیے فرمایا کہ وہ گھاٹ جہان پیاس سے لیجاتے ہیں اور وہ انعام جو وہان حاضر ہونگے
مسئلہ فرعونی اور فرعون اس آیت سے بلا تردد کافر قرار دیے گئے

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰى نَقُصُّهٗ عَلَیْكَ مِنْهَا قَآىٕمٌ وَّ حَصِیْدٌ

یہ خبرون سے ہے بستی کی کہ بیان کرتے ہیں ہم تجھ پر بعض انمین سے قائم ہین اور بعض کٹے ہوئے

یہ قصہ ہاے مذکورہ بستیون کی خبرین ہین بعض ان میں سے اب تک باقی اور قائم ہین جیسے مصر
وغیرہ اور بعض جڑ سے کاٹ ڈالے گئے جیسے قوم لوط کی بستی وغیرہ پس قائم اس لیے
کہ تم آنکھ سے دیکھو اور حصید اس لیے کہ انپر قیاس کرو۔

وَ مَا ظَلَمْنٰهُمْ وَ لٰكِنْ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَمَاۤ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِیْ

اور نہین ظلم کیا ہمنے انپر لیکن ظلم کیا جانون نے انکی پس نہ کافی ہوئے انکو معبود انکے جنکو

یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ وَ مَا زَادُوْهُمْ غَیْرَ تَتْبِیْبٍ

پکارتے تھے سواے اللہ کے کچھ بھی نہین جبکہ آگیا حکم رب کا تیرے اور نہ بڑھائی انکے لیے سواے ہلاکی کے

اور ہم نے انپر ظلم نہین کیا بلکہ انکی جانون نے انپر ظلم کیا پھر انکے معبودون نے انھین کسی بات سے
بھی بے پرواہ نہ کیا جبکہ عذاب تیرے رب کا آگیا اور نہ بڑھائی انکے معبودون نے انکے لیے مگر ہلاکت

وَ كَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَاۤ اَخَذَ الْقُرٰى وَ هِیَ ظَالِمَةٌ اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ

اور ایسا ہی پکڑنا رب تیرے جبکہ پکڑا بستی کو بحالت ظالم ہونیکے بیشک پکڑ اسکی دردناک کرنے والی سخت ہے

یعنی جب کہ ہم نے گزشتہ قومون کا عذاب بیان کیا جس طرح ان کے معبودون نے اللہ کی
گرفت میں کچھ فائدہ نہ دیا ایسا ہی پکڑتے ہین ہم جس بستی کو پکڑتے ہین ایسے حال مین کہ وہ ظالمہ
یعنی نافرمانبردار ہوتی ہے اور اللہ کی پکڑ ایذا رسان اور سخت ہے قری سے مراد اہل قری

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ذٰلِكَ یَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ لَّهُ النَّاسُ

بیشک اسمین البتہ نشانی ہے واسطے اسکے کہ ڈرا عذاب آخرت سے یہ دن ہے کہ جمع کیے گئے واسطے اسکے آدمی

وَ ذٰلِكَ یَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ وَ مَا نُؤَخِّرُهٗۤ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ

اور یہ دن حاضر کیا گیا ہے اور نہین موخر کرتے ہم انکو مگر مدت شمار کی گئی کے لیے

ان واقعات مین عذاب آخرت سے ڈرنیوالون کو علامت و نشانی ہے یہ یعنی قیامت وہ دن ہے

انکا یہ بیان... و بیرون ... نعمت ... اسم منصوبہ ... آن سے مراد ... اُنکے بعد ... انکار ... انکے جان ...

جس میں تمام آدمی جمع کیے جائینگے اور وہ دن ہے کہ تمام مخلوق حاضر کی جائے گی اور ہم نے اسے موخر اس لیے کیا ہے کہ مدت گنی ہوئی مقرر ہے قبل وقت کوئی امر نہیں ہوتا۔

يَوْمَ يَأْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ ۝ فَأَمَّا الَّذِينَ شَقُوا فَفِي النَّارِ

جبکہ آئیگا وہ بات کرسکے گی کوئی جان مگر اذن سے اسکے پس انمیں سے بدبخت ہیں اور نیک بخت ہیں پس لیکن جو بدنصیب ہوئے پس آگ میں ہیں

لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَشَهِيقٌ ۝ خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا

انکے لیے اوسمیں فریاد اور نالے ہیں ہمیشہ رہینگے اسمیں جبتک ہیں آسمان اور زمین ہے مگر

جب وہ دن قیامت کا آجائے گا تو کسی کی مجال نہو گی کہ بات کرسکے مگر اللہ تعالے کی

مَا شَاءَ رَبُّكَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ ۝

جو چاہے رب تیرا بیشک رب تیرا کرتاہے جو چاہے

اجازت سے پھر بعض ان میں شقی یعنے عاصی سزاوار نار ہیں اور بعضے سعید یعنے قابل عفو و دخول جنت ہیں لیکن جو شقی ہیں وہ آگ میں ڈالے جائیں گے اور اسمیں آواز سخت و نرم چلائیں گے اور اسی دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے جب تک آسمان و زمین ہیں مگر جو چاہے تیرا رب بیشک تیرا رب کرڈالتا ہے جو چاہے کوئی اسکا مانع نہیں شہیق اخیر آواز خر و رد النفس زفیر اول آواز خر و اخراج النفس مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ یہ محاورہ ہے مراد اس سے دوام اِلَّا مَا شَآءَ خواہ یہ مراد ہے کہ جسے ہم چاہیں اُسے نکال لیں اور یہ مومن عاصی ہے یا یہ کہ ہم کو ہر حال میں اختیار ہے مجبوری نہیں یعنے مگر بحسب وعدہ کفار کو ہمیشہ دوزخ میں رکھیں گے

وَأَمَّا الَّذِينَ سُعِدُوا فَفِي الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ

اور لیکن جو نیک بخت ہوئے پس جنت میں ہمیشہ رہینگے اسمیں جبتک ہیں آسمان اور زمین

اور جو لوگ نیکبخت ہیں وہ جنت میں جائیں گے اوسمیں ہمیشہ رہیں گے جب تک آسمان و زمین

إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ ۖ عَطَاءً غَيْرَ مَجْذُوذٍ ۝

مگر جو چاہے رب تیرا بخشش ہے غیر منقطوع

ہیں (یعنے ابدالآباد) مگر جو کچھ پروردگار عالم چاہے اور یہ عطا ہے جو کبھی ٹوٹنے گھٹنے کی نہیں وہم آسمان و زمین فانی ہیں خلود نار و نعیم انکی بقا تک کیونکر درست ہوگا دفع چونکہ معنے حقیقی یہاں متعذر ہیں اس لیے کہ آسمان و زمین آخرت میں نہونگے معنی مجازی لیے جائیں گے اور عرف میں زمین و آسمان سے مراد دوام ہے پس ہمارے عرف کے اعتبار سے فرمایا وہم اہل جنت کا خروج باتفاق ممتنع ہے پھر استثنا کیونکر صحیح ہوگا بلکہ کفار کا بھی خروج جائز نہیں دفع یہ استثنا سعید و شقی سے ہے یعنے ہر عاصی دوزخ میں جائے گا مگر جسے اللہ چاہے بچائے اور ہر مطیع قابل

جب کبھی (حاشیہ، دستی تحریر)

جنت سے ہے مگر یہ اللہ کا فضل شامل نہو مجرد اُس اطاعت سے جو مقدور بشر ہیں ہی نجات نہیں پاسکتا جیسا کہ حدیث میں وارد ہوا کہ ہم میں نہ کوئی اور اپنی اطاعت سے جنت میں جاسکتا ہے مگر جسے اللہ کی رحمت نے ڈھانک لیا ہے اور کہا بعض مفسرین نے کہ استثنا خلود سے ہے یعنے اللہ چاہے تو کچھ اور صورت نکال سکتا ہے مگر بسبب وعدہ ایسا نہ چاہے گا مگر یہ تاویل سُست ہے عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوذٍ جذ قطع کرنا یعنے یہ عطا منقطع نہ ہوگی اس میں اُس وہم کے نفی ہے جو دوام آسمان و زمین سے ہوسکتا ہے اس طرح کہ یہ عطا سے دائم ہے۔

فَلَا تَكُ فِي مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ هَٰؤُلَاءِ ۚ مَا يَعْبُدُونَ إِلَّا كَمَا يَعْبُدُ

پس نہ ہو تو شک میں اُس سے کہ پوجتے ہیں یہ لوگ نہیں پوجتے ہیں مگر جیسا کہ پوجتے تھے

آبَاؤُهُم مِّن قَبْلُ ۚ وَإِنَّا لَمُوَفُّوهُمْ نَصِيبَهُمْ غَيْرَ مَنقُوصٍ ۞ ع ۹

باپ دادے اُنکے پہلے سے اور ہم البتہ پورا کرنے والے ہیں حصے اونکے بدون کمی کے

یعنے آپ اُن کی احمقانہ پرستش سے شک و تردد میں نہ رہیں یہ نہیں پرستش کرتے مگر جیسے ان کے اگلے پرستش کر گئے نہ تحقیق ہے نہ تمیز اور ہم اِن کے حصے یعنے سزاے اعمال پوری دینگے کچھ کمی نہو گی **ف** جو کریں گے پائیں گے کمی نہ کی جاوے گی۔

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَاخْتُلِفَ فِيهِ ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ لَقُضِيَ

اور بتحقیق دی ہمنے موسیٰ کو کتاب پھر اختلاف کیا گیا اوسمیں اور اگر نہوتا کلمہ کہ سابق ہوا سب سے تیرے البتہ فیصلہ کردیا جاتا

اور ہم نے موسیٰ کو عطا فرمائی پھر اُسمیں	بَيْنَهُمْ ۚ وَإِنَّهُمْ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيبٍ ۞ اُن میں اور وہ تردد میں ہیں اُس سے شک کرنیوالے	کتاب یعنے توریت اختلاف کیا گیا یعنے

بعض ایمان لائے اور بعض متردد و منکر رہے اور اگر حکم جزا و سزا ایک وقت پر معین نہوتا اور رہا یہ مشیت الٰہی سابق نہو چکی ہوتی تو ابتک اختلاف کا فیصلہ ہو جاتا اور وہ ایسے شبہے میں ہیں جو اُن کو تردد میں ڈالنے والا ہے امید دفع کی بھی نہیں **ف** معلوم ہوا کہ دنیا میں سزا ملنا ضرور نہیں اسلیے کہ وقت معین ہے

وَإِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ أَعْمَالَهُمْ ۚ إِنَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۞

اور بیشک سب کے سب البتہ پورا دے گا انکو رب تیرا اعمال اُنکے بیشک اللہ اُسپر کہ وہ کرتے ہیں خبردار ہے

اور بیشک سب کے سب اپنے اعمال کا عوض بھر پائینگے کچھ باقی نہ رہے گا اور اللہ تعالیٰ تمہارے سب کام جانتا ہے

فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَمَن تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ۚ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۞

پس سیدھا رہو جیسا کہ حکم کیا تجھے اور جس نے توبہ کی ساتھ تیرے اور نہ سرکشی کرو بیشک ساتھ اسکے کہ کرتے ہو تم بینا ہے

پس آپ اور آپ کے ساتھی توبہ کرنے والے بھی بحسب ارشاد دوام و قیام کرین اور حد سے ہین سرکشی نکرین اللہ تعالیٰ تمہارے کام دیکھتا ہے **ف** اسمین وجوب ہے استقامت و ترک بغاوت کا

وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ

اور نہ جھکو طرف انکے کہ ظالم ہین کہ چھو جاے گی تم کو آگ اور نہین تمہارے لیے سواے اللہ کے

اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ○

حمایتیون سے پھر وہ نہ مدد دیے جاینگے

اور تم اُن لوگون کی جانب جو ظالم ہین مائل ہو اگر ایسا کروگے تو تم کو آگ مس کر جائیگی اور اللہ کے سوا کوئی تمہارا حامی نہوگا اللہ کی نصرت اور عذاب سے مدد نہ دی جاے گی ربط ان تمام احکام کے بعد وہ تعلیم شروع کی جو مراتب سعادت و مدارج تقرب کے لیے ذریعہ ہو اور غرض تخلیق و معنی عبودیت کی تکمیل کرے

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ۭ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّـيِّاٰتِ ۭ

اور قائم کر نماز دونون جانب مین دن کے اور ساعتون مین رات کے بیشک نیکیان بہاتی ہین برائیان

ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ۚ وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ○

یہ نصیحت ہے واسطے نصیحت ماننے والون کے اور صبر کر پس بیشک اللہ نہین ضائع کرتا مزدوری نیکی کرنے والون کی

نماز قائم کرو دن کی دو جانبون مین اور رات سے ملے ہوئے وقتون مین بیشک نیکیان یعنے نماز بُرائیان مٹا دیتی ہین یہ حکم نصیحت ہے نصیحت ماننے والون کے لیے اور جو مصائب تعمیل حکم و اداے نماز مین پیش آئین اُنپر صبر کرو اللہ تعالےٰ صابرون کا اجر ضائع نہین کرتا آیت مین کئی امر ہین (اوقات نماز) اسمین تین آیتین مصرح ہین ایک یہ آیت اور دو اپنی اپنی جگہ آئینگی اس آیت سے پنج وقتہ نماز کا ثبوت مختلف تاویلون سے کیا گیا ہے مگر صاف یہ ہے کہ (طرفی) تثنیہ ہے یعنے دو طرف وقت طلوع باتفاق غیر مراد اس لیے کہ اسمین کوئی نماز فرض نہین البتہ باعتبار ابتداے زوال جانب اول ظہر ہے (ابو سعود) و باعتبار غروب و ختم روز جانب دوم عصر (زلفا) جمع زلفہ یعنے قرب ساعات شب اور اقل درجہ جمع کا تین ہے پس تین وقت رات سے ملتے جلتے ثابت ہوئے پہلا فجر اس لیے کہ باعتبار حساب نجومی طلوع سے پہلے رات ہے (اور نہو تو ہمیشہ دن رات سے بڑا ہوگا) دوسرا وقت مغرب اس لیے کہ کنارۂ شب ہے یہ دونو وقت باعتبار نورانیت و عدم تاریکی و بے نوری نجوم مشابہ روز و متصل شب ہین تیسرا وقت عشا اس لیے کہ غروب شفق و ضیاے نجوم و کمال ظلمت اسی وقت سے ہوتا ہے (واللہ اعلم) اور وجہ یہ ہے پس نماز پنجگانہ واجب ہوئی مگر یہ تمام تاویلین اس درجے کی نہین کہ اوقات صلوٰۃ مصرح سمجھی جائین اور احادیث مفسرہ سے بے پروا رہین

کہیں آیت مذہب حنفیہ کی معین ہے اس لیے کہ زلف باعتبار جمع مغرب وعشاء و وتر ہے اور باعتبار قرب
اسفار فجر وتاخیر عصر مستحب ہے (شان نزول) ترمذی کہا ابوالیسر نے کہ ایک عورت میرے پاس چھوارے
خریدنے آئی میں نے کہا گھر میں عمدہ خرمے ہیں وہ ہمراہ اندر آئی تو میں نے اس کا بوسہ لیا اور
بعض روایتوں میں ہے کہ سوائے جماع کے سب کچھ کیا پھر حضرت ابو بکرؓ سے بیان کیا انہوں نے
اخفا کی وصیت کی تاکہ اللہ تعالے پردہ پوشی فرمائے پھر حضرت فاروقؓ سے کہا یہی نصیحت کی
آخر بے چین و خائف حضور میں گیا اور عرض کی فرمایا تو نے غازی کی اہل میں خیانت کی جسنے خدا کے
لیے اپنا وطن چھوڑا تھا پھر دیر تک خاموش رہے اور یہ آیت اتری بخاری اس شخص نے کہا یہ معافی خاص
میرے ہی لیے ہے یا عام فرمایا جو کرے گا وہ پھل پائیگا ابن کثیر اس مرد نے کہا مجھ پر حد قائم کیجیے
فرمایا تو نے پورا وضو کیا ہمارے ساتھ نماز پڑھی بولا ہاں فرمایا تو ایسا پاک ہو گیا جیسے ماں کے
پیٹ سے پیدا ہوا تھا پھر ایسا نہ کرنا (الحسنات) جمع حسنہ ترغیب آپ نے معاذ سے فرمایا
أَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا اے معاذ تم سے برائی ہو جائے تو اس کے بعد نیکی کر لیا کرو
جو اسے مٹا دے۔ یہاں مراد حسنات سے نماز ہے اور نماز کا کفارۂ گناہ ہونا متعدد احادیث
صحیحہ سے ثابت مسلم (فرمایا) مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هٰذَا ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا
نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ جسنے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر دو رکعت نماز
تحیۃ الوضو پڑھی اور اپنے دل میں ادھر ادھر کی باتیں نکرتا رہا اسکے تمام اگلے گناہ معاف کر دیے جاتے
ہیں اور فرمایا فَالصَّلَوَاتُ الْمَكْتُوبَاتُ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ فرض نمازیں کفارہ ہیں ان گناہوں کا
جو دو نمازوں کے درمیان میں ہوں اور فرمایا نماز سے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے پت جھڑ میں پتے
اور پنجگانہ نماز اسی طرح گناہ دھو ڈالتی ہے جیسے پنجوقتہ نہانے سے میل۔ اور مسجد کی طرف
چلنے والے کا ایک قدم پر گناہ عفو ہوتا ہے دوسرے پر نیکی ملتی ہے۔ اور وضو کرنے سے تمام
گناہ عفو ہو جاتے ہیں اور فرمایا جس نے نمازوں پر حفاظت کی زندگی بھی اچھی اور موت بھی اچھی وَكَانَ
مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہو جائے گا گویا آج ہی اسکی ماں نے
اسے جنا ہے (السیئات) اگرچہ عام ہے مگر قسم خاص ہے یعنی وہ سب گناہ جو حق العبد و کبائر سے
نہوں اور تمام جگہ جہاں کسی عمل کی برکت سے عفو معاصی مذکور ہے یہی تاویل ہے اور ظاہر ہے کہ
گناہ کبیرہ بے توبہ و حق العبد بدون رضائے حقدار معاف نہیں ہوتے اور اگر کہا جائے کہ یہ
تخصیص بے وجہ ہے تو جواب یہ ہے کہ جس طرح سیئات جمع ہے حسنات بھی جمع ہے پس

تقسیم ہوگی یعنے ہرایک نیکی جس درجے کی ہو ایک برائی کو جو اُسی درجے کی ہو معاف کرا دیگی اس سے بھی حق اعبد خارج ہوگیا البتہ گناہ کبیرہ ممکن ہے کہ وہ نماز جو بکمال خشوع وخضوع ادا کی جائے اور بحالت تضرع وزاری استغفار وتوبہ اس مین داخل ہو موجب معافی کبیرہ ہو

فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُونِ مِن قَبْلِكُمْ أُولُوا بَقِيَّةٍ يَنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْأَرْضِ

پس کاشکے ہوتے بعض زمانے والون سے جو پہلے تھے تم سے صاحب عقل منع کرتے فساد سے زمین میں

إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّنْ أَنجَيْنَا مِنْهُمْ ۗ وَاتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا مَا أُتْرِفُوا فِيهِ وَكَانُوا مُجْرِمِينَ

مگر تھوڑے اُنمین سے کہ نجات دی ہمنے اونمین سے اور پیروی کی اُنھون نے جو ظالم تھے اسکی کہ عیش مین پڑ گئے تھے بیچ اوسکے اور تھے گنہگار

جو لوگ تم سے پہلے گذر گئے اُن مین بعض ویسا احتیاط والے ایسے کیون نہ ہوے کہ لوگون کو زمین مین فساد یعنے کفر ومعاصی پھیلانے سے منع کرتے مگر جنھین ہمنے عذاب و ہلاک قوم سے بچا لیا اُن مین ایسے خیرخواہ واعظ کچھ تھوڑے سے ہوئے اور ظالم تو اوسی چیز کے پیچھے پڑے جس سے مالدار اور مزے اوڑانے والے ہوگئے اور وہ تھے ہی گنہگار قرون جمع قرن بمعنے مدت معینہ اور بیان مجاز اہل زمانہ مراد ہین بقیۃ بہترین قوم وصحابہ وہ دانا اتراف بسیار نعمت دادن مراد ہے لذات شہوانی ونعماے فانی سے جامع البیان[۱۲] یعنے اگر اگلی اُمتون مین دانشمند نصیحت گر ہوتے تو اچھا ہوتا اور عذاب نازل نہوتا مگر تھوڑے ایسے تھے جو اُن عذابون سے بچائے گئے جو گنہگار قومون پر آئے اور جو اُن مین ظالم تھے وہ نعمتون اور اسباب شہوات کے درپے طالب دنیا ہوئے کہا مفسرین نے اس مین ترغیب ہے کہ اُمت محمدی تم خیار ونتخب ودانشمند لوگ ہوجاؤ۔ دوسرون کو راہ راست دکھاؤ **ف** ۱ برائیون سے روکنے والے بہترین قوم ہین ۲ جو لوگ برائیون سے دوسرون کو روکا کرتے ہین وہ بلاؤن سے نجات پا جاتے ہین ۳ یہ لوگ اسکے حضور مین منتخب وبرگزیدہ ہوتے ہین ۴ ظلم وطلب دنیا وانہماک لذات و اتباع شہوات ممنوع ہے کوئی قوم بحالت صلاح ہلاک نہین کی گئی

وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرَىٰ بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا مُصْلِحُونَ

اور نہین رب تیرا کہ ہلاک کرے بستی کو ظلم سے اور اہل اُسکے نیکوکار ہون

پروردگار عالم کسی قوم کو ایسی حالت مین ہلاک نہین کرتا کہ وہ مطیع ومصلح ہون بلکہ دنیا دی بلا بھی شامت اعمال ہی سے آتی ہے **ف** جب کہ تمہ بہ برکت قوم صالح ہلاک نہین ہوتا مرد صالح بدرجہ اولے ہلاک سے محفوظ رہے گا

وَلَوْ شَاۗءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ ۙ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ

اور اگر چاہتا رب تیرا کر دیتا سب آدمیوں کو گروہ واحد اور ہمیشہ رہینگے اختلاف کرنیوالے مگر وہ کہ رحم کیا

رَبُّكَ ۭ وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ ۭ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ

رب تیرے اور اسی لیے پیدا کیا انکو اور پوری ہوگئی بات تیرے رب کی البتہ بھر دینگے ہم جہنم جنوں سے اور آدمیوں سے سب کے سب

اگر پروردگار عالم چاہتا تو تمام مخلوق کو ایک گروہ ایک راہ بنا دیتا اور یہ لوگ آپس مین جھگڑا کرتے رہین گے مگر جسپر اللہ تعالے نے رحم کیا وہ اس نزاع سے محفوظ ہے اور جو اختلاف مین پڑے وہ اختلاف ہی کے لیے بنائے گئے تھے اور جسپر رحم ہوا انھین رحمت ہی کے لیے پیدا کیا تھا اور پروردگار عالم کا یہ حکم کہ ہم دوزخ کو جن اور آدمیون سے بھر دینگے تمام وکمال ہو گیا۔ یعنے تمام مخلوق کا روبراہ ہونا امر مشکل نہوتا مگر اللہ تو حکم دے چکا کہ دوزخ جن اور آدمیون سے بھری جائے گی پھر ایک راہ پر کیونکر رہین ہان جنپر اللہ نے رحم فرمایا وہ مختلف نہون گے امۃ واحدۃ سے مراد اہل حق مختلف اہل باطل خواہ مشرک ویہود ونصارے ہون خواہ اہل ضلال ف آیت مین کئی امر ہین ا مسئلہ قدر اس لیے کہ تمام امور اپنی ہی مشیت پر محول فرمائے لیکن ان تمام اختیارون کے ساتھ نسبت فعل ہماری طرف کرنا مشیر ہے کہ کچھ اختیار کسب مین دیا گیا ہے ۲ یہ کہ اہل نار واہل نعیم کی تقسیم ازل ہی مین ہو چکی ۳ اتفاق واتحاد رحمت خاصہ الٰہی سے ہے اور اختلاف موجب شقاوت ونار ۴ اجمعین سے یہ مراد نہین کہ تمام آدمی اور جن دوزخ مین جائین گے بلکہ مجموعہ بعض جن وبعض انس مراد ہے نہ صرف جن نہ صرف آدمی اور جن وناس مین لام عہد ہے ابن کثیر دوزخ ھل من مزید برابر کہتی رہے گی یہان تک کہ حق سبحانہ تعالے اپنا قدم جس کی کیفیت وہی جانے اور یہ قدم بس ایک صفت ہے صفات باری تعالے سے اس مین رکھدے گا تو دوزخ کہے گی قسم ہے تیرے عزت وجلال کی کہ اب مجھ مین گنجائش نہین رہی۔

وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ وَجَاۗءَكَ فِيْ

اور سب بیان کرتے ہین ہم تجھ پر خبرون سے پیغمبرون کی وہ کہ ثابت کرین اس سے دل تیرا اور آجائے تیرے پاس

حالات ہم آپ سے	هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ	اور پیغمبرون کے
ہین جو آپ کے دل کو	اسمین حق اور نصیحت اور یاد واسطے مومنون کے	اسقدر بیان کرتے

مطمئن وثابت کردے اور مطاعن کفار وحوادث روزگار وقسم قسم کے امتحان سے جو اضطرار

وانتشار پیدا ہوتا ہے وہ دھو جائے اور امر حق ظاہر ہو جائے اور ایمان والے نصیحت پائیں نسیان وغفلت میں یاد وتذکر ہو ف لے قصص قرآنی موجب تسکین قلب ونصیحت وتذکر ہیں کہ ان قصون سے امر حق ظاہر ہو جاتا ہے اگر بنظر انصاف غور کرے کہ اس سے اخبار سابقین وسیر صالحین کے فضائل وفوائد مفہوم ہوتے ہیں

وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنَّا عٰمِلُوْنَ ۝ وَانْتَظِرُوْا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ

اور کہدیجیے اونسے جو ایمان نہین لاتے کام کیے جاؤ اپنی جگہ پر ہم بھی کام کرتے ہین اور انتظار کرو ہم بھی انتظار کرتے ہین

آپ اُن سے کہدیجیے جو ایمان نہین لاتے جو تمہارا جی چاہے کیے جاؤ جو ہم کو حکم ہے ہم بھی کرتے ہین اور انتظار کرو حکم خدا کا اور انجام کار کا ہم بھی انتظار کرتے ہین کہ تم کو اس سرکشی کی کیسی سزا ملتی ہے ف اِعْمَلُوْا یہان بمعنے امر نہین بلکہ کمال زجر اور ترک ہے یعنے جو چاہو کرو

وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ

اور اللہ کے ہی ہے غیب آسمانون کا اور زمین کا اور اسی کی طرف رجوع کرتے ہین کام سب کے سب پس بندگی کرو اسکی اور بھروسا کرو

عَلَيْهِ ۝ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝

اُسپر اور نہین رب تیرا غافل اُس سے کہ کرتے ہو تم

آسمان وزمین مین جو اسرار مخفیہ وخزائن مودعہ ہین وہ سب کے سب اللہ ہی کی ملک ہین اللہ اُنپر مطلع ومتصرف ہے اور اُسی کی طرف سب کام رجوع کرتے ہین پس توحید وعبادت کرو اُس کی اور اُسپر بھروسا کرو اور تمہارا رب تمہارے کامون سے بے خبر نہین کہ کسی کا عوض رہ جائے

سورۂ یوسف — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — مکیۃ

نام اسکا سورۂ یوسف ہے لقب احسن القصص اس لیے کہ جہانتک قصص وحکایات صحیحہ سُنے گئے کوئی اس قصے کی طرح دلفریب وفائدہ بخش نہین اُس مین ایک سو گیارہ آیتین ہین مکے مین نازل ہوئی اگرچہ احکام کم ہین مگر غیر منسوخ ومحکم ابن کثیر بعض اصحاب نے درخواست کی کہ حضور کوئی قصہ ارشاد فرمائین تو یہ احسن القصص نازل ہوا حدائق بعض اہل کتاب نے امتحاناً پوچھا کہ یعقوب علیہ السلام ملک شام ووطن آباے کرام چھوڑکر کنعان مین کیون آئے مصر مین اُن کی سکونت کسطرح ہوئی فرمایا مین بھی ایک آدمی ہون جیسے تم سب مجھے علم غیب نہین حضرت حق جل وعلی کو منظور ہوا کہ اسکے پیغمبر پر اعتراض کرنیوالے شرمندہ ہون یہ سورت نازل فرمائی تکملہ مین نے بعض مشائخ

ف لے وقف لازم
ع ۱۰

سے سنا کہ جب جمال جہان آرا ے محمدی و حسن دلفریب نبوی نے قلوب اصحاب کو آپکے کیطرح شیفتہ اور وآن سے بیخبر بنا دیا خوف تھا کہ جذبات عشق وشورش محبت نظم ظاہر و آداب سیاست سے بے پروا کر دے چارہ گر مطلق نے دوسرے دلکش قصے کے ضمن مین بتلایا محبت کا انجام و آغاز قدرت کی زبردستیان بندگان خدا کی استقامت طریق عبادات وحکومت سب کچھ سکھایا کہ خودرفتگی سے سنبھلین۔ جادۂ اعتدال سے قدم نہ نکلین اِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ مین اسی طرف اشارہ ہے یعنے آپ ان کی بیخودی اور انجام جذب وتعشق سے غافل تھے۔ یا نہین والدہ مقام فنا سے یا اُس مدت سے جسکے لیے وہ پیدا کیے گئے ہین غافل تھے تنبیہ تفسیر سے پہلے ضرور ہے کہ کچھ عذر بیان کر دیے جائین تاکہ بُرے خیالون کے پیدا ہونے سے پہلے انکا ابطال ذہن نشین رہے اول یہ کہ ارباب تاریخ واصحاب تفسیر نے اس دلفریب قصے کو انواع عجائب سے آراستہ کیا ہے جسے نہ قرآن سے تعلق مزید ہے نہ احادیث معتبرہ سے تائید اور میرا مقصود تفسیر کلام خدا ہے نہ شرح حُسن یوسفؑ وشورش زلیخا۔ لہذا اُسی مقدار پر کفایت کی جسکا ترک فہم مقصود مین مخل یا سیاق نظم مین مانع تھا۔ دوم اسمین بعض مقام خوفناک ہین جنسے بچ نکلنا ہی غنیمت ہے زیادہ تیزی کا کیا مذکور جیسے ذکر برادران یوسفؑ اگر پیغمبر نہین ہوئے ہین تو بھی آداب نبی زادگی تعلیم سکوت کر رہا ہے اور سفارش وعفو یعقوبؑ ویوسفؑ ومغفرت باری تعالے اُنھین تمام حملون سے بچا رہی ہے۔ اور اگر مشرف بہ نبوت ہین جسکا اشارہ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ مین ہے۔ تو ہم ایمان لانے والے ہین جرح وطعن چہ معنی واسد یا وہ رکیک مضامین جو حضرت یعقوبؑ کے ابتدائی حالات کی نسبت بیان کیے گئے اور زلیخا کی ازخود رفتگی گو ابتدءً کسی روش پر ہو مگر انجام دیکھو حضرت یوسفؑ کی ہمخوابہ۔ انبیاے اولوالعزم کی مان ایک ایک وصف کا زیور ادب وانگشت حیا برلب ہے یا حضرت یوسفؑ کی تقدس وپاکدامنی جسپر قرآن شاہد اور صفت نبوت حاکم ہے یہ اُنھین کو مبارک رہے جنکی زبان پر جان وایمان قربان ہے۔ جا ہے کچھ ہو شوخی طبع بے دکھائے نہین رہ سکتے بنی اسرائیل جو غالبًا ان قصّون کے راوی ہین وہ جانین اور انکا کام۔ یہان سکوت ہے اور ادب مع السلام ع زبان خشک بہ تالو گرہ البتہ جو حالات منجر حضرات پر شامل ہین یا جنکی شہادت قرآن وحدیث سے ثابت یا اصول شرعیہ وآداب نبوت کے مخالف نہین مناسب موقع پر بے لکھے نہ چھوڑینگے اور جہان کہین کذب یا توہین کی بو ہے خوف جہنم مانع گفتگو ہے۔ یہ کلام آسمانی ہے نہ دل خوش کن کہانی۔ عجائب کے مشتاق سے بے بنیاد روایتین

دلیر اس مقام پر روشن سمجھیں **اصل** علماے کلام نے حضرات انبیا کی عصمت وعفت میں بحث
تقریر کی ہے مگر ۱ اسپر اجماع ہے کہ کفر و شرک سہواً۔ عمداً نبوت سے پہلے یا بعد نہیں ہو سکتا ۲ نبوت
کے بعد کبائر سے محفوظ و معصوم ہین ۳ کہا بعض نے کہ گناہ صغیرہ عمداً بھی ہو سکتا ہے ۴ کہا امام ابو حنیفہ
نے کہ انبیا صغیرہ وکبیرہ دونون سے بری ہین ۵ البتہ اجتہاد مین خطا ہو جاتی ہے یا سہواً کوئی غلطی
وقوع مین آتی ہے مگر معاً تنبیہ و اطلاع لازم و رجوع ثابت۔ لیس ہم نے ہر ایسے مقام پر ایسی
بے نبیاد روایتین متروک یا بدلائل قاہرہ مردود کر دی ہین۔

الٓرٰ تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ ۟ اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝

یہ آیتین ہین کتاب ظاہر کی ہمنے اُتارا اُسے قرآن عربی تاکہ تم سمجھو

الر حروف مقطعات سے ہے واجب الاعتقاد وقابل التوقف **تلک** یہ سورت **قرآن** یعنے منفرد
یا مقرون۔ یا علَم ہے کتاب آسمانی کا جو مسلمانون کو عنایت ہوئی اور تقریر اول بیان جیسیان
ہے **حاصل** یہ آیتین ہین کتاب روشن کی یعنے قرآن مجید کی ہمنے اُتاری یہ کتاب درانحالیکہ
نام اسکا قرآن ہے یا زبانون پر پڑھا گیا یا قبول وحق و ثواب وہدایت سے مقرون ہے۔ اور
عربی ہے تاکہ تم سمجھو **ف** عربی تمام زبانون پر اشرف اور فہم مضامین وحل معانی ولطائف
اسرار ودقائق حکمت مین اولے والطف ہے اس لیے کہ قرآن کا عربی ہونا محل
امتنان و مدح مین مذکور ہوا۔

ع ۱۰

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَیْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَاۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖۗ

ہم بیان کرتے ہین تجھپر بہترین قصون کا بسبب اسکے کہ وحی کیا ہمنے طرف تیرے یہ قرآن

وَ اِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِیْنَ ۝

اگرچہ تھا تو پہلے اس کے ہر آئینہ غافلون سے

ہم بیان کرتے ہین تم پر تمام قصون سے اچھا قصہ اس ضمن مین کہ قرآن تمھاری طرف بھیجا
اگرچہ تم اس سے پہلے ان واقعات یا اسرار۔ یا احکام سے بیخبر تھے **مسئلہ** حضرت یوسفؑ کا
قصہ یا دوسرے انبیا وصلحا کا ذکر بنفسہ احسن ہے لیکن عوام کی تاریخ اگر کذب وفساد سے خالی ہو
تو بغرض صالح اولے ورنہ مباح ہے **مسئلہ** عاشقانہ قصے سچے مباح اور بغرض عبرت اولے
ہین **احسن القصص** ہونا اسکا بوجوہ چند مسلم ہے ۱ قرآن مین کوئی سورت نہین جو کسی ایک
قصے کے لیے مخصوص ہو اور نہ ایسے قصے ہین جو اس بسط وشرح سے مرتب و مذکور ہین۔
۲ اس مین انبیا کے اخلاق سلطنت کے انتظام احباب واقارب سے سلوک۔ ابناے زمانہ کی

روشن حسن صحبت انقلاب روزگار۔ امتحان صبر و استقلال۔ فضل علم۔ مراتب تقوی حسن انجام دیانت عجائب و غرائب زمانہ حسن کی چیرہ دستی۔ عشق کے حرکات مجنونانہ سب کچھ مذکور ہین سے حضرت یوسف کی پاکدامنی اور اعلے درجے کی تدبیر وسیاست وحکمرانی اور سب سے بڑھکر یہ کہ اللہ تعالی کا بیان اور محل اسکا قرآن۔ جبرئیل ترجمان۔ سننے والے محبوب رحمن اب اس سے حسن وشرف زیادہ کیا ہوگا

اِذْ قَالَ يُوسُفُ لِاَبِيهِ يٰۤاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ

جب کہا یوسف نے اپنے باپ سے اے باپ میرے مین نے دیکھے گیارہ تارے اور سورج

وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ۝

اور چاند دیکھا مین نے انکو اپنے لیے سجدہ کرنے والے

حضرت یوسف بارہ برس کے تھے ایک شب باپ کے پاس سوتے سوتے چونک پڑے حضرت یعقوب نے گلے لگا کر پیار کیا اور سبب پوچھا۔ یوسف نے کہا اے باپ مین نے خواب مین دیکھا کہ گیارہ تارے اور چاند سورج سب مجھے سجدہ کر رہے ہین عرائس یوسف نے کہا مین نے دیکھا آسمان کے دروازے کھل گئے اور ایسی روشنی پھیلی کہ تارے چمکنے لگے پہاڑ نورانی ہوگئے دریا شعاع نور سے چشمۂ آفتاب اختر نورانی ہر برج حباب مچھلیون مین غلغلۂ تسبیح وتہلیل عالم آئینہ قدرت رب جلیل مجھے وہ لباس فاخرہ پہنایا گیا جسکی جھلک سے زمین منور ہوئی گیارہ تارے اور چاند سورج میرے سجدے مین جھکے۔ باتفاق مفسرین گیارہ تارون سے بھائی اور چاند سورج سے مان باپ مراد ہین عرائس جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضور نے ایک یہود کے استفسار پر ان تارون کے نام جو حضرت یوسف نے خواب مین دیکھے تھے ذکر فرمائے ۱ جریان ۲ طارق ۳ ذیال ۴ ذو الکتفین ۵ قرغ ۶ وثاب ۷ عمودان ۸ قابس ۹ مصبح ۱۰ فلیق ۱۱ ضروح ف سجدہ خواہ کنایہ ہے غایت تعظیم سے جیسا کہ بعض مفسرین نے کہا۔ یا مضامین خواب اپنی حقیقت پر محمول نہین ہوتے مجاز وتمثیل مراد ہوتی ہے۔ یا یہ کہ عالم خواب عالم تکلیف نہین یا یہ کہ جو احکام جن وانس کے لیے ہین وہ دوسری مخلوق کے لیے ہونا ضرور نہین ہمارے حضور کو بھی حیوانون نے سجدہ کیا ہے پس یہ صورت سجود جو خواب مین دکھائی گئی نہ صورت ممنوع ہے نہ قابل حجت الغرض یعقوب علیہ السلام نے جواب مین فرمایا۔

قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰۤى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ

کہا اے میرے بیٹے نہ بیان کر خواب اپنا اپنے بھائیون پر تو کرین تجھسے کوئی حیلہ بیشک شیطان واسطے آدمی کے دشمن ہے کھلا ہوا

کہا اے میرے پیارے بیٹے اپنے بھائیون سے یہ خواب بیان نہ کرنا مبادا تجھسے کوئی داؤ کرین شیطان

آدمی کا کھلا دشمن ہے **ف** معلوم ہوا کہ خواب ہر شخص سے نہ کہے جیسا کہ حدیث مین آیا کہ اچھا خواب
دوست ہی سے کہو ۲ اپکو حسد سے بچانا چاہیے ۳ دشمن سے کسی حال مین غافل و مطمئن نہونا چاہیے ۴
اخوان واقران مین غیرون سے مادۂ حسد زیادہ ہوتا ہے ۵ ذکر شیطان مین دو فائدے ہین ایک یہ کہ شیطان
تمھارے بھائیون کو بہکا کر مخالفت پر آمادہ نکرے اور شفقت اخوت سلب کردے دوسرے یہ کہ تمھارے حسد بے
ہوجائے مفسرون نے اسباب حسد مین ایسی روایتین لکھی ہین جن مین محبت و عنایت و عطاے یعقوب بہ نسبت
دوسرے بھائیون کے یوسف پر بہت زیادہ پائی جاتی ہے اور یہ امر خواہ مخواہ آدمی کو حد اعتدال سے پھسلا دیتا ہے

وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَعَلٰى

اور ایسے ہی برگزیدہ کریگا تجھے رب تیرا اور سکھائیگا تجھے تعبیر باتون کی اور پوری کریگا نعمتین اپنی تجھپر اور

آلِ يَعْقُوبَ كَمَا أَتَمَّهَا عَلٰى أَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ إِنَّ رَبَّكَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝

آل یعقوب پر جس طرح پورا کیا اُنکو تیرے باپ دادے پر پہلے سے ابراہیم اور اسحاق بیشک رب تیرا دانا حکمت والا ہے

ایسے ہی اللہ تعالے تجھے برگزیدہ و مقبول کریگا اور سخن فہمی سکھائے گا اور اپنی نعمتین تمام و کامل کردیگا
تجھپر اور یعقوبؑ کی اولاد پر جس طرح تیرے دادا اسحاقؑ اور پردادا ابراہیم پر اپنے انعام
پورے کیے بیشک رب تیرا عالم و دانا ہے **تاویل** تعبیر و مراد **احادیث** جمع حدیث بات
یہان خواب مراد ہے اور دوسری باتین متعلق نبوت و اسرار معرفت و علوم و حکمت و سیاست بھی داخل ہین

التفسیر فی الرؤیا والتعبیر

گو یہ طلسم دلفریب عوام و عقدہ کشاے خواص تھا مگر ہمین معلوم کیون پوری توجہ ادھر نہ ہوئی تھا تھا
ہے اگر یہ خواب بیداری مین دکھایا جائے معما سمجھ مین آئے مگر یہ خیال ہی خیال نہین قرآنی تاویل
اور آسمانی تفصیل سے رویا (خواب) یہ انکشاف روحی و سیر عالم علوی ہے جو سوتے مین
بفیضان الٰہی بدون اسباب ظاہر و کسب و عمل میسر آئے تاکہ قلوب صالحہ مشاہدۂ کمال قدرت سے
مستفیض ہون اور عالم صورت و مجاز سے حقیقت و امتیاز کی طرف نظر ڈالین **نووی** علماے سنت
کا مذہب خواب مین یہ ہے کہ اللہ تعالے سونے والون کے دلون مین اعتقاد پیدا کرتا ہے جو دوسرے
امور کی علامت ہون یعنے دلیل تعبیر و قرینۂ تاویل بنے - کہا حکیم امریلس نے روح جسم سے نکلکر عالم
علوی و سفلی مین سیر کرتی ہے جو جاگتے مین دیکھ نہ سکتی وہ دیکھتی ہے - ارسطاطالیس نے اسے حس
روحی قرار دیکر کہا حس جسمانی صرف حاضر پر حاوی ہوسکتی ہے اور حس روحانی حاضر و غائب دونون کی
مدرک ہے - اور وہ احادیث جن مین حضور کا دوسرے عالم مین جانا اور عجائبات قدرت ملاحظہ فرمانا

مروی ہے اسی کی شاہد ہین بخاری رات کو میرے پاس آنے والے آئے اور مجھے لیگئے اور جزائے
اعمال دکھلائے فرمایا اَللّٰہُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِہَا وَالَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِہَا فَیُمْسِکُ
الَّتِیْ قَضٰی عَلَیْہَا الْمَوْتَ وَیُرْسِلُ الْاُخْرٰی اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی اللہ وفات دیتا ہے جانون کو
انکے مرنے کے وقتون مین اور جو نہین مرے اُسے خواب مین وفات دیتا ہے پھر روک لیتا ہے اُسے
جسپر حکم موت جاری ہوگیا۔ اور چھوڑ دیتا ہے دوسرے کو کہ ایک وقت تک جسم مین رہے اس سے بعض
وحرکت وسیر وادراک ثابت ہے گو جسمی تعلق وانرید ستور باقی رہتا ہو اور خواب کا سوتے مین ہونا الفاظ
قرآنی و تفصیل حدیث سے واضح ہوگیا۔ پس وہ معانی و قصور جو از باب فکر کے خیال و
ذہن مین متخیل و متصور ہون اور مراقبات صوفیہ و مشاہدات عارفین اور الہامات اولیا و وحی انبیا
خواب نہین۔ خیالات معمولی و وسوسہ شیطانی و حدیث نفس اگرچہ خواب کی صورت مین رونما
ہون مگر حکم و غرض خواب اُنپر مرتب نہین سے مسلم فرمایا خواب تین ہین ۱ رویاے صالحہ
یہ اللہ کی طرف سے بشارت ہے ۲ ملول و پریشان کرنے والے خواب یعنے اضغاث احلام یہ
وسوسہ شیطانی ہین فرمایا اَلرُّؤْیَا مِنَ اللّٰہِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّیْطَانِ خواب اللہ کی طرف سے ہے
اور حلم شیطان کے وسوسے سے (مسلم) ۳ دہ وہم و خیالات جو انسان کے خاطر مین جمع اور
ذہن مین متخیل ہون اور اسی کے مثل وہ خواب ہین جو کثرت غفلت وغیرہ سے اُڑتی اُڑتی باتین نظر
آئین یعنے ایسے امور دیکھے جن کا نہ آغاز نہ انجام نہ باہمی ربط نہ پورے طور پر یاد۔ صرف خیال
ہی خیال ہون۔ پس یہ تمام توہمات گو خواب کے نام سے مشہور ہین مگر نہ حکم خواب انپر مرتب نہ
غرض انسے حاصل جو دیکھا وہ لغو جو سمجھے وہ باطل۔ اور رویاے صالحہ جسکی بحث ہم کو منظور ہے
عالم ملکوت و جبروت و فیضان حضرت لاہوت سے ہے اُسے عالم خیال و مثال سے تعلق نہین
کہا دانیال پیغمبر نے روحین آسمان ہفتم کی طرف بلند کی جاتی ہین اور بحضور پروردگار عالم کھڑی
ہوتی ہین سجدہ کرنے کی اجازت ملتی ہے طاہر عرش کے تلے اور غیر طاہر دور سے سجدے مین
گرتی ہین پھر فرمایا جو فرشتہ خواب پر موکل ہے اُسکا نام صدیقون ہے اسکی مثال ایسی ہے جیسے
آفتاب جس کے نور مین ہر شے نظر آتی ہے یہ فرشتہ حجاب لوح محفوظ سے نور الٰہی مین آدمیون کو
مثالین دکھاتا ہے (غالباً اسی بنا پر مشائخ نے باوضو سونا اچھا جانا) ابن عمر سے مروی ہے کہ فرمایا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو طاہر سوتا ہے اُسکے بالون مین فرشتے رہتے ہین اور اسکے لیے
استغفار کرتے ہین بخاری و مسلم اور دوسرے محدثون نے نقل کی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ مومن کا خواب چھیالیسوان حصہ نبوت کا ہے اور بعض روایتون مین پچاسوان حصہ بھی مروی ہے چونکہ نبوت بجمیع اعتبارات فیضان عالم قدس وانعام الٰہیہ سے ہے اس کا کوئی حصہ قلیل ہو یا کثیر ادنےٰ ہو یا اعلےٰ باطل و غلط نہین ہو سکتا پس خواب فیضان الوہیت وبرکات نبوت سے ہے فرمایا ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ (ابن ماجہ) نبوت ختم ہوگئی بشارتین باقی ہین اور تفسیر آیہ لَهُمُ الْبُشْرٰى الخ مین فرمایا کہ مراد رویاے صالحہ ہین اور حضرت یوسفؑ پہ احساناً فرمایا کہ تم کو علم تعبیر سکھایا اور منجملہ انعامات وتشریفات نبوت ذکر کیا بلکہ تتمہ نعمات سے گردانا تو کیا ممکن ہے کہ صرف خیال عالم برزخ ومثال کا عمدہ انعامات حضرت الوہیت وحصہ علم نبوت سے قرار پائے اور فرمایا مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلْمٍ لَمْ يَرَهُ كُلِّفَ اَنْ يَّعْقِدَ بَيْنَ شَعِيْرَتَيْنِ وَلَمْ يَفْعَلْ (بخاری) جسنے ایسا خواب بیان کیا جو نہ دیکھا تھا مجبور کیا جائے گا کہ گرہ دے دو جَوؤن مین اور نہ دے سکیگا۔ یعنی قیامت مین سخت عذاب مین مبتلا ہوگا جس سے جانبری مشکل ہے اور فرمایا اِنَّ اَفْرَى الْفِرٰى اَنْ يُّرِيَ عَيْنَيْهِ مَا لَمْ تَرَيَا (بخاری) نہایت بڑا افترا یہ ہے کہ جو نہین دیکھا اُسے آنکھون کی طرف منسوب کرے یعنی جھوٹا خواب بیان کرے اگر خواب عالم علوی وفیضان الٰہی سے نہوتا اسکا کذب دوسرے کذب سے کیون اشد ہوتا چونکہ حدیث مین آچکا ہے کہ جسنے مجھپر عمداً جھوٹ باندھا اُسنے اپنا ٹھکانا دوزخ مین بنا لیا اور خواب بھی متعلقات نبوت سے ہے اور تعلیم والہام غیب کی طرف نسبت ہوتی ہے پس اِسکا کذب نہایت بُرا ہے وہم جبکہ خواب جزو نبوت وفیضان عالم قدس سے قرار پایا تو لازم تھا کہ کفار وفساق کو اس سے حصہ نہوتا دفع حق سبحانہ تعالیٰ کی نعمتین دو قسم کی ہین ۱؎ عام جس مین کافر ومومن سب شریک ہین جیسے تخلیق وربوبیت ورزاق وقبول دعا وغیرہ اور خواب اسی قبیل سے ہے ۲؎ خاص یعنے قبول۔ رضا۔ ثواب وغیرہ یہ اہل ایمان کے لیے مخصوص ہیں وہ خواب جو جزو نبوت ہے مومنین کے لیے مخصوص ہے نہ مطلق خواب کہ اِسمین سب داخل ہین ۳؎ ممکن ہے کہ یہ نعمت بھی اُنھین عام نعمتون سے ہو اور سب سرفراز کیے جائین ۴؎ جسطرح کفار کو دنیا مین تعلیم انبیا وصحبت صلحا وسماعت قرآن سے ایک حصہ حاصل ہے وہ مستفید ہون یا نہ ممکن ہے کہ دولت خواب سے بھی اسی طرح مشرف ہون فرمایا مَنْ رَّاٰنِيْ فَقَدْ رَاَى الْحَقَّ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ لَا يَتَخَيَّلُ بِيْ (بخاری) جسنے مجھے خواب مین دیکھا مجھی کو دیکھا بیشک شیطان میری سی صورت نہین بنا سکتا ہے اور فرمایا مَنْ رَّاٰنِيْ فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَاٰنِيْ جسنے مجھے خواب مین دیکھا بیشک مجھی کو دیکھا شبہہ بسا اوقات حضورؐ خواب مین صورت وصفت اصلی سے نہین نظر آتے حل لے کہا امام نووی نے

کہ حضور کا بذاتہ ہونا اور یہ کہ دوسرا شخص نہیں آپ ہی ہیں کافی ہے اور صفات میں تخییل و تشبہ مضر
نہیں ہے حضور کی زیارت موجب علوے مدارج و علامت صفائی قلب و مثمر برکات ہے تو ممکن ہے
کہ دیکھنے والے کی استعداد کی رعایت کی جاتی ہو یا یہ اختلاف اس وجہ سے ہو کہ التفات کامل و امتیاز
و حس صحیح حاصل نہو اور ممکن ہے کہ یہ اختلاف حجاب ہوں جو اسکے اعمال کے اعتبار سے واقع
ہوں پھر جیسے اعمال ویسے ہی حجاب تو ممکن ہے کہ حضور کے صفات و صورت کا اختلاف کسی تعبیر و
تاویل کی بنا پر ہو **نکتہ** حقیقت محمدی حقیقت موجودات ہے ہر شخص پر اسکی حقیقت کے موافق جلوہ گری
ہوتی ہے۔ امام نووی نے بعد بحث طویل فرمایا کہ صحیح یہ ہے کہ حضور کو جس صفت پر دیکھے حضور ہی
ہیں اللہ تعالے نے آپکی صورت و ذات کو شیطانی فریب اور مغالطوں سے محفوظ رکھا ہے **مسئلہ**
اگر کوئی دعوی کرے کہ اُسنے پیغمبر کو کسی نامشروع صورت یا صفت پر دیکھا یا وہ کسی امر ممنوع کا حکم کرتے
ہیں یا کسی امر واجب سے روکتے تھے ایسا دعوی غلط قرار دیا جائے اور مدعی مفتری واجب التعزیر
اول ایسا ہو ہی نہیں سکتا اور ہو بھی تو ممکن ہے کہ یہ بھول گیا اور دھوکا ہوا ہو واقعۂ خواب ایسا نہ تھا
قابل غور یہ امر ہے کہ یہ فضل خاص حضور ہی کے لیے ہے یا تمام انبیا اس میں شریک ہیں
میرے نزدیک تخصیص کی کوئی ضرورت نہیں اور وجہ یہ ہے کہ خواب عالم حقیقت کے اسرار سے ہے
وہاں ہر شئی کی حقیقت اور اصلی صورت حاضر ہے نہ مجاز سے نہ تلبیس و تبدیل کا جواز اور منصب نبوت
بجمیع اعتبارات قریبہ و بعیدہ خیر محض ہے اور شیطان شر محض لہذا کسی اعتبار اور کسی ادنی مناسبت
سے بھی اجتماع جائز نہیں اور اگر اوس عالم میں خلط و تلبیس ممکن ہوتی تو تصدیق و تحقیق کے لیے
جو باعث عین الیقین ہو کوئی مقام باقی نرہتا - اور بڑا فائدہ اس کا حفظ منصب نبوت ہے کہ
شیطان انبیا کی صفت و صورت میں خلق کو نہ بہکا سکے اور اس حفاظت میں تمام انبیا کو استحقاق
ہے **شبہہ** جب شیطان کا تمثل انبیا کے ساتھ دنیا میں ثابت ہے تو عالم مثال میں بدرجہ اولی
ہونا چاہیے جس طرح عفریت حضرت سلیمان کی صورت میں ایک مدت تک حکمران رہا - اور حضرت
مسیح کے خبر دینے والے نے آپ کی صورت میں سولی پائی اور ہمارے حضور گو اس سے محفوظ رہے
تاہم یہ ہوا کہ شیطان نے لہجہ بدل کر آواز میں آواز ملائی جسکا ذکر سورۂ حج و نجم میں آئے گا
اور بروز جنگ احد شیطان نے غلط بیانی کی کہ آپ شہید ہوئے ان باتوں سے کچھ کچھ بوے آلائش
آتی ہے **حل** دنیا محل امتحان ہے اور عالم مجاز یہاں بہت کچھ امور خلاف واقعہ پائے جاتے ہیں
مگر عالم علوی ان تمام امور سے منزہ و مبرا ہے نہ وہاں امتحان منظور ہے نہ مجاز کو دخل بس بیان کا

قیاس وہان باطل ہے **شبہہ** ممکن ہے کہ وہ خواب جو عالم علوی سے متعلق اور قسم اول مین داخل
ہین اس مغالطے سے بچے رہین مگر خواب قسم دوم وسوم مین ایسا مغالطہ ہو **جواب** ہم اس امر کو
نہین تسلیم کرتے خواہ اس لیے کہ اللہ تعالےٰ آپ کی نسبت کو ہر جگہ محفوظ رکھتا ہے خواہ یہ کہ ایسے
وسوسے ڈالنے والا نہین ہے مگر شیطان پھر جب وہ کسی طور اور کسی پیرایے مین حضور کا خیال
پیش کرنا چاہے گا روح وقلب کا تعلق اصل حقیقت نبوی علیہ السلام سے ہو جائے گا اور تار پود شیطانی
برباد اور برکات رحمانی آمادۂ امداد ہو جائین گی **نکتہ** ہمارے اس تقریر سے وہ تمام حضرات جو
معصوم ہین تشبیہ شیطانی سے محفوظ رہین گے جیسے انبیا و ملائکہ علیہم السلام **نکتہ** لیس سمجھا گیا کہ
اولیاے کبار وصلحاے ابرار کا خواب مین دیکھنا بھی غالباً وسواس ابلیس ومغالطہ وتلبیس سے بری ہوگا
ہان جب انکی عصمت پر قطعی دلیل قائم نہین اور ممکن ہے کہ بعض مین من وجہ کوئی شر قلیل پایا جائے
تو ممکن ہے کہ شیطان اسی شر کے اعتبار سے انکی صورت بنائے پس غالباً انکے خواب محفوظ ہین اور اگر
کبھی کوئی مغالطہ ہو تو بعید بھی نہین **مسئلہ** کوئی مرید اپنے شیخ متبع سنت صاحب تقوی وعفت کو
ارشاد وتعلیم کرتے ہوئے خواب مین دیکھے اور وہ تعلیم سنت ظاہر وشریعت مطہر کے موافق ہو تو گمان
نہین ہو سکتا کہ یہ تلبیس شیطانی ہو اس لیے کہ مقام ارشاد نیابت نبوت و استفاضہ بحضرت رسالت ہے
ایسی حالت مین مداخلت شیطانی دشوار اور اس مسئلے کی حقیقت وحقیّت حضرات صوفیہ پر بخوبی
منکشف ہے کوئی مانے یا نہ مانے وہ کیونکر شک کرے جو جانے **مسئلہ** کہا امام نووی نے
کہ علما باتفاق جائز رکھتے ہین کہ کوئی خوش نصیب اپنے پروردگار کو خواب مین دیکھے اور جبکہ خواب مین
اسباب واعمال ظاہر کا لگاؤ جائز نہین انجرات دماغی جو مرض سے صعود کرین اور غشی اور الم واثر
جو کسی ذریعے سے سونے والے کو محسوس ہون خواب نہون گے۔ اسی آیۂ کریمہ مین بعد ذکر
خواب وقبض وارسال روح ارشاد ہوا اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ۝ اس قبض و
ارسال وانقلاب احوال مین فکر کرنے والون کے لیے نشانیان ہین کہ جس طرح موت وحیات
روزانہ ہے حشر اجساد شدنی اور قیامت ایک روز آنا ہے۔ دُنیا خواب ہے آخرت اسکی تعبیر
غیب آئینہ ہے شہود تصویر **قاعدہ** ہے کہ جب آدمی آنکھ کان زبان بند کرے تو نفس بیکار و
بے حس نہین رہ سکتا اسکے احکام دوسرے خدام کے ذریعے سے نافذ ہوتے ہین جدھر میلان ہو جیسے
اعمال ہین ویسے ہی خطرات پیدا ہوتے ہین اور بحسب قوت وضعف ملکۂ نفس خطرے نفوذ صحیح پیدا
ہوا کرتے ہین کبھی مطابق راے صواب اندیش کبھی سراسر خطا ایسے ہی جب نفس ناطقہ تدبیر جسمانی

و شہوات حیوانی سے بے پروا ہو کر خلوت خانۂ استراحت و سکون مین آرام فرماتا ہے جو بری آثار
و معدنی تعلق عود کر آتے ہین عالم حقیقت و طلسمات غیب کی سیر پیش نظر ہوتی ہے مگر دنیاوی
تاثیرون اور جسمانی آلائشون مین امتیاز کامل نہین کر سکتا خلط و غلط اکثر واقع ہو جاتا ہے جسقدر
صفائے قلب و طہارت نفس - نور معرفت - صدق - ذوق آخرت - شوق لقا - مذاق علوم -
تحمل مجاہدہ - زیادہ ہو اور تعلقات فانی و آثار نفسانی و اخلاق ردیہ قلیل و حقیر حجاب حیوانی و
پردہائے ظلمانی مرتفع ہوتے جاتے ہین - درک صحیح - حفظ قوی - حس عالی - نظر غائر - رائے
صائب - فہم وسیع - خواب صادق ہوتا جاتا ہے - اسرار سربستہ منکشف علوم دقیقہ حاضر
حل مشکل آسان ہو گا - یہی خواب مراقبہ و مشاہدہ بنکر معانی مخفیہ کو بچشم سر دکھاتا ہے غیب
و حضور برابر نظر آتا ہے جیسا کہ وارد ہوا اَصْدَقُكُمْ رُؤْيَا اَصْدَقُكُمْ حَدِيثًا مسلم جو جسقدر سچا ہے
اُسیقدر اُسکے خواب سچے ہین اور یہی مضمون ہے افاضۂ غیب کا بخاری اَوَّلُ مَا بُدِئَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فِي النَّوْمِ وَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا اِلَّا
جَآءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ پہلے آثار وحی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نیک خواب
تھے جو آپ سوتے مین دیکھتے اور آپ کوئی خواب نہ دیکھتے مگر مثل سپیدۂ صبح واقع ہوتا اور یہی وجہ
ہے کہ بعض خواب غلط ہوتے ہین اس لیے کہ ضعف حس کبھی کچھ کا کچھ دکھاتا ہے جلبیت سے
یعنے عالم علوی سے
پورا ادراک و فہم نہین ہو سکتا ہے - کبھی کثرت تعلقات سے حفظ صحیح و التفات قوی میسر نہین آتا کبھی
اجزائے خواب اُسپر مشتبہ ہو جاتے ہین - نہین جانتا کہ حلم شیطانی ہے یا حظ نفسانی یا کشف روحانی
یا فیضان رحمانی اور یہی غلط کبھی معبر کے فہم و استنباط مین واقع ہو کر کل یا بعض کو غلط کر دیتا ہے - لیکن
یہ حفظ و عصمت کہ فہم خواب و وجوہ تعبیر مین خلط و غلط نہونے پائے حضرت یوسفؑ کے لیے بشہادت
قرآن مسلم دوسرون کے لیے واللہ اعلم **تعبیر و تاویل** یعنی خواب کی مراد بیان کرنا چونکہ خواب عالم غیب
سے متعلق ہے جہان ہر شے اپنی صورت اور صفت دونون اعتبارون سے حاضر ہے کبھی صورت شے
نظر آتی ہے کبھی صفت اُسکی جلوۂ ظہور دکھاتی ہے لہذا تعبیر بھی باعتبارات مختلفہ ثابت ہوئی کبھی بعینہ
یعنے جو دیکھا وہی تعبیر ہے - ثبوت اُسکا خواب حضرت ابراہیمؑ ہے آپ نے دیکھا کہ مجھے ذبح فرزند کا
حکم ہوتا ہے اور وہی مقصود تھا یا خواب ہے ہجرت نبی کریم کا آپ نے دیکھا مین ایسی زمین کی طرف
ہجرت کرتا ہون جہان خرمے کے درخت بہت ہین وہ مدینہ کی ہجرت تھی اور خواب شاہ مصر کے ساقی کا
اُسنے دیکھا کہ مین شراب نچوڑتا ہون پھر بادشاہ کا ساقی ہو گیا - اور ہمارے حضور کو خواب مین ام المؤمنین

عائشہ رض کی تصویر دکھائی گئی اور کہا گیا کھولو یہ تمھاری بی بی ہین - فرمایا مین نے اُسے کھولا تو اُسے
عائشہ تم ہی تھین مین نے دل مین کہا خدا کی طرف سے ہے تو ظاہر ہوگا - اسکے بعد حضرت عائشہ رض مشرف
بہ زوجیت ہوئین اور کبھی باعتبار لفظ کے تعبیر ہوتی ہے **مسلم** فرمایا مین نے دیکھا کہ عقبہ بن رافع
کے گھر مین ہون اور مجھے ابن طاب کے خُرمے دیئے گئے تو مین نے تاویل کی **الرِّفْعَةُ فِی الدُّنْیَا**
دُنیا مین بلندی و رفعت (یہ ماخوذ ہے رافع سے) **وَالْعَافِیَةُ فِی الدِّیْنِ** دین مین نجات و سلامتی
(یہ غالباً باعتبار دار ہے جو محل امن ہے) **وَاِنَّ دِیْنَنَا قَدْ طَابَ** اور بیشک دین ہمارا کامل ہوگیا
(یہ باعتبار لفظ ابن طاب ہے) کبھی تعبیر بالکنایہ ہوتی ہے **بخاری** حضور نے دیکھا کہ مجھے خزائن
زمین کے دیئے گئے (یہ ملک تھا) اور معائنہ تصویر حضرت عائشہ رض کو مژدۂ نکاح قرار دیا **مسلم**
فرمایا مین نے دیکھا کہ اپنی تلوار ہلاتا ہون تو اُسکا پھل ٹوٹ گیا (یہ تعبیر تھی حادثۂ احد و شکست
مجاہدین سے) پھر ہلائی تو اُس سے اچھی ہوگئی (کنایہ تھا فتوحات بعد احد سے یا ثبات و جمع
لشکر اسلام بعد انتشار و انہزام سے) اور دیکھا گاے کو (یہ اشارہ تھا قتل مومنین سے) اور
کبھی وصف و استعارہ معتبر ہوتا ہے جیسا کہ شاہ مصر کے خواب مین **بخاری** آپ نے حضرت
عثمان رض کے حق مین چشمہ جاری کو عمل قرار دیا - اور فرمایا مین نے دیکھا کہ کنوئین سے کچھ ڈول
نکالے پھر ابوبکر رض نے دو یا ایک ڈول نکالا پھر عمر رض کے ہاتھ مین ڈول بڑا ہوگیا اور اُنھون نے کمال
قوت سے نکالے (یہ مراد تھی قوت اسلام و خلافت سے) فرمایا مین نے دیکھے لوگ قمیص پہنے
ہین کسی کا قصیر کسی کا دراز اور یہ دین ہے فرمایا کہ مجھے دودھ کا پیالہ دیا مین نے پیا پھر عمر رض کو دیا
اور یہ علم ہے - فرمایا میرے ہاتھ پر دو کنگن رکھے گئے مجھے ناگوار ہوا پھر حکم ہوا کہ پھونکو وہ دونو
اُڑ گئے - تعبیر فرمائی کہ دو جھوٹے ظاہر ہون گے ایک اسود عنسی تھا دوسرا مسیلمۂ کذاب (چونکہ
کنگن سونے کے ہوتے ہین اور سونا نہایت قیمتی اور وزنی ہوتا ہے اس سے دعوئے نبوت مناسب تھا
جو ان دونون نے کیا تھا اور اُڑ جانا خلاف گرانی و ثقل کے تھا لہذا معلوم ہوا دعوئے نبوت مین کاذب
سُبک و بے قدر ہین اور چونکہ دُنیا مین مردون کے لیے زیور حرام ہے اور ہر حرام مغضوب حضرت
ملک العلام پس یہ دونو بھی مغضوب و ملعون تھے اور حضور کی پھونک سے وہ حضرات جانثار
مراد ہین جو قائم مقام حضور کے ہوئے اس مین قاتلین اسود و مسیلمہ کو بشارت اور فضل ابوبکر رض کی
طرف اشارہ ہے فرمایا مین نے دیکھا ایک عورت سیاہ و پریشان مو مدینے سے نکالی گئی اور
جحفے مین ٹھہری تعبیر دی کہ مدینے کی وبا جحفے مین گئی (مناسبت ظاہر ہے) **مسلم** ایک شخص نے

عرض کی یا رسول اللہ مین نے دیکھا کہ آسمان سے ایک سائبان شہد و مسکہ برسنا رہا ہے آدمی
اُسے لیتے ہین کوئی کم کوئی زیادہ اور رسی آسمان سے زمین تک لٹکی ہے آپ اُسے پکڑ کر چڑھ گئے
پھر ایک اور مرد چڑھا۔ پھر دوسرا مرد پھر تیسرا چڑھا اور رسی ٹوٹ گئی پھر ملگئی اور وہ بھی چڑھ گیا
ابوبکر نے کہا یا رسول اللہ آپ پر میرے ماں باپ فدا ہون مجھے تعبیر کہنے دیجیے فرمایا کہو آپنے کہا
سائبان اسلام ہے۔ شہد و مسکہ قرآن۔ رسی حق ہے۔ یہ تین آدمی آپ کے بعد ہون گے
فرمائیے مین نے خطا کی یا سچ کہا فرمایا کچھ راست ہے کچھ خطا ابن ماجہ کہا اُمِّ فضل نے
مین نے خواب مین دیکھا کہ میرے گھر مین حضور کا ایک عضو ہے فرمایا خواب اچھا ہے فاطمہؓ کے
لڑکا پیدا ہوگا تو دودھ پلائے گی وہی ہوا کہ حضرت امام حسن یا امام حسین پیدا ہوئے اور یہ دودھ پلائی
نبین بخاری کہا ابن سیرین نے کہ ابوہریرہ غل یعنے طوق کو بُرا جانتے اور کہا گیا کہ زنجیر سے
ثبات فے الدین مراد ہے اور ایسے ہی بدر کی لڑائی مین لشکر کفار با وجود کثرت کم نظر آیا اور قلت
سے کنایہ تھا مغلوبی و قلت ثبات و قوت وغیرہ سے جسکا ذکر و بیان پارۂ دس مین گذرا لیکن
تعبیر بالعکس گو مشہور ہے مگر نہ معقول و نہ ماثور اس لیے کہ ضد سے جواز استعارہ و کنایہ ثابت نہ
قرآن و حدیث مین ایسا آیا ہے ہان اگر یون کہا جائے کہ موت سے مراد شہادت ہے اور شہادت
حیات دائم پس موت سے مراد حیات ہے اور قید پابندی ہے اور پابندی شرع موجب نجات ہے
یا قید صبر و ثبات ہے اور صبر و ثبات مفتاح کامیابی پس قید نجات و کامیابی ہے تو اس تکلف و
تادیل سے ہو سکتا ہے۔ اور کبھی خواب دیکھنے والا خواب مین تادیل و تعبیر سمجھتا ہے مگر یہ ضرور نہین
کہ وہی تعبیر ہو جیسا کہ ہمارے حضور سے مروی ہے کہ آپ نے دیکھا کہ مین نے ایسی زمین کی طرف
ہجرت کی جہان درخت خرما کثیر ہین آپ فرماتے ہین کہ میرے وہم مین آیا کہ یہ مقام یمامہ ہے مگر نہین وہ
مدینہ تھا اور ایسے ہی بہت سے خواب صالحہ وہ ہین جنمین تعبیر نہین ہوتی صرف امر صحیح اور مقام عالی کرشنے
مخفی کی اطلاع و تعلیم کی جاتی ہے پھر قرآن و حدیث کے طریق تعبیر سے سمجھا جاتا ہے کہ تعبیر دینے
کی چند صورتین ہین ۱؎ وہ تعبیرین جو قرآن یا حدیث مین وارد ہوئین ۲؎ وہ استعارے جو قرآن و
حدیث مین مستعمل ہوئے جس طرح اللہ تعالے نے عورتون کو لباس اور قمر کو نور اور شمس کو ضیا اور
غلمان کو لولوے منثور فرمایا اور حضور اقدس نے اسپ تیزرو کو بحر اور مرد شجاع کو اسد کہا ۳؎
معنی اصطلاحی ۴؎ عرف و امثال جو زبان قوم پر جاری ہون ۵؎ دوسری مناسبتین اور اعتبار ۶؎
باعتبار علت و بحکم قیاس اور تعبیر دیتے وقت دو امرون کا لحاظ مقدم ہے ۱؎ مناسبت اجزائے

خواب یعنے ایسی تعبیر دے کہ کوئی جزو خواب کا مہمل نہ چھوٹے نہ مخالف و متضاد رہے اس لیے کہ جائز ہے کہ وہی اصل ہو ۵ احوال معبر لہ کا لحاظ اور اسکی تین صورتین ہین ۱ خواب دیکھنے والے ہی کے حق مین تعبیر ہے جیسے دیکھا کہ مین مریض یا تندرست ہوگیا ۲ دوسرے کے حق مین ہے جیسے دیکھا کہ زید مرگیا یا کامیاب ہوا ۳ مشترک جس طرح دیکھا کہ مین زید سے لڑا اور غالب یا مغلوب ہوا اب چاہیے کہ سب کی کیفیت ملحوظ رکھے اور ایسی بات نہ کہے جو کسی ایک سے مناسب حال نہو اور مطابقت نہو سکے تو درجۂ متوسط نکالے اور یہ بھی ممکن نہو تو غالب اور مقصود کا لحاظ مقدم کرے پھر احوال سے مراد ہماری احوال غالب ہے جو معبر لہ پر غالب اور اُسے محیط ہوا اور اُسکی صلاحیت اُس مین زائد ہو پس جبکہ ایک خواب کی تعبیر کئی صورتون سے بن سکتی ہے ایک وہ تعبیر ہے جس سے تمام خواب بامعنی و مناسب ہوا جاتا ہے اور دوسرے طریقے سے بعض اجزا مہمل ہونا مناسب ہون تو اول ہی اوث ہے اور ایسے ہی جس مین مناسبت احوال معبر لہ زیادہ ہو دوسرے سے قوی ہے مگر جب ایک تعبیر مین مناسبت احوال زائد اور دوسرے مین مناسبت اجزاے خواب کامل ہوتی ہو تو یہ پچھلی مقدم ہے اس لیے کہ لفظ بمنزلۂ نص ہے اور حال صرف قرینہ پس قرینہ بمقابلۂ صریح معتبر نہ ہوگا ایسے ہی تعبیر بعینہ دوسری تعبیر دن سے قوی تر ہے اگر کوئی اور وجہ مانع نہو پس مرد صالح کے لیے اسلام حال غالب ہے اُس کی تعبیر مین حسن آخرت و اتباع شریعت کا لحاظ ضرور ہے۔ اور کسی پیشہ ور۔ تاجر۔ ملازمت پیشہ کے لیے اُسکی حالت معتبر ہوگی ایسی ہی زبان مستعملہ واقعۂ حال ہے اہل ہند کے لیے محاورات عرب سے تعبیر کی ضرورت نہین ہان اگر خواب کسی علم و فن سے متعلق ہو تو وہ زبان معتبر ہوگی جس زبان مین اُسنے یہ علم سیکھا ہو یا جس زبان کو اس علم مین اصل جانتا ہو۔ تعبیرات کتاب و سُنت اگرچہ قطعی ہین مگر احوال کے لحاظ سے نہ مطلقاً کسی مسلم پر اگر دوسرا حال غالب نہو تو تعبیر ماثور اور وہ نہو تو استعارات کتاب و سنت اور وہ بھی نہ ملین تو اصطلاحات اکابر دین اور کچھ نہون تو اپنے ملک کے استعارے وغیرہ ملحوظ رکھنا چاہیے۔ پھر حال دو ہین ۱ وہ حال جو اب موجود و طاری ہو ۲ وہ حال جو تعبیر کے اعتبار سے معبر لہ کے لیے مخصوص ہو مثلاً کسی زاہد شاغل۔ کاسب نے انوار لطیفہ و روائح طیبہ دیکھے تعبیر اسکی انوار قدس و ملائکہ ہے اور عامل ہوتا تو تعبیر جن و ارواح موثر سے ہوتی اور امیر ہوتا تو محفل جشن و سامان تعیش ہوتی اور عالم کے لیے حل دقائق علمی و عام ہدایت و قبول تعبیر تھی (یہ تقریر ہے حال طاری کی) پھر اگر کوئی دیکھے کہ مین بادشاہ ہوگیا اور مجھے

یوسے خوش شائع اور چشمہائے شیرین جاری ہین تو اب گو دیکھنے والا کچھ ہو مگر عدل و فیض برعایت حال مخصوصہ باعتبار تعبیر مراد ہوگا اور اگر یہ دیکھنے والا مرد عالم حقانی یا صوفی فانی ہوتا تو کہا جاتا کہ خلیفہ احق مروج شریعت صاحب عدل وداد ہوگا اور اس کے فیوض ظاہری و باطنی سے رعایا اللہ دانی ہوجائے گی جسمون پر اُس کے انصاف سے تازگی اور دلون مین اُسکے تعلیم وتقدیس کی روشنی اثر کرے گی اور نظائر اس کے قرآن اور احادیث مین بکثرت ہین شاہ مصر کے لیے گاؤ لاغر و فربہ و خوشۂ تر و خشک سے وہ امر ہو اعتبار سلطنت عام تعلق رکھتا ہو شایان تھا پس قحط و شادابی مراد لی گئی اور شمس و قمر و نجوم کے سجدے باعتبار اُس حالت کے جو حضرت یوسف ؑ سے خوش رو خوش خلق نوجوان کے سزاوار ہو مان باپ و برادر کی تعظیم سے تاویل کی آداب معبر لازم ہے کہ ۱ علم وسیع ہو تاکہ تعبیر و استعارہ کتاب و سنت و اصطلاحات فنون و احوال مشہورہ و محاورات مستعملہ و امثال رائجہ سے آگاہ ہو ۲ احوال و عادات خلق جانتا ہو تاکہ اندازہ صحیح کرسکے ۳ متدین مستقل مزاج ہو کہ کسی خاص جانب میل نہ کرے ۴ صالح صادق القول ہو کہ اسکی برکت صدق تعبیر مین اثر پہونچائے ۵ خیرخواہ خلق ہو کہ تاویل مین طول آسان و ترحم پر سعی کرے اور اللہ تعالے سے امیدوار رحمت رہے اور تاویل بد ہو سائل کو بلا مین نہ ڈالے ۶ سلیقۂ صحیح و ملکۂ راسخ و فہم سلیم ہو کہ طریق اجتہاد و اصول میں اسمین خطا کم کرے ۷ اپنی رائے اور اجتہاد پر مغرور نہو ۸ بحسب سنت رسول کریم اولے یہ ہے کہ بعد نماز فجر تعبیر دیا کرے ۹ بوقت تعبیر مطمئن اور متوجہ اور انکشاف امر و فہم نان غیب کا امیدوار رہے۔

متفرقات ۱ رات دن دونون وقتون مین تعبیر جائز اور حضور سے منقول ہے ۲ جھوٹھا خواب بیان کرنا سخت گناہ ہے ۳ خواب متوحش اور خوفناک دیکھے تو اپنی بائین جانب تین بار تھوکے اور تین بار استعاذہ کرے اور کروٹ بدل لے تو یہ خواب ضرر نہ کرے گا (بخاری و مسلم) مسلم مین ہے کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے اور کسی سے بیان نہ کرے **مسلم** آپ نے خطبے مین فرمایا لَا یُحَدِّثَنَّ اَحَدُکُمْ بِتَلَعُّبِ الشَّیْطَانِ نہ بیان کرے کوئی شیطان کے کھیل کو ۴ اگر خواب محبوب اور امر مرغوب ہو تو دوست سے بیان کرے (مسلم) ۵ خواب نہ کہے مگر دوست اور دانا سے ۶ تعبیر وہی ہے جو پہلے دی جائے پھر کچھ نہین ہو سکتا اَلرُّؤْیَا لِاَوَّلِ عَابِرٍ (ابن ماجہ) ۷ تعبیر و بیان خواب مین تمسخر و مضحکہ نہ کرے **نعمت** نبوت اور ہر قسم کے انعام ولایت و سلطنت و فضل و کمال و تندرستی و سعادت دنیا و دین **آل یعقوب** بنی اسرائیل

۵۲

اس لیے کہ اسرائیل یعنے بندۂ خدا لقب ہے حضرت یعقوبؑ کا پس تخصیص ذکر یوسف بغرض مزید اہتمام و اظہار تعظیم ہے ابراہیمؑ کو تعظیماً مقدم کیا نہ ترتیباً بخاری حضور نے فرمایا الکریم بن الکریم بن الکریم یوسفؑ بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم **ف** ممکن ہے کہ جملہ جدیدہ ہو اور مخاطب اس کے ہمارے حضور جیسا کہ داب قرآنی ہے کہ جا بجا آپ کی طرف خطاب ہوتے جاتے ہین یعنے اے نبی کریم جس طرح یوسفؑ محبوب یعقوبؑ تھے آپ محبوب قلوب ہین وہ یعقوبؑ کی اولاد مین منتخب تھے آپ جمیع عباد مین مصطفے اُنھین خواب کی تعبیر سکھائی آپ کو قرآن کی تفسیر بتائی جوامع الکلم اسرار فہمی عرفان عطا ہوئی اُنھین خواب مین سیر علویات ہوئی یہان بیداری مین ملک و ملکوت کی سیر جبروت کا تماشا و اطلاع کائنات ہوئی وہان ملک مصر یہان خلافت عالم وہان کے عاشقون مین جوش دیوانگی یہان کمال فرزانگی یا کون و مکان سے بیگانگی وہان اتمام نعمت تمام آل اسرائیل پر یہان وہ سب بلکہ اور بہت کچھ زائد مخصوص نبی جلیل پر یعنی وہ تمام ایک طرف اور آپ تنہا ایک طرف شعر بہت فرق ہے بلکہ بالکل جدا + حبیب زلیخا حبیب خدا + پھر اسحاق کو باپ مجازاً کہا اس لیے کہ وہ عم بزرگوار تھے اور ابراہیمؑ کو مقدم اس لیے کیا کہ چچا کا تعلق دادا کے ذریعے سے ہوتا ہے **ف** ممکن ہے کہ آل یعقوبؑ سے برادران یوسفؑ مراد ہون پس یہ سب کے سب نبی ورنہ ولی ضرور ہون گے اور ممکن ہے کہ یوسف اور آل یوسف مراد ہون مگر اولے یہ ہے کہ تمام بنی اسرائیل اس مین داخل رہین بطور عموم مجاز۔

یعنی یوسف یوسف	لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَإِخْوَتِهِ آيَاتٌ لِلسَّائِلِينَ ۝	اور برادران کے ذکر
	البتہ تھی یوسف مین اور بھائیون مین اسکے نشانی سوال کرنے والون کو	

مین۔ پوچھنے والون کے لیے معرفت حق کی پہچان تھی سائل خواہ اہل کتاب ہین جو آپکی نبوت کا امتحان لیتے تھے یا طالبان حق۔ جو یاے علم مراد ہین کہ اُنھین اس قصے کے عجائب و غرائب مین غور و فکر کا اچھا موقع ملے گا **ف** قصون سے عبرت و تجربہ و علم و نصیحت کے فوائد کثیر حاصل ہو سکتے ہین مگر جویا و متفحص ہونا چاہیے۔

إِذْ قَالُوا لَيُوسُفُ وَأَخُوهُ أَحَبُّ إِلَىٰ أَبِينَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ إِنَّ أَبَانَا
جب بولے البتہ یوسف اور بھائی اُسکا محبوب تر ہین طرف ہمارے باپ کے ہمسے حالانکہ ہم گروہ زور آور ہین بیشک باپ ہمارا

عرائس حضرت یوسف کا خواب حضرت یعقوب کی بی بی نے سُنا اور بھائیون سے کہدیا وہ کہنے لگے یوسف اور اُنکا بھائی دنیا مین ہمارے	لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۝	باپکے نزدیک ہم سب سے زیادہ پیارا ہے
	گمراہی ظاہر مین ہے	

حالانکہ ہم ایک جماعت شہ زور ہین بیشک تمہارا باپ بہک گیا ہے یعنے اس محبت مین خطا پر ہے تمام قوت اور عظمت ہر امر کا انصرام دشمن کی مغلوبی اگر ہے تو ہم سے پس ہم پر دوسرون کو فوق دینا خلاف دانائی ہے **ف** یہ قول بوجہ توہین نہ تھا بلکہ غایت محبت مین جلکر کہنے لگے کہ باپ کو نہ مصالح پر نظر ہے نہ انجام سے غرض احتیاط و عقل کی راہ سے بہکے ہوئے ہین جیساکہ وارد ہوا حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ محبت کسی شی کی گونگا اور بہرا بنا دیتی ہے چنانچہ آخر سورت مین لفظ ضلال اسی معنی کا شاہد ہے پس نہ گستاخی ہوئی نہ حسد بے محل۔ اگر بچشم انصاف دیکھا جاے اور آدمی اپنے دل پر خیال کرے تو اخوان یوسفؑ کا یہ قول اور یوسف پر حسد زیادہ بے محل نہ تھا یہ دس بھائی اور سب کے سب لائق شہ زور پہل تن بظاہر شفقت پدری کے زیادہ مستحق اور امیدوار تھے مگر رحمت الٰہی نے جمال یوسفی کو فروغ دیا یہ التفات و امتیاز گو بحسب حقیقت نہایت مناسب تھا اور ثابت من جانب اللہ مگر بشہر ظاہر بین محمل کمان سے لائے اور مخصوص بیٹا باپ کی بے رخی دیکھے اور خاموش رہے اور کیسا باپ جسپر ایمان لایا ہو جسے اپنا محبوب وما وا بنایا ہو کمبخت رشک نے مجبور اور ناگفتنی اور ناکردنی پر آمادہ کردیا۔ ارباب تاریخ نے اولاد یعقوبؑ کے نام یون گنے ہین بطن لیا بنت لیان زوجہ یعقوبؑ سے ۱ روبیل ۲ شمعون ۳ لاوی ۴ یہوداؑ ۵ زبلون ۶ یشجر اور زلفہ زوجہ یعقوبؑ و ملیہ زوجہ یعقوبؑ کے بطن سے ۷ دان ۸ تفتونا ۹ جاد ۱۰ اوشیر اور راحیل زوجہ یعقوبؑ سے ۱۱ یوسفؑ ۱۲ ابنیامین

اقْتُلُوا يُوسُفَ أَوِ اطْرَحُوهُ أَرْضًا يَخْلُ لَكُمْ وَجْهُ أَبِيكُمْ وَتَكُونُوا مِنْ بَعْدِهِ قَوْمًا صَالِحِينَ

قتل کردو تم یوسف کو یا پھینکدو اسے کسی زمین مین تنہا ہوگا تمہارے لیے توجہ تمہارے باپ کی اور ہوجانا بعد اسکے قوم نکوکار

یوسفؑ کو مار ڈالو یا انھین کسی زمین مین پھینکدو تمہارے باپ تمھین پر توجہ کرنے لگے پھر اس کے بعد قوم صالح ہو رہنا۔ کہا مفسرین نے قتل کا مشورہ دینے والا اور توبہ کے بھروسے پر گناہ کی جرات دلانے والا شیطان تھا جو اُن مین بصورت پیر مرد شریک ہوکر صلاح دیتا تھا **ف** یہی روایت دل مین اثر کرتی ہے اس لیے کہ ۱ آیت مین بھی اشارہ ہے کہ شیطان دشمن ہے ۲ یہ فریب کہ گناہ کرو توبہ کرلینا شیطان کے سوا کسے معلوم ہے ۳ کہا صوفیہ نے کہ بعض وہ گناہ ہین جو شیطان ہی کے اغوا سے ہوتے ہین اور انھین سے ظلم و قتل ہے اس لیے کہ اس مین کوئی حظ نفس نہین **مسئلہ** اس امید پر گناہ کرنا کہ توبہ کرلین گے کمال شرارت ہے اور غالبا موجب حرمان و طغیان اس سے ظاہر ہے کہ کوئی عزم نہ تھا صرف تدبیر پر گفتگو کرتے تھے اور مقصود قتل وایذا نہ تھی بلکہ باپ سے علحدہ کردینا چاہتے تھے اور کچھ ہو ایسی تخیل بحالت تردد کبیرہ کے حد تک نہین پہونچتی

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا يُوْسُفَ وَاَلْقُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ

کہا ایک کہنے والے نے اُنمین سے نہ مارو یوسف کو اور ڈالدو اُسے گڑھے مین کنوئین کے اُٹھا لیگا اُسے

بَعْضُ السَّيَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۝

کوئی راہی اگر ہو تم کرنے والے

اون مین سے کسی کہنے والے نے کہا یوسف کو مار و نہین کسی کوئین کے غار مین ڈالدو کوئی جانے والا نکال لے گا اگر تم کو کچھ کرنا ہے تو یہ کرو جامع یہ کہنے والا یہوذا یا روبیل یا شمعون تھا منهم سے مفہوم ہوا کہ مشیر اول جس نے قتل کی راے دی تھی اخوان یوسف سے نہ تھا۔ ان کنتم سے مفہوم ہوا کہ وہ بھی اسے اچھا نہ جانتے تھے مگر مجبور و مضطر تھے نہ دل مانتا تھا کہ باپ کی بے کلی پہ صبر کرین اور نہ کوئی تدبیر تھی کہ اپنی طرف توجہ دلائین پس اس حرکت کی جرأت غیرت عشق پیغمبر و پدر و کمال عقیدت و خیر خواہی نے دلائی اگرچہ نافہمی ہی سے ہو غرائس باہم شورہ کرکے یوسف کے سامنے کھیلنے لگے وہ بھی بشر تھے دل لہرایا بھائیون سے کہا کیا تم چراگاہ مین یونہین کھیلا کرتے ہو۔ وہ بولے تم دیکھتے تو جانتے اب اور شوق بڑھا سب مل کر پدر بزرگوار کے حضور مین گئے آپ نے پوچھا کیا کام ہے۔

قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰى يُوْسُفَ وَاِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ ۝ اَرْسِلْهُ

بولے اے باپ ہمارے کیا ہے تمکو نہین امین جانتے ہمکو یوسف پر حالانکہ ہم اُسکے لیے خیر خواہ ہین بھیجو اُسے

مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝

ساتھ ہمارے صبح کو کھاوے اور کھیلے اور ہم اُسکے نگہبان ہین

عرض کی اے پدر مہربان کیا وجہ ہے کہ یوسف پر ہمارا اعتبار نہین فرماتے حالانکہ ہم اون کی اچھائی چاہنے والے ہین گھر مین جی گھبراتا ہے کاہلی و افسردگی بڑھتی ہے کل ہمارے ساتھ کر دیجیے کھائین اور کھیلین اور ہم اون کی پاسبانی کرنے والے ہین ثبت شدہ غلطہ بیان [illegible] تیسری خطا ہے مگر بنظر انصاف یہ بھی ضمیمہ خطا سے دوم ہے۔

قَالَ اِنِّيْ لَيَحْزُنُنِيْٓ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَاَخَافُ اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَاَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ۝

کہا مجھے غمناک کرتا ہے یہ کہ لیجاؤ تم اُسے اور ڈرتا ہون کہ کھا جاوے اُسے بھیڑیا اور تم اُس سے بیخبر ہو

آپ نے فرمایا دو وجہین ہین ایک یہ کہ اُنکا لیجانا اور آنکھون سے اوجھل ہونا مجھے مغموم و مضطر کرتا ہے دوسرے مین ڈرتا ہون کہ کہین تم سیر تماشے یا خورد و خواب مین بیخبر ہو جاؤ اور یوسف کو گرگ کھاوے ف فال بد نکالنا نچاہیے

قَالُوْا لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّآ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝

بولے اگر کھا گیا اُسے بھیڑیا اور ہم زبردست گروہ ہین تو ہم اب ٹوٹا پانے والے ہوے

اخوان یوسف بولے اگر ہمارے بھائی کو بھیڑیا کھا لے اور ہم ایسے پہلوان شیر شکار ہیبل شکن ہین تو ہم کو بڑا گھاٹا ہوا یعنے پھر ہماری مردی و شہزوری کیا کام آئے گی۔ اس جملے سے نفے الجملہ یعقوب کا دل قوی ہوا کم وہم زائل اطمینان زائد ہوا **ف** باتون پر اعتبار کر لینا بھی نیکون کی نشانی ہے

فَلَمَّا ذَهَبُوا بِهٖ وَاَجْمَعُوْۤا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ ۚ

پس جب لے گئے یوسف کو اور جمع ہوئے اسپر کہ ڈالیں اُسے غارمین کنوئین کے

پھر جب یوسف کو لے گئے اور عزم مصمم کر لیا کہ اون کو کوئین کی تہ مین ڈال دین کبیر سکا جواب محذوف ہے یعنے پس ڈالدیا **ف** بوجہ کمال قبح فعل گنانے پر کفایت کی گئی **ف** مورخین نے بیان بہت کچھ لکھا ہے مگر ہم کو ن جو باپ اور بھائیون کے بیچ مین کو دین نہ قرآن شاہد نہ خبر صحیح سے ثابت نہ قیاس موافق اس لیے کہ جب وہ قتل سے انکار کر چکے تھے تو وسط چاہ سے رسی کیون کاٹ دیتے جیسا کہ بعض نے کہا۔ اور جب اونھین صرف نکالنا منظور تھا جیسا کہ قرآن شاہد ہے اور اس روایت سے مفہوم ہے کہ یہوذا روز کھانا پونہچاتا خبر لاتا تو مظالم بیجا کی کیا ضرورت تھی اور اگر یہ اپنے زعم مین زندہ نہ جانتے تو تفحص نہ کرتے اور بیچنے کا موقع نہ ملتا۔ البتہ یہ فعل ایک ایسا امر ہے جسکا جواب یہ ہے کہ اللہ نے عفو کیا باپ اور بھائی نے جو مدعی تھے درگذر کی کہا جعض مفسرین نے یہ تمام حرکتین نبوت سے پہلے ہوئین جب سے انھین دولت نبوت ملی پھر کوئی امر نہین کیا **ابو سعود** یہ کنواں دولت سرائے یعقوبؑ سے تین فرسخ دور تھا ہدائن یا بیت المقدس کی روایت قرین قیاس نہین اس لیے کہ صبح کو جانا اور شام کو واپس آنا منزلون کی راہ مین نہین ہو سکتا۔

وَاَوْحَيْنَاۤ اِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝

اور وحی کی ہمنے طرف یوسف کے کہ البتہ تو جتادیگا ہم انکو انکے کام یہ اور وہ نہ جانتے ہونگے

ہم نے یوسف پر وحی کی کہ گھبراؤ نہین ہم انکو اس کام سے خبردار کر دینگے ایسی حالت مین کہ وہ نہ جانتے ہون گے **ف** اس مین اشارہ ہے کہ صرف ان خطاؤن پر تنبیہ ہو گی نہ سزا (آخر سورت مین اس کی تفصیل آئے گی) **ابو سعود** جب ابراہیم علیہ السلام آگ مین پھینکے گئے انکے لیے پیراہن بہشتی آیا تھا یہ پیراہن تبرکات کے ساتھ حضرت یعقوبؑ کو ملا آپ نے گلوے یوسف مین تعویذ کی طرح لٹکا دیا۔ بھائیون نے کنوئین مین ڈالتے وقت پیراہن نکال لیا تھا کہ اُسے خون آلودہ کر کے باپ کو دکھائین آپ برہنہ ہو گئے تھے جبرئیل امین آئے اور وہ پیراہن ابراہیمی کھول کر پہنایا اور مراتب عالی کی بشارتین سُنائین اور یہ کہ آپ کے بھائی مجبور و مطیع ہو کر آئینگے **روایات** حضرت

یوسف روئے تو ملائکہ نے عرض کی اے رب گریۂ صبی ودعائے نبی کی صدا آرہی ہے ارشاد ہوا یہ
یوسف بن یعقوب کا گریہ ہے فرشتے بیقرار ہوئے فرمایا کہ لطف دوست مہمان می کند کہ چہ باشد جب
کنوئین مین پھینکے گئے ارشاد ہوا اے جبرئیل ہمارے یوسف کو لو جبرئیل سدرۃ المنتہےٰ سے لپکے
اور یوسف کو زمین پر گرنے سے پہلے پر دبیر لیا اور ایک پتھر پر بٹھلادیا کیڑے مکوڑے جو کنوئین مین
تھے کہنے لگے آج اللہ کا پیغمبر یہان آیا ہے خبردار جنبش نکرو جبتک آپ کنوئین مین رہے سب دم بخود تھے

وَجَآءُوْٓ اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ ۝ قَالُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا

اور آئے اپنے باپ پاس شام کو روتے بولے اے باپ ہمارے ہم گئے کہ آپسمین دوڑین اور چھوڑا ہم نے

يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ ۝

یوسف کو پاس اپنے اسباب کے پس کھالیا اسکو بھیڑیے نے اور نہین تو یقین کرنیوالا ہمارا اگرچہ ہوان ہم سچے

نستبق استباق سے ہے چند آدمی یا گھوڑے دوڑین اور ایک دوسرے پر بڑھ جانا چاہے تو
یہ استباق ہے **ف** حدیث مین وارد ہوا کہ شرط گھوڑے اور تیر اندازی مین جائز ہے یعنی یکطرفہ
مثلاً دیدا اگر بڑھگیا تو اسقدر پائے گا ورنہ کچھ نہین اگرچہ ایسا انعام ہر کام مین جائز ہے مگر غرض یہ ہی
کہ یہ کام سزاوار تحریص وترغیب کے ہین ایسے ہی دوسرے امور بھی جو منفعت مین ان کے مثل
ہین جیسے نشانہ اندازی۔ پیادہ دوڑنا تحصیل علم وغیرہ حاصل اور رات کو باپ کے پاس
روتے ہوئے آئے اور کہنے لگے اے باپ ہم آپس مین دوڑتے تھے اور یوسف کو اپنے اسباب
کے پاس چھوڑ دیا ناگاہ بھیڑیا آیا اور انھین کھا گیا اور آپ تو ہماری بات کا اعتبار ہی
نکرینگے اگرچہ ہم سچے ہی کیون نہ ہون۔

وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ؕ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ

اور لائے پیرہن پر یوسف کے خون جھوٹا کہا یعقوب نے بلکہ بنالیا تمہارے جیون نے ایک امر پس صبر

اور لائے کرتا یوسف کا جھوٹے خون سے آلودہ یعنے کسی جانور کا خون چھڑک کر وہ کرتا

جَمِيْلٌ ؕ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ۝

اچھا ہے اور اسی سے مدد مانگا گیا ہے اوپر کہ تم بیان کرتے ہو

جو کنوئین مین ڈالتے وقت اُتار لیا تھا لائے کہ یعقوب کو یقین ہو۔ کہا یعقوب نے کچھ نہین بلکہ
تمہارے دلون نے یہ بات گڑھ لی ہے پس صبر کرنا اچھا ہے اس قول پر کہ تم بیان کرتے ہو
یعنے جزع وفزع یا سب وشتم بے سود ہے بہتر وہی ہے جو رضائے معبود ہے تمہاری ہر بات
گود لگزاش وبے دلیل ہے مگر صبر جمیل ہے اور جو تم کہتے ہو اُسپر اللہ سے مدد مانگی جاتی ہے کہ توفیق

صبر سے یا وہ بلا دفع کرے عرائس حضرت یعقوبؑ وہ پیراہن خون آلود دیکھکر بیہوش ہو گئے جب کچھ افاقہ ہوا خوب روئے اور کہا کیا بردبار گرگ تھا کہ یوسفؑ کو کھائے اور پیراہن کا تار بھی نہ ٹوٹے پھر فرمایا وہ گرگ ظالم کہان ہے حاضر کرو بھائی گئے اور ایک بھیڑیا پکڑ لائے آپ نے فرمایا اسے کھولدو وہ حیوان نہایت تذلل و انکسار سے اللہ کے پیغمبر کے سامنے حاضر ہوا آپ نے فرمایا اے گرگ تونے میرے پارۂ جگر کو کھایا سچ بھیڑیا بحکم خدا سے پاک گویا ہوا اور عرض کی یا نبی اللہ یہ خطا مجھ سے نہین ہوئی انبیا علیہم السلام کے اجسام شریفہ ہم پر ممنوع ہین ہماری یہ مجال کہ گستاخی کر سکین ہین مظلوم ہون مجھ پر تہمت لگائی گئی ہے میرا وطن مصر ہے فرمایا تجھے یہان کون لایا عرض کی بعض اقارب کی ملاقات کو آیا تھا اسوقت آپ نے فرمایا کہ تم نے یہ بات دل سے گڑھ لی ہے یوسف کو گرگ سے کیا تعلق **ف** حضرت یوسفؑ اور حضرت یعقوبؑ مین باہمی مفارقت کے وجوہ بہت مذکور ہین احتیاطاً ترک کیے گئے اس لیے کہ اللہ والون کے مصائب انتقام کے لیے نہین بلکہ انعام کے لیے ہین اور ممکن ہے کہ یہ تعلق قلب یعقوبؑ و جمال دلفریب یوسف غیرت الٰہی کو جوشش مین لایا ہو عشق بلا ناز او حسن خداداد نے یہ کرشمہ دکھایا ہو **ف** عذر خطائے سوم گو غلط بیانی اور فریب ہو مگر یہ بھی تتمہ و اثر خطائے دوم ہے بعد فعل اس کا اخفا نہ کرتے تو کیا کرتے

وَجَاءَتْ سَيَّارَةٌ فَأَرْسَلُوا وَارِدَهُمْ فَأَدْلَىٰ دَلْوَهُ ۖ قَالَ يَا بُشْرَىٰ هَٰذَا

اور آئی جماعت مسافرون کی تو بھیجا پنیہرے کو اپنے پس ڈالا ڈول اپنا پکارا خوشخبری ہو یہ

غُلَامٌ ۚ وَأَسَرُّوهُ بِضَاعَةً ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ○

لڑکا ہے اور چھپایا اسے مال کی طرح اور اللہ دانا ہے اسکا کہ کرتے تھے وہ

تین دن بعد ایک قافلہ ادھر سے نکلا اور اپنے خادم آب کش کو بھیجا اسنے کوئین مین ڈول ڈالا حضرت یوسفؑ اسے پکڑ کر باہر آ گئے وہ چاند سی صورت دیکھکر بیساختہ کہنے لگا خوشخبری ہو یہ لڑکا ہے۔ پھر یوسف کو مالک قافلہ نے جس کا نام مالک بن دعر تھا متاع بیش قیمت کی طرح مخفی کر دیا کہ مبادا کوئی مدعی اٹھ کھڑا ہو **معالم** یہوذا روز یوسفؑ کو کنوئین مین کھانا پہونچایا کرتا جب کنوان خالی پایا اور قافلہ اترا ہوا دیکھا جستجو کی معلوم ہوا کہ یوسفؑ مالک کے پاس ہین سب ملکر مدعی ہوئے کہ اے مالک یہ ہمارا غلام بھاگا ہوا ہے آخر کار قافلہ والون نے خرید لیا **ف** حر کا بیچنا گو گناہ ہے مگر دو وجہون سے ہوا لے یہ کہ جب مالک بدون استحقاق قبضہ کیے لیتا تھا انہون نے بطور ترک تعرض اگر کچھ مال لے لیا تو اپنے فہم مین زیادتی نہین کی مگر اظہار اس امر کا کہ یہ ہمارے غلام ہین

اس لیے تھا کہ مالک مطمئن ہو کر آپ کو فروخت کر ڈالے اور پھر کبھی یہاں واپس نہ آنے پائیں یہ بھی اثر خطاے دوم سے ہے۔

وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُودَةٍ وَكَانُوا فِيهِ مِنَ الزَّاهِدِينَ ۝

اور خرید اُسے چند کھوٹے درہمون سے اور تھے بھی یوسف کے باب مین بیزار

یعنے چند کھوٹے درہمون کے عوض مالک بن وغر نے یوسف کو خرید لیا اور یہ بیچنے والے تو یوسف سے بیزار ہی تھے انکا کنعان سے چلے جانا غنیمت اور جو ملا مُفت سمجھے **بحث** حضرت یوسف پر مملوکیت کا اطلاق کیسا ہے **جواب** زبان سے باتباع ظاہر قرآن کہنا ممنوع نہین اور مملوک جاننا توہین ہے تفصیل یہ ہے کہ ایک بار آپ کو پھوپھی نے غلام بنایا اس طرح کہ ماں کے انتقال کے بعد پھوپھی انھین پالتی تھین جب یعقوب نے چاہا کہ اپنے ہی پاس رکھین ایک دم آنکھون سے اوجھل نہون پھوپھی کو جدائی کی تاب نہ تھی ایک کمر بند پوشیدہ زیر لباس کر دیا اور بعد رخصت غل مچایا کہ وہ کمر بند کون لے گیا ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے انکے پیراہن کے تلے سے نکلا شریعت یعقوب مین چور کو غلام بنا لیتے تھے یوسف کو پھوپھی لے گئین دوسرے بار بھائیون نے بیچا تیسرے مرتبہ مالک بن وغر نے مصر مین عزیز کے ہاتھ بیچا مگر یہ تینون امر آپ کی آزادی مین فرق نہین ڈال سکتے اس لیے کہ آپ نہ چور تھے نہ حقیقت مین غلام بنے اور نہ بھائیون کا کوئی حق تھا نہ بیع حر جائز تھی اور ہوتی بھی تو باپ کے ہوتے ہوئے کون مجاز تھا۔ پس یہ بھی معاملہ بے اثر ہوا اور مالک بیچارہ جب خود ہی مالک نہ تھا تو مالک بنانا کیسا **البتہ** قرآن مین (شرا) کا کلمہ خواہ انکے زعم و عرف کے اعتبار سے وارد ہوا خواہ کنایہ ہے مبادلہ و ترک خصومت سے بس اسیر بنانے حکم نہین ہو سکتی **مسئلہ** بیع حر نا جائز ہے اب بھی اور پہلے بھی ورنہ برادران یوسف یوسف کو غلام نہ کہتے **احمدی** بخس سے مراد ثمن حرام ہے یعنے وہ مال جو بیع ناجائز اور مبادلہ حرام مین حاصل کیا جائے اور یہ معاملہ باطل محض تھا **معدودہ** گنے ہوئے یعنے قلیل **معالم** کہا ابن مسعود نے بیس درم تھے۔ کہا مجاہد نے بائیس تھے۔ کہا عکرمہ نے چالیس تھے **فیہ** یعنے امر یوسف مین

وَقَالَ الَّذِي اشْتَرَاهُ مِنْ مِصْرَ لِامْرَأَتِهِ أَكْرِمِي مَثْوَاهُ عَسَىٰ

اور کہا جس نے خریدا اسے مصر سے اپنی عورت سے بزرگ کر ٹھکانا اسکا شاید

أَنْ يَنْفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا ۚ وَكَذَٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ

کہ وہ نفع دے ہم کو یا جالین ہم اسے لڑکا اور ایسا ہی تمکین دی ہمنے یوسف کو زمین مین

واضح ہے کہ آیۂ شریف مین ایک طویل قصّے کی طرف اشارہ ہے جسے اہل تاریخ نے لکھا اور وہ ذکر سبب دشتق و ترجیح زلیخا ہے چونکہ یہ قصہ عموماً مشہور ہے اور نفس قرآن سے زیادہ تعلق نہین رکھتا مختصر کر دیا گیا۔ زلیخا نامے ایک شہزادی جو حسن و جمال مین اپنا نظیر نہ رکھتی تھی عالم خواب مین شیفتۂ جمال یوسفی ہوئی اسے خواب مین معلوم ہوا تھا کہ اُس کا محبوب عزیز مصر ہے چونکہ اس خواب نے زلیخا کو بے خور و خواب کر دیا تھا اُس کے باپ نے عزیز مصر سے جسکا نام قطفیر یا طفیر تھا بیاہ دیا جب سامنا ہوا کہان یوسف کہان قطفیر عجب یاس و حسرت طاری تھی کہ غیب سے کسی نے کہا زلیخا گھبرا نہین نہین ست کامیابی ہو گی خواہ زلیخا کے اندرونی دعا کا اثر یا جلال و عظمت یوسف کا معجزہ تھا یا یہ کہ پہلے ہی سے قسمت ایسا ہو بہر حال زلیخا کے دامن عصمت سے اُسکا دست ہوس کوتاہ رہتا زلیخا رات دن تصور مین بیقرار اور وعدۂ غیب کی امیدوار تھی کہ اُسکے اندرونی جذبات اور دلی کشش نے یوسف کو کنعان سے مصر تک بلباس غلامی پونہچایا ہر شخص مال کیا جان سے خریدار تھا مگر زلیخا کی خواستگاری مین اور ہی بات تھی عزیز نے زلیخا کی ترغیب اور مالی تائید سے یوسف کو خریدا دوسرے امیر محو دیکھتے رہگئے چنانچہ ارشاد ہوا اور کہا جسنے یوسف کو مصر سے خریدا یعنے قطفیر نے اپنی بی بی یعنے زلیخا سے تو یوسف کی بزرگ داشت کر خادم و مملوک نہ سمجھنا امید ہے کہ ہم اسے بیچ کر بڑا فائدہ پائین یا اس کی کمال دانشمندی و ہوشیاری سے سرانجام امور وزارت مین نفع حاصل کرین اور ممکن ہے کہ بیٹا بنائین ہم نے اسی طرح تدبیر و تدریج یوسف کو زمین مین اقتدار و اختیار عطا کیا غلامی و بیکسی کے بعد مالک مصر و بادشاہ بنا دیا

وَلِنُعَلِّمَهُ مِن تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ ۚ وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَىٰ أَمْرِهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝

اور تاکہ ہم سکھائین اُسے سمجھ باتون کی اور اللہ غالب ہے اپنے حکم پر مگر اکثر آدمی نہین جانتے

تاکہ ہم یوسف کو سخن فہمی سکھائین اور اللہ تعالےٰ اپنے ارادون کے پورا کرنے پر غالب ہے مگر اکثر آدمی نہین جانتے **تاویل** مراد سخن فہمی یا خلاف ظاہر معنے قرار دینا کسی دلیل یا قرینے سے یا تعبیر خواب **احادیث** جمع حدیث۔ کہا مفسرین نے کہ مراد خواب ہے مگر ہم کسی عام کو خاص مین منحصر نہین کر سکتے پس بیان خواب و تفسیر کتاب و حسن تقریر و متانت جواب سب داخل ہین **ف** اسمین اشارہ ہے کہ یوسف کو نبوت و سلطنت دونون عنایت ہون گی اسلیے کہ ضروریات نبوت سے دین کی بات سمجھنا ہے اور شرط سلطنت سے انتظام و معاملات کی بات سمجھنا ہے چونکہ آپ پیغمبر بھی تھے اور بادشاہ بھی فرمایا ہم نے انھین زمین پر متمکن اور با تو تمین مجملاً کہا تفصیل اُسکی قصۂ

خواب شاہ و زندانیان و معمائے ملک ولید بن ریان انتظام قحط و اصلاح اہل جہان و تعلیم دین و تلقین ایمان مین آئیگی

وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ

اور جب پہونچا قوت کو اپنی دیا ہمنے اسے حکم اور علم اور ایسا ہی بدلا دیتے ہین ہم نیکوکارون کو

ابن کثیر (اشد) سے مراد تکمیل عقل و خلقت ہے کہا ابن عباس رض نے حضرت یوسف تینتیس برس کے سن مین شدت قوت کو پہونچے - کہا ضحاک نے بیس برس کے سن مین - کہا حسن نے چالیس برس مین - کہا عکرمہ نے پچیس برس مین - کہا سدی نے تیس برس مین - کہا جبیر نے اٹھارہ برس مین کہا امام مالک نے مراد اس سے بلوغ ہے حکم فتوی یا سلطنت یا تعبیر خواب علم نبوت

حاصل جب یوسف اپنی قوت بلوغ کو پہونچے ہم نے انھین مصر کی بادشاہی اور علم اوامر و نواہی عطا فرمایا ہم اچھے کام کرنے والون کو ایسے ہی عوض دیتے ہین -

وَرَاوَدَتْهُ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا عَن نَّفْسِهِ وَغَلَّقَتِ الْأَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ

اور خواستگاری کی یوسف سے اسنے کہ یوسف تھے گھر مین اسکے ذات سے انکی اور بند کرلیے دروازے اور بولی جلدی کر

قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ ۖ إِنَّهُ رَبِّي أَحْسَنَ مَثْوَايَ ۖ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ

کہا پناہ بخدا بیشک عزیز پالنے والا میرا اچھی کی آرامگاہ میری بیشک نہین فلاح پاتے ظالم

اور یوسف سے طلب مواصلت کی اُس عورت نے جسکے گھر مین یہ رہتے تھے (یعنی زلیخا) اور بند کرلیے دروازے اور کہنے لگی جلدی کر مین حاضر ہون یوسف نے کہا اللہ کی پناہ میرے مربی یعنی عزیز مصر نے میرے لیے اچھا آرامگاہ مقرر کیا ہے جسمے ہر قسم کی آسائش دی بات یہ ہے کہ ظلم کرنے والے فلاح و نجات نہین پاتے - نہ مین کامیاب ہونگا نہ تو محظوظ مختصر تفصیل اس مقام کی یون مروی ہے کہ جب زلیخا نے یوسف پر قابو نہ پایا تمناؤن کے تقاضے شروع ہوئے ہوس نے ہاتھ پاؤن نکالے مگر دامان یوسف تک رسائی ممکن نہوئی کوئی حیلہ و تدبیر اٹھا نہ رکھا خوشامد اور امید و بیم کی حد کردی جب کچھ پیش نہ گیا تو ایک عشرت خانۂ نگارین اور مرقع روکش چین بنایا اس مین تصویرین مرصع بدر جواہر جابجا عاشق و معشوق ہم بستر - ساتوین گھر مین زلیخا و یوسف ہم آغوش جدھر دیکھو ہنگامۂ طلب و ولولۂ محبت کا جوش تاکہ یوسف کو ادھر رغبت ہو پھر یوسف کو بتحکم و بہانہ اندر لے گئی جو در جسطے ہوتا اُسے مقفل کرتی بند گی بیچارگی آپ کیا کرسکتے تھے

خاموش اُس کے ہمراہ مگر دل مین کشود کار و توفیق الٰہی پر نگاہ جب صدر خانہ مین دونون داخل ہوئے خلوت خانہ خالی از اغیار ہو سبب ہیجان اضطراب عاشق بیقرار ہوا زلیخا نے بعد تمام جستجو ناکامی آرزو یہ بھی خوف دلایا کہ آج کا انکار پیغام اجل ہے عشق خود کام عاشق کو ہلاک کرکے محبوب کو متہم و ماخوذ کرائے گا جان پر بن جائے گی اگر کام نہ بن آئے گا حضرت یوسفؑ یہ آشوب دیکھکر بکمال ثبات و حکمت فرمانے لگے اُسے زلیخا اللہ کا ڈر اور عزیز سے محسن و مربی کا گھر یہ خیانت کیونکر ہوسکے **ف** انکار بحث نہ کیا کہ ہلاک نہ ہوجائے منع بھی نہ فرمایا کہ ضد نہ بڑھے الزام نہ دیا کہ غصے مین حق نہ سُنے بلکہ اپنے اوپر رکھکر ایک مثال مین سمجھا دیا کہ جب مجھے اسقدر لحاظ ہے تو زوجہ کو باین خصوصیت کیسی کچھ رعایت لازم ہوگی پھر عموماً کہا کہ ظالم چھٹکارا نہین پاتے **ف** ناصح کو غصہ و لانے سے وہ فائدہ نہین ہوتا جو مثال اور تشبیہ مین نرزبانی سے ہوتا ہے ۲ حقوق نعمت و رعایت احسان قابل لحاظ ہین ورنہ آپ اُسے محل تعلیل مین پیش نکرتے۔

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ

اور بتحقیق قصد کیا عورت نے مرد کا اور قصد کرتا مرد بھی عورت کا اگر نہ دیکھ لیتا دلیل رب کی اپنے ایسا ہی دیکھایا تاکہ پھیرین ہم اُس کو برائی

وَالْفَحْشَآءَ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ

اور بیحیائی بیشک وہ ہمارے بندگان خالص سے ہے

اور بیشک عورت نے مرد کا قصد کیا اور مرد نے عورت کا قصد کیا تھا اگر اپنے رب کی دلیل نہ دیکھ لیتا ایسے ہی دہم بچا لیتے ہین تاکہ پھیر دین اُس سے برائی اور بیحیائی بیشک وہ ہمارے خالص بندون سے تھا۔ مفسرین بیان مراد و شرح واقعات مین مضطرب ہین اور قرآن غیرصریح زیادہ تر بحث کلمہ ہم سے ہے کہا بعض نے کہ مراد عزم سے قصد مصمم و میلان دل ہے مگر اللہ نے بچا لیا اور وجوہ استدلال یہ ہین **اول** قرینہ عطف جبکہ عورت کا عزم عزم سوء مان لیا گیا تو اُس کے بعد والی عزم کو بھی جو اسپر عطف ہے ایسا ہی سمجھنا چاہیے **جواب** جملہ کا عطف جملہ پر کسی اتحاد کو لازم نہین کرتا قرآن مین ایسے مغایرت بکثرت وارد ہے **ومکروا ومکر اللہ** کہان مکر قبیح قوم کفار اور کہان مکر محمود حضرت تعالیٰ علاوہ برین زلیخا کی طرف قرینہ تعشق و عدم ایمان اور ادہر اقتضاے نبوت و حکم عصمت تنفر و تقویٰ ۔ ہہین تفاوت رہ از کجاست تابہ کجا۔ **دوم** کلمہ سوء جو دلیل ہے قصد حرام پر اور لفظ فحش جو تصویر ہے ہیئت شرمناک کی اور احسان بصرف سوء ۔ جو چاہتا ہے کسی غلطی اور خطا کو یہ قرائن ہین کہ مراد عزم سے عزم ممنوع ہو **جواب** سوء و فحش دو طور پر ہے ایک یہ کہ باختیار و تعمد ارتکاب کرے یا ایسا عمل

مضمم کرنے یہ بیشک موجب اخذ و الزام ہے نہ یہ کہ مقتضائے طبع جسکا تغیری غیر ذخیرہ دلون سے مادۂ شہوانی جوش مارے اور قوائے حیوانی حرکت مین آئے جیسے بھوک مین ضعف پیاس مین خشکی لب۔ خوف مین تغیر رنگ۔ غلبہ خواب مین یہ تغیری اسپر کوئی مواخذہ نہین جیسا کہ خود حضرت سے مروی ہے کہ فرمایا یا اللہ یہ میری تقسیم ہے ازواج مین اور میرے دل کی توجہ بیوجہ عائشہ صدیقہ کی طرف زائد ہے مواخذہ نکر۔ اور یہ سمجھ لینا کہ انبیا ایسے آلائشون سے بری ہین محض غلط فہمی ہے بلکہ اُنکے علاوہ شان مین نقص آتا ہے اس لیئے کہ عصمت مجرد شجرۂ ملک موجب کرامت نہین آدمی انھین دو متضاد قوتون کے جمع کرنے سے کریم و مقرب ہوا ہے مولانا

شہوت دنیا مثال گلخن ست ✣ کہ ازان حمام تقوی روشن ست **مسئلہ** انبیا علیہم السلام مین وہ تمام قوتین اور خواہشین جو انسانون مین ہین موجود ہین مگر وہ اللہ تعالی کی نافرمانی بزدلی سے بتوفیق الٰہی روکے گئے ہین اور اسی روکنے کا نام عصمت ہے۔ اور اسی کی تعلیم کے لیے ارشاد ہوا کہ اے نبی کریم آپ معاندین بے دین و ندامت زیادہ یقین سے کہدیجیے **اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ** مین تم سا آدمی ہون **يُوْحٰٓى اِلَيَّ** مگر مجھپر وحی آتی ہے اور فرمایا **وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى** ہم نے تم مین بہک جانے کی قوت پائی جس طرح سب آدمیون مین ہے تو راہ راست دکھائے اور بچا لیا ورنہ فعل ضلال تو آپ سے کبھی وقت اور کسی طور پر ہوا ہی نہین **مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى** تمھارے پیغمبر نہ کبھی بہکے نہ بہکنے مخالفت و گناہ تو آپ سے نہین ہوا مگر جو قوت بہک جانے کی آپ مین تھی اُسکے تقاضے سے آپ کو بچا لیا اور ایسے ہی فرمایا کہ آپ کے اگلے پچھلے گناہ عفو فرمائے۔ یعنے جو کچھ ترک اولے یا سہو و نسیان یا قصور حق عبودیت آپ سے ہوا اُسے عفو فرمایا پس یہ ہم و قصد و صرف سو بھی اسی قسم کا تھا نہ کوئی الزام ہے نہ مواخذہ اور کیونکر مان لیا جائے کہ عزم نبی معصوم پیغمبر صدیق مثل عزم نفس پرستان حق فراموش کے ہو جائے لا حول ولا قوۃ **موہم** (روایات) جیسا کہ منقول ہے ابن عباس سے کہ دونون بے پردہ متصل ہو گئے اور مرد مقام خائنین پر بیٹھا اور کپڑا درمیان مین نہ تھا اور حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ عورت نے مرد کا ارادہ اور مرد نے عورت کا قصد کیا اور ایسے ہی بہت کچھ اسرائیلیات سے مشہور ہے **جواب** وہ دونون روایتین اُس حد قبول و صحت تک نہین پہونچ سکتین کہ عصمت قطعی انبیا کے معارض ہو سکین اور تاویلات عبارت کو جو مسلم مین نظر انداز کرین — رہی اسرائیلیات کے گپ بھلا اُنکے وست و بال سے

تو ان پر بھی ہوا ہے کہ یوسف صدیق ایسے موقع پا کر بچ جاتے حضرت زکریا حضرت یحییٰ حضرت داؤد حضرت سلیمان حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ حضرت مریم اور مثل ان کے دوسرے نبی سب انکے افترا و اتہام کے زخم کھائے ہوئے ہین قرآن مین وارد ہے کہ بعض انبیا کو جھٹلایا اور بعض کو قتل کیا علاوہ برین حضرت یوسف ایسی خلوت مین تھے جہان زلیخا کے سوا اور کوئی دیکھنے والا نہ تھا اُن کی بات شہادت شیرخوار سے اور آخر کو اپنے ہی اقرار سے غیر معتبر ہو گئی اور حضرت یوسف نے خود اپنی برارت کا دعوے فرمایا اور اس تصریح سے کہ اِنّی لَمْ اَخُنْہُ بِالْغَیْبِ اور کب ہوسکتا تھا کہ اپنے شرمناک بات کو بیحیا اپنے منہ سے کہے اور معصیت کا اظہار کرے دوسرا گناہ سر پر لے اب اس راز سربستہ کا اظہار کیونکر ہوسکتا ہے مگر یہ کہ اللہ خبر دے یا کوئی نبی مرسل بتائے یہ دونون غیر ثابت رہا قیاس ایک تو واقعات کا اثبات قیاس سے کرنا ہی جائز نہین پھر ایسے حضرات کی طرف جنکی برارت و عصمت قطعی ہو اور ہمارے دلائل قرآن سے بھی ماخوذ ہین لہ عصمت انبیا کے اسی آیت مین بوذنیت خاصہ کا خطاب جو ایسے بغاوت مین ثابت ہی نہین ہوسکتا یہ اخلاص کی سند جو کسی قسم کی آلائش و نجاست قبول نہین کرتی اعتراف زنان از خود رفتہ ۵ اقرار زلیخا کفور شاہ مصر ۶ خود یوسف صدیق کا دعوی اِنّی لَمْ اَخُنْہُ بِالْغَیْبِ اور اللہ تعالے کا بدون انکار ذکر فرمانا ایک حجت کا نی ہے ۷ شہادت شیرخوار ۸ سب سے زیادہ ایک مجرب اور معقول استعجاب یہ ہے جب کہ یوسف ایسے حال مین تھے اور عزم بھی تسلیم کیا گیا تو کیا سبب ہے کہ اسکے مقدمات و دواعی جو بالضرورت مقدم ہوا کرتے ہین کسی سے منقول نہوئی جو حضرت وہان کھڑے سب کچھ دیکھ رہے تھے انہون نے مقام خائنین پر بیٹھا دیکھا مگر فعل خائنین کا مثل قبلہ و لمس وغیرہ کچھ بھی نہین دیکھا یہی سکوت اس امر کا شاہد عادل ہے کہ یہ نہ تھا تو وہ بھی نہ تھا۔ اسی بنا پر کہا بعض مفسرین نے کہ ایسا قصد اور ایسا اتصال کبیرہ ہے اور انبیا کبائر سے محفوظ اور کہا صاحب تفسیر کبیر نے یہی قول ہے محققین کا اور بیشک حضرت یوسف کی پاکدامنی جو ضرب المثل ہے ایسی آلایش اور کمزوری مین ثابت نہین ہوسکتی کیونکر جائز ہوگا کہ ہم اسقدر دلائل قویہ کو بالائے طاق رکھ کر لغو و بے اصل بدگمانیان مان لین۔ کچھ شک نہین اگر اپنی فہم کو قاصر ٹھہرا کر برکات قرانی سے امید رکھین و بیشمار فیضان عصمت انبیا سے استفادہ کرین تو دقیق مشکل ادنا امر واقعی منکشف ہوجائے کیونکر ہوسکتا ہے کہ جسے اللہ تعالے ہدایت پر معین فرمائے خزائن احکام و جواہر اسرار پر امین بنائے جنکی تعلیم پر صفائے قلوب

وحیات نفوس کا مدار ہو ہماری نظر اُنکی غلطی پر پڑی۔ اُنکی ایسی آنکھین کور اور ایسی زبانین گنگ
ہون اور کہا بعض نے کہ مراد ہم سے عزم قتل ہے یعنے حضرت یوسفؑ نے ارادہ کر لیا کہ اگر عورت
باز نہ آئے تو اُسے قتل کر کے اپنا پیچھا چھڑاؤن گا یہ پہلے سے زیادہ تر مردود ہے اس لیے کہ زنا
حق اللہ ہے اور قتل حق العبد اور قتل بھی کس کا ولیہ نعمت اپنی خدائی کا شان نبوت کب یہ
بے رحمی اور بے حمیتی روا رکھ سکتی تھی کیا سوا قتل کے دوسری تدبیر نہ سوجھتی تھی اور
علاوہ معصیت انتقام اور اتہام بھی ٹل نہ سکتا تھا کون تھا کہ صفائی کرتا اور عزیز کے ہاتھ سے
بچاتا پھر اتنے بڑے مخمصے مین پڑ جانا کمال حکمت انبیا کے لائق نہین حالانکہ اتہام مضر ہے
مقتضائے منصب نبوت کے جسکی بنا حُسن اعتقاد و رجوع خلائق و حُسن اخلاق پر ہے پس
ایسی کمزور تاویل کیون سُنی جائے اب ہم کہتے ہین کہ معنے ہَمّ مین اہل تحقیق کے دو قول ہین اول
یہ کہ دونون سے عزم و قصد پایا گیا مگر عورت کی طرف سے فعل مطلوب و محبوب تھا اور مرد کی جانب
سے میل طبع و عزم فعل مقصود جو کچھ تھا وہ اثر بشریت و مقتضائے رجولیت سے صورۃً و اضطراراً
نفرت و اجتناب کے ساتھ یہ کبھی الزام کے قابل نہین۔ اور وجوہ اسکے وہی تمام دلائل مذکورہ
و قرائن موجودہ دوم یہ کہ عورت نے چاہا اور مرد بھی چاہتا اگر توفیق الٰہی و ہیبت الٰہی پیش نظر
نہوتے مگر بحفظ عصمت نبوت و کمال معرفت و لحاظ حضور حق نہ چاہا اور توجہ نہ کی۔ اِس طور پر
ہَمّ جزلے مقدم ہے اور بوجہ نفی اول منتفی۔ یہ معنے عربیت کے موافق اور تمام تکلفات
اور محذورات سے بری ہین **تنبیہ** حدیث مین وارد ہوا کہ جو شخص کسی حسین عورت کے
جال مین پھنس کر حضرت یوسفؑ کی طرح محفوظ رہے اُسے حشر مین زیر سایۂ عرش جگہ ملیگی
اِس سے سمجھا گیا کہ آپ کی پاکدامنی غایت درجے کی تھی حالانکہ دوسری حدیث مین ایک طویل قصے
کے ساتھ فرمایا کہ اگلے لوگون مین ایک جوان تھا اپنے چچا کی بیٹی پر عاشق و فریفتہ سوال وصال
مین اکیسو بیس دینار کی فرمائش ہوئی مرد ایک سال تک روپیہ جمع کرتا رہا اور بعد فراہمی متاع
وصل کی خریداری کی اور خلوت بے اغیار نصیب ہوئی کمال شوق و شغف مین آرزو کی آگ
بجھانے پہ تھا کہ لڑکی بولی اے جوان خدا سے ڈر اور ناحق دست درازی نکر جوان باوجود
اس بے تابی اور کامیابی کے اللہ کا نام سُنتے ہی اُٹھ کھڑا ہوا اور دلی ارمانون کی طرح
مال بھی چھوڑا۔ بظاہر یہ ماجرا بجمیع وجوہ نہایت تعجب خیز ہے یہان تعشق وہان تنفر یہان امن
وہان خوف یہان آرزوے دیرین وہان انکار قدیم۔ مگر نہین حضرت یوسفؑ صدیق کی

اور یہی شان سے جاننے والے جانتے ہین کہ اس ہجوم بلا اور اجتماع ضدین مین بجز حکمت نبوت و استقلال رسالت ایسی براءت اور تمام حملون سے بچاؤ دوسرے سے ممکن ہی نہ تھا سنیے پہلے تو آپ کو زلیخا کی ہمراہی گران تھی مگر اطاعت مین صرف مظنہ فساد اور عذر مین ولی نعمت کی مخالفت جو عصیان یقینی ہے بمجبوری ہمقدمی گوارا کی مگر خلوت ہفتمی مین در بند اور خانہ خالی پایا جدھر دیکھا عجب نقشہ نظر آیا عاشق معشوق عالم تصویر مین ہم آغوش شراب بیخودی دقیق نوشا نوش ممکن نہ تھا کہ یہ کیفیت اعتدال طبع و شکیب تقوی کو قایم رہنے دیتی مگر پروا بھی تو نہوئی ادھر زلیخا مردون کی غیرت: انکار سے مایوس جان سے بیزار نہایت بیچین ہاتھ مین خنجر مرنے پر تیار۔ ادھر ذرا آنکھ اٹھنے مین فیہ ہوت حیاے خدا مد نظر نفس شریر کو موقع ملجانے کا خوف۔ خیال کیا گیا کہ ادنے کم توجہی مین عاشق دل دادہ کا تو کام ہی تمام ہوتا ہے اتہام و انتقام لازم آے گا۔ اور زیادہ افسوس یہ ہے کہ نبی کی فریفتہ جان مال سے خادمہ بلکہ محسنہ اس رسوائی اور مایوسی سے جان دی۔ زلیخا کی مصیبت آخرت کا دائمی عذاب۔ یہ سوء تدبیر اور ترک مروت کسی سے ہوتو ہو علاوہ شان نبوت کی شایان نہ تھی کیون بہ تدبیر احسن اس مہلکے سے اسے نہ بچائین اور آپ کو فوری انتقام اور نہ مٹنے والے اتہام سے محفوظ رکھین پس استقلال و تدبیر سے زلیخا کو امیدین دلائین خاموش کیا جب ملاطفت محبوب و امید وصل نے مایوسی دور کی کامیابی کی تمنائین بڑہین عقل و تمیز عود کر آئی لطف وصل جانان اٹھانے کے لیے جان بھی عزیز ہوئی محبوب کی دلجوئی کرنے لگی کہ مبادا پھر وحشت پیدا ہو بنا کام بگڑجاے بادل نگران و جان امید وار خاموش کرشمہ لطف مزید پر نظر جوش جنون و سودا سے خون اب کہان حال نوع دگر ہوا آپ سمجھ گئے کہ زلیخا امید وار ہوچکی ہے دفعۃً جان نہین دے سکتے پھر سے گھبرنے اور منانے مین سعی کرے گی بات ٹل جائے گی امید و یاس مین صورت نجاست نکل آوے گی بسم اللہ کرکے اُٹھے اور بھاگے اسمین شک نہین کہ یہ تدبیر کمال عقل غائت حکمت بلکہ اعجاز نبوت سے تھی کہ زلیخا بھی سلامت بچی۔ آپ بھی پاک دامن رہے۔ کسی کو اسکی خبر بھی نہ ہوتی مگر بدگمانی نے زلیخا کو فریاد بے محل پر آمادہ کردیا۔ مردان خدا کی یہ زبردست عصمت ہے نہ وہ ملی جلی صفائی کمزور گریز۔ این کار از تو آید و مردان چنین کنند برہان کہا ابن کثیر نے کہ حضرت یعقوب کو دیکھا دانت کے تلے انگلی دبائے ہین۔ ابن عباس سے مروی ہے کہ عزیز مصر کی صورت پیش نظر ہوئی۔ کہا محمد بن کعب نے کہ چھت پر لکھا دیکھا لَا تَقْرَبُوا الزِّنَا اِنَّہٗ

پھر جب زلیخا سمجھی کہ یوسف راضی ہو گئے اٹھی اور قبت پر پھاڑ ڈالا یوسف نے پوچھا یہ کیا ہے
بولی اپنے صنم آ لی سے جامی زمن آئین ہے بنی نہ بینند + در انکارم کہ سے بینی بتمیعہ بنوا
سبحان اللہ۔ ترا بیند بچشم از مردگان شرم + ازین نازندگان در خاطر آزرم + من از قیوم دانا
چون نہ ترسم + زبینا و توانا چون نہ ترسم + اور سعا اٹھ کھڑے ہوئے **ف** - تقریر بیان
کی نہایت دلچسپ اور مناسب احوال عارف خدا ترس ہے۔ نہ وہ جو مذکور ہوئی۔ برہان
بہ بان سے ہر ایسی وجہ مراد ہو سکتی ہے جو حق سبحانہ تعالیٰ کی عظمت اور ہیبت و خشیت کی
باعث ہو سوء بری **فحش** بیحیائی **مخلص** خالص یعنے یوسف مین آلائش معصیت
وتلویث سوء ہرگز نہ تھی وہ ہماری محبت و خشیت میں خالص تھے

وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيصَهُ مِنْ دُبُرٍ وَّأَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَى الْبَابِ قَالَتْ

اور دوڑے دونوں دروازے کی طرف اور پھاڑا عورت نے کرتا مرد کا پیچھے سے اور پائے دونوں عورت کے مالک کو پاس دروازے کے بولی

مَا جَزَآءُ مَنْ أَرَادَ بِأَهْلِكَ سُوٓءًا إِلَّآ أَنْ يُّسْجَنَ أَوْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

کیا سزا ہے اسکی کہ چاہے تیری عورت سے برا کام مگر یہ کہ قید کیا جاسنا یا مار دکھ کی

استباق طلب سبقت کردن۔ جب کئی آدمی دوڑیں اور ایک دوسرے سے بڑھ جانا چاہے
تو اسے استباق کہتے ہیں دبر کنایہ ہے جانب دبر سے سید سردار۔ مالک بیان لنا یہ کی شوہر
سے اور ضمیر مونث دلالت کرتا ہے کہ عزیز یوسف کا سردار یعنے مولی نہ تھا اور نہ آپ مملوک بلکہ
آپ سید اہل عالم تھے **ما** خواہ استفہامیہ ہے خواہ نافیہ **حدائق** جب حضرت یوسف متنبہ ہوئے
آپ جلدی اور دروازے کی طرف لپکے کہ باہر نکل جائیں جبرئیل سامنے نظر آئے فرمایا قفل کیونکر کھلے
جبرئیل نے کہا اللہ کا نام لے کر قفل پر ہاتھ رکھو کھول دینا ہمارے ذمے ہے زلیخا یہ عجیب معجزہ
دیکھکر دوڑی کہ جانے نہ دوں حضرت یوسف بھاگے آخر کار ساتویں دروازے پر دامن یوسفی گریبان
زلیخا کی طرح چاک ہوا اور عزیز مصر سے دروازے پر ملاقات ہوئی **لطیفہ** کشاد قفل میں اشارہ
ہے کہ جو دنیا سے بھاگ سکے اسکے لیے نجات کی راہیں غیب سے کھل جاتی ہیں **لطیفہ** پیچھے دروازے
پر چاک دامانی بتا رہی ہے کہ شیطان کا حملہ آخر عضب ہے مگر نیک بندے ہاتھ نہیں آتے
لطیفہ عشق کے تین درجے ہیں پہلا یہ کہ محبوب کو مطیع کرنا چاہیے اس طرح کہ عاشق کی
کارروائی میں تابع ہے اور یہ (نفس پرستی) ہے دوسرا یہ کہ محبوب کا مطیع بنجا سے مگر بامید
حضور و لقا اور یہ (محبت) ہے تیسرا یہ کہ کچھ بھی نہ رہے جیسے عکس بمقابل اصل اسکا تابع اسکی طرف ناظر

مگر وہ کچھ بھی نہین ہو دکمال عبودیت ہے لطیفہ عشق مین اگر فناے نفس بالکل ہوجائے تو حب و طلب و جوش و گرمی وہاے ہو کہان رہے اور عبودیت مین اگر سواے معبود دوسرا وہم رہا نقصان قائم ہوا اسی لیے ہمارے حضور رعبداللہ بن عباس یہ مرتبہ زلیخا کا درجۂ اول سے تھا اور آخرانکا ببرکت صحبت یوسفی و فیضان عشق درجۂ سوم مین ثابت ہوتا ہے واللہ اعلم
ابن کثیر جب یوسف ہفت خانہ سے نکل گئے اور زلیخا اُنکے درپے تھی اور عزیز مصر سامنے آگیا زلیخا ڈری کہ مبادا راز کھلجاے اور ہمیشہ کے لیے مہجوری نصیب ہو بیساختہ چلائی کہ اے عزیز اسنے میری طرف بُرا خیال کیا تھا اب اسکی کیا سزا ہے یا قید کیا جاے یا کوئی اور عذاب ہو

قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِي عَنْ نَّفْسِي وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ

کہا یوسف نے عورت نے پھسلایا مجھے میری ذات سے اور گواہی دی گواہ نے اہل سے عورت کے اگر ہو کرتا مرد کا

قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ

پھٹا آگے سے پس سچی ہے عورت اور وہ جھوٹون سے ہے اور اگر ہو کرتا اسکا پھٹا پیچھے سے

فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝

پس جھوٹی ہے اور وہ سچون سے ہے

یوسف نے جواب دیا اسی عورت نے مجھے اپنی طرف متوجہ کیا اور ایک گواہ نے جو زلیخا کے قرابتیون سے تھا گواہی دی اسے عزیز اگر کرتا یوسفؑ کا سامنے سے پھٹا ہے تو جان لے زلیخا سچی اور یوسفؑ جھوٹے ہین اور اگر کرتا انکا پیچھے سے پھٹا ہے تو زلیخا جھوٹی اور یوسفؑ سچے ہین کہا سدی نے یہ شاہد زلیخا کا چچازاد بھائی تھا حکمت مین مشہور دانائی سے یہ فیصلہ کیا اور کلمۂ شاہدٌ اسی پر دلالت کرتا ہے اس لیے کہ گواہ مین عقل و بلوغ شرط ہے **ف** کئی وجون سے یہ توجیہ غیر صحیح ہے ۱ بیان شاہد حقیقی معنی پر نہین اس لیے کہ اس واقعے مین کوئی حاضر نہ تھا ۲ شاہد کا ایک ہونا غیر مفید ہے ۳ حدیث صحیح مین وارد ہوا کہ چار لڑکون نے لڑکپن مین کلام کیا ۱ یوسفؑ کا گواہ ۲ فرعون کے شانہ دار کا لڑکا ۳ ابن جریج عابد کا گواہ ۴ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
قیل اسلیے کہ ارادہ کرنے والا پشت نہین دکھاتا اور بھاگنے والے کا دامن آگے سے چاک نہین ہوسکتا۔ رہا یہ شبہ کہ گواہ مین عقل و بلوغ شرط ہے تب کچھ معتبر ہوتا جب ثبوت یوسف علیہ السلام کے ذمے ہوتا یہ شہادت نہ تھی شان صدق و نبوت تھی۔

فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ ۭ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ۝

پھر جب دیکھا کرتا انکا پھٹا پیچھے سے کہا بیشک وہ تمہارے مکر سے ہے بیشک مکر عورتون کا بڑا ہے

گواہ کے بیان پر کرتا دیکھا گیا تو پشت سے پھٹا تھا عزیز مصر نے کہا یہ تمھاری حیلہ سازی ہے اور تمھارا مکر بڑا ہے **ف** اللہ تعالے نے کید زن کو عظیم فرمایا حالانکہ کید ایک فرع ہے عقل کی اور عورتین ناقص العقل ہین **جواب** کید و مکر کے لیے دو اعتبار ہین ۱ بمعنے تدبیر اور یہ عقل سے ماخوذ ہے اور بذاتہ محمود ہے جیساکہ فرمایا اِنَّ کَیۡدِیۡ مَتِیۡنٌ اللہ کا داؤ پائدار ہے یا کِدۡنَا لِیُوۡسُفَ ہم نے یوسفؑ کو تدبیر سکھادی ۲ بمعنے فریب اور یہ غلط نمائی پر مبنی اور بذاتہ قبیح ہے اور اس مین عقل کامل کی ضرورت نہین رہتی غلط نمائی اس مین عورتین بڑھی ہین اس لیے کہ اللہ تعالے نے بوجہ کمال نرمی و شیرینی و حسن و جمال اُنکے باتون کی تاثیر عموماً مردون کے دلون مین پیدا کی ہے پس جس امر کو وہ چاہتی ہین جذب اصلی و شوق خلقی سے مرد اُسے مان لیتے ہین اور یہی امر اُنکی کامیابی اور مردون کی خرابی کا باعث ہوتا ہے **ربط** جب عزیز نے معاملہ دگرگون دیکھا خواہ کسی مصلحت خاص سے خواہ اپنی بدنامی سے ڈر کر چاہا کہ یہ راز فاش نہو کہا۔

یُوۡسُفُ اَعۡرِضۡ عَنۡ هٰذَا اسکتہ وَاسۡتَغۡفِرِیۡ لِذَنۡۢبِكِ ۚ اِنَّكِ كُنۡتِ مِنَ الۡخٰطِـئِيۡنَ ؏۳

اے یوسف درگذر کر اس سے اور اے زلیخا توبہ کر گناہ سے اپنے بیشک (۲) تھی خطا کار

اے یوسفؑ آپ اس شرمناک ذکر سے اعراض فرمائین زبان پر نہ لائین تاکہ پردہ فاش نہو اور اے زلیخا تو اپنے گناہ کی بخشش طلب کر تو ہی خطاکار تھی

وَقَالَ نِسۡوَةٌ فِی الۡمَدِيۡنَةِ امۡرَاَتُ الۡعَزِيۡزِ تُرَاوِدُ فَتٰٮهَا عَنۡ

اور کہا عورتون نے شہر مین بی بی عزیز کی پھسلاتی ہے غلام کو اپنے

نَّفۡسِهٖ ۚ قَدۡ شَغَفَهَا حُبًّا ؕ اِنَّا لَـنَـرٰٮهَا فِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ۝

اُسکی ذات سے بتحقیق گھب گیا یوسف دلمین اُسکے راہ محبت کے ہم دیکھتے ہین اسکو گمراہی ظاہر مین

اور شہر مصر کی چند عورتون نے کہا کہ عزیز کی بی بی اپنے غلام سے لگاوٹ کرتی ہے یوسفؑ کی محبت زلیخا کے دلمین گھب گئی ہے ہم تو دیکھتے ہین کہ زلیخا کھلی بھول اور گمراہی مین ہے **فتی** نوجوان کبھی غلام بھی مراد ہوتا ہے جیسے لونڈی کو جاریہ کہتے ہین **شغف** یہ ایک جلد ہے دل کو گھیرے ہوئے۔ یا سویداے قلب بہرحال شغف کنایہ ہے کمال محبت سے جو دل مین در آئے اور اسے گھیرے **قال** کہا صاحب تفسیر کبیر نے قال بصیغۂ مذکر اسلیے کہا کہ نسوۃ۔ نسا جمع کا اسم مفرد ہے پس تانیث حقیقی نہین جو ضروری ہو۔ یا یہ کہ تقدیم فعل فاعل پر داعی اسقاط علامت تانیث ہے جیساکہ تثنیہ و جمع مین کہا بعض نے یہ سب چار یا پانچ عورتین تھین اور تاریخ و دقائق مین ہے کہ چالیس تھین

فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ أَرْسَلَتْ إِلَيْهِنَّ وَأَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَأً وَآتَتْ

پھر جب سنا زلیخا نے مکر انکا بھیجا طرف انکے اور مہیا کین واسطے انکے مسندین اور دی

كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّينًا وَقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَأَيْنَهُ أَكْبَرْنَهُ وَقَطَّعْنَ

ہر ایک کو انھین سے چھری اور بولی نکل (اے یوسف) انپر پھر جب دیکھا عورتون نے اسکو بڑا جانا اسے اور کاٹ لیے

أَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا هَٰذَا بَشَرًا إِنْ هَٰذَا إِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ

ہاتھ اپنے اور بولین پاک ہے اللہ نہین ہے یہ بشر نہین یہ مگر فرشتہ بزرگ

مکر سے مراد وہ طعن جو عورتین زلیخا پر کرتی تھین **معالم** چونکہ وہ عورتین اس پردے مین چاہتی تھین کہ جمال یوسفی کا نظارہ بے نقاب میسر آئے انکا قول مکر پر محمول ہوا۔ یا یہ کہ یہ حیلہ رسوائی زلیخا تھا **ف** یا یہ کہ گو اس وقت کچھ ہو مگر بعد دیدار جمال دلفریب یوسفؑ سب کے سب زلیخا کی طرح طالب وصال ہوگئین انکے تمام دعوے مکر و زور قرار دیے گئے **متکا** جائے تکیہ۔ مسند خواہ بمعنے فرش مہمانان **کبیر** بمعنے طعام دعوت بھی آیا ہے اس لیے کہ مہمانون کے لیے فرش لازم ہے خواہ بمعنے ترنج ہے یا میوے مراد ہین جو اس خوان پر حاضر تھے۔ کہا ارباب تفسیر نے زلیخا نے جب نادانی کی باتین سنین سوچی کہ کسی طرح انھین نیچا دکھانا چاہیے۔ پیغام دعوت دیا فرش مکلف و طعام لذیذ مہیا کیا ان عورتون کو بلایا ہر عورت کو ترنج یا میوہ۔ یا گوشت دیا کہ تراش کر کھائے اور ایک چھری بھی دی۔ پھر یوسف سے کہا کہ بکمال زیب و آرائش بغرض اہتمام دعوت آئین منکرین کو نیچا دکھائین۔ آپ تو مطیع و فرمانبردار تھے اس جلسے مین آنا پڑا۔ عام نگاہون وہ جمال جہان افروز دیدۂ حسن گدا سوز تھا سے خیال سے کبھی نہ اٹھا آیا دلون مین تحمل دماغون مین فہم کا نام نہ رہا میوہ کی جگہ چھریون سے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے اور بیساختہ چلا اٹھین سبحان اللہ یہ آدمی نہین یہ تو کوئی فرشتہ بزرگ ہے اور نکتہ نورانی لطیفہ دعا زمانی حسن برعایت ناموس و عفت زلیخا یا بہ درخواست عشق دشمن فرسا ہوئی اور اگر عام طور پر ایسا ہوتا تو کوئی جیتا ہی کیون بچتا **لطیفہ** چونکہ یہ عورتین محبت زلیخا مقدار حسن یوسفی سے زائد سمجھی ہوئی تھین بڑا بول سامنے آیا **لطیفہ** حصول شرف جمال یوسفی کی دزدانہ خواستگاری اور نظارۂ محبوب مین فریب کاری کی سزا قطع ید قرار دی گئی چنانچہ حدائق مین ہے کہ بعد درستی سامان دعوت زلیخا نے یوسفؑ سے کہا کہ میرا کہنا مان آپ نے فرمایا سوائے گناہ کے جو حکم ہو بجا لاؤن زلیخا نے یہ قصہ بیان کر کے کہا بوقت طلب آپ بے نقاب آئین ان زبان درازون کو قدرت خدا کا تماشا

دکھائین آپ نے فرمایا بہتر اور وہ وہی ہوا کہ بیک برق نگاہ خرمن حواس خاک سیاہ ہو گیا
بحث یہ قول کہ یہ آدمی نہین ملک ہین چاہتا ہے کہ فرشتے انسان سے کریم تر ہون **جواب**
باعتبار جوہر ملکی جو نور صافی سے ہے اور جوہر انسانی جو خاک تیرہ ہے یہ کرامت مسلم اور باعتبار شرف
وفضل وقوت اخلاق جو اضداد کے ساتھ آمیز رکھی گئی بشر ملک پر مکرم ہے اور ان عورتون نے
اپنی وسعت نظر و علوے حوصلہ کے موافق کلام کیا اسلیے کہ اُن کی نظر عالم ملکوت ہی تک جو پہونچی
تھی رفعت کمال بشریت جو اعتقاد نبوت سے متعلق ہے اُنکے فہم سے بالاتر تھی پس یہ قول حجت نہین

ذکر حُسن یوسف علیہ السلام

ہر پیغمبر کے لیے ایک خاص معجزہ ہوتا ہے جس سے عقلین متحیر سرگشتہ زمانہ مجبور اُسکی یکتائی
وعظمت مسلم ومشہور ہوجاتی ہے جیسے کلام موسےٰ۔ دم عیسےٰ۔ الحان داؤد۔ ملک سلیمان۔
صبر ایوب وغیرہ ایسے ہی حضرت یوسفؑ کو تعبیر خواب وحُسن لاجواب عنایت ہوا یہ آپ کی نبوت
اور بیمثالی کے شاہد عادل ہین ان صفات مین آپ کا نظیر وثانی تجویز کرنا نہ کمال نبوت وقوت اعجاز
ہی مین تنقیص ہے بلکہ منطوق قرآنی ہین کلام عموم حدیثؐ مین تخصیص ہے کلمۂ اکبر اور ملک کریم کا
استعارہ جو حکایۃً کلام باری تعالیٰ مین مذکور ہے یہی بتارہا ہے کہ آپکا حُسن اندازۂ قیاس سے
افزون اور حد بشر سے سوا ہے اور ہمارے مخبر صادق محبوب حضرت خالق نے آپ کو تیسرے
آسمان پر دیکھ کر یون فیصلہ کردیا قَدْ اُعْطِیَ شَطْرَ الْحُسْنِ تمام عالم کا آدھا حُسن صرف
صورت دل افروز یوسفی مین مجتمع وجلوہ گر ہے اور نصف آخر جملہ اولاد آدم مین منتشر **ابن کثیر** مین
ہے کہ آپ نے یوسف کو دیکھکر فرمایاؐ قَدْ فُضِّلَ النَّاسَ فِی الْحُسْنِ کَالْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ
عَلٰی سَائِرِ الْکَوَاکِبِ تمام آدمیون پر فضیلت دیے گئے تھے حُسن مین مثل چودھوین رات کے
چاند کے تمام تارون پر اہل تاریخ نے آپ کے جمال باکمال کے متعلق عجیب وغریب قصے لکھے ہین
جنکا ذکر دلائل بالا کے سامنے بے ضرورت نظر آتا ہے **ابن کثیر** کہا اسحاق نے آپکا چہرۂ نورانی
برق کی طرح تابان تھا بے نقاب عورتون کے سامنے نہ آتے کہ مبادا مفتون ہوجائین **عراس**
آپ کے روے روشن کا عکس دیوار ودر کو چمکا دیتا تھا جیسے دھوپ۔ کہا کعب نے آدم کو جب اُنکی
اولاد دکھائی گئی تو جمال یوسف دیکھکر بہت محظوظ ہوئے پیار کیا شفقت پدری سے دو حصے حُسن
عطا فرمایا اور ایک حصہ تمام اُنکی اولاد کے لیے رہا۔ کہا ابن مسعود نے کہ جبریلؑ نے حضور سے کہا
حُسن یوسفی نور کرسی سے مخلع وجمال محمدی نور عرش سے مجلی ہے **عجب** وجوہات بالا پر نظر کرنیوالا

حلیۂ جمال محمدی میں متحیر و ساکت ہے کہ اگر آپ بھی اسی نصف باقی میں شریک ہیں تو فضل ایک طرف
مساوات معلوم اور شریک نہیں تو قرآن ماول وحدیث بلا مخصص مخصوص ہوئی جاتی ہے کلام الٰہی سے
گو آپ کے حسن دلربا کے اوصاف نکالے گئے مگر بطور نکات ولطائف علما کے اصول پر قابل
احتجاج نہیں اور احادیث و آثار جو حلیۂ شریف میں مروی ہیں وہ شطر حسن کا جواب نہیں دیتے
کوئی جز اپنے اوصاف عالیہ سے کل کا مساوی نہیں ہو سکتا بلکہ اسی کے کمال کو ترقی دیتا ہے
جواب اس نازک مسئلے کے حل سے پیشتر مجھے کچھ عذر بیان کر لینا ضرور ہے یہ کہ انبیا علیہم السلام
میں باہمی تفاوت و تفاضل کی تقریر تصریح قرآنی سے مسلم سہی مگر میرے نزدیک نہ صرف ترک
ادب بلکہ جہل مرکب بھی ہے اسلیے کہ غایت ہر کمال کی یہ ہے کہ عقول متوسطہ کو متحیر کر دے اور
اُسپر زیادتی خیال میں نہ آسکے اور انبیا علیہم السلام اپنی ذات وصفات میں اکمل خلق اللہ ہیں ہماری
عقلیں انکا اندازہ کر سکیں یہ ممکن ہی نہیں خصوصاً وصف حسن جو بہ ہمہ امتیاز و غارتگر عقل ہے
بہ جز اوسے تحیر و تعجب کا مستحق ہے کہ حسن حسی شے ہے اور حس بھی وہ جو دیدۂ ذوق و بصر محبت
تعلق رکھتی ہے اسکا اندازہ دلائل و اخبار سے ایسا ہی ہے کہ کوئی شربت کی لطافت و شیرینی و خنکی
رنگ و بو سے دریافت کرنا چاہے پھر یہ تقدیر کہاں کہ ایک جانب نظارۂ حسن یوسفی میسر آسکے
اور دوسری جانب مطالعۂ جمال محمدی نصیب ہو گو یہ تمنا خدا کے دین سے دور نہیں مگر کیا اس
کمبخت امتیاز و تفاوت کے لیے دیدار تو بڑی نعمت ہے صرف تصور کی لذت اگر ہمیں آپ میں
رہنے دے تو کمال بدنصیبی و بے حیائی ہے جہاں جان دینا ہنر ہو اور بیخودی منتہائے نظر
وہاں کم و کیف دیوانگی و رسوائی ہے **جامی** مرا طاقت دیدن او کجاست + کہ بیخود شوم ہر کہ نامش برد
تاہم بات چھڑ گئی ادھوری چھوڑنا نہ چاہیے اول دلائل سے جواب پھر اس اصول پر کہ آفتاب پہ
نظر نہ ٹھہرے تو دھوپ کی تیزی اور نرمی سے اندازہ کیا جاتا ہے باعتبار آثار علیہ و جذبات قویہ جو
انتخاب کر کے امر حق اور قول فیصل عرض کیا جائے گا وباللہ التوفیق و بہ نستعین **اول** مدح قرآنی
عورتوں کی زبانی جنکی بیخودی منصوص قرآنی ہے اگر ہم اونھیں صحیح الحواس مانیں تو کمال تاثیر حسن کم
حرف آتا ہے اور اگر بیہوش جانیں تو جو چاہیں کہیں مجنونکا قول لیلے کے وصف میں قابل حجت نہیں
بخلاف جمال محمدی کے کہ آپ کے دیکھنے والے تمام عمر یہی رٹا کیے کہ ہم نے آپکا نظیر نہ دیکھا قاضی
عیاض رح اپنی کتاب شفا میں باسانید صحیحہ نقل کرتے ہیں کہ کہا ابوہریرہ نے مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اَحْسَنَ
مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِیْ فِیْ وَجْہِہٖ میں نے کوئی چیز خوبصورت

زیادہ حضور سے نہین دیکھی (مجبوری یہ کہنا چاہیے) گویا آفتاب آپ کے روے روشن مین جاری ہے اور کہا ابو ہالہ نے یَتَلَأْلَؤُ وَجْهُهٗ تَلَأْلُؤَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ آپکا عارض نورانی چودھوین رات کے چاند کی طرح چمکتا تھا کہا حضرت علیؓ نے يَقُوْلُ نَاعِتُهٗ لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ آپ کے حسن جمال کا بیان کرنے والا یہی کہتا ہے مین نے آپکا مثل نہ آپ سے قبل دیکھا نہ بعد پس ان اصحاب باصدق صفا کا قول و وصف اور اُنکی تمیز وخبر اللہ اور اللہ والون کے نزدیک کیا اُن چند مغلوب الحال فریفتہ عورتون کی بیہوشی کی تقریر سے جو نہ مومنہ تھین نہ زیادہ امتیاز وعقل والیان بدرجہا مقبول ومعتبر نہوگی البتہ شمول قرآنی سے صحت روایت قوی تر تو ہو گئی ہے یہ حدیثین بھی متواتر المعنے سمجھنا چاہیے اور یہ بھی نہ سہی تو حضرت یوسفؑ کی دیکھنے والیون نے آپ کو اکبر اور ملک کریم کہا اور حضور کے دیکھنے والے اللہ کے دیکھنے والے ہین جیسا کہ حدیث صحیح مین وارد ہوا۔ مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ جس نے مجھے دیکھا فی الواقعہ دیکھا کچھ شک وشبہ نہین اور یہ بھی ہے کہ حق کو دیکھا نور الٰہی جمال رسالت پناہی مین مختلف اعتبارات سے عیان ہے اس حدیث کی تقریر وتاویل وعدہ عام ہر شخص کے حوصلے کے موافق متفاوت ہین جو دیکھے وہ جانے باتون سے کیا فائدہ **دوم** حدیث شطر الحسن مین آپ کا دخول قطعی نہین اس لیے کہ یہ حدیث محل مدح مین ہے اور کسی دانشمند مہذب فصیح وبلیغ آدمی سے نہین ہوسکتا کہ وہ اپنی ذات کو مدح وثنا مین موجود ومعتبر سمجھے مثلاً کسی عالم یا شیخ کے اس قول سے کہ مین زید کا نظیر نہین پاتا لازم نہین آتا کہ کہنے والے نے اپنی ذات کے بھی نفی پر تصریح کر دی کیونکہ ممکن ہے کہ وہ زید کا مساوی یا اُس سے افضل ہو مگر اپنا ذکر خواہ ضمناً لنفسہ خواہ بخوف اتہام خودستائی وتکبر ترک کیا ہو جیسا کہ منقول ہے کہ امام شافعی رح نے فرمایا تمام آدمی فقہ مین امام ابو حنیفہ رح کے عیال یعنے خوشہ چین ہین تاہم اجتہاد مستقل ورد متواتر کرتے رہے۔ ممکن ہے کہ ہمارے حضور نے بھی حضرت یوسفؑ کو اسی اعتبار سے مالک نصف حسن فرمایا پس مثل اُن احادیث کے جن مین حضور نے اپنے عجز وقصور کا ذکر فرمایا ہے بمقابلہ یونسؑ ویوسفؑ وابراہیم علیہم السلام کے اور وہان علما باتفاق تاویل کرتے ہین یہ بھی قابل تخصیص ہے دوسرے قاعدہ ہے کہ مقسم افراد قسم مین داخل نہین ہوتا پس جبکہ ہمارے حضور چشمۂ فیضان ازل ومبدأ انوار وجود ہین تمام وجود اور صفات آپکے نور سے مقتبس ہر ادنے اور اعلے آپ کی ذات سے مستفیض تو کیونکر ہوسکتا ہے کہ آپ مقسم حسن ہوکر اس تقسیم کے تحت مین بھی داخل ہون تیسرے جب آپکا حسن جن وبشر و اندازۂ فہم ونظر سے خارج ہے جیسا کہ ہم ذکر کرینگے تو آپکو

اس تقسیم سے کیا غرض **تقابل آثار** تاریخی روایتون سے قطع نظر صرف اُنھین خبرون پر اکتفا کی جاتی ہے جنکا ثبوت و دلالت قطعی ہے ۱ شیفتگان جمال یوسفی سے خواہ یعقوب علیہ السلام تھے جنھین بمقتضاے شفقت پدری کسی حسن و جمال کی بھی ضرورت نہ تھی خواہ زلیخا تھین اور یہ بتقاضاے طبع بشری کسی جوان حسین پر فریفتہ ہو جانا امر عجیب نہین بخلاف ہمارے حضور کے جانثارون کے کہ اُنھین کوئی علاقہ محبت تقاضاے تعشق نہ تھا مثل ابوبکرؓ و عمرؓ و بلال و ثوبان وغیرہ ہزارہا اصحاب تھے اور دو چار برس کے لیے نہین بلکہ جبتک جان مین جان تھی حضور ہی کا کلمہ پڑھتے رہے پھر اُن کے جگر سوختہ و دل برشتہ کے پرکالے ایسے بھڑکے کہ مغرب سے لگی تو مشرق تک نہ بجھی۔ ہزارون لاکھون بچے ہون یا جوان یا بڈھے جل بھن رہے ہین اور یہ سوزش کہ نام سُنا اور دم نکل گیا اور فقط آدمی ہی نہین ۵ ناوک نے اُسکی صید نچھوڑا زمانے مین تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے مین۔ جن و ملک حجر و شجر تلک سب ایک حال مین مست ہین یہ وہ پیاس ہے کہ اگر آپ ساقی نہون تو حوض کوثر بھی نہ بجھا سکتا۔ بہشت محل حضور و مقام دیدار نہ سمجھی جاتی تو کوئی اُسے نظر بھر کر بھی نہ دیکھتا ۲ حُسن یوسفی گو آئینۂ خدا نما تھا مگر نظر اول مین نہین پہلے زنگ بشریت و رنگ طبیعت دکھا کر مدتون کی صیقل مین نور حقیقت و صفاے شہود کے جوہر نکلتے اور ہمارے حضور کی سرکار مین قدم رکھنے سے پہلے سر بسجود نظارۂ بادشاہ مقصود ہو جاتے نام نامی زبان ہی پر تھا کہ دل نورانی ہوا آپ کا فدائی ذات حق مین فانی ہوا ۳ آپ کے مشتاقون پر وہ سب مصیبتین پڑین جو حُسن ظاہر کے گرفتارون کے لیے مخصوص ہین۔ طلب کی رسوائی درد فراق۔ صدمہاے جدائی اُٹھائے۔ وطن چھوٹے۔ مفلس ہوئے۔ جوانی برباد کی۔ دولت دنیا کچھ نہ رہی۔ حضور کے خادمون کو بجز اُن مزے دار تلخیون کے جو خاصۂ طالبان حق ہین کسی امر نا ملائم سے سامنا بھی نہوا اور آج تک اُنکے نام پر درود پڑھے جاتے منزلون سے قافلے زیارت کو آتے ہین ۴ با این ہمہ عصمت و لطافت دامان حُسن عشق کی دست اندازیون سے بچ نہ سکا صداے کوہ کی طرح اِدھر کی بلا ٹکرا کر حضرت محبوب پر بھی آئی۔ چوری کا اتہام۔ ترک وطن فراق پدر و برادر مظالم اقارب عار غلامی۔ الزام بد نگاہی مصائب حبس کیا کچھ نہ سہے۔ لیکن حضور کا جذب وہ قوی اور آستانۂ محبوبیت ایسا مرتفع تھا کہ عشق و عاشقی کی ہستی باقی رہتی نہ گرد تک ہواے نیاز مین اُڑ کر شرف رسائی پاتی پس حُسن یوسفی اپنی تاثیرون کے زور مین خود ہی متاثر ہوتا اور جمال محمدی تاثیر و متاثر دونون کو نابود کر دیتا کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔ آنکہ می گویند آن بہتر ز حُسن

یار من این دارد و آن نیز ہم۔ امر حق یہ ہے کہ وہ جمال صورت و حسن منظر جو کسی دلفریب محبوب کے لیے زیبا ہو حضرت یوسفؑ کو اس درجہ عطا ہوا تھا کہ نہ نظیر ہوا ہے اور نہ ممکن لیکن وہ حسن جمال جسمین اللہ نظر آئے جس سے ہر حسن و عشق فنا ہو جائے جو حجاب عبودیت و نقاب اعتبار وجود چاک کر کے من کی آسمن من کی اللہ صبغۃ کا رنگ ہیر نگ دکھا دے ناز و نیاز و مقصود و تمنا حسن و عشق۔ وصل و فراق یہ تمام اعتبار مٹا دے خاصۂ جناب محبوب رب العالمین سید المرسلین تھا اسی سبب فرمایا مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ اور جس نے حق دیکھا پھر وہ ناحق ادھر ادھر کیون بھٹکنے لگا وہ منتہائے حسن البشری اور یہ آئینۂ جمال رب اکبر شعر بہت فرق ہے بلکہ بالکل جدا حبیب نے لیخا حبیب خدا

قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِیْ لُمْتُنَّنِیْ فِیْهِ ؕ وَ لَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ؕ

بولین بس یہی ہے وہ کہ ملامت کی تمنے مجھے اسکے عشق مین اور بتحقیق مینے خواستگاری کی اسکی ذات سے تو بچ گیا

وَ لَئِنْ لَّمْ یَفْعَلْ مَاۤ اٰمُرُهٗ لَیُسْجَنَنَّ وَ لَیَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِیْنَ۝

اور اگر نہ کیا جو حکم کیا مینے اُسے البتہ قید کیا جائے گا اور ہو جائے گا خوار ہونے والون سے

جب عورتون کا یہ حال ہوا زلیخا نے کہا یہ وہی ہے جسکے عشق مین تم مجھے ملامت کرتی تھین بیشک مین نے اس سے درخواست کی اور اس نے پاک بازی کی اور بچا اور اگر اب میرا کہا نمانا تو قید کیا جائے گا اور ذلیل ہوگا۔ **ف** اسمین صاف دلیل ہے کہ یوسف علیہ السلام سے کوئی لغزش نہین ہوئی ورنہ زلیخا ایسی گواہی نہ دیتی اور تمام خطا اپنے سر نہ لیتی افسوس ہے کہ زلیخا جسکا واقعہ ہے آپ کی بریت پر شاہد ہو اور ہم کئی ہزار برس بعد یہ بدگمانی کرین **دقائق** یہ سب چالیس عورتین تھین دس کہتی تھین کہ معاذ اللہ زلیخا اور یوسفؑ سے فعل بد واقع ہوا یہ دسون ہیبت جمال یوسفی سے دیوانہ ہو کر بازارون مین پھرنے لگین اور دس کہتی تھین کہ آپ نامرد ہین ورنہ ایسا صبر ممکن نہ تھا یہ بیک نگاہ تیغ ہیجان ہوگئین۔ اور دس صرف کمال تعشق و محبت مین طعنہ زن تھین کوئی کلمہ منافی عصمت زبان سے نہ نکالتین یہ وہ تھین جنھون نے ہاتھ کاٹ لیے۔ اور دس نہایت ادب اور احتیاط سے خاموش تھین اللہ تعالے نے انھین بفیضان نبوت مقبول کر لیا اور ہر ایک انمین سے سرچشمۂ نبوت ہوئی اور انکے بطن سے پیغمبر پیدا ہوئے **ف** الحمد للہ کہ ام المومنین افضل نساء العالمین حضرت عائشہؓ صدیقہ کی شان مین بھی ایسے ہی کارسازی و بندہ نوازی ہوئی بانی افک ابن ابی کے لیے عذاب عظیم کا وعید اور مومنین کو حسن ظن کی تعلیم و تاکید فرمائی کہا بعض نے جبتک یوسفؑ کھڑے رہے یہ ہاتھ کاٹنے والیان بیخبر رہین جب بحکم زلیخا

آپ نے خود وفور علم کا درد محسوس ہوا ارباب تاریخ نے لکھا کہ یہ عورتین زلیخا کے طعن سے نادم
اور اس کی ہمدرد ہوئین بعضون نے اپنے حسن وجمال پر آپکو لبھانا چاہا بعض نے زلیخا کی
سفارش کی تب اس طوفان بے تمیزی سے بحر زہد وتقوے جوش مین آیا باوجود تجارب کثیرہ
وصبر متواتر وشکست نفس وسرکوبی شیطان کمال احتیاط سے دعا کی

قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْ اِلَیْهِ ۚ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّیْ
کہا اے رب　قیدخانہ　پسند تر ہے　طرف میری اس سے کہ بلاتی ہین مجھے　طرف اسکے　اور اگر نہ پھیرے تو مجھے

کہا یوسف نے　کَیْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَیْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِیْنَ ۝　قید خانہ پسند ہے
مکر انکے　جھک جاؤنگا مین طرف انکے　اور ہو جاؤن گا　نادانون سے
مجھے اس سے　کہ یہ عورتین بلاتی
ہین اور پھنسایا چاہتی ہین (یہانتک اپنی عبودیت وخلوص ارادات کا ذکر کیا کہ وہ ذلت جو حضور کی
ناخوشی مین ہو ہزار درد ومصیبت سے بدتر ہے۔ پھر باسید کرم واعانت اپنا عجز عرض کیا) اور اگر
توان عورتون کا مکر مجھسے دور نہ کرے تو مین مائل ومتوجہ ہو جاؤن گا اور نادانون مین میرا شمار
ہو گا **ف** کئے امر معلوم ہوئے ۱؎ مصیبت کو معصیت پہ اختیار کرنا صدیقین کا شیوہ ہے ۲؎ اپنے
۵۵ نفس کو خاطی دعاجز جاننا متقیون کا کام ہے ۳؎ توفیق خیر منجانب اللہ جاننا اور خبث اپنی طرف
منسوب کرنا صالحین کی روش ہے ۴؎ اپنے تقوے وتحمل پر بھروسا نہ کرنا دواعی واسباب
عصیان سے بھاگتے رہنا۔ سعادتمندون کا شعار ہے۔ پس یہ دعا آپ کی اس بنا پر نہ تھی کہ
نفس سرکش قابو سے باہر ہوا جاتا تھا بلکہ کمال احتیاط وتقوے نے مضطر ومنتشر کر دیا **مسئلہ**
احتیاطاً واجب ہے کہ آدمی ذرایع ووسائل معاصی کے بھی قریب نہ جائے **مسئلہ مصیبت**
آسان ہے معصیت سے **وہم** حضرت یوسفؑ نے صرف نجات وسلامت پر اکتفا کیون نہ کی
قید کی ضرورت کیا تھی اللہ تعالے ہر امر پر قادر ہے **دفع** اسمین کئی مصلحتین تھین ۱؎ یہ کہ نفس کو
اس تلذذ کی سزا ملی جو لاونعم مین ہوا ۲؎ نجات بھی ملی اور مصائب سے مراتب بھی بلند
ہون ۳؎ ان عورتون کے زعم کے موافق جواب دیا جائے وہ کہتے ہین سزا ے
انکار حبس ہے آپ نے فرمایا حبس عیش سے محبوب ہے اس مین ان کی امیدین
جڑ سے اکھڑ گئین ۴؎ یہ دعا کمال خدا ترسی ونفرت معاصی پر دال ہے کہ ایسے
پریشان ہوئے کہ ذرائع نجات بھی بھول گئے جو عورتون سے سنا وہی طلب کیا **بہرکیف**
یہ مراتب کمال ونہایت تقوے سے ہے۔

فَاسْتَجَابَ لَهُ رَبُّهُ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

پھر قبول کیا واسطے اوسکے رب اسکے تو پھیر دیا اس سے مکر اُنکا بیشک وہ سنتا جانتا ہے

حق سبحانہ تعالےٰ نے یوسفؑ کی دعا قبول فرمائی اور عورتون کا کید اُن سے دور کیا وہ دُعا کا سُننے والا اور عجز و خلوص وارادت قلبی کا دیکھنے والا ہے۔

ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا رَأَوُا الْآيَاتِ لَيَسْجُنُنَّهُ حَتَّىٰ حِينٍ

پھر ظاہر ہوا انکو بعد اسکے کہ دیکھین نشانیان کہ قید رکھین اُسے ایک وقت تک

آیات لڑکے کی گواہی ہاتھون کا کاٹنا۔ کمال عصمت اور حسن خداداد **معالم** زلیخا نے عزیز سے کہا کہ اس عبرانی جوان نے تو مجھے خوب رسوا کیا لوگون سے کہتا پھرتا ہے کہ مین اُسکی خواستگار ہون اور مین خانہ نشین اسکا جواب نہین دے سکتی یا تو مجھے اجازت دے کہ باہر نکل کر قائل کرون یا اُسے قید کر کہ شورش فرو ہو لوگ جانین کہ بیخطا ہوتا تو قید کیون ہوتا یہ بات عزیز کے دلمین آگئی خواہ دفع بدنامی کے لیے یا یہ کہ مین یوسفؑ جدا ہو اور آئندہ کوئی فتنہ نہ اُٹھے آپ کو قیدخانے مین بھیجدیا **مسئلہ** کسی مسلم کو بمجرد ظاہر یا سزاے حاکم ذلیل و عاصی نہ سمجھنا چاہیے دیکھو یوسفؑ صدیق باین پاکدامنی خطاکارون مین اسیر ہوئے **مسئلہ** اسیر کے لیے کوئی مدت مقرر کرنا جائز ہے **مسئلہ** جائز ہے کہ کوئی مجرم اصلاح حال ظہور صلاح تک مقید رہے **حتی حین** معالم مین ہے کہ کہا عطا نے جاتبک الزام فرو ہو جائے کہا عکرمہ نے سات برس تک کہا کلبی نے پانچ برس تک۔

وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيَانِ ۖ قَالَ أَحَدُهُمَا إِنِّي أَرَانِي أَعْصِرُ خَمْرًا ۖ وَقَالَ الْآخَرُ إِنِّي أَرَانِي

اور داخل ہوئے ساتھ اسکے محبس مین دو جوان کہا ایک نے اُنکے مین دیکھتا ہون آپکو نچوڑتا ہون شراب اور کہا دوسرے نے مین دیکھا

أَحْمِلُ فَوْقَ رَأْسِي خُبْزًا تَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ۖ نَبِّئْنَا بِتَأْوِيلِهِ ۖ إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ

آپ کو اُٹھائے ہون بالاے سر روٹی کھاتی ہین چڑیا اُس سے بتا ہم کو تعبیر اُسکی ہم دیکھتے ہین تجھے نیکوکارون سے

اور داخل ہوئے یوسفؑ کے ساتھ قیدخانے مین دو جوان ایک نے کہا مین آپ کو دیکھتا ہون کہ شراب نچوڑتا ہون دوسرے نے کہا مین دیکھتا ہون کہ سر پر روٹیان اُٹھائے ہون ان مین سے چڑیان کھاتی ہین اے یوسفؑ ہم کو اسکی تعبیر سے آگاہ کر ہم سب تجھے محسن اور نیکوکار خیال کرتے ہین **عرائس** بادشاہ کے دو غلام تھے محلب و بیوس۔ بیوس شراب پلاتا اور محلب خاصہ کھلاتا۔ غضب بادشاہی مین گرفتار ہوکر یہ دونون قیدخانے مین آئے یہان حُسن خلق وکمال علم یوسف کی شہرت تھی آپ

مریض کی عیادت اور عاجز کی اعانت کرتے اُنسے کہتے گھبراؤ نہین خوش رہو صبر کرو کہ تم کو اس کا اجر ملے گا جو آپکا یہ حسن وجمال اُسپر یہ خلق یہ علم دکمال دیکھتا کہتا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو برکت دے کیا اچھی صورت ہے اور کیا اچھی سیرت ہمکو یہان سے نکلنا گوارا نہین - داروغہ محبس بھی بدل بندۂ فرمان تھا کہتا کہ مین چھوڑ تو نہین سکتا مگر جہان اور جس طرح آپ چاہین رہین کہا بعض نے کہ زلیخا خفیہ آتی اور داروغہ کو کمال راحت رسانی وحفظ کی تاکید کرتی آپ مشغول ذکر و نماز رہتے - الحاصل جب یہ دونون خادم شاہی آئے تو باہم کہا لاؤ کوئی خواب دل سے گڑھین دیکھین تعبیر کیا ہوتی ہے کہا ابن مسعود نے کہ اُنھون نے کوئی خواب نہ دیکھا تھا غرضکہ کہا ایک نے مین دیکھتا ہون کہ شراب نچوڑ رہا ہون اور دوسرا یعنے محاسب بولا میرے سر پر روٹیان ہین وہ چڑیان کھاتی ہین آپ اسکی تعبیر فرمائین کبیر کہا مجاہد نے کہ دونون نے خواب دیکھا یوں نے دیکھا کہ مین ایک باغ مین درخت کے پاس ہون جسمین تین ٹہنیان ہین اُنمین تین گچھے انگور کے اور میرے ہاتھ مین جام بادشاہی مین نے وہ انگور نچوڑ کر بادشاہ کو دیا اور بادشاہ نے نوش کیا محاسب بولا میرے سر پر تین خوان ہین جسمین طرح طرح کے کھانے اور روٹیان ہین شکاری چڑیان اُس سے کھاتی ہین یوسف نے اسکے جواب مین کہا

قَالَ لَا يَأْتِيكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقَانِهِ إِلَّا نَبَّأْتُكُمَا بِتَأْوِيلِهِ قَبْلَ أَنْ

کہا نہ آئیگا تمھارے پاس کھانا کہ تم دونون دیے جاتے ہو مگر آگاہ کردونگا تمکو تعبیر سے اُسکی قبل اس سے کہ

يَأْتِيَكُمَا ذَٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِي رَبِّي

آئے تمھارے پاس یہ اُس سے ہے کہ سکھایا مجھے میرے رب نے

کہا جو کھانا تمھارے پاس آتا ہے وہ نہ آئے گا اور مین تمکو اسکی تعبیر بتادون گا اس کھانا آنے سے پہلے اُس علم سے کہ مجھے میرے رب نے سکھایا ہے کہا ارباب تفسیر نے کہ ایک کی تعبیر ایک کی اچھی نہ تھی اس لیے یوسف نے ٹالا کہ کچھ توقف ہو یہ بھی آپ کی غرض تھی کہ اُن کی حاجت روائی سے قبل کچھ تعلیم خیر و ذکر دین حق ومذمت مذہب باطل بیان کردین یہ بھی فائدہ تھا کہ مرنے والا شاید ایمان لاکر مرے اور کامیاب بحالت اسلام نجات پائے - اس لیے آپ نے تعبیر مین اللہ کے احسان کا ذکر کیا کہ یہ تعلیم الٰہی ہے نہ کہانت وسحر ونجوم -

إِنِّي تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ ۝ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ

مینے چھوڑا مذہب اُس قوم کا کہ نہین ایمان لاتے اللہ پر اور وہ آخرت سے وہی منکر ہین اور پیروی کی مین نے ملت کی

آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ۚ مَا كَانَ لَنَا أَنْ نُشْرِكَ بِاللَّهِ مِنْ شَيْءٍ ۚ ذَٰلِكَ

اپنے باپ دادے کی ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب نہیں حق ہمکو کہ شریک کرین ساتھ اللہ کے کچھ بھی یہ

مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ

فضل ہے اللہ کے ہم پر اور آدمیوں پر مگر اکثر آدمی نہیں شکر کرتے

مین نے اس قوم کے دین کو چھوڑ دیا کہ اللہ پر ایمان نہین لاتے اور آخرت کے منکر ہین اور مین اپنے باپ دادا کے مذہب کا تابع ہوں جو ابراہیمؑ اور اسحقؑ اور یعقوب ہین ہمکو حق نہین کہ اللہ کے ساتھ کچھ بھی شریک کرین یہ دین اور یہ اعتقاد اللہ کا فضل ہے جو ہم پر ہے اور تمام آدمیون پر ہے مگر اکثر آدمی شکر نہین کرتے **ترکت** گو ترک بعد اختیار ہوتا ہے مگر یہان مراد یہ ہے کہ باوجودیکہ تم مین آیا اور پرورش پائی اور تمہارا غلبہ تمہارے احسان مجھپر ثابت ہین لیکن اُنکے دین کو اختیار نکیا پس ترک کنایہ ہے عدم اختیار سے اور یہ ہر دو مین ثابت **اٰبائی** اسلیے کہا کہ معلوم ہوئین پیغمبر زادہ ہون اور میرے کلام کی وقعت ہو پھر تفصیل کر دی کہ تقلید باطلہ کا ثبوت نہو بلکہ تقلید صلحا ثابت رہے **مسئلہ** اپنے فضائل کا اظہار اس طرح کہ کسی غرض صالح مین معین ہو جائز ہے جیسے اظہار جلادت کفار کے ڈرانے کو یا اظہار علم وصلاح کہ کفار یا عوام معتقد ہو کر خدا پرست بنجائین **مسئلہ** نسب پر افتخار یا عتبار علم و فضل جائز ہے بشرطیکہ خود بھی صاحب فضل ہو اس لیے کہ یوسفؑ کا یہ ارشاد کہ مین دین باطل کا تارک اور حق کا تابع ہون زندانیون کی ہدایت کی غرض سے تھا اور اسی لیے باپ دادا کا ذکر نبوت و کمال عظمت کے ساتھ فرمایا **من شئی** سے بجمیع وجوہ شرک کی نفی **علینا** مین تمام مومن داخل کر لیے **سوال** ناس عام ہے اور دین کا فضل ہونا اہل دین کے لیے خاص ہے **جواب** دین بنفسہٖ فضل الٰہی ہے کوئی کامیاب ہو یا محرومی اختیار کرے جیساکہ فرمایا کہ آنحضرت تمام عالم کے لیے رحمت ہین **ربط** جب توحید و دین حق کے فضائل بیان ہو چکے کفر کی برائیان شروع کین۔

يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ

ای ہمراہیان محبس کیا رب جدا جدا اچھے ہین یا اللہ اکیلا زبردست نہین پوجتے تم غیر کو اسکے

اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ

مگر کئی نام کہ رکھ لیے وہ تمنے اور باپ دادوں نے تمہارے نہین اتاری اللہ نے اُسپر کوئی دلیل بیشک حکم واسطے اللہ کے ہے

اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ

حکم کیا کہ نہ پوجو مگر اسیکو یہ دین درست ہے مگر اکثر آدمی نہین جانتے

اے میرے ساتھیو قید خانے کے بھلا جدا جدا کئی رب اچھے ہین کہ ایک اللہ زبردست

سلہ پیمانہ بنص ... عہ ... انفس ۱۲

تم بندگی نہین کرتے غیرخدا کی مگر چند نام ہین جو تم نے یا تمھارے باپ دادون نے رکھ لیے اور
اللہ نے اُنکے استحقاق پر کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی حکم نہین ہے مگر اللہ کے لیے اُسنے
حکم کیا کہ اُس کے سوا کسی کی پرستش نکرو یہ توحید دین راست ہے مگر بہت آدمی جانتے نہین

يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا ۚ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ

اے ساتھی میرے قیدخانے کے مگر ایک تمھارا پلاوے گا مالک کو اپنے شراب اور مگر دوسرا بس سولی دیا جائیگا

فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ ۭ قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ ۝

تو کھا لینگی چڑیان سر سے اُسکے ہوگیا وہ حکم جس مین فتوے مانگتے ہو تم

میرے جیل خانے کے ساتھیو ایک تم مین کا یعنے بیوس تو اپنے مالک کو شراب پلاوے گا
یعنے پہلی خدمت سے سرفراز ہوگا۔ اور دوسرا یعنے مجلب سولی دیا جائیگا۔ چڑیان اُسکا سر کھا جائینگی
عرائس کہا اُنھون نے ہمنے تو خواب نہ دیکھا تھا آپ نے فرمایا فیصلہ ہوگیا جو پوچھتے تھے
اسکا جواب ملگیا اب کیا ہوسکتا ہے مسئلہ معلوم ہوا کہ تعبیر خواب اگر باقاعدہ دیجاوے تو بدل نہین سکتی

وَقَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ ۡ فَاَنْسٰىهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ

کہا اس سے جسے جانا کہ وہ نجات پانیوالا ہے اُنمین سے ذکر کر میرا پاس اپنے مالک کے تو بھلا دیا اُسے شیطان نے ذکر کرنا

یوسف نے اُس سے کہا جسکی نسبت نجات کا گمان تھا یعنے بیوس سے کہ اپنے

رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ ۝ ع

مالک کو اپنے تو ٹھیرے یوسف قید خانے مین کئی برس

بادشاہ سے میری مظلومی کا ذکر کرنا پس شیطان نے بیوس کو بھلا دیا اور یوسف چند سال محبس مین
اور رہے **معالم** کہا کلبی نے اس سے پہلے پانچ سال اور بعد سات برس کل بارہ برس محبوس
رہے۔ کہا ابن عباس نے بھلا دینے سے مراد یہ ہے کہ یوسف توکل بھول کر بیوس کو سفارشی بنانے
لگے۔ کہا دوسرے مفسرین نے نہین بیوس کا بھول جانا مراد ہے **ف** حضرت ابن عباس کا قول
ایک واقعے کو بیان کرتا ہے اس مین شک کیا ہے کہ بوقت خطاب بیوس آپ اللہ کا ذکر نہ کرتے
تھے اور یہ امر وہ ہے جس سے بچنا ممکن نہین **معالم** آپ بیوس سے کہہ رہے تھے کہ غیب
سے بانپ برس ہوئی اے یوسف تم نے میرے سوا دوسرے کو وکیل و کفیل بنایا البتہ تمھاری قید
طویل کردینگے آپ نے عرض کی اے پروردگار کثرت مصائب سے مجھے سہو ہوگیا اور ایک
کلمہ زبان سے نکل گیا کہا حسن نے کہ جبرئیل آئے آپ نے پہچانا اور کہا اے بھائی ڈرانے گیونکے
کیا ہے کہ تم کو خطا کارون مین دیکھ رہا ہون جبرئیل نے کہا اے پاکیزہ تیرا رب تجھے سلام

کہتا ہے اور ارشاد ہوتا ہے کہ تم کو حیا نہین آتی کہ آدمیون سے استعانت کرتے ہو مجھے
اپنے عزت وجلال کی قسم ہے مین تجھے کئی برس تک محبس مین پڑا رہنے دونگا کہا یوسف
نے اسے جبرئیل یہ تو کہو کہ میرا رب میری گرفتاری مین مجھسے راضی ہے جبرئیل نے کہا ہان کہا
پھر تو مجھے کچھ پروا نہین **ف** خوب خیال رہے کہ یہ مضمون کمال عظمت یوسفی وعنایت الٰہی پر
دال ہے ورنہ نہ تدبیر ممنوع ہے نہ استعانت ناجائز بلکہ یہ مرتبہ ہے انقطاع کامل وتوکل محض وحضور
دائم کا کہ غیر سے غرض رہے نہ عرض **مسئلہ** کلمۂ ظن سے سمجھا گیا کہ تعبیر خواب قطعی نہین ہوتی ہے

وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّيْٓ اَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ

اور کہا بادشاہ نے مین نے دیکھین سات گائین موٹی کھاے جاتی ہین انکو سات دُبلی اور سات بالیان

خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ۭ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِيْ فِيْ رُءْيَايَ اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ

سبز اور دوسری خشک اے سردارو جواب دو تم مجھ میرے خواب کا اگر ہو تم خواب کے لیے تعبیر دینے

بعد اس واقعہ کے ایک دن بادشاہ مصر یعنے ولید بن ریان نے کہا مین نے خواب دیکھا کہ
سات موٹی گائین ہین اُن کو سات دُبلی گائین کھائے جاتی ہین اور سات تر وتازہ بالیان ہین
اور دوسری سوکھی ہوئی اے مقربان بارگاہ وارباب فضل ونظر اگر تم تعبیر خواب دے
سکتے ہو تو میرے خواب کی تعبیر دو۔

قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ

بولے پریشان خواب ہین اور نہین ہم ساتھ تعبیر خواب پریشان کے عالم

کہا مفسرین نے کہ تمام کاہن اور فال گنڈے والے نجومی جو دربار شاہی مین حاضر تھے
عرض کرنے لگے اے بادشاہ یہ خواب پریشان ہین ایک کو دوسرے سے ربط نہین اور ہم
ایسے پریشان خوابون کی تعبیر نہین جانتے اس لیے کہ یہ قابل تعبیر نہین۔

وَقَالَ الَّذِيْ نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِيْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ

اور کہا اسنے کہ نجات پائی تھی دو سے اور یاد کیا بعد مدت کے مین بتادونگا تمکو تعبیر اسکی پس مجھے بھیجو

بیوس کو بعد مدت حضرت یوسفؑ کا قول یاد آیا اور بولا اے بادشاہ مین تجھے اس خواب کی
تعبیر سے مطلع کردونگا تو مجھے محبس مین بھیجدے **ف** صاف ظاہر ہے کہ آیت بالا مین
شیطان نے اسی کو بھلایا تھا عرائس کہا ابن عباس نے قید خانہ شہر مین نہ تھا کہا
بعض نے کہ یہ قید خانہ بوصیر مین تھا اور وہان حضرت موسےٰ نے مسجد بھی بنائی ہے۔

يُوسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ أَفْتِنَا فِي سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ

یوسف اے سچے حکم دے تو ہمکو سات گایون مین کہ موٹی ہین کھاتے جاتی ہین انکو سات دبلی

وَسَبْعِ سُنْبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ لَعَلِّي أَرْجِعُ إِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُونَ

اور سات بالیان سبز ہین اور دوسری سوکھی ہین تاکہ مین پھرون طرف آدمیون کے تاکہ وہ جانین

ہوس نے قید خانے مین جاکر کہا کہ اے یوسفؑ سچے جواب دے تو ہم کو سات موٹی گایون مین جنکو سات دُبلی کھائے جاتی ہین اور سات سبز بالیون اور دوسری خشک مین کہ مین آدمیون کے پاس جاکر اسے بیان کرون تاکہ وہ تعبیر اسکی جان لین۔

قَالَ تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ دَأَبًا فَمَا حَصَدْتُمْ فَذَرُوهُ فِي سُنْبُلِهِ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تَأْكُلُونَ

کہا بووگے تم سات برس برابر پھر جو کاٹو تم چھوڑ دو اُسے بالی مین اُسکی مگر تھوڑی اُس پر کہ کھاؤ گے

ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَأْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا

پھر آئینگے بعد اُسکے سات سخت کھالینگے وہ کہ آگے کیا تمنے واسطے اُنکے مگر تھوڑا اس سے

تُحْصِنُونَ ۞ ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ ع

کہ جمع کر رکھین پھر آئے گا بعد اُسکے سال اُسمین پانی برسایا جائیگا آدمی اور اُسمین نچوڑینگے

کہا یوسفؑ نے تم سات برس برابر کھیتی کروگے اور بارش اچھی ہوگی پس جو کاٹو اُسے اُس کی بالی مین محفوظ رہنے دو مگر تھوڑا غلہ جو کھاتے ہو پھر ان سات برسون کے بعد سات برس نہایت سخت آوینگے جو پہلے غلہ جمع کیا ہے وہ کھالین گے مگر تھوڑا جو جمع کر رکھین اور آئیندہ زراعت کے کام آئے پھر وہ زمانہ آئے گا جس مین بارش ہوگی میوے پیدا ہونگے اُنکے شربت نچوڑین گے

وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ ۖ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ

اور کہا بادشاہ نے لاؤ تم میرے پاس اُسے پھر جب آیا پاس یوسفؑ کے فرستادہ کہا پھر جا طرف اپنے مالک کے پھر پوچھ اسے کیا حال ہے

جب ہوس نے بادشاہ سے یہ تعبیر عرض کی بادشاہ نے کہا یوسفؑ کو میرے پاس لے آو جب فرستادہ یوسفؑ کے

النِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ ۚ إِنَّ رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ

عورتون کا جنھون نے کاٹے ہاتھ اپنے بیشک رب میرا اُنکے مکروفریب سے خبردار ہے

پاس آیا آپنے کہا اپنے مالک کے پاس پھر جا اور اس سے دریافت کر کہ اُن عورتونکا کیا حال ہے جنھون نے اپنے ہاتھ کاٹ لیے تھے یعنے وہ سچی ہین یا جھوٹی **بخاری** فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ مَا لَبِثَ يُوسُفُ لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ اگر مین اسقدر قید رہتا جسقدر یوسفؑ قید رہے تو بلا تردد بلانیوالے کی بات مان لیتا یعنے مجھسے یہ صبر نہو سکتا کہ باوجود حبس طویل بدون صفائے کامل و رفع الزام قید خانے سے نہ نکلون اس سے معلوم ہوا

کہ حضرت یوسف اعلائے شان وا تہام ز نا دونون سے مصیبت کو آسان جانتے تھے اور وہ شان ہی کمال تقوی کی اور وہ شان ہے کمال غیرت کی جو شان انبیا سے ہے لیکن ہمارے حضور کا ارشاد کہ میں کیل نہو سکتا کمال عجز و فروتنی ہے اور عدم اعتماد نفس پر مبنی ہے **ف** حضرت یوسف کا یہ استفسار اسلیے تھا کہ ان عورتون کا راز فاش ہو اور آپ پاکدامن سمجھے جائیں بلکہ یہ بھی ایک امر متعلق منصب نبوت تھا کہ بعد ثبوت عصمت بدگمانیان دور ہون لوگ پیغمبر کی طرف برا خیال کرنے سے ہلاک نہون آپ کی بات سنین نجات پائین چنانچہ ایسا ہی ہوا بادشاہ نے امین بنایا ایک عالم گمراہی چھوڑ کر راہ راست پر آیا۔

قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ إِذْ رَاوَدتُّنَّ يُوسُفَ عَن نَّفْسِهِ ۚ قُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِن سُوءٍ ۚ

کہا کیا حال تمہارا تمہارا جب خواستگاری کی تمنے یوسف کی اسکی ذات سے بولین پاک ہے اللہ نہین جانا ہمنے اوسپر برائی

بادشاہ نے عورتون کو جمع کرکے دریافت کیا کہ حقیقت حال بیان کرو تم نے یوسف سے خواستگاری کی یا انھون نے نظر بد ڈالی سب بولین اللہ پاک ہے کوئی برائی اور بدنیتی معلوم نہین کی **ف** اطلاق عبارت سے واضح ہے کہ نہ ابتدا مین یوسف سے تحریک ہوئی نہ آخر مین رغبت۔

قَالَتِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ الْآنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ أَنَا رَاوَدتُّهُ عَن نَّفْسِهِ وَإِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ

بولی عورت عزیز کی اب کھل گیا حق مین نے خواستگاری کی اسکی ذات سے اور بیشک وہ سچون میں ہے

زلیخا نے کہا اب حق بات ظاہر ہوگئی مین نے ہی یوسف سے خواستگاری کی اور وہ اپنے دعوی بریت مین سچے ہین **ف** حضرت یوسف نے زلیخا کا نام نہ لیا اور کہا کہ ان عورتون کی تحقیقات کیجائے جنھون نے ہاتھ کاٹے تھے حالانکہ زیادہ تر اتہام والزام وحبس وتوہین زلیخا ہی کی وجہ سے تھی کہا صاحب تفسیر کبیر نے کہ یہ اعراض بلحاظ حقوق زلیخا وعصمت عزیز تھا ف ممکن ہے کہ حضرت یوسف نے عزیز کے حکم کی مخالفت نچاہی ہو جیسا کہ اسنے کہا تھا یُوسُفُ أَعْرِضْ عَنْ هَٰذَا آپ اس ذکر کو جانے دیجیے **لیکن** بدون درخواست زلیخا کا اقرار بغرض اظہار کمال طہارت بریت یوسفی تھا اور ممکن ہے کہ اس مدت مین زلیخا نے مدارج تعشق مین اور ترقی کی ہو اور صفائی مزید حاصل ہوئی ہو پس اپنی توہین بمقابل بریت محبوب پسند آئی ہو یا یہ کہ زلیخا نے معلوم کیا ہو کہ یوسف اپنی بریت کو بدل پسند فرماتے ہین پس رضائے محبوب اپنی عزت پر مقدم سمجھی **بہرکیف** آیتین دال ہین کہ دامان یوسفی پر کہین داغ لوث نہ تھا

ذَٰلِكَ لِيَعْلَمَ أَنِّي لَمْ أَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي كَيْدَ الْخَائِنِينَ

یہ تاکہ جانے وہ کہ مین نے نہین خیانت کی اسکی غائبانہ اور بیشک اللہ نہین راہ پر لاتا مکر خیانت کرنے والون کا

حضرت یوسف نے بعد تحقیقات کہا کہ یہ بریت اسلیے تھی کہ عزیز مصر جان لے کہ مین نے مخفی اسکی خیانت نہین کی اور اللہ تعالے خیانت کرنیوالون کا مکر چلنے نہین دیتا اگر مین سچا نہوتا تو میری بات پیش نجاتی اور یہ عورتین خائن نہوتین تو ایسی ذک نہ پاتین

پارۂ سیزدہم ۔ وما ابری نفسی ۔ سورۂ یوسف

تمہید جب یوسف نے اپنی بریت کی تو جبرئیل نے کہا اے یوسف جب تم نے ہفت خانے مین زلیخا کا قصد کیا تھا کیا تب بھی خیانت نہین ہوئی آپنے کہا

وَمَا أُبَرِّئُ نَفْسِي إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّي إِنَّ رَبِّي غَفُورٌ رَحِيمٌ

اور نہین پاک کہتا مین نفس کو اپنے بیشک نفس حکم کرنیوالا ہی بُرائی کا مگر اسقدر کہ رحم کیا میرے ربنے بیشک رب میرا غفور رحیم ہے

مین اپنی برائت اور پاکی نہین کرتا اسمین شک نہین کہ نفس بُری باتونکا حکم کرتا ہی مگر اسیقدر کہ اللہ رحم کرے بیشک میرا رب غفور رحیم ہے اس آیت مین مفسرین نے دو تقریرین کین ا یہ کہ ذٰلک سے یہان تک قول یوسفؑ کا تھا ۲ یہ کہ زلیخا کا قول تھا اور ترجمان القرآن مین ابن تیمیہ سے اس دوسرے قول کی تائید نقل کی اور کہا کہ انکی ایک تصنیف علیحدہ اسباب مین ہے حرفت کو نظم ظاہر اسی کو چاہتا ہے کہ یہ مقولہ زلیخا کا ہو اس لیے کہ کوئی فصل نہین مگر متانت معانی وعلو حقیقت اس قول کی بنا رہی ہے کہ یہ نور مشکوۃ نبوت سے ہی اور یہ اسرار خزانہ معرفت سے ۔ زلیخا اُسوقت تک ایمان نہ لائی تھی پھر ایسی بات کہ مین خائن بالغیب نہین اور خائن کامیاب نہین ہوتا اور نفس آمر بالسوء ہی اگر توفیق سبحانی دستگیر نہو ۔ اُسے کہان سے معلوم ہوئی او رصرف اسواسطے کہ حضرت یوسفؑ پر شبہہ خیانت نہ آنے پاے یہ تکلف غیر ضروری ہی اس لیے کہ اٗ یہ سوال جبرئیل اگر ضرور ہوا ہی تو قطعی یوسف کا قول بھی ہے اور نہین ہوا تو چاہے زلیخا کا قول ہو یا یوسفؑ کا موجب الزام نہین اور ممکن ہی کہ جبرئیلؑ کا سوال بھی ہوا ہو تب بھی عصمت یوسفی مین دھبا نہین لگتا اسلیے کہ یہ دعوی کہ خیانت نہ ظاہر مین ہوئی نہ غیب مین چاہتا ہی کہ خطرۂ فاسد بھی نہ گزرا ہو اور قوت شہوانیہ کو حرکت بھی نہوئی ہو اور بیشک یہ امر خلاف ظاہر قرآن ہے اس لیے کہ ہم ضرور ہوا کسی تاویل سے ہو لہذا جبرئیل نے اعتراض کیا اور آپنے یہ عذر پیش کیا اور ممکن ہی کہ جبرئیل کا سوال نہوا ہو اور آپ نے تعلیماً یہ زیادہ کیا کہ سچونکو اپنے نفس پر افتخار نچاہیے یہ سب فیض حضرت و توفیق غیب سے ہی حاصل سیاق عبارت سے واضح ہی کہ حضرت یوسف کو بُرے خیال اور بُرے عزم کی ہوا بھی نہ لگی تھی دامان نبوت داغ فسق کیا ممکن ہی مگر تعلیماً و تواضعاً فرمایا کہ مین اپنے نفس کی برائت و پاکی نہین بیان کرتا بلکہ وہ خاطی ہے اور میرا رب غفور ہے اور یہ تمام طہارت و برات اللہ کی رحمت و توفیق سے حاصل ہوئی ف متقی کو اپنے نفس پر اعتماد اور تقوی پر ناز نچاہیے بلکہ آپ کو ملزم جانکر توفیق الٰہی کا شکر گزار و امیدوار رہے

۵۶

وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ أَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِي ۚ فَلَمَّا كَلَّمَهُ قَالَ إِنَّكَ

اور کہا بادشاہ نے لاؤ تم یوسف کو میرے پاس خاص کرون اُسکو اپنے لیے پھر جب باتین کین اُس سے کہا بیشک تو

بعد ان تمام جرح وتعدیل کے بادشاہ نے کہا یوسف کو ہمارے پاس لے آؤ ہم انھین اپنی مصاحبت و

الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِينٌ أَمِينٌ ۝

آج ہی کو دن سے پاس ہمارے صاحب مکنت ہے امانت دار ہے

قرب خاص مین رکھین گے لنفسی سے ظاہر ہے کہ بادشاہ کو یہ منظور نہ تھا کہ یوسفؑ دوسرون کے ماتحت رہین یا عزیز مصر کا کچھ تعلق اُنسے باقی رہے اور یہ بھی ایک جزاے خیر ہے اس مظلومانہ اسیری کی پھر جب یوسفؑ دربار مین جلوہ افروز ہوئے اور بادشاہ سے باتین کین عرالس آپنے عربی مین سلام کیا اور عبرانی مین دعا دی بادشاہ نے پوچھا تو فرمایا وہ زبان میرے چچا اسمعیلؑ کی ہے اور یہ میرے باپ یعقوبؑ کی. بادشاہ ستر زبانین جانتا تھا جس لغت مین بات کرتا آپ سے جواب فصیح پاتا دنگ ہوگیا بمقتضاے اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا کہنے لگا بیشک تم اے یوسفؑ آج ہی سے صاحب جاہ و تمکین و مشیر و امین ہو۔ پھر بلا واسطہ تعبیر خواب سنی کبیر موجب حُسن اعتقاد بادشاہ اخلاق حمیدہ یوسفی ہوئے ۱؎ آپکا کمال علم یعنے وہ تعبیر جسکے بیان سے کاہن اور ساحر اور تمام اہل علم و فضل سلطنت مصر کے عاجز تھے ۲؎ کمال ادب کہ عورتون کے باب مین صرف اپنی برأت چاہی کسی کی تفضیح و تصریح نکی ۳؎ اس قدر صبر و ثبات جو اس طول حبس مین ظاہر ہوا ۴؎ طہارت کامل و برأت کلی ۵؎ مدح خوانی بیوی ۶؎ عزیز ف کمال ذکاوت و تدین و تمدن ذکاوت تو تعبیر و تقریر سے ظاہر اور تدین حبس و طہارت سے واضح اور تمدن اُس مشورے سے جسکا ذکر آتا ہے مفہوم ہے کبیر جب بادشاہ نے یہ خوفناک تعبیر سنی بولا آپکی کیا رائے ہے کیونکر انتظام ہو فرمایا ان شاداب برسون مین خوب کھیتی کرائی جائے اور غلے جمع کیے جائین پھر جب خشک سالی آئے یہ غلے فروخت کیے جائین رعایا کی جان بچے اور بادشاہ کا خزانہ معمور ہو جائے تب بادشاہ نے کہا اس انتظام کا کون ذمہ دار ہوتا ہے آپ نے فرمایا۔

قَالَ اجْعَلْنِي عَلَىٰ خَزَائِنِ الْأَرْضِ ۖ إِنِّي حَفِيظٌ عَلِيمٌ

کہا مقرر کر مجھے خزانون پر زمین کے مین محافظ دانا ہون

فرمایا کہ یہ انتظام مین کر سکتا ہون مجھے آپ ملک محروسہ کے خزانون پر مقرر کر دیجیے مین نگہبان بھی ہون ضایع نہوگا اور خبردار دانشمند بھی ہون نرک نہ ملیگا۔ الارض مین لام عہد ہے یعنے زمین محروسہ شاہ مصر سوال امین نہ کہا حالانکہ اسکی ضرورت زیادہ تھی جواب اسلیے کہ امانت تو بادشاہ خود تسلیم کر چکا تھا۔ اس مقام پر دو بحثین ہین اول حضرت یوسفؑ نے اس مشورے سے کہ بادشاہ غلہ

جمع کرکے بیچے اور خزانے جمع کرے اور تقسیم محدود رہے - صورت احتکار و عام اضرار کی پیدا کی
جواب ! یہ تدبیر ایک دقیق اصول حکمت و حسن انتظام پر مبنی تھی قاعدہ ہے کہ ارزان اور بکثرت
ملنے والی چیز کی ضرورتیں اور مصارف زوائد قدرتی طور پر بڑھ جاتے ہیں اور گران کمیاب شے کی
ضرورتیں خود بخود کم ہوجاتی ہیں برف اور گرم ملکوں کی رغبت دیکھو اور وہ زمانہ جب برف بنانے
کی کلیں نہ تھیں تھیں کتنی چیزیں اور تدبیریں برف کے قائمقام اور کس قدر اسکا خرچ قلیل تھا
اور آج کل دیکھو ہر کس و ناکس برف پر دم دیتا ہے - اگر ایک ملک کے مصارف کا اندازہ ہو تو آدھا غلہ
آدمیوں کی غذا اور آدھے میں جانور اور دوسرے کام ہیں لیس اگر قحط سالی میں عام اختیار باقی
رہیں تو تھوڑے دن میں غلہ مجتمعہ تمام ہوجا... اور آدمی ہلاک ہوں اور منتظم طور پر فراہم کرکے جب
ایک اندازہ سے تقسیم و فروخت ہوا تو صرف زائد موقوف اور تقسیم مساوی ہوگئی موت نیم سیری کی صورت
میں بدل جائیگی اور جو مصیبت کسی خاص گروہ کے لیے تھی وہ تھوڑی تھوڑی تقسیم ہوگی اور کمال
انتظام یہی ہے کہ ہر آسانی و سختی عام طور پر منقسم ہو؟ یہ صورت احتکار نہیں ہے اسلیے کہ احتکار یہ ہے کہ
غلہ گرانی میں بہ نیت گران فروشی خرید کر بند کیا جائے اور یہاں ارزانی اور شادابی میں جمع کیا گیا نیت
گران فروشی نہ تھی بلکہ عام پرورش مقصود تھی **مسئلہ** غلے کی تجارت نہ احتکار ہو نکراہت حرمین بہ
صحابہ کے سوا کون تھا جو غلہ فروشی کرتا صرف احتکار یہ ہے کہ جب نرخ گران ہونے لگے تو کھانے کی چیز کو
اس نیت سے کہ اور گران ہولے تو فروخت کرونگا - ایسے مقام سے جہاں کی پیداوار پر ان لوگوں کی بسر ہے
خرید کر بند کر رکھے اور منتظر قحط کا رہے لیس آج ہمارے ملکوں میں احتکار نایاب ہے اسلیے کہ کسی مقام
کے آدمی ایک مقام کی پیداوار پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ جہاں ہو وہاں سے آجاتا ہے تو جبتک تمام
راہیں مسدود نہوں احتکار نہوگا - **دوم** حضرت یوسفؑ نے طلب امارت کیوں فرمائی حالانکہ حدیث
میں وارد ہوا مَنِ ابْتَغَى الْقَضَاءَ وَسَأَلَ وُكِلَ إِلَىٰ نَفْسِهِ وَمَنْ أُكْرِهَ عَلَيْهِ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مَلَكًا
يُسَدِّدُهُ (ترمذی) جسنے خود منصب قضا کی تلاش کی اور سوال کیا اپنے نفس کی طرف سپرد کردیا
جاتا ہے اور جو بجبر قاضی بنایا جائے اللہ تعالیٰ اسکے لیے ایک فرشتہ بھیجتا ہے کہ اُسے درست و ہموار
رکھے **جواب** ! یہ ممانعت دو امروں کے اعتبار سے ہے ! طلب جاہ جو ذریعہ کبر و تفاخر و ہلاکت ہے
۲ اعتماد اپنے عدل و حزم و عقل پر جو عجب و غرور ہے اور شان نبوت ان دونوں سے بالاتر ہے ۳ وضع نبوت
اظہار و اد علم کے لیئے ہے کہ ایمان واجب اور انکار کفر ٹھہرے - اور بنائے ایمان اخفا پر ہے تا کہ ریا و تکبر
پیدا نہو لیس احکام نبیؐ کے غیر نبی کے مثل نہیں ہو سکتے ۴ نبی کا نفس معصوم ہوتا ہے اور مثل اُس کا

معدوم - اور یہ منع تب ہی کہ نفس پر اطمینان نہو یا دوسرا لائق تر موجود ہو۔ حضرت یوسفؑ کے زمانے مین غالباً اگلی کافر تھے انکی حکومت مین ظلم و فتنے کے سوا اور کیا توقع تھی اور آپکو بحیثیت نبوت مخلوق کی خیر خواہی لازم تھی اور یہ امر ایک عمدہ مسائل سیاست سے تھا جسکے اثر نے تمام مصر کو مطیع بنا لیا یس انکا بعض اکابر کا اور طلب امارت بعض اکابر انھین وجوہ پر مبنی ہی ابو داؤد و مَنْ طَلَبَ قَضَاءَ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى يَنَالَهٗ ثُمَّ غَلَبَ عَدْلُهٗ جَوْرَهٗ فَلَهُ الْجَنَّةُ جس نے مسلمانون کے قاضی بننے کی خواستگاری کی اور قاضی بنگیا پھر اُسکے عدل نے ظلم کو مغلوب و معدوم کر ڈالا تو اسے جنت ہی **مسئلہ** طلب قضا مستحسن نہین جبتک اسمین مزید نفع عام مقصود نہو **مسئلہ** قبول خدمت قضا بحالت خوف جور و غلبۂ جہل غیر مستحسن یا امید مزید عدل و احسان اور اور اگر دوسرا قاضی نہ ملے تو واجب ورنہ مباح ہے **مسئلہ** ہمارے زمانے مین اسی وجہ سے کہ قانون جور دار علم ہے قبول امارت جائز نہین اور یہ عذر کہ بہ نسبت دوسرے حکام کے گونہ انصاف و اتباع اسلام ضرور ہے درصورت ارتکاب مظالم و محرمات قابل التفات نہین

وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ ۚ يَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَآءُ ۭ نُصِيْبُ بِرَحْمَتِنَا

اور ایسی ہی جگہ دی ہمنے یوسف کو زمین مین جگہ پکڑتے اُس سے جسطرح چاہتے پونہچاتے ہین ہم رحمت اپنی

مَنْ نَّشَآءُ وَلَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ ع

جسے چاہین اور نہین ضائع کرتے ہم ثواب نیکونکا اور البتہ اجر آخرت کا اچھا ہے انکیلیے جو ایمان لائے اور تھے ڈرتے رہنے والے

ہمنے یوسفؑ کو مصر مین ایسے ہی تمکین دی جہان اور جسطرح چاہتے دخل و تصرف کرتے تھے ہم اپنی رحمت جسے چاہتے ہین پونہچا دیتے ہین اور ثواب نیکون کا ضائع نہین کرتے اور آخرت کا ثواب ایمان دار متقی کے لیے اچھا ہے **ف** آیت مین چار امر ہین ۱ تمکین و اقتدار دنیاوی جسکی تفصیل آتی ہی ۲ رحمت جس سے مراد نبوت اور تمام فضائل ہین جسکے جامع حضرت یوسفؑ تھے ۳ اجر احسان دنیا مین یہ گو تمام نعمتونکو شامل ہی مگر غالباً کنایہ ہی زلیخا کے اُس قصے کی طرف جسمین آپکے غایت درجے کا احسان تحقیق ثابت ہی ۴ اجر آخرت جو بفضلہ تعالیٰ انبیا علیہم السلام کو کامل اور سب سے زائد عطا ہوگا **مختصر قصۂ زلیخا** کما صاحب حدائق الحقائق نے جب یوسف علیہ السلام محبس سے نکلے اور بادشاہ کے مقرب ہوئے اور عزیز مصر سابق مرگیا زلیخا پریشان حال ہوئی عزیز مصر جو سرپرست تھا نہ خویش و اقارب بھی جو ملک یمن کے بادشاہ مستقل تھے دشمنون کے ہاتھ سے ہلاک و تباہ ہوگئے مال و متاع آشفتگی و دیوانگی کے نذر ہوا جو یوسفؑ کا نام لیتا زر بیشمار و جواہر آبدار پاتا آخر کار مفلس ہوگئی مدہا شب تو اتر نے تو ر نظر او حسن منظر اور قوت

بانو سب تاراج کیا بیچاری مصیبت کی ماری گلی میں گزر کرتی اور جھونپڑے میں بتصور محل سرا سے
محبوب پڑی رہتی آج تک مذہب قدیم پر بت پرستی کرتی تھی اور ہمیشہ اُس پتھر سے یوسفؑ کو مانگتی جب
تمام اسباب منقطع ہوگئے فیضان خدمت صدیق و برکت صحبت پیغمبر و جذب عشق کامل نے دستگیری
کی بت سے کہا جب تجھ سے کچھ نہیں ہو سکتا تو پھر کس کام کا صنم کو توڑا اور حضرت صمد سے جسکی حمد تھا زبان
یوسفی سے سنی تھی رجوع کی اب کیا تھا دریائے رحمت جوش میں آیا یوسفؑ کے دل میں گزرا کہ آزردہ
دلدادہ کس حال میں ہے سواری طلب فرمائی دل میں جستجوے زلیخا بظاہر سیر و تماشا کرتے ہوئے کوچہ و بازار
میں گزرے۔ زلیخا کو تو لڑکے یونہیں ستایا کرتے اور وہ راہ و سیر آتی آج بھی حاضر تھی سواران شاہی و جلوس خلافت
جوق جوق گزرتا مگر زلیخا کو کچھ التفات نہ تھا جب وہ شہسوار فضای دل قریب آیا گو نابینائی تھی مگر دل
میں وہی روشنائی تھی زلیخا دوڑی اور چاہا نقش قدم کی طرح زمین بوس ہو ملازمین شاہی نے ممانعت
کی زلیخا نے باواز بلند کہا پاک ہے وہ ذات جسنے غلام کو طاعت سے بزرگی دی اور بادشاہوں کو معصیت سے
ذلیل کر ڈالا یہ نعرۂ دلدوز سنکر حضرت یوسفؑ نے استفسار فرمایا کہ یہ ضعیفہ کون ہے عرض کیا گیا زلیخا ہے
ارشاد ہوا کہ خلوت میں حاضر کرو جب حضوری میسر ہوئی اور تمام حوادث گذشتہ بیان ہو چکے حضرت محبوب سے
خطاب ہوا اے زلیخا اب کیا چاہتی ہے عرض کی تین امر ۱ بینائی عطا ہو دعا فرمائی آنکھیں کھل گئیں۔ جمال دوست
دیکھا تمام غم بھول گئی ۲ عرض کی جوانی عود کر آئے دعا فرمائی وہی شباب وہی حسن و جمال عنایت ہوا ۳ عرض کی
کہ اب خدمت سے ممتاز اور مواصلت سے سرفراز ہوں یوسفؑ نے سکوت کیا تھا کہ جبرئیلؑ امین آئے اور کہا ای
یوسفؑ صدیق حضرت جل جلالہ سے ارشاد ہوا ہے آج تک زلیخا نے تجھے تدبیر و حیلہ سے طلب کیا محروم رہی
اب ہم سے مانگتی ہے اور تیرے ہی لیے ہم سے صلح کی ایمان لائی اُسکی مراد دل بر لا حسب حکم نکاح کیا گیا حضرت
یوسفؑ نے زلیخا کو باکرہ پایا اور سبب پوچھا معلوم ہوا کہ یہ امانت ابتدا سے محفوظ رہی ایک مدت تک صحبتیں
شبانہ روزی میں گزری عشق مجازی نے جلوۂ حقیقت دکھایا یوسفؑ نے زلیخا کے لیے محراب عبادت بنادی ہمیشہ
مصروف عبادت رہتیں اور جمال جہان آرائے یوسفی میں مشاہدۂ حسن ازل کرتیں ایک شب یوسفؑ نے چاہا کہ
زلیخا پاس سے بلائے اور وہ مشتاق عبادت تھیں رم تھیں تو آپ نے دامن پکڑا اور کشاکش میں پیراہن
پھٹ گیا زلیخا نے کہا اے یوسفؑ یہ اوس دن کا بدلا ہے میں نے آپکا قمیص پھاڑا اور آپ مجھسے گریزان تھے
آج آپنے میرا دامن چاک کیا اور میں لذت ذکر و عبادت کی خواہاں ہوں ہم تم برابر ہوگئے ای یوسفؑ آپکی برکت
سے میرے دل میں شعلۂ عشق الٰہی بھڑکا اور خس و خاشاک ہوا و ہوس جل گئی پھر زلیخا سے اولاد ہوئی اور مدت
تک تعیش و عشرت بسر ہوئی **مختصر ذکر امارت** کہا صاحب حدائق الحقائق نے کہ بعد اظہار حضرت

یوسفؑ بادشاہ نے مرکب خاص و جلوس شاہی در زندان بھیجا کہ یوسفؑ کو لائیں اور آپ بکمال جاہ و جلال دربار شاہی میں آئے اور بعد کلام و تعبیر خواب ایک سال بادشاہ کے پاس رہے بادشاہ نے امور ملکی و دقائق علمی میں آپکا پورا امتحان لیکر اپنا وزیر بنایا آپ نے حکم دیا کہ زراعت بکثرت کیجائے اور غلہ زائد از ضرورت مجتمع رہے اور قریب مصر کے ایک مکان وسیع بنوایا جائے جو پندرہ میل طویل اور پندرہ میل عریض تھا اور ہر قسم کا غلہ یہان جمع ہوتا ایک شب بادشاہ سوتے سوتے اُٹھا اور کہا اے یوسفؑ میں بھوکا ہون آپ سمجھ گئے کہ قحط آگیا۔ یہ سات برس نہایت سخت تھے آپ نے اذن عام دیا کہ جسکا جی چاہے غلہ خریدے پانچ برس تک نقد و جنس و زمین و مکان بیچ بیچ کر لوگ اناج خریدتے رہے۔ چھٹے برس جب کچھ نہ رہا تو اولاد بیچی اور ساتوین برس خود بک گئے۔ تمام آدمی حُسن تدبیر و لطف تقسیم و اخلاق و کرم عمیم یوسفیؑ سے متحیر تھے آپ نے بادشاہ سے کہا تونے دیکھا میرے رب نے کیا کیا اب تیری کیا رائے ہے وہ بولا مین اور میرا ملک آپکا ہے جو چاہے کیجیے جیسا کہ حَیْثُ یَشَآءُ سے مفہوم ہوا الغرض بعد اجازت شاہی آپنے فرمایا مین نے تمام رعایاے مصر کو آزاد کر دیا اور اُنکی زمینین اور مکان اُنھین بخشدیے۔ یہ وہ مضمون تھا جسنے تمام مصر کو یوسفؑ کا غلام بنا لیا **لطیفہ** صرف اس اتہام پر کہ یوسفؑ کو عزیز نے خریدا حق سبحانہ تعالےٰ نے تمام مصر کو اپنے یوسفؑ کا غلام زرخریدہ بنا دیا اور اس خدمت مین کہ اہل مصر نے یوسفؑ کی تکریم و پرورش کی اللہ تعالےٰ نے تمام مصر کی جان انکی تدبیر سے بچوائی اور اس الزام پر کہ آپکو محبوس رکھا قید ہفت سالہ یعنی قحط عام کر دیا گیا آپ ایام قحط مین شکم سیر نکھاتے لوگون نے کہا یہ سیر چشمی اور گرسنگی فرمایا ڈرتا ہون کہ کوئی آدمی بھوکا ہو اور مین آسودہ۔ شاہی باورچیخانے مین حکم تھا کہ دوپہر کو خاصہ تیار ہو کر اور ایک ہی وقت بادشاہ بھی کھاتا تاکہ گرسنگی کا مزہ بھی زبان پر رہے۔ ایام قحط مین اطراف و جوانب سے قافلے آتے اور آپکی تجارت و سخاوت سے امیر و فقیر کامیاب جاتے یہ نہوتا کہ حد معین سے کوئی آدمی زیادہ پائے تاکہ آخر کا مایوسی نہو یہ خبر قحط ہی کے ساتھ کنعان اور شام مین پہنچی اور حضرت یعقوبؑ نے اپنے بیٹون کو غلہ لینے بھیجا

وَجَآءَ اِخْوَةُ يُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ

اور آئے بھائی یوسف کے تو داخل ہوئے اُسپر تو پہچانا اُنکو اور وہ اسکے لیے انجان تھے

یعنے دسون بھائی یوسفؑ کے آکر دربار مین باریاب ہوئے آپنے اُنھین پہچان لیا مگر وہ بوجہ جاہ و جلال نہ پہچان سکے

وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُوْنِيْ بِاَخٍ لَّكُمْ مِّنْ اَبِيْكُمْ ۚ اَلَا تَرَوْنَ اَنِّيْٓ

اور جب تیار کر دیا اُنکو سامان اُنکا کہا لاؤ تم میرے پاس بھائی اپنا باپ کیطرف سے کیا نہین دیکھتے ہو

جب یوسف نے اپنے بھائیوں کا سامان تیار کردیا تو کہا کہ اپنے اُس بھائی کو جو باپ کیطرف سے

اُوفِی الْکَیْلَ وَاَنَا خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ۝
پورا کرتا ہوں کیل اور میں اچھا ہوں مہماندار

سے میرے پاس لاؤ کیا تم نے میرے احسانات نہیں دیکھے کہ میں پیمانہ پورا دیتا ہوں اور اچھا مہمان نواز ہوں۔ غرائس یوسفؑ نے بھائیوں سے عبرانی میں بات چیت کی اور کہا کیا تم مخبر ہو کر ہمارے ملک میں آئے ہو یہ بولے آپ ایسا خیال نکریں ہم جواہر معدن نبوت اور سلالۂ خاندان رسالت سے ہیں ہمارے پدر بزرگوار یعقوب بن اسحق بن ابراہیمؑ انبیاے ابرار سے ہیں ہمکو غلہ لینے کو بھیجا یوسفؑ نے کہا تم کتنے بھائی ہو بولے بارہ ایک جنگل میں ہلاک ہوا دوسرا جو اُس گم شدہ کے ماں کے بطن سے ہے باپ کے پاس ہے۔ باقی دس ہم حاضر ہیں یوسفؑ نے کہا تمھاری بات کی کون تصدیق کرتا ہے یہ بولے غریب الوطنوں کی تصدیق کون کرے گا۔ آپ نے کہا اچھا اُس گیارھویں بھائی کو بھی لاؤ تو مجھے یقین آئے۔

فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِیْ بِهٖ فَلَا كَیْلَ لَكُمْ عِنْدِیْ وَلَا تَقْرَبُوْنِ ۝
پس اگر نہ لاؤ گے تم میرے پاس اُسے تو نہیں کیل ہے تمھارے لیے پاس میرے اور نہ تم پاس آنے پاؤ گے

اگر تم اپنے علاتی بھائی کو ہمارے پاس نہ لائے تو جان رکھو نہ کیل عطا ہوگا نہ تقرب

قَالُوْا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ اَبَاهُ وَاِنَّا لَفٰعِلُوْنَ ۝
بولے طلب کرینگے ہم اُسے باپ سے اُسکے اور ہم کرنے والے ہیں

وہ بولے اے عزیز ہم اپنے باپ سے بنیامین کی نسبت درخواست کرینگے ہمارا کام کہنا ہے یہ ضرور کرینگے۔ یوسفؑ نے کہا اچھا تم ایک کو رہن رکھجاؤ تاکہ اطمینان رہے چنانچہ قرعہ ڈالا گیا اور شمعون کا نام نکلا وہ یہیں رہے اور قافلہ وطن گیا

وَقَالَ لِفِتْيٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ فِیْ رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُوْنَهَآ
اور کہا خادموں سے اپنے رکھدو مال اُنکے شلیتوں میں اُنکے تاکہ وہ پہچانیں اُسے

حضرت یوسفؑ نے اپنے خادموں سے فرمایا جو مال انسے غلے کے عوض میں ملا ہے وہ

اِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝
جب پھریں طرف اپنے اہل کے تاکہ وہ پھر آئیں

انھیں کے شلیتوں میں بھردو جب گھر جائینگے اسے پہچانینگے ہمارے احسانات یاد کرکے پھر آئیں گے ابوسعود پہچاننے سے مراد حق رو پہچاننا لینے اُنھیں اسکا واپس کرنا ضرور لازم آئے گا

فَلَمَّا رَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْهِمْ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَاَرْسِلْ مَعَنَآ اَخَانَا
پھر جب پھرے طرف اپنے باپ کے بولے اے باپ ہمارے روکا گیا ہم سے کیل تو بھیج ساتھ ہمارے بھائی کو ہمارے

جب یہ قافلہ کنعان آیا تو برادران یوسف نے اپنے باپ سے عرض کی اے پدر

نَكْتَلْ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ۝

کیل لیں ہم اور ہم اسکے لیے محافظ ہیں

مہربان ہم سے عزیز مصر نے کیل منع کر دیا یعنی اب ہمکو غلہ نہ ملے گا تو آپ ہمارے ساتھ ہمارے علاتی بھائی بنیامین کو بھیج دیجیے کہ ہم کیل حاصل کریں اور ہم انکے محافظ رہیں گے

قَالَ هَلْ آمَنُكُمْ عَلَيْهِ إِلَّا كَمَا أَمِنْتُكُمْ عَلَىٰ أَخِيهِ مِنْ قَبْلُ فَاللَّهُ خَيْرٌ

کہا کیا امین جانوں تمکو اسپر مگر جیسا کہ امین جانا میں نے تمکو اسکے بھائی پر پہلے سے پس اللہ اچھا

حضرت یعقوب نے کہا بنیامین کے باب میں کیا تمھیں ویسا ہی امین جانوں جیسا کہ

حَافِظًا وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ۝

محافظ ہے اور وہی بڑا مہربان ہے سب مہربانی کرنیوالوں سے

انکے بھائی یوسف کی نسبت اس سے پہلے اعتماد کر چکا پس اللہ ہی اچھا محافظ ہے اور ارحم الراحمین ہے

وَلَمَّا فَتَحُوا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ إِلَيْهِمْ قَالُوا يَا أَبَانَا مَا نَبْغِي

اور جب کھولی متاع اپنی پائی بضاعت اپنی پھیری گئی طرف انکے بولے ای باپ ہمارے اور کیا چاہیے ہمکو

هَٰذِهِ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ إِلَيْنَا وَنَمِيرُ أَهْلَنَا وَنَحْفَظُ أَخَانَا وَنَزْدَادُ

یہ بضاعت ہماری پھیری گئی ہم پر اور غلہ لاویں گے ہم اپنے گھر والوں کیلیے اور ہم حفاظت کرینگے اپنے بھائی کی اور زیادہ لینگے

اور جب انھوں نے اپنے بار کھولے تو اپنی متاع پائی کہ انکی طرف واپس کی گئی بولے اے پدر بزرگوار

كَيْلَ بَعِيرٍ ذَٰلِكَ كَيْلٌ يَسِيرٌ ۝

کیل ایک اونٹ کا یہ کیل آسان ہے

ہمکو اور کیا چاہیے یہ مال بھی ہمارا پھیر دیا گیا ہے اور ہم اپنے گھر کے لوگوں کے لیے غلہ لائیں گے اور اپنے بھائی کی محافظت کریں گے اور ایک کیل اور زیادہ لیں گے یہ کیل لینا آسان ہے **معالم** یہ مقدار جو ہم لائے ہیں قلیل ہے پس ضرور ہے کہ اور غلہ لائیں اور وہ بدون بنیامین مشکل ہے **ابو سعود** یا یہ کہ ایسا کیل آسان ہی **مسئلہ** اگر بائع کے پاس مشتری کا مال یا مشتری کے پاس بائع کی کوئی چیز نکلی تو جب تک یہ یقین نہو کہ یہ مال بخوشی خاطر بطور عطا دیا گیا ہی اسکا رکھ لینا جائز نہوگا اسیلیے ارشاد ہوا (ما نبغی ہذہ)

قَالَ لَنْ أُرْسِلَهُ مَعَكُمْ حَتَّىٰ تُؤْتُونِ مَوْثِقًا مِنَ اللَّهِ لَتَأْتُنَّنِي بِهِ

کہا ہرگز نہ بھیجونگا میں اسی ساتھ تمھارے یہانتک کہ لاؤ تم قسم اللہ کی البتہ لے آؤ گے تم میرے پاس اسکو

إِلَّا أَنْ يُحَاطَ بِكُمْ ۖ فَلَمَّا آتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللَّهُ عَلَىٰ مَا نَقُولُ وَكِيلٌ ۝

مگر یہ کہ گھیرے جاؤ تم پھر جب دیا یعقوب کو قول اپنا کہا اللہ اسپر کہ کہتے ہیں ہم وکیل ہے

حضرت یعقوب نے فرمایا بنیامین کو تمھارے ساتھ ہرگز نہ بھیجونگا جبتک تم اللہ کی قسم نہ کھاؤ کہ ضرور

آسے میرے پاس لے آؤ گے مگر گھر جاؤ مجبوری میں پھنس آئے پھر جب بیٹے قسم کھا گئے اور باپ سے عہد واثق کیا تو یعقوبؑ نے کہا اللہ تعالے کارساز ہے جو ہم کہتے ہیں **ف** قسم اسلیے لی کہ احتیاط مزید کریں اور استثنا اس لیے فرمایا کہ اگر بے اختیاری میں کوئی آفت آجائے تو بیناکردہ گناہ گرفتار بلا نہون یہ شفقت پدری تھی۔ اور یہ قول کہ اللہ ہم سبکے قول کا کارساز ہے بطور تبرک و استعانت باللہ وکمال توکل ہے **نکتہ** حضرت یعقوبؑ نے (نقول) بصیغہ متکلم مع الغیر اسلیے فرمایا کہ اُنکے ساتھ اُنکی اولاد کی کارسازی بھی حضرت رب العزت سے ہو

وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ وَمَاۤ اُغْنِيْ

کہا اے بیٹو میرے نہ داخل ہو ایک دروازے سے اور داخل ہوجیو کئی دروازون سے اور نہین کام آتا مین

عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝

تمکو اللہ سے کچھ بھی نہین حکم مگر واسطے اللہ کے اُسی پر بھروسا کیا مینے اور اُسی پر بھروسا کرین بھروسا کرنیوالے

شہر مصر کے چار دروازے تھے حضرت یعقوبؑ نے فرمایا جدا جدا دروازون سے شہر مین داخل ہو اس لیے کہ گیارہ بھائی اور سب کے سب حسین قوی پہلوان ایک ساتھ چلیں تو خوف ہے کہ نظر بد نہ لگے لہذا فرمایا ایک دروازے سے بچاؤ بلکہ جدا جدا جاؤ پھر تعلیماً فرمایا یہ میری احتیاط اور تدبیر قضائے الٰہی سے تمکو کچھ بھی نہین بچا سکتی حکم تو اللہ ہی کے لیے ہے اور مین اُسی پر اعتماد کرتا ہون اور چاہیے کہ توکل والے اُسی پر توکل کرین **ف** معلوم ہوا کہ چشم بد کا اثر ثابت اور احتراز اُس سے لازم ہے مسلم اَلْعَيْنُ حَقٌّ فَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابِقَ الْقَدَرِ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ (مشکوۃ) آنحضرتؐ نے فرمایا کہ چشم بد حق ہے یعنے ثابت و مؤثر ہے اگر کوئی شے تقدیر الٰہی پر سابق و غالب ہو سکتی تو چشم بد ہوتی (مگر ایسا نہین)

وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ؕ مَا كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا حَاجَةً فِيْ

اور جب داخل ہوئے جسطرح حکم کیا اُنکو باپ نے اُنکے نہ تھا کہ کفایت کرے اُنسے اللہ سے کچھ مگر ایک خطرہ تھا

نَفْسِ يَعْقُوْبَ قَضٰىهَا ؕ وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ ع ۸

جی مین یعقوب کے کہ نکالا اُسے اور بیشک یعقوب صاحب علم تھا اسلیے کہ سکھایا ہمنے اُسے اور لیکن اکثر آدمی نہین جانتے

اور جب اخوان یوسف شہر مین اُسی طرح داخل ہوئے جسطرح اُنکے باپ نے حکم کیا تھا یعنے جدا جدا نہ تھا یہ جدا جدا داخل ہونا کہ انکو اللہ سے کچھ بھی بے پروا کردے ہان ایک خطرہ یعقوبؑ کے دل کا تھا جسے نکالا اور دل خوش کرلیا اور یعقوبؑ بڑے علم والے تھے اسلیے کہ ہم نے اُنہین اسرار

[illegible]

آسمانی وعلوم نبوت سکھائے تھے مگر بہت آدمی نہیں جانتے **ف** آیت سے ظاہر ہے کہ یعقوبؑ نے
حفظ کی تدبیر کی تھی اور یہ تدبیر انکی ایک علم الٰہی پر مبنی تھی لیکن یہ تدبیر قضائے الٰہی کی سپر نہیں ہو سکتی
پس صاحب تدبیر پہ ترک توکل یا اختیار عبث کا الزام جائز نہیں اس لیے کہ گو سر دست فائدہ
نہو مگر بسبب علم الٰہی احتیاط و تدبیر کا ثواب ضرور ملیگا حدیث میں ایسے مضامین بہت ہیں فرمایا نذر
قدر کو نہیں ٹال سکتی۔ یا قدر۔ پہ کوئی شئے پیش نہیں جاتی۔ تاہم مشکلوں میں دعا و نذر و معالجہ
جھاڑ پھونک وغیرہ کا بھی حکم ہے **ذو علم** معالم میں ہے کہ کہا سفیان نے مراد اس سے صاحب حفظ
ہے یعنی یعقوبؑ کو ہمارے سکھائے مسائل محفوظ تھے یا وہ اسکی رعایت کرتے تھے **اکثر الناس**
یعنے کفار اسمین اشارہ ہے کہ عوام جاہل علوم اولیاء اللہ نہیں جانتے اور انکے افعال و اعتقاد اپنے
سے سمجھتے ہیں اس لیے کہ وہ تدبیر کو مؤثر جانتے ہیں معتوب ہوتے ہیں عارف تدبیر کو ذریعہ دعا یا حکم جانتے
ہیں ثواب پاتے ہیں **ف** ممکن ہے کہ مراد دوسرے آدمی ہوں جو نبی نہیں ہیں۔

وَلَمَّا دَخَلُوا عَلٰى يُوسُفَ اٰوٰى اِلَيْهِ اَخَاهُ قَالَ اِنِّيْ اَنَا

اور جب داخل ہوئے یوسف پر جگہ دی طرف اپنے بھائی کو اپنے کہا میں ہی

اَخُوكَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

بھائی ہوں تیرا پس نہ غم کھا اسکا کہ تھے کرتے

اور جب یہ سب یوسفؑ کے پاس گئے تو یوسفؑ نے اپنے بھائی بنیامین کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا
میں تیرا برادر گم گشتہ ہوں اب غم نہ کھا اسکا کہ تیرے بھائیوں نے کیا **عرائس** برادران یوسفؑ جب
دربار میں آئے کہا اے عزیز یہ ہمارا بھائی ہے جسکے لانے کا آپ نے حکم دیا تھا آپ نے فرمایا تمنے اچھا کام
کیا اور اسکا اچھا عوض پاؤ گے پھر باکرام و آسایش تمام انھیں اتارا اور ایک ایک خوان پر دو دو بھائی
بٹھائے دسوں بھائی پانچ خوانوں پر بیٹھے بنیامین تنہا رہے تو یوسفؑ نے اپنے ساتھ بٹھا کر کھانا کھلایا
شب کو ایک ایک بستر پہ دو دو سلائے گئے بنیامین یوسفؑ کے ہم بستر ہوئے صبح کو آپ نے انسے کہا اس کا
بھائی نہیں ہے اگر تم پسند کرو تو میرے ساتھ رہے پھر نہایت عزت و راحت سے انکی مہمانداری ہوئی تخلیے
میں یوسفؑ نے بنیامین سے کہا تمہارا نام کیا ہے کہا بنیامین کہا تیری ماں کا کیا نام کہا راحیل بنت لیان
کہا کوئی لڑکا ہے بنیامین نے کہا ہاں دس لڑکے ہیں انکے نام میں نے اپنے برادر گم گشتہ یوسفؑ کے
مناسبت احوال پر رکھے ہیں یوسفؑ نے کہا کیا تو چاہتا ہے کہ میں تیرے برادر گم گشتہ کی جگہ تیرا بھائی
بنوں بنیامین نے کہا اے بادشاہ تجھسا بھائی کسے ملیگا مگر تجھے یعقوب اور راحیل نے نہیں جنا ابنو

حضرت یوسفؑ کو تاب نہ رہی اور رو پڑے اور بنیامین کو گلے لگا لیا اور فرمایا (اِنِّیْۤ اَنَا اَخُوْكَ)
اور یہ راز مخفی رکھا بنیامین نے کہا بھائی اب تو مین تمکو نچھوڑونگا یوسف نے کہا تجھے معلوم ہے کہ باپ کو
کیسا صدمہ ہوگا نہ اظہار کا حکم ہے نہ اخفا مین یکجائی ممکن ہان ایک تدبیر ہے جسمین نہایت تفضیحک
توہین ہوگی بنیامین یوسف سا بھائی پاکر کسی پروا کرتے تھے بولے جو کچھ ہو۔ پھر جب وقت رخصت
آیا سبکو غلہ دیا گیا اور بنیامین کے بار مین صُّاع ملک جس سے غلہ تقسیم ہوتا تھا چھپا کر رکھوا دیا

فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِيْ رَحْلِ اَخِيْهِ ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَيَّتُهَا الْعِيْرُ اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ۝

پھر جب تیار کیا سامان انکا رکھدیا ظرف آبخوری مین اپنے بھائی کے پھر پکارا پکارنیوالا اے قافلہ والو بیشک تم چور ہو

جب سب اونٹ لد گئے تو جام شاہی بنیامین کے بوجھ مین چھپا دیا اور بوقت روانگی ایک پکارنے
والا پکارا اے قافلے والو تم چور ہو۔

قَالُوْا وَاَقْبَلُوْا عَلَيْهِمْ مَّاذَا تَفْقِدُوْنَ ۝ قَالُوْا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَآءَ

بولے اور منھ پھیر لیا طرف انکے کیا گم کرتے ہو تم　　بولے کھو دیا ہمنے صاع بادشاہ کا اور اسکے لیے کہ لاوے

بِهٖ حِمْلُ بَعِيْرٍ وَّاَنَا بِهٖ زَعِيْمٌ۝

اسے بوجھ ہے اونٹ کا اور ہم اس انعام کے ضامن ہین

قافلے والے یہ آواز سنکر پھر پڑے اور پکارنے والے کیطرف منھ کیا کیا شئے کھو گئی ہے
یہ لوگ بولے بادشاہی پیالہ گم ہوا ہے اور جو کوئی اُسے ڈھونڈھ لائے اُسے ایک شتر بار انعام
ملیگا اور مین اس انعام کا ضامن ہون **مسئلہ** آیت اصل ہے باب کفالہ مین ہر ایسے حق کا جو
ممنوع الادا نہو کفالہ جائز ہے **مسئلہ** اجارات مشروطہ صحیح ہین مثلاً طبیب کے علاج سے وکیل کی
سعی سے۔ عامل کی دعا سے اگر فلان کام ہوجائے تو اسقدر دیا جائیگا یہ عقد صحیح ہے اسلیے کہ چور
کا ڈھونڈھنا بھی اسی قبیل سے ہے **مسئلہ** انعام مشروطہ واجب الادا ہے **مسئلہ** تعیین جعل یعنے
غلام گم گشتہ ڈھونڈھ لاؤ۔ اور سراغ مال وغیرہ کا انعام صحیح ہے مگر حقوق مجہولہ و نفوس وغیرہ کے
کفالے اس پر متفرع ہو سکتے ہین لفظاً ثابت نہین

قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْاَرْضِ وَمَا كُنَّا سٰرِقِيْنَ۝

بولے بخدا　بیشک جانتے ہو تم　نہین آئے ہم کہ فساد پھیلائین　زمین مین　اور نہین ہین ہم چور

اخوان یوسفؑ نے کہا بخدائے عز و جل تمکو خوب معلوم ہے کہ ہم زمین مین فساد و معصیت کے لیے نہین
آئے ہین اور ہم چور نہین ہین یعنے ہماری شرافت نسب اور وقار مسلم اور تہذیب اخلاق سے
دیانت ظاہر ہے ایسے گمان بیجا ہیں۔

قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِيْنَ ۝ قَالُوْا جَزَآؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِيْ رَحْلِهٖ

بولے پھر کیا ہے بدلا اوسکا اگر ہو تم جھوٹے بولے بدلا اوسکا وہی ہے کہ پایا جاوے جسکے بوجھ میں

فَهُوَ جَزَآؤُهٗ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ۝

پس وہ بدلا ہے اوسکا ایسے ہی سزا دیتے ہین ہم ظالمون کو

شاہی ملازمون نے کہا اچھا اگر تم جھوٹے ہوا اور صاع تمھارے پاس برآمد ہو تو بتاؤ چور کی کیا سزا ہے وہ بولے کہ جسکے اسباب مین پیالہ نکلے وہی چورانیوالا اوسکا عوض ہے یعنے مملوک وغلام بنجائیگا اور ہم یعنے اصحاب ملت خلیل وارکان مذہب اسرائیل ظالمون یعنے چورونکو ایسے ہی سزا دیتے ہین **مسئلہ** اس مین تائید ہے اس مسئلے کی کہ جب دو ذمی اپنا فیصلہ ہماری رائے پر چھوڑ دین تو ہمکو لائق ہے کہ اپنی کتاب کے موافق حکم کرین یہان ملازمان شاہی نے جو اسوقت تک کافر تھے برادران یوسفؑ سے کہا تم چور کی سزا بتاؤ اونھون نے بحسب شریعت یعقوبؑ غلامی کا فتویٰ دیا

فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِيْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَآءِ اَخِيْهِ ؕ كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ ؕ

پھر شروع کیا اسباب پوچھنے ان کے قبل اسباب بنیامین کے پھر نکالا اسے اسباب سے بنیامین کے ایسا ہی داؤ کیا ہمنے یوسف کیلئے

مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ

نہ تھے یوسف کہ لے لیتے بھائی کو اپنے دین مین بادشاہ کے مگر یہ کہ چاہے اللہ بلند کرتے ہین ہم درجے

مَّنْ نَّشَآءُ ؕ وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ۝

جسکے چاہتے ہین اور بالاتر ہر ذی علم کے علم والا ہے

کدنا داؤ کیا ہمنے اور یون بھی آیا ہے کہ ارادہ کیا ہمنے (سراج) بعد اس عہد کے ملازمین شاہی نے جستجو شروع کی سبکی تلاشی لینے لگے تو پہلے دوسرے بھائیون کی تلاشی لی آخر کو بنیامین کی گٹھری سے وہ پیالہ جواہرین برآمد ہوا ارشاد ہوتا ہے ہمنے یوسفؑ کے لیے یہ ارادہ کیا یا یہ داؤ کیا یعنے یہ اقرار کہ چور غلام بنایا جائے ایک حیلہ تھا جو یوسفؑ کی کامیابی کے لیے کیا گیا اس لیے کہ یوسفؑ بحسب دین بادشاہ وقانون مروجہ مصر چور کو غلام نہ بنا سکتے تھے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ چاہے یعنے بطور شرط وفیصلہ خاص یا تبدیل دین ملک واجرائے قانون آسمانی کے یہ ممکن ہو سکتا تھا۔ ہم جسکے درجے علم وفضل وتدبیر مین چاہتے ہین بڑھاتے ہین اور ہر ذی علم پر ایک علم والا بالاتر ہے (دیکھو اخوان یوسفؑ نے اخراج یوسفؑ یا کیسی خطا مین پڑے اور یوسفؑ نے بنیامین کا لینا چاہا اور کس حسن وصواب سے) **شبہہ** حضرت یوسفؑ پر دو شبہے ہوتے ہین ۱ اشتہار غلط ۲ بنیامین کا غلام بنانا **جواب** یہ مغالطہ نہ تھا بلکہ جواب ہے اوس اتہام وارتکاب کا جو بھائیون سے ہوا اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کدنا ہمنے حیلہ وتدبیر کی۔ پس یہ جزا تھی نہ فریب

اور صورت جزاء براجی مین کسی بے بنیاد امر کا اظہار منع نہین رہا معاملہ بنیامین اسکے مدعی ہو سکتے تھے تو خود وہی حالانکہ وہ اس تدبیر کے شریک و مشیر تھے

قَالُوٓا إِن يَسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ أَخٌ لَّهُۥ مِن قَبْلُ ۚ فَأَسَرَّهَا يُوسُفُ فِى نَفْسِهِۦ
بولے اگر چوری کی تو بیشک چوری کرچکا ہی بھائی اسکا پہلے سے تو چھپایا اسے یوسف نے جی مین اپنے

وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ قَالَ أَنتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۖ وَٱللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا تَصِفُونَ
اور نہ ظاہر کیا اسے اُنپر کہا تم بدہو مرتبے مین اور اللہ خوب جانتا ہی جو تم بیان کرتے ہو

جب بنیامین کے اسباب سے پیالہ نکلا تو انکو نہایت ندامت ہوئی اور کہنے لگے کیا ہوا اُسنے چوری کی تو اُسکا بھائی یعنے یوسفؑ بھی اس سے پہلے چوری کرچکا ہی گویا سرقہ انکی سرشت مین ہے اور یوسفؑ کے چوری کا بیان یہ ہی کہ آپکی والدہ کم سنی مین انتقال کر گئین تھین اور آپ اپنی پھوپھی کے پاس پرورش پائی جب سن شعور کو پہنچے تو حضرت یعقوبؑ نے بکمال شوق انکو اپنی بہن سے طلب کیا انکو فراق یوسفؑ گوارا نہوا اور مجال عدول حکمی برادر بھی نہ تھی یہ حیلہ کیا کہ وہ کمربند جو تبرکاً انکو ملا تھا حضرت یوسفؑ کے کپڑے کے تلے کردیا جب یہ گھر آئے تو غل مچایا کہ میرا کمربند گم ہوا ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے یوسفؑ کی پوشاک کے تلے سے نکالا اور بحسب شریعت یعقوبؑ علیہ السلام انہین بعلت دزدی اپنا غلام بنالیا بعد انتقال عمہ پھر آپ اپنے پدر بزرگوار کے پاس آئے ۔ تو یوسفؑ نے غصہ دل مین چھپایا اسلیے کہ جواب مین اظہار راز تھا اس قدر کہا کہ تم بُرے لوگ ہو یا تمھارا مرتبہ عنداللہ بدہی یہ جواب ہے اونکے الزام کا تا کہ غصہ کچھ کم ہو نہ یہ کہ خبر واقعہ ہو اور اللہ تعالےٰ خوب جانتا ہی کہ یوسفؑ نے چوری کی یا نہین **فِي نَفْسِهِ** یہ عرب کا محاورہ ہی جب کہتے ہین فلان شئی نفس مین چھپائی مراد یہ ہوتی ہے کہ غایت درجے کی پوشیدگی کی

قَالُوا يَٰٓأَيُّهَا ٱلْعَزِيزُ إِنَّ لَهُۥٓ أَبًا شَيْخًا كَبِيرًا فَخُذْ أَحَدَنَا مَكَانَهُۥٓ ۖ إِنَّا نَرَىٰكَ مِنَ ٱلْمُحْسِنِينَ
بولے اے عزیز بیشک اُسکا باپ بڑا بڈھا ہی تو لیلے تو ایک ہمسے جگہ اسکی ہم دیکھتے مین تجھے احسان کرنیوالے

جب بنیامین روک لیے گئے اور کچھ بس نچلا تو کہنے لگے اے وزیر مصر بنیامین کا باپ بہت بڈھا ہے یا شیخ کبیر الشان عظیم القدر ہے اسکی ناخوشی سے ڈرا اور ہم مین سے ایک کو اوسکے عوض مین رکھ لے ہم تجھے احسان کرنے والا پاتے ہین

قَالَ مَعَاذَ ٱللَّهِ أَن نَّأْخُذَ إِلَّا مَن وَجَدْنَا مَتَٰعَنَا عِندَهُۥٓ إِنَّآ إِذًا لَّظَٰلِمُونَ
کہا پناہ بخدا کہ لیویں ہم مگر اسے کہ پائی ہم نے چیز اپنی پاس اسکے تو اب ہم ظالم ہین

ع ۹

یوسفؑ نے کہا پناہ خدا کی یہ کیونکر ہوسکتا ہی کہ مین سوائے اسکے جسکے پاس میرا مال برآمد ہوا اور بحسب شرع آسمانی وعہد مدعا علیہ میرا مملوک ہوگیا کسی اور کو رکھ لون تو گویا مین ظالم ہوا مسئلہ سزاے بدنی مین مبادلہ جائز نہین مثلاً زید کے عوض عمرو اپنی خوشی سے رجم یا قصاص یا قطع کرانے تو قاضی یا مدعی کو شرعاً ایسا کرنا صحیح نہین عرائس جب کوئی تدبیر نہ چلی تو اخوان یوسفؑ کو غضب آیا اور انکے خاندان کا اثر تھا کہ جب غضبناک ہوتے کوئی طاقت مقابلہ نہ لاسکتا پس روبیل کو غصہ آیا اور کہا اے بادشاہ بخدا اے قہار اگر تو ہمکو اور ہمارے بھائی بنیامین کو نچھوڑیگا تو یہ جان لے کہ ایک ڈانٹ مین مصر کی تمام حاملہ عورتین حمل ڈالدنگی اور انکے بدن کے بال کھڑے ہوگئے اور کپڑا توڑ کر باہر نکل آئے مگر حضرت یوسفؑ جانتے تھے کہ جب کوئی اولاد یعقوبؑ الغیظ مسّ کردے تو غصہ فرو جاتا ہی اپنے بیٹے سے اشارہ کیا وہ قریب گیا اور روبیل کو مسّ کیا اور غصہ فرو ہوگیا ایک کیا کرین روبیل نے کہا بیشک اس گھر مین اولاد یعقوبؑ سے کوئی شخص ہے یوسفؑ نے کہا کون یعقوبؑ روبیل نے کہا اے بادشاہ یعقوبؑ کا نام ہی وہ اسرائیل اللہ بن اسحق ذبیح اللہ بن ابراہیم خلیل اللہ ہے

فَلَمَّا اسْتَايْـَٔسُوا مِنْهُ خَلَصُوا نَجِيًّا ۖ قَالَ كَبِيرُهُمْ أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ أَبَاكُمْ قَدْ أَخَذَ

پھر جب ناامید ہوئے اس سے علیحدہ ہوکر صلاح کرنیکو کہا بڑے نے انکے کیا نہ جانا تمنے کہ بیشک باپ تمہارے لیا

عَلَيْكُم مَّوْثِقًا مِّنَ اللَّهِ وَمِن قَبْلُ مَا فَرَّطتُمْ فِي يُوسُفَ ۖ فَلَنْ أَبْرَحَ الْأَرْضَ حَتَّىٰ يَأْذَنَ

تمپر عہد اللہ سے اور پہلے سے جو کمی کی تمنے یوسف مین پس ہرگز نہ ٹلونگا زمین سے جبتک اذن دے

جب مایوس ہوگئے مشورہ کے لیے تو علیحدہ ہوگئے اور بڑے بھائی نے

لِي أَبِي أَوْ يَحْكُمَ اللَّهُ لِي ۖ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ۝

مجھے باپ میرا یا فیصلہ کرے اللہ میرے موافق اور وہی اچھا حکم کرنے والا ہی

کہا تمکو خوب معلوم ہی کہ تمہارے باپ نے تمسے اللہ کا عہد لے لیا ہی اور تم اس سے پہلے یوسفؑ کے معاملے مین جو تقصیر کرچکے ہو مین تو ہرگز یہان سے نہ ہلونگا جب تک باپ کا حکم نہو یا اللہ میرے موافق فیصلہ کرے اور وہ اچھا فیصلہ کرنیوالا ہی

ارْجِعُوا إِلَىٰ أَبِيكُمْ فَقُولُوا يَا أَبَانَا إِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ وَمَا شَهِدْنَا إِلَّا بِمَا

پھر جاؤ تم طرف اپنے باپ کے تو کہو اے باپ ہمارے بیشک بیٹے نے تیرے چوری کی اور نہین گواہ ہوئے ہم مگر اسکے کہ

تم سب بجز بزرگوار عرض کرو اے باپ

عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حَافِظِينَ ۝

جانا ہمنے اور نہ تھے ہم غیب پر نگہبان

کی خدمت مین جاکر تیرے بیٹے بنیامین نے

چوری کی اور ہم تو دیکھا شاہد تھے جانتے تھے ہم غیب کے نگہبان نہ تو ہمیں کیا معلوم تھا کہ ایسا حادثہ پیش آئیگا

وَسْئَلِ الْقَرْيَةَ الَّتِي كُنَّا فِيهَا وَالْعِيرَ الَّتِي أَقْبَلْنَا فِيهَا ۖ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ○

اور پوچھ اس بستی سے کہ تھے ہم اسمیں اور قافلے سے کہ آئے ہم اسمیں اور ہم البتہ سچے ہیں

آپ اہل مصر سے جہاں ہم تھے اور قافلے والوں سے جنکے ہمراہ ہم آئے دریافت کرلیں اور ہم سچے ہیں **ف** یہ سے مراد اہل قریہ یعنے مصری اور عیر سے مراد اصحاب عیر یعنے قافلے والے

قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنفُسُكُمْ أَمْرًا ۖ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ۖ عَسَى اللَّهُ أَن يَأْتِيَنِي

کہا بلکہ بنائی تمہارے لیے جی نے تمہارے ایک بات بس صبر اچھا ہے قریب ہے کہ اللہ لائے میرے پاس

بِهِمْ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ○

اُن سبکو بیشک وہ دانا ہے حکیم ہے

حضرت یعقوب نے تصدیق نکی اور فرمایا کچھ نہیں تمہارے جی نے ایک بات ٹھہرالی ہے اب صبری کرنا اچھا ہے امید ہے کہ اللہ تعالے جلد اُن سبکو یعنے یوسفؑ اور بنیامین کو میرے پاس لائے اور وہ مصالح واسرار جانتا ہے حکمت والا ہے **وہم** حضرت یعقوبؑ اور بلا دلیل مومنین کا متہم بکذب کرنا حالانکہ وہ قسمیں بھی کھائیں اور گواہ بھی پیش کریں **دفع** ممکن ہے کہ یہ تکذیب بحسب واقعہ ہو اس لیے کہ نہ بنیامین سارق تھے نہ جبراً محبوس اور ممکن ہے کہ بقیاس قصۂ یوسف علیہ السلام ہو پس کوئی الزام نہیں ۔

وَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ وَقَالَ يَا أَسَفَىٰ عَلَىٰ يُوسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيمٌ ○

اور منہ پھیرا انسے اور کہا اے افسوس یوسف پر اور سفید ہوگئیں آنکھیں اسکے غم سے پس وہ غمگین تھا

یعقوبؑ نے بیٹوں سے منہ پھیر کر کہا یوسفؑ کی مفارقت پر افسوس اور اونکی آنکھیں کمال گریہ بکا سے بے نور ہوگئیں تھیں اور وہ رنج وغم میں بھرے ہوئے تھے۔ بیاض چشم کنایہ ہے ضعف یا زوال بصر سے **مسئلہ** کسی مصیبت پر رونا اور مغموم ومحزون ہونا صبر وثواب کو ضائع نہیں کرتا اس لیے کہ یہ مقتضیات بشریت سے ہے **مسلم** آپ سعد بن عبادہ کی اعادت کو آئے تو اُنھیں بیہوش پاکر روئے حاضرین حضور کے رونے سے رو پڑے آپ نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَیْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰکِنْ یُعَذِّبُ بِهٰذَا اَشَارَ اِلٰی لِسَانِهٖ اللہ اشک چشم وحزن دل پر عذاب نہیں کرتا بلکہ زبان پر عذاب کرتا ہے یعنے شکایت وکلمات خلاف سے نوحہ کرنے پر عذاب ہوتا ہے **بخاری** انس نے روایت کی کہ ہم رسول اللہ کے ساتھ ابراہیم کی دایہ کے پاس گئے اور ابراہیم کی سانس اوکھڑی ہوئی تھی تو حضور کی دونوں آنکھیں ڈبڈبا آئیں

اٰنکھین عبدالرحمٰن بن عوف نے عرض کی یارسول اللہ آپ بھی روتے ہین فرمایا اَنّہا رَحمۃٌ یہ تو رحمت ہے پھر فرمایا اِنَّ العَینَ تَدمَعُ وَالقَلبُ یَحزَنُ وَلَا نَقُولُ اِلَّا مَا یَرضٰی رَبُّنَا وَاِنَّا بِفِرَاقِكَ یَا اِبرَاھِیمُ لَمَحزُونُونَ ۰ بیشک آنکھین روتی ہین اور دل رنج کرتا ہے اور ہم کچھ نہین کہتے مگر وہ کہ راضی ہو رب ہمارا اور ہم تیرے فراق مین اے ابراہیم غمگین ہین

قَالُوا تَاللّٰهِ تَفتَؤُا تَذكُرُ يُوسُفَ حَتّٰى تَكُونَ حَرَضًا اَو تَكُونَ مِنَ الهٰلِكِينَ ۝

بولے بخدا تو ہمیشہ یاد کیے جائیگا یوسف کو یہانتک کہ ہوجاے مریض یا ہو جاے ہلاک

حضرت یعقوبؑ کی اولاد نے کہا واللہ آپ یوسفؑ کا رنج کبھی نہ بھولین گے جب تک بیمار یا ہلاک نہون **ف** بظاہر قسم دوام تاسف پر ہے مگر حقیقۃً مرض وہلاک مراد ہے

قَالَ اِنَّمَا اَشكُوا بَثِّي وَحُزنِي اِلَى اللّٰهِ وَاَعلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعلَمُونَ ۝

کہا نہین حکایت کرتا مین بےچینی سوا اپنی اور رنج سے اپنے مگر اللہ ہی کیطرف اور جانتا ہون اللہ سے وہ کہ تم نہین جانتے

آپ نے فرمایا میری شکایت مصیبت و رنج سے جو ہے وہ اللہ ہی سے ہے اور مجھے علوم و اسرار الٰہی سے وہ معلوم ہے جو تمکو معلوم نہین **ف** یعنے مراتب صبر و احکام شکر و طریق تحمل و اطوار حزن و اضطراب مین تم سے زیادہ جانتا ہون یا میرا حزن عبث نہین اسلیے کہ مجھے اللہ کی رحمت سے بڑی بڑی امیدین ہین کہا گیا کہ آپ کو یوسفؑ کی حیات کا یقین تھا اس لیے کہ آپ جانتے تھے کہ یہ خواب غلط نہین تعبیر ہونا چاہیے اور کہا بعض مفسرین نے کہ ایک دن ملک الموت آپکی زیارت کو آئے آپنے پوچھا کہ تم نے میرے عزیز یوسفؑ کی جان نکالی ہے ملک الموت نے کہا نہین سیا آپکو بذریعہ وحی یا فطرت کامل یا دوسرے آثار اور وعدہا ے الٰہی سے اسکا علم ہوگا۔

يٰبَنِيَّ اذهَبُوا فَتَحَسَّسُوا مِن يُّوسُفَ وَاَخِيهِ وَلَا تَايـَٔسُوا مِن رَّوحِ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا

اے میرے بیٹو جاؤ پس تجسس کرو یوسف اور اسکے بھائی سے اور نہ مایوس ہو رحمت سے اللہ کی بیشک نہین

اے میرے بیٹو جاؤ اور یوسفؑ کی تلاش و بنیامین کی رہائی مین سعی کرو اور اللہ کی رحمت سے

يَايـَٔسُ مِن رَّوحِ اللّٰهِ اِلَّا القَومُ الكٰفِرُونَ ۝

مایوس ہوتی رحمت سے اللہ کی مگر قوم کافر

ناامید نہو بات یہ ہے کہ نہین مایوس ہوتا رحمت خدا سے مگر کافر **مسئلہ** اللہ تعالیٰ سے مایوسی کفر ہے اس لیے کہ نہ رحمت مسلوب ہے نہ قدرت معدوم **معالم** جب یعقوبؑ نے بیٹون کو تیسرے سفر کا حکم دیا تو بنام عزیز مصر ایک نامہ تحریر فرمایا۔ یہ خط ہے یعقوبؑ بن اسحٰقؑ بن ابراہیم کیطرف سے ملک مصر کو اما بعد ہم صاحب خانہ بلا و امتحان ہین ہمارے دادا آگ مین ڈالے گئے پھر اللہ نے

آگ امیر گلزار کردی اور باپ کے گلے پر دست بالستہ چھری پھیری گئی جسکا فدیہ گوسپند
بہشتی سے ہوا اور میں یوسف کے فراق میں مبتلا کیا گیا جسکی نسبت کہتے ہیں کہ لقمۂ گرگ صحرائی ہوا
اُسیطرح یہ کہ اسکا حقیقی بھائی بنیامین جو موجب تسکین قلب حزین تھا تیرے حبس میں ہے میری آنکھیں
بے نور ہوگئیں اور کمر جھک گئی تیرا گمان ہے کہ میرا بیٹا چور ہو یاد رہے کہ ہم ایسے خاندان کے لوگ
ہیں کہ نہ چوری کرتے ہیں اور نہ کوئی ہماری نسل سے چور ہوتا ہے اگر تو میرا نور نظر میرے پاس نہ بھیجیگا
تو ایسی بد دعا کرونگا کہ جسکا اثر ساتویں پشت تک پہونچے گا۔ جب یہ نامہ حضرت یوسفؑ نے پڑھا
کثرت بکا سے بے اختیار ہوگئے **حدائق** یہ نامہ فارض بن یہوذا بن یعقوب علیہ السلام کے ہاتھ
بھیجا گیا تھا جب فارض مصر میں آیا اور نامۂ نامی یوسفؑ کو دیا آپ عنوان نامہ دیکھکر ایسے بیخود ہوئے کہ
ضبط نکرسکے تخت سے اوترے خلوت میں آئے اور اتنا روئے کہ ہوش باقی نہ رہے جب ہوش آیا
نامہ پڑھا اور جواب لکھا اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ سَمِعْتُ ذِکْرَ اٰبَاءِکَ الْکِرَامِ اِصْبِرْ کَمَا صَبَرُوْا
وَاظْفِرْ کَمَا ظَفِرُوْا وَالسَّلَامُ مِنِّیْ میں نے آپکے آباء کرام کے نام پاک سُنے صبر کرو
جیسا کہ اُنھوں نے صبر کیا اور فتحیاب ہوگے جیسے وہ فتحیاب ہوئے۔ پھر فارض کو خلعت فاخرہ و انعام
متکاثر دیکر رخصت کیا حضرت یعقوبؑ یہ جواب دیکھتے ہی فرمانے لگے یہ باتیں پیغمبروں کی ہیں اور فرمایا
اے میرے بیٹو جاؤ مصر کو اور میرے یوسفؑ گم گشتہ کو ڈھونڈو مجھے وہ اسرار معلوم ہیں جو تم
نہیں جانتے اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہو

۵۸

فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَیْهِ قَالُوْا یٰۤاَیُّهَا الْعَزِیْزُ مَسَّنَا وَ اَهْلَنَا الضُّرُّ وَ جِئْنَا بِبِضَاعَةٍ

پھر جب داخل ہوئے اُسپر بولے اے عزیز چھوگئی ہمکو اور اہل کو ہمارے سختی اور لائے ہم پونجی

مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَیْلَ وَ تَصَدَّقْ عَلَیْنَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَجْزِی الْمُتَصَدِّقِیْنَ

بیقدر پس پورا کر ہمارے لیے کیل اور صدقہ کر ہمپر بیشک اللہ عوض دیتا ہے صدقہ دینے والونکو

جب برادران یوسفؑ یوسفؑ کے پاس پہونچے بولے اے عزیز ہمکو افلاس و سختی فاقہ پہونچ گئی اور
ہم بضاعت قلیل کم قیمت لائے ہیں پس امید ہے کہ تو ہمکو کیل پورا دے اور قیمت نہیں بلکہ بطور عطا و تصدق
اللہ تعالیٰ صدقہ دینے والونکو جزائے خیر دیتا ہے **ف** صدقہ ہمارے حضور اور انکی اولاد پر حرام ہوا
غالبًا یہ خاصۂ حضور ہے دوسرے انبیا پر حرام نہو گا ورنہ بنی اسرائیل ایسا سوال نکرتے مسئلہ بحالت

افلاس و تنگدستی سوال جائز و صدقہ لینا حلال ہی نکتہ ممکن ہو کہ یہ سوال بغرض اظہار عجز بلد دلان وشرف و کرامت یوسف علیہ السلام ہوا ہو **ف** جبکہ عوض کامل نہ تھا تو دفا سے یہ مراد کہ جسطرح اولاد دیئے تھے اب بھی دے کمی نکر معالم بھائیون کی یہ باتین سنکر یوسفؑ کو تاب نرہی اور رو پڑے اور کہا گیا کہ باتون مین یوسفؑ نے بیان کیا کہ کہا مجھسے مالک بن دعر نے کہ مین نے ایک لڑکا چاہ کنعان مین پایا اور اتنے درہم کو مول لیا یہ بولے اے بادشاہ سچ ہی ہمنے اپنا غلام بیچا تھا یوسفؑ کو غصہ آگیا اور حکم دیا کہ انھین قتل کر دو تب یہوذا بولا لیقوبؑ بہت غم و حزن کرینگے ہمارا اسباب انکے پاس بھیجدینا پھر یوسفؑ کو تاب نرہی اور یہ کلمے فرمائے اور کہا گیا کہ نامہ پدر پڑھ کر ایسا کہا

قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوسُفَ وَاَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ جَاهِلُوْنَ۝

کہا کیا جانتے ہو تم جو کیا تم نے یوسف سے اور بھائی سے انکے اب تم نادان ہو

کہا یوسفؑ نے تم جانتے ہو جو کچھ یوسف اور اسکے بھائی کے ساتھ کیا اور تم نادان ہو۔ یعنی اس فعل سے تمھارا جہل ثابت ہی یا تم مجھے نہین پہچانتے نادان ہو۔ یا انجام فعل سے بیخبر تھے ابوسعود یہ ارشاد کہ یوسفؑ کے بھائی کے ساتھ کیا کیا دال ہے کہ بنیامین سے بھی کچھ بدسلوکی ہوئی خواہ یوسفؑ سے جدا کرنا۔ خواہ بعد یوسفؑ کے بے التفاتی سے پیش آنا وغیرہ معالم یہ عتاب آمیز کلمات فرماتے ہی آپ نے رخسار نورانی سے نقاب اٹھالی کہا ابن عباس نے یہ کلمات فرماتے اور مسکراتے تو آپ کے دندان مبارک مثل لولو لالا کے ظاہر ہوئے بھائی یہ جمال خداداد دیکھکر پہچان گئے مگر کمال جرأت سے بولے

قَالُوْٓا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ ۭ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَآ اَخِيْ ۡ قَدْ مَنَّ اللّٰهُ

بولے کیا سچ مچ تو ہی یوسف ہے فرمایا مین یوسف ہون اور یہ بھائی میرا بیشک احسان کیا اللہ نے

عَلَيْنَا ۭ اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ۝

ہمپر شان یہ ہی جو ڈرے اور صبر کرے تو بیشک اللہ نہین ضائع کرتا ثواب نیکوکارون کا

بولے سچ مچ کیا آپ ہی یوسف ہین فرمایا مین یوسف ہون اور یہ بنیامین میرا بھائی ہے بیشک اللہ نے ہمپر احسان کیا اور جو اللہ سے ڈرتا ہے اور اسکی بلا پر صبر کرتا ہے وہ نیکوکار ہو جاتا ہے بیشک اللہ تعالے نہین ضائع کرتا ثواب نیکی کرنے والون کا

قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِـِٕيْنَ۝

بولے بخدا البتہ پسند کیا تجھے اللہ نے ہمپر اور یہ کہ تھے ہم خطاکار

سب نے اپنے قصور اور یوسفؑ کے فضل کا اقرار کیا اور کہنے لگے بخدا اللہ تعالے نے آپکو ہمپر مقبول

کر لیا اور ہم سب قصوروار تھے ف گو اس قول مین بلنسبت یوسف کے تسکین قلب مجروح و تلافی مصائب کردہ ضرور ہو مگر من وجہ برادران یوسف کے فضل پر بھی مشتمل ہے حق کا اقرار و اظہار ہے اُس دعوی کا اثر جو بوقت تقریرہ ایذاے یوسف کیا تھا کہ آخر کو قوم صالح ہو جانا۔

قَالَ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ۖ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ ۖ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ۝

کہا نہین سرزنش تمپر آج بخشے اللہ تمکو اور وہ زیادہ رحیم ہے سب رحم کرنیوالون

کہا یوسف نے اے بھائیو اب تمپر کوئی الزام ہمارا نہین اللہ تعالے تمھاری خطاؤن کو بخشدے اور وہ بڑا رحم کرنے والا ہے۔

اذْهَبُوا بِقَمِيصِي هَٰذَا فَأَلْقُوهُ عَلَىٰ وَجْهِ أَبِي يَأْتِ بَصِيرًا وَأْتُونِي بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ ۝

لیجاؤ تم قمیص میرا یہ پس ڈالو اُسے منھ پر میرے باپ کے آئیگا بینا ہوکر اور لے آؤ میرے پاس اہل کو اپنے سب

بعد ازان یوسف نے اپنے پدر محزون کا حال پوچھا کہا گیا کہ اُنکی آنکھین آپکے غم مین جاتی رہین تو کہا میرا یہ قمیص لیجاؤ اور اُنکے روے مبارک پر ڈالدو میری بوے روح پرور اور آثار مجلے بصر سے اُنکی آنکھین کھل جائین گی تو اُنکو اور تمام اہل و عیال کو میرے پاس لے آؤ معالم اللہ تعالی نے حضرت یوسف کو مطلع کردیا تھا کہ بوے قمیص سے یعقوب بینا ہو جائینگے کہا ضحاک نے یہ قمیص جنت کی بنی ہوئی تھی۔ یہی قمیص خلیل اللہ کے لیے آئی تھی یہی قمیص جبرئیل نے یوسف کو کنوین مین پہنائی تھی جبرئیل آئے اور کہا یہ قمیص بھیجو اسمین ایک بو ہے جس مصیبت زدہ اور بیمار کو پہونچے اسکو صحت بخشے

وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيرُ قَالَ أَبُوهُمْ إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ ۖ لَوْلَا أَن تُفَنِّدُونِ ۝

اور جب جدا ہوا قافلہ (مصر) کہا باپ نے اُنکے مین پاتا ہون بو یوسف کی اگر نہ دکھو بہکا ہوا

جب یہ قافلہ پیرہن یوسفی اور پیغام طلب لیکر مصر سے نکلا حضرت یعقوب نے یہین سے فرمایا خوشبوے عطر نثار و رائحہ روان بخش محبوب پاتا ہون اگر تم مجھے بے عقل اور بہکا ہوا نکہو معالم باد صبا نے حضور حق مین عرض کی کہ حکم ہو تو یہ خدمت مین کرون اور بوے پیرہن محبوب دماغ یعقوب مین پونہچاؤن کہا ابن عباس نے کہ آٹھ دن کی راہ سے ہوا نے یہ خوشبو پونہچادی جب یعقوب نے بوے بہشتی پائی سمجھ گئے کہ دنیا مین جنت کی بو نہین ہے مگر پیرہن حضرت خلیل سے جو یوسف کے پاس ہے تو کمال سرور و انبساط مین آپ نے پوتون سے کہا اگر تم مجھے بیوقوف نہ بتاؤ تو مجھے بوے یوسف آرہی ہے ف ممکن ہے کہ دواے ضعف بصر یا عود نور نظر کسی خوشبو کے ذریعے سے ہو سکے

قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ ۝
بولے بخدا بیشک تو اپنی غلطی قدیم میں ہے

یہ بات دوسرے کب کو فریفتہ یوسف سمجھے سمجھتے تھے اور موجود ہوئے تھے بولے خدا کی قسم یہ تو آپکا پرانا وہم ہے آپ یوسف کو آج تک زندہ ہی تصور کرتے ہیں **ف** معلوم ہوا کہ یہ ضلال اور ابتداے سورت میں جو یعقوب علیہ السلام کی نسبت گزرا کسی سوے ادبی و انکار نبوت پر مبنی نہ تھا بلکہ کمال غلوے محبت و تصور یوسفؑ میں حزن فراق سے زائل العقل ضعیف الرا سے سمجھتے تھے۔ اور یہ بھی ہے کہ سواے برادران یوسفؑ جو وہاں موجود نہ تھے سب یہی جانتے تھے کہ یوسفؑ زندہ نہیں تو ایسی باتیں کبھی قابل اعتبار نہ تھیں **مسئلہ** نادانوں کا طعن کسی صالح رازدان پر نہ قابل التفات ہے نہ ضروری الاسکات

فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ۚ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ
پھر جب آیا پاس اسکے بشیر ڈالا اسے منھ پر اسکے تو پھرا بینا ہو کر کہا کیا کہا تھا میں نے

لَّكُمْ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝
تمسے میں جانتا ہوں اللہ سے جو نہیں جانتے تم

معالم بشیر یہوذا تھا اسنے کہا میں پیرہن خون آلودہ لے گیا تھا اور باپ کو رلایا تھا میں ہی یہ پیراہن عطر سود لیجاؤنگا اور تلافی مافات کرونگا اور ننگے سر ننگے پانوں دوڑتا ہوا چلا اور قافلے سے پہلے آگیا۔ بعضوں نے تعیین البشیر میں دوسری روایتیں کی ہیں **حاصل** پھر جب آیا پاس یعقوبؑ کے مژدہ رسان پیرہن یوسفی کو انکے منھ پر ڈالا تو یعقوبؑ بینا ہو گئے اور کہا اے لوگو میں تمسے نہ کہتا تھا کہ میں اللہ کی طرف سے وہ اسرار جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے **معالم** یعقوبؑ نے بشیر سے کہا یوسف کیسے ہیں وہ بولا عزیز مصر ہیں آپ نے فرمایا میں ملک لیکر کیا کرونگا یہ بتا دین کیا ہے بولا دین اسلام و طریق آباے کرام فرمایا اب نعمت اللہ کی پوری ہوئی **لطیفہ** یعقوبؑ و زلیخا دونوں نے یوسف کے عشق میں آنکھیں کھوئیں اور پھر باعجاز جمال جان بخش بینا ہوئے معلوم ہوا کہ جبتک طالب صادق اپنی یہ آنکھیں جنسے غیر کے نظارے کیے ہیں اور یہ ہستی جس میں غیر محبوب گھسے ہیں فنا نکرے اور لطف محبوب حیات تازہ عطا نفرمائے مجال حضور و قابلیت نظر پیدا نہیں ہو سکتی

قَالُوْا يٰٓاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَآ اِنَّا كُنَّا خٰطِئِيْنَ ۝
بولے اے باپ ہمارے بخش ہمارے لیے گناہ پچھلے ہم ہی تھے خطاکار

ذریات یعقوبؑ نے عرض کی اے پدر مہربان ہماری خطاؤں کی مغفرت اللہ سے کرائیے ہم سب خطاکار تھے ایذاے یوسف و بیان کذب یا آپکی نسبت اتہام بے عقلی میں۔

قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

کہا اب بخشش مانگونگا مین تمھارے لیے رب اپنے بیشک وہ غفور رحیم ہے

آپ نے فرمایا مین اللہ تعالے سے تمھارے لیے مغفرت کی خواستگاری کرونگا وہ غفور رحیم ہے معاف کردیگا **ف** یہ وعدہ پیغمبر وفا سے بڑھکر ہے اب کیکو جاے کلام نہین بعد ازان یعقوبؑ نے سامان سفر کیا اور اہل وعیال سمیت مصر کو چلے

فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰي يُوْسُفَ اٰوٰٓى اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَاۗءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ

پھر جب داخل ہوئے یوسف پر جگہ دی طرف اپنے ماں باپکو اپنے اور کہا داخل ہو مصر مین اگر چاہا اللہ نے با امن

جب یہ قافلہ مصر مین آگیا تو یوسفؑ نے اپنے والدین کو اوتارا اور تعظیم وتکریم کی اور تمام متعلقین سے کہا مصر مین داخل ہو امن وراحت سے انشاء اللہ تعالے **معالم** کہا مفسرین نے کہ ماں یوسفؑ کی مرچکی تھین تو شاید یہان خالہ مراد ہین **حدائق** جب گروہ حق پژوہ قافلہ یعقوبؑ کا مصر کے قریب آیا بادشاہ مصر مع ارکین دولت یوسفؑ کے ساتھ ہوکر بغرض حصول شرف استقبال نکلا یوسفؑ بر حکم باپ کیخدمت مین حاضر ہوئے بادشاہ نے دست وپا حضرت اسرائیل پر بوسے دیئے اور بکمال توقیر وتعظیم سوار کیے

وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَي الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَقَالَ يٰٓاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ ۡ قَدْ

اور بلند کیا ماں باپکو اپنے تخت پر اور گرے سب یوسفکے لیے سجدہ کرتے ہوئے اور کہا اے باپ یہی ہے تعبیر میرے خواب کی پہلے سے البتہ

جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا ۭ وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْٓ اِذْ اَخْرَجَنِيْ مِنَ السِّجْنِ وَجَاۗءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ

بنایا اس خواب کو میرے رب نے حق اور البتہ احسان کیا مجھ پر جبکہ نکالا مجھے قیدخانہ سے اور لایا تمکو جنگل سے بعد اسکے

اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ ۭ اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ

کہ جھگڑا ڈالا شیطان نے مجھ مین اور میرے بھائیون مین بیشک میرا رب عمدہ تدبیر کرتا ہے جسکے لیے چاہے بیشک وہ دانا ہے حکمت والا ہے

یوسفؑ نے کمال تعظیم وتوقیر سے اپنے والدین کو تخت پر بٹھایا۔ اور سبکے سب یعنے ماباپ اور گیارہ بھائی یوسفؑ کے لیے سجدے مین گرے اور یوسفؑ نے کہا اے باپ یہ میرے خواب کی تعبیر ہے جو مینے پہلے دیکھا تھا اللہ تعالے نے اُسے حق کردیا اور میرے ساتھ بڑا احسان کیا دفع اتہام وثبوت عفت وعطاے امارت وحسن نظم وعدل ونکاح زلیخا واولاد صالح سے جبکہ مجھے محبس سے نکالا اور بڑا احسان کیا زیارت پدر وملاقات اقارب ودفع غم جدائی وسرور قلب محزون یعقوبؑ سے جبکہ تمکو کنعان کے جنگل سے لے آیا اور اس میل دیکجائی نے زیادہ لطف دیا بعد اُس جھگڑے کے جو شیطان کی دراندازی سے میرے اور میرے بھائیون مین واقع ہوگیا بیشک میرا رب جسپر چاہے احسان وعنایت فرمائے وہ مصالح

کو جانتا ہے اور ہر امر کی مصلحت سمجھتا ہے **ف** ان چند قلموں میں تمام سرگذشت مذکور قصہ ۱؎ تعظیم و تکریم والدین ۲؎ تعبیر خواب ۳؎ قصۂ قید و خلاص و امارت ۴؎ ذکر ترک کنعان و سکونت مصر و زیارت اقارب ۵؎ کنایہ نزاع اخوان ۶؎ شکر عنایات الٰہی **سجدًا** کہا مفسرین نے کہ مراد اس سے سجدہ نہیں بلکہ یہ انکا سلام تھا **ف** جو تکلفات سجدۂ آدم و سجدۂ یوسفؑ میں کیے گئے انکی ضرورت نہیں اسلیے کہ سجدۂ تعظیمی انکی شریعت میں حرام نہو گا مگر صرف جھک جانا جیسا کہ بعض کے قول میں ہے لفظ (خرّوا) سے باطل **مسئلہ** معلوم ہوا کہ اہل شہر کو دہقانیوں پر شرف ہے جیسا کہ حضرت یوسفؑ نے محل شکر میں ذکر کیا اسی لیے کہا فقہا نے کہ دہقانی کی امامت مکروہ ہے ۔

رَبِّ قَدْ اٰتَیْتَنِیْ مِنَ الْمُلْکِ وَعَلَّمْتَنِیْ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ
اے رب تحقیق دیا تو نے مجھے ملک اور سکھائی تو نے مجھے تعبیر باتوں کی

فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قف اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ج تَوَفَّنِیْ
پیدا کرنے والا آسمانوں کا اور زمینوں کا تو ہے دلی میرا دنیا میں اور آخرت میں اور مار تو مجھے

مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ۝
مسلمان اور ملا تو مجھے صلحا سے

اے رب تو نے مجھے ملک عطا فرمایا اور سخن فہمی سکھائی تو ہی آسمان زمین کا خالق ہے تو ہی میرا دوست اور حمایتی اور کارساز ہے دنیا میں اور آخرت میں تو مجھے مسلم و مومن مار اور انبیاے صالح کے ساتھ شامل کر **ملک** سے گو متبادر یہ ہے کہ یوسفؑ کو ملک مصر مستقل عطا ہوا ہو مگر وزارت بھی آپکی سلطنت سے کم نہ تھی اس لیے کہ رعایا منقاد سلطان مطیع ہر تدبیر درست تھی **مسئلہ** دعا سے پہلے حمد و ثنا و ذکر نعمت موجب قبول ہے **عرائس** یوسفؑ نے باپ کو خزانے دکھائے ایمین ایک مکان سادے کاغذوں سے بھرا دیکھکر فرمایا اے نور چشم اس قدر کاغذ موجود اور تمہیں کبھی ایک پرچہ بھی نہ لکھا عرض کی یہ سب کاغذ حضور ہی کے لیئے ہیں جب چاہتا کہ کوئی عریضہ لکھوں جبریلؑ روک دیتے میں وہ ورق سادہ اس مکان میں ڈالدیتا یہ انبار وہی ہے ۔ پھر بیٹوں کے لیے دعاے مغفرت کی اور جبریلؑ سند قبول لائے اور یہ کہ بعد آپکے انھیں نبوت عطا ہوگی پھر چوبیس برس حضرت یعقوبؑ مصر میں رہے جب وقت موت آیا اپنی اولاد کو جمع کر کے استفسار کیا مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ بَعْدِیْ میرے بعد کسکی عبادت کرو گے سبنے کہا تیری اور تیرے اباکے معبود کی جو واحد ہے پھر فرمایا اے بیٹو خبردار نہ مرنا مگر اسلام پر پھر وصیت کی کہ انکا جسم مطہر شام بھیجا جائے اور اپنے باپ اسحٰقؑ کے پاس دفن ہوں حضرت یوسفؑ نے اس وصیت کو پورا کیا اور خود مع لشکر

واولاد یعقوب وامرا ے مصر بیت المقدس لے گئے اسی دن عیص بن اسحٰق نے بھی انتقال کیا تھا ایک ہی قبر مین دونون بھائی دفن ہوئے پھر ایک مدت تک حضرت یوسفؑ مصر مین رہے جب آپکا وقت وصال آپونچا تمام بنی اسرائیل کو جمع کیا اسوقت سب اسی مرد تھے بعد ازان نصائح مفید واخبار حوادث آئندہ و ذکر مظالم فرعون وقصہ نبوت موسیٰ و وصیت صبر واستقلال فرماکر وصیت فرمائی کہ یہوذا میرے خلیفہ ہون بنی اسرائیل کی سرپرستی فرمائین جب روح مقدس نے قفس قدس و مجلس انس کی طرف توجہ کی تمام اہل مصر با عتقاد دلی خواہان تھے کہ ہمارے محلے مین دفن ہون آخر کار آپکو نیل مین دفن کیا کہ تمام بندگان خدا اُس آب حیات سے مستفید ہون یہ تابوت شریف حضرت موسیٰ بوقت ترک مصر اپنے ہمراہ لے گئے اور ارض کنعان مین دفن کیا اور آج تک وہین ہے۔

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْٓا

یہ خبرون سے غیب کی ہے کہ وحی کرتے ہین اسکو طرف تیرے اور نہ تھا تو پاس اُنکے جب جمع کیا اونھون نے

اَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ ۝ وَمَآ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝

کام اپنا اور وہ داؤ کرتے تھے اور نہین اکثر آدمی اگرچہ حرص کرے تو ایمان لانے والے

یہ غیب کی خبرین ہین جو ہمنے آپکی طرف وحی کین آپ وہان موجود نہ تھے جب اولاد یعقوبؑ اپنے ارادے درست کرتے تھے اور یوسفؑ کے ساتھ داؤ کرتے تھے اور اے نبی کریم آپ چاہے جسقدر حرص کرین اور سعی فرمائین اکثر آدمی ایمان نہین لائینگے

وَمَا تَسْـَٔلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ ع ۱۱

اور نہین مانگتا تو اُنسے اسپر کوئی اجرت نہین یہ مگر نصیحت واسطے تمام عالم کے

اور آپ تو ان کفار سے کوئی اجرت بھی طلب نہین فرماتے کہ وہ وحشت وانکار کرین بلکہ تمام سعی آپکی اہل عالم کی نصیحت کے لیے ہے معالم آپ سے قریش نے کہا کہ قصہ یوسف بیان فرما اگر توریت کے موافق ہے توہم ایمان لائینگے جب یہ مفصل مرتب قصہ نازل ہوا ایمان نہ لائے آپ ملول ہوئے ارشاد ہوا آپکی بلا محزون ہو یہ تو ایمان نہ لائینگے اور آپ کچھ مانگتے تو نہین کہ باعث محزون ہون آپکا کام نصیحت ہے وہ کیجئے۔ اور ایک اسی قصے پر کیا ہے۔

وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ۝

اور بہت نشانیان ہین آسمانون مین اور زمین پر کہ گزرتے ہین وہ اسپر اور وہ اُنسے منھ پھیرے ہین

زمین وآسمان مین قدرت کاملہ کی ہزارون علامتین ظاہر ہین جپر گزرتے لیکن جنسے مطلع ہوتے

ہیں اور وہ کچھ بھی انکی طرف پروا نہیں کرتے

وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ ۝

اور نہیں ایمان لاتے اکثر اُنکے اللہ پہ مگر وہ شرک کرنیوالے ہوتے ہیں

معالم مشرکین عرب کی شان مین نازل ہوا کہ جو وقت حج کہتے لبیک اللہم لاشریک لک الخ اور پھر شرک کرتے یعنے اکثر وہ کفار ہین جو اللہ پہ ایمان نہین لاتے مگر بحالت شرک۔

أَفَأَمِنُوا أَنْ تَأْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ أَوْ تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝

کیا نڈر ہوگئے کہ آجائے انپر کوئی ٹکڑا عذاب سے اللہ کے یا آئے انپر قیامت دفعۃً اور وہ نہ جانتے ہوں

کیا کفار بیخوف ہین کہ اللہ کا عذاب گھیر لینے والا آجائے اور وہ بھاگ نہ سکین یا قیامت آجائے اور وہ بے خبر ہون اور کچھ بنائے نہ بنے

قُلْ هَٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ ۚ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي ۖ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝

کہدے یہ راہ میری ہے بلاتا ہون طرف اللہ کی بینائی پر ہون مین اور جو پیرو ہوا میرا اور پاک ہے اللہ اور نہین مین مشرکین سے

آپ کہدیجئے کہ میری تو یہی راہ ہے اللہ کی طرف تمکو بلاتا ہون اور نادان نہین بلکہ بصیرت یعنے دلیل روشن وحجت پر ہون مین اور جو لوگ میرے تابع ہوئے اور اللہ پاک منزہ ہے اور مین مشرک نہین **بصیرت** معرفت و نور دل۔ یہان مراد وہ دلائل ہین جو نقلاً محکم اور عقلاً مسلم ہون **ف** معلوم ہوا کہ اصحاب رسولؐ سب کے سب راہ راست پر تھے اس لیے کہ مَنْ عام ہے ہر پیرو کو شامل پس اصحاب رسول کا گمراہ کہنے والا منکر قرآن ہے۔

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُوحِي إِلَيْهِمْ مِنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ ۗ أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي

اور نہین بھیجے ہمنے پہلے سے آپکے مگر مرد کہ وحی کی ہمنے طرف اُنکے بستی والون سے کیا نہین سیر کرتے

الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۗ وَلَدَارُ الْآخِرَةِ

زمین مین پس دیکھتے کیا ہوا انجام انکا جو پہلے تھے اُنسے اور البتہ گھر آخرت کا

خَيْرٌ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝

اچھا ہی اُنکے لیے جو ایمان لائے کیا نہین جانتے

اے نبی کریم ہم نے آپ سے پہلے پیغمبر نہین بھیجے مگر مرد تھے کہ انپر ہم وحی کرتے تھے جن و ملک نہ تھے اور انھین بستیون کے رہنے والے تھے محض بے تعلق خانہ بدوش نہ تھے کیا زمین کی سیر نہین کرتے کہ دیکھو کہ عاقبت کار انکا کیا ہوا جو ان سے پہلے تھے یعنے پیغمبرون کے نافرمان بدوار مکذب کیسے عذاب سخت مین گرفتار ہوئے اور اُنکے خادم مطیع کیسے غالب و کامیاب رہے انکو

لہ فائدہ
...
[illegible]

بھی اسی کا انتظار چاہیے اور خانۂ آخرت ڈرنے والوں کے لیے دنیا اور اُسکی تمام خوشیوں سے بہتر ہے اگر سمجھیں ف یہ دفع وہم کفار ہے جو تعجب کرتے کہ ہم مین رہنے والا کھانے پینے والا بھلا آدمی پیغمبر کیونکر ہوگا رجال باشارۃ النص احتراز ہے عورتوں سے اور قری کہا بعض نے احتراز ہے جنگلی آدمیوں سے

حَتّٰۤى اِذَا اسْتَیْــَٔسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا جَآءَهُمْ نَصْرُنَا فَنُجِّیَ مَنْ نَّشَآءُ

یہانتک کہ جب مایوس ہوئے پیغمبر اور سمجھے کہ وہ بیشک جھٹلائے گئے آگئی اونکی پاس مدد ہماری تو نجات دیگئی جسے چاہا

یعنے جب ہمارے بھیجے پیغمبر کفار کے ایمان سے مایوس ہو گئے اور گمان غالب

وَلَا یُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ

اور نہین پھرتی لڑائی ہماری قوم گناہگار سے

ہوگیا کہ سوائے تکذیب کے اُنسے کچھ نہوگا اللہ تعالیٰ کی مدد آگئی یعنے منکرین پر عذاب مسلط ہوا تو اُس سے صرف جسے ہمنے چاہا بچا لیا یعنے مومن یا وہ کافر جسکے بچانے مین کوئی مصلحت تھی بچ گئے باقی سبکے سب ہلاک ہوئے اور قاعدہ یہ ہے کہ اللہ کا عذاب اللہ کی لڑائی گناہگاروں سے ٹلتی نہین۔

لَقَدْ كَانَ فِیْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِی الْاَلْبَابِؕ مَا كَانَ حَدِیْثًا یُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ

البتہ تھی قصہ مین اُنکے عبرت واسطے ارباب دانش کے نہین بات بنائی ہوئی لیکن

تَصْدِیْقَ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ وَتَفْصِیْلَ كُلِّ شَیْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ع۱۲

تصدیق ہے اُسکی کہ سامنے ہے اور تفصیل ہے ہر شئے کی اور ہدایت اور رحمت ہے قوم یقین کرنیوالی کے لیے

۵۹

انبیاے سابق و امم گزشتہ کے قصّون مین دانشمندون کے لیے عبرت ہے وہ اُنکے واقعات سُنتے ہین اور اپنی نسبت بھی ایسا ہی خیال کرتے ہین پھر بلا سے بچتے ہین اور فائدون کی طرف جھکتے ہین اور یہ قرآن دل کی بنی بات نہین بلکہ تصدیق و شہادت اُن کتابون کی ہے جو اُسکے سامنے ہین یعنے توریت و انجیل وغیرہ اور اس مین ہر ضروری اور بکار آمد شئے کی تفصیل و حکم ہے اور ہدایت و رحمت ہے ارباب یقین کے لیے

سورۃ الرعد بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مکیۃ

عنوان سورت مین کئی اختلاف ہین اول (مکی ہے یا مدنی) معالم مکی ہے مگر دو آیتین مدنی ہین ابن کثیر مکی ہے کبیر مکی ہے اور حاتم اصم نے کہا بالاجماع مدنی ہے مگر ایک آیت مکی ہے سراج کہا بعض نے مکی ہے اور کہا بعض نے مدنی ہے ف ہم اُن آیات مذکورہ کی تفصیل اپنے اپنے مقام پر کردینگے دوم اس مین ۴۳ آیتین ہین (معالم ۴۳ یا ۴۵ یا ۴۶ آیتین ہین (سراج)

۴۵ آیتیں ہیں (جامع) ۴۳ یا ۴۴ یا ۴۷ آیتیں ہیں (اتقان) نام اسکا سورۂ رعد ہے
کہا ابن حزم نے ایک آیت باتفاق منسوخ ہے اور دوسری میں اختلاف ہے۔

الٓمّٓرٰ تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ ؕ وَالَّذِیْٓ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یُؤْمِنُوْنَ

یہ آیتیں ہیں کتاب کی اور وہ جو اتارا گیا طرف تیری رب کی حق ہے مگر اکثر آدمی نہیں ایمان لاتے

الٓمّٓرٰ حروف مقطعات سے ہے واجب الاعتقاد ممنوع التاویل **تلك** یہ سورت کتاب مجموع قرآن **والذی انزل** جملہ احکام و اخبار منزلہ **الحق** ثابت وصحیح غیر محتمل۔ یعنی یہ سورت آیتیں ہیں کتاب کی اور جو کچھ آپ پر اللہ کی طرف سے اوتارا گیا حق ہے مگر اکثر آدمی ایمان نہیں لاتے

اَللّٰهُ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ

اللہ وہ ہے جسنے بلند کیے آسمان بدون ستون کے دیکھتے ہو تم اُسے پھر مسلط ہوا عرش پر اور مطیع کیے آفتاب و ماہتاب

كُلٌّ یَّجْرِیْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ یُدَبِّرُ الْاَمْرَ یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ۝

سب جاری ہیں وقت معین تک تدبیر کرتا ہے کاموں کی بیان کرتا ہے آیتیں تا کہ تم ملنے پر اپنے رب کے یقین کرو

اللہ وہ ہے جسنے آسمان بے ستون بلند کیے تم آنکھوں سے دیکھ رہے ہو پھر عرش کو جلوہ گاہ خاص بنایا اور شمس و قمر کو فرمانبردار کیا ایک مقرر وقت یعنے بقاے عالم تک (پھر معاملہ نوع دگر ہو جائیگا) تمام کاموں کی خود تدبیر کرتا ہے (دوسرا شریک معین نہیں) اپنی قدرت اور احکام کی نشانیاں صاف بیان کرتا ہے شاید تم اپنے رب کی ملاقات پر یقین لاؤ کہ مرنے کے بعد جینا اور حضور پروردگار عالم میں پیش ہونا ہے

وَهُوَ الَّذِیْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِیْهَا رَوَاسِیَ وَاَنْهٰرًا ؕ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِیْهَا

اور وہی ہے جسنے پھیلائی زمین اور بنائے اسمیں پہاڑ اور نہریں اور ہر قسم کے پھل بنائے زمین میں

زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ۝

جوڑے دو ڈھانکتی ہے رات دنکو بیشک اسمیں نشانیاں ہیں اس قوم کے لیے کہ فکر کرتے ہیں

مد کھینچنا اور پھیلانا کبیر زمین مدور تھی پھر بیت اللہ کے تلے سے بڑھائی گئی اور کہا بعض نے بیت المقدس کے پاس مجتمع تھی پھر بحکم خدا ممدود و مفروش ہوئی رواسی کنایہ ہے جبال سے **زوجین** تثنیہ ہے زوج کا اور زوج ضد فرد اس لحاظ سے کہ فرد وہ اکیلا ہے جسکے ساتھ دوسرے کا اعتبار نکیا جائے اور زوج وہ اکیلا ہے جسکے ساتھ دوسرے کا اعتبار ہو اور اثنین بدل یا صفت ہے زوجین کا پھر پھلوں یا دوسری اشیا کا جفت و زوج ہونا باعتبار مقابل و مماثل ہے جیسے

سبز کے لیے زرد یا سرخ شیرین کے مقابل تلخ طویل کے لیے قصیر سوائے ذات یگانۂ مطلق
سب زوج ہین اس لیے فرمایا امام ابوحنیفہ نے کہ توحید حق سبحانہ تعالے مثل وحدت عدد کے
نہین اور کہا محققین نے وہ توحید منفی ہے کثرت و دوئی کی **حاصل** اللہ وہ ہے جس نے
زمین بڑھائی اُسپر پہاڑ قائم نہرین جاری ہر قسم کے پھل پیدا کیئے رات دن کو چھپا لیتی ہے
یہ کھلی کھلی نشانیاں اُنکے لیے ہین جو فکر کرتے ہین **ف** بعد حقانیت قرآن و ذکر عجائب
آسمان عالم سفلی کے فوائد و لطائف بیان کیئے زمین بسبب ثقل کیوجہ سے ممدود و مفروش
نہو سکتی تھی مگر قدرت کاملہ سے نرم و لطیف اشیا کی طرح بڑھا دی پہاڑ ایسے کہ ہل نہ سکین
نہرین وہ کہ ایک دم نہ ٹھہرین قسم قسم کے پھل اور یہ اعجوبہ نمائی کہ تاریکی نور کو ڈھانک لے
اسپر بھی کوئی نہ سمجھے تو اس سے خدا سمجھے **بحث** زمین کے مفروش و ممدود ہونے سے سمجھا جاتا
ہے کہ کروی نہو اور کہا صاحب تفسیر کبیر نے کہ زمین بوجہ جسامت کے آنکھون مین مسطح نظر آتی ہے
اُس سے یہ ضرور نہین کہ ایسے ہی ہو لیس اشارات قرآنی ہماری نظر کے لحاظ سے یا فوائد کے اعتبار سے
وارد ہوئے اور شکل کروی اسکی اللہ کے علم و بصر مین عیان ہے اور دلائل عقلیہ و تجربہ مسلم اسکا شاہد ہے
جس سے انکار مکابرہ و جدل ہے بلکہ جہل **ف** صورت اصلی زمین کی جو ہو اللہ جانے ہم کیا اور ہماری نظر
کیا مگر اشارات قرآنی سے انکار کرتے جی ڈرتا ہے رہے مسلمات حکما وہ کیا اور اُنکا اقرار و انکار کیا گو
ممکن ہے کہ کروی ہو اللہ تعالے نے ہمارے سمجھانے کو یہ فرمایا بمناسبت منافع مسطح و ممہد کا
اطلاق آیا ہو لیکن جب زمین کی صورت نے یہ نیچا دکھایا تو آسمانون کی ماہیت مین کیا سر پر آنے گی
بحث فرمایا صاحب تفسیر کبیر نے اصل پہاڑ کی حکما کے نزدیک یہ ہے کہ دریا سے کیچڑ ہوئی اور
وہ بحرارت آفتاب سوکھکر پتھر بنی پھر اس بودی وجہ کو قوی دلیل سے توڑ پھوڑ کر باواز بلند سنا
دیا کہ یہ سب قدرت قادر مطلق و صانع برحق ہے عقل کیا اور قیاس کیسا پھر کہا پہاڑ کا جسم سخت ہے
ابخرے قعر زمین سے ٹکرا کر اُسپر جاتے ہین اور محبوس رہتے ہین اور جمع ہوتے ہوتے پانی ہو جاتے
ہین وہ پانی اپنی قوت سے سوراخ کرکے رفتہ رفتہ نہر جاری بن جاتا ہے اللہ مالک مختار ہے جو چاہتا ہے
کر دکھاتا ہے **بحث** رات ایک موجود خارجی ہے ایسا نہین کہ امر عدمی ہو (یعنے نور کا نہونا) اگر ایسا ہوتا تو
غلبہ لیل کا نہار پر ممکن نہوتا اس لیے کہ عدمی خود لاشئے ہے وجودی پر کیونکر غالب آئے گا۔

وَفِی الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِیْلٌ

اور زمین مین قطعی ہین پاس پاس اور باغ انگور سے اور کھیت اور درخت خرما

صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ وَّنُفَضِّلُ بَعْضَهَا

گنجان اور چھترے سینچے جاتے ہین ایک پانی سے اور ہم بڑھاتے ہین ایک کو

عَلٰى بَعْضٍ فِى الْاُكُلِ ۭ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ

دوسرے پر مزے مین بیشک اسمین نشانیان ہین واسطے قوم دانشمند کے

قطع جمع قطعہ مراد پارہاے زمین متجاورات تجاور یعنے باہم جار وہمسایہ شدن نخیل درخت خرما
اور نخل درخت کوبھی کہتے ہین صنوان وہ کئی درخت جو ایک جڑ سے نکلے ہون اکل خوردنی
مراد ذائقہ وتاثیر وغیرہ یعنے زمین مین ٹکڑے ٹکڑے ہین بعض اوسر بعض عمدہ اور ایک دوسرے کے
قریب ہین دور بھی نہین اور انگور کے باغ اور غلے اناج کے کھیت اور کھجور کے درخت ہین اصل یعنے
زمین ایک اور تاثیر الگ الگ پھر درخت بعض گنجان ہین یعنے چھترے اگرچہ ایک پانی یعنے مینہ یا
دریا سے دونون سینچے جائین پھر بعض کو دوسرے پر ذائقے وغیرہ مین فضل حاصل ہے اسمین نشانیان
اور دلائل قدرت ہین سمجھدارون کے لیے **ف** آیت ظاہر ہے ذکر انعامات مین اور نص ہے کمال قدرت
وعجز عقل مین اس لیے کہ زمین سب ایک جنس پانی سب ایک قسم کا اور تاثیر یہ کہ کہین خاک بھی نہ اُگے
اور کہین سب کچھ کہین پانی میٹھا کہین کھاری کسی درخت کا پھل شیرین کہین کا تلخ کہین انگور کہین
غلہ کہین کچھ بھی نہین پھر ایک جنس کی کھجور کہین گنجان کہین پریشان **مسئلہ** معلوم ہوا کہ تمام اسباب
وعلل جو اہل حکمت بیان کرتے ہین گو ممنوع نہین مگر لازم بھی نہین **مسئلہ** ہمارے زمانے کے
نوغیر جو مقتضاے طبع کو لازم اور خلاف اصل وفطرت محال جانتے ہین اور یہانتک کہ عصاے موسوی و دم
عیسوی مین دم تاویل مارا گلزار ابراہیم و سنگ باری ابابیل کو خیال ٹھرایا اپنے ایمان کی خبر لین نص
صریح کا انکار محل تردد ہے متجاورات و ماء واحد وغیرہ کا فائدہ سواے اسکے اور کیا ہے کہ
طبیعت ایک ہو اور حکم مختلف مؤثر واحد اور اثر متعدد

وَاِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِىْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

اور اگر تعجب کرے تو تعجب ہے کہنا انکا کیا جب ہوگئے ہم مٹی کیا ہم نئی پیدائش مین ہونگے یہی ہین جو

كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ الْاَغْلٰلُ فِىْٓ اَعْنَاقِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ

کافر ہوئے رب سے اپنے اور یہی ہین کہ طوق ہین گلو مین انکے اور یہی ہین صاحب آگ کے وہ اس مین ہمیشہ رہینگے

اے نبی کریم اگر آپ انکے انکار و نافہمی یا مطاعن وغیرہ پر تعجب کرین تو سب سے زیادہ تعجب انگیز
انکی یہ بات ہے کہ کہتے ہین کیا جب ہم مرکر سڑگل گئے خاک ہوئے کیا پھر نئے سر سے پیدا ہونگے یہی لوگ

اپنے رب سے کافر ہوگئے یہی ہیں جنکی گردنوں میں طوق ہونگے (اور حضور پروردگار عالم لائے جائینگے یہی لوگ دوزخی ہیں اور ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔

وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ

اور جلد مانگتے ہیں آپسے برائی پہلے بھلائی سے اور بیشک گزر چکے پہلے ان سے عذاب

وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰى ظُلْمِهِمْ وَإِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيدُ الْعِقَابِ

اور بیشک رب تیرا صاحب بخشایش ہے واسطے آدمیونکے انکے ظلم پر اور بیشک رب تیرا سخت ہے عذاب میں

مثلات جمع مثلہ بمعنے عذاب منکرین آپ سے عذاب مانگتے ہیں عافیت اور اچھائی سے پہلے اور انسے پہلے بہت عذاب گزر چکے ہیں (مثل قوم لوط و عاد و فرعون وغیرہ کے) تیرا رب بیشک بخشش والا ہے اگر درگزر کرے یا نادم ہونے پر عفو فرمائے تو کیا بعید ہے اور تیرا رب سخت عذاب کرنیوالا ہے انکا تم سے طلب کرنا موجب ہلاک عذاب ہوجائے تو کچھ دور نہیں۔

وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّنْ رَّبِّهِ إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ

اور کہتے ہیں جو کافر ہوئے کیوں اتاری گئی اسپر نشانی رب سے اسکے نہیں ہیں آپ مگر ڈرانیوالے اور واسطے ہر قوم کے رہنما ہے

یہ جواب تردید ہے کفار کی بیجا درخواستوں کی کہ آپ کے ساتھ خزانہ آئے فرشتہ ہو تو ہم ایمان لائیں ارشاد ہوا کافر کہتے ہیں کہ آپ کے ساتھ کوئی علامت کیوں نہ اتاری گئی آپ تو اے نبی کریم صرف ڈرانے والے ہیں اور ہر قوم کا ہادی اللہ ہی ہے آپکو کیا کوئی مانے یا نہ مانے یا آپ بھی ویسے ہی منذر ہیں جسطرح تمام قوموں کے لیے ایک ایک ہادی تھا کوئی نیا امر نہیں کہ کفار تعجب کریں اور یہ طعن و انکار بھی نئے نہیں کہ آپ مکدر و ملول ہوں ایسا ہوتا ہی آیا ہے فرمایشی معجزے دکھا تا کھینچ کر جنتی بنالینا آپ کے ذمے نہیں **ف** لفظ ہادی میں تین تاویلیں ہیں اور تینوں صحیح ۱ آپ منذر ہیں اور اللہ ہادی اب ہدایت بمعنے ایصال الی المطلوب یعنے عطائے ایمان و وصول جنت ہے ۲ ہر قوم کے لیے ایک ہادی ہے اس سے معلوم ہوا کہ ہر قوم اور ہر زمانے میں ایک پیغمبر یا اوس کا قائمقام شرط ہے ۳ آپ ہی منذر و ہادی ہیں یہ نص صریح ہے کہ آپ تمام آدمیوں کے پیغمبر ہیں۔ اور ان دونوں صورتوں میں ہدایت بمعنے رہنمائی ہے ربط جب کفار کے بیجا سوالات کی تردید ہوگئی تو مزید اطمینان اور انکی حیلہ سازی کے اظہار کے لیے اپنے علم وسیع کا ذکر فرمایا۔

اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثٰى وَمَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِمِقْدَارٍ

اللہ جانتا ہے جو اٹھاتی ہے ہر مادہ اور جو سکڑتی ہے رحم اور جو بڑھتی ہے اور ہر شے پاس اسکے اندازہ سے ہے

اللہ تعالیٰ جانتا ہے ہر مادہ کے حمل کو اور بچہ دان کے گھٹانے بڑھانے کو اور ہر شے اسکے علم
مین اندازے سے ہے رحم کا سکڑنا یہ ہے کہ بچے کو گرنے نہین دیتا اور بڑھنا وقت وضع ہے
باوجودیکہ جنین بڑھے رحم بھی بڑھتا ہے یا مراد کمی سے قلت مدت اور زیادتی سے طول مدت جسکی
انتہا دو سال تک ہو مقدار یعنے ذات یا اوصاف یا مدت بقا و اثر وغیرہ تمام چیزین اندازہ
و مقدار سے ہین خود رو نہین **ف** آیت نص ہے کہ کوئی شے مقدار علیہ الٰہی سے نہ بیش ہو نہ
کم ہے نہ باہر پس وجود تجزی الی غیر النہایت باطل ہوا اس لیے کہ مقدر معین بے نہایت
نہین ہو سکتا گو ہمارا علم اُسے محیط نہو۔

عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ ۝ سَوَاءٌ مِّنكُم مَّنْ أَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَن جَهَرَ بِهِ

دانا غائب اور حاضر کا بزرگ برتر ہے برابر ہین تمسے جو چھپائے بات اور جو ظاہر کرے اُسے

اللہ تعالیٰ غائب و حاضر جانتا ہی بزرگ ہے اور برتر ہے ان صفات مین دوسرا شریک

وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِاللَّيْلِ وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ ۝

اور جو چھپتا ہے رات مین اور پھرتا ہو دن کو

نہین اس لیے کہ نہ بدون تعلیم الٰہی کوئی غیب جان سکتا ہو اور نہ کیسکو حقیقی بزرگی و علو حاصل ہے
بلکہ تمام بزرگان مخلوق کی بزرگی ایسی ہو جیسے سقف خانہ صحن سے گو بلند ہو مگر ذرا سر اُٹھا کر دیکھو
تو آسمان سے اُسے کوئی نسبت نہین) اُسکے علم مین برابر ہو وہ جو بات مخفی کرے اور وہ جو باعلان
کہے وہ جو رات کے پردے مین چھپے اور وہ جو دن دوپہر کو کوئی کام کرے سواء سے معلوم ہوا
کہ وہان سبکی ایک ہستی ہو قوی و ضعیف و خرد و بزرگ حاضر و غائب سب ایک حال پر ہین تفاوت
مراتب ہماری نسبت و اعتبار سے ہے **ف** قول سے کنایہ ہے راز و حدیث نفس و سخن مخفی و نیت
و ارادہ و تخیل سے اور سارب کنایہ ہے افعال جوارح سے **غیب** جسکے ادراک کے آلات
نہین عطا کیے گئے **شہادت** جسکے ادراک کے آلے دیے گئے ہین عموماً ہون یا خصوصاً ربط بعد
ذکر علم و احاطہ صنائع قدرت و جبروت و عظمت کا بیان فرمایا اور ایسے انتظامی سلسلون اور
عقلی اسباب سے کہ بحسب عادت و فہم البشر کے ذہن نشین ہو

لَهُ مُعَقِّبَاتٌ مِّن بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ

اُسکے لیے پے درپے آنیوالے ہین سامنے سے اور پیچھے سے اُسکے بچاتے ہین اُسے حکم سے اللہ کے

اے انسان تو خود رو خود مختار بے سر پے والی و وارث نہین کہ جو چاہے کرے اور جو چاہے تجھے
ایذا پونہچائے بلکہ حق سبحانہ تعالیٰ کیطرف سے ملائکہ معقب یعنے یکے بعد دیگرے آنیوالے ہین جو

لہ مستوال ... (حاشیہ پر ہاتھ سے لکھی تحریر، ناقابل خواندگی)

سامنے اور پیچھے سے انسان کے محافظ ہیں اللہ کے حکم سے **معقبات** باتفاق مفسرین ملائکہ محافظ مراد ہیں الحیا ایک ماں کے پیٹ میں دو فرشتے طفولیت میں ایک بعد بلوغ دو کراماً کاتبین قبر میں دو منکر نکیر۔ میدان حشر میں تو ایک قائد دوسرا شاہد حضرت عثمانؓ سے روایت ہو کہ ایک فرشتہ پیشانی پر مسلط ہو دو ہونٹھوں پر معین کہ بات بات کی خبر رکھیں مگر جب درود پڑھا جاتا ہو یہ فرشتے مداخلت نہیں کرتے ایک منھ کا دربان ہے کہ کوئی شئے بے حکم جانے نہ دے ہر آدمی پر اٹھارہ فرشتے مقرر ہیں اگر آدمی دیکھ سکتا تو جانتا کہ کوہ و صحرا میں کتنے جن و انس حیوان اسکے ایذا رسانی پر منھ پھیلائے ہوئے ہیں ابن کثیر ہر بندے پر دو فرشتے محافظ ہیں ایک آگے ایک پیچھے کما مجاہد نے سوتے جاگتے ہر بلا سے بچاتا ہے اور جو دشمن قریب آتا ہو کہتا ہو الگ الگ مگر جب وقت آجاتا ہے فرشتہ محافظت نہیں کرتا امر اللہ اس سے معلوم ہو گیا کہ یہ تمام انتظامی سلسلے امر و مشیت و حکم الٰہی سے ہیں ضرورت عقلی و اقتضائے طبعی کی تابع نہیں جیسا کہ فلسفہ کوتاہ بین کا خیال ہے

إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنفُسِهِمْ ۗ وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ سُوءًا

بیشک اللہ نہیں بدلتا ہو اسے جو کسی قوم میں ہے یہانتک کہ بدلدیں اسے کہ جو انمیں انکی ہو اور جب چاہے اللہ کسی قوم سے برائی

فَلَا مَرَدَّ لَهُ ۚ وَمَا لَهُم مِّن دُونِهِ مِن وَالٍ ۝

تو نہیں پھیرنا اسکے لئے اور نہیں انکے لیے کوئی غیر سے اسکے حمایتی

اسکی تفسیر صفحہ ۱۱۱ میں بھی گزری نعمت سے مراد عام ہے بدکرداری یا سارب کرلے ما عام ہے ہر شئے کو شامل ہو نعمت دنیاوی ہو یا اخروی بدنی ہو یا مالی اور ایسے ہی حسن و قبح کی تبدیل بھی اس میں داخل ہو تغیر فعل کی نسبت قوم کی طرف اسلیے کی کہ انکے اختیار و کسب تعمد سے تغیر پایا جاتا ہے مجبور مضطر۔ لاعلم۔ معاف کیا جائے انفس جمع نفس یعنے وہ ارادہ وہ اعتقاد وہ محبت و رغبت جو جان میں متمکن ہو یا مراد دل ہو یا اعتقاد یا عزم یا عادت سوء عام ہو دنیاوی ہو یا دینی **حاصل** اللہ تعالے کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ اپنے جی کی بات نہ بدلدیں اور جب اللہ تعالے کسی قوم کی طرف برائی پونہچانے کا ارادہ کرتا ہو تو اُس برائی اور ارادے کا ٹلنا ممکن نہیں اور ان بدبختوں کا کوئی والی و حمایتی نہیں **ف** آیت میں عبارۃً ظاہر فرمادیا کہ تمکو اپنے بھلائی برائی کی کنجی دی ہے جو تغیر ہوتا ہے وہ تمھارے ہی ہاتھوں سے جب تم اپنے جی کی بات بدلتے ہو تو حالت بھی بدل جاتی ہی مفلس و خوار نیک عملی سے عزیز و مالدار ہو جاتا ہو امیر۔ معزز بدافعالیوں سے ٹھوکریں کھاتا پھرتا ہی۔ کافر۔ فاسق حسن اعتقاد سے مومن و عابد اور پاکباز صحبت بد حب دنیا۔ افعال قبیح سے فاسق و فاجر ہو جاتا ہو ہم مسلمانوں کا ادبار بھی ہمارے ہی شامت اعمال سے ہو نہ سنت پیغمبر نہ راہ صحابہ

با خبر چھوڑتے وہ مارے مارے پھرتے ۔ نہ مسجدین ویران ۔ مدارس اور خانقاہین معطل مسلمان قرآن سے بے پرواہوتے نہ یہ دن سامنے آتے مسئلہ بندہ کسب پر مختار ہو ورنہ تغیر الٰہی کا تغیر اعتقاد سے متعلق نہوتا مسئلہ خالق کل و قادر مطلق اللہ ہی ہے ورنہ اُس کا ارادہ رد ہوسکے اور اُسکا مردود بارگاہ حمایت سے ممنوع نہ رہتا ۔

هُوَ الَّذِي يُرِيكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَطَمَعًا وَيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ۚ

وہی ہے وہ کہ دکھاتا ہے تمکو بجلی بحالت خوف اور امید اور پیدا کرتا ہے بادل بوجھل

برق چمکنا اسی مناسبت سے بجلی کا نام رکھا گیا **ابن کثیر** برق فرشتہ ہے جسکے لیے چار منھ ہین ایک منھ آدمی کا سا دوسرا بیل کی طرح ۔ تیسرا النسر یعنے کرگس کا ایسا چوتھا شیر کا ۔ جب اپنی دم ہلاتا ہے تو بجلی ظاہر ہوتی ہے **سحاب** بقول فلاسفہ ابخرات ہین اور ہمارے نزدیک مخلوق ہے اپنی خدمت پر معین **حاصل** وہی اللہ ہے جو تمکو بجلی دکھاتا ہے اور تمپر خوف کی حالت طاری ہوتی ہے کہ مبادا صاعقہ بنکر گرے ۔ اور امیدوار رہتے ہو کہ پانی برسے گا اور گھنگھور گھٹائین پیدا کردیتا ہے جو پانی سے بوجھل ہوتی ہین

وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيبُ بِهَا مَنْ يَشَاءُ

اور پاکی کرتا ہے رعد حمد سے اُسکی اور فرشتے ڈر سے اُسکے اور بھیجتا ہے بجلیان تو پہونچا دیتا ہے اُسے جسے چاہے

وَهُمْ يُجَادِلُونَ فِي اللَّهِ ۚ وَهُوَ شَدِيدُ الْمِحَالِ ۚ

اور وہ جھگڑتے ہین اللہ مین حالانکہ وہ سخت ہے عذاب مین

رعد ترمذی نے ابن عباس سے روایت کی کہ ایکبار چند یہود دیکھنے کو محمود آئے اور کہا فرمائیے کہ رعد کیا ہے ارشاد ہوا ایک فرشتہ ہے بادلون کا داروغہ اُسکے پاس آگ کے کوڑے ہین اُنسے بادل ہانکتا ہے اور جہان حکم ہوتا ہے لیجاتا ہے ۔ پھر عرض کی یہ آواز کیسی ہے فرمایا اُسکی للکار ہے **ابن کثیر** حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رعد کی آواز سُبْحَانَ مَنْ سَبَّحْتَ لَهُ ہے ۔ ابن ابی زکریا نے کہا جو بادل کی گرج سُنکر کہے سُبْحَانَ الَّذِي يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَائِكَةُ خِيفَتِهِ وہ صاعقہ سے محفوظ رہیگا عبداللہ بن زبیر جب بادل کی گرج سنتے باتین موقوف کرکے اسے پڑھتے اور کہتے زمین والون کے لیے یہ وعید شدید ہے ۔ اور ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا اگر میرے بندے میری اطاعت کرتے تو مین اُنپر رات کو پانی برساتا اور دن کو دھوپ نکالتا ۔ اور رعد کی آواز کبھی نہ سناتا ۔ اور عطا نے ابن عباس سے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تم رعد کی آواز سنو اللہ کا ذکر کرو ذاکر کو مصیبت نہ پہنچیگی **محال** شدید المغالبہ یا شدید القوۃ یا شدید العقاب یا شدید الجدال و شدید الحول کبیر ؒ ابوسعود نے

ھو شدید المحالۃ والمکابرۃ والمماکرۃ **حاصل** اور رعد اُسکے حمد کی تسبیح کرتا ہے اور فرشتے بھی یہ سب
بحالت خوف وخشوع ہوتے ہین اور گرنے والی بجلی بھیجتا ہے جس شئے کو چاہتا ہے اُسپر گرتی
ہے یعنے ایسے آیات ظاہرہ ودلائل قاہرہ کے بعد بھی اللہ کے باب مین یہ لوگ جھگڑا کرتے
ہین اور صرف اعجوبہ نمائی نہین بلکہ عذاب اور انتقام اور قوت اور حیلہ وحول مین بھی سخت تر
ہے **ف** اس مین عجیب قدرت نمائی ہے اشکل برق وصوت رعد باوجودیکہ عالم علوی اور
جواہر سماوی سے ہین تمکو محسوس کراتا ہے سحاب مین ناری اور آبی دونون مادے مجتمع ہین ۔
سب سے زیادہ تعجب یہ کہ ایسی قدرت دیکھین پھر جھگڑا کرین آخر مین کلمہ شدید المحال سے معلوم
ہوا کہ یہ سب اسباب مذکورہ گو ہلاک اور تخویف کے سبب ہین تاہم غضب خاص اور قوت
ذاتی نہایت شدید ہے اسکی کچھ ہستی نہین **مسئلہ** برق ورعد وسحاب موجود ہین نہ صرف اتحاد
فرضی واثر جیسا کہ مذہب ہے فلسفہ کا **بحث** اخبار سے تو معلوم ہوا کہ یہ گرج رعد کی آواز ہے
اور ملائکہ کو بھی اسمین شریک فرمایا تو اب تخصیص رعد کی کیا رہی **جواب** وہ مہیب اور تیز آواز
مخصوص رعد کی ہے اور تسبیح وحمد مین دوسرے ملائکہ بھی شریک ہین آیت کے متعلق کچھ **قصہ**
بھی منقول ہین ابو سعود وعامر نے آپ سے باتین شروع کین وہ اربد کو لگا رکھا تھا کہ پیچھے سے
کام تمام کرے مگر اُسکی تلوار ایک بالشت کھینچکر رہ گئی نہ چل سکی آپ نے دیکھا تو کہا اے اللہ
تو کافی ہے اربد پر بجلی گری اور عامر طاعون مین ہلاک ہوا **ابن کثیر** آپ نے ایک شریر عرب کے
پاس آدمی بھیجے کہ ہدایت کرین وہ ملعون بولا رسول کون ہین اور اللہ کیا ہے کا ہے سونے کا یا چاندی کا
پیغامبر واپس آیا آپ نے فرمایا پھر جاکر سمجھاؤ پھر وہی جواب ملا تیسری بار پھر گیا اور اُس لعین
نے وہی باتین شروع کین ناگاہ ایک ابر کا ٹکڑا آیا اور گرجا اور بجلی اُسپر گری اور جلا کر بھسم کا کندہ کردیا
اسکے متعلق نازل ہوا ویرسل الصواعق الخ

لَهُ دَعْوَةُ الْحَقِّ ط وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ

اوسی کے لیے ہے پکارنا سچا اور جنکو پکارتے ہین سوا اُسکے نہین جواب دیتے اونکو کچھ مگر جیسے پھیلانے والا

كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ط وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝

دونون ہاتھونکے طرف پانی کے کہ پہونچ جاوے منہ کو اُسکے اور نہین وہ پہونچنے والا اُسکا اور نہین پکار کافرون کی مگر خطا کرنا

اُسی کے لیے دعاے حق ہے اور جو غیر خدا کو پکارتے ہین وہ جواب بھی نہین دیتے ہاں اونکی مثال
ایسی ہے جیسے کوئی پیاسا دونون ہاتھ پانی کی طرف پھیلاے تاکہ پانی اُسکے منہ تک پہونچ جاوے

پانی اسکے منھ مین آ نہین سکتا ایسے ہی غیر خدا کے پکارنے والے ہر چند ہاتھ پاؤن مارین وہ انکی فریاد رسی نہین کر سکتے) اور دعا کفار کی ضائع اور گم شدہ ہے **دعوۃ الحق** لا الٰہ الا اللہ (معالم) **حق** بمعنے موجود و ثابت اسکی دو قسمین ہین ایک وہ جو فنا ہو سکے یہ حق مجازی ہے دوسرا جو فنا نہو سکے وہ حق حقیقی ہے (کبیر)

سجدۃ **وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ**

اور واسطے اللہ کے سجدہ کرتا ہے جو آسمان مین ہے اور زمین مین خوشی اور ناخوشی اور سایے انکے صبح اور شام

جو کچھ زمین مین ہے اور آسمان پر سب اللہ کو سجدہ کرتے ہین خوشی یا ناچاری سے اور انکے سایے بھی سجدہ کرتے ہین صبح و شام واضح رہے کہ آیت مین کئی بحثین ہین جدھر مفسرین کی توجہ نہین ہوئی پس **سجدہ** اگر اسکا مفہوم شرعی یعنے پیشانی کو زمین پر بحالت تذلل و عبودیت رکھنا مراد ہے تو یہ کہنا چاہیے کہ ہر شئے سجدہ کرتی ہے مگر انکے سجدے باعتبار انکے حالات کے مختلف وضع و طور پر ہین اور اگر کنایہ ہے کمال فروتنی و عجز و اطاعت و انقیاد و تذلل سے تو کسی تاویل کی ضرورت نہین حضرت واحد قہار کے حضور مین کوئی کیون نہو ناچیز و سر افگندہ ہے جیسا کہ فرمایا **كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ** **لَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمَآءِ** الخ **مَنْ** کہا بعض نے یہ آیت مخصوص ہے ساتھ مومنین کے ملک ہون یا جن یا بشر اور کہا گیا صرف ذوی العقول مراد ہین مومن ہون یا کافر **ف** کہا گیا کہ مَن عام ہے ہر موجود اسمین داخل ہے لیکن مَن جو ذوی العقول کے لیے ہے یہان تغلیباً و تشریفاً مستعمل ہوا کیونکہ افعال و وجود جماد و حیوان ذوی العقول کی مطابع مین ہے اور تابع ہین یا یہ کہ مقام اطاعت و عبودیت حضرت رب العالمین مین ہر مخلوق عقل و فہم رکھتا ہے یا اسمین اشارہ ہے ہر موجود کو اسقدر فہم ضرور ہے کہ حضرت الوہیت کی جبروت اور اپنی عبودیت و تذلل کو پہچان سکے اور یہ امر مختلف طور پر ثابت ہے **طوعًا و کرہًا** کہا گیا مومن بطوع خاطر سجود ہین اور کفار بقہر و جبر یا یہ کہ امر محبوب مین اطاعت بخوشی ہے اور امر مکروہ مین مجبوری یا یہ کہ امور اختیاریہ مین طوع و رضا ہے اور امور اضطراریہ مین جبر و اکراہ جیسے موت و حیات **ف** یہ کنایہ ہے عموم احوال سے یعنے ہر حال مین مطیع و منقاد ہین یا کنایہ ہے غایت تحکم و سلطنت الٰہیہ سے اسلیے کہ مخلوق کی سلطنت خواہ ارادی ہے جیسے انبیا کی اطاعت خواہ جبری ہے جیسے بادشاہون کی حکومت اور سلطنت حضرت واحد قہار کی جامع ہے ارادت و قہر مین **ظلال** ایہ کہ سایہ کوئی شئے موجود نہین بلکہ جو روشنی آفتاب یا کسی اور چیز سے پیدا ہو کر کسی جسم کثیف کی توسط سے

واقع ہو جاتی ہے اسی کو سایہ کہتے ہیں ۔ یہ کہ سایہ ایک مخلوق ہے اللہ کی مخلوقات سے جیسے ابر رات ۔ دن وغیرہ جیسا کہ روایت کی علامہ سیوطی نے اپنے رسالہ (الحبائک) میں کہ ایک فرشتہ سایوں پہ موکل ہے جب حضرت ابراہیم آگ میں ڈالے گئے تو انہے آپ کو ایک شخص کی گود میں پایا اور وہ پیشانی نورانی سے پسینا پونچھتا تھا اسکا نام (ملک الظل ہے) اور کہا مجاہد نے کہ سایۂ مومن اللہ کو سجدہ کرتا ہے اور مومن بھی راضی ہوتا ہے اور سایہ کافر با وجود اکراہ و ناخوشی کافر کے اللہ کو سجدہ کرتا ہے اور کہا ابناری نے کچھ بعید نہیں کہ اللہ تعالے سائے میں عقل پیدا کر دے جیسا کہ پہاڑون میں خشوع پیدا کر دیتا ہے **ف** اختلاف و تاویلات سے علیحدہ یہ ہے کہ ظل سے افعال و آثار و توابع مراد ہون یعنے ہر موجود خود بھی سربسجود ہے اور وہ افعال و خواص آثار جو اُس سے متعلق ہیں سب مطیع و منقاد ہیں **غدو صبح آصال شام** ان دو وقتون کی تخصیص خواہ باعتبار ابتداء و انتہاے سایہ ہے یا اس لیے کہ یہ اوقات اشرف ہیں اور ہر کام کا اعتبار بلحاظ ابتدا و انتہا ہوا کرتا ہے **ف** یہ بھی کنایہ ہے عموم اوقات سے یعنے ہر وقت صبح ہو یا شام **حاصل** اللہ کا مطیع و فرمانبردار ہے اور اُسیکے حضور میں سر جھکائے ہے جو کچھ آسمان و زمین میں ہے ہر حال اور ہر وقت اختیار و مجبوری رغبت و قہر سے اور جس طرح وہ خود مطیع و ذلیل ہیں ایسے ہی اُنکے افعال و آثار بھی یعنے جواہر و اعراض و اوصاف سب اُسکے مطیع و منقاد ہیں پس کمال سلطنت و جبروت حق سبحانہ تعالے کا ثابت ہوا جو کسی اور کی نسبت متوہم نہیں ہو سکتا **ربط** اس ارشاد کے بعد ایک دلیل ظاہر بیان فرمائی تاکہ کسی نافہم کو بھی شبہہ نہ رہ سکے اور پہلے سلطنت قاہرہ و الوہیت ظاہرہ کی عظمت دکھائی پھر خالقیت و ربوبیت عامہ کی نسبت اُنکی زبان سے اقرار لیکر معقول کیا تاکہ شریر نادم ہو اور سعید راہ پر آجائے اور الزام و فہمایش کے مراتب ختم ہو جائیں ۔

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ

کہدے کون ہے رب آسمانوں کا اور زمین کا کہدے کہ اللہ ہے کہدے کیا بنا لیا تم نے اسکے سوا حمایتی کہ نہیں مالک ہوتے اپنے جانوں کے

نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ۚ اَمْ جَعَلُوْا

نفع کے اور نہ ضرر کے کہدے کیا برابر ہونگے اندھے اور بینا کیا برابر ہونگی تاریکی اور روشنی کیا بنا لیے

لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ

واسطے اللہ کو شریک کہ پیدا کیا ہو مثل پیدا کرنے اللہ کے پس مشابہ ہوگئی خلقت اُنپر کہدے کہ اللہ خالق ہے ہر شے کا اور وہ واحد غالب ہے

پوچھیے آپ آسمان و زمین کا رب کون ہے (چونکہ کسیکو مجال انکار نہیں) آپ ہی بتا دیجیے اللہ ہے پھر سمجھئے

کیا تم رب العالمین کے غیر کو اپنا حمایتی و کارساز بنا ڈے گے جو اپنی ذات کے نفع وضرر کا مالک نہ ہو تو آپ پوچھیے کہ کیا اندھا اور بینا یعنے کافر مشرک نادان اور مومن موحد عارف برابر ہوگا کیا اندھیرا اور اجالا یعنے کفر و ایمان مساوی ہے کیا تم نے اللہ کے لیے شرکا ٹھہرائے ہین جنھون نے اللہ کے مثل مخلوق بنائی ہے اور تمکو دھوکا ہوا کہ آیا یہ اللہ کی بنائی ہین یا ان شرکا کی آپ بتا دیجیے کہ ہر شے کا خالق اللہ ہے اکیلا زبردست **ف** آیت مین فوائد ہین **اول** جب پرورش و نفع وضرر خلق دوسرے سے متعلق نہین تو کیون کسی کی خوشامد اور عبادت کرین **دوم** جب اللہ کی سی خالقیت کوئی نہین بنا سکتا تو عذر جہل و مغالطہ کیا کام آئے گا **سوم** نہ سمجھو تو اندھے ہو اور اندھے نہین تو آنکھین موجود ہین اور راہ روشن **چہارم** خالق خیر و شر وہی ہے ورنہ (کل شئے) کا ذکر عبث ہو جائے گا **دلیل** ان تمام دعووں پر قطعی دلیل جس سے کسی دانا کو مجال عدول نہین یہ ہے کہ ہر موجود کے لیے ایک خالق جو اُسے پیدا کرے اور پروردگار جو بقا و قیام کا متکفل ہو ضرور ہے ورنہ وجود و قیام اشیا خود رد ہو جاتا اور یہ باطل ہے پھر اس خالقیت اور ربوبیت کے ساتھ ہی یہ بھی ضرور ہے کہ ایک ہی ذات ہو دوئی کا نام نہ آئے اس لیے کہ اگر کافی نہو گا تو عجز لازم آئے گا اور خالق سے پہلے عجز کا وجود یا خالق پر مخلوق کا تسلط باطل ہے اور اگر ایک کافی ہو تو زیادہ کا ثبوت بلا ضرورت ہے اور وجود ضروری بے ضرورت ثابت نہین ہو سکتا بس ضرورۃً ثابت ہوا کہ ایک ہی ذات خالق و رب و واحد ہے اور ہم مسلمان اسی ذات پاک کو اللہ کہتے ہین اسی لیے فرمایا وہ اللہ واحد و زبردست ہے **ربط** ان دلائل دامشلہ کے بعد ایک نئی مثال بیان فرمائی کہ شاید اسکا اثر ہو۔

أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَالَتْ أَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ۚ وَمِمَّا

اوتارا آسمان سے پانی پھر بہے نالے انداز سے اپنے اور اٹھایا بہیا نے پھین اُبھنے والا اور اس سے

يُوقِدُونَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَاءَ حِلْيَةٍ أَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهُ ۚ كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ

کہ دھو کتے ہین اُسپر آگ مین بطلب زیور یا اسباب کے کف ہے مثل اسکے ایسے ہی مثل مارتا ہم اللہ حق و باطل کی

فَأَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَاءً ۖ وَأَمَّا مَا يَنفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ ۚ كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ

پس لیکن کف تو جاتا رہتا ہے تھما ہوکر اور جو نفع دیتا ہے آدمیون کو بس ٹھہرتا ہے زمین مین ایسے ہی مارتا ہے اللہ مثالین

آسمان سے پانی برسایا نالے بقدر اپنے ظرف و وسعت کے بہے سیلاب نے اُبھرتے ہوے پھین کو اٹھایا اور ان چیزون سے بھی جنپر آگ دھونکتے ہین تاکہ پگھلا کر زیور بنائین جیسے چاندی سونے سے یا اور کوئی اسباب تیار کرین جیسے لوہے تانبے سیسے رانگے سے ایسے ہی پھین نکلتا ہے یونہین اللہ

ف منزل ۳ لو ہمہ تعالی ... مفعول به ... فعل ... (حاشیہ: اعراب کی توضیحات)

مثل مارتا ہے حق و باطل کی دیبان مثل ہے پس لیکن پھین پانی کا ہو یا فلزات کا گما ہو کر جاتا رہتا ہے اور وہ شئے جو آدمیون کو فائدہ دیتی ہے جیسے آب صاف یا نقرہ و طلای خالص شفاف زمین پر قائم وثابت رہتی ہے ایسے ہی اللہ نے مثالین بیان کین یعنے جسطرح بہیا مین پانی سے پھین اور آگ پر فلزات سے میل نکلکر معدوم و فنا ہو جاتا ہے کفہ آب خواہ درخت یا پہاڑ یا کنارے پر رہگیا اور میل فلزات کا کاریگر نے دفع کیا ہر حال ضائع و معدوم ہو جاتا ہے اور صاف و خالص نفع رسان چیز رہجاتی ہے ایسے ہی حق قائم اور باطل عبث و زائل ہے اودیۃ جمع وادی وہ مقام وسیع جہان پانی جمع ہو کر بہے رابی بڑھنے اور اُبھرنے والی مما عام ہے ہر گلنے والی فلزات کو شامل جفاء ضایع و رایگان بیکار چیز باطل **ضرب** مثل مارنا **ف** آیت مین اشارہ ہے کہ گو ابتدا مین باطل عالی و غالب نظر آئے مگر آخر زائل و ضائع ہو جاتا ہے **نکتہ** سالک کے لیے بوقت جوش عشق و تموج شوق و حرارت محبت و اشتعال طلب صفا کے ساتھ تکدر اور حق کے ہمراہ باطل طاری ہوتا ہے اگر میلان کامل و جوشش صادق ہے تو صافی کدر سے پاک اور خالص غش سے صاف ہو جائے گا ورنہ نہ **نکتہ** معلوم ہوا کہ اقسام اقسام کی مثالون مین ایک خاص اثر رکھا گیا ہے ہر شخص کو بحسب مناسبت طبع ایک مثال سے فائدہ ہوتا ہے ایسا ہی ہر قلب کے لیے ایک نصیحت اور ایک طریق موثر و مصفی ہے طالب صادق کو چاہیے کہ جویان رہے اور شیخ کامل ہر مجرب نسخے سے علاج کرے اور امیدوار فضل رہے۔

لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى ؕ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا

واسطے اُنکے کہ قبول کیا اپنے رب سے نیکی ہے اور جنھون نے نہین قبول کیا واسطے اسکے اگر ہوتا اُنکے لیے جو زمین مین ہے سبکا سب

وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ ۙ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ

اور مثل اسکے ساتھ اسکے البتہ فدیہ کرتے ساتھ اسکے وہی ہین کہ اُنکے لیے ہے برائی حساب کی اور ٹھکانا اونکا جہنم ہے اور بُرا فرش

ع ۲ نصف

جن لوگون نے اپنے رب کے احکام قبول کیے اُن کے لیے حسنے یعنے جنت و خیر دائم ہے اور جنھون نے اس کا حکم قبول نہ کیا اگر ہوتا پاس اُن کے جو کچھ زمین مین ہے اور مثل اُس کے اور بھی تو سب کا سب فدیہ مین دے کر دوزخ سے بچنے کے خواستگار ہوتے وہی لوگ ہین جنکے لیے حساب سخت اور بازپرس شدید ہے اور جگہ اُنکی جہنم مین ہے اور برا بچھونا ہے۔

اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ

کیا جو جانتا ہے کہ جو کچھ اُتارا گیا طرف تیرے رب تیرے کی طرف سے حق ہے مثل اُسکے ہے کہ وہ اندھا ہے نہین نصیحت پکڑتے مگر صاحب عقل

کیا وہ شخص جو یقین کرتا ہے کہ جو کچھ آپ کے رب کی طرف سے اتار گیا وہ حق ہے اور مثل اسکے ہے جو اندھا ہو اور نصیحت ماننا تو دانشمندون ہی کا کام ہے علم بمعنے یقین ما انزل سے مراد قرآن ہے اور احکام الٰہی اعمی منکر کافر

الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ۙ وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ

جو پورے کرتے ہین اقرار اللہ کے اور نہین توڑتے پیمان کو اور جو ملاتے ہین اسے کہ حکم کیا اللہ نے اسکا کہ

يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ۭ وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ

ملایا جاوے اور ڈرتے ہین رب اپنے سے اور ڈرتے ہین برائی سے حساب کی اور جنھون نے صبر کیا واسطے طلب رضا کے

رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ

اپنے رب کی اور قائم کی نماز اور خرچ کیا اس سے کہ دیا ہمنے انکو چھپا اور کھلا اور دفع کرتے ہین

بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۙ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا

نیکی سے برائی کو وہی ہین واسطے انکے پچھلا گھر ہے جنتین دائمی داخل ہونگے اسمین

مراد ایمان و عمل خیر ہے اصول ہین ذکور ہون یا اناث ازواج جفت زن ہو یا شوہر ذریات فروع و تابع و متعلق مثل اولاد و مرید و شاگرد و مقلد و فرمانبردار کے

وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَاۗىِٕهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ

اور وہ کہ لائق ہوا باپ سے انکے اور ازواج سے انکے اور اولاد سے انکے

صلح لائق و صالح ہو آبا سے مراد

حاصل جو لوگ اللہ کے عہد کو پورا کرتے ہین اور اقرار کو نہین توڑتے اور وہ جو ملاتے ہین اُسے جسکے ملانیکا حکم دیا گیا ہے اور ڈرتے ہین اپنے رب سے اور قیامت کے حساب سے خایف ہین اور جو صبر کرتے ہین خلاف نفس و مکروہ طبع پر اور اُن نقصانون اور تکلیفون کو جو امتثال اوامر الٰہیہ مین پیش آئین گوارا کرتے ہین اس لیے کہ رضاے الٰہی و عنایت شاہنشاہی حاصل کرین اور نماز قائم اور صدقات ادا کرتے ہین چھپے اور کھلے یعنے ہر حال مین یا یہ کہ نماز و صدقات نافلہ مخفی کرتے ہین کہ خشوع و خلوص مزید حاصل ہو اور نماز و صدقات واجبہ با علان ادا کرتے ہین کہ صورت عبودیت و قبول ارشاد و عظمت اسلام و ترغیب خواص و عوام پائی جاوے اور برائیون کو اچھے اعمال یا توبہ سے مٹا دیتے ہین جیسا کہ معاذ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا اَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا پیچھے کر دے برائی کے نیکی کہ مٹا دے اُسے اور قرآن مین ہے اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ نیکیان برائیون کو مٹا دیتی ہین اور غالباً مراد اس نیکی سے توبہ ہے جس سے ہر گناہ معاف اور ہر حق خفیف ہو جاتا ہے یہ لوگ ہین جنکے لیے

عاقبت دار یعنے جنت دائمی ہوا ور نعمت باقی اور اُن بہشتون مین داخل ہونگے خود وہ
اور اُنکے اصول و فروع و زوج و اتباع جو قابل دخول یعنے مومن ہونگے **یصلون** خواہ وصل
سے یعنے عطا ہے یعنے ایسے احسان وعطا کرنا یا صلۂ رحم ہے اور یہ دونون معانی تفاسیر مین
منقول ہین یا بمعنے پیوستن ہے یعنے اپنے اعتقاد۔ اقوال افعال احکام الٰہی سے ملادیتے ہین سوء
حساب **مشکوۃ** لَیْسَ اَحَدٌ یُّحَاسَبُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِلَّا ھَلَکَ نہین ہے
کوئی جس سے قیامت مین حساب کیا جائے مگر ہلاک ہوگا (بخاری) **ترغیب** مَنْ نُوْقِشَ فِی
الْحِسَابِ ھَلَکَ جس سے حساب مین مواخذہ کیا گیا ہلاک ہوا **ف** آیت عبارۃً دلالت کرتی ہے
کہ جنتیون کے وہ اقارب واحباب جن مین بوے ایمان باقی ہے بخشے جائینگے تاکہ انکے دل ٹھنڈے
ہون احادیث شفاعت مین اسکی تفصیل موجود ہے **مسلم** قَالَ وَتُرْسَلُ الْاَمَانَۃُ
وَالرَّحِمُ فَیَقُوْمَانِ جَنْبَتَیِ الصِّرَاطِ یَمِیْنًا وَّشِمَالًا فرمایا اور بھیجے جائینگے امانت اور رحم
پس کھڑے ہونگے یہ دونون جانب پل صراط کے داہنے اور بائین تاکہ جسنے صلۂ رحم کیا ہوا ور امانت ادا
کی ہو اُسکی محافظت کرین بخاری و مسلم مین ہے کہ جب بعد طے پل صراط مومن دوزخ سے خلاص
پائینگے پس قسم ہے اُس ذات کی جسکے قبضۂ قدرت مین میری جان ہے مومنین سے زیادہ کوئی اللہ تعالےٰ
سے جھگڑنے والا نہوگا یہ اپنے اُن بھائیون کے لیے جو دوزخ مین گرینگے عرض کرینگے اے رب
یہ تو ہمارے ساتھ نماز پڑھتے روزہ رکھتے حج کرتے تھے ارشاد ہوگا تم انھین نکال لو جسے پہچانو تو پھر
ایک مخلوق عظیم نکالی جائیگی پھر عرض کرینگے اے رب ابتو اُسمین کوئی باقی نہین جسے پہچانتے تھے اور
جنکے حق مین حکم ہوا تھا وہ سب نکل آئے ارشاد ہوگا جاؤ اور جسکے دل مین بقدر ایک دینار ایمان
پاؤ اُسے بھی نکال لو پھر بہت آدمی نجات پائینگے پھر حکم ہوگا جاؤ آدھے دینار برابر جسکے دل
مین ایمان ہو اُسے بھی نکال لو پھر بھی بہت آدمی نکل آئینگے پھر حکم ہوگا جسکے دلمین ذرہ برابر خیر ہو
اُسے بھی نکال لو پھر بھی بہت آدمی نکالے جائینگے اور جنتی عرض کرینگے اے رب ابتو بقدر ذرہ
بھی خیر کا پتا نہین پھر حضرت جل جلالہ ارشاد فرمائیگا ملائکہ نے بھی شفاعت کی پیغمبرون نے بھی شفاعت
کی مومنین بھی شفاعت کرچکے کوئی باقی نہین رہا مگر ارحم الرحمین فَیَقْبِضُ قَبْضَۃً مِّنَ النَّارِ
پھر ایک مٹھی دوزخیون سے بھریگا اور اُن سبکو نکال لیگا جنھون نے ذرا بھی نیکی نکی تھی اور جلکر
کوئلہ ہوگئے تھے پھر اُنھین جنت کی نہر حیات مین ڈالدیگا یہ لوگ مثل موتی کے نکلین گے انکی
گردنون پر نشان ہوگا جس سے جنتی کہین گے ھٰؤُلَاءِ عُتَقَاءُ الرَّحْمٰنِ یہ حضرت

رحمٰن کے آزاد کردہ ہین شخص بے عمل بہشت مین داخل کیا ترمذی ابو سعید سے آنحضرت سے
روایت کی کہ میری اُمت سے بعض وہ ہین جو ایک جماعت کی شفاعت کرین گے اور بعض
ایک قبیلے کی اور بعض ایک گروہ کی اور بعض وہ جو ایک شخص کی شفاعت کرینگے مشکوۃ
دوزخی صف بنائی جاتی ہون گی کہ ایک جنتی اُدھر سے نکلے گا دوزخیون سے ایک شخص کہیگا
اے فلان تو مجھے نہین پہچانتا مین نے تجھے پانی پلایا تھا یا آب وضو دیا تھا تو یہ جنتی اسکی
شفاعت کرکے جنت مین داخل کرائے گا۔

وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ

اور فرشتے داخل ہونگے اوپر ہر دروازے سے سلام ہے تمپر اسلیے کہ صبر کیا تمنے پس اچھا ہے آخرت کا گھر

اور فرشتے ان جنتیون پر داخل ہوا کرین گے جنت کے ہر دروازے سے اور کہین گے سلام
تمپر بسبب اُسکے کہ صبر کیا تمنے اور کیا اچھا ہے دار آخرت ابن کثیر آپ نے فرمایا معلوم ہے کہ
جنت مین پہلے کون جائیگا صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ و رسول دانا تر ہے فرمایا وہ محتاج مہاجر پہلے
داخل ہون گے جنکے تمام ذریعے مسدود اسباب مفقود تھے مرے اور تمنائین دل مین رہین جو پوری
نہ کرسکے پھر اللہ تعالیٰ ملائکہ کو حکم دیگا جاؤ اور اونکو سلام کرو فرشتے کہین گے ہم تیرے آسمان پر رہتے
ہین اور تیری مخلوق مین برگزیدہ ہین کیا ہم کو تو فرماتا ہے کہ ان خاکیون کے پاس جائین اور
انھین سلام کرین ارشاد ہوگا یہ میرے بندے ہین میرے سوا کسی کی بندگی نہین کی انکے اسباب
منقطع امیدین دل مین باقی تھین پھر ملائکہ آئین گے اور ہر دروازے سے داخل ہونگے اور کہین گے
سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ الخ اور ایک روایت مین ہے کہ قیامت مین اللہ تعالیٰ جنت کو طلب فرمائے گا
وہ اپنی زینت اور آرائش کے ساتھ آئے گی پھر ارشاد ہوگا میرے وہ بندے کہان ہین جو میری
راہ مین لڑے اور مارے گئے اور ستائے گئے اور کوششین کین جاؤ جنت مین چلے جاؤ نہ تم پر
حساب ہے نہ کتاب پھر بعض ملائکہ حاضر ہونگے اور سجدہ کرینگے اور عرض کرینگے اے رب ہم تیری رات
دن تسبیح کرتے ہین یہ کون ہین جنکو تو نے ہمپر برگزیدہ فرمایا ارشاد ہوگا یہ ہمارے بندے ہین جو ہمارے
لیے لڑے مارے گئے جہاد کیے پھر انپر ہر طرف سے فرشتے آ آکر سلام کرینگے۔ اور حضور ہر سال اہل قبور
کی زیارت کرتے اور فرماتے سلام علیکم الخ اور حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ بھی ایسا ہی کرتے ف
ملائکہ کا یہ عذر حسد سے نہ ہوگا بلکہ خواہ اظہار قرب و عظمت مومنین منظور ہوگی خواہ انھین غبطہ ہوگا
کہ حضور محبوب ہین دوسرا ہم سے زیادہ مقرب ہوجائے خواہ واقف نہ تھے جب معلوم ہوا کہ

کہ ملائکہ و خاصان خدا ان حضرت مین خوش ہوئے اور مبارکباد دینے لگے مسئلہ مسلمان کو کسی خیر و برکت و سرور جائز و مقام تقوے و تعبد مین دیکھکر مبارکباد دینا اور بشارت سنانا سنت ملائکہ سے ہے

وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ

اور جو توڑتے ہین اقرار اللہ کا بعد اُسکے استحکام کے اور کاٹتے ہین اُسے کہ حکم دیا اللہ نے اسکا

اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ

کہ ملائین اور فساد کرتے ہین زمین مین وہی ہین انکے لیے لعنت ہی اور انکے لیے برا گھر ہے

جو لوگ اللہ کے وعدے اور پیمان بعد استحکام و توثیق توڑ ڈالتے ہین (عہد اللہ کا ایمان و اسلام) اور استحکام بعد اقرار ایمان یا بعد عقل و فہم یا بعد تعلیم و دعوت ابنیا و علما مراد ہی اور جسکے ملانیکا حکم ہی اُسے قطع کرتے ہین یعنے خلاف امر و قطع رحم و ترک احسان کرتے ہین اور زمین مین فساد یعنے کفر و عناد پھیلاتے ہین اُنپر اللہ کی لعنت ہے اور بُرا گھر یعنے جہنم ہی ربط اور کوئی یہ نہ کہے کہ باوجود لعنت کے پھر انکی شگفتہ حالی اور فراغ بالی کیونکر ہے اس لیے کہ

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۭ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ

اللہ وسیع کرتا ہی رزق واسطے جسکے چاہے اور تنگ کرتا ہی اور خوش ہوئے وہ زندگی دنیاوی پر اور نہین زندگی

اللہ تعالیٰ رزق وسیع	الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ۝	و تنگ کرتا ہی جسکے لیے
چاہے۔ اسمین تفریق کفر	دنیاوی آخرت مین مگر کچھ نفع لینا	و اسلام نہین وہ رب

العالمین ہے اور دنیا پرست خوش و نازان ہے دنیاوی زندگی پر حالانکہ یہ بمقابلہ آخرت کچھ بھی نہین ایک آن کا نفع ہی جیسے خواب و خیال کا و تفہ بس اسے علامت غضب و رضا یا صلہ کفر و ایمان سمجھنا اور اُسکے ملنے پر خوشی اور تنگی پر دلگرفتگی زیبا نہین قدر بمعنے اندازہ مگر قرآن مین اکثر بمقابل بمعنے وسعت ضیق و تنگی و کم رزقی مراد ہے متاع نفع تنوین وحدت یا تحقیر کی ہے

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ

اور کہتے ہین جو کافر ہوئے کیون نہ اتاری گئی اُسپر کوئی نشانی رب سے اسکے کہدیجیے بیشک اللہ بہکاتا ہی

کفار کہتے ہین آپ پر	مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ۝	کوئی نشانی یعنے فرشتہ
یا خزانہ کیون نہ اترا	جسے چاہے اور راہ دکھاتا ہی طرف اپنی اُسے جسنے رجوع کی	آپ فرما دیجیے یہ امور

ہماری مشیت پر محمول ہین جسے چاہین بہکائین بطور رجوع کرے اُسے راہ دکھائین بحث ظاہر آیت

مین حذف مضاف ہو اس لیے کہ جسے چاہے بہکائے اور جو رجوع کرنیوالا راہ پائے اب خواہ مشیت عام رہی یا ہدایت جواب نظم آیت مین تقدیم و تاخیر ہے یعنے ہر رجوع کرنیوالے کی رہنمائی ہوگی اور بے رجوع اگر مشیت مین آیا تو اضلال یعنے توفیق سے محرومی ہے پس من اول مخصوص منہ البعض اور ثانی عام ہے پس ضلالت اثر ہے عدم انابت کا اور ہدایت ثمرہ ہے انابت کا اور یہی مذہب ہے اسلاف صالح کا کہ تخلیق و اطلاع اللہ کی طرف سے ہے جیسا کہ فرمایا یُضِلُّ مَن یَشَاءُ اور کسب قصد ہماری طرف منسوب ہے اس لیے کہ انابت ہمارا فعل ہے اور وہ موجب ہدایت مسلم عموم لفظ مَن خوف و اضطراب اس کا مقتضی ہے اہل خلوص و تعشق ہو یا ارباب تقوی یا عوام کوئی کسی حال مین نذر نہین ہو سکتا۔ اور ہدایت موعود سے ہر سائل امیدوار ہے مگر دوام خشوع و خضوع تعشق و رجوع کے ساتھ چونکہ یہ وعدہ ایسے خوف اور تردد سے شامل تھا جسکا تصور دل خون کرے اور توہم دماغ کو محل جنون بنائے لہذا مطمئن فرمایا

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُھُمْ بِذِکْرِ اللّٰہِ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ
جو ایمان لائے اور قرار پکڑ لیا انکے دلون نے ذکر سے اللہ کے آگاہ ہو ذکر سے اللہ کے مطمئن ہوجاتے ہین
الْقُلُوْبُ ۝ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰی لَھُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ۝
دل جو ایمان لائے اور کین نیکیان خوشحالی ہے انکے لیے اور اچھا ٹھکانا

جو ایمان لائے اور انکے دل مطمئن ہوگئے ذکر سے اللہ کے آگاہ ہو بیشک ذکر سے اللہ کے دل مطمئن ہو جایا کرتے ہین جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے انھین خوشخبری ہو اور انکے لیے اچھا ٹھکانا ہے **اطمینان** ایک وصف ہے جو قلب مین راسخ ہو جاتا ہے اور تردد و اہیہ و خطرات منتشرہ کو فنا کر دیتا ہے اور یہان مراد ہے کمال یقین و حضور و لذت ذکر و فنائے اوہام و قطع تعلقات سے پس منافات نہین اس اطمینان مین اور اس خوف مین جو وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ مین مذکور ہے اس لیے کہ جسقدر حضور و یقین زیادہ ہوگا بعد و تعلقات کے حجاب اٹھین گے کبھی اسکے جبروت و جلال سے لرزان کبھی اوسکی لاابالی شان پر خائف کبھی اوسکے غضب اور اپنی بعد و محجوبی کی وہم پر ترسان کبھی اپنے قصور اور خودی سے نادم ہوگا پس ایسے اطمینان کو یہ خوف لازم ہے **طوبی** مصدر ہے معنی اسکے طیب یعنے خوشی پا لینا اور کہا گیا نام ہے درخت کا جو جنت مین ہے **ابن کثیر** کہا ابن عباس نے جب اللہ تعالی نے جنت کو بنایا فرمایا اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الخ کہا ابن عباس نے طوبی جنت مین ایک درخت ہے جنت کی ہر کوٹھری مین اسکی ایک شاخ ہے کہا بعض نے اللہ نے اسے اپنے ید قدرت سے خلق فرمایا تم ہے

ہوتی ہے اسکی جڑ سے چشمہائے بہشتی جاری ہین شہد شیر و شراب آپ نے کہا عبداللہ بن وہب نے یہ درخت
سو برس کی راہ کا ہے اسکے شگوفون سے جنتیون کی پوشاک پیدا ہوتی ہے اور ابوہریرہ سے مروی
ہے کہ طوبےٰ درخت جنت ہے اللہ تعالیٰ اُسے فرمائیگا میرے بندے جسطرح چاہے گھوڑے معہ زین
اور اونٹ وغیرہ وہ سب موجود کر دے (حسن مآب) جنت یا مقام حضور و مجلس دیدار و محل رضا۔

كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِيْٓ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَآ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَا۟ عَلَيْهِمُ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ
جسطرح بھیجا ہمنے آپکو ایک گروہ مین گزر گئے ہین پہلے اُس سے گروہ تاکہ پڑھیے آپ اُنپر جو وحی کی ہم نے

اِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ۭ قُلْ هُوَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ مَتَابِ ۝
طرف تیرے اور وہ کفر کرتے ہین رحمن سے کہدیجیے وہ میرا رب ہے نہین معبود مگر وہی اُسی پر توکل کیا مینے اور طرف اسکی جا رجوع میرا

یعنے جسطرح ہمنے آپکو اس اُمت مین بھیجا ایسے ہی انکے قبل امتین گزر چکی ہین اور آپ کا بھیجنا اسلیے
تھا کہ آپ ہماری وحی کردہ آیات اُنپر پڑھین اور حالانکہ وہ بجائے اطاعت و شکر کے حضرت رحمٰن
سے کفر کرتے ہین آپ کہدیجیے کوئی معبود نہین مگر وہی میں نے اُسی پر توکل کیا اور اُسیکی طرف رجوع
کرنا ہے ابن کثیر قریش رحمٰن کو نجانتے تھے اسلیے صلح حدیبیہ مین بسم اللہ کیساتھ رحمٰن کے لکھنے سے منع کیا

وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ۭ بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ۭ
اور اگر ہوتا کوئی قرآن کہ چلائے جاتے ساتھ اُسکے پہاڑ یا کٹ جاتی اُس سے زمین یا بلائے جاتے اس قرآن کی وجہ سے مردے بلکہ اللہ کیلیے امر ہے سب

یعنے اگر ایسا قرآن ہوتا جسکے ساتھ پہاڑ ہوتے اور اُسکی برکت سے زمین قطع ہو جایا کرتی اور مردے
بول اُٹھتے (تب بھی انکو شبہے رہتے اور کفر پہ اڑے رہتے) بلکہ حکم و امر اللہ کیلیے ہے سبکا سب معالم
آیت مشرکین قریش کے حق مین نازل ہوئی ابوجہل اور ابن ابی اُمیہ وغیرہ بیٹھے اور حضور کو بلوایا جب
آپ آئے تو ابن ابی اُمیہ نے کہا اگر آپ چاہتے ہین کہ ہم ایمان لائین تو قرآن کی برکت سے مکے کے پہاڑ
چل نکلین اور زمین ہمارے کاشتکاری کے لیے نکل آئے اور نہرین جاری کر دیجیے کہ ہم باغ لگائین اور
آپ اپنے زعم مین داؤد سے اللہ کے نزدیک کم نہین ہین انکے واسطے پہاڑ مسخر اور جانور تسبیح خوان
ہو گئے تھے اور ہوا کو مطیع کر دیجیے تاکہ ہم ملک شام کو اپنی ضرورتون کے لیے جایا کرین جسطرح سلیمان کے
کے لیے ہوا اور آپ اللہ کے پاس اپنے گمان مین سلیمان سے بھی کم نہین اور اپنے جد قصی یا
کسی اور کو زندہ کر دیجیے کہ ہم اُنسے آپکی نبوت و صدق کا حال دریافت کرلین جسطرح عیسیٰ مردے
جلاتے تھے اور آپ اللہ کے حضور مین کچھ عیسےٰ سے کم نہین اللہ تعالیٰ نے ان تمام سوالات کے
جواب مین فرمایا کہ یہ سب کچھ ہو جائے تب بھی کیا حاصل اور اے نبی محبوب ہدایت تو ہمارے ہی

اختیار مین ہو وہم کیا قرآن کی برکت سے ایسا نہین ہوسکتا حالانکہ اس سے زیادہ زیادہ مرئی
و مشاہد ہو **دفع** مراد یہ ہو کہ قرآن ایسے امور عجیب کے لیے نہین اُتارا گیا بلکہ غرض اسکی ہدایت و
عمل و تصدیق ہو اور ایسے برکات ضمناً ہوجاتے ہین لیکن اگر خاص اسی غرض کے لیے بھی قرآن نازل
ہوتا جس سے ایسے عجائب امور عموماً ہوجایا کرتے تب بھی کفار ایمان نہ لاتے **قرآنا** نکرہ لانے سے
یہ اشارہ ہو کہ یہ قرآن تو ایسے چھوٹی اور فانی غرضون کے لیے کیون ہونے لگا اسکے فوائد و اغراض بہت
عالی و باقی ہین ہان اگر اتمام حجت کے لیے اور کوئی دوسرا قرآن اُتارا جاتا وہ بھی انھین نفع نہ دیتا

أَفَلَمْ يَايْئَسِ الَّذِينَ آمَنُوا أَن لَّوْ يَشَاءُ اللَّهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيعًا ۗ وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ

کیا نہین مایوس ہوے جو ایمان لائے بیشک اگر چاہتا اللہ راہ دکھاتا تمام آدمیون کو اور ہمیشہ جو

كَفَرُوا تُصِيبُهُم بِمَا صَنَعُوا قَارِعَةٌ أَوْ تَحُلُّ قَرِيبًا مِّن دَارِهِمْ حَتَّىٰ يَأْتِيَ

کافر ہوئے پہنچتی رہیگی انکو بسبب اسکے کہ کیا ہلاکت یا اوترینگی قریب گھر سے اُنکے یہانتک کہ آوے

وَعْدُ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ

وعدہ اللہ کا بیشک اللہ نہین خلاف کرتا وعدہ

کیا ایمان والے مایوس نہین ہوئے (یعنے جبکہ
معلوم ہو کہ بے حکم اللہ کے کچھ نہین ہوسکتا پھر
کیون نہین اپنی تدبیر اور اثر سے ناامید ہوتے اسلیے) کہ اللہ اگر چاہتا سب کے سب راہ پر آجاتے اور
کفار پر ہمیشہ اُنکی شامت اعمال سے عذاب نازل ہوا کریگا یا اُنکے گھر سے قریب آتر یگا یہانتک
کہ اللہ اپنا وعدہ ظاہر کرے بیشک اللہ وعدہ خلافی نہین کرتا **قارعہ** عذاب مہلک۔ کہا بعض نے
فتح مکہ **ف** قارعہ سے حکم جہاد مراد ہو جو کبھی منسوخ نہوگا اور قریب سے آثار عذاب یا مال و عیال
کی ہلاکی یا وہ لشکر جو اطراف کفار مین تاخت و تاراج کرے **وعدہ** قیامت جسکے آنے مین شک
نہین **شبہہ** (لایخلف المیعاد) عام ہو ہر وعدہ واجب الوفا ہو پس خلف وعید کیونکر جائز
ہوگا حالانکہ نص وعید مین خاص ہو **حل** بیشک ہر وعدہ واجب الوفا ہو مگر وعدہ وہ ہو جس سے
کسی کا حق یا امید متعلق ہو اور جبکہ وعید سے کوئی حق وامید متعلق نہین ہوتی اُسکے خلاف کو
عفو و درگذر کہتے ہین خلاف ورزی نہین کہتے پس خلف وعید جائز ہے۔

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ فَأَمْلَيْتُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ ۖ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ

اور بیشک ہنسی کی گئی پیغمبرون سے آپ سے پہلے پھر مہلت دی ہمنے انھین جو کافر ہوئے پھر پکڑ لیا ہمنے انکو پس کیسا تھا عذاب میرا

اور بیشک آپ سے پہلے جو پیغمبر گزرگئے اُنسے تمسخر اور مضحکہ کیا گیا پھر ہمنے کفار کو مہلت دی تاکہ
اور کفر مین غلو کرین اور عذر و ترحم کی گنجایش نرہے پھر ہمنے انکو پکڑ لیا اور عذاب نازل ہوگیا

ربع
ع ۱۴
منزل ۳
(تفسیر)

تو آپ سے دیکھا) کہ کیونکر ہوا عذاب نمرود و فرعون و قوم لوط و صالح و نوح پر کیا گذری)

أَفَمَنْ هُوَ قَائِمٌ عَلَىٰ كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ۗ وَجَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ قُلْ سَمُّوهُمْ ۚ

کیا وہ کہ قائم ہے ہر ذات پر ساتھ اسکے کہ کمایا اور بناتے اللہ کے لیے شریک کہدے تم ہی نام بتاؤ انکا

أَمْ تُنَبِّئُونَهُ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ أَمْ بِظَاهِرٍ مِنَ الْقَوْلِ ۗ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِينَ

یا خبردار کرو اللہ کو اُس چیز سے کہ نہین جانتا زمین مین یا صرف ظاہر قول سے بلکہ اچھا دکھایا گیا انھین جو

كَفَرُوا مَكْرُهُمْ وَصُدُّوا عَنِ السَّبِيلِ ۗ وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ۝

کافر ہوئے مکر انکا اور روکے گئے راہ سے اور جسے گمراہ کرے اللہ پس نہین اسکے لیے کوئی رہنما

لَهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَشَقُّ ۖ وَمَا لَهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ وَاقٍ ۝

انکے لیے عذاب ہے حیات دنیا ہی مین اور البتہ عذاب آخرت کا شاق زیادہ ہے اور نہین انکے لیے اللہ سے کوئی بچانے والا

کیا وہ جو قائم و نگران اور ہر ذات کی کسب عمل اور اُسکی سزا و جزا پر قادر ہے (برابر ہو سکتا ہے اُسکے جو کچھ نہو) اور مشرکون نے ایسے حلیم و قدیر کے ساتھ شریک بنائے ہین آپ اُن سے پوچھین کہ تم انکے نام بتاؤ (یعنی صفات و ذات و حقیقت بیان کرو کون ہین اور کیونکر معبود بنے اور کس وجہ سے) کیا تم اے جاہلو اللہ کو اُس چیز کی خبر دو گے جسے وہ تمام زمین مین جانتا ہی نہین (یعنی اگر کچھ بھی انکی اصل ہوتی تو وہ ضرور جانتا وہ تو آسمانون اور زمینون کے کھلے اور چھپے اسرار سب جانتا ہے پس نہ جاننا اللہ کا کنایہ ہے انکے موجود نہونے سے خصوصیت زمین کی خواہ اسلیے ہے کہ اکثر معبود انکے زمینی تھے مثل پتھر اور درخت اور دریا اور آگ وغیرہ کے یا یہ کہ یہ افترا کہ اللہ کے سوا کوئی اور معبود ہو زمین ہی پر گڑھا گیا ہے پس اصل اسکی زمین ہی ہونا چاہیے اور بعض کفار جو نجوم و ملائکہ وغیرہ کو پوجتے ہین وہ بھی باعتبار اختراع دین باطل و بحیثیت سکونت و تعلق مشرکین حوادث زمین سے ہے اور یہ کہ آسمان ایسے لغویات سے بری ہے پس زمین کثیف پر بھی جہان حق و باطل ملا جلا ہے اسکا پتا نہین یا یہ کہ عقول اہل زمین باوجود کمال تاریکی و کثافت اسکے انکار کرتے ہین جیسا کہ حکما نے وہ کسی خیال اور دین کے کیون نہون ایسے معبودون کا اقرار نہین کیا یا صرف ظاہر اور اوپری اور اڑاتی باتین سنکر انکے بندے بن گئے ہو بلکہ بات یہ ہے کہ کافرون کو انکی مکاری اور فضول کاری اچھی دکھائی گئی ہے وہ اسے برا نہین سمجھتے) اور راہ اللہ کی راہ سے باز رہے ہین اور بات یہ ہے کہ جسے اللہ گمراہ کر دے یعنے توفیق خیر نہ دے تو اسکے لیے کوئی ہادی و رہنما نہین قائم

کہا مفسرین نے یعنے نگہبان و مطلع و محافظ ہو لا یعلم سے مراد معدوم و غیر موجود و لا اصل **مسئلہ** اللہ تعالے ہر جزو کل و عرض و جوہر کا عالم ہے **مسئلہ** معدوم کا علم ہونا ذات باری میں جہل ثابت نہیں کرتا اس لیے کہ لا اصل کو جاننا جہل و کذب ہو نہ علم و صدق **مسئلہ** کفار کے حق مین بروز حساب کوئی شفاعت نہ ممکن نہ موثر وہم (ہاد) نکرہ تحت نفی عموم پر دال ہو پس لازم آیا کہ کوئی ہادی انکا نہو حالانکہ لکل قوم ہاد عموم ہدایت کو شامل ہو اور فرعون و نمرود و ابو جہل کو بھی پیغمبر نے ہدایت فرمائی **دفع** عموم ہدایت سے مراد صرف رہنمائی ہے وہ ہر شخص کے لیے ثابت اور رہبان راہ راست پر لے آنا مراد ہے یہ ازلی گمراہ کے لیے مفقود۔

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ۖ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ أُكُلُهَا دَائِمٌ وَظِلُّهَا ۚ

صفت جنت کی جو موعود ہی متقیوں کے لیے جاری ہین تلے اسکے نہرین میوے انکے دائمی ہین اور سایہ اسکے

تِلْكَ عُقْبَى الَّذِينَ اتَّقَوا ۖ وَّعُقْبَى الْكَافِرِينَ النَّارُ

یہ انجام ہے انکا جو ڈرے اور انجام کفار کا آگ ہے

بیان اور وصف اس جنت کا جس کا پرہیزگارون سے وعدہ ہوا ہے یہ ہے کہ اسکے تلے نہرین بہ رہی ہین اسکے میوے ہمیشہ باقی رہین گے اور سایہ بھی دائمی ہو نہ اسکی نعمتیں فنا ہوتی ہین نہ اسکی راحت زائل یہ انجام کار انکا ہے جو اللہ سے ڈرے اور گناہون سے بچے اور انجام کفار کا نار جہنم ہے **ترغیب** خدام جنت کہین گے یَا رَبِّ لَوْ اَذِنْتَ لِیْ لَاَطْعَمْتُ اَھْلَ الْجَنَّةِ وَسَقَیْتُھُمْ لَمْ یَنْقُصْ مِمَّا عِنْدِیْ شَیْءٌ اے رب اگر تو مجھے اجازت دے تو مین کھلاؤن اور پلاؤن تمام بہشتیون کو اور نہو کم مجھسے کچھ

وَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَفْرَحُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ ۖ وَمِنَ الْأَحْزَابِ مَن يُنكِرُ بَعْضَهُ ۚ

وہ لوگ کہ دی ہمنے انکو کتاب خوش ہوتے ہین اسپر کہ اتارا گیا طرف آپکے اور بعض گروہو مین سے وہ ہین کہ انکار کرتے ہین بعض کا

قُلْ إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ وَلَا أُشْرِكَ بِهِ ۚ إِلَيْهِ أَدْعُو وَإِلَيْهِ مَآبِ

کہدیجیو کہ نہین حکم کیا گیا مین مگر یہ کہ عبادت کرون اللہ کی اور نہ شریک کرون ساتھ اسکے طرف اسیکے بلاتا ہون مین اور طرف اسیکی بازگشت ہے

وہ لوگ جنکو ہمنے کتاب یعنے قرآن عطا فرمایا وہ خوش ہین اسپر جو آپ پر اتارا گیا یہ سرور انکا بوجہ ذوق ایمان و شوق رحمن ہے اور مراد اس سے وہ ہین جو اہل کتاب سے ایمان لائے جیسے عبداللہ بن سلام و نجاشی وغیرہ اور بعض جماعتیں وہ ہین کہ بعض قرآن سے منکر ہین یعنی جو احکام انکے خلاف ہین اسکا انکار کرتے ہین آپ کہدیجیے کہ مجھے حکم ہو کہ اللہ کی بندگی کرون اور اوسکے ساتھ کسی دوسرے کو شریک نہ بناؤن اور اسیکی طرف آدمیون کو بلاؤن اور اسیکی طرف رجوع ہو

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ۭ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَاۗءَهُمْ بَعْدَ مَا جَاۗءَكَ مِنَ الْعِلْمِ

اور ایسا ہی اتارا ہمنے اسے حکم عربی اور اگر پیروی کریگا تو انکی خواہشوں کی بعد اسکے کہ آگیا تیرے پاس علم

مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا وَاقٍ ۝

نہیں تیرے لیے اللہ سے کوئی حمایتی اور نہ بچانیوالا

اور ہمنے قرآن کو اتارا درانحالیکہ وہ حکم زبان عرب میں ہے اور اگر کہین تم انکے خیالات اور خواہشوں کے پیرو ہوگئے بعد اسکے کہ تمھارے پاس علم یعنے قرآن آگیا اللہ سے نہ کوئی حمایتی ہے نہ بچانے والا یعنے اللہ کے عذاب سے کوئی بچانیوالا نہین۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ۭ وَمَا كَانَ

اور تحقیق بھیجے ہمنے رسول پہلے آپ سے اور بنائے ہمنے انکے لیے جوڑے اور اولاد اور نہین حق

لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ

کسی پیغمبر کو کہ لائے کوئی معجزہ مگر حکم سے اللہ کے

کفار آپ پر طرح طرح کے اعتراض کرتے تھے کہ اگر آپ پیغمبر ہوتے تو عورتون سے رغبت کیون ہوتی زہد وتجرد اختیار فرماتے ارشاد ہوا اور بیشک آپ سے پہلے بہت پیغمبر ہمنے بھیجے ہین اور اونکے لیے ازواج واولاد تھے (پھر آپ پر الزام بیجا ہے) ۲ اگر آپ نبی ہین توکیون نہین ہمارے فرمایشی معجزے ظاہر ہوتے جواب دیا کہ کسی پیغمبر کو یہ اختیار نہین کہ بدون اذن الٰہی معجزے ظاہر کیا کرے (اور ایمان لانے کو ایک دو معجزے کافی ہین **ف** نکاح کرنا سنت انبیا سے ہے اس لیے وارد ہوا اَلنِّكَاحُ سُنَّتِيْ نکاح میری سنت ہے۔

لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ۝ يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَاۗءُ وَيُثْبِتُ ښ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ ۝

واسطے ہر مدت کی مکتوب ہے مٹاتا ہے اللہ جو چاہے اور ثابت کرتا ہے اور پاس اسکے ہے اصل کتاب

اور ہر وعدے کے لیے ایک کتاب یعنی حکم خاص ہے (جو ملائکہ کو لوح محفوظ سے ملتا ہے اور اسیکے موافق عمل درآمد ہوتا ہے) اللہ تعالیٰ جو چاہے مٹائے جو چاہے بڑھائے اور اصل کتاب یعنی لوح محفوظ اُسیکے پاس ہے **ف** پس جہان تک نصوص مین وارد ہے کہ حکم تقدیر ٹل نہین سکتا اُس سے مراد احکام لوح محفوظ ہین جنھین پر توعلم قدیم کہنا چاہیے اور آثار واخبار تبدل وتغیر کے احکام مفوضہ ملائکہ سے متعلق ہین جیسا کہ بخاری ومسلم مین ہے کہ صلۂ رحم سے روزی اور عمر بڑھجاتی ہے یا صدقے سے بلا ٹلتی ہے اور اسی بنا پر تقدیر معلق ومبرم ہو سکتی ہے مگر ہر امر معلق باعتبار علم ملائکہ مشروط ومعلق ہے اللہ کے علم مین نہ تعلیق ہے نہ تردد اور ممکن ہے کہ مراد بڑھجانے سے برکات وآثار حسنہ ہون اعمال وادعیہ ونذور وکار زیادہ تر مدار فضلے معلق پر ہے۔

وَاِنْ مَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ○

اور اگر دکھا دین ہم تجھے بعض اسکا کہ وعدہ کرتے ہین ہم یا وفات دیدین ہم تجھکو پس نہین آپکے ذمہ مگر پہنچا دینا اور ہمپر حساب ہے

اور اگر ہم آپ کو بعض اُن فتوحات یا ہلاک کفار سے دکھلا دین جسکا وعدہ کیا ہے یا آپ کو وفات دین دونون صورتون مین آپکے ذمے صرف پیغام رسانی ہے رہا حساب سزاے گناہ و عطاے ثواب یہ ہمارے طرف ہے **ف** آیت مین تین خبرین ہین جو ہونیوالی تھین بعض فتوحات موعودہ بعض آپکی حیات مین واقع ہونگی جیسا کہ بدر و خیبر و فتح مکہ مین ہوا ۲ آپ انتقال بھی فرماینگے ۳ بعض وعدے آپکے بعد ظہور مین آینگے جیسا کہ آپکے اصحاب کے زمانے مین ہوا اور تین حکم ہین ۱ آپکا کام تبلیغ رسالت ہے ۲ آپکو اس سے تعلق نہین کہ حق غالب اور باطل مغلوب ضرور ہو ۳ عذاب و ثواب مین آپکو کچھ دخل نہین **لطیفہ** طالب سالک پر امتثال امر لازم ہے دنیا مین کشود اثر آخرت مین جزا و سزا سے اُسے غرض نہین **ربط** منجملہ اُن عذابون کے جو دنیا مین کفار کے لیے ہین بعض کا ذکر فرمایا

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ۗ وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ

کیا نہ دیکھا کہ ہم آتے ہین زمین کو کم کرتے آتے کنارون سے اُسکے اور اللہ حکم کرتا ہے نہین پیچھے ڈالنے والا

لِحُكْمِهٖ ۗ وَهُوَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ○

کوئی حکم کو اسکے اور وہ جلد کرنیوالا ہے حساب کا

الارض مین لام عہد ہے اور قرینہ اُسکا تعذیب کفار جسکا ذکر گزر گیا یعنے زمین مقبوضہ کفار **نقص** بھی خاص ہے اور منسوب کفار کی طرف یعنے اونکا ملک کم کرتے جاتے ہین **معقب** پیچھے ڈالنے والا یعنے ٹالنے والا **حاصل** کیا نہین دیکھا کہ ہم ملک کفار کا اُسکے اطراف سے کم کرتے جاتے ہین ہر دن کفار کے زمین پر ایمان والے قبضہ کرتے جاتے ہین یہ نمونہ عذاب دنیاوی ہے اللہ کے حکم کو کوئی ٹال نہین سکتا وہ حساب جلد کرتا ہے **ف** معلوم ہوا کہ سلطنت کا ہاتھ سے نکلجانا عذاب دنیاوی سے ہے **افسوس** کہ یہ بلا ہمارے زمانے مین مسلمانونکی بداعمالیون نے سر پر لے لی۔

وَقَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيْعًا ۗ يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ۗ

اور تحقیق مکر کیا انھون نے جو پہلے تھے اُنکے پس واسطے اللہ کے ہے داؤ سب جانتا ہے جو کرتی ہے ہر جان

وَسَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ○

اور اب جان لینگے کافر کس کے لیے ہے انجام دار

اور وہ لوگ جو اُنسے پہلے گزر گئے انھون نے بھی بڑے بڑے داؤ کیے اور انجام یہ ہوا کہ تمام تدبیرین اور داؤ اللہ کے واسطے ہوئے یعنے جو ارادہ الٰہی تھا وہی ظہور مین آیا وہ جانتا ہے جو کچھ نفوس کرتے ہین اور کفار اب جان لینگے کہ انجام دار کس کے لیے ہے یعنے دار آخرت مین

کون فائدہ پاتا ہے یعنے دنیا مین کچھ کافرون کی نہ چلی اور آخرت مین بھی کیے کی سزا پائین گے

وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَسْتَ مُرْسَلًا ۚ قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ

اور کہتے ہین جو کافر ہوئے تو نہین رسول کہدے کافی ہے اللہ گواہ ہمارے اور تمہارے درمیان

کفار تو کہتے ہین آپ رسول و فرستادہ خدا نہین آپ جواب دیجیے اللہ کی گواہی

وَمَنْ عِندَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ

اور وہ ذات جسکے پاس علم ہے کتاب کا

اور اُسکی گواہی جسکے پاس علم کتاب یعنے لوح محفوظ سے کافی ہے

سورۂ ابراہیم — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — مکیۃ

شروع نام سے اللہ کے بڑا مہربان نہایت رحم والا

نام اسکا سورۂ ابراہیم مکے مین اتری۔ اسکی دو آیتین مدنی بدری ہین (معالم و کبیر) جامع البیان مین اسکی آیتون کا شمار اکاون ہے دوسری تفسیرون مین باون

الر ۚ كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ

کتاب ہے اتارا ہمنے اُسکو طرف تیری کہ نکالے تو آدمیون کو تاریکی سے طرف روشنی کے

الر حروف مقطعات سے

بِإِذْنِ رَبِّهِمْ إِلَىٰ صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ

اجازت سے انکے رب کی طرف راہ غالب تعریف کیے گئے کے

ظلمات کنایہ ہے کفر و معاصی و شر و حمق سے نور کنایہ ہے ایمان و تقوی و نفع و معرفت سے یعنے قرآن اسلیے اتارا گیا کہ آپ لوگونکو تاریکی جہل و کفر سے بچا کر نور ایمان و معرفت مین داخل کرین اور یہ باذن الٰہی ہو جو سبکا رب ہے اور زبردست غالب اپنی ذات و صفات مین محمود ہے اور مستحق حمد

اللَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَوَيْلٌ لِّلْكَافِرِينَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيدٍ

اللہ ایسا ہے کہ اُسکا ملک ہے جو آسمانون مین اور جو زمین مین ہے اور ہلاکی ہے کافرون کو عذاب سخت سے

زمین و آسمان مین جو کچھ ہے سب اللہ کا مملوک و مخلوق ہے اور کافرون کے لیے سخت عذاب ہے

الَّذِينَ يَسْتَحِبُّونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا

جو دوست رکھتے ہین زندگی دنیا ہی کو آخرت پر اور روکتے ہین راہ سے اللہ کی اور ڈھونڈتے ہین

جو دنیا کی زندگی کو آخرت پر فوقیت دیتے ہین اور روکتے ہین اللہ کی راہ سے روکتے ہین

عِوَجًا ۚ أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ

کجی اُسمین وہی ہین گمراہی دور مین

اور دین کو یا دنیا کو از روے کجی کے تلاش کرتے ہین وہی دور بہک گئے دیہا کا مرجع خواہ دنیا دنیا ہے جیسا کہ ابو سعود کی تفسیر ہے یعنے اسی طرح دنیا طلبی کرتے ہین جو جائز نہین (جیسے حرام خوار کی مذمت ہے)

ع ۶

۶۲

آیت مدنی معالم و معطوف است اسماء ... کتاب ... (حاشیہ غیر واضح)

یا مرجع سبیل کی طرف ہو یعنے طلب ہدایت میں کجروی کرتے ہیں حتیٰ الیسوں کی ضلال بعید ہے

وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ فَيُضِلُّ اللَّهُ مَن يَشَاءُ

اور نہیں بھیجا ہے کوئی پیغمبر مگر زبان میں اوسکے قوم کی تاکہ بیان کردے انکے لیے پھر گمراہ کرے اللہ جسے چاہے

وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

اور راہ دکھائے جسے چاہے اور وہ غالب حکمت والا ہے

یعنے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اپنے ہی قوم کی زبان میں وہ تبلیغ احکام کرتا تھا تاکہ حق و باطل اچھی طرح بیان کردے اور عوام سمجھ لین پھر جسے اللہ چاہے بہکانے اور جسے چاہے راہ پر لگائے وہ اپنے ارادہ میں غالب حکمت والا ہے **ف** آیت ظاہر ہے کہ ہر نبی اپنی قوم کی زبان مین تبلیغ احکام کرتا تھا اور نص ہے کہ دلائل توحید و احکام الٰہی واضح طور پر بتانے مین خفا و التباس نہیں **مسئلہ** واعظ کو عام فہم بیان و عنوان چاہیے **مسئلہ** حکام و علما کے لیے فصاحت بیان و فصاحت تقریر مستحسن ہے **مسئلہ** ضوابط زبان اور زبان دانی امر محبوب ہے اس لیے کہ جب زبان کا تعلق امر رسالت سے قرار پایا تو ممکن نہیں کہ پیغمبر غلطی اور عدم فصاحت سے مطعون ہو سکے اور ہمارے حضور تو افصح العرب والعجم تھے **مسئلہ** دینیات کا ترجمہ قوم کے سمجھانے کے لیے اولیٰ ہے مگر تحفظ اصل کہ بوقت ضرورت و اختلاف مقابلہ ہو سکے لازم ہے **مسئلہ** ہر امت پر اپنے پیغمبر کی زبان سیکھنا مستحب تھا اور بعد بعثت شریف تمام عالم پر زبان عربی قدیم سیکھنا لازم ہے **بحث** چاہیے تھا کہ فہم مطالب کتاب و سنت مین عرب ہی پر اعتماد ہو **جواب** صحابہ تو ایسے ہی تھے مگر بعد اونکے کلام ہے اسلیے کہ آیت مین دو امر مذکور ہیں ۱ فہم لفظی جسکا عرب سے محاورات نہ بدلی بیشک وہ سبکے مقتدا رہے ۲ تعلق معرفت و قلب جسے فہم معانی و ذوق سلیم کہتے ہیں اور یہ سلیقہ ملکہ خداداد ہے نہ محتاج لغت و تعلیم استاد جیسا کہ خود فرمایا فیضل اللہ الخ یعنے بعد اس بیان واضح کے ضلالت و ہدایت باختیار خدا ہے نہ عرب اس سے مخصوص نہ عجم محروم جیسا کہ فرمایا وَلَوْ كَانَ الدِّينُ عِندَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ مِّنَ الْفُرْسِ اگر دین ثریا کے پاس ہو تو بھی پا لینگے اُسے کچھ مرد فارس کے **ف** یہ بشارت گو علماے عجم کے لیے عام ہے مگر استحقاق صحیح و خطاب صریح امام ابو حنیفہ کے لیے ہے مضامین بلند و معانی نازک تفقہ و اجتہاد ہی سے متعلق ہیں اور فہم تراجم زبان دانی سے و معرفت معانی ملکۂ راسخہ سے متعلق اور ملکہ فضل الٰہی ہے جسے چاہے عطا کرے **بحث** کہا صاحب تفسیر کبیر نے کہ بعض یہود اسی آیت سے کہتے ہیں کہ آپ صرف

عرب کے پیغمبر ہیں **جواب** یہ اعتراض بعینہ حضرت موسیٰ اور دوسرے پیغمبروں پر بھی عائد ہو سکتی ہیں جواب پیغمبر وطن سے دور تشریف لیگئے **بحث** جبکہ پیغمبر کی زبان قوم کی زبان ہونا شرط ہے تو چاہیے کہ کوئی پیغمبر مختلف قوموں کا نہو یا اُسکے احکام مختلف لغات میں ہوں **جواب** قوم سے مراد اہل شہر ہیں نہ تمام اُمت تاکہ انکو ہم قوم پیغمبر ہونے سے جو افتخار حاصل ہو وہ بوجہ تابعیت باطل نہو اسلیے کہ اگر پیغمبر دوسری قوم کی زبان میں احکام بیان کریگا تو وہ اصل اور اسکی قوم اُسکی تابع و شاگرد ہوگی اور زبان سے مراد زبان تبلیغ امور رسالت ہے نہ گفتگوے روزمرہ ورنہ ہر شخص اپنی ہی قوم کی زبان میں متکلم ہوتا ہے تخصیص انبیا کی کیا ہوتی پس اشکال باقی نہ رہا مسئلہ نمبر ہو مگر یہ تخصیص تعظیم اہل عرب پر ملحوظ ہے

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰی بِاٰیٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَکَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ۵
اور تحقیق بھیجا ہمنے موسیٰ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ یہ کہ نکال قوم کو اپنی اندھیرے سے طرف اُجالے کے

وَذَکِّرْھُمْ بِاَیّٰمِ اللّٰہِ ط اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّکُلِّ صَبَّارٍ شَکُوْرٍ ۵
اور یاد دلا انکو دن اللہ کے بیشک اسمیں نشانیاں ہیں ہر صابر شاکر کے لیے

ایام نعمات یا واقعات متعلق رحمت و عذاب یعنے ہمنے موسیٰ کو کھلی نشانیوں کے ساتھ بھیجا کہ اپنی قوم کو جہل و کفر کی تاریکی سے نور معرفت و ایمان کی طرف نکالیں اور انکو اللہ کی نعمتیں اور عذاب یاد دلائیں اس کھینچنے اور یاد دلانے میں اُس قوم کے لیے جو صابر و شاکر ہیں توحید و الوہیت کی نشانیاں ہیں **ف** بنی اسرائیل کے مصائب عظیم اور فضائل و انعام بے انتہا تھے لہذا صبر و شکر کا ذکر فرمایا۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهِ اذْکُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ اِذْ اَنْجٰکُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ یَسُوْمُوْنَکُمْ
اور جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم سے یاد کرو نعمتیں اللہ کی کہ تمپر ہیں جب نجات دی تمکو آل فرعون سے چکھاتے تھے تمکو

سُوْٓءَ الْعَذَابِ وَیُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَکُمْ وَیَسْتَحْیُوْنَ نِسَآءَکُمْ ط وَفِیْ ذٰلِکُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ عَظِیْمٌ ۵ ع
برا عذاب اور ذبح کرتے تھے بیٹوں کو تمھارے اور زندہ رکھتے تھے عورتوں کو تمھاری اور اسمیں امتحان تھا رب سے تمھارے بڑا

اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ کی نعمتیں یاد کرو جو تمپر ہیں جب اللہ نے تمکو فرعونیوں کے ظلم سے نجات دی جو تمھاری اولاد نرینہ قتل کرڈالتے تھے اور لڑکیوں کو زندہ رہنے دیتے اسمیں اللہ کیطرف سے تمھارا امتحان بڑا انعام تھا بلا آزمائش و مصیبت یا امر ناگوار یا نعمت اور ظاہر ہے کہ امتحان الٰہی موجب انعام ہی ہے

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّکُمْ لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ وَلَئِنْ کَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ ۵
اور جب پکارا رب نے تمھارے اگر شکر کروگے تم البتہ بڑھاؤنگا تمکو اور اگر کفر کروگے تم بیشک عذاب میرا سخت ہے

یاد کرو جب پروردگار عالم نے باعلان مطلع فرمایا اگر تم میرا شکر کروگے تمھاری نعمتیں ہم بڑھا دینگے اور

ناشکرون کے لیے عذاب شدید ہی آیت ازدیاد نعمت شاکرین مین ظاہر اور استجابت شکر مین نص
ہے اور ناشکری کی سزا مین ظاہر اور اُسکی حرمت مین نص ہی لازیدن کو مبہم چھوڑا تاکہ عموم ہو نعمت
ہو یا توفیق یا ثواب شکر سے ہر قسم کی افزونی ہوگی اسلیے کہ قدر و اعزاز نعمت سے تلذذ زیادہ اور صلۂ
مدح و ثنا بذمۂ منعم کریم عائد ہوتا ہے **نکتہ** امور ناگوار طبع پہ تحمل و ثبات اور ترک شکایت ولی صبر
ہے۔ اور امور مفید موافق تمنا کی قدر اور اُسکی مدح و ثنا دشکر ہی لیکن ان دونون حجابون سے قطع
کر کے اپنے رب رؤف و رحیم و علیم ہی کو فاعل سمجھنا اور حالت طاریہ کی تلخی و شیرینی سے موثر نہو کر
فعل محبوب سے متلذذ و مسرور رہنا یا بکمال ادب حضرت الوہیت سر جھکائے رہنا رضا و تسلیم اور اعلیٰ ترین مرتبہ ہی

وَقَالَ مُوسَىٰ إِن تَكْفُرُوا أَنتُمْ وَمَن فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا فَإِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ حَمِيدٌ ۝

اور کہا موسیٰ نے اگر ناشکری کرو تم اور جو زمین مین ہین سب پس بیشک اللہ بے پروا تعریف کیا گیا ہے

اور کہا موسیٰ نے اگر تم اور تمام زمین والے کفران نعمت کرین (تو بھی اللہ کا کچھ نقصان نہین) وہ بے پروا
ہے مخلوق کے شکر و کفر سے محمود بالذات ہی کسی کی حمد و ثنا کا محتاج نہین **ابن کثیر** کہا ابو ذر نے
کہ حضور نے اپنے رب کی طرف سے فرمایا اے میرے بندو اگر تمھارے اگلے پچھلے جن و انس ایک مرد
متقی کے دل پہ ہو جائین تو بھی میرے ملک مین کچھ نہ بڑھا سکین اور اگر تم سب ایک ٹیلے پر کھڑے
ہو کر مجھسے مانگو اور مین ہر ایک کو منھ مانگی مراد دون تو بھی میرے ملک سے کچھ کم نہوگا مگر جسقدر
سمندر مین ایک تاگا ڈبونے سے کمی ہوا اور مراد اس سے یہ ہے کہ کچھ بھی کمی نہ ہوگی۔

أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَأُ الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ ۛ وَالَّذِينَ مِن بَعْدِهِمْ ۛ

کیا نہین آئی تمکو خبر اُنکی جو پہلے تھے تمسے قوم نوح اور عاد اور ثمود کی اور وہ جو بعد اُنکے تھے

لَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا اللَّهُ ۚ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَرَدُّوا أَيْدِيَهُمْ فِي أَفْوَاهِهِمْ

نہین جانتا اُنکو کوئی مگر اللہ لائے اُنکے پاس پیغمبر اُنکے کھلی نشانیان پس پھیرے ہاتھ مونھون مین

الثلثة

وَقَالُوا إِنَّا كَفَرْنَا بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ وَإِنَّا لَفِي شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُونَنَا إِلَيْهِ مُرِيبٍ ۝

اور بولے ہمنے انکار کیا اُسکو کہ تم بھیجے گئے ساتھ اُسکے اور ہم شک مین ہین اُسکے کہ بلاتے ہو تم ہمکو طرف اُسکے متردد کر

کیا اُنکی خبرین تمکو نہین معلوم ہوئین جو تم سے سابق گزر چکے ہین قوم نوح اور عاد اور ثمود سے اور جو انکے
بعد ہوئے جنھین اللہ ہی جانتا ہے (اسلیے کہ تمام اخبار اور جملہ کفار کا علم تو اللہ ہی کو ہے مشہور اور
نام ہر کفر تو تاریخی قصہ و حکایت مذکور رہین مگر چھپی ناشکریان کون جانے) انکے پیغمبر اُنکے پاس دلائل
اور حجج و علامات لائے تو اُنھون نے اُنکے ہاتھون سے اُنکے منھ بند کر دیے یا اپنے ہاتھ غصے سے

کانٹے لگے اور کہا ہم تمھارے اس بیان حق شک مین ہین **فردوا** الخ کہا بخاری نے تعمیل امر سے
رکنا اور باز رہنا **مریب** تاکید فرمایا کہ ایسا شک نہین جو نکل سکے بلکہ اور زیادہ شبہے پڑتی جاتی ہین

قَالَتْ رُسُلُهُمْ أَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ يَدْعُوكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوبِكُمْ
کہا پیغمبرون نے انکے کیا اللہ مین شک ہے بنانیوالا آسمانون کا اور زمین کا بلاتا ہے تمکو کہ بخشے تمھارے لیے گناہ تمھارے

وَيُؤَخِّرَكُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى قَالُوا إِنْ أَنتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا تُرِيدُونَ أَن تَصُدُّونَا
اور مہلت دے تمکو مدت ٹھیرے تک بولے نہین تم مگر آدمی مثل ہمارے چاہتے ہو تم یہ کہ روکو ہمکو

عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا فَأْتُونَا بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ۝
اس سے کہ تھے پوجتے باپ دادے ہمارے پس لاؤ دلیل ظاہر

کہا اُنسے انکے پیغمبرون نے کیا تمکو اللہ کے باب مین شک ہے جو آسمانون اور زمین کا پیدا کرنیوالا ہے
وہ تمکو بلاتا ہے (راہ حق کی طرف) کہ تمھارے گناہ بخشدے اور تمکو ایک مدت معین یعنے موت تک
دنیا مین مہلت دے (یہ دو دلیلین ہین کہ ایک تو اللہ کی ذات مین تردد عجیب امر ہے دوسرے
ایسا اللہ جو تمھارے گناہ معاف فرمائے تمکو دنیا مین زندہ رکھے) تو کفار بولے تم نہین ہو مگر ہمارے
ایسے آدمی تم چاہتے ہو کہ ہمکو روکو اور باز رکھو اس سے کہ ہمارے باپ دادے پوجتے تھے پس تم اے مدعیان
نبوت اپنے اس دعوے پر کوئی ظاہر دلیل لاؤ یعنے جو معجزے ہم مانگین یا جیسے ہم خواہ مخواہ مان لین لاؤ

قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ إِن نَّحْنُ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلَٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ط
کہا انسے پیغمبرون نے انکے نہین ہم مگر آدمی مثل تمھارے اور لیکن اللہ احسان کرے جسپر چاہے اپنے بندون سے

وَمَا كَانَ لَنَا أَن نَّأْتِيَكُم بِسُلْطَانٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۝
اور نہ تھا ہمکو یہ کہ لائین ہم تمھارے پاس دلیل مگر بحکم خدا اور اللہ ہی پر بھروسا کرتے ہین ایمان والے

انکے پیغمبرون نے اُن سے کہا ہم تو تمھارے ہی ایسے بشر ہین ہان اللہ اپنے جس بندے پر چاہے
احسان کرے اور ہمکو یہ حق نہین کہ اپنی طرف سے کوئی دلیل لائین جو معجزہ مانگو دکھائین مگر اللہ کے
اذن سے اور چاہیے کہ ایمان والے اللہ ہی پر اعتماد کرین **ف** [۱] اُن تمام شبہات کو رد کیا جو کفار نے
حضور پر کیے تھے کہ یہ شیوۂ اہل شقاوت ہے اور جو جواب تمکو قرآن مین دیے گئے یہی جواب انبیاے
سابق کے تھے [۲] اس تقریر مین حقانیت کوٹ کوٹ کر بھری ہے وہ شخص جو خود نبی بن بیٹھا ہو پھر اپنے
معتقدونکے سامنے یہ مجبوری بیان کرے ممکن نہین [۳] مماثلت پیغمبر غیرون سے اصل انسانیت و عجز
عبودیت مین ہے نہ مراتب و اعمال مین [۴] کسی نبی و ولی کو کرامت و معجزہ دکھانے کا مستقل اختیار
نہین [۵] منتہاے کمال و قوت عبد توکل و رجوع الی اللہ ہے نہ قدرت و اختیار

وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ۭ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰي مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا ۭ
اور کیا ہو ہمکو کہ نہ بھروسا کرین ہم اللہ پر اور بیشک کھائی ہمکو ہماری راہ اور البتہ صبر کرینگے ہم اسپر کہ ایذا دی تم نے ہمکو

وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ
اور اللہ پر چاہیئے کہ بھروسا کرین بھروسا کرنے والے

اور ہمکو کیا ہو گیا ہی کہ ہم اللہ پر اعتماد نکرین حالانکہ اللہ تعالے نے ہمکو ہماری راہ یعنی راہ حق دکھادی اور ہم البتہ صبر کرینگے اسپر کہ تمنے ہمکو اذیت دی انکار و عداوت و مطاعن اظہار کفر سے اور چاہیئے کہ بھروسا کرنیوالے اللہ ہی پر بھروسا کرین ف تسکین ہی نبی محبوب کی اور ترغیب ہی مومنین کو کہ دین مین جو مصائب پیش آئین صبر کرین جو حاجت ہو اللہ ہی پر اعتماد کرین ۔ معلوم ہوا کہ توکل سنت انبیا ہی توکل بھروسا اور اعتماد کرنا اور اسمین اولے یہ ہی کہ تدبیر کار سے غافل نہو مگر تاثیر مین اللہ ہی کے فضل کا امیدوار رہے اور یہ بہترین توکل ہی حضرات انبیا اور اصحاب صفا کسی تدبیر سے دست کش نہوئے مگر انجام و تاثیر مین

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ۭ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ
اور کہا انہون نے جو کافر ہوے رسولون سے اپنے البتہ نکالینگے ہم زمین سے اپنی یا پھر آؤ تم مذہب مین ہمارے پھر وحی کی طرف انکے

رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ۙ وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْ بَعْدِهِمْ ۭ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ وَعِيْدِ
رب انکے البتہ ہم ہلاک کرینگے ظالمون کو اور بسائینگے ہم تمکو زمین مین بعد انکے یہ واسطے اسکے ہی کہ ڈرا میرے سامنے کھڑے ہونے سے اور ڈرا وعید سے

بعد ان تمام مباحث کے کفار اپنے پیغمبرون سے کہتے تھے ہم تمکو اپنے ملک سے نکال دینگے نہین تو تم ہمارے دین مین آجاؤ پس اللہ تعالی نے انپر حکم بھیجا کہ ہم ظالمون کو ہلاک کرینگے اور تمکو بعد انکے زمین مین بسائین گے یہ وعدہ کہ بشارت انکے لیئے ہی جو اللہ تعالی کے حضور مین کھڑے ہونے سے ڈرتے ہین اور عذاب الہی سے خائف ہین ف اس مین کھلی بشارت ہی کہ اہل حق غالب رہینگے اور مصداق اس آیت کے خلفاے راشدین واصحاب با تمکین ہوئے ۔

وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ۙ مِّنْ وَّرَاۗىِٕهٖ جَهَنَّمُ
اور طلب فتح کی　اور نامراد ہوا　ہر سرکش جھگڑالو　آگے اسکے　دوزخ ہے

انبیا جب ایمان و ہدایت سے مایوس ہوئے تو اللہ تعالی سے دعا کی کہ اے واحد قہار ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان مین فیصلہ کردے اور ہمکو فتح عطا کر اس دعا کے اثر سے ہر کافر سرکش اللہ اور اللہ والون سے دشمنی رکھنے والا نامراد و ہلاک ہوا اور صرف دنیا ہی مین نہین بلکہ اسکے آگے جہنم بھی ہی وراء سامنے کہا ابو عبیدہ نے یہ لغات اضداد سے ہے یعنے پیچھے اور آگے دونون معنی اسکے ہین نکتہ اسمین اشارہ ہے کہ آگے پیچھے آگ ہے ۔

وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَأْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ

اور پلایا جاویگا پانی پیپ کا گھونٹ گھونٹ پیویگا اسکو اور نہیں اتار سکیگا اسکو اور آئیگی اسکو موت ہر جگہ سے

اور نار یونکو پیپ کا پانی پلایا جائیگا جو گلے مین اٹکے گھونٹ گھونٹ

وَمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ؕ وَمِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ

اور نہیں وہ مرنیوالا اور سامنے اسکے عذاب سخت ہے

پیئین گے دفعتاً اُتار نسکین گے تاکہ تلخی کا خوب مزا چکھین اور ہر مکان یعنے ہر جانب سے موت کی کیفیت اُنپر طاری ہوگی یعنے رگ رگ ریشے ریشے سے عذاب پیدا ہوگا اور وہ مرینگے نہین کہ چھوٹ جائین اور اُنکے آگے پیچھے سے عذاب سخت ہے

مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ ِ ۨاشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ

مثل اُنکی جو کافر ہوئے اپنے رب سے عمل اُنکے مثل راکھ کے ہین کہ تیز چلی اُسپر ہوا

فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ ؕ لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰى شَيْءٍ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ

دن مین اندھڑ کے نہین قدرت رکھتے اُس سے کہ کمایا کسی چیز پر یہ وہی ہے گمراہی دور کی

اُنکی مثال جو کافر ہوئے اپنے رب سے ایسے ہی کہ اعمال اُنکے مثل راکھ کے ہین جسپر ہوا تند چلی آندھی کے دنوں مین سب تتر بتر ہوگیا جو کمایا تھا وہ کچھ بھی اختیار و قدرت مین نرہا سب باد ہوا دور بھٹک جانا یہی ہے

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ

کیا نہین دیکھا تو نے کہ اللہ نے بنائے آسمان اور زمین حق اگر چاہے لیجاوے تمکو اور لاوے خلق

کیا تم نہین دیکھتے کہ اللہ نے آسمان و زمین بنائی اور حق طور پر محض اعتبار و خیال

جَدِيْدٍ ۙ وَّمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ

نئی اور نہین یہ اللہ پر دشوار

نہین اگر اللہ تعالیٰ چاہے تمکو معدوم کردے اور دوسری نئی خلقت پیدا کردے اور یہ امر اللہ پر کچھ گران نہین ہے جب اُسے یہ عالم بناتے دشوار نگزرا تو دوسرا بنانے مین کیا تکلف ہوگا حق سے شعبدات و طلسم و خیالی اوہام خارج ہوگئے **ف** معلوم ہوا کہ تمام اشیا قابل فنا ہین اور بذات غیر قائم جو ذات پاک فنائے عالم ایجاد پر قادر ہے اُسے مار کر جلانے مین کیا دقت ہوگی ایسا قادر سزاوار عبادت و خوف و امید ہے یہ امر اخبار صحیحہ سے ثابت و قطعی ہوگیا ہے کہ یہ عالم بعد حشر و نشر کچھ فنا ہوجائے گا اور کچھ موجود رہے گا

وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِيْعًا فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ

اور ظاہر ہوئے واسطے اللہ کے سب پھر کہا کمزوروں نے اُن سے جنہون نے بڑائی کی ہم تھے تمہارے پیرو پس کیا تم

اور قبرون سے نکل کر تمام مخلوق حضور حق

مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ

کفایت کرنیوالے ہو ہمسے عذاب سے اللہ کے کچھ بھی

سبحانہ تعالےٰ مین حاضر و ظاہر ہوئی تو انکے ضعفا یعنے پیروی کرنے والون نے انسے کہا جنھون نے انکو بہکایا اور آپ کو بڑا بتاتے تھے ہم تو دنیا مین تمھاری اتباع کرتے تھے آج تم کچھ ہمارے کام آسکتے ہو عذاب الٰہی سے بچا سکتے ہو۔

ع ۳

قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ ؕ سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ

بولے اگر راہ دکھاتا ہمکو اللہ البتہ راہ دکھاتے ہم تمکو برابر ہے ہمپر خواہ اضطرار کرین ہم یا صبر کرین نہین ہمکو جائے فرار

وہ کفار کے پیشوا بولے اگر اللہ ہمکو راہ راست بتاتا تو ہم تمکو بھی راہ نجات و طریق فرار بتا دیتے ہمارے لیے برابر ہے بے صبری کرین روئین چلائین یا صبر کرین کوئی راہ بھاگنے اور بچنے کی نہین

وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ

اور کہا شیطان نے جب فیصل ہوگیا امر بیشک اللہ نے وعدہ کیا تمسے وعدہ سچا اور وعدہ کیا مین نے تمسے

فَاَخْلَفْتُكُمْ ؕ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ۚ فَلَا

پس خلاف کیا مین نے تم سے اور تھا مجھے تمپر کوئی غلبہ مگر یہ کہ بلایا مین نے تمکو پس قبول کی تمنے بات میری پس

تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ؕ اِنِّيْ

نہ ملامت کرو مجھے اور ملامت کرو جانون کو اپنی نہین مین فریادرس تمھارا اور نہ تم فریادرس میرے مین نے

كَفَرْتُ بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ؕ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ

کفر کیا اس سے کہ شریک کیا تمنے پہلے سے بیشک ظالم انکے لیے عذاب دردناک ہے

اور شیطان نے بعد فیصلہ کے کہا اللہ تعالیٰ نے تمسے سچا وعدہ کیا تھا دیکھو مطیع جنت مین ہین اور عاصی دوزخ مین اور مین نے تمسے وعدہ خلافی کی جنھین حاجت روا مشکلکشا بنایا تھا وہ خود درماندہ اسیر بلا ہین اور مجھے تمپر کوئی زور و غلبہ نہ تھا کہ خواہ مخواہ اپنا تابع بنا لیتا ہان مینے تمکو بلایا تمنے میرا کہنا مانا تو اپنی جان کو ملامت کرو کہ کیون اللہ کی عدول حکمی اور رہبری پیروی کی نہ مین تمھارا فریادرس ہون نہ تم میرے فریادرس مین نے انکار کیا اُن شرکا سے جنھین تم پہلے یعنے عالم دُنیا مین حق سبحانہ تعالیٰ کا شریک قرار دیتے تھے (پھر ارشاد ہوا) اسمین شک نہین کہ ظالم یعنے کافر او رحد انصاف سے بڑھجانے والے عذاب دردناک پائینگے یعنے شیطان اور سرداران کفر اور کفر و رکا فر سب گرفتار عذاب ہین **ف** معلوم ہوا کہ شیطان بجبر ہمکو گمراہ نہین کرسکتا بلکہ ہم خود شیطان بن رہے ہین ۔ عالم آخرت مین کفر و انکار باقی نہ رہیگا یہانتک کہ شیطان بھی اپنی ضلالت کا قائل اور معبودان باطل سے منکر ہوگا مگر وہان کچھ فائدہ نہین ۔

وَاُدْخِلَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ

اور داخل کیے گئے جو ایمان لائے اور کین نیکیان باغون مین بہتی ہین تلے انکے نہرین ہمیشہ رہنے والے

اور ایمان والے نیکوکار جنت مین داخل کیے گئے جنکے تلے نہرین جاری ہین ہمیشہ رہنے

فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۭ تَحِیَّتُهُمْ فِیْهَا سَلٰمٌ

اسمین حکم سے رب اپنے کے دعا انکی اسمین سلام ہے

والے اُس مین اپنے رب کے حکم سے اور جب اُس مین ملاقات کرتے ہین تو سلام کرتے ہین یہی دعا ہے **ربط** بعد بیان انجام کفر و ایمان ایک اور مثال سے سمجھایا۔

اَلَمْ تَرَ كَیْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَیِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَیِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا

کیا نہین دیکھا تو نے کیونکر بیان کی اللہ نے مثل بات اچھی کی درخت اچھے کے ہے جڑ اسکی مضبوط اور شاخین اسکی

فِی السَّمَآءِ ۙ تُؤْتِیْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِیْنٍۭ بِاِذْنِ رَبِّهَا ۭ وَیَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ

آسمان میں دیتا ہے پھل اپنا ہر فصل مین اجازت سے اپنے رب کی اور بیان کرتا ہے اللہ مثالین

کلمہ طیبہ سخن حق امر ایمان و ذکر خیر کہا ابن عباس نے لا الٰہ الا اللہ کی گواہی

لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ

واسطے آدمیون کے تاکہ وہ نصیحت پکڑین

اصل بیخ و بن یا مقصود و دلیل سخن **ثابت** مدلل و مسلم **فرع** اثر و قبول سما بلند، شائع و عالی **اکل** پھل یعنے ثواب و نفع **حین** وقت اور بیان بقرینہ درخت فصل یعنے ہمیشہ اور ہر کام کے وقت اور عمل ضرورت پہ کلمۃ الحق اپنا فائدہ دکھاتا ہے **شجرہ طیبہ** اچھا درخت اور درخت کی خوبی یہ ہے کہ سر سبز و بارور ہو پھلے پھولے سایہ دار ہو جیسے ہونہار کہتے ہین **حاصل** کیا آپ نے نہین دیکھا کہ اللہ تعالےٰ کیسی مثال بیان فرماتا ہے کلمہ حق و امر ایمان کی مثال ایک ہونہار درخت کی ہے جسکی جڑ قائم ہے اکھڑ نہین سکتی ایسے ہی سچی بات مسلم و مدلل ہے کسی کے مٹائے ہٹ نہین سکتی اور شاخین اسکی آسمان پہ مین یعنے ہر جگہ بات بالا ہے راست گو کا سر بلند دلیل غالب عموماً شائع و مؤثر ہے جسطرح وہ درخت ہر فصل یا ہر وقت پھلتا ہے کلمۃ الاسلام کا فائدہ دنیا مین بھی اور آخرت مین بھی عقلاً مسلم نقلاً معظم اپنے پروردگار کے اذن و قبول سے کسی فریب قلب بازی سے نہین اللہ تعالےٰ آدمیون کے لیے مثالین بیان فرماتا ہے تاکہ وہ سمجھین سوچین **ابن کثیر** ایک مرد نے حضور سے کہا کہ مالدار بہت ثواب لیگئے یعنے صدقات و خیرات کا آپ نے فرمایا بتا تو تمام دنیا کا مال تلے اوپر رکھا جائے تو کیا آسمان تک پہونچیگا یعنے نہ پہونچیگا پھر فرمایا مین تجھے ایسا عمل بتادون جسکی جڑ زمین مین اور شاخ آسمان پہ ہو کہہ لا الٰہ الا اللہ و اللہ اکبر و سبحان اللہ والحمد للہ دس مرتبہ ہر نماز کے بعد و اعادیث

۶۳

مین منقول ہو کر ثواب اعمال و اقوال خیر آسمان پر بلند کو جاتے ہین تو گویا یہ شاخ ہے کہ آسمان تک پہنچی ہے

وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ

اور مثال کلمہ بد کی مثل درخت بد کی ہے کہ جڑ سے اکھاڑ لیا گیا ہے اوپر سے زمین کے نہین اسکے لیے قرار

اور کلمہ خبیث یعنے کلمہ کفر و باطل و گناہ مثل بُرے درخت کے ہے جو نہ سرسبز ہو نہ پھلے پھولے کہ جڑ سے اکھڑا ہوا زمین پر کسی سہارے سے قائم نظر آتا ہے ٹھہر نہین سکتا یعنے یہ کلمات خبیث نہ عقلاً فروغ پا سکتے ہین نہ وقار و اعتبار رہے آخرت مین ثواب و نفع ایسے ہی کفار کی قیل و قال بے ثبات ہے اور مومنین کی شہادت مقبول و ثابت

يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۖ وَيُضِلُّ

ثابت کرتا ہے اللہ انھین جو ایمان لائے قول ثابت پر حیات دنیاوی مین اور آخرت مین اور بہکاتا ہے

اللہ ثابت قدم رکھتا ہے ایمان والونکو قول ثابت پر دنیا او آخرت مین اور اللہ ظالمون کو بہکا دیتا

اللَّهُ الظَّالِمِينَ ۚ وَيَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ ۝ ع

اللہ ظالمون کو اور کرتا ہے اللہ جو چاہے

ہے اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے **قول** بات یہان عام مراد ہے قول ہو یا فعل **ثابت** برقرار حق **قول ثابت** وہ امر جو مطابق واقعہ اور حق وغیر ذالک ہو کہا گیا مراد لا الہ الا اللہ ہے کہا گیا جواب منکر نکیر بہرحال وہ قول و فعل جو موجب نجات و رضاے الٰہی ہو اور وہ کلمہ ایمان ہے یا عہد عبودیت یا عرض خدمت حمل امانت یا اظہار اضطرار محبت و خلوص یا امتحان عشاق اولیا جو ترقی مراتب و غرض عجائب و تصرف ملک و ملکوت و حجاب و قبض و طرد و مطاعن سے ہوتا ہے یا امتحان عوام ہے جو ہواے نفس و اغواے شیطان و امید و خوف غیر و ظلم ظالم و سکرات موت و سوال نکیرین سے ہوتا ہے **آخرۃ** سے مراد خواہ قبر ہے جہان سوال نکیرین پیش آتا ہے یا یہ کہ بوقت حساب یا زیر س انکا ثبات و ایمان مسلم رکھا جائیگا

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَتَ اللَّهِ كُفْرًا وَأَحَلُّوا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ۝ جَهَنَّمَ

کیا نہین دیکھا طرف انکی جنھون نے بدل ڈالی نعمت اللہ کی کفر سے اور اتارا اپنی قوم کو گھر مین ہلاکت کے کہ دوزخ ہے

آپ نے نہین دیکھا اللہ کی نعمت یعنے دین حق کو کفر و انکار سے انکی طرف جنھون نے

يَصْلَوْنَهَا ۖ وَبِئْسَ الْقَرَارُ ۝

داخل ہونگے اسمین اور بُری قرارگاہ ہے

بدلدیا اور اپنے ساتھیون کو دوزخ مین داخل کرایا یہ سب جہنم مین داخل ہونگے اور یہ بُرا ٹھکانا ہے یہ آیت زیادہ تر انکی توبیخ مین ہے جو کسی قوم کے سردار ہون اور اللہ کیطرف سے روکین

مولانا نیاز ... کہتا ۱۲

وَجَعَلُوا لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ قُلْ تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ اِلَى النَّارِ

اور بنائے واسطے اللہ کے شریک تاکہ بہکائیں راہ سے اسکی کہدے مجھیو زندگی کرلو بس بیشک ہے بازگشت تمھاری طرف دوزخ کی

اور اللہ تعالے کے لیے شریک اور ساجھی ٹھہراے ہین تاکہ دوسرون کو بھی اللہ کی راہ سے بہکائین آپ کہدیجیے کہ تھوڑے دن دُنیا مین جی لو فائدہ اُٹھا لو بیشک تمھارا بازگشت اور ٹھکانا دوزخ کیطرف ہے۔

قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً

کہدے میرے غلامون کو جو ایمان لائے قائم رکھتے ہین نماز اور خرچ کرتے ہین اسمین سے کہ دیا ہمنے انکو چھپے اور علانیہ

مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ

پہلے اس سے کہ آئے وہ دن کہ نہ بیع ہو اسمین اور نہ دوستی

اسکی توجیہ مین مفسرین مختلف ہین کبیر لام امر محذوف ہے یعنے لیقیموا ولینفقوا اب مطلب یہ ہوا کہ آپ اے نبی کریم ہمارے اُن غلامون سے کہدیجیے جو ایمان لائے ہوئے ہین کہ تم نماز قائم اور خرچ جاری رکھو **مدارک** مقول قل کا محذوف ہے اور یہ مذکور جزا ہے یعنے آپ کہیے کہ نماز قائم وزکوٰۃ ادا کرو وہ نماز قائم وزکوٰۃ ادا کرینگے اور تقدیر کلام یہ ہے قل اقیموا الصلوٰۃ وانفقوا الخ یقیموا الخ بہرحال مراد یہ ہے کہ آپ ہمارے مومن بندون سے کہدیجیے کہ نماز و مصارف خیر پر قائم و دائم رہو اور ہر وقت و ہر حال مین چھپے ہوئے کھلے ہوئے اور یہ کام اُس دن سے پہلے کرلو جسدن نہ خرید و فروخت ہے کہ کچھ حاصل کرسکو اور نہ دوستی و رعایت ہے کہ کوئی کام آئے اور وہ دن قیامت کا ہے **ف** اس ارشاد سے کہ قیامت مین خرید و فروخت اور دوستی نہین معلوم ہوا کہ نمازی اور سخی کے لیے درماندگی نہوگی اسکے سفارشی بھی ہوجاینگے اسکی ضرورتین بھی باقی نہ رہین گی —

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ

اللہ وہ ہے جسنے بنائے آسمان اور زمین اور اتارا آسمان سے پانی پھر نکالے اُس سے پھل

رِزْقًا لَّكُمْ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ۚ وَسَخَّرَ

رزق واسطے تمھارے اور مسخر کی تمھارے لیے کشتی کہ چلے دریا مین حکم سے اسکے اور مطیع کردین واسطے تمھارے نہرین اور مطیع کیے

لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَاۗىِٕبَيْنِ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۚ وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ۭ

واسطے تمھارے آفتاب اور ماہتاب ضابطے سے اور مسخر کی واسطے تمھارے رات اور دن اور دیا تمکو وہ سب کہ مانگا تمنے اس سے

اللہ تعالی ایسا ہے جسنے آسمان و زمین بنائے اور آسمان سے پانی برسایا پھر اُس سے پھل نکالے تمھارے کھانے کے لیے اور تمھارے فائدے کے لیے کشتی جو دریا مین چلتی ہے مسخر و منقاد کردی تم جدھر چاہو لیجاو خود روی نہین کرسکتی اور یہ تسخیر بامر الٰہی ہے اور تمھارے فائدے کے لیے نہرین بھی مطیع بنا دین

یعنے پانی انکا تمہاری حاجت روائی ہونیکے واسطے تمہاری خواہش پر ہی اور تمہارے فائدے کیلیے چاند سورج مسخر کردیے یعنی ایک قاعدے اور اصل کے تابع ہین نہ کبھی تاخیر ہوتی ہو نہ تعجیل اور نہ اطاعت انکی دائمی اور باقاعدہ ہی اور تمہارے لیے رات دن بھی ایک وقت معینہ کے ماتحت کردیے اور جو تمنے اُس سے مانگا دیا واضح رہے کہ یہ انعام تسخیر مخلوقات علوی و سفلی مختلف مدارج پر ہی بعض مخلوق تو اس اعتبار سے مسخر ہے کہ وہ ایسے قانون دائمی پر مخلوق و مجبور ہین جو انسان کے نفع کے لیے ہو جیسے لیل و نہار شمس و قمر اور بعض بنفسہ مسخر ہو جیسے دریا اور کشتی اور بعض باعتبار اُن علوم کے جو اُسے عطا ہوئے ہین مسخر ہین جیسے وہ عجائب و غرائب جنھین علماً و عملاً حکما نے دکھائے اور دکھاتے چلے جاتے ہین جنکے ادراک مین خود انسان ہی کی عقل متحیر ہو جایا کرتی ہی اور بات یہ ہے کہ عناصر اربعہ جنپر تمام مخلوقات ارضی کی ہستی ہی آدمی کے قبضۂ اختیار مین آسکتے ہین پس کبھی بالانفراد اور کبھی بالترکیب جو کچھ چاہتا ہے کر دکھاتا ہی مگر یہ قوتین کبھی بزور عقل اور کبھی بقوت خیالیہ اور کبھی بتاثیر اسماء و ادعیہ اور کبھی بہ برکات روحانیہ و خلافت الٰہیہ ایک حد تک اسکے اختیار مین آجاتی ہین اور ہر امر دشوار جسے قدرت الٰہیہ نے لباس امکان عطا کیا ہی آسان کردیتا ہے بیشک بعض صورتون مین اسکی تصرفات طبقات سماویہ پر متاثر ہوتے ہین اور کبھی قوت خیالیہ سے بعض اجرام علویہ پر تمکن حاصل کرسکتا ہے اور کبھی اسی عالم اسفل مین بلند پروازیان کرتا رہتا ہے اور یہ ایک اسرار ہے اسرار روح سے جیسا کہ فرمایا قل الروح من امر ربی ونفخت فیہ من روحی وخلقتہ بیدی اور نشان عطای کرامت عامہ جبروت خلافت الٰہیہ کا اور یہ دولت گو تمام بنی آدم کے لیے عام فرمائی گئی ہے تاہم بقا و دوام مختص ہی مومنین مطیع کے لیے ورنہ ادھر دم نکلا اور سب رخصت لہذا فرمایا۔

ع۵ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ۠

اور اگر گنو تم نعمتین اللہ کی نہ گن سکوگے اسے بیشک انسان بڑا ظالم بڑا ناشکرا ہی

ظلوم صیغۂ مبالغہ کفار بالضم جمع کافر و بالفتح صیغۂ مبالغہ (بڑا کفران نعمت کرنیوالا) یعنے اللہ کی نعمتین اسقدر ہین کہ اُنکا شمار ممکن نہین اُسپر بھی آدمی کلمات شکایت زبان پر لاتا ہے یا ناخوشی و تنغص اُسپر طاری ہوتی ہے تو وہ بڑا ناشکرا ہے اور دوسرون کی پرستش یا تعظیم کرتا ہی تو بڑا ظالم ہی نکتہ اللہ کی نعمتین نہ انسان گن سکتا ہے نہ ملک نہ جن اور شکر نعمت نہ ہم ادا کرسکتے ہین نہ وہ پھر اسی بیچارے کو ظلوم و کفار کیون فرمایا وجہ یہ ہی کہ تمام طفیلی ہین اور انسان مقصود پس یہی قابل خطاب سمجھا گیا

اور اسکی ناشکری اعلیٰ درجے کی ناشکری قرار پائی **نکتہ** الانسان مین خواہ لام عہد ہو یعنے کافر و عاصی خواہ استغراق ہے اور تمام آدمی بمقابلہ کمال نعمت عاجز و قاصر ہین **ترغیب** جابر سے مروی ہو کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ابھی میرے پاس سے میرے دوست جبرئیل گئے اور بیان کیا کہ ایک پہاڑ تیس گز لانبا تیس گز چوڑا تھا اردگرد اسکے چار چار ہزار فرسخ دریا بہا ڑ ہپہ ایک چشمہ شیرین جاری اور درخت انار تمام ہر رات پھلتا وہان ایک اللہ کا بندہ تھا چشمے سے آب شیرین پیتا اور انار سے قوت کرتا اور رات دن عبادت و ذکر مین مشغول رہتا یونہین پانچ سو برس گزر گئے خدا پرست نے دعا کی اے رب جب موت آئے تو مین سجدے مین ہون اور میرا بدن نہ سڑے اور یونہین قیامت مین اٹھایا جاؤن پھر اسی حال مین اسکی روح قبض کیگئی جب مین آسمان سے اترتا اور چڑھتا ہون تو اسے سر بسجود پاتا ہون مجھے معلوم ہوا ہو کہ یہ خدا پرست قیامت مین بحضور رب العالمین پیش ہوگا اللہ تعالیٰ فرمائیگا میرے بندے کو میرے فضل و رحمت سے جنت مین لیجاؤ خدا پرست کہیگا بلکہ میرے عمل کے عوض مین ارشاد ہوگا اچھا حساب کیا جائے ادھر سے صرف وہ نعمتین پیش ہونگی جو آنکھون سے متعلق ہین اور ادھر عبد ضعیف کی عبادت پانصد سالہ ایک ایک نعمت کے عوض مین ایک ایک نیکی لیجائیگی ابھی نعمت چشم باقی تھی کہ عبد فقیر کا کیسۂ استحقاق خالی ہوگیا دوسری نعمتون کو کون پوچھے ارشاد ہوگا اسے دوزخ مین لیجاؤ فرشتے کھینچین گے یہ بیچارہ پکاریگا رَبِّ بِرَحْمَتِكَ اُدْخِلْنِي الْجَنَّةَ اے رب اپنی رحمت سے غلام کو بہشت مین جگہ دے پھر بحسب حکم شاہنشاہی سامنے لاکر کھڑا کیا جائیگا ارشاد ہوگا اے بندے تجھے کسنے پیدا کیا عرض کریگا حضور نے ارشاد ہوگا پانسو برس کی عبادت کی قوت کس نے دی عرض کرے گا حضور نے۔ ارشاد ہوگا ایسے دریا مین پہاڑ پر پہونچاتا اور آب تلخ سے چشمۂ شیرین نکالنا اور روزانہ انار مین پھل لانا پھر بحالت سجود قبض روح کرنا یہ کس کے فیض و کرم سے تھا عرض کریگا حضور ہی کی رحمت تھی ارشاد ہوگا یہ سب ہماری رحمت سے تھا اور ہماری ہی رحمت سے اسے جنت مین لیجاؤ پھر کہا جبرئیل نے اِنَّمَا الْاَشْيَاءُ بِرَحْمَةِ اللهِ يَا مُحَمَّدُ تمام چیزین اللہ ہی کی رحمت سے ہین اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ؕ رَبِّ اِنَّهُنَّ

اور جب کہا ابراہیم نے اے رب بنا یہ شہر امن والا اور بچا مجھکو اور میری اولاد کو کہ پوجین ہم بتون کو اے رب ان بتون نے

اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

بہکایا بہتون کو آدمیون سے پس جو پیروی کرے میری بیشک وہ میرا ہے اور جو نافرمانی کرے میری پس بیشک تو بخشنے والا رحیم ہے

اور جب ابراہیم نے بعد تعمیر مکہ معظمہ کہا اے رب اس شہر کو امن والا بنا دے عاصی عذاب سے اور خاطی سزا سے امن پائے اور میری اولاد کو بت پرستی سے بچا اے رب ان بتون نے مخلوق کثیر کو بہکا دیا پس جس نے میری پیروی کی یعنے دین ابراہیم پر چلا وہ مجھسے ہی اور جینے میری عدول حکمی کی تو تو رب غفور رحیم ہی تو اپنے بندون پر خود مہربانی کریگا **ف** اسمین تعریض ہی قریش کی طرف کہ تم بت پرست اور مخالف دین ابراہیم ہو تمکو انپر بھروسا کرنا عبث ہی **ابن کثیر** کہا ابن عمر نے کہ حضور نے یہ آیت پڑھی اور یہ کہ عیسےٰ عرض کرینگے اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ الخ پھر تین بار کہا اَللّٰهُمَّ اُمَّتِيْ اور رودئے حق سبحانہ تعالےٰ نے جبرئیلؑ سے فرمایا کہ ہمارے حبیب سے پوچھو آپکو کس نے رلایا حضور نے عرض کیا اے رب غم امت ضعیف سے بیقرار ہون ارشاد ہوا ہم آپ کو آپکی امت کے باب مین خوش کر دینگے اور ناخوش نکرینگے **اضللن** نسبت اضلال بتون کی طرف مجازا ہی یعنی انکی اتباع موجب ضلالت ہوگئی نہ یہ کہ یہ بت کچھ کرسکتے ہین۔ **بخاری** حضرت ابراہیم اسمعیلؑ اور انکی ماں ہاجرہ کو مکے مین لائے اور جہان آب چاہ زمزم پر درخت ہی وہان ٹھہرایا اور کچھ خرمے اور ایک مشک پانی کی رکھکر رخصت ہوئے حضرت ہاجرہ انکے پیچھے ہولین اور کہتین کہان جاتے ہو اور ہمکو اس میدان مین چھوڑے جاتے ہو آپنے کچھ جواب نہ دیا پھر ہاجرہ نے کہا کیا یہ امر بحکم الٰہی ہی ابراہیمؑ نے فرمایا ہان ہاجرہ بولین ابتو ضایع نکریگا اور وہین قیام فرمایا ہمین اللہ تعالےٰ نے انکے لیے چاہ زمزم ظاہر فرمایا اور مکہ آباد ہوا قیامت تک مرجع عالم رہیگا اور اللہ والون کے دل اسکی طرف جھکے رہینگے الغرض جب خلیل جلیل گھاٹی کے پاس پہونچے اور یہ دونون نظر سے غائب ہوئے تو قبلے کیطرف منہ کرکے یہ دعا کی

رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا

اے رب میرے بیشک بسائی بعض اولاد اپنی میدان بے زراعت مین پاس تیرے گھر حرمت والے کے اے رب میرے تاکہ قائم کرین

الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ۝

نماز پس کر دل آدمیونکے کہ جھکین طرف انکے اور روزی دے انھین پھلون سے تاکہ وہ شکر کرین

اے رب مین نے اپنی بعض اولاد یعنے اسمعیلؑ کو اس میدان مین آباد کیا تیرے گھر کے پاس جو حرمت والا ہی جہان نہ پانی ہی نہ کھیتی اسی لیے کہ نماز قائم کرین اور خادم حرم رہین تو آدمیون کے دل انکی طرف مائل کردے اور انھین مختلف ثمرات سے رزق دے تاکہ یہ لوگ کھائین اور شکر گزار ہون ذریت سے مراد بنی اسمعیلؑ اسلیے کہ مکے کی سکونت اور خدمت انھین کا حصہ رہا اور بنی اسرائیل بلاد شام وغیرہ مین

بادشاہی کرتے رہے ہیں یہی لوگ اس دعا کے حقدار ہیں (غیر ذی زرع) سے مراد کوہستان
لیقیموا الصلوٰۃ سے نماز اور ہر قسم کی عبادات و خدمت و طواف بیت مراد ہو یعنی یہ آبادی صرف خدا پرستی
کیلئے ہو اور اسمین اشارہ ہو کہ کعبہ مقام خدا پرستوں کا ہو اور نمازی اسمین رہینگے **الناس** لام استغراق
ہو ہر وقت اور ہر مذہب والون مین مکہ محترم اور اُسکے خادم واجب التعظیم رہے ظاہر ہو کہ جس قدر
مختلف بلاد کا مجمع حج مین ہوتا ہو دوسرے مقام پر اسکا نظیر ندیکھا نہ سنا **تھوی** یعنے دلونکو محبت
وارادت پیدا ہو جائے تحریک و تدبیر کی ضرورت نہ پڑے **ثمرات** جمع سے اشارہ ہو کہ دور دور ملکون
سے غلہ اور میوہ اور ہر قسم کے اطعمۂ لذیذ انھین عطا ہونگے **نکتہ** رزق کا حصر ثمرات پر کیون کیا
گوشت وغیرہ بھی عمدہ طعام سے **دفع** اس لیے کہ ثمر اصل طعام ہو اور دوسری چیزین جیسے
گوشت یا شہد وغیرہ سب اسی سے ماخوذ ہین **نکتہ** اس تقریر بین کہ مکہ غیر آباد مقام ہو اشارہ ہو کہ
اہل قبلہ ہمیشہ اللہ پر بھروسا رکھنے والے اسباب ظاہر سے بے پروا اُسکے فضل و لطف خاص کے
امیدوار ہین اور اسمین کمال قدرت الٰہی و عظمت مکہ ہو کہ ان بے سامانیون کے ساتھ ایسی فراغ
بالی یہ رجوع عالم یہ آبادی اگر دلیل حقانیت نہین تو کیا ہو **نکتہ** اس دعا مین کئی معجزے دائمی حضرت
خلیل جلیل کے ہین ۱ قبول ۲ دوام یعنے اسوقت تک اولاد اسمٰعیلؑ وہان آباد اور وہی وہان کے
مجاور و خادم ہین اور آجتک اردگرد مکے کے زراعت کا نام نہین۔ آجتک اور ان شاء اللہ ہمیشہ نمازی
طواف کرنیوالون ہی کا وہان انتظام رہا۔ دوام خلق خدا جان و مال سے اُس غیر آباد میدان کے جمال
دلربا پہ دلدادہ و فدائی ہو ۳ مساجد اور مقدس مقامات کی خدمت و تعظیم و محبت اور اُنکی طرف رجوع
خلق ہر قوم اور ہر مذہب اور ہر ملک مین ہو اور یہ عام معجزہ ابراہیمی ہو **مسئلہ** مساجد کیلیے امام موذن
خطیب خادم معین کرنا اور اُنکی خدمت و نگہداشت اسی آیت سے مفہوم ہو **مسئلہ** مشاہد مقدسہ کی
مجاوری بھی اس آیت سے ثابت ہو **مسئلہ** شیرینی یا نقد یا طعام مسجد یا کسی مقدس مقام مین تقسیم کرنا اس لحاظ سے
کہ اثر دعاے ابراہیمی ہو اور قرب جوار کے مساکین زیادہ حق رکھتے ہین۔ جائز ہو **لیکن** بت پرستونکی طرح
حضور قبر و نذر غیر اللہ نہو ثواب صدقہ ہر جگہ سے مساوی ہو مگر خدام و مجاور مقامات مقدس کی رعایۃ امر مستحسن ہے

رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِیْ وَمَا نُعْلِنُ ؕ وَمَا یَخْفٰی عَلَی اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ ۝

اے رب ہمارے تو جانتا ہو جو چھپاتے ہین اور جو ظاہر کرتے ہین اور نہین مخفی اللہ پر کوئی چیز زمین مین اور نہ آسمان مین

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَ لِیْ عَلَی الْكِبَرِ اِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِیْعُ الدُّعَآءِ ۝

سب حمد ہو واسطے اللہ کے جسنے عطا کیے مجھے بڑھاپے مین اسمٰعیلؑ اور اسحاقؑ بیشک رب میرا سنتا ہو دعا کو

اے رب تو ہمارے چھپے اور کھلے امور سب جانتا ہے اور ہماری ہی باتیں نہیں بلکہ کوئی چیز آسمانی ہو یا زمینی تجھ پر پوشیدہ نہیں سب تعریفیں اللہ ہی کیلیے ہیں جسنے مجھے اس پیرانہ سالی میں فرزند حق پسند اسمعیل و اسحاق عنایت کئے بیشک میرا رب دعا سنتا اور قبول فرماتا ہے ف! اولاد پر شکر سنت ابراہیم ہے شکر سے بقا و ازدیاد نعمت ہوتا ہے جسطرح اسمعیل اس ویرانے میں محفوظ رہے اور اولاد ابراہیم میں غایت درجہ کی ترقی ہوئی تقدم ذکر سے معلوم ہوا کہ اسمعیل بڑے بیٹے تھے کبر سے ظاہر ہے کہ آپکے اولاد پیرانہ سالی میں ہوئی لیکن تعین میں مفسرین مختلف ہیں معالم کہا ابن عباسؓ نے اسمعیل ننانوے برس کے سن میں اور اسحاق ایکسو بارہ برس کی عمر میں پیدا ہوئے کہا سعید بن جبیر نے کہ اسحاق کی بشارت جب دیگئی تھی ابراہیم کا سن ایکسو سترہ برس کا تھا

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝

اے رب بنا مجھے قائم رکھنے والا نماز کا اور میری اولاد سے بھی اے رب ہمارے اور قبول کر دعا کو

پہلے خود کہا کہ میں نے اپنی اولاد نماز پڑھنے کے لیے یہاں بسائی ہے پھر اس عزم و قصد خیر پر توفیق طلب کی کہ اے رب مجھے نمازی بنا دے اور میری اولاد کو بھی اے رب دعا قبول کر ف معلوم ہوا کہ نماز اصل عبادت و کلید سعادت ہے اس لیے حضرت خلیل نے اُسے مستقل دعا میں ذکر فرمایا اور یوں کہ اول اپنے لیے پھر اولاد کے واسطے اور پھر بکمال عجز و امید بصراحت عرض کی اے رب تو یہ دعا تو ضرور قبول فرما

رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝ ع

اے رب ہمارے بخش مجھکو اور میرے ماں باپ کو اور سب ایمان والوں کو جس دن قائم ہو حساب

للمومنین میں قیامت تک کے مسلمان داخل ہیں! اور یہ دعا مسنون و مقبول ہے مگر ابراہیم کی دعا والدین کے حق میں باوجود کفر بسبب اُسی وعدے کے تھی جو آپ نے اُنسے کیا تھا اسکی تفسیر اپنے مقام پر آئیگی۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰہَ غَافِلًا عَمَّا یَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ۬ اِنَّمَا یُؤَخِّرُہُمْ لِیَوْمٍ تَشْخَصُ فِیْہِ

اور نہ سمجھو تم اللہ کو غافل اس سے کہ کرتے ہیں ظالم نہیں چھوڑ رکھتا ہے انکو مگر واسطے ایسے دن کے کہ کھلی رہ جائینگی

الْاَبْصَارُ ۙ مُہْطِعِیْنَ مُقْنِعِیْ رُءُوْسِہِمْ لَا یَرْتَدُّ اِلَیْہِمْ طَرْفُہُمْ ۚ وَاَفْـِٕدَتُہُمْ ہَوَآءٌ ۝

نظریں دوڑتے ہونگے اٹھائے ہوئے سر اپنے نہیں پھرینگی طرف انکے نظریں انکی اور دل انکے اڑ رہے ہونگے

ایسا نہ سمجھو کہ اللہ تعالیٰ ظالموں کے کام سے بیخبر ہے دنیا میں ڈھیل اسلیے دی ہے کہ عوض لیا جائے اُسدن جب آنکھیں چڑھ جائیں اور کمال خوف اور گھبراہٹ سے کچھ سوجھ نہ پڑے قبروں سے اٹھکر میدان حشر کیطرف جلدی جلدی چلیں سر اٹھائے ہوئے نہ ادھر نظر نہ ادھر خیال ایسی حیرت کہ ٹکٹکی لگ گئی نگاہ پھرتی نہیں دل عقل فہم وغیرہ سے خالی نہایت بے حواس ہوں ظالم حد سے بڑھنے والا کافر یا عاصی یوم سے مراد قیامت ہے تشخص

بالفتح اسکا مصدر ہو معنے باز ماندن وغیرہ شدن چشم ترغیب حضرت ام حسن سے مروی ہو کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگ قیامت مین ننگے پاؤن ننگے بدن اٹھائے جاوینگے آپکی ایک بی بی نے کہا کہ ایک دوسرے کو دیکھیگا فرمایا اِنَّ لِلْاَبْصَارِ شَاخِصَةٌ آنکھیں بے نور ہوجاوینگی تو کہا کہ آپ دعا کریں کہ ہمین بے ستر نہون فرمایا اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتَهَا اے اللہ انکی پردہ پوشی کر دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سائلہ ام سلمہ تھین مھطعین شتاب رو معالم کہا مجاہد نے کہ نہ داہنے بائین طرف دیکھینگے نہ قدم گاہ پر کمال خوف اور عجلت مین مقنعی سر اٹھائے ہوئے یعنے ادھر ادھر الغات نہوگا معالم کہا حسن نے آسمان کیطرف آنکھین لگی ہونگی ایک دم سر کو نیچا نہ کر سکیگا نظر پھیر کر نہ اینے کمال حیرت و خوف واہ ہو ترغیب کہا ابوذر نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آدمی تین گروہ اٹھائے جاوینگے ایک سوار لباس پہنے ہوئے دوسرے پیادے تیسرے خوار تیرے منھ کے بل چلائے جاوینگے اور جابر سے مروی ہو کہ ایک گروہ چیونٹیو نکی صورت اٹھین گے آدمی انھین روندینگے اور کہین گے انھین کیا ہوا ہو کہا جاویگا یہ متکبر سرکش تھے ہوا سے مراد یہ ہو کہ عقل و فہم خالی

وَاَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَآ اَخِّرْنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ

اور ڈرا آدمیونکو اسدن سے کہ آئے انپر عذاب تو کہین جنھون نے ظلم کیا اے رب ہمارے مہلت دی ہمکو طرف تھوڑی

اور آپ لوگونکو اسدن سے ڈرائیے جب عذاب آئیگا اور ظالم عاصی کہین گے

قَرِيْبٍ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ط

نزدیک کی قبول کرین ہم پکار تیری اور تابع ہوین ہم پیغمبرونکے

رب ہمارے ہمین تھوڑے دنون اور دنیا مین چھوڑدے ہم تیرے احکام سنین گے اور پیغمبرونکے پیرو ہونگے جوابًا ارشاد ہوگا -

اَوَلَمْ تَكُوْنُوْٓا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ ٥ وَّسَكَنْتُمْ فِيْ مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

کیا نہ تھے تم قسمین کہاتے پہلے سے نہین واسطے تمہارے زوال ہو اور رہتے تم بیچ گھرون انکے جنھون نے ظلم کیا جانونپر اپنی

اے لوگو کیا تم دنیا مین قسمین نہ کہاتے تھے کہ ہمکو زوال نہین ہم تو نہین

وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ ٥

اور ظاہر ہوگیا تھا تمکو کیا کیا ہمنے انسے اور ماری تھین ہمنے واسطے تمہارے مثلین

دائمی چین کرینگے اور کیا تم انکے گھرون مین نہین رہے جنھون نے نافرمانبرداری کی اور کیا تمکو نہین معلوم ہوا کہ ہمنے انسے کیا کیا یعنے عاد ثمود قبط کے گھرون مین رہے شدت عذاب انکمون سے دیکھی اور ہمنے تمکو قسم قسم کی مثالین بیان کرکے سمجھایا -

وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ ۭ وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ ٥

اور بیشک کیا داؤ اپنا اور پاس اللہ کے ہی مکر انکا اور نہین تھا اگرچہ مکر انکا کہ ٹل جاوین اس سے پہاڑ

اور ان ظالمون نے بڑے مکر کیے تھے اور اللہ کے پاس ہی عوض انکے مکر کا مگر انکا مکر ایسا تھا کہ پہاڑ ٹل جاوین یعنے جنھون نے نافرمانی کی اور انکے مکر ایسے تھے کہ پہاڑ انسے ٹل جاوین یعنے انکے مکر نہایت زبردست تھے

یا جنھون نے نافرمانی کی انکے مکر ایسے نہیں کہ پہاڑ ہلتے قرآن و اسلام پر کچھ اثر پڑ جاتے اور بعض قرات لتزول معنی اگرچہ انکے مکر پہاڑ ہلا دینے والے تھے تاہم اسلام پر نہ چلینگے

فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝

پس نہ سمجھ اللہ کو خلاف کرنیوالا وعدہ کا اپنے رسولوں سے بیشک اللہ غالب ہے بدلا لینے والا

تو اللہ کو نہ سمجھ کہ وہ اپنا وعدہ یعنی عذاب کفار و ثواب مومنین اپنے پیغمبروں سے خلاف کریگا وہ غالب ہے اور بدلا لینے والا ہے

يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝

جسدن بدل جائیگی زمین سوائے اس زمین کے اور آسمانون کے اور حاضر و ظاہر ہونگے اللہ کو جو واحد اور زبردست ہے

وہ ایسا دن ہوگا کہ یہ آسمان و زمین نہ رہینگے دوسرے زمین بدل دیجائیگی اور سب کے سب اللہ تعالی کے حضور مین حاضر ہونگے جو واحد قہار ہے **تبدل الارض** ابن کثیر آنحضرت سے سوال کیا گیا کہ جب زمین بدلیجائیگی تو مخلوق کہان ہوگی اسکے جواب مختلف منقول ہین مسلم و ترمذی مین ہے کہ پل پر توبان نے روایت کی کہ تاریکی مین پل کے پاس ہونگی ایک روایت مین آیا کہ آدمی اللہ کے مہمان ہونگے۔ کہا ابن عمرو بن میمون نے وہ زمین ہوگی صاف جسپر نہ گناہوا نہ خون گرا حضرت علیؓ نے کہا زمین چاندی بنجائیگی اور آسمان سونا۔ ایک روایت مین ہے کہ زمین روٹی ہو جائیگی مومن پانو کے پاس سے کھائینگے **برزوا** یعنی قبرون سے اٹھ اٹھ کر حضور مین حاضر ہونگے

وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَىِٕذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ۝ سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّتَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ ۝

اور تو دیکھیگا مجرمونکو اسدن جکڑے ہوئے زنجیرون مین کرتے انکے گندھک کے اور ڈھانک لیگی منھ انکے آگ نے

مقرن نزدیک کیا گیا مراد اس سے قید اور مشکین باندھنا **اصفاد** جمع صفد بسکون فا بند

لِيَجْزِيَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝

تاکہ بدلا دے اللہ ہر جان کو جو کمایا بیشک اللہ جلد حساب کرنیوالا ہے

گردن و محکم بستن **قطر** بالفتح ایک روغن ہے جو خارشتی اونٹ کے لگایا جاتا ہے اسکی خارشت جل جاتی ہے اور داغ ہو جاتا ہے (جامع) گندھک اور ایک روایت مین **قطر** بکسر بمعنی مس یعنی مس تفتہ کے کپڑے ہونگے **حاصل** آپ قیامت مین مجرمون کو دیکھین گے گروہ گروہ اور قسم قسم ایک دوسرے کے قریب کسے گئے زنجیرون مین جکڑے ہوئے پگھلائے ہوئے تانبے یا گندھک کے کرتے پہنے کہ آگ کا اثر قوی اور جلد ہو انکے منھ کو آگ نے ڈھانک لیا تا کہ اللہ تعالی ہر جان کو اسکے کامونکا بدلا دے بیشک اللہ تعالی جلد حساب کرنیوالا ہے **البدور** کعب سے مروی ہے کہ وہ زنجیر جسے اللہ تعالی نے فرمایا کہ ستر گز کی ہے اسکا ایک ایک حلقہ تمام دنیا کے لوہے کے برابر ہے۔ کہا ابن عباسؓ نے اسطرح باندھے جائینگے کہ سر پانون سے ملجائیگا جیسا کہ خود فرمایا **فیؤخذ بالنواصی والاقدام** ۲ ع کا فر پانون اور پیشانی سے پکڑا جائیگا کہا حسن ابن یحیی نے جہنم کی زنجیر پر اس جہنمی کا نام لکھا

جسکے ڈرمیان رکھا جائیگا ابن عباس نے فرمایا کہ قطران پگھلا ہوا تانبا ہے اور منہ سے نکلیگی جس طرح ہنڈی کو لکڑی
مین جھوکتے ہین جیسے کہ الناس کی بعض کے لیے قطران کو لباس آتشین پہنایا جائیگا ابن کثیر ابو مالک اشعری
سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا چار باتین میری اُمت مین جاہلیت کی ہین احسب نسب پر تفاخر ۲ کسی کے
نسب مین طعن کرنا ۳ یہ سمجھنا کہ پانی تارونکی تاثیر سے برستا ہے ۴ مردے پہ نوحہ کرنا اور نوحہ کرنیوالیان اگر
بے توبہ کیے مرگئین قیامت مین الفین کرتا قطران یعنے پگھلے ہوئے تانبے کا پہنایا جائیگا اور رانج کی چادر
ہوگی دوسری روایت مین ہے کہ جنت اور دوزخ کے درمیان ٹھہرائی جائینگی اور اُنکے مُنھ کو آگ چھپا لیگی
وہم ارشاد ہوا کہ ہر نفس کو اُسکے کام کا عوض دیا جائے حالانکہ بعض نفوس طیبہ اہل بہشت ہونگے انکا عوض یہ نہین دفع امراد
ہر نفس جہنمی ہے ۱ اور اگر عام ہے تو معنی یہ ہین کہ ہر ایک کو اُسکا کیا ملیگا گنہگار کو آگ دوزخ کی اور مطیع کو جنت۔

هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ ع

یہ خبر پہونچا نا ہے آدمیونکو اور تاکہ ڈرین اُس سے اور تاکہ جانین کہ نہین مگر وہ معبود اکیلا ہے اور تاکہ سوچین عقل والے

یہ جو اوپر ذکر ہوا اسوقت تو اسی قدر ہے کہ آدمیونکو معلوم ہو رہے اور ڈرین اور یقین کرین کہ معبود سبکا وحدہ
کوئی اُسکا شریک و ہمسر نہین اور تاکہ دانشمند اس سے نصیحت اختیار کرین کفار کے حال تباہ سنین ظالمونکی روئے
سیاہ دیکھین اور اپنے بچاؤ کی تدبیر کرین **بلاغ** مین تنوین تعظیمی ہے یعنے قرآن اور یہ مذکور بلاغ کافی واطلاع وافی
ہے اس سے زیادہ کسی وعظ و نصیحت کی حاجت نہین **لینذروا** یعنے غرض سماعت قرآن ذکر قصص و بیانات کی
یہ نہین کہ اُسکی بلاغت و فصاحت اور مضامین اور حسن نظم سے تلذذ اور تفریح حاصل کرین یا اُسے تاریخ دانی انشا
پردازی وغیرہ کا آلہ بنائین بلکہ اللہ پر یقین لائین اُسکے عذاب سے ڈرین ہر امر مین اُس سے عبرت اور نصیحت حاصل کرین

سُوْرَةُ الْحِجْرِ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — مَكِّيَّةٌ

شروع ہے نام سے اللہ کے مہربان رحیم کے

اسکا نام سورۂ حجر ہے اسلیے کہ اسمین کفار مقام حجر کا ذکر ہے ننانوے ۹۹ آیتین ہین مکے مین نازل ہوئی۔ کما ابن
حزم نے اسمین پانچ آیتین منسوخ ہین **ف** فقہا اُنمین سے ایک کی بھی منسوخی کی ضرورت نہین دیکھتے۔

الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝

یہ آیتین ہین کتاب کی اور قرآن بیان کرنے والے کی

الٓر مقطعات سے مسکوت التاویل مفروض الاعتقاد ہے **کتاب** و قرآن ایک ہے پھر قرآن خواہ معطوف
ہے کتاب پہ خواہ آیات پر یعنے یہ صورت آیات کتاب سے ہے جسکا آپ سے وعدہ کیا گیا تھا اور
قرآن ہے جو حق و باطل بیان کرتا ہے یا یہ سورت چند آیات کتاب سے ہے اور اُس قرآن سے جو مبین ہے

پارۂ چہاردہم ربما یود الذین سورۃ الحجر

چونکہ کفار اسلام سے اعراض و انکار کرتے تھے اور اپنے زعم مین سمجھتے جاتے تھے کہ وہ اسی انکار پر ہمیشہ رہینگے ارشاد ہوا کہ اے ایمان والو تم تماشا دیکھو ایک وہ وقت آتا ہے کہ یہ ناعاقبت اندیش اپنے کیے سے نادم اسلام کے متمنی ہونگے لیکن انکی ہدایت کچھ فائدہ نہ دیگی فرمایا۔

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ ۝

اکثر چاہینگے جو کافر ہوئے کہ کاشکے ہوتے مسلمان

ابن کثیر کہا ابن عباس و انس نے جب کفار اور مومنین گناہگار دوزخ مین ڈالے جائینگے کافر کہین گے تمکو خداپرستی نے کچھ فائدہ نہ دیا یعنے دونون ایک ہی مقام پر ہین غیرت الٰہی جوش مارےگی اور مومنین عاصی کو نجات دیجائیگی مشرک انکی رہائی اور اپنی بے دست و پائی دیکھکر کہین گے کاشکے ہم بھی اسلام لائے ہوتے یہ امر حسرت انکے لیے اور عذاب پر عذاب ہوگا۔

ذَرْهُمْ يَأْكُلُوا وَيَتَمَتَّعُوا وَيُلْهِهِمُ الْأَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝ وَمَا أَهْلَكْنَا مِنْ

چھوڑ انکو کھائین اور فائدہ اٹھائین اور کھیل مین ڈالے انکو امید پس جان لینگے اور نہین ہلاک کی ہمنے کوئی

قَرْيَةٍ إِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَعْلُومٌ ۝ مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ ۝

بستی مگر واسطے اُسکے ایک لکھا ہوا معین ہے نہین سابق ہوتی کسی گروہ کو مدت اسکی اور نہ تاخیر کرتے ہین

دنیا مین آپ انھین چھوڑ دین کھائین پیئین چین کرین اور زلیست یا دنیا کی امیدین انھین آخرت اور اللہ سے غافل کرکے کھیل مین لگالے اور ہم نے کوئی بستی یعنے بستی والے ہلاک نہین کیے مگر انکے لیے کتاب یعنے حکم مکتوب تھا جو معلوم و معین ہے کوئی قوم اپنی مدت مرقومہ اور وقت معینہ سے پہلے نہین کرتی اور نہ تاخیر کرسکتی ہے کہا ابن حزم نے کہ یہ آیت منسوخ ہے **ف** یہ اور ایسے تمام آیتین قابل منسوخی کے نہین اسلیے کہ (ذرہم) سے اگر مراد ترک تعرض ہے تو مطلقاً تعرض کبھی ترک ہوا نہ مختار رہے مکے مین تقریر سے تعرض تھا اور مدینے مین شمشیر سے اور اسلام کبھی جبراً شائع نہین کیا گیا جہاد کا خاتمہ صرف ترک فساد و تکبر و عناد پر تھا کبھی صلح سے کبھی جزیے سے تلوار میان مین کرلیجاتی تھی اب کیا ضرورت ہے کہ اسے آیت قتال کا مقابل اور اس سے منسوخ قرار دین یا مقصود تسکین ہے کہ آپ انکی شرارتون پر ملول اور اپنی ناکامی پر نادم و متحسر کیون ہین انکو انکے حال پر چھوڑ دیجیے فہمایش کافی ہے نہ سنین تو اب بوقت موت یا حشر مین معلوم ہوجائیگا۔

وَقَالُوا يَا أَيُّهَا الَّذِي نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ إِنَّكَ لَمَجْنُونٌ ۝ لَوْ مَا تَأْتِينَا بِالْمَلَائِكَةِ إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۝

اور بولے اے وہ کہ اتارا گیا اسپر ذکر تو بیشک دیوانہ ہے کیوں نہ لایا ہمارے پاس فرشتے اگر ہے تو سچا

اور کہنے لگے کفار قریش اے وہ شخص جسپر ذکر یعنے قرآن اتارا گیا ہے تو مجنون ہے یعنے آپ زعم کرتے ہیں کہ مجھپر وحی آتی ہے حالانکہ یہ دیوانگی ہے اگر ایسا ہے اور آپ سچے ہیں تو کیوں نہیں آسمان سے فرشتے ساتھ لاتے

مَا نُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوا إِذًا مُّنظَرِينَ ۝

نہیں اتارتے ہم فرشتے مگر ساتھ حق کے اور نہ ہونگے وہ اسوقت مہلت دیے گئے

جواباً ارشاد ہوا ہم فرشتے نہیں اتارتے مگر حق پر یعنے پھر حق ظاہر ہی ہوجاتا ہے اور وہ لوگ جنپر ملائکہ اترین پھر مہلت نہیں دیے جاتے حق عذاب (معالم) فیصلہ حق واظہار وغلبہ حق -

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ۝

بیشک ہم اتارتے ہیں ذکر اور ہم اسکے لیے نگہبان ہیں

اے رسول محبوب آپ انکی باتوں سے ملول نہوں اور کچھ غم نکریں ہمنے قرآن اتارا ہے اور ہمہیں اسکے نگہبان ہیں اسے رواج دینگے منکروں کی تکذیب اور فساد سے بچائینگے ف یہ بھی ایک معجزہ ہے قرآن کا بخلاف دوسری کتب کے مطاعن اضاعت نسبت کذب وفسخ سے محفوظ ہے باوجود کمال جستجو وغلو وسعی شبا روزی کسی کو مجال نہوئی کہ قرآن پر کہیں حرف گیری کرسکے اور حفظ کا یہ حال ہے کہ اسوقت تک باسناد مسلسل آنحضرتؐ تک ثابت اور حرف حرف قلوب مومنین پر منقوش اتنی بڑی کتاب - عوام کو حفظ ہوجانا اور یاد رہنا ایک ایسا معجزہ ہے جسکا منکر انکار سے پہلے پشیمانی ظاہر کرتا ہے اختلاف علما بھی اسی معجزے کا اثر ہے ورنہ ممکن تھا کہ کسی وقت قوت تقریر یا زور شمشیر سے بعض تفاسیر ماثورہ وقرأت منقولہ والفاظ مجموعہ معدوم ہوجاتے

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ فِي شِيَعِ الْأَوَّلِينَ ۝ وَمَا يَأْتِيهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝

اور البتہ بھیجا ہمنے پہلے آپکے گروہوں میں اگلوں کے اور نہیں آیا انکے پاس کوئی پیغمبر مگر تھے اس سے تمسخر کرتے

یہ نئی بات نہیں بلکہ ہم آپکے پہلے گروہوں میں بھی انبیا بایں قسم کے نصائح واحکام بھیجتے آئے ہیں اور انکے پاس کوئی پیغمبر نہیں آیا مگر اسکے ساتھ ایسے ہی مسخراپن کرتے رہے شیع جمع شیعہ بمعنے فرقہ وگروہ مجتمع کسی ایک طریق اور مذہب پر یہ لفظ (شایع) بمعنے اتباع سے مشتق ہے -

كَذَٰلِكَ نَسْلُكُهُ فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ ۝ لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ ۖ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ ۝

ایسا ہی چلاتے ہیں ہم وہ تمسخر گنہگاروں کے دلوں میں کہ نہیں ایمان لاتے اسپر اور گذر چکا طریقہ اگلوں کا

جیسا کہ ان کفار میں عناد و انکار ہو ویسے ہی انکار و غلط فہمی گناہگاروں کے دلوں میں ڈالی جاتی ہو او حق کو غلط سمجھتے ہیں مسائل شرعی میں چنان چنین کرتے ہیں اور یہ انکار و استہزا تو اگلی امتوں کا طریقہ ہو

وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِم بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوا فِيهِ يَعْرُجُونَ ۝ لَقَالُوٓا اِنَّمَا سُكِّرَتْ

اور اگر کھولدین انپر کوئی دروازہ آسمان سے پھر ہو جائین اسمین چڑھنے والے البتہ کہین نہین مگر یہ کہ بند کی گئی ہو گئین

اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُورُوْنَ ۝

آنکھین ہماری بلکہ ہم قوم جادو زدہ ہین

یعنی انکی درخواست سے آسمان کا دروازہ کھول دیا جائے اور یہ کفار بغرض اظہار اعجاز نمائی ہو اُس دروازے سے آسمان پر چڑھین اور عجائبات قدرت و طلسم حکمت دیکھین تو بھی یہی کہینگے کہ نظربندی کی گئی آنکھین کسی نے باندھ دی ہین بلکہ ہمپر جادو کیا گیا ہو یعنے ایمان لانا کیسا اور بھی اُنکی شرارت اور انکار مین ترقی ہو ربط کفار کے حمق کے بیان کے بعد جلالت قدرت و جبروت عظمت کا بیان شروع کیا تاکہ معلوم ہو ایسے قادر مطلق سے انکار کیسی بدنصیبی و حماقت ہے۔

وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَآءِ بُرُوجًا وَّزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ ۝ وَحَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ۝

اور تحقیق بنائے ہمنے آسمان مین برج اور رونق دی ہمنے انکو دیکھنے والون کیلیے اور محفوظ کیا ہمنے اسکو ہر شیطان مردود سے

یعنے یہ ہماری قدرت ہے کہ آسمان پر برج یعنے منزل و مقام بنائے اور انکو تارون سے منور و مزین کیا کہ ناظرین لطف اُٹھائین اور انکو شیطان کی مداخلت سے محفوظ کر دیا یعنے کسی قسم کا فساد و رخنہ اندازی نہین کر سکتا بروج جمع برج یہ آسمان کی منزلین ہین اور فوائد کثیر انسے متعلق لیکن زیادہ تفصیل و توضیح انکی احادیث مین مذکور نہین حکما کے قواعد اور تجارب سے ثابت ہوا ہو وہ انکی کتابون مین ہے

اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ ۝

مگر جو چرالے بات پس پیچھا کرے اسکا شعلہ چمکتا ہوا

یعنے شیطان کی مداخلت آسمان پر نہین مگر اسی قدر کہ چوری چھپے سے کوئی بات لے اوڑے اسپر بھی شہاب ثاقب انکے درپے ہوتا ہو بخاری ابوہریرہ نے حضور انور سے روایت کی کہ جب کوئی حکم آسمان پر شائع ہوتا ہو فرشتے اپنے پر بچھا دیتے ہین تاکہ کمال تعظیم امر الٰہی پائی جائے اور شیاطین زمین سے آسمان پر یکے بعد دیگرے کان لگائے رہتے ہین جب کوئی بات پائی تو ایک دوسرے کو بتاتا ہو اور شہاب یعنی شعلۂ آتشین فرشتے مارتے ہین کبھی تو پہلے ہی اسے خاک سیاہ کر دیتا ہو اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ یکے بعد دیگرے وہ خبر زمین مین آجاتی ہو پھر شہاب پڑتا ہو بہرحال شیاطین ایک سچ سو جھوٹ ملاکر کاہنون کے دلون مین ڈالتے ہین تاکہ انکی غیبی خبرون سے عوام زیادہ معتقد ہون معالم کیسا

ابن عباس تھے کہ پہلے شیاطین آسمانوں پر بے تکلف آتے جاتے حضرت عیسیٰ کے پیدا ہونے سے تین آسمانوں پر ممانعت ہوگئی جب حضورؐ نے دنیا کو نورانی فرمایا تو مطلق ممانعت ہوئی اب نہیں جانے پاتے اور اگر کوئی سماعت لگا کر سننا چاہتا ہے تو شہاب ثاقب اسکے پیچھے ہو لیتا ہے اور جلا کر خاک سیاہ کر دیتا ہے کہا یعقوبؒ نے کہ حضورؐ سے پہلے تارے نہ ٹوٹتے تھے ایک دن بعض بنی ثقیف نے تارے ٹوٹتے دیکھے اور ڈرے عمرو بن امیہ نے کہا کہ اگر وہ تارے ہیں جو نظم عالم کے لیے معین ہیں تو سمجھو کہ دنیا کا خاتمہ ہوا اور دوسرے ہیں تو کوئی امر ہے جو خدا نے چاہا۔ کہا ابن منبہ نے کہ شہاب آنحضرتؐ سے پہلے تھا مگر محافظت کے لیے نہ تھا کوئی دوسری غرض متعلق ہوگی ف ممکن ہے کہ شیاطین آسمان پر کچھ شرارت کرتے ہوں اور یہ انکی سزا معین ہو ربط آسمانی عجائب کے بعد زمینی صناعت کا ذکر فرمایا۔

وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ ۝

اور زمین پھیلایا ہمنے اسے اور ڈالی اسمیں پہاڑ اور اگائی اسمیں ہر شے موزون

اور زمین کو ہمنے پھیلایا اور اسپر پہاڑ قائم کیے اور ہر قسم کی چیزیں اسمیں پیدا کیں جو موزون یعنے مقدر معلوم ہیں بے اندازہ نہیں

وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ ۝ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ

اور بنائی ہمنے واسطے تمہارے اسمیں معاش اور وہ کہ نہیں تم اسکے روزی رسان اور نہیں کوئی شے مگر ہمارے پاس خزانے اسکے ہیں

وَمَا نُنَزِّلُهٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ۝

اور نہیں اتارتے ہم اسے مگر بمقدار معلوم

ہمنے زمین میں تمہارے لیے اسباب معاش خلق فرمائے اور وہ حیوان بھی پیدا کیے جنھیں تم رزق نہیں دے سکتے اور کوئی شے ایسی نہیں جسکا خزانہ یعنے معدن اللہ کے حضور میں حاضر نہو اور ہم بقدر معلوم ہی نازل کرتے ہیں معایش جمع معاش جو آلۂ زیست ہو خزائن جمع خزینہ حاصل زمین پر وہ چیزیں بنائیں جنپر تمہاری زیست موقوف ہے اور وہ جانور ہیں جنکو تم روزی نہیں دے سکتے خزائن یعنے مادہ و اصل شے یعنے ہر شے کی حقیقت اور اصالت ہمارے حضور میں حاضر ہے جسقدر مناسب ہوتا ہے دنیا میں بھیجتے ہیں ف معلوم ہوا کہ جملہ اشیا کے لیے خزائن ہیں اور وہ سب حضور حق سبحانہ تعالیٰ میں محفوظ اور بقدر حکم عالم میں مقسوم ہیں کوئی شے فرضی خیالی نہیں

وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ ۚ وَمَاۤ اَنْتُمْ لَهٗ بِخٰزِنِيْنَ ۝

اور بھیجیں ہمنے ہوائیں باردار پھر اتارا آسمان سے پانی پھر سیراب کیا ہمنے تمکو اس سے اور نہیں تم اسکے لیے جمع کرنیوالے

وَاِنَّا لَنَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَنَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ ۝

اور ہم ہیں زندہ کرتے ہیں اور مارتے ہیں اور ہمیں وارث ہیں

لواقح جمع لاقحہ یعنے لیجانے والی ہیں اور انواع حاملہ چونکہ ہوائیں پانی انواع کے فائدے

آتے ہین ہین لہذا لواقح فرمایا جو ہوا خزان اور ربیعت پیدا کرتی ہو اُسے عقیم یعنے بانجھ کہتے ہین اور بادل
بھاری کو لواقح یعنے ہمنے باردار ہوائین بھیجین پھر آسمان سے پانی اتارا پھر تمکو اُس پانی سے سیراب
کیا اور تم اُس پانی کے خزانہ دار نہ تھے اور تمھارے پاس وہ مجتمع نہ تھا اور ہم زندہ کرتے ہین اور
مارتے ہین اور ہم ہر شئے کے وارث یعنے بعد فنائے خلق باقی و مالک ہین۔

وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِيْنَ ۝ وَاِنَّ رَبَّكَ هُوَ

اور تحقیق جان لیا ہمنے اگے بڑھجانیوالونکو تم مین سے اور البتہ جان لیا ہمنے پیچھے رہجانیوالونکو اور بیشک رب تیرا وہی

یَحْشُرُهُمْ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝

جمع کریگا انکو بیشک وہ حکیم دانا ہے

اور ہمکو معلوم ہے کہ تم مین کون خیر عبادت یا جہاد وغیرہ مین آگے بڑھنے والا ہے اور کون
پیچھے رہنے والا ہے یا کون خلقت و موت مین مقدم و مؤخر ہے اور پروردگار عالم ان سبکو جمع کریگا وہ حکمت
والا و دانا ہے ترمذی ایک خوبصورت عورت نماز پڑھا کرتی تھی بعض محتاط صف اول مین کھڑے
ہوتے کہ نظر نہ پڑے اور بعض نظر باز پچھلی صف سے اُسے دیکھتے نازل ہوا کہ ہمکو دونون کی حالت
معلوم ہے **ف** یہ امر کہ شان نزول آیت یہی ہو قابل نظر ہے

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝

اور بتحقیق بنایا ہمنے آدمی کو سڑے گارے کی کھنکھناتی مٹی سے

حما وہ مٹی جو پانی مین گوندھی جائے **مسنون** وہ مٹی جو پانی مین ملا کر چھوڑ دی جائے اور بسلسی بدبودار
ہوجائے **صلصال** گوندھی مٹی سوکھ کر کھنکھناہٹ دینے لگے **انسان** سے یہان مراد آدم علیہ السلام
یعنے ہمنے آدم کو گوندھی ہوئی گارے کی خشک اور کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا **لطیفہ** مسنون کے معنے
روشن بھی آیا ہے آدم ایسے گارے سے بنائے گئے جو اسرار قدرت و علوم معرفت سے روشن و نورانی تھا

وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ۝

اور جن بنایا ہمنے اُسے پہلے سے آتش گرم سے

اور جنون کو ہمنے پیدا کیا آدم سے پہلے آتش گرم سے **ابن کثیر** ابن عباس سے مروی ہے کہ جن آنچ سے پیدا
ہوئے اور عمرو ابن دینار نے کہا کہ آفتاب کی آگ سے مخلوق ہین **بستان** کہا ابن عباس نے جو جن
آنچ سے بنائے گئے ہین وہ نہایت لطیف بلکہ ایک قسم کے فرشتون مین محسوب ہین اور عزازیل اسی طبقے
سے تھا اور بعضے آگ سے پیدا ہوئے ان مین لطافت کم اور حوائج بشری زیادہ ہین **معالم** کہا ابو صالح نے
سموم وہ آگ ہے جس مین دھوان نہو اور صواعق اُس سے پیدا ہوتے ہین اور یہ ایک آگ ہے جو حجاب اور

آسمان کے درمیان مین ہے عبد اللہ بن عمر سے منقول ہے کہ دوہزار و بروایتے چھ ہزار برس آدم سے پہلے جن پیدا ہوئے جسطرح آدم انسانون کے باپ ہین جنون مین (سومنا) ابو الجان ہے۔ کما ابن عباس نیز کہ ابو الجان شیطان ہے ف ممکن ہے کہ شیطان ان جنون کا باپ ہو جو آتش سے مخلوق ہین اور وہ چھ ہزار برس پہلے ہون اور (سومنا) ان جنون کا باپ ہو جو آگ سے ہین اور اسے دو ہزار برس ہوئے ہون واللہ اعلم سموم ہوائے گرم جو دن کو چلے یعنی جنون مین آگ کے ساتھ ہوا بھی ہے جیسے انسان مین مٹی کے ساتھ دوسرے عنصر

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝

اور جب کہا تیرے رب نے فرشتون سے مین پیدا کرنیوالا ہون آدمی کا گوندھی گارے کی کھنکھناتی مٹی سے

یعنے قبل خلقت آدم فرشتون سے خطاب رب العزت ہوا کہ ہم ایک بشر خشک مٹی سے پیدا کرین گے عرائس جب آدم کی خلقت منظور ہوئی زمین کے چارون گوشون کی مٹی طلب فرمائی پھر اسے آب تلخ و شیرین دونون سے گوندھوایا اور چالیس برس تک یونہین چھوڑ دیا یہان تک کہ لسدار مٹی ہوئی جیسا کہ فرمایا (حما مسنون) پھر چالیس برس تک چھوڑ دیا خشک ہو کر صلصال ہو گئی۔

فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ ۝ ۶۵

پھر جب برابر کیا ہمنے اور پھونکی ہمنے اسمین روح اپنی تو گرے واسطے اوسکے سجدہ کرنیوالے

تو جب تسویہ یعنے تکمیل خلقت آدم کی ہو گئی اور اپنی روح اس مین پھونکی فرمایا اے فرشتو اسکے لیے سجدے مین گرو روحی یہ اضافت تعظیمی و تشریفی یا تخصیصی ہے

فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ۝ اِلَّآ اِبْلِیْسَ ؕ اَبٰۤی اَنْ یَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِیْنَ ۝ قَالَ یٰۤاِبْلِیْسُ

پھر سجدہ کیا فرشتون نے سب کے سب مگر ابلیس نے انکار کیا ہونے سے ساتھ سجدہ کرنیوالون کے کہا اے ابلیس

مَا لَكَ اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِیْنَ ۝ قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝

کیا ہوا ہے تجھ کو کہ نہین ہوا تو ساتھ سجدہ کرنیوالونکے کہا نہین ہون مین کہ سجدہ کرون بشر کا کہ بنایا تو نے اسکو سوکھی ہوئی لسدار مٹی سے

پھر سجدہ کیا فرشتون نے سب کے سب مگر ابلیس نے انکار کیا کہ سجدہ کرنیوالون سے ہو جائے فرمایا اے ابلیس تجھے کیا ہوا کہ سجدہ کرنیوالون کا ساتھ نہ دیا بولا مین ایسا نہین کہ آدمی کا سجدہ کرون جسے تو نے لسدار مٹی کے ٹھیکرے سے بنایا ف ظاہر ہے کہ وجہ انکار ابلیس تکبر تھی کہ آدمی خاکی اور مین آتشی۔

قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِیْمٌ ۝ وَّاِنَّ عَلَیْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ۝

کہا پس نکل آسمان سے بیشک تو راندہ گیا ہے اور بیشک تجھپر لعنت ہے قیامت تک

حق سبحانہ تعالے نے شیطان کو اس گستاخی پر آسمانون سے نکل جانیکا حکم دیا اور ہمیشہ کے لیے اسے

قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ ۝ إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ

فرمایا یہ راہ ہے سیدھی بیشک بندے میرے نہیں تجھے اونپر قابو

حق سبحانہ تعالی نے جواب دیا کنایہ اشارہ ہے

إِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغَاوِينَ ۝

مگر جو پیرو ہوا تیرا بہکنے والوں سے

شیطان کے دعوی کا اتباع حکم یا خلوص عباد

کیطرف جو آیت مین مذکور ہے راہ سیدھی ہے میری طرف یا میرے ذمے ہے۔ کہ بیشک میرے بندے تجھے اونپر قابو اور غلبہ نہین ہان جو تیرا تابع ہوجائے اور ازل سے گمراہ ہونیوالا ہو اوسپر تیرا زور چلیگا **ف** کسی امر ثابت ہوئے ا جو صراط مستقیم پر چلنا چاہے اسکی ہدایت ضروری ہوتی ہے جیسا کہ کلمہ علی سے ثابت ہے ۲ بندگان مخلص پر شیطان کا داؤ نہین چلتا ۳ آدمی گناہ کرنے مین مجبور و مضطر نہین اور توفیق الٰہی تب ہی ہاتھ چھوڑ دیتی ہے جب خود اسے شیطان کی طرف میل ہو۔

وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ ۝ لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِنْهُمْ جُزْءٌ مَقْسُومٌ ۝

اور بیشک جہنم وعدہ گاہ ان سبکی ہے اوسکے لیے سات دروازے ہین ہر دروازے کیلیے انمین سے ایک حصہ بانٹا گیا

یعنے جو شیطان کے پیرو ہونگے اونکے لیے دوزخ وعدہ گاہ ہے سب اوس مین جائینگے اور جہنم کے سات دروازے ہین اور ہر دروازے کیلیے ایک حصہ مقرر کردی گئی ہے صبغہ کہا صاحب معالم نے کہ فرمایا حضرت علیؓ نے جنتین برابر برابر ہین اور جہنم تہ بتہ ہے کہا ابن جریج نے دوزخ کے سات درجے ہین ا جہنم (چاہ عمیق) ۲ لظی (آتش شعلہ زن) ۳ حطمہ (آتش فوی سال سخت) ۴ سعیر (آتش روشن زبانہ آتش) ۵ سقر (کہ مین ایک پہاڑ کا بھی نام ہے) ۶ جحیم (آتش بلند و بسیار تیز کہ دمغاک فرو نشود) ۷ ہاویہ (نام ہے دوزخ کا اور معنی اسکے غار عمیق البدور حضورؐ سے مروی ہے کہ فرمایا حوامیم سات ہین اور سات ہی دروازے ہین دوزخ کے قیامت مین ہر حم ایک دروازے پر کھڑی ہوگی اور کہیگی اے اللہ جو مجھپر ایمان لایا اور مجھے پڑھتا تھا اسے ان دروازون مین داخل نکر جز تکیعنے ہر دروازے کیلیے ایک گروہ ہے معالم کہا ضحاکؓ نے پہلا دروازہ ان موحدون کیلیے ہے جو شامت اعمال بد سے بغرض سزا چند روز کیلیے دوزخ مین جائینگے پھر نکالیجائینگے دوسرا نصاریٰ کیلیے۔ تیسرا یہود کیلیے۔ چوتھا صابیون کیلیے۔ پانچوان آتش پرستون کیلیے چھٹا مشرکین بت پرست کے لیے۔ ساتوان منافقین کے لیے جیسا کہ فرمایا إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ **ف** بنا بر تقسیم یالا آیت مین جہنم بمعنی مطلق دوزخ ہے علم مکان خاص نہین

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ۝ ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ آمِنِينَ ۝ وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ

بیشک تقوی والے ہین باغون مین اور چشمون مین جاؤ اون مین سلامتی سے بیخطر ہوکر اور نکالدی ہمنے جو کچھ سینون مین تھا

مِنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ۝ لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ ۝

خفگی بھائی بھائی ہیں تختوں پر آمنے سامنے نہ چھو جاتی ہے انکو اسمیں محنت اور نہ وہ اسمیں سے نکالے گئے

پرہیزگار باغوں میں اور چشموں میں رہینگے اُنسے کہا جائیگا کہ امن و سلامتی سے بہشت میں داخل ہو اور ہم آپس کی خفگیاں دلوں سے نکالدینگے دنیا میں جا ہے جسقدر دشمنی و مخالفت ہو مگر بہشت میں اسکا نام بھی نہ رہیگا تا کہ رنج و ملال قریب نہ آئے آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہونگے اور بھائی بھائی ہو جائیگے نہ انھیں بہشت میں کوئی مشقت ہوگی اور نہ وہ کبھی اُس سے نکالے جائینگے **ابن کثیر** بعد جنگ جمل عمران بن طلحہ حضرت علیؓ کے پاس آئے تو آپنے مرحبا کہی اور کہا مجھے امید ہو کہ مجھے اور تمھارے باپ طلحہ کو اللہ تعالیٰ اُن میں سے کرے جنکی نسبت ارشاد ہوا ونزعنا الخ **ابن کثیر** ایک دن حضور انور اُس دروازے سے تشریف لائے جدھر سے بنو شیبہ جایا کرتے تھے اور فرمایا میں تمکو ہنستے ہوئے نہ دیکھوں یعنے اللہ کے غضب اور دوزخ کی شدت سے رویا کرو لے فکر اور رنڈر نہو یہ فرما کر پھر اندر تشریف لے گئے حجر اسود تک گئے تھے کہ الٹے پاؤں پھرے اور فرمایا میں جب نکلا تو جبرئیل آئے اور کہا اے محمد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تو میرے بندوں کو مایوس کیے دیتا ہے۔

نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ وَاَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ ۝

خبردار کر میرے بندوں کو کہ بیشک میں بخشنے والا مہربان ہوں اور بیشک عذاب میرا عذاب دردناک ہے

اے نبی کریم آپ ہمارے غلامان خاص و بندگان با اخلاص کو بتادیں کہ ہم گناہ بخشنے والے تمھاری جانوں پر مہربان ہیں (پس امیدوار رہو) اور بیشک عذاب میرا عذاب دردناک ہے (پس ہمیشہ ڈرو) **مسئلہ** اللہ تعالیٰ سے امید ترحم و خوف عذاب جزو اعتقاد ہے

وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ ۝ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ۭ قَالَ اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ ۝

اور خبر دو انکو مہمانوں سے ابراہیم کے جب داخل ہوئے اسپر پس کہا سلام کہا ابراہیم نے ہم تم سے ڈرتے ہیں

اسکی تفصیل صفحہ ۳۰۵ میں گزرگئی کہ وہ فرشتے جو قوم لوط کے عذاب کو معین تھے پہلے حضرت ابراہیم کے پاس آئے اور بصورت انسان تھے آپنے گوشت بریان سے مہمانی کی فرشتے کیا کھاتے ابراہیم بسبب عدم خوف قوم ڈرے کہ مبادا کوئی قریب عذاب تو نہ ہو

قَالُوْا لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ۝ قَالَ اَبَشَّرْتُمُوْنِيْ عَلٰٓى اَنْ مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ

بولے نہ ڈرو ہم خوشخبری سناتے ہیں تجھ لڑکے کی دانا کی کہا کیا بشارت دیتے ہو تم مجھے اس حال پر کہ چھو گئی مجھے پیری

فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ ۝ قَالُوْا بَشَّرْنٰكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْقٰنِطِيْنَ ۝ قَالَ وَمَنْ

پس کس چیز پر بشارت دیتے ہو بولے ہمنے تمکو بشارت دی ساتھ حق کے تو نہو مایوسوں سے کہ اور کون

وہ فرشتے بولے اے آپکو ایک علم والے | يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖۤ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ۝ | ابراہیم آپ نڈرین ہم تو دانشمند لڑکے کی خوشخبری
نا امید ہوتا ہے رحمت سے اپنے رب کے مگر گمراہ

سناتے ہین ابراہیم نے کمال تعجب سے فرمایا سبحان اللہ ایسی حالت مین کہ مجھے بڑھاپے نے لے لیا ہے لڑکے کی بشارت دیتے ہو فرشتون نے کہا اے خلیل جلیل ہم آپکو حق اور سچ بشارت سنا رہے ہین آپ مایوس نا امید ہون آپ نے کہا اللہ کی رحمت سے تو مایوس کوئی نہین ہوتا مگر گمراہ مسئلہ مایوسی اللہ کی رحمت سے کفر ہے اور علامات و آثار کے رو سے مایوسی کا مضایقہ نہین مسئلہ تفاول مستحب و تطیر حرام ہے جیسا کہ منقول ہے کہ جب آپنے مکہ چھوڑا مدینے کی راہ مین ایک شخص ملا آپ نے نام پوچھا بولا ابریدہ فرمایا ہمارے کام ٹھنڈے اور اصلاح پذیر ہوگئے پھر پوچھا تو کس قبیلے سے ہے بولا اسلم فرمایا ہم سلامت رہین گے یہ تفاول ہے اسمین حق سبحانہ تعالے سے اچھی امید کرنا ہے لیکن اسی بات کو دوسرے طریقے کو مؤثر و یقینی جاننا منع ہے جیسے فال گنڈا اور تطیر یعنے بدشگونی یہ فال کی ضد ہے یعنے کسی برائی کا خیال کرنا یہ حرام ہے فرمایا لا طیرۃ فی الاسلام اسلام مین بدفالی کا اعتقاد نہین

اور وجہ یہ ہے کہ تفاول مین اللہ تعالے سے امید خیر ہوتی ہے اور طیرہ مین بد۔

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ۝ قَالُوْۤا اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ۝ۙ
کہا پس کیا ہے کام تمہارا اے بھیجے ہوو | بولے ہم بھیجے گئے ہین طرف قوم گناہگار کے

اِلَّاۤ اٰلَ لُوْطٍ ؕ اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِيْنَ۝ۙ اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنَاۤ ۙ اِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ۝ | ع
مگر آل لوط | ہم بچانے والے ہین ان سبکے | مگر بی بی انکی مقدر کر دیا ہمنے کہ وہ پیچھے رہجانیوالونسے ہے

حضرت ابراہیم نے کہا تمہارا امر اہم کیا ہے کسلیے اللہ کیطرف سے بھیجے گئے ہو وہ بولے ہم بھیجے گئے ہین طرف قوم گناہگار کے (مراد اس سے قوم لوط) مگر آل یعنے تابع لوط علیہ السلام کے ہم ان سبکو بچا لینگے مگر آل لوط سے انکی بی بی نجات نہ پائیگی ہمنے روز ازل مین مقدر کر دیا ہے کہ وہ پیچھے رہجانیوالون سے ہو وہ نہ بچے گی۔

فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوْطِ ۨالْمُرْسَلُوْنَ۝ۙ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ۝
پھر جب آے آل لوط کے پاس فرستادے | کہا لوط نے بیشک تم قوم انجان ہو

قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوْا فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ۝ وَاَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ۝
بولے بلکہ لائے ہین ہم تمہارے پاس وہ کہ تھے کافر اسمین شک کرتے | اور لائے ہم تمہارے پاس حق اور ہم سچے ہین

جب یہ فرشتے تابعین لوط کے پاس آئے تو حضرت لوط نے کہا تم انجان لوگ ہو ہم تمکو نہین پہچانتے فرشتے بولے انہین بلکہ ہم وہ لائے ہین جسمین آپ کی امت منکر شک کرتی تھی اور دہشہ

تصریح کی) اور لائے ہین ہم تمھارے پاس حق یعنے عذاب اور وعدۂ الٰہی اور ہم سچے ہین۔

فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ اللَّيْلِ وَاتَّبِعْ أَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنكُمْ أَحَدٌ وَامْضُوا حَيْثُ

پھر لیجا اپنی گھر والونکو ایک حصے مین رات کے اور پیچھا کر انکی پشت کا اور نہ التفات کرے تم مین سے کوئی اور گذر جاؤ جہان جدھر

تُؤْمَرُونَ ۝ وَقَضَيْنَا إِلَيْهِ ذَٰلِكَ الْأَمْرَ أَنَّ دَابِرَ هَٰؤُلَاءِ مَقْطُوعٌ مُّصْبِحِينَ ۝

حکم کیے گئے ہین اور فیصلہ کردیا طرف اسکی یہ امر کہ پیچھا ان کا کاٹا گیا ہی بحالت صبح کرتے

اے لوط آپ رات کے حصے مین اپنے اہل یعنی تابعین کو لیکر شہر سے نکلجائین اور آپ خود اپنے ساتھیون کے پیچھے رہین اور کوئی تم مین سے ادھر اُدھر نہ دیکھے اور جسطرف یا جس طرح حکم دیا گیا ہی چلے جاؤ اور ہمنے فیصلہ کردیا لوط کی طرف اس امر کا (بیان اُسکا یہ ہی) کہ ان کافرونکے عقب یعنی جڑ مقطوع ہے جس حال مین یہ صبح کرینگے یعنے صبح ہوتے ہی عذاب آجائیگا اور ان مین سے کوئی نہ بچے گا ف سردار کو اپنے تابعین کی سپر و پناہ رہنا چاہیے جیسا کہ کلمہ اتبع سے سمجھا گیا ۲ کیفیت عذاب ومحل عذاب پر نظر وگذر و تماشا موجب شقاوت وضرر ہے ہان ڈرے اور پناہ مانگے۔

وَجَاءَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَسْتَبْشِرُونَ ۝ قَالَ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ ضَيْفِي فَلَا تَفْضَحُونِ ۝

اور آئے شہر والے خوشیان کرتے کہا لوط نے بیشک یہ مہمان میرے ہین پس نہ رسوا کرو تم مجھے

وَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تُخْزُونِ ۝

اور ڈرو اللہ سے اور نہ ذلیل کرو مجھے

چونکہ یہ فرشتے نہایت نوجوان بنکر آئے تھے خوبصورت بے ریش وہ قوم بدافعال دوڑی اور خوشیان کرتی ہوئی حضرت لوط کا گھر گھیر لیا آپنے کہا اے لوگو یہ میرے مہمان ہین انھین تکلیف دیکر مجھے فضیحت نکرو اور اللہ سے ڈرو اور مجھے ذلیل نکرو ف دو واسطے دلائے ۱ باعتبار عرف کہ مہمان سے بدسلوکی سب کے نزدیک بری ہے ۲ باعتبار انجام کہ اللہ سے ڈرو اِس فعل کی سزا سخت ہے (ی) دونون جگہ محذوف اور اُسکی جگہ کسرہ ہے۔

قَالُوا أَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعَالَمِينَ ۝ قَالَ هَٰؤُلَاءِ بَنَاتِي إِن كُنتُمْ فَاعِلِينَ ۝

بولے کیا نہ منع کیا تھا ہمنے تجھے عالم والون سے کہا یہ لڑکیان ہین میری اگر ہو تم کرنیوالے

وہ شریر اولٹا الزام دینے لگے اے لوط ہم تمکو پہلے ہی منع کر چکے تھے کہ تم اِدھر اُدھر کے غریب الوطن لوگون کو مہمان نہ کیا کرو اس لیے کہ ہم اپنی عادت سے عدول نکرینگے اور تم آداب مہمان کے پابند ہو حضرت لوط نے فرمایا اے لوگو اگر خواہ مخواہ ایسا ہی منظور ہے تو یہ میری بیٹیان موجود ہین اِن سے نکاح کرلو۔

لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ ۝ فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِينَ ۝ فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا

قسم ہے تیری جانکی بیشک وہ نشہ مین اپنے بہکے ہوئے ہین پھر پکڑ لیا انکو چیخ نے روشنی ہوتے پھر کردیا ہمنے بلند بستیوں کے

سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّن سِجِّيلٍ ۝

پست اُسکا اُلٹا اور برسائے ہمنے اوپر اُنکے پتھر کنکریوں سے

ارشاد ہوتا ہے اے نبی محبوب آپکے عیش مبارک وحیات روح بخش کی قسم بیشک یہ کافر یا کفار قوم لوط اپنے غفلت کے نشے مین بہکے ہوئے ہین نہ ہوش ہے نہ عقل پھر پکڑ لیا اونکو چیخ نے سپیدۂ صبح کے وقت پھر ہمنے اوسکے بلند مقاموں یا بلند مرتبے والونکو پست کرڈالا اور برسائے اُنپر پتھر کھنگر ہو ئیکے

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِينَ ۝ وَإِنَّهَا لَبِسَبِيلٍ مُّقِيمٍ ۝ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ ۝

بیشک اسمین نشانیان ہین پہچاننے والونکے لیے اور بیشک وہ راہ ہے سیدھی بیشک اسمین نشانی ہے ایمان والونکے لیے

بیشک اس قصے مین نشانیان ہین علامات و آثار سے پہچاننے والونکے لیے اور بیشک وہ شہر قوم لوط کی ایسی راہ پر ہین جو ہمیشہ موجود اور عام رستہ ہے تم رات دن اُسپر گزرتے ہو پھر کیون آنکھین نہین کھولتے جو ایمان والے ہین اُنکے لیے اس بستی مین پہچان ہے ۔

وَإِن كَانَ أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ لَظَالِمِينَ ۝ فَانتَقَمْنَا مِنْهُمْ وَإِنَّهُمَا لَبِإِمَامٍ مُّبِينٍ ۝

اور بیشک تھے اصحاب ایکہ کے ظالم تو بدلا لیا ہمنے اُنسے اور وہ دونون راہ ظاہر مین تھے

اور بیشک اصحاب ایکہ یعنے قوم شعیبؑ ظالم تھی اسلیے کہ راہزنی کرتی ناپ تول مین زیادہ لیتی کم دیتی تو ہمنے اُنسے بدلا لیلیا یعنے عذاب مہلک بھیجا جسکا ذکر صفحہ ۔ مین گزرا اور بیشک وہ دونون یعنے قوم لوط و شعیبؑ کھلی ہوئی سامنے کی راہ مین تھی عام گزرگاہ ہے انکا قصہ ہر ایک کی پیش نگاہ ہے

وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحَابُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِينَ ۝ وَآتَيْنَاهُمْ آيَاتِنَا فَكَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ۝

اور بیشک جھٹلایا اصحاب حجر نے پیغمبرون کو اور دین ہمنے انکو نشانیان اپنی پھر تھے اُنسے روگردان

یعنے اصحاب حجر (قوم ثمود) نے پیغمبر اونکو (صالح) جھٹلایا اور ہمنے اپنی قدرت کی نشانیان (ناقہ) انکو دین تو وہ اُن نشانیون سے منکر و روگردان ہوئے جامع حجر ایک شہر ہے شام اور مدینے کے درمیان مین ثمود اسمین رہتے تھے

وَكَانُوا يَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا آمِنِينَ ۝ فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِينَ ۝

اور تھے کہ تراشتے تھے پہاڑون سے گھر بے ڈر پھر پکڑ لیا انکو چیخ نے صبح ہوتے

فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝

پھر نہ بچایا انکو اُس نے کہ تھے کرتے

یہ لوگ پہاڑون سے گھر تراشتے تھے اور بیخوف تھے کسیکا کھٹکا نہ تھا تو ناگاہ عذاب الٰہی نے صبح ہوتے ہی انکو لے لیا اور جو کچھ کیا تھا اُن کے کام نہ آیا انکا قصہ مفصل گزرا

وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ

اور نہیں بنایا ہمنے آسمان اور زمین اور جو انمین ہی مگر حق اور بیشک قیامت البتہ آنیوالی ہی پس درگذر کر

اور آسمان و زمین ہم نے حق پیدا کیے ہین (یعنے نہ عبث اعتباری اور وہمی

الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ۝ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ۝

درگزر کرنا اچھا بیشک رب تیرا وہی پیدا کرنیوالا دانا ہی

ہین اور نہ یہ کہ انکا کوئی نتیجہ اور فائدہ ہو اور نہ یہ کہ ایک دن حساب کتاب ثواب عقاب نیک و بد کی جانچ ہو) اور اسمین شک نہین کہ قیامت ضرور آنیوالی ہے (تو آپ اے نبی کریم ان مکرانے والے مسخرایت کرنیوالے قوم کی گستاخیون کو) پوری طور پر درگذر کیجیے (قریب ہی کہ اپنا کیا پا جاینگے) تیرا رب تمام اشیا کا پیدا کرنیوالا ہر امر کا جاننے والا ہی **صَفْحَ الْجَمِيْل** یعنے مردانہ تحمل کیجیے بزدلی اور لالچ و بیحیائی کے طور پر نہین ربط بعد بیان امم سابقہ و وعید عذاب لاحقہ آپکو اعراض چشم پوشی کی ہدایت کی اور دفع حزن و ملال مومنین و حصول فرحت و تسکین کے لیے عمدہ انعام کا ذکر فرمایا۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ۝

اور بتحقیق دی ہمنے تجھکو سات مکرر سے اور قرآن بزرگ

یعنے دو نعمتین عنایت فرمائین اسبع مثانی مکرر قرآن عظیم بخاری ابو سعید بن معلے سے مروی ہی کہ حضور نے مجھسے فرمایا کہ مین تجھے ایسی سورت سکھا دونگا جو اعظم سورت ہا قرآن ہو پھر فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ اُوْتِيْتُهٗ الحمد لله سبع المثانی ہے قرآن عظیم ہونیمے ثابت ہوا۔ اور ابو ہریرہ نے روایت کی کہ فرمایا اُمُّ الْقُرْاٰنِ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ الحمد سبع مثانی ہی ایسے ہی روایت کی ترمذی نے اور اکثر مفسرین کے بعض اقوال اسکے خلاف بھی ہین پھر سبع اسلیے کہ الحمد مین سات آیتین ہین اور مثانی اسلیے کہ نماز مین دوہرائی جاتی ہی یا دو بار نازل ہوئی یا اسمین دو قسم کے مضمون ثنا اور دعا۔۔۔ ہی یا اس لیے کہ اسکے بعد دوسری آیت قرآنی پڑھی جاتی ہی اور تخصیص کلام تعظیم سورہ فاتحہ پر دال ہی اور ایسی نعمتے جو بمقابلہ مجموعہ قرآن مذکور ہوئی اور ہوا۔ اے حبیب کریم جب ایسی نعمت عظمی آپکو عطا ہوئی تو

لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ

نہ بڑھا نظر اپنی طرف اسکے کہ نفع دیا ہمنے ساتھ اسکے قسم قسم کو انمین سے اور نہ رنج کھا انپر اور جھکا بازو اپنا

مد عینین (طمع اور رغبت سے دیکھنا) ازواج جفت یعنی قسم قسم منہم (کفار سے) خفض جناح

لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَقُلْ اِنِّيْٓ اَنَا النَّذِيْرُ الْمُبِيْنُ ۝

ایمان والونکے لیے اور کہدے میں ڈرانیوالا ظاہر ہون

تنعم و ترفق یعنے اصناف واقسام کفار کو ہمنے جن فانی نعمتون اور دنیاوی لذتون سے برخوردار کیا ہی انکی طرف آپ نظر نہ ڈالین (اس لیے کہ آپکو تو ہم نعمت عظمی یعنے سبع مثانی و قرآن عظیم دے چکے ہین) اور مومنین کے افلاس و شکستہ حالی و مایوسی پر یا کفار کی گمراہی و سوء خاتمہ و ہلاک پر افسوس و رنج بھی نہ کیجیے (بلکہ) بازوے شفقت مومنین کے لیے جھکادیجیے اُنپر رحمت کیجیے نرمی فرمایے اُنکی غمخواری ہمدردی کیجیے اور یہ کہدیجیے کہ مین کھلا ڈرانے والا ہون **ف** ۱ رشک و حسد و دنیا طلبی کفار کی دولت و نعمت پر تمنا اُنکے ہلاک و عذاب پر حزن ممنوع اور مومنین کی ہمدردی خیرخواہی مستحسن ہو ۲ اللہ تعالی نے منجملہ اور احسانات کے اپنے ایمان والے بندون کی نسبت اپنے محبوب سے فرمایا کہ تم اُنپر شفقت کرو اُنکے خیرخواہ رہو تا کہ ہم اُنکے گناہ عفو کرین اور ترقی مدارج مین ہماری رحمت کارساز رہے **مسئلہ** حسد کرنا اور کسیکے مال پر نظر ڈالنا ممنوع ہو **مسئلہ** دنیا کی لذت فانیہ پر رغبت مذموم ہو مگر حالت اضطرار عفو ہو اسلیے کہ وہ مقتضاے بشریت ہو البتہ اُس سے متاثر ہونا اور تابع بنجانا جائز نہین ۳ حالت اختیار مین کئی درجے ہین **اول** بقدر ضرورت یہ مباح ہو **دوم** ضرورت سے زائد مگر حدود شرعی کے اندر یہ عفو ہو **سوم** لحاظ و امتیاز نرہے دین جاے یا دیانت طلب تمنا سے باز نرہے یہ حرام ہو اور نظم قرآنی اسی کی تحریم پر شاہد ہو **مسئلہ** لا تحزن سے اگر ناکامی مومنین مراد ہو تو یہ ممانعت بطور فہمایش و تسکین ہو کہ جب انھین ایسی نعمتین ملتی ہین تو اس ہیمقدار چیز کا خیال ہی کیا۔ اور اگر ہلاک کفار مراد ہو تو اشارہ ہو نزول عذاب و غلبہ مومنین پر کہ ایسا ہوتا ہو اور امر ہو کہ تم خدا کی راہ مین اُن دشمنون پر ترس نہ کھانا **مسئلہ** مومنین پر شفقت اُنکی ہمدردی اُنکی خیرخواہی عموماً واجب اور خصوصاً مستحب ہو **نکتہ** یہ آیت اصل تصوف و خدا رسی ہو اسطرح کہ دنیا سے آنکھ بند کرلے اور دنیاوی مصائب سے پروا نکرے جو کچھ غم و حزن دلمین رہے وہ مومنین کا

كَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ ۝ فَوَرَبِّكَ

جیسا اُتارا ہمنے بانٹنے والونپر جنھون نے کیا قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے بس قسم ہو رب کی تیرے

یعنے ہمنے آپ پر قرآن اور سبع المثانی ایسے ہی اُتارے جسطرح احکام اُتارے بانٹ لینے

لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۙ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

البتہ سوال کرینگے ہم سب سے اُسکا کہ تھے کرتے

والون پر جنھون نے قرآن پارہ پارہ کرڈالا پس قسم خدا کی ہم اُن سب سے سوال کرینگے جو دنیا مین کرتے تھے (مہمل نچھوڑے جائینگے) **مقتسم** (تقسیم کرنے والے) یعنی بعض معمول اور بعض متروک کرنے والے بخاری نے ابن عباس سے نقل کیا کہ یہود و نصاری بعض پر ایمان لائے اور بعض سے انکار کیا کبیر کہا عکرمہ نے قرآن کو تمسخر سے بانٹ لیا کسی نے کہا یہ سورت میرے لیے ہو دوسرے نے کہا یہ سورت میرے لیے ہو یا قسم کھانیوالے

٦٦

الربع

یعنے جو کفر و انکار پر اٹہے تھی قسم کھائے ہوئے تھے اور اسے بخاری نے مجاہد سے روایت کیا **عضین** جمع عضۃ بمعنے فرقہ تردا ابو مسعودؓ اور مراد تفرقہ سے یہی ہے کہ بعض پر ایمان لائے عمل کیا بعض سے انکار کیا۔

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ○ اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ

پس صاف کہدے جو تجھے حکم دیا گیا اور اعراض کر مشرکون سے بیشک کفایت کی تیری ہم نے اُن ٹھٹھا کرنے والون کی جو

يَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ○

ساتھ اللہ کے معبود دوسرا پس عنقریب جان لینگے

پس آپکو جو حکم ہے کہ احکام جیسی تعلیم کا ظاہر و آشکار کریں وہ آپکو حکم ہوا اور مشرکین کی تکذیب و تمسخر و جہالت کی پروا نکیجیے جو آپ سے تمسخر کرتے ہیں ساحر کاہن شاعر بتاتے ہیں انکی شر کو ہم کفایت کرینگے اور پس عنقریب دیکھیں گے اور وہ لوگ علاوہ اس عذاب کے قیامت میں اپنے شرک کی پوری سزا پاوینگے ... حکم آیا آپ کھڑے ہوگئے اور جبرئیل آپکے ساتھ تھے اتنے مین اسود ابن عبد یغوث ... نکلے جبرئیل نے پیٹ کیطرف اشارہ کیا اُسمین ہلاک ہوا اور ولید بن مغیرہ نکلا اسکے ٹخنے کے تلے ایک زخم ... کی طرف اشارہ کیا اسی زخم مین مرگیا اور عاص بن وائل نکلا سو بھی اشارہ کیا جہنم رسید ہوا اور حارث بن طلاطلہ آیا اسکے سر کی طرف اشارہ کرکے ... گرد باد ہوا ... یہ بڑے شریر ایذا رسان تھے۔

وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ ۙ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ

اور البتہ جانتے ہین ہم بیشک تنگ ہوتا ہے سینہ تیرا بسبب اسکے جو کہتے ہیں پس تسبیح کر حمد کی اپنے رب کی اور ہوجا

ضیق صدر دم رکنا یقین موت اور البتہ السّٰجِدِيْنَ ۙ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ع سجدہ کرنیوالون سے اور بندگی کر اپنے رب کی یہانتک کہ آوے تجھکو موت نہایت درجے کی خفگی ہم جانتے ہیں کہ آپکا دم رکنے لگتا ہے اور آپ نہایت تنگ ہوتے ہیں اُن باتون سے جو مشرک کہا کرتے ہیں انکار و تکذیب و تمسخر و بہتان شرک کفر وغیرہ سے تو اے حبیب کریم آپ ہمارا ذکر کیجیے اور حمد پروردگار و تسبیح حضرت واحد قہار مین مشغول رہیے اور سجدہ گزار یعنے نمازی بنجایے اور اپنے پروردگار کی بندگی برابر کرتے رہیے یہان تک کہ موت آجائے **ف** اسمین کمال تعشق و تعبد سرورِ کائنات کا ذکر ہے کہ آپ حق سبحانہ تعالیٰ کی نسبت کلمات لغو سنکر ... تھے اور دم گھٹنے لگتا تھا یہ تسبیح و تحمید و سجود و نماز کیطرف ترغیب ہے دوام ذکر و ملاحظہ حضور کی تعلیم ہے اسلیے کہ موت کا وقت معلوم و مقرر نہین تو جسے یہ منظور ہو کہ میری موت بحالت ذکر و ملاحظہ ہو وہ کوئی دم ذکر سے خالی نجانے دے **شعر** غافل ز احتیاط نفس یک نفس مباش ٭ شاید ہمین نفس نفس واپسین بود نکتہ آیت مین اشارہ ہے کہ اللہ کا ذکر اور اسکی محبت بدرجہا افضل ہے تنفر کفر و مذمت کفار سے اسی لیے فرمایا یہ خفگی جو بغیرت عبودیت مشرکین کی افترا پردازی سے پیدا ہوتی ہے اسے بھی چھوڑ دے

اور رشتہ ربط قلب محبوب حقیقی سے جوڑ ہے اور کوئی دم یاد سے خالی نہ جائے تاکہ موت آئے نام جاں بخش پر آئے

سورۃ النحل — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — مکیۃ

شروع ہے بنام خدائے مہربان رحیم

اسکا نام سورۂ نحل ہوا اسلیے کہ اسمیں عجیب صناعات متعلقہ نحل یعنے مکس شہد کا ذکر ہے مکے میں نازل ہوئی۔ اسمیں ایکسو اٹھائیس آیتیں ہیں چار رکوع تین آیتیں آخر کی مدنی ہیں معالم جب اقترب للناس حسابہم نازل ہوئی تو کفار ڈرے پھر کچھ دن گذرے تو کہنے لگے محمد ہم کو جسمیں دھمکاتے تھے نازل ہوا۔

أَتَىٰ أَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ ۚ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ

آگیا حکم اللہ کا پس نہ جلدی کرو اسکی پاک ہے وہ اور برتر ہے اس سے کہ شریک کرتے ہیں

اللہ کا حکم آگیا اب جلدی نہ کرو حق سبحانہ تعالیٰ پاک ہے اور برتر ہے ان تمام باتوں سے جنہیں شریک کرتے ہیں مثلاً اولاد و ازواج وغیرہ سے معالم جب یہ آیت نازل ہوئی تو اصحاب اٹھ کھڑے ہوئے سر اٹھایا اور سمجھے کہ شاید قیامت آگئی نازل ہوا فلا تستعجلوہ تو مطمئن ہوئے حدیث میں وارد ہوا بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ کَہَاتَیْنِ میں اور قیامت مثل ان دو انگلیوں کے ملا ہوا ہوں امر اللہ قیامت ہے

يُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ بِالرُّوحِ مِنْ أَمْرِهِ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ أَنْ أَنْذِرُوا

اتارتا ہے فرشتے ساتھ روح کے حکم سے اپنے جس پر چاہتا ہے اپنے بندوں سے کہ ڈراؤ

روح جبرئیل یا وحی اللہ تعالیٰ فرشتے جبرئیل

أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاتَّقُونِ

بیشک نہیں کوئی معبود سوائے میرے پس ڈرو مجھ سے

یا نبوت معالم اتارتا ہے یا احکام و امر نبوت کے ساتھ جس بندے پر چاہتا ہے کہ ڈرائے لوگوں کو کوئی معبود نہیں مگر ہم پس اے آدمیو ہم سے ڈرو **ف** معلوم ہوا کہ نبوت کسبی نہیں امر وہبی ہے جسے اللہ چاہے پیغمبر بنائے

خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ تَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝ خَلَقَ الْإِنْسَانَ

بنائے آسمان اور زمین حق پر برتر ہے اس سے کہ شریک کرتے ہیں بنایا آدمی

آسمان و زمین حق و دہی ہیں نہ غرض

مِنْ نُطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُبِينٌ

نطفے سے پس ناگاہ وہ جھگڑالو ہے کھلا ہوا

بنائی نہ محض اعتباری باطل یہ بنائی گئی وہ برتر ہے مشرکوں کے افترا و اتہام سے اللہ تعالیٰ نے آدمی کو نطفے سے پیدا کیا وہ اپنی حقیقت بھول کر ناگاہ جھگڑنے لگا حق سبحانہ تعالیٰ کی کتابوں اور پیغمبروں کو جھٹلاتا ہے اسکی توحید و الوہیت میں دوسرے کو شریک ٹھہراتا ہے معالم ابی بن خلف مرکر جینے کا منکر تھا وہ سڑی ہڈیاں لاتا اور کہتا

ہو جا بیگی ارشاد ہوا کہ اے آدمی جسنے تجھے قطرۂ آب سے پیدا کیا ہو تو اوس سے جھگڑتا ہے
اور اسکی قدرت مین عجب کرتا ہے **ف** آیت مین خصومت کی مذمت ہے

وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝ وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ

اور چارپایوں کو بھی پیدا کیا انکو تمہارے لیے اسمین لباس گرم اور فائدے ہین اور اس سے کھاتے ہو تم اور تمہارے لیے اسمین زینت ہے

حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ۝ وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ

جب صبح کو لیجلو اور جب شام کو لاؤ اور اٹھاتے ہین بوجھ تمہارا طرف ایسے شہر کے کہ نہ تھے تم پہونچنے والے اسکے

اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ ۭ اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا

مگر مشقت نفس بیشک رب تمہارا مہربان رحیم ہے اور گھوڑے اور خچر اور گدھے بنائے کہ سوار ہو اوپر

وَزِيْنَةً ۭ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

اور زینت ہو اور پیدا کرتا ہے جو نہین تم جانتے

اللہ تعالی نے اونٹ گائے بکری بھیڑ پیدا کی انہین تمھارے لیے گرم کپڑے ہین اور انہین سے کھاتے ہو اور تمھارے لیے انہین زینت اور خوشنمائی ہے جب صبح کو جنگل لیجاتے ہو اور جب شام کو واپس لاتے ہو اور یہ جانور تمھارے بوجھ (ذات ہو یا اسباب) اٹھا لیجاتے ہین ایسے شہر تک کہ تم وہان تک بدون مشقت شاقہ نہین پہونچ سکتے بیشک تمھارا رب مہربان رحیم ہے اور گھوڑے بنائے اور خچر اور گدھے تاکہ انپر سوار ہو اور تمھاری آرائش و شوکت ہو اور انکے علاوہ اللہ تعالی وہ جانور یا اسباب و آلات یا منافع پیدا کرتا ہے جسے تم نہین جانتے **ف** آیت مین مباحث و احکام ہین **انعام** گو بمعنی جانور چارپایہ ہے مگر استعمال اسکا اکثر بھیڑ۔ بکری۔ اونٹ۔ گائے بھینس میں آتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ لام عہد ہو یا یہ کہ انکی مثال عام فہم ہے۔ اور انسے تعلق زائد اور استعمال اکثر ہے اور انکی منافع اعظم و اعم ہین یا اسلیے کہ یہ اصل قرار پائین دوسرے حیوان کا انھین پر قیاس کیا جائے۔ اور خیل بغال و حمار کا ذکر بھی دلالت کرتا ہے کہ انعام سے عام چارپائے مراد ہوتے تو انکا ذکر بیہودہ قرار پاتا **دف** لباس گرم خواہ چرمی ہو جیسے پوستین وغیرہ خواہ پشمی جیسے کملی دوشالے **منافع** عام ہے جس جائز طریق سے فائدہ اٹھایا جائے تجارت کرین۔ اسباب لادین۔ دوا مین استعمال کرین بال کھال ہڈی اور دانت وغیرہ سے فائدہ لیا جائے اسمین اشارہ ہے کہ انکے فوائد غیر محصور ہین **تاکلون** مین گوشت اور دودھ سب داخل ہین اور منہا سے اشارہ ہے کہ جانور کا بعض کھایا جاتا ہے نہ کل **جمال** زینت و آرائش و شان و عزت **تریحون** صبح کرنا اور صبح کو جانور چراگاہ مین لیجانا بھی مراد ہو سکتا ہے **تسرحون** شام کرنا یا شام کو جانور پھیر لانا **شق** مشقت اسمین اشارہ ہے کہ بے انکے قطع مسافت و نقل اثقال ممکن تھا مگر

بدقت وہم بیل شتر جانور ہیں۔ اسمین وقت پس قرآن کی تصدیق عموماً ہوگی در رفع اُسوقت ایسے آلے جو ہیں
اگر تصریح کیجاتی تو سمجھ مین نہ آتی اور یہ آلات بھی خالی از دقت نہیں اسلیے کہ مثل ان جانورون کے
عموماً ہر شخص فائدہ نہیں اٹھا سکتا بلکہ زر کثیر و تدبیر صائب حکم غالب کی ضرورت ہی تخلیق عام ہی جانور
ہون یا آلات جواب موجود و معلوم ہون یا ہوتے جائین ف ممکن ہی کہ ریل اور مثل اسکے اور آلات ہم اسی
عموم کے تحت مین داخل قرار دین **مسئلہ** نجاسات اور خنزیر اور خون کے سوا جو صریح نص سے منع
ہین جانور کے تمام اجزا قابل نفع و جائز الاستعمال ہین **مسئلہ** جانورون کی طرح طرح کے اشیاء نفیس اسباب
زینت تیار کرنا اور انکو تجمل ہمراہ رکھنا جائز ہے **مسئلہ** جانورون پر بار کی مشقت سواری کی تکلیف
ذبح وغیرہ کی ایذا ممنوع نہیں **مسئلہ** ہر جانور کا جیسا چاہو برتنا جائز ہی مگر جو کسی دلیل سے ممنوع ہو جیسے مثلہ
قیاس تمام حلال گوشت جانور انعام پر قیاس کیے جائینگے اور تمام حرام گوشت جانور بغل و حمار پر قیاس
کیے جائینگے پس ہر حرام گوشت جانور سے سوائے اکل کے تمام منافع جائز ہین مگر خنزیر جو نص صریح سے
مخصوص ہی **مسئلہ** ہاتھی کی سواری اور اسپر بوجھ لادنا اور ایسے ہی کسی اور جانور پر سوار ہونا یا بوجھ
لادنا جائز ہے اسلیے کہ اگر حلال گوشت ہی تو انعام مین داخل ہی اور اگر حرام گوشت ہی تو بغل و حمار مین شامل
ہے اور درندہ یا نجس ہونا اسے اس حکم سے علیحدہ نہین کر سکتا اسلیے کہ ان اوصاف کو سوائے اکل و طہارت
کے دوسرے فوائد مین دخل نہین ہی **مسئلہ** عموم آیت سے کتا ممنوع النفع و ممنوع البیع نہوگا البتہ
کراہت بیع و ثمن خبر سے ثابت و مسلم ہی **مسئلہ** گھوڑے کا بغل حمار کے ساتھ ذکر کرنا اشارہ کرتا ہی کہ اسکی
حلت مین کلام ہی اور یہ ایک تائید ہے مذہب امام ابو حنیفہ کی کراہت گوشت اسپ مین۔

وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَآئِرٌ ؕ وَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۟

اور اللہ پر ہی وسط راہ کا اور بعض راہ کج ہی اور اگر چاہتا البتہ راہ دکھاتا تم سبکو

قصد وسط اور وسط شئے خیر ہوتی ہی مراد اس سے راہ راست جائر جور کرنے والا یا مائل مراد
ہے راہ کج یعنے راہ راست کی ہدایت اللہ کی طرف ہی اور بعض راہین کج بھی ہوا کرتی ہین اور اگر اللہ
چاہتا تو سبکو راہ راست پر لاتا مگر اسکی مشیت کل سے متعلق نہ ہوئی۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ ۝ يُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ

وہی ہی جسنے اتارا آسمان سے پانی واسطے تمہارے اس سے شربت ہی اور اسمین درخت ہین جسمین سے چرائی ہوا کرتے ہی تمہارے واسطے

الزَّرْعَ وَالزَّيْتُوْنَ وَالنَّخِيْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝

کھیت اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر قسم کے پھل بیشک اسمین نشانی ہی قوم فکر کرنیوالی کے لیے

وہ اللہ ہی جسنے آسمان سے تمھارے لیے پانی اُتارا اُس سے پیتے ہو اور اُسی سے درخت اُگتے ہین اور اُسمین اپنے جانورون کو چراتے ہو تمھارے لیے اُس پانی سے کھیت اور زیتون اور کھجور اور انگور اور طرح طرح کے پھل پیدا ہوتے ہین اس پرورش وکمال قدرت مین نشانیان ہین اُنکے لیے جو فکر کیا کرتے ہین ف جو صانع قادر یہ تمام کرشمے روزانہ دکھاتا ہے معدوم کو وجود مین لاتا ہے وہ تغیر حالت یعنی بعثت پر قادر نہو گا ضرور ہو گا ربط زمینی نعمتون کے بعد فرمایا کہ آسمانی مخلوق بھی تمھارے ہی لیے ہے

وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ وَالنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهِ

اور مطیع کیا واسطے تمھارے رات اور دن کو اور آفتاب اور ماہتاب اور تارے گھیرے ہوئے ہین اُسکے حکم مین

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۙ

بیشک اسمین نشانی ہے قوم دانا کے لیے

اور تمھارے فائدے کے لیے رات اور دن اور آفتاب اور ماہتاب اور تارے سب مسخر و منقاد کر دیے انکی گردش اور قیام اور تبدیل نور صبح و سواد شام مین پرورش و کارسازی تمھاری منظور ہے اسمین نشانیان ہین دانشمندون کے لیے جو اُسکی الوہیت و ربوبیت پر سچا ایمان لاتے ہین بندہ شکرگزار بنجاتے ہین

وَمَا ذَرَأَ لَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ ۝

اور جو کچھ پھیلائی تمھارے لیے زمین مین مختلف رنگ انکے بیشک اسمین نشانی ہے قوم نصیحت پذیر کے لیے

اور انکے علاوہ دنیا مین رنگ رنگ کی چیزین قسم قسم کی نعمتین شایع کین اسمین ذکر و نصیحت قبول کرنے والون کے لیے الوہیت و ربوبیت کی نشانیان کافی ہین —

وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ حِلْيَةً

اور وہی ہے جسنے مسخر کیا دریا تاکہ کھاؤ اُس سے گوشت تازہ اور نکالو اُس سے زیور

تَلْبَسُونَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝

کہ پہنو اُسے اور دیکھتا ہے تو کشتیون کو پانی پھاڑنیوالی اُسمین اور تاکہ ڈھونڈھو فضل سے اُسکے اور تاکہ تم شکر ادا کرو

اُسی اللہ نے دریا کو تمھارا مطیع کر دیا اُسپر تمکو سیر اور غوطے وغیرہ کی قدرت ہے تاکہ اسمین سے تازہ گوشت مچھلی کا کھاؤ اور اُسمین در و جواہر نکالو جو زیور ہین اور تم پہنتے ہو اور تو کشتیون کو دیکھتا ہے پانی پھاڑتی ہوئی چلتی ہین اور اسلیے کہ تم قسم قسم کے فائدے اُٹھاؤ اللہ کے فضل وکرم سے اور تاکہ تم شکر ادا کرو مسئلہ باطل ہے تعظیم و پرستش دریا کی جیسا کہ ہنود مین رسم ہے اسلیے کہ مسخر معظم و معبود نہین ہو سکتا مسئلہ مچھلی کی حلت آیت سے ثابت ہے اسلیے کہ لحم سے مچھلی باتفاق مراد ہے اور احادیث اسکی مفسر مسئلہ مونگا موتی اور جو اسکے سوا اشیا دریا سے نکلین انکا پہننا مردونکے

لیے جائز ہے جیسا کہ فرمایا (تلبسونہا) بصیغہ مذکر **مسئلہ** سفر دریا حلال ہے مواخر مخر سے ہے اسکے معنی پانی پھاڑنا یا پانی پھٹنے کی آواز **وہم** کہا فقہا نے کہ مچھلی پر اطلاق گوشت کا نہیں آتا اسلیے کہ گوشت خون سے بنتا ہے اور آبی جانور میں خون نہیں **جواب** خواہ یہ کہ قرآن میں لحم کا اطلاق باعتبار حیوانیت کے ہے یا یہ کہ اطلاق فقہا کا مخصوص ہے حکم حلف اور عدم نجاست میں اور بیان بیان حقیقت ہے (واللہ اعلم)

وَأَلْقَىٰ فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَن تَمِيدَ بِكُمْ وَأَنْهَارًا وَسُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۙ

اور ڈالے زمین پر پہاڑ یہ کہ نہ حرکت جنبش دے تمکو اور نہریں بنائیں اور راہیں تاکہ تم چل سکو

علامات جمع علامت نشانی جس سے دوسری چیز کا پتہ مل سکے

وَعَلَامَاتٍ ۚ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ ۞

اور نشانیاں بنائیں اور تاروں سے وہ راہ پاتے ہیں

اللہ تعالیٰ نے زمین پر پہاڑ قائم کر دیئے کہ مبادا ایک جانب جھکے اور اہل زمین کو ہلائے اور نہریں اور راہیں بنائیں تاکہ تم راہ پاؤ امور معاش اور یقین الوہیت و قدرت میں اور علامتیں بنائیں کہ جیسے ڈھونڈھو انکے ذریعے سے پاسکو اور تاروں سے تمکو راہ ملتی ہے جنگلوں اور دریاؤں میں **ابن کثیر** جب زمین پیدا ہوئی تو ہلتی تھی فرشتے بولے یہ اس تاب نہیں کہ کسیکی قرارگاہ بنے صبح کو دیکھا تو پہاڑ بنے ہوئے تھے جو لنگر زمین ہوگئے —

أَفَمَن يَخْلُقُ كَمَن لَّا يَخْلُقُ ۗ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۞ وَإِن تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا ۗ

کیا پس جو پیدا کرتا ہے مثل اسکے ہے کہ نہیں پیدا کرتا کیا پس نہیں غور کرتے اور اگر گنو گے نعمتیں اللہ کی نہ گن سکو گے اسے

إِنَّ اللَّهَ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ۞ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّونَ وَمَا تُعْلِنُونَ ۞

بیشک اللہ البتہ غفور رحیم ہے اور اللہ جانتا ہے اسے کہ چھپاتے ہو تم اور جو ظاہر کرتے ہو تم

کیا وہ ذات پاک جو زمین و آسمان اور موجودات پیدا کرے وہ اسکے مثل ہوگی جو کچھ پیدا نکر سکے کیا تم غور نہیں کرتے اے مشرکو بت پرستی کیوں نہیں چھوڑتے اور اگر نعمتیں اللہ کی شمار کرنا چاہو تو شمار نہ کر سکو گے بیشک اللہ غفور رحیم ہے اور اللہ اسے جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو اور جو ظاہر کرتے ہو **ف** نعمات بیشمار کا شکر بھی غیر ممکن ہے پس ہر بشر قصور شکر پر ملزم اور عفو کا محتاج ہے —

وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ۞ أَمْوَاتٌ

اور جنہیں پکارتے ہیں سوائے اللہ کے وہ نہیں پیدا کر سکتے کچھ بھی اور وہ خود پیدا کیے گئے ہیں مردے ہیں

یہ مشرک خدا کے سوا جنکی پرستش کرتے ہیں وہ کچھ پیدا کرنے کی قوت نہیں رکھتے بلکہ

غَيْرُ أَحْيَاءٍ ۖ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ۞

غیر زندہ اور کچھ نہیں جانتے کہ کب اٹھائے جائینگے

ع ۲

خود مخلوق ہیں بے روح ہیں زندہ نہیں اور یہ بھی نہیں جانتے کہ کب زندہ کیے جائیں گے (لیس

جنکی یہ حقیقت ہے وہ معبودیت کے قابل کب ہو سکتے ہیں (ف) چونکہ کفار کے معبود مختلف اقسام کے
تھے بعض جماد جیسے بت وغیرہ بعض ذوی العقول جیسے فرشتے جن۔ اور بعض حیوان جنکو کفار ہند معظم
خیال کر کے پوجتے ہیں پس سبکو اموات کیون کہا جواب خواہ باعتبار اکثر کے اموات فرمایا اس لیے
کہ اکثر یہ معبود غیر ذی روح اور جماد ہیں یا خواہ اس لیے کہ یہ سب ایک دن مردہ ہو جائینگے۔

اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ
معبود تمہارا معبود واحد ہے پس جو نہیں ایمان لاتے آخرت پر دل انکے منکر ہیں اور وہ

مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۞ لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ؕ
تکبر کرنے والے ہیں ضرور بیشک اللہ جانتا ہے جو چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں

تمہارا معبود معبود واحد ہے جو لوگ آخرت پر ایمان نہین لاتے انکے دل انکار کرنیوالے ہیں اور وہ

اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ ۞
بیشک وہ نہین دوست رکھتا تکبر کرنیوالون کو

خود استکبار کرتے ہیں توحید والوہیت و بعثت سے بیشک اللہ تعالےٰ جانتا ہے جو چھپاتے ہیں نفاق
سے اور جو ظاہر کرتے ہیں کفر سے وہ تکبر کرنے والون کو دوست نہین رکھتا۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ مَّاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۙ قَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۙ لِيَحْمِلُوْٓا اَوْزَارَهُمْ
اور جب کہا گیا انسے کیا اتارا رب نے تمہارے بولے قصے اگلون کے تاکہ اٹھائین گناہ اپنے

كَامِلَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۙ وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِيْنَ يُضِلُّوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ۞ ع
پورے دن قیامت کے اور کچھ گناہ انکے جنکو بہکاتے ہیں بغیر علم کے آگاہ ہو برا ہے جو اٹھاتے ہیں

اور جب انسے کہا جائے کہ تمہارے رب نے کون احکام نازل فرمائے ہین تو کہتے ہین اگلونکے قصے ہین تاکہ آخرکار
اپنے گناہ پورے پورے قیامت کے دن اٹھائین اور کچھ گناہ انکے بھی ہون جنکو بہکایا کرتے تھے بے علم یعنے بے سند ہدایت
کے آگاہ ہو جاؤ وہ بوجھ برا ہی جو اٹھاتے ہیں ف بغیر علم سے مراد وہ امور جنپر کتب آسمانی و تعلیم انبیا شاہد
نہون دوسرے مقام پر فرمایا لا تزر وازرة وزر اخرى کوئی دوسرے کا بوجھ نہین اٹھا سکتا اور یہان
فرمایا کہ دوسرون کا بھی بوجھ اٹھائینگے حل وہان یہ غرض ہے کہ کوئی دوسرے کا بوجھ
کم کر کے اپنے ذمے نہین لے سکتا اور یہان یہ مراد ہے کہ دوسرے کے گناہ کے
جو باعث ہین اس کا بوجھ اون کے سر ہوگا

قَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ
بیشک مکر کیا اونھون نے جو پہلے تھے انسے پس آیا اللہ عمارت کو انکی نیو سے پس گر پڑی اونپر چھت اونکی

انسے پہلے جو لوگ تھے فریب اللہ سے

فَوْقِهِمْ وَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ٥

اوپر سے اور آگیا اونکو عذاب اوسطرف سے کہ نہیں جانتے

وہ کمیں یعنے انبیا سے انکار کرچکے ہین تو

اللہ تعالی انکی عمارتون مین نیو سے آیا یعنے انکے گرانے پر قصد کیا پس انپر چھت گر پڑی اوپر سے اور مراد اس سے ہلاکت دنیا ہی اور آگیا انپر عذاب اسطرح اور اسطرف سے کہ وہ سمجھ بھی نہ سکے پس انکو بھی ایسے ہی ہلاک حادثہ کا منتظر رہنا چاہیے **جامع** یہ بطور مثال ہی اور کہا ابن عباس نے اسمین اشارہ ہی نمرود کے قصے کی طرف جسنے محل بلند بنایا تھا کہ آسمان کے خدا کو دیکھون جب محل تیار ہوا ایک آندھی چلی اور اُس محل کی چھت کو دریا مین ڈالدیا اور دیوارین ان کافرون پر گرین اسکا طول پانچ ہزار گز تھا۔

ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ وَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَاۗءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُشَاۗقُّوْنَ

پھر دن قیامت کے رسوا کریگا انکو اور کہیگا کہان ہین میرے شریک وہ کہ تم جھگڑتے رہے

فِيْهِمْ ۭ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوْۗءَ عَلَي الْكٰفِرِيْنَ ٥

اون مین کہا اونھون نے کہ دیے گئے علم بیشک رسوائی اوسدن کی اور برائی کافرون ہی پر ہے

یعنے اس عذاب دنیا کے علاوہ قیامت کے دن ذلیل و رسوا کیے جاوینگے اور اللہ تعالی فرمائے گا میرے شریک کہان ہین انھین لاؤ جنکی نسبت تم اختلاف کرتے تھے یعنے موحدین مومنین سے جھگڑتے تھے اور انھین قابل تعظیم و عبادت قرار دیتے تھے اور جو اہل علم یعنے اہل حق تھے وہ کہین گے بیشک رسوائی دن قیامت کی اور برائی یعنے عذاب کافرونکے لیے ہے۔

الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۠ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْۗءٍ

جو لوگ کہ وفات دیتے ہین اونکو فرشتے اس حال مین کہ ظلم کرتے ہین جانو پر اپنی پس ڈالی صلح نہ تھے ہم کرتے برائی

جو لوگ اپنی جانو پر ظلم کرتے ہین اور اسی

بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ٥

ہان بیشک اللہ داناہی اوسکا کہ تھے تم کرتے

شرک و کفر و معاصی حالت مین اون کو

فرشتگان موت نے وفات دی تو وہ بوقت موت عذاب دیکھکر صلح پیش کرتے ہین یعنے نرمی و اطاعت سے پیش آتے ہین اور کہتے ہین ہم تو کوئی برائی نکرتے تھے ملائکہ انھین جواب دیتے ہین یہ کچھ نہین بلکہ اللہ تعالی تمھارے کامونکو جانتا ہی یعنے انکار و افترا تمھارا بے سود ہی وہ عالم الغیب ہے

فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ٥

پس داخل ہو دروازون مین دوزخ کے ہمیشہ رہنے والے اسمین پس برا ہی ٹھکانا تکبر کرنے والون کا

پس داخل ہو دوزخ مین اور اسی مین ہمیشہ رہوگے جگہ متکبرین کی بری ہی تکبر سے مراد شرک و کفر و معاصی

ابواب یعنے ہر گروہ اپنے مناسب دروازے سے داخل ہو تصریح اسکی صفحہ (۱۱۵) مین گزری

وَقِيلَ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا مَاذَا أَنزَلَ رَبُّكُمْ ۚ قَالُوا خَيْرًا ۗ لِّلَّذِينَ

اور کہا گیا واسطے ان کے جو ڈرے کیا اوتارا رب نے تمھارے بولے اچھائی اونکے لیے

أَحْسَنُوا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۚ وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ ۚ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِينَ

کہ نیکی کی اس دنیا مین نیکی ہے اور البتہ پچھلا گھر اچھا ہے اور کیا اچھا ہے گھر پرہیزگارون کا

بعد جواب انجام کفار مومنین کیطرف التفات فرمایا یعنے اور کہا گیا پرہیزگارون سے تمھارے رب نے کیا نازل کیا تو وہ بولے نیکی انکے لیے ہے جو نیکی کرتے ہین انکے لیے اس دنیا مین بھی نیکی وخوبی ہے اور آخرت مین اور دار آخرت کی خوبی بہت اچھی ہے اور پرہیزگارونکا ٹھکانا نہایت عمدہ ہے **ف** دنیا کا حسنہ خواہ جہاد کی فتح اور مال غنیمت ہے یا وہ وقار وعظمت جو اتقیا کو عموماً حاصل ہے جس سے سلاطین کا فر دونون جھک جاتے ہین۔ یا نیکنامی وفراخی مال وغیرہ اور سچ تو یہ ہے کہ بہتر دنیا لذت عبادت تلذذ عشق مشاہدات انوار وتجلیات اسرار ہے۔

جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ لَهُمْ فِيهَا مَا يَشَاءُونَ ۚ كَذَٰلِكَ

جنتین رہنے کی جنمین داخل ہونگے اوسمین بہتی ہین تلے اونکے نہرین انکو انمین وہ ہے کہ چاہین ایسے ہی

يَجْزِي اللَّهُ الْمُتَّقِينَ ۝ الَّذِينَ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ طَيِّبِينَ ۙ يَقُولُونَ سَلَامٌ

بدلا دیتا ہے اللہ پرہیزگارونکو وہ لوگ کہ وفات دیتے ہین اونکو فرشتے بحالت پاکیزگی کے کہتے ہین سلام

عَلَيْكُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ

تم پر داخل ہو جنت مین بعوض اسکے کہ تھے تم کرتے

ہمیشہ بہار باغ انمین متقی جا بسینگے انمین نہرین بہار ہی ہین جو کچھ چاہین اور جس شے کی خواہش ہو وہان موجود ہے اللہ تعالی پرہیزگارونکو ایسی ہی جزا دیتا ہے ایسے متقی کہ جب فرشتگان موت انکی روح قبض کرین اور وہ طہارت ایمان پاکی اسلام مین ہون تو فرشتے کہین تمپر سلامتی ہو تو جنت مین داخل ہو دنیا اور اسکے تعلقات چھوٹے اور سکرات موت کی پروا نکرو یہ جنت تمکو تمھارے اچھے کامونکی عوض مین عطا ہوئی ہے ابن کثیر حدیث مین وارد ہوا کہ جنت مین جنا جنتی مجتمع اور جلسۂ احبا مین کھاپی رہے ہونگے ایک ابر کا ٹکڑا آئیگا جو شخص جس چیز کی خواہش کریگا وہی ابر برسیگی یہانتک کہ بعضے کہینگے کہ ہمپر خوبصورت عورتین جو آپسمین ہمسن ہون برسین معاً ایسی ہی نازنین لطیف عورتین برسینگی۔

هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا أَن تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ أَمْرُ رَبِّكَ ۚ كَذَٰلِكَ فَعَلَ

نہین انتظار کرتے مگر یہ کہ آئین انکے پاس فرشتے یا آئے حکم تیرے رب کا ایسا ہی کیا انھون نے

الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللَّهُ وَلَٰكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ

کہ پہلے تھے اون سے اور نہین ظلم کیا اونپر اللہ نے مگر تھے وہ جانون پر اپنی ظلم کرتے

کفار یا کسی امر کے منتظر نہیں مگر یہ کہ فرشتے آسمان سے اتر آئیں یا اللہ تعالی کا عذاب نازل ہو لیا ہی اگلوں کے
بھی کرتے آئے ہیں اور ان پر اللہ تعالی ظلم نہیں کرتا بلکہ یہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں کفر و شرک معصیت سے

فَأَصَابَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا عَمِلُوا وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ع

پھر پہونچیں ان کو برائیاں اسکی کہ کیا اور گھیر لیا انکو اسنے کہ تھے ساتھ اسکے مسخرا پن کرتے

یعنے بعد ظلم و معصیت کے انھیں کاموں کی بلا انپر پڑ گئی اور جن باتوں نزول الہی و تمسخر کرتے بعث و نشر حساب کو جھٹلاتے
پیغمبر کو کاذب دیوانہ ساحر بتاتے وہ سب سامنے آگئے اور عذاب الہی میں گھر گئے ربط پھر سیقہ ان کے تمسخر کا بھی بیان فرمایا

وَقَالَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا عَبَدْنَا مِن دُونِهِ مِن شَيْءٍ نَّحْنُ وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا

اور کہا ان لوگوں نے جو مشرک ہوئے اگر چاہتا اللہ نہ پوجتے ہم سوا اسکے کچھ بھی ہم اور نہ باپ دادا ہمارے اور نہ حرام ٹھہراتے

مِن دُونِهِ مِن شَيْءٍ ۚ كَذَٰلِكَ فَعَلَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ

ہم سوا اسکے کچھ بھی ایسا ہی کیا انھوں نے کہ تھے پہلے ان کے پس نہیں ہے پیغمبروں پر مگر پہنچا دینا صاف صاف

مشرکوں نے کہا اگر اللہ تعالی چاہتا تو ہم اور ہمارے اگلے سوائے اسکے کسی کی پرستش نکرتے اسی نے ہماری قسمت میں
یہ لکھا اور نہ ہم اسکے بے حکم یا اسکے غیر کیلیے کچھ حرام ٹھہراتے جیساکہ بحیرہ وغیرہ میں کیا (ارشاد ہوتا ہے) ایسا ہی کیا ہے
یعنے کہا ہے انھوں نے جو انسے پہلے تھے۔ اور پیغمبروں کے ذمے تو صرف پیغام رسانی و وعظ نصیحت راست بیانی
تھی (وہ اپنا کام پورا کر چکے اب انکی فضول باتیں کیا کام آئینگی) ف۔ یہ قول کفار کا تمسخر سے تھا نہ حقیقۃً
اسلیے کہ اللہ تعالی کو فاعل حقیقی جاننا اور خالق خیر و شر قرار دینا یہ سوائے موحد مومن دوسرا کوئی سمجھتا ہے
مسئلہ کو تمام اہل حق کا اعتقاد یہی ہے کہ خالق اشیا و ہادی و مضل اللہ ہی ہے بے اسکی مشیت کے کچھ نہیں
ہوتا لیکن یہ تقریر عذر یا جواب میں پیش کرنا سوئے ادبی و گناہ عظیم ہے جیساکہ شیطان ملعون ہوا حضرت واحد
قہار شاہنشاہ جبار کا یہی ادب ہے کہ اعتقاد یوں رکھیں اور زبان سے اپنی عجز و قصور کا اقرار کرتے رہیں۔

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ ۖ فَمِنْهُم

اور بیشک بھیجا ہمنے ہر امت میں پیغمبر یہ کہ پوجو اللہ کو اور بچو شیطان سے پس انمیں سے

مَّنْ هَدَى اللَّهُ وَمِنْهُم مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ ۚ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ

وہ ہیں کہ راہ بتلائی کہ اللہ نے اور بعض وہ ہیں کہ صادق آئی انپر گمراہی پس چلو پھرو زمین میں

اور بھیجے ہر گروہ میں پیغمبر
پرستش کرو اور شیطان سے

فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ

پس دیکھو کیا ہوا انجام جھٹلانے والوں کا

بچو اسلیے کہ اللہ کی
اجتناب و دوری اختیار

کرو پس بعض ان میں سے وہ ہیں جنکو اللہ تعالی نے ہدایت فرمائی اور بعض وہ ہیں جنپر گمراہی ثابت

ہو گئی زمین مین چل پھر کے دیکھو تو جھٹلانیوالون کا انجام کیا ہوا (تاکہ تمکو عبرت ہو)

اِنْ تَحْرِصْ عَلٰى هُدٰىهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ يُّضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝

اگر آپ حریص ہون رہنمائی پر انکی پس بیشک اللہ نہین ہدایت کریگا اسکو کہ گمراہ کیا اور نہین واسطے انکی کوئی مددگار

اے حبیب کریم اگرچہ آپ حرص و آرزو کرتے ہین کہ ان ازلی بدبختون کو راہ پر لائین عذاب الٰہی سے بچائین مگر اللہ انکی ہدایت نفرمائیگا اللہ تعالیٰ جسے گمراہ کر دیتا ہے یعنی توفیق و رحمت سے محروم و مایوس کر دیتا ہے اسے ہدایت نہین فرماتا اور کوئی اسکا مددگار نہین ہو سکتا ف اسمین تسکین ہے اپنے نبی محبوب کی کہ آپ کیون بدنصیبون کیلیے ملول و کمدر ہین انکی ہدایت ممکن ہے نہ نصرت

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ يَّمُوْتُ ؕ بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ

اور قسم کھاتے ہین ساتھ اللہ کے سخت قسمین اپنی کہ نہ اٹھائیگا اللہ اسے جو مریگا یہ نہین بلکہ وعدہ اللہ کا

حَقًّا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِيْ يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ وَلِيَعْلَمَ

حق ہے لیکن اکثر آدمی نہین جانتے تاکہ بیان کرے واسطے انکے وہ چیز کہ مختلف ہوتے ہین اسمین اور تاکہ جانین

مشرکین اللہ کی قسمین کھا کر کہتے ہین اللہ تعالیٰ

الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰذِبِيْنَ ۝

وہ جو کافر ہوئے کہ وہ تھے جھوٹے

اور نہایت تاکید سے کھا جسے مار یگا اُسے ہرگز نہ

جلائیگا (تردید) ارشاد ہوا یون نہین بلکہ وعدہ اللہ کا سچا ہے مگر اکثر آدمی یعنے کفار نہین جانتے اور یہ وعدہ اور مار کر جلانا اس لیے ہے کہ کفار جن امور مین متردد اور مختلف تھے وہ انپر بیان کر دیئے جائین انبیا کی خبرین سامنے آئین اور جان لین کہ وہ جھوٹے تھے

اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَیْءٍ اِذَاۤ اَرَدْنٰهُ اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝

نہین ہے کہنا ہمارا کسی چیز کے لیے جب چاہا ہمنے اُسے مگر یہ کہ کہتے ہین ہم اوسکے لیے ہوجا پس ہو جاتی ہے

یعنے مرکر جینے کا تعجب ہی کیا ہے ہم جس شے کو موجود کرنا چاہتے ہین صرف ہمارا یہ کہنا کہ (کن) کافی ہے وہ فوراً موجود ہو جاتی ہے ایسے ہی مار کر جلالین گے

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِى اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَـنُبَوِّئَنَّهُمْ فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً ؕ وَلَاَجْرُ

اور جنھون نے ہجرت کی راہ مین اللہ کی بعد اوسکے کہ ظلم کیے گئے البتہ جگہ دینگے ہم اونکو دنیا مین اچھی اور مزدوری

الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۙ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝

آخرت کی بڑی ہے کاش کہ وہ جانتے جنھون نے صبر کیا اور رب پر اپنے بھروسا کرتے ہین

وہ لوگ جنھون نے اللہ کے لیے ہجرت کی گھر چھوڑے بعد ازانکہ اُنپر کفار کے ہاتھ سے مظالم ہوئے انکو البتہ ہم اچھی جگہ دینگے دنیا مین اور جو آخرت کی مزدوری معین فرمائی ہے وہ بہت بڑی ہے کاش کہ (ہمارے طالب)

ہے جہان لیتے یہ نعمت انکے لیے ہے جنہون نے مخالفت نفس یا مصائب کفار و اتباع پیغمبر پر صبر و ثبات کیا اور اپنے تمام کامون مین اللہ ہی پر بھروسا کرتے ہین کہا گیا یہ آیت عمار و بلال و صہیب وغیرہ ضعفاے صحابہ کی شان مین ہے جنپر بڑے بڑے مظالم ہوئے۔ اور قرآن عام ہے ہر مہاجر خالص پر صادق آتا ہے دنیا مین اچھی جگہ دینا فتوحات و غنائم و وقار و رزق حلال وغیرہ ہے جیسا کہ حضرت عمرؓ سے مروی کہ جب آپ کسی مہاجر کو عطیات سے کچھ دیتے اللہ کے احسان اور اسکے سچے وعدے یاد دلاتے کہ شکر نعمت سے ایمان زیادہ ہو فرماتے فلہذ تجھے اس مال مین برکت دے یہ وعدہ تیرے لیے کا دنیا مین اور ثواب آخرت کا افضل ہے لطیفہ یہ عجیب نفریب ارشاد ہے کاش کے وہ جانتے یعنی کہین یہ ہمارے طالب ہمارے نور جمال لذت دیدار کو جو جنت مین بھی کبھی ہو جان لیتے تو دنیا و دین دونو کو سلام کرتے سوا ہمارے کسی کا خیال وہان آتا نہ یہان جیسا کہ بعض عشاق صوفیہ

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُّوحِي إِلَيْهِمْ فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ

اور نہین بھیجے ہمنے پہلے تیرے مگر مرد کہ وحی کی ہمنے طرف انکے پس سوال کرو ارباب علم سے

إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝ بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ

اگر ہو تم نہین جانتے — دلائل اور کتب

یعنے آپ سے پہلے کوئی پیغمبر نہین بھیجا مگر مرد تھے کہ پیغمبر ہم وحی کرتے تھے ویسے ہی آپ بھی پیغمبر ہین کیا اعجوبہ عجیب ہے جسپر لوگ تعجب اور وحشت کر رہے ہین اے مکے والو تم علم والون سے پوچھو اگر خود نہین جانتے یعنے یہود و نصاریٰ سے جنکے پاس کتب آسمانی موجود ہین پوچھ لو اسلیے کہ تم قوم جاہل ہو تم مین کوئی کتاب نہین ف بالبینات والزبر خواہ متعلق ہو ارسلنا سے یعنے نہین بھیجا ہمنے کوئی پیغمبر دلائل اور کتاب کے ساتھ مگر وہ مرد تھا الخ یا متعلق ہو ذکر سے یعنے انسے پوچھو جو بینات و زبر سے آگاہ ہین یا متعلق ہو لا یعلمون سے یعنے اگر تم دلائل کتب سے آگاہ نہین مسئلہ الملتقط روایات و حالات اہل کتاب سے انتخاب کرنا جائز ہے جیسا کہ حدیث مین وارد ہوا مسئلہ علما سے سوال درصورت لاعلمی جائز ہے اور گمان کیا بعض نے کہ آیت وجوب تقلید شخصی مین ہے صحیح نہین البتہ اتباع علما و تقلید ثابت ہے

وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ۝

اور اتارا ہمنے طرف تیرے ذکر تا کہ بتا دے تو آدمیونکو جو اتارا گیا طرف انکے اور تا کہ وہ فکر کرین

اور ہمنے آپکی طرف ذکر یعنے کتاب نازل کی اسلیے کہ آدمیونکو وہ احکام سکھا دین جو انپر اتارے گئے اور وہ سوچین

أَفَأَمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ يَخْسِفَ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ

کیا بیخوف ہین جو مکر کرتے ہین برائیون سے یہ کہ دھنسا دے اللہ انپر زمین کو یا آوے انپر عذاب

مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ۝ أَوْ يَأْخُذَهُمْ فِي تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِينَ ۝ أَوْ يَأْخُذَهُمْ

اس طرح کہ نہ سمجھ سکین یا پکڑ لے انکو آنکے پھرنے مین پھر نہین وہ بھاگ بچنے والے یا پکڑ لے انکو

مکر دانو فریب ۔ تدبیر حیلہ گری تقلب	عَلٰی تَخَوُّفٍ ۭ فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ خوف پر پس بیشک رب تمہارا مہربان رحیم ہی	عذاب یعنے گناہ کے لیے گردش مراد یہ ہو کہ تم اپنے

کاروبار مین چلتے پھرتے ہو معجزین عاجز کرنیوالا ایمان مراد یہ ہو کہ تم چھپ سکو اور اللہ تمھارے عذاب و انتقام سے عاجز ہو ممکن نہین تخوف ڈراتا یعنے بتدریج بلائین آئین کہ وہ ڈرتے جائین حاصل مضمون یہ کہ گناہ ہو چکے لیے چلے بتائے ہین کیا نڈر ہو گئے کہ قارون کی طرح ابھی زمین مین دھنس جائے یا کوئی عذاب مثل فرعون وغیرہ کے آجائے کہ سمجھ بھی نسکین ۔ یا یہ لوگ کاروبار مین ہون اور ہلاک ہو جائین ان سب صورتون مین یہ لوگ اللہ تعالے سے بھاگ بچین یہ نہین ہو سکتا یا انکو بتدریج ڈراتے جائین او متنبہ کرین تاکہ شاید سوچین سمجھین بچین اسلیے کہ رب العالمین مہربان و رحیم ہے اور بتدریج ڈراتا اور اسقدر سمجھانا کمال رحمت ہو ف افسوس کہ ہم مسلمان عذاب تخوف مین پکڑ لیے گئے ہین نہ پروا ہے نہ خیال

اَوَلَمْ یَرَوْا اِلٰی مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَیْءٍ یَّتَفَیَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْیَمِیْنِ وَالشَّمَآئِلِ

کیا نہین دیکھا طرف اُسکے کہ پیدا کیا اللہ نے اشیا سے کہ ڈھلتے ہین سایہ اُسکے داھنے سے اور بائین سے

کیا یہ سرکش متکبر نہین چیزین بنائی ہین اُن کے	سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ ۝ سجدہ کرتے ہوئے واسطے اللہ کے اور وہ ذلیل ہین	دیکھتے جو کچھ اللہ تعالی نے سایے کبھی داہنے کبھی

بائین سجدے مین پڑے ہین اور ذلت و خواری کی حالت مین ہین نکتہ اگر انکے غرور اور سرکشی کی کچھ اصلی ہی تو کیون نہین اپنے سایون کو جو قائم مقام عین واصل ہین اس تذلل و سجود سے باز رکھتے اور جب انکو اسپر قدرت نہین تو لازم ہے کہ سر جھکائین جدھر آفتاب نبوت کا رخ ہو اور جدھر نور ایمان جھکے اُسی کے موافق پھر جائین (تقریر اس مسئلے کی صفحہ ۲۰ مین گزر گئی)

وَلِلّٰهِ یَسْجُدُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ

اور واسطے اللہ کے سجدہ کرتا ہی جو آسمانون مین ہی اور جو زمین مین ہی جانورون سے اور فرشتے اور وہ

السجدۃ ع ۶

لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ یَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ۩ ۝

نہین تکبر کرتے ڈرتے ہین رب سے اپنے اوپر سے اپنے اور کرتے ہین جو حکم کیے جاتے ہین

اور اللہ ہی کا سجدہ کرتا ہی جو آسمان و زمین مین ہی چلنے والو سے یعنے تمام حیوانات اور فرشتے سجدہ کرتے ہین اور تکبر نہین کرتے ڈرتے ہین اپنے پروردگار سے جو انکے اوپر ہی یعنے غالب یا رفیع المرتبت یا ایسے فرشتے جو دوا سے فوق ہین اور وہی کرتے ہین جو انکو حکم دیا جاتا ہی حیا تک آسمان فرشتون سے بھرا ہی اور چرچراتا ہو اور آسمان مین کوئی جگہ نہین جہان ایک فرشتہ سر بسجود پڑا ہو انہو مسئلہ فرشتے اللہ کے مطیع و منقاد اور گناہ سی معصوم

ہیں اسلیے کہ انکے فعل خلاف رضاے الٰہی نہیں ہوتے مسئلہ اللہ تعالیٰ قبیح کا حکم نہیں کرتا بس مشیت
عام ہو حسن و قبیح دونوں اس سے متعلق ہیں اور رضا و امر خاص ہو افعال حسن کے ساتھ شرح عقائد

وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰـهَيْنِ اثْنَيْنِ ۚ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ۝

اور کہا اللہ تعالیٰ نے نہ اختیار کرو معبود دو نہیں ہو وہ مگر معبود ایک پس خاص کر مجھی سے ڈرو

ارشاد فرمایا حق سبحانہ تعالیٰ نے کہ دو معبود نہ ٹھہراؤ نہیں ہو وہ مگر اللہ واحد بس مخصوص مجھی سے ڈرو وہم یہ
ارشاد کہ دو معبود نہ ٹھہراؤ اس صورت کو مانع نہیں جب کوئی شخص ایک ایسے معبود کا قائل ہو جو اللہ تعالیٰ
کے سوا ہو دفع یہ ایک بڑی دلیل ہو کہ کمال توحید و ظہور الوہیت کی آج تک کسی کے دل میں خطرہ ادعائے
توحید بھی نہیں آیا اور ممکن ہی نہیں اسلیے کہ وہ غیر اگر انھیں صفات سے موصوف کیا جائیگا جسکے ہم مسلما
معتقد ہیں تو غیریت باطل اور اگر صفات دوسرے اسمیں فرض کیے جائیں تو کمال قدرت والوہیت اسکی باطل۔

وَلَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا ۭ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ۝

اور اوسیکے لیے جو ہو آسمانوں میں اور جو زمین میں اور اسی کے لیے ہو دین دائمی کیا غیر اللہ سے ڈرو گے

اُسی کی ملک ہے جو آسمان و زمین میں ہو اور دین توی و حق باقی و دائم اُسیکے لیے ہے تو کیا ای لوگو اللہ کے سوا
کسی اور سے بھی ڈرو گے **ف** آثار توحید یہی ہو کہ سواے خدا کے کسی اور سے خوف ضرر و امید نفع نہ کیے
یعنے کسیکو فاعل حقیقی نجانے وسائل و ذرائع سمجھے **سعدی** موحد بود کو نترسد زکس ہمین ست بنیاد توحید و بس
تقوی اس لیے فرمایا کہ یہ افعال قلب سے ہو اور قلب محل اعتقاد چاہیے کہ مومن کا دل غیر خدا سے
پاک رہے۔ رہے اعضا یہ بمقتضاے بشریت و باعتبار ظاہر مجاز مجبور و معفو ہیں۔

وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَيْهِ تَجْــَٔــرُوْنَ ۚ ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ

اور جو کچھ ساتھ تمھارے ہو نعمت سے پس جانب سے اللہ کے ہو پھر جب چھو جاے تمکو سختی تو طرف اوسیکی فریاد کرتے ہو پھر جب کھولدی سختی

عَنْكُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ۙ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۭ فَتَمَتَّعُوْا ۣ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝

تمسے ناگاہ ایک گروہ تم میں سے اپنے رب سے شرک کرتے ہیں تا کہ انکار کریں اُسکا کہ دیا ہمنے اونکو پس نفع لو اب جان لو گے

جو نعمتیں تمکو نصیب ہوں وہ سب اللہ ہی کے فضل و کرم سے ہیں (اور تمھاری یہ حالت ہے کہ جب کوئی سختی اور
مصیبت پڑے تو اللہ کے حضور میں درد و زاری سے فریاد کرتے ہو پھر جب اللہ تعالیٰ وہ مصیبت دور
کردے ناگاہ ایک گروہ (یعنے گروہ کفار و منافق یا فساق امت میں سے اپنے پروردگار کے ساتھ دوسروں کو
شریک گردانتا ہی اسلیے کہ انکار کریں اُسکا کہ جو انکو حق سبحانہ تعالیٰ نے عطا فرمایا (اور دوسروں کی طرف منسوب
کریں پھر ارشاد ہوا) کچھ دنوں فائدہ اُٹھالو اب معلوم ہوا جاتا ہو کہ اس ناشکری اور شرارت کا کیا انجام ہے

ف آیت سے صاف ظاہر ہے کہ تمام نعمتیں اللہ ہی کیطرف سے ہیں اور نص ہے اسمیں کہ بعض انسان ناشکرے ہیں **مسئلہ** تامل اور موثر سوائے خدا کے دوسرا نہیں **مسئلہ** یہ کہنا کہ زید نے مجھے تکلیف دی اور عمرو نے مجھپر احسان کیا مجازاً درغفار خصت ہے عزیمت نہیں —

وَيَجْعَلُونَ لِمَا لَا يَعْلَمُونَ نَصِيبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ ۗ تَاللّٰهِ لَتُسْئَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ۝

اور ٹھہراتے ہیں اسکا کہ نہیں جانتے حصہ اسمیں سے کہ دیا ہمنے انکو قسم ہے اللہ کی ضرور پوچھے جاؤ گے تم اس سے کہ تھے تم افترا

انکے لیے جنکے مستحق ہونے پر کوئی علم و دلیل حق نہیں رکھتے صرف خیال یا رسم و تقلید باطلہ سے بات بنالی ہے اللہ کی دی ہوئی نعمتوں میں حصے ٹھہرائے ہیں (یہ اشارہ ہے بحیرہ وغیرہ کی طرف جو عرب میں رائج تھا) اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ ہم ضرور تم سے قیامت میں پوچھیں گے اُن بہتانوں سے جو باندہ لیے ہیں ف سوال سے مراد سوال عذاب ہے کہ بعد اثبات حجت و اسکات سزاء معقول دیجائے وہم حق سبحانہ تعالیٰ نے اس سوال پر قسم یاد فرمائی ہے پھر یہ امر کہ وعید عذاب میں خلف جائز ہے صحیح نہ ہو دفع ! یہ کہ قسم بمقابلہ شرک ہے اور شرک میں عفو ممتنع ہے ؟ اور شرک نہو تو ہم کہیں گے کہ محلوف سوال ہے اور سوال کو عذاب لازم نہیں بلکہ عفو بھی ممکن ہے **مسئلہ** نذر غیر اللہ شرک ہے اور وہ خواہ مالی ہے خواہ بدنی پھر نذر مالی دو طرح پر ہے احیوانات میں ایس ثواب تصدق اور گوشت پوست وغیرہ دوسروں کے لیے جائز اور ذبح کرنا مخصوص بجان آفرین ۲ غیر حیوان یہ بھی سوائے ایصال ثواب ممنوع —

وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ سُبْحٰنَهٗ ۙ وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ ۝

اور ٹھہراتے ہیں واسطے اللہ کے لڑکیاں پاک ہے وہ اور انکے لیے وہ کہ چاہتے ہیں

اللہ کے لیے یہ احمق لڑکیاں قرار دیتے ہیں (جیسا کہ مشرکین عرب کہتے تھے کہ ملائکہ اللہ کی بیٹیاں ہیں) وہ پاک و منزہ ہے ایسی آلائشوں سے اور بہتانوں سے اور اپنے لیے وہ مانگتے ہیں جو جی چاہے جیسے اُسکا بیان فرمایا

وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ۝

اور جب بشارت دیا جاتا ہے ایک انکا ساتھ عورت کی ہوجاتا ہے منہ اُسکا کالا اور وہ ملول ہوتا ہے

اور جب کسی مشرک کو لڑکی کی پیدا ہونے کی مبارکباد دیجائے تو اُسکا منہ تاریک ہوجاتا ہے اور وہ اپنے دل میں غم و غصہ کھاتا ہے **بشریٰ** کسی خوشی یا اولاد ہونے کی خبر کو بشارت و مبارکباد کہتے ہیں —

يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ۭ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِي

چھپتا ہے قوم سے برائی سے اُس مبارکباد کی آیا رو کھے اُسے ذلت سے یا دبادے اُسے

چونکہ عرب مین قاعدہ تھا | التُّرَابِ ۗ أَلَا سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ۝ | کہ لڑکی کو نہایت برا اور
شرمناک جانتے اور | مٹی مین آگاہ ہو برا ہے جو حکم کرتے ہین | بعض سنگدل زندہ درگور

کردیتے اور اب بھی لڑکی کا پیدا ہونا اچھا نہین سمجھا جاتا ہو لہذا حضرت جل جلالہ سے ارشاد ہوا کہ ہمارے لیے
تو لڑکیان قرار دین اور اپنی یہ حالت ہو کہ جب خبر سنین کہ لڑکی پیدا ہوئی رنج و ملال سے منہ فق ہو جائے
چہرے پر تاریکی چھا جائے اور دلمین کڑھنے لگین اور اس بری بشارت کی وجہ سے قصد کرین کہ اپنے
عزیز و اقارب مین یہ خبر شائع ہو اور دلمین کہین آیا اسے ذلت و خواری کی حالت مین رہنے دون یا
اُسے مٹی کے تلے دبا دون آگاہ ہو کہ یہ ظالم کیا برا حکم کر رہے ہین حکمت اسی لیے حدیث مین وارد ہوا کہ
اپنے بھائی کے لیے وہ پسند کرو جو اپنے لیے پسند کرو اور قول مشہور ہو (آنچہ بر خود نہ پسندی بدیگری مپسند)

لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ ۖ وَلِلَّهِ الْمَثَلُ الْأَعْلَىٰ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝
ع
انکے لیے جو نہین ایمان لاتے آخرت پر مثل بری ہو اور اللہ کے لیے مثل اعلی ہو اور وہ غالب حکمت والا ہے

یعنے کفار کی بری مثال ہو حمق و جہالت و ناشکری اخلاق قبیح انجام بد اور اللہ کے لیے مثال اعلی ہو نزاہت
و قدرت وغیرہ پس ایسے ذلیل و مبتذل جیسے شرمناک اور برا جانین وہ حق سبحانہ تعالی کو کب سزاوار ہوگا

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللَّهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِم مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِن دَابَّةٍ وَلَٰكِن يُؤَخِّرُهُمْ إِلَىٰ
اور اگر پکڑتا اللہ آدمیونکو انکے ظلم سے نہ چھوڑتا زمین پر کوئی چلنے والا لیکن مہلت دیتا ہے انکو

أَجَلٍ مُّسَمًّى ۖ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً ۖ وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ۝
مدت معین تک پھر جب آئی مدت انکی نہ دیر کرینگے ایک دم اور نہ جلدی کرینگے

اللہ تعالی اگر آدمیونکو انکے ظلم کی سزا مین پکڑتا تو زمین پر کوئی چلنے والا نہ چھوڑتا مگر اللہ نے انکو ایک مدت
معین تک مہلت دی سزا افعال کو مؤخر کیا پھر جب آگئی مدت معینہ انکی دیر نہین کرتے ایکدن اور وقت پر سبقت
بھی نہین کرتے الناس سے مراد کفار اور اگر مطلق آدمی مراد ہون تب بھی مومن بقرینہ لفظ ظلم خارج رہینگے ظلم کفر و شرک
اور ممکن ہو کہ معاصی کبیرہ و فواحش مراد ہون دابہ چلنے والا حیوان مگر یہان ایک لطیفہ نازک ہو کہ وعید عام ہو کہ
شامل ہو دابہ کو اور کفار کو دابہ یا اُس سے گمراہ تر فرمایا ہو پس یہ معنی ہوئے کہ کوئی کافر زندہ نہ بچتا -

وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ مَا يَكْرَهُونَ وَتَصِفُ أَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ أَنَّ لَهُمُ الْحُسْنَىٰ ۖ لَا جَرَمَ
اور ٹھہراتے ہین واسطے اللہ اسی کو جو برا جانتے ہین اور وصف کرتی ہین زبانین انکی جھوٹ یہ کہ واسطے انکے ہو نیکی ضرور

یعنے مشرک اللہ کے لیے | أَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَأَنَّهُم مُّفْرَطُونَ ۝ | وہ چیزین ٹھہراتے ہین
جیسے خود نا پسند کرتے | بیشک واسطے انکے ہو آگ اور وہ آگے چلائے گئے ہین | ہین مراد اس سے

لڑکیان ہین اور اُنکی زبانین وصف کذب یعنے دروغ بیانی کرتی ہین یہ کہ اُنکو بھلی نصیب ہوگی حق یہ ہو کہ اُنکے لیے آگ ہے اور وہ پیش خیمہ اور مقدم ہین دوزخیون کے۔

تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ

قسم ہو اللہ کی تحقیق بھیجا ہمنے طرف گروہونکے پہلے سے تیرے پس اچھے دکھائے شیطان نے کام اُنکے پس وہ دوست اُنکا ہو

الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

آج اور اُنکے لیے عذاب دردناک ہو

بخدا ہمنے آپ سے پہلے گروہون پر پیغمبر بھیجے پھر شیطان نے اُنکے اعتقاد باطل اور گمان غلط اور افعال قبیح اُنھین اچھے دکھائے اور وہی شیطان آج یعنے بروز قیامت اُنکا دوست ہے اور اُن سب یعنے شیطان اور شیطان پرستون کے لیے دردرسان عذاب ہے۔

وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِى اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝

اور نہین اُتاری ہمنے آپ پر کتاب مگر تاکہ بیان کردین اُنپر وہ کہ اختلاف کیا اُسمین اور ہدایت اور رحمت ہے قوم ایمان لانیوالی کے لیے

اور ہمنے آپ پر کتاب نازل نہین کی مگر اسلیے کہ کفار جن امور مین اختلاف و تردد کر رہے ہین وہ اُنپر ظاہر کر دیتے (چنانچہ لاکھون ایمان لائے اہل یقین ہو گئے) اور ہدایت و رحمت ہو اُس قوم کے لیے جو ایمان والے ہین **ف** قرآن حجت والزام ہے منکرین پر اور ہدایت و رحمت ہے مومنین پر **مسئلہ** جبکہ غرض نزول کتاب بیان حق و اظہار توحید و دفع تردد ہے تو ضرور ہو کہ خفا معتبر نہو اسی لیے کہا فقہا نے کہ دارالاسلام مین جہل عذر نہین۔

وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ

اور اللہ نے اُتارا آسمان سے پانی پس زندہ کیا اُس سے زمین کو بعد اُسکی موت کے بیشک اُسمین

لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ۝

نشانیان ہین واسطے قوم سننے والی کے

اور اللہ تعالے لے آسمان سے پانی اوتارا اور اُس سے زمین مردہ یعنے خشک کو زندہ و سبز کیا بیشک اُسمین نشانیان ہین اُنکے لیے جو بگوش عبرت سنتے ہین کہ ایسے ہی مردے زندہ کیے جائینگے

وَاِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ؕ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِىْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ

اور بیشک تمھارے لیے چارپایون مین عبرت ہو پلاتے ہین ہم تمکو اُس سے کہ پیٹون مین اُنکے ہو درمیان گوبر اور خون کے

لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ ۝

دودہ خالص سہل گزار پینے والونکے لیے

اور بیشک چارپایے جانورون مین عبرت ہے کہ اللہ تعالی پلاتا ہو اُنکے پیٹون سے گوبر اور خون کے درمیان سے صاف اور خالص دودہ جو پینے والونکے لیے آسان گزار ہے یعنے جانورونمین

دلائل قدرت موجود ہیں ایک جانب فرث ہے ایک جانب خون اور درمیان میں دودھ ہے کہ فرث نہ رنگ خون نہ آمیخت دماغ شفاف خوش مزہ دودھ موجود ہے ابو مسعود کہا ابن عباس نے فرث اسفل میں اور لبن اوسط میں اور خون اعلیٰ میں ہوتا ہے انعام سے مراد جانوران حلال گوشت جنکا دودھ پیا جاتا ہے لیں امام محمد نے مسئلہ آیت دودھ کی حلت پر دال ہے۔

وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا وَرِزْقًا حَسَنًا

اور پھلوں سے کھجور کے اور انگور کے بناتے ہو تم اس سے نشیلہ اور رزق اچھا

یعنے کھجور و انگور سے یعنے شراب نکالتے ہو — إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ — بیشک اسمیں نشانی ہے قوم دانا کے لیے — پھلو نسے نشے کی چیزیں اور رزق اچھا بیشک

اسمیں قوم دانشمند کیلیے نشانی ہے احمدی یہ ایک آیت ہے چار آیتوں سے جو دربارۂ شراب نازل ہوئیں اور اس بنا پر منسوخ ہے آیت تحریم سے ف اگر سکر یعنے شراب و نشہ آور ہے تو آیت حرمت خمر سے منسوخ اور اگر سکر بمعنے نبیذ لیا جاوے یا سکر رزق حسن کا مقابل قرار دیجیے یعنی مابین دونوں فرق ہے تو نسخ کی ضرورت نہیں

وَأَوْحَىٰ رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ أَنِ اتَّخِذِي مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا وَمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا

اور وحی کی رب تیرے نے طرف شہد کی مکھی کے یہ کہ بنالے تو پہاڑوں سے گھر اور درخت اور اس سے کہ

يَعْرِشُونَ ۝ ثُمَّ كُلِي مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ فَاسْلُكِي سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا

بلند کرتے ہیں پھر کھا تو ہر پھلوں سے پھر چل راہ اپنے رب کی مطیع بنکر

وحی بلغۃ اخفی بات کا بتانا اور دل میں ڈالنا اور یہاں یہی مراد ہے اور ایسی وحی قرآن میں جماد و حیوان و انسان سب کیطرف مذکور ہے مگر وحی اصطلاحی جو انبیا کے ساتھ مخصوص ہے وہ ایک حکم خاص ہے جو حق سبحانہ تعالیٰ کیطرف سے بواسطہ جبرئیل بغرض تہذیب نفس و تحسین اخلاق و اصلاح خلق و ہدایت انسان کمال یقین و ظہور کے ساتھ پیغمبر پر نازل ہوتا ہے بیوت جمع بیت یہاں مراد چھتا یعرشون عرش مقام بلند و سایہ دار جیسے چھت یا انگور وغیرہ کی بیلیں کل سے اکثر مراد ہے نہ یہ کہ کوئی ثمر نہ بچے جیسا کہ بلقیس کی نسبت فرمایا ہے اوتیت من کل شئ دی تھی یعنے وہ چیزیں جو سلاطین کو لائق و ضرور ہوں سبل جمع سبیل بمعنی راہ یعنے اتباع حکم و اختیار طریق وحی کردہ ذلل جمع ذلول بمعنی منقاد و فرمانبردار حاصل یہ ہے کہ مکھی کے دل میں ڈالدیا اور اسے بتادیا کہ پہاڑوں اور درختوں اور بلند سایہ دار مقاموں میں گھر بنائے پھر ہر قسم کے لطیف خوشبو دار پھولوں کے عرق چوسے اور پروردگار کے حکم کی راہ اختیار کرے مطیع ہوکے اس طرح انمیں ایک مکھی جثے میں بڑی ہوتی ہے دوسری مکھیاں اسے بادشاہ سمجھتی ہیں جہاں وہ جاتی ہے اسکے ہمرکاب

رہتی ہین جب وہ اپنے چھتے کی طرف مراجعت کرتی ہے اپنی آواز دل سے طبل کوچ بجاتی ہین۔ انکے گھر مسدس چھ کونون کے ہوتے ہین کہ دانشمند صناع بدون پرکار وآلات کے نہ بنا سکے بعض کتب مین انکے اور حالات عجیب وغریب منقول ہین اور کہا گیا کہ جمشید نے انھین سے آئین شاہی وآداب سلطنت کے استنباط کیے۔ بہرحال یہ ضعیف جانور عجیب قدرت الٰہی کا نمونہ ہے۔

يَخْرُجُ مِنْ بُطُونِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ إِنَّ

نکلتا ہو بطون سے انکے شربت مختلف رنگ انکے اُسمین شفا ہے آدمیون کے لیے بیشک

ان مکھیون کے بطون سے بینے شہد نکلتے ہین جنہین	فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۝ اسمین نشانی ہے اوس قوم کو جو فکر کرتے ہین	شربت رنگا رنگ کے آدمیون کے لیے صحت و

شفا ہے اسمین نشانی ہے انکے لیے جو فکر کرتے ہین کہ کس صناعت وخوبی سے شہد تیار ہوا مسلم ابو سعید خدری نے روایت کی کہ ایک شخص حضور مین آیا اور عرض کی کہ میرے بھائی کا پیٹ چلتا ہے آپنے فرمایا اسے شہد پلاؤ اُسنے شہد پلایا پھر شکایت کی ارشاد ہوا شہد پلاؤ پھر آیا اور کہا کہ مرض زائد ہوتا جاتا ہے چوتھی بار آپنے فرمایا صَدَقَ اللّٰهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ اللہ سچا ہے جسنے شہد کو شفا فرمایا تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے پھر اسنے جاکر بتعمیل ارشاد شہد پلایا اور اُسے شفا ہوئی معالم کہا مجاہد نے کہ فیہ شفاء سے مراد قرآن ہے اور اولی یہ ہے کہ اس سے مراد شہد ہو ابن کثیر عبد اللہ ابن مسعود سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عَلَيْكُمْ بِالشِّفَاءَيْنِ الْعَسَلِ وَالْقُرْآنِ شفا کو لازم لو قرآن کی برکت اور شہد کی تاثیر سے وہم اللہ اور اللہ کا رسول گواہی دے رہا ہے کہ شہد مین شفا ہے مگر نہ ظاہر مرض مین اسکا مفید ہونا مذکور نہ تجربۃً ثابت و رفع قرآئن شفا نکرہ ہے عموم پر دلالت نہین کرتا بس اُسکا بنفسہ مفید ہونا یا کثیر النفع ہونا کافی ہے عموم کی حاجت نہین تشفا ہونا اسکا اعتقاداً ثابت ہوا جسکی باتسلیم ویقین و ترک تردد دلیل یہ ہے بس اسمین شبہہ نہین کہ جو مومن بقلب سلیم و اعتقاد راسخ نظر بجبر خدا و رسول اسکا استعمال کرے اور قواعد طب اور چبان و جبنین کا لحاظ رکھے انشاء اللہ تعالیٰ اُسے ضرر نکریگا اور شفا ہی عطا ہوگی اگر موت معذر نہ ہو۔

وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفَّاكُمْ وَمِنكُم مَّن يُرَدُّ إِلَىٰ أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ

اور اللہ ہی نے بنایا تمکو پھر وفات دیگا تمکو اور تم مین سے وہ ہے کہ پھیرا جاتا ہے طرف بدتر عمر کے تاکہ نہ جانے بعد

ع ۹

اللہ ہی نے تمکو بنایا سے بعض بیکار عمر	عِلْمٍ شَيْئًا ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ قَدِيرٌ جاننے کے کچھ بیشک اللہ دانا ہے قادر ہے	پھر مٹا دیگا اور تم مین تک پھرتے ہین یعنی

شیخ فانی و پیر خرفت ایسے بڈھے کہ بے قوت دبے حواس ہون) تا کہ نہ جانین بعد علم کے کچھ بھی بیشک اللہ دانا قادر ہے **ف** مکھی اور پیر ضعیف کی مثال مین اللہ کی قدرت ہے ایسا حیوان حقیر یہ صناعتین دکھائے اور انسان شریف و دانا ایسا نادان بنجائے

وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّيْ رِزْقِهِمْ

اور اللہ نے فضیلت دی بعض کو تمھارے بعض پر رزق مین پس نہین جو فضل دیے گئے پھیرنیوالے روزی اپنی

عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ ۭ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ۝

اوپر کہ مالک ہوئے داہنے ہاتھ انکے پس وہ اُسمین برابر ہین کیا اللہ کی نعمت کے ساتھ انکار کرتے ہو

اور اللہ تعالیٰ نے بعض کو بعض پر رزق مین فضل دیا ایک کم رزق دوسرے کو فراخ دست کیا تو وہ جسے رزق عطا ہوا ہے وہ اپنا مال اپنے غلامون پر نہین پھیرتے کہ یہ غلام بھی اس مال مین برابر ہمسر ہو جائین کیا اللہ کی نعمت سے انکار کروگے یعنے جب مالدار آدمی اپنے مال دیکر غلامونکو اپنا ہمسر بنانا پسند نہین کرتے تو اللہ تعالیٰ اپنی بنائی ہوئی مخلوق کو اپنی قدرت اور الوہیت کا کوئی حصہ دیکر انھین اپنا شریک کیون بنانے لگا چونکہ دوسری آیتون مین صاف طور پر مذکور ہوا کہ خالق کل و مالک کل و رازق کل کو کافر بھی اللہ ہی کو جانتے ہین اور یہ کہ اصنام وغیرہ بھی اللہ ہی کے بنائے ہین پھر انھین شریک ٹھہرانا کیونکر صحیح ہو لہذا فرمایا کیا وہ نعمت جو تمکو اللہ نے دی ہو اُس سے انکار کروگے یعنے تم ان پتھرون کی مخلوقیت مین ہمسر بلکہ اپنے عقل مین شریف ہو کر انکے بندے بنوگے اور شرف خدا داد کو خاک مین ملاؤگے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ معبود کا واحد و لاشریک ہونا بندونکے حق مین نعمت عظمی ہے ورنہ صدہا کی غلامی کرنا پڑتی اور ہر طرف کی اینچا کھینچی مین وھکے جاتے تو مشرک اس نعمت سے منکر ہین۔

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَحَفَدَةً

اور اللہ نے بنائی واسطے تمھارے جانون سے جوڑے اور بنائے واسطے تمھارے جوڑون سے تمھارے بیٹے اور پوتے

وَّرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۭ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُوْنَ ۝

اور روزی دی تمکو پاک چیز دلنسے کیا ساتھ باطل کے ایمان لائینگے اور نعمت سے اللہ کی وہ کفر کرینگے

اور اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے تمھارے جنس سے جوڑے بنائے اور ان جوڑون سے بیٹے اور پوتے عطا کیے اور پاک مزہ چیزون سے روزی دی تو کیا وہ باطل یعنے شیطان و اصنام پر ایمان لائینگے اور نعمت سے اللہ کی ناشکری کرینگے

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَيْـًٔا

اور پوجتے ہین غیر کو اللہ کے اسکو کہ نہین مالک انکے لیے رزق کا آسمانون سے اور زمین سے کچھ

وَلَا يَسْتَطِيعُونَ ۝ فَلَا تَضْرِبُوا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

اور نہ قوت رکھتے ہیں پس نہ مارو واسطے اللہ کے مثالیں بیشک اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے

اور پوجتے ہیں غیر خدا کو جو نہیں مالک اُنکے رزق کا آسمان سے اور زمین سے اور نہ قوت رکھتے ہیں پس نہ مارو اللہ کے لیے مثالیں اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ف ملک اعلیٰ وادنیٰ ہے واستطاعت سے پس دونوں قوتوں کی نفی فرماکر معبود باطلہ کو مجبور محض قرار دیا۔ آسمان سے رزق تاثیرات علوی اور باران رحمت زمین کا رزق قوت روئیدگی وغلہ وغیرہ۔ مثال ممنوعہ سے مراد وہ اوصاف احوال ہیں جو مشرک حضرت الوہیت کی طرف منسوب کرتے تھے ربط کہا مفسرین نے کہ اول حق سبحانہ تعالےٰ نے غلط مثالوں سے روک کر خود دو مثالیں مناسب حال ذکر کیں۔

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا

ماری اللہ نے مثال غلام مملوک کی کہ نہیں قادر کسی چیز پر اور اُسکے کہ دیا ہمنے اُسے رزق اچھا

فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا ۭ هَلْ يَسْتَوٗنَ ۭ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

پس وہ خرچ کرتا ہے اس سے چھپے اور کھلے کیا برابر ہوجائینگے سب تعریف ہے اللہ کیلیے بلکہ اکثر انکے نہیں جانتے

مثال بیان کی اللہ نے عبد مملوک کی جو کسی شئے پر قدرت نہیں رکھتا اور وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے رزق حسن عطا کیا ہو اور اُسمیں سے چھپے کھلے یعنی ہرحال اور ہر وقت میں صرف کرتا ہو کیا یہ دونوں برابر ہوجائینگے۔ یعنے جب اُسمیں عبد مملوک مجبور اور تونگر سخی کو مساوی نہیں جانتے جنمیں صرف اعتباری اور عارضی فرق ہے باعتبار اصل خلقت دونو ایک ہیں تو حضرت الوہیت کو کیوں اصنام سے برابر کرتے ہو اور کہا گیا کہ عبد مجبور سے مراد کافر اور تونگر سخی سے مراد مومن ہے یہ کسی طرح مساوی نہیں ہوسکتے پھر فرمایا تمام حمد وثنا کا استحقاق اللہ ہی کے لیے ہے جو کسی طرح ان فرضی معبودوں کا شریک وہمسر نہیں یا جسنے اپنی فرمانبرداروں کو منکرین پر فضل ظاہر عنایت فرمایا کچھ نہیں بلکہ اکثر آدمی نادان ہیں کفر کی تیرگی چھائی ہے اصل بات دماغ میں سمائی ہے نہ عقل فہم ہے نہ گوش شنوا بنا بر مسئلہ غلام کسی تصرف مالی پر قادر نہیں ہوتا مسئلہ عبد ماذون معاملات داد وستد کرسکتا ہے

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰى

اور بیان کی اللہ نے مثال دو مرد ہیں ایک انکا گونگا ہے نہیں قادر کسی شئے پر اور وہ بوجھ ہے اپنے

مَوْلٰىهُ ۙ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ ۭ هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ ۙ وَمَنْ يَّاْمُرُ

مولا پر جہاں بھیجتا ہے اُسے نہیں لاتا اچھائی کیا برابر ہے وہ اور وہ کہ حکم کرتا ہے

بِالْعَدْلِ ۙ وَهُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

عدل سے اور وہ راہ راست پر ہے

اور دو مردونکی مثال ایک گونگا اور مجبور ناگوار اور بھاری ہے جہان اسے مولا بھیجتا ہے کام نہین کرلاتا تو کیا یہ برابر ہو اسکے جو عدل کا حکم کرتا ہے اور سیدھی راہ پر چلتا ہے اول سے مراد عبد مطیع ہے دوسرے سے مراد عاصی ف پہلے مرد مین چار عیب بیان فرمائے ۱ گونگا ہونا ۲ مجبور و نالائق ہونا ۳ مالک پر دو بھر ہونا یعنے نکما ہونا ۴ کوئی کام اچھا نکر سکنا اسکے مقابل دو وصف ذکر کیے جوان عیوب کو مٹا کر متعدد فضائل ثابت کرین اسلیے کہ امر کرنیوالا گونگا اور مجبور نہوگا اور عادل نکسی کا حق تلف کریگا نکسی پر گران ہوگا جو راہ راست پر ہوگا اسے ناکامی کا تعلق نہوگا اللہ نے بیان فرمائی مخفی ہے اپنے مالک پر

وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَمَآ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ

اور واسطے اللہ کے ہے غیب آسمانونکا اور زمین کا اور نہین امر قیامت کا مگر مثل پلک مارنے کے یا وہ

اَقْرَبُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

قریب زیادہ ہے بیشک اللہ ہر شے پر قادر ہے

غیب یعنے اسرار مخفیہ آسمانون اور زمین کے اللہ کی مخلوق معلوم ہین بعض دوسرونکو بتائے بعض مخلوق سے چھپائے اور قیامت کا معاملہ ایسا ہے جیسے پلک مارنا بلکہ اس سے بھی زیادہ قریب اللہ تعالے ہر شے پر قادر ہے

وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـــًٔا ۙ وَّجَعَلَ

اور اللہ نے نکالا تمکو شکمون سے تمہاری ماؤن کے نہ جانتے تھے کچھ اور بنائے

لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

واسطے تمہارے کان اور آنکھین اور دل تاکہ تم شکرگزار ہو

اللہ تعالی نے تمھاری ماؤنکے پیٹون سے تمکو پیدا کیا ایسے حال مین کہ تم کچھ نہ جانتے تھے پھر تمکو کان آنکھ دل عطا فرمایا تاکہ تم شکرگزار ہو ف یہ بیان ہے احسانات عظمی و عطیات کبری کا کہ تم کچھ نہ تھے اور سب کچھ کردیا ف کان آنکھ کا ذکر اسلیے فرمایا کہ حواس خمسہ ظاہر المعین کے تابع ہین جب کچھ نہ سنے اور نہ دیکھے تو علم و معرفت پیدا ہی نہوگی قوت لامسہ شامہ ذائقہ عبث ہوجائیگی اور دل اسلیے فرمایا کہ حواس باطنی اور ظاہری سب کے سب اسکی تابع ہین اسلیے کہ بدون عقل و فہم تمام قوتین فضول ہین۔

اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِيْ جَوِّ السَّمَاۗءِ ۭ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ۭ اِنَّ

کیا نہین دیکھا طرف چڑیا کے کہ مسخر ہین وسط مین زمین آسمان کے نہین روک رکھا انکو مگر اللہ نے بیشک

فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝

اسمین نشانیان ہین واسطے قوم مومن کے

جو وہ ہوا و مکان خالی تلے ہے یعنے کیا چڑیون کو نہین دیکھا جو جو آسمان مین جو زمین سے اوپر اور آسمان کے

خود بخود مسخر ہیں درمیان زمین انھیں کسی نے نہیں روکا ہے مگر اللہ نے اسمیں ایمان والوں کے لیے نشانیاں ہیں

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ

اور اللہ نے بنائی تمھارے لیے گھروں سے تمھارے سکونت اور بنائے تمھارے لیے چارپایوں کی کھالوں سے گھر کہ سبک پاتے ہو انکو جس دن

ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ اِقَامَتِكُمْ ۙ وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَآ اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ۝

اپنے سفر کے اور جس دن اپنی اقامت کے اور صوف سے انکے اور اون سے انکے اور بالوں سے انکے اسباب اور فائدہ ہیں ایک وقت تک

اللہ نے تمھارے گھروں کو تمھارے لیے جائے سکون آرام بنایا اور چارپایوں کے چمڑوں سے تمھارے گھر یعنے خیمے بنائے جو ہلکے سمجھکر سفر میں ہمراہ رکھتے ہو اور اقامت یعنے محل نزول یا وطن میں بھی اُنسے فائدے اُٹھاتے ہو اور بکریوں کے صوف اونٹوں کی اوبر جانوروں کے بالوں سے اسباب بناتے ہو اور فائدے اٹھاتے ہو جیسے کملی۔ دوشالے اور مختلف پشمی کپڑے رسیاں وغیرہ یہ سب ایک وقت تک ہیں ف آیت سے چرمی اور پشمی لباس اور خیموں اور خیاطت و نوربافی وغیرہ کا ثبوت اور اسکی تجارت اور اس سے انتفاع کا جواز ظاہر ہے۔

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ

اور اللہ نے بنائی واسطے تمھارے اس سے کہ بنایا سایہ اور بنایا واسطے تمھارے پہاڑوں سے گھر اور بنائے تمھارے لیے کرتے

تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ ۚ كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ ۝

بچاتے ہیں تمکو گرمی سے اور کرتے کہ بچاتے ہیں تمکو لڑائی سے تمھاری اسیطرح پوری کرتا ہے نعمت اپنی تمپر تاکہ تم مطیع ہو

اور اللہ نے تمھارے لیے اپنی بنائی ہوئی چیزوں سے سائے بنائے جیسے درخت وغیرہ اور پہاڑوں سے پوشش یعنی ایسے گوشے اور مقام بنائے جہاں تم تخلیہ میں رہ سکو اور سرابیل یعنے کرتے یا مثل اسکے جو پہنے جائیں بنائے جو تمکو گرمی سے بچائیں اور لڑائی میں بچائیں یعنے زرہ و خفتان وغیرہ اسی طرح اللہ تعالی اپنی نعمت تمپر پوری کرتا ہے کہ تم مطیع و مسلم ہو جاؤ ف زرہ و جوشن و خفتان اور کرتا اور جو مثل اسکے ہوں انکا پہننا ثابت ہوا لباس بھی ایک نعمت ہے۔

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ

پھر اگر روگردانی کرتے ہیں تو نہیں آپ پر مگر پیغام رسانی ظاہر پہچانتے ہیں نعمت اللہ کی پھر

يُنْكِرُوْنَهَا وَاَكْثَرُهُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝

انکار کرتے ہیں اوسکے اور اکثر انکے کافر ہیں

اے نبی کریم اگر روگردانی کریں ان دلائل پر بھی وہ تو آپ کے ذمے صرف پیغام رسانی ہے یہ لوگ اللہ کی نعمتیں پہچانتے ہیں انپر انکار کرتے ہیں اور اکثر تو منکر و کافر ہیں

وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِن كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ ۝

اور جسدن ہم اٹھا وینگے ہر گروہ سے گواہ پھر نہ اذن دیا جائیگا انھیں جو کافر ہوئے اور نہ وہ عذر قبول کئے جائینگے

وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ۝

اور جب دیکھینگے وہ جنھوں نے ظلم کیا عذاب کو پس نہ تخفیف کیا جائیگا انکے لیے اور نہ وہ مہلت دیئے جائینگے

اور جسدن ہم اٹھا وینگے ہر گروہ سے ایک گواہ یعنی انکا پیغمبر انکا شاہد مقرر ہوگا پھر انکو نہ اجازت دیجائیگی عذر خواہی کی اور نہ انکو موقع دیا جائیگا اللہ تعالی کے راضی کرنے میں سعی کریں اور جب ظالم عذاب الہی آنکھ سے دیکھ لیں گے پھر نہ انسے تخفیف عذاب ہوگی (جیسا ہے جس قدر رونا ہے بیشین چلا ئیں) اور نہ انکو عذر خواہی و تدبیر کے لیے مہلت دی جائے گی

وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ أَشْرَكُوا شُرَكَاءَهُمْ قَالُوا رَبَّنَا هَٰؤُلَاءِ شُرَكَاؤُنَا الَّذِينَ

اور جب دیکھینگے وہ جنھوں نے شرک کیا اپنے شرکا کو کہیں گے اے رب ہمارے یہ شریک ہمارے ہیں وہ کہ

الثلثة

كُنَّا نَدْعُوا مِن دُونِكَ ۖ فَأَلْقَوْا إِلَيْهِمُ الْقَوْلَ إِنَّكُمْ لَكَاذِبُونَ ۝

تھے پکارتے ہم سوائے تیرے پھر ڈالے طرف انکے قول بیشک تم جھوٹے ہو

یعنے مشرکین میدان حشر میں جب اون باطل معبودون کو دیکھینگے کہیں گے اے رب یہ وہ شریک ہمارے ہیں جنکو ہم پکارتے تھے سوائے تیرے پھر وہ معبود باطلہ انکی طرف مخاطب ہوکر کہیں گے اے مشرکو تم جھوٹے ہو (تمکو کس نے مجبور کیا تھا کہ اللہ تعالے کو چھوڑ کر ہماری پرستش کرو)

وَأَلْقَوْا إِلَى اللَّهِ يَوْمَئِذٍ السَّلَمَ ۖ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن

اور ڈالی طرف اللہ کی اسدن صلح اور کھو گیا انسے وہ کہ تھے افترا کرتے جو کافر ہوئے اور روکا

اب کفار مجبور مضطر اللہ کیطرف صلح یعنے اظہار اطاعت کرنے لگے

سَبِيلِ اللَّهِ زِدْنَاهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوا يُفْسِدُونَ ۝

راہ سے اللہ کی زیادہ کیا ہمنے انکو عذاب اوپر عذاب کے بسبب اسکے کہ تھے فساد کرتے

اور جو باتیں دُنیا میں بنایا کرتے تھے وہ بھول گئیں جنھوں نے کفر کیا اور دوسرون کو اللہ کی راہ سے روکا انپر عذاب پہ عذاب زیادہ کیا جائیگا ایک عذاب اپنے کفر کا دوسرا انکے اغوا کا یہ بدلا ہے انکے فساد و کفر و بغاوت کا

وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا عَلَيْهِم مِّنْ أَنفُسِهِمْ ۖ وَجِئْنَا

اور جسدن اٹھا وینگے ہم ہر گروہ میں ایک گواہ انپر انکی جانون سے اور لاوینگے ہم

بِكَ شَهِيدًا عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ ۚ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ

آپکو گواہ انپر اور اتاری ہمنے آپ پر کتاب بیان کرنیوالی ہر شیء کی

ع ۲

اور جس دن ہم ہر امت میں مقرر کرینگے ایک گواہ یعنی انکو پیغمبر کو اور انکی جانون سے بھی گواہ

وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ

اور ہدایت اور رحمت اور بشارت واسطے مسلمانون کے

معین کرینگے یعنے انکے اعضا یا اس امت کے مومنین صلحا اور لائینگے ہم آپ کو ان سب پر گواہ آپ تمام امتون کے گواہ بنینگے اور آپکی گواہی اس صورت پر ہے کہ ہم نے آپ پر کتاب یعنے قرآن نازل کیا جس مین ہر امر کا بیان شافی موجود ہے اور ہدایت و رحمت ہے اہل اسلام کے لیے

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ

بیشک اللہ حکم کرتا ہے تمکو عدل کا اور احسان کا اور دینے کا قرابت والون کو اور منع کرتا ہے

عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

بے حیائی اور نامعقول سے اور سرکشی سے نصیحت کرتا ہے تمکو کہ تم نصیحت پکڑو

اللہ تعالی فرماتا ہے کہ عدل و احسان و صلۂ رحم کرو اور بے حیائی و گناہ او ر سرکشی سے بچو اللہ نصیحت فرماتا ہے کہ تم سوچو سمجھو **عدل** لغۃً برابری شرعاً حکم سے سر مو ادھر ادھر نہونا۔ طریق متوسط با قدر واجب **احسان** لغۃً نیکی کرنا۔ شرعاً اللہ کو حاضر ناظر جانکر عبادت کرنا نوافل و مستحبات پر مداومت یا دوسرے کو اپنے نفس پر ترجیح دینا احسان ہے اور مساوی جاننا عدل ہے **ایتا** صلۂ رحم **فحش** بے حیائی کلمات شرمناک۔ زنا اور وہ گناہ جو شرعاً ممنوع اور عقلاً معیوب ہون **منکر** جو اسلام مین نہ جانا جائے شرع اُسکی اجازت ندے منع فرمائے پس فحش عام ہے اور منکر خاص یعنے اللہ نے عدل و انصاف اور نیکی کرنے کا اور اپنے اقارب سے صلۂ رحم و سلوک کا حکم فرمایا اور یہ تینون واجب ہیں اور تہذیب اخلاق و تکمیل نفس و نجات کی موقوف علیہ اور تین باتون سے روکا یہ حرام ہیں اور موجب ہلاک ذلت عقلی و نقلی کبیر کہا ابن عباسؓ نے کہ کہا عثمان بن مظعونؓ نے مین آنحضرت کے لحاظ سے مسلمان ہوا تھا دلمین اسلام کی وقعت نہ تھی ایک دن حضورؐ مجھسے باتین کررہے تھے ناگاہ آسمان کی طرف متوجہ ہوئے اور آنکھین اسیطرف لگ گئین پھر داہنے جانب التفات فرمایا پھر آسمان کیطرف دیکھکر داہنی طرف نظر ڈالی مینے وجہ پوچھی فرمایا جبرئیلؑ آئے اور یہ آیت لائے اُسوقت سے میرا دل ایمان پر قائم ہوگیا پھر مین نے ابو طالب سے بیان کیا انھون نے کہا اے گروہ قریش اپنے بھائی کے بیٹے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ وہ سچے ہون یا جھوٹے مگر تعلیم مکارم اخلاق اعلے درجے فرماتے ہین **معالم** حضورؐ نے یہ آیت ولید کو سنائی تو بولا اے بھتیجے پھر پڑھو تو آپنے پھر پڑھی تو کہا واللہ اس مین عجب حلاوت ہے اور اس پر تازگی و طراوت اسکا علے باور اور اسفل سیراب ہے

کیا ان لوگون ... [illegible]

یہ بشر کا کلام نہیں ۔ کہا ابن مسعود نے زیادہ تر خیر و شر کی جمع کرنے والی یہ آیت ہے

وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عَاهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا

اور پورا کرو عہد اللہ کا جب کرو تم اور نہ توڑو قسمیں بعد اُسکے مضبوط کرنیکے

وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝

حالانکہ بنایا تمنے اللہ کو اپنے اوپر ضامن بیشک اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو

اور اللہ کے عہد پورے کرو جب عہد کر چکو اور قسموں کو مستحکم کرنے کے بعد نہ توڑو حالانکہ تمنے اللہ کو اپنے قول کی بھلائی پہ ضامن بنایا ہے بیشک اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو عہد سے مراد ایمان یا وہ معاہدے جو صحابہ نے بوقت اسلام و بیعت حضور سے کیے یا عہد و نزول مسئلہ وہ تمام تعلقات جو شخص پہ ضع شرعی قرار پائیں اور ہمارے معاملات کو اسمین دخل ہو اس عہد میں داخل ہیں بیعت امام عادل بیعت شیخ ۔ نذر ۔ عقد نکاح ۔ تعلیق ۔ طلاق و عتاق وغیرہ واجب الوفا ہیں اور ان میں بعضکا نقض حرام ایمان جمع یمین بمعنی قسم توکید خواہ بیان واقعی ہو اسلیے کہ قسم سے تاکید ہوتی ہی نہیں یا یہ کہ مطلق قسم واجب الوفا نہیں بلکہ تاکید شرعی ہو یعنے حق سبحانہ تعالی کی قسم کھائے کسی امر کی ہو یا یہ کہ جس امر پر قسم کھائے وہ موافقت شرعی سے موکد ہو ایک تو شرع حکم دیتی ہو دوسرے قسم سے موکد کرے پس غیر خدا کی قسم اور ایسی بات پر قسم جسکی اجازت شرع میں نہیں نہ موکد ہے نہ واجب الوفا اب یہ اعتراض اٹھ گیا کہ یہ آیت حدیث صحیح سے متعارض ہو اسلیے کہ اسمین قسم پورا ہی کرنیکا حکم ہے اور جلد اول صفحہ ١٦١ و ١٥٥ میں فرمایا کہ درصورت نقض کفارہ دے اور حدیث میں وارد ہوا مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلْيَفْعَلْ جو قسم کھائے اور غیر کو جسکے ترک با اختیار پر قسم کھائی اُس سے خیر پائے تو اُس غیر خیر کو کرے اور قسم کا کفارہ دے اسمین قسم توڑنے کا حکم دیا اور وجہ اسکی یہ ہے کہ جب غیر محلوف خیر ہو تو نہ موکد ہے نہ واجب الادا لیکن کفارہ بتعظیم نام پاک الہی واجب ہوگا تاکہ آیندہ ایسی بات نکرے اور اگر جسکی قسم کھائی ہے وہ غیر خدا ہو تو کچھ پروا نہ کی جائے البتہ قسم کھانے والا عاصی ہو کر سزا پائے

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ؕ تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًا

اور نہ ہو جاؤ مثل اُسکے جسنے توڑا اسوت اپنا بعد مضبوطی کے بل کھولکر بناتے ہو قسمیں اپنی کارسازی

بَيْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِيَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ ؕ اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ؕ وَلَيُبَيِّنَنَّ

آپسمین یہ کہ ہو ایک گروہ وہی زیادہ دوسرے گروہ سے نہیں ہے مگر آزماتا ہے تمکو اللہ ساتھ اسکے اور تاکہ ظاہر کرے

یعنے ایک نیکی کا ثواب دس یا اس سے زیادہ - یا یہ کہ حصول زینت لذت فانی اور ریا میں حسرت باقی کو جن فعل آتی فی لوریا میں اثر جاودانی

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

پھر جب پڑھے تو قرآن پناہ مانگ اللہ سے شیطان مردود سے

جب قرآن کی تلاوت کرو تو شیطان مردود کی شر سے پناہ مانگو اللہ تعالے کو ناصر و محافظ قرار دو تاکہ اسکے شر و وسواس سے بچو **بحث** جمہور قائل ہیں کہ استعاذہ واجب نہیں حالانکہ رعایت صیغۂ امر وجوب کو چاہتی ہے **جواب** استعاذہ عبادت مقصودہ نہیں بلکہ فراغ خاطر و صحت عبادت و دفع موانع کے لیے مشروع ہے پس شائبہ نفع عبد سے خالی نہیں اور یہ مقدار قرینۂ استحباب کے لیے کافی ہے **بحث** قرارت میں لفظ استعاذہ افضل ہے عیاذہ سے اس لیے کہ استعاذہ مخصوص قرات میں وارد ہوا اور اعاذہ دوسرے امور میں **جواب** ممکن ہے کہ کہا جائے (عیاذہ) ماموربہ ہے جیسا کہ فرمایا (استعذ) مانگ عیاذ کو اور عبارۃ النص ہے اسلیے کہ سیاق آیت لطلب اعاذہ ہے اور استیعاذ ظاہر آیت اور لفظ سے اور عبارت مرجح ہے ظاہر سے اور ماموربہ اولیٰ ہے صرف مناسبت لفظی سے **لیکن** فقہا کے نزدیک استعاذہ اولےٰ ہے اعاذہ سے (ہدایہ) **مسئلہ** استعاذہ نماز میں سنت اور قرارت کے تابع ہے یعنے جو قرارت نکرے اُسے بھی چھوڑدے **مسئلہ** اگر قاری کسی سے کلام کرے تو کیا ازسرنو استعاذہ کرنا ہوگا اسلیے کہ فرمایا جب قرآن پڑھو **جواب** اگر ایسا سمجھا جائے کہ قرارت اول منقطع ہوگئی تھی اور یہ دوسری قرارت ہے تو ازسرنو استعاذہ کرے ورنہ ضرورت نہیں اسلیے کہ امر مقتضی تکرار نہیں وہم حنفیہ قرارت امام کو مقتدی کی قرات قرار دیتے ہیں تو چاہیے کہ استعاذہ سے مقتدی نہ روکا جائے اسلیے کہ حکماً قاری ہے اور یہ جواب کہ استعاذہ بھی امام کا اُسکی طرف سے کافی ہے غیر منقول وغیر ماثور ہے دفع قرارت امام باعتبار تو ایسے جواز نماز مجازاً مقتدی کی قرار پائی ہے نہ حقیقۃً اور آیت میں قرات حقیقی مراد ہے پس دونوں مراد نہونگے اسلیے کہ حقیقت و مجاز میں جمع جائز نہیں۔

اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ

شان اسکی یہ ہے کہ نہیں شیطان کو غلبہ اوپر جو ایمان لائے اور رب پر اپنے بھروسا کرتے ہیں

اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ

نہیں غلبہ اوسکا مگر اوپر جو موالات کرتے ہیں اُس سے اور جو ساتھ اُسکے شریک کرتے ہیں

شان یہ ہے کہ شیطان کو اثر غلبہ اور دست رس نہیں جو ایمان لائے اور اللہ پر بھروسا کرتے ہیں اُن پر نہیں ہر حجت و قابو ہے جو اس کو دوستی کرتے ہیں اور وہ جو باعانت و اغوائے شیطانی اللہ کے

لیے شریک قرار دیتے ہیں یا اُسکے ساتھ اللہ تعالےٰ کو شریک کرتے ہین ف یہ آیت نہایت خوشی اور امن کی ہے شیطان کا حفظ اور اُسکے وسواسے اور کید اور اُسکے پر اثر حیلے ایسے نہین کہ کوئی خدا پرست مطمئن ہو سکتا مگر مظہر کمال ترحم و شفقت فرما دیا کہ جب تک تم خود شیطان کے یار نہ ہو اُسکے اخلاق ذمیمہ اور وسواس واہیہ کو دل مین جگہ نہ دو وہ تم پر قابو نہین پا سکتا اور تدبیر اُسکی اول ایمان صادق دوم توکل راسخ ہے جو اللہ پر توکل کیے ہوئے تدبیر کو معطل جانتے ہین وہ خوب سمجھ سکتے ہین کہ ہمارا قصد التفات و فعل کسی امر ممنوع کی طرف کچھ فائدہ نہین دے سکتا جب تک اللہ تعالیٰ نہ چاہے اور حق سبحانہ تعالیٰ سے اُسکے منع کیے ہوئے کام مین اعانت چاہنا کمال حماقت و بے شرمی ہے پس ضرورۃً وہ تمام تدبیرین عبث ہین اور امر محال و فعل عبث پر عاقل نظر نہین کرتے پس ایسا شخص ہر وقت و ہر حال مین شیطانی وسوسے سے بکار رہیگا اور اللہ تعالےٰ اُسے بچا لیگا

وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ ۙ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ

اور جب بدل لیتے آیت جگہ پر آیت کے اور اللہ جانتا ہے جو اُتارتا ہے بولے نہین تو

مُفْتَرٍ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ

مگر مفتری بلکہ اکثر اُنکے نہین جانتے کہدیجیے کہ نازل کیا اُسے جبرئیل نے

رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ۝

رب سے تیرے ساتھ حق کے تاکہ ثابت کرے اُنکو جو ایمان لائے اور ہدایت اور بشارت واسطے مسلمانون کے

اور جب ہمنے کوئی آیت کسی آیت کی جگہ بدل لی یعنی ایک منسوخ کی دوسری اُسکی جگہ نافذ کی حالانکہ اللہ تعالےٰ دانا ہے اُن فوائد اور مصالح کا جو اُس حکم ناسخ یا منسوخ مین نازل فرمائے تو کفار کہتے ہین آپ تو اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) افترا پرداز ہین یعنے یہ حکم اللہ تعالیٰ کا نہین (ارشاد ہوا) بلکہ اکثر اُنمین کے سمجھتے بوجھتے نہین آپ کہدیجیے یہ آیتین جبرئیلؑ نے حق کے ساتھ اُتاری ہین تاکہ ثابت و مطمئن کرین اُنھین کہ ایمان لائے اور ہدایت و بشارت ہو فرمانبردارونکو

وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ۭ لِسَانُ الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ

اور تحقیق ہم جانتے ہین کہ وہ کہتے ہین نہین سکھاتا ہے اُسے مگر آدمی زبان اُسکی کہ کجرائی کرتے ہین

ابن کثیر بعض عرب کا مین مختلف روایتین ہین	اِلَيْهِ اَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ ۝ طرف اُسکے عجمی ہے اور یہ زبان عربی فصیح ہے	ایک غلام تھا جسکے نام زبان عربی اسی قدر جانتا

تھا کہ ضروری باتون کا جواب دے سکے حضور اقدس اُسکے پاس جاتے کفار کہنے لگے کہ آپ اس سے

روتے ہوئے آئے اور آنسو انکے جاری تھے حضور اقدس نے اپنے مبارک ہاتھ سے انکے آنسو پونچھے اور فرمایا اے عمار بوقت اظہار کلمۂ کفر تو نے اپنے دلکو کیسا پایا عرض کی مُطْمَئِنًّا بِالْاِیْمَانِ ایمان سے معمور اور یقین سے مسرور تھا ارشاد ہوا اے عمار اگر پھر ایسا اتفاق ہو تو اسی اطمینان کی حالت میں جابری کر لینا پھر یہ آیت نازل ہوئی ہدایہ اگر ایسا شخص جو قدرت رکھتا ہو قتل یا قطع عضو سے ڈرائے تو کلمۂ کفر کا زبان سے کہنا مضائقہ نہیں اور جبکہ صرف مار پیٹ کا ڈر ہو یا ڈرانے والا قادر نہو تو یہ بھی جائز نہوگا **مسئلہ** اگر وہ شخص جسپر جبر کیا گیا اقرار کفر کرے اور دلمیں اسکے تصدیق و اطمینان نہو تو کافر ہوجائیگا اور جو کوئی بدون اکراہ زبان سے کلمۂ کفر کہے گو دل مطمئن بھی ہو کافر ہوجائیگا (احمدی) لیکن اگر ثابت قدم رہے اور ایذاے ظاہری کی پروا نکرے تو شہید و مثاب ہوگا جیسا کہ حضرت بلال نے مدتوں ابی کی ایذاے شدید اٹھائی گرمی کی دھوپ میں پتھر گرم رکھے جاتے اور مار پڑتی مگر آپکی زبان حق بیان پر سواے (احد) کے دوسرا حرف نہ تھا اور حبیب بن زید کو مسیلمہ کذاب نے کہا کہ تو میری نبوت کا اقرار کر لینے انکار کیا وہ آپکا ایک ایک عضو قطع کرتا اور چاہتا کہ اسے پیغمبر کہیں آپنے پروا نہ کی اور جان بحق تسلیم ہوئے

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ اللّٰهَ

یہ اسلیے ہے کہ انھون نے پسند کیا زندگی دنیا کو آخرت پر اور بیشک اللہ

یہ یعنے غضب و عذاب لوگون نے دنیاوی

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝

نہین ہدایت کرتا قوم کافر کو

مذکور اسلیے ہے کہ ان زندگانی کو آخرت پر

مقدم و محبوب بنالیا تھا اور بیشک اللہ ناشکرون کو راہ نہین دکھاتا استحبو باب استفعال سے بمعنے طلب حب اسمین اشارہ ہے کہ دنیاوی محبت جو حاجت و طبیعت سے ہو موجب الزام نہین الزام اسمین ہے کہ تم اسے محبوب بنالو اور اسقدر کہ آخرت پر مقدم اور دین سے محبوب تر ہوجائے **مسئلہ** دنیاوی ضرورتین بڑھانا اور زیادہ تلذذ و تعیش کا عادی بننا جیسا کہ شعار ہے فضول خرچ دنیا پرست مالدارون کا مذموم ہے **مسئلہ** اضطرارًا دنیا اور اسکے لذائذ کے طرف میلان خاطر پر الزام نہین جب تک آخرت کا لحاظ مغلوب معدوم نہوجائے مثلًا لذائذ و نعمات دنیاوی پر طبع مائل ہوئے اور یہ خیال نہ رہا کہ انجام اسکا کیا ہے معصیت ہے اور اس طور پر کہ کوئی محذور لازم نہ آئے جائز ہے کافر مومن و شاکر دونون کے ضد ہے اس لیے دنیاے فانی کو آخرت باقی پر اختیار کرنے سے زیادہ کیا ناقدری اور سرتابی ہوگی۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ

وہی لوگ ہین وہ کہ مہر کردی اللہ نے دلونپر انکے اور کانونپر انکے اور آنکھون پر انکے

یہ وہی ہین کہ اللہ نے انکے دلون اور کانون اور آنکھون پر مہر کردی وہ بے خبر

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۝

اور وہی غافل ہین

ہین نہ نصیحت سُن سکتے ہے نہ صنائع قدرت پر نظر ہے نہ تمیز ہے معلوم ہوا کہ دنیا پرستی آدمی کے گوش و چشم و دل کو بیکار کردیتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ وعظ و نصائح کا اثر مرتب نہین ہوتا

لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

ضرور وہ لوگ آخرت مین نقصان پانے والے ہین

ناچار وہ آخرت مین نقصان پانے والے ہین آیت مین کھلی تاکید ہے یعنی کہ ایسے دنیا پرست نجات نہین پا سکتے ابن کثیر مدینے مین مسلمانون کا ایک گروہ نہایت کمزور تھا کفار کے ہاتھ سے بھاگ بچا اور بامید عفو و رضاے الٰہی ہجرت اختیار کی انکے حق مین ارشاد ہوا

ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْٓا

پھر بیشک رب تیرا مہربان ہے انکے لیے کہ ہجرت کی بعد اسکے کہ آزمائے گئے پھر جہاد کیا اور صبر کیا

پھر بیشک تیرا رب ان بعد امتحان و ابتلا ہجرت اور کیا جنہون نے پھر جہاد کیے اور

اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

بیشک رب تیرا بعد اسکے بخشنے والا مہربان ہے

صبر و ثبات کیا بخشنے والا مہربان ہے اور ان کلمات کو جو مجبوری کہے ہے معاف کرنے والا ہے یعنے اُن سے امتحان لیا جائیگا اگر مجبوری ایسے کلمے کہے ہین تو قابل عفو ہین ورنہ نہ

يَوْمَ تَاْتِىْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ

جسدن آئیگی ہر جان جھگڑا کرتی اپنی جان کی طرف سے اور پھر پائیگی ہر جان

یعنے اُسدن مہاجرین کوشش پریشان مغفرت بلا شک اور مجاہدین تحت و ترحم کی جلوہ گری

مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝

جو کیا اور وہ نہ ظلم کیے جائینگے

ہوگی جس دن ہر شخص کو اپنی ہی پڑی ہوگی ہر نفس اپنی ذات کی طرف سے جھگڑے گی اور نفسی نفسی پکارے گی اور ہر جان اپنا کیا پائیگی اور اُنپر ظلم و زیادتی نہ کی جائے گی۔

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا

اور بیان کی اللہ نے مثل ایک بستی کی کہ تھی امن اور چین مین آتی تھی روزی اسکی بفراغت

مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ

ہر جگہ سے پھر کفر کیا ساتھ نعمتون اللہ کے سو چکھایا اسے اللہ نے لباس بھوک کا اور خوف کا

ع ۱۴ ۲۱

یا چوری کی بکری اور کبھی بوجہ مضر شدید جیسے زہر اور کبھی بوجہ سکر جیسے افیون۔ بنگ یا شراب سے گوندھی ہوئی روٹی وغیرہ اور کبھی بوجہ نجاست جیسے قاذورات اور یہ چارون خارج ہین حلال وطیب کے اشارات سے ظاہر ہے کہ وہ چیزین جنکا ذکر ہوا حلال وطیب نہین ہین اب باقی رہے وہ ماکولات جو انکے علاوہ اور وجہ سے حرام ہون پھر انکا حصر اگلی آیت مین فرمایا

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ

نہین حرام کیا تمپر مگر مردار اور خون اور گوشت سور کا اور وہ کہ پکارا جاوے واسطے غیر اللہ کے

بِهِ ۖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

اسپر پھر جو بیقرار ہوا نہ بغاوت کرنیوالا اور نہ حد سے بڑھنیوالا پس بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

اسکی تفسیر نہایت بسیط صفحہ ۲۱ مین گذری ہے مگر بنظر فوائد مزید گزرا ہوا بیان اجمالاً اور بیان زائد تفصیلاً مناسب سمجھا گیا۔ **انما** یہ حصر کے لیے ہے اور کوئی شبہ نہین کہ حرام گوشت جانورونکا اسمین حصر ہے اور وہ سب قسم کے محرمات اوپر کی آیت سے خارج ہو چکے ہین **المیتۃ** سب مردار حرام ہین اور ٹیڑی اور مچھلی گو حدیث سے مخصوص ہے مگر اس طور پر نہین کہ تخصیص عام کی لازم آئے بلکہ معنے معقول داخل ہی نہ تھی اس لیے کہ میتہ کی حرمت اسی لیے ہے کہ خون اُسکا بقاعدہ شرعی یعنے ذبح کے نکالا نہین گیا اگر اخراج دم مقصود نہوتا تو خصوصیت ذبح کی جانورون مین کیا تھی اور مچھلی فقہا کے نزدیک دموی نہین ہے اور ٹیڑی مین تو خون کا نام بھی نہین پس جب خون اسمین نہ تھا ذبح انکی مصلحت شرعی اور معنے معقول مین داخل نہین لہذا انکا میتہ اُن میتون کے حکم مین داخل ہی نہین جنمین ذبح جاری ہے پس حرمت میتہ اپنے عموم پر باقی ہے **والدم** مراد دم مسفوح جیسا کہ آیہ قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْمَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ سورۂ انعام مین دَمًا مَّسْفُوْحًا ارشاد ہوا ہے اور بوجہ اتحاد کلی یہ مطلق اسی مقید پر محمول ہے پس نہ حرام ہوگا مگر بہنے والا خون جو رگون مین ہوتا ہے اور وہی ذبح مین نکلتا ہے **خنزیر** اسکی علت حرمت بھی نجاست ہے جیسا کہ اُس آیت مین فرمایا فانہ رجس اور وجہ حصر اُس مقام پر یون لکھی گئی ہے کہ کوئی جانور قرآن سے حرام نہین مگر خنزیر اسلیے کہ وہ نجس ہے اور ہر نجس جانور اسی علت مشترکہ سے حرام ہوا جیسے فیل شیر وغیرہ اور ہر طاہر جانور حلال ہے مگر مردار اور ہر طاہر مذبوح سے کچھ حرام نہین مگر دم مسفوح۔ مگر شرمگاہ۔ غدود۔ پھکنا۔ تپا۔ پیٹھ کی ہڈیونکا گودا وغیرہ یہ سب مکروہ ہے اور طاعم یطعمہ سے اور حلالا طیبًا سے مفہوم اور جو جانور غیر خدا کے نام پر ذبح کیا جائے اُسکی حرمت تو مصرح ہے اور اہل تحقیق کے نزدیک اہل بہ مام ہے

وقت ذبح کسی کا نام ملا دیا جائے یا صرف غیر خدا ہی کا نام لیا جائے یا ذبح سے پیشتر ایسی نیت کیجائے جیسے ہمارے زمانے میں بکرے گائے مرغ نامزد ہوجاتے ہیں البتہ انکی حرمت عارضی ہے یعنے اگر مالک نیت بدل ڈالے تو حلال ہوجائیں یا کوئی شخص بدون اذن نیابت مالک ذبح کر ڈالے تو سوائے حرمت غصب یا سرقہ وغیرہ کے یہ حرمت باقی نہ رہیگی اس لیے کہ مالک کی نیت پر ذبح نہیں ہوا اور حرمت اس نیت کو لازم تھی نہ جانور کو اور اضطرار کا حکم بھی صفحہ ۱۸۱ میں گزرگیا کہ اگر کسی شخص کا بھوک سے دم نکلتا ہو یا اسپہ جبر کیا جائے تو بقدر سد رمق یا حفظ نفس کھا جائے

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ

اور نہ کہو تم سے کہ بیان کریں زبانیں تمہاری جھوٹ یہ حلال ہے اور یہ حرام تاکہ بہتان باندھو اللہ پر جھوٹا

اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا یُفْلِحُوْنَ ۝ مَتَاعٌ قَلِیْلٌ ۪ وَّلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ

بیشک جو افترا کرتے ہیں اللہ پر جھوٹا نہ فلاح پائینگے نفع تھوڑا ہے اور انکے لیے عذاب دردناک

جو کچھ تمہاری زبانوں نے جھوٹ بنا رکھا ہے اس سے نہ کہو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام تاکہ اللہ پر جھوٹا افترا کرو یعنے خود حلال یا حرام بناؤ اور نسبت کرو اللہ کیطرف جسطرح تمنے مذبوح لغیر اللہ اور مردار کو حلال بنا لیا او بحیرہ وغیرہ کو حرام ٹھہرایا) جو اللہ پر جھوٹا بہتان باندھا کرتے ہیں وہ فلاح نہیں پایا کرتے دنیا کا چند روز فائدہ ہو تو ہو (مگر آخرت میں) انکے لیے عذاب دردناک ہے

وَعَلَى الَّذِیْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَیْكَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ

اور اوپر ان جو یہود ہوئے ہمنے حرام کیا وہ کہ بیان کیا ہمنے تجپر پہلے اور نہیں ظلم کیا ہمنے اوپر لیکن

كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ۝

تھے نفس انکے ظلم کرتے

ہمنے یہود پر حرام کردیا جو پہلے (یعنے ناخن والے جانور اور گائے بکری کی چربی) بیان کیا آپ پر اس سے اور ہمنے اُن پر ظلم نہیں کیا مگر وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے یعنے یہ تحریم خود اونکی طرف سے تھی تفصیل اسکی صفحہ ۲۲۰ میں گزرچکی

ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِیْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْۤا

پھر بیشک رب تیرا انکے لیے کہ کیں برائیاں جہالت سے پھر توبہ کی بعد اسکے اور اصلاح کی

اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

بیشک رب تیرا بعد اسکے بخشنے والا رحیم ہے

پھر تیرا رب غفور ہے انکو لیے جنہوں نے غفلت اور نادانی سے برائی کی اور بعد اس خطا کے توبہ کی اور اصلاح کرلی بیشک تیرا رب اسکے بعد غفور رحیم ہے یعنے جنسے نادانی اور غفلت سے خطا ہوگئی پھر نادم ہوگے

توبہ کی اور جو بگاڑا تھا اسکی اصلاح کی مثلاً صوم یا صلوۃ چھوٹ گئی ہے اسکی قضا کر لی کسی کا مال لیا تھا اسکے حوالے کر دیا یا برکت جس نقصان کو کر لیا تو اللہ تعالے اوسکے لیے غفور رحیم ہے **ف** اگر اصلاح سے یہی مراد لیجائے کہ جو بگاڑا تھا بنایا تو یہ مغفرت تمام حقوق کو شامل ہے اللہ کے ہوں یا بندونکے اور اگر اصلاح سے یہ مراد ہو کہ آیندہ ایسی خطا نکی تو صرف حقوق اللہ کو شامل ہے۔

إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِلَّهِ حَنِيفًا وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ شَاكِرًا لِأَنْعُمِهِ اجْتَبَاهُ وَ

بیشک ابراہیم تھے ایک امت مطیع واسطے اللہ کے مائل بجانب حق اور نہ تھے مشرکون سے شکر گزار اسکی نعمتونکے مقبول کیا اسکو اور

هَدَاهُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝ وَآتَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ ۝

راہ دکھائی اسکو طرف راہ راست کے اور دی ہمنے اسکو دنیا مین نیکی اور بیشک وہ آخرت مین نیکون سے ہے

امۃ کہا صاحب معالم نے کہا ابن مسعود نے امت سے مراد معلم خیر اور حضرت ابراہیم معلم خیر تھے کہا مجاہد نے ابراہیم وحید تھے اور سب آدمی مشرک کبیر امۃ بروزن فعلۃ بمعنے مفعول پس امت وہ جسکی لوگ اقتدا کرین اور وہ امام بنایا جائے اور حضرت ابراہیم بشہادت قرآنی امام تھے **ف** امۃ بمعنی گروہ یعنی صاحب گروہ یا ہمت وعزم وقوت قلب جمعیت ونصرت دین مین تنہا ایک جماعت تھے یا اللہ کے نزدیک صرف آپکی ذات اور عزت ایک مقبول جماعت کے برابر ہے **قانت** خاشع مطیع نمازی ذاکر **الحنیف** حق کیطرف مائل باطل سے نافر **انعم** جمع نعمت یعنے نبوت وخلت اور ابو الانبیاء وابو السلاطین امام کل ہونا یا ہدایت خواہ مطلق ہدایت ونبوت مراد ہو تو وہ تعلیم خاص نظر حق بین وقلب خدا شناس جسنے آپکو بدون تعلیم ظاہر تعظیم اصنام سے بچا لیا اور اللہ کی صفات سے اللہ کی وحدت کا جلوہ دکھایا **حسنۃ** ہر قسم کی نیکی اور سلاطین انبیا کا باپ ہونا ہر قوم اور ہر دین میں مقتدا وممدوح رہنا **ف** یہ حسنہ خدمت بنای کعبہ ہے اور ابوت حضرت خاتم الانبیا باقی ان حضرات کے حسنات اور صلاح ونعمات اللہ ہی جانے **حاصل** ابراہیم امت فرمانبردار حضرت پروردگار اور حق پسند تھے اور مشرکین نہ تھے اللہ کی نعمتونکا شکر کرتے تھے اللہ نے انھین مقبول ومنتخب فرمایا راہ مقصود ومنزل قرب مقام رضا کی طرف رہنمائی فرمائی انھین دنیا مین بھی نیکی وخوبی عنایت فرمائی اور وہ آخرت مین بھی نیکون مین سے ہین لیکن کفار کس خیال مین ہین انھین ابراہیم خلیل سے کیا علاقہ وہ موحد یہ مشرک وہ جماعت یہ متفرق وہ شاکر یہ کافر وہ حق پسند یہ باطل پرست وہ مقبول یہ مردود وہ راہ پر یہ بہکے ہوئے تباہ انکے لیے دنیا ودین مین خیر وخوبی یہ دنیا مین لقمۂ شمشیر اور آخرت مین طعمۂ جہنم وتعزیر اسپر دعوے کہ ہم دین ابراہیم پر ہین لاحول ولا قوۃ ۔

ثُمَّ اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۭ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ

پھر وحی کی ہمنے طرف تیری کہ تابع رہ ملت ابراہیم کا بحالت حق پسندی اور نہ تھے مشرکون سے

بعد ان تمام تقریرون کے اے رسول کریم ہم آپکو حکم دیتے ہین کہ آپ ابراہیم حق پسند کی پیروی کیجیے اور وہ مشرک نہ تھے آپ بھی شرک سے دور رہیے عبث اتباع ابراہیمی ہین اتباع سنت محمدی سے اور ہمارے حضور نے اتباع کے مامور ہین۔

وَاِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۭ وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ

اور تھین بنایا شنبہ مگر اوپر جو مخالف ہوئے اُس مین اور بیشک رب تیرا حکم کریگا آپس مین دن

الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ

قیامت کے اُسمین کہ تھے اُسمین اختلاف کرتے

معالم ہے روز شنبہ کو جنھون نے اُس دن کی تعظیم انھین لوگون کے بیچ و تعمیل ... ہم مین اختلاف کیا موجب لعنت و عذاب بنایا البتہ قیامت کے دن ان مین اللہ حکم کریگا جسمین وہ اختلاف کرتے تھے جلالین یہود کو جمعہ کی عبادت کا حکم ملا تھا انکار کیا پھر شنبہ کی عبادت اپنے اوپر لازم کی کیں اور قصہ اُس قوم کا جو اُس دن نافرمانی کرکے بندر بنکر ہلاک ہوگئی سورۂ بقر مین گذرا۔

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ

بلا طرف راہ اپنے رب کے ساتھ حکمت اور نصیحت پسندیدہ کے اور جھگڑ تو اُنسے اُسطرح کہ وہ بہت اچھی ہے

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ

بیشک رب تیرا وہی دانا ہے اُسکا کہ بہکا راہ سے اُسکی اور وہ دانا تر ہے راہ پانے والون کا

حکمت قرآن ف یہان وہ کلیات عقل اور تدابیر صائب مراد ہین جو باتفاق مسلم ہون موعظہ قرآن قول نرم جدل یہان یعنی مصطلح نہین بلکہ مناظرہ و ابطال باطل و اسکات مدعی و ترہیب کذب مراد ہی احسن طریق احسن۔ عنوان موثر تدبیر صائب۔ اس طور پر کہ اثر و قبول رجوع و نجات و موافقت ڈالے خصومت عناد و تعصب غضب درمیان نہ آنے پائے حاصل ای رسول کریم آپ لوگونکو خدا کی راہ کی طرف بلائیے بیان لیے مگر حکمت سے تاکہ وحشت و جہل عداوت پیدا نہونے پائے اور اچھی نصیحت سے جو قرآن مین ہین اور جنکی خوبی ہر طبع سلیم شاہد ہو اور اختلافی امور مین انسے مناظرہ کیجیے دلائل بیان فرمایے نرمی اخلاق و رفق کا لحاظ رہے درشت بیانی و سخت زبانی سے بچیے دشمن کی عداوت اور اُسکی افترا پردازی کے عوض مین کچھ کا کچھ نہو تمام آداب مین شرع و توسط خیر کی رعایت رہے تیرا رب تو خوب زیادہ جانتا ہے اُسے جو راہ سے بہکا اور جو راہ پائے ہوئے ہے ف یہ آیت آداب احکام و وعظ مین ہے حکم دعوت اسلام و وعظ عوام بقدر ضرورت واجب

جدل یعنی تردید باطل و اثبات حق ایسی طرح سے کہ افراط و تفریط و خصومت و تعصب نہو واجب ہے ادب وعظ مین زیادہ تر قرآن اور اُسکی تفسیر کا ذکر ہو باشگفتہ روئی و وقار خلوص محض ہدایت نرم زبانی خوش بیانی اور ایسی تقریر کہ عام فہم مناسب حال سامعین ہو دلمین ڈر سے موجب ملال خاطر و نفرت طبائع وحشت اختلاف فیمابین مسلمانان تہو کسی شخص خاص کی مذمت نکرے بلکہ وصف کی برائیان عقلا و نقلا ذکر یون کہے شراب خواری گناہ عظیم ہے اور شرابخوار فاسق و لئیم یہ نہ کہے کہ زید شرابی فاسق ہے اسلیے کہ ممکن ہے زید نے توبہ کی ہو خبر غلط ملی ہو تحقیق ناقص ہو اُسکی پاس کوئی تاویل معقول ہو جیسا کہ فرمایا کہ گمراہ اور رہ براہ کو اللہ ہی جانتا ہے اور تخصیص نام مین تنفر و خصومت و عداوت اور سب و شتم زیادہ ہوتا ہے جو خلاف وضع وعظ ہے

وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ۖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ

اور اگر بدلا لو تم تو بدلا لو مثل اُسکے کہ ایذا دیے گئے تم ساتھ اُسکی اور اگر صبر کرو گے البتہ وہ اچھا ہے صبر کرنیوالونکو

کہا جملہ مفسرین نے کہ تین آیتین آخر تک مدنی ہین جب اُحد کی لڑائی مین حضرت حمزہ شہید ہوئے اور اُنکا مثلہ کیا گیا حضور انور بہت محزون ہوئے اور فرمایا کہ ستر آدمیونکے ساتھ ایسا ہی کیا جائیگا یہ آیت اُتری کہ اے حبیب کریم اگر عوض لینا ہے تو مماثلت و مساوات پر نظر رہے غصّہ اور غضب بیجا ہے اور اگر صبر کرو اور خاموش ہو رہو تو یہ عفو و صبر صبر کرنیوالون کے حق مین اچھا ہے ف انتقام رخصت ہے یعنے کوئی چاہے تو انتقام مالی ہو یا بدنی لے سکتا ہے مگر عفو اولی اور موجب ثواب عظمی و باعث مغفرت ہے اور تجاوز یعنے کچھ زیادتی کرنا حرام ہمارے حضور سید الصابرین نے اپنے چچا حمزہ کا انتقام نہ لیا اور پورا صبر کیا یہانتک کہ ہندہ جو باعث قتل و ایذا تھی اور وحشی جس نے شہید کیا تھا بعد ندامت و توبہ و اسلام معقوب تک نہوئے

وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ

اور صبر کر اور نہین صبر تیرا مگر ساتھ اللہ کے اور نہ غم کھا اُنپر اور نہ رہ تنگی مین اُس سے کہ مکر کرتے ہین

اور صبر کیجیے آپکا صبر تو اللہ ہی کے لیے ہے اور ان شہدا یا نافرمانبرداروں کے حال پر ملول و مغموم نہون اور آپکا سینہ اُنکی اس کجروی اور حیلہ جوئی سے تنگی مین نہ پڑے کہ وہ ایمان نہین لاتے اور نہ مکر و فریب کرتے ہین

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ع

بیشک اللہ ساتھ ہے اُنکے جو ڈرے اور اُنکے کہ وہ احسان کرتے ہین

ع ۶ / ۲۲

بیشک اللہ اُنکے ساتھ ہے جو پرہیزگار اور محسن ہین یہ دونون صفتین صابرین مین کامل ہوتی ہین اگر خدا سے نہ ڈرتا اور اُسے حاضر ناظر نہ جانتا تو صبر نہو سکتا۔ الحمد للہ جلد ثانی تمام ہوئی۔

خلاصۃ التفاسیر کا حق طبع واشاعت
مدرسہ رفاہ المسلمین مین محفوظ ہے
جماعت اسلام
جسنے اللہ کی مسجدون کو نمازیون سے بھر دیا جسکی
کوششین کامیابیون کے ساتھ پوری ہوتی رہین جسکے
انتظام اور دعوت عام نے نہ صرف ہندوستان مین بلکہ دوسرے
اسلامی ملکون مین بھی نہایت اچھے اور بابرکت اثر پھیلائے
اور مدرسہ رفاہ المسلمین
جسکی خوبی تعلیم۔ اتباع شریعت حسن نظم نفع رسانی عام ضرب المثل ہے
جسکے پڑھائے طلبہ چار ہزار سے زائد موجود ہین جس کا دائرہ
اللہ ورسول کی نافرمانبرداری کی نحوست سے بالکل پاک ہے
جس کا قانون شریعت رسول مقبول ان دونون کے
فیوض جاریہ کا ایک عمدہ نمونہ یہ تفسیر ہے جسنے
ہندوستان کے دل ودماغ اسلامی
روشنیون سے بھر دیے
دفترات مدرسہ رفاہ المسلمین واقع لکھنؤ
فتح محمد تائب منتظم مدرسہ سے طلب فرمائین